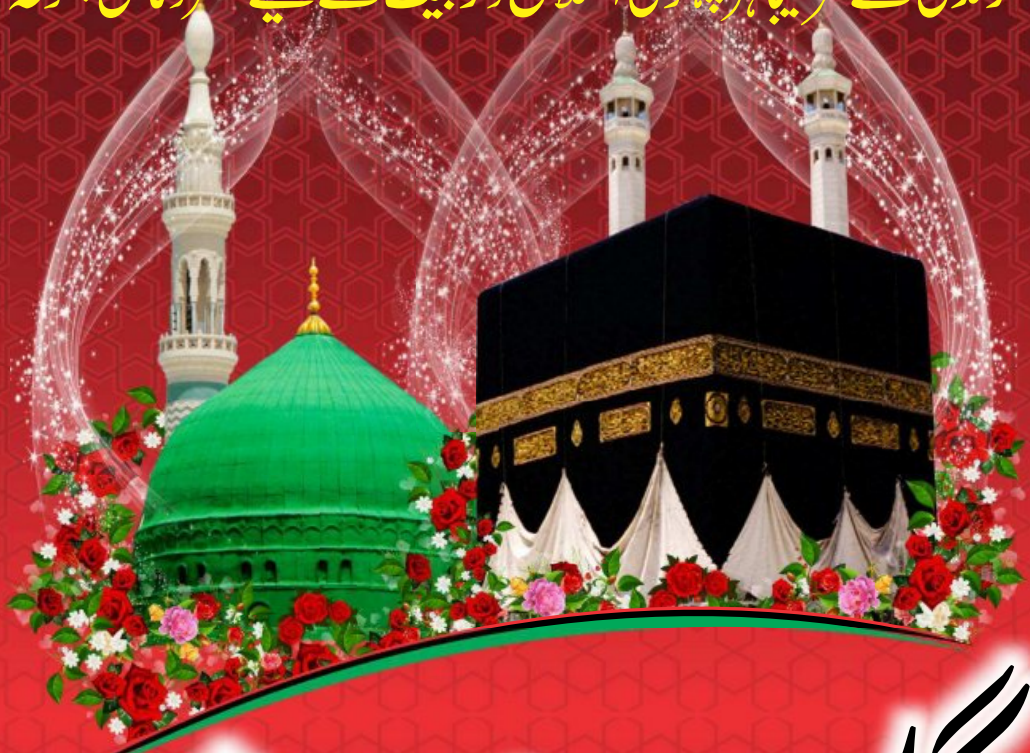
زندگی کے تقریباً ہر پہلو کی اصلاح و تربیت کے لیے مختصر و کامل مجموعہ



گلستانِ انوار

حدیثِ مبارکہ

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یا تو اچھی بات کا حکم کرو گے اور بری بات سے منع کرو گے، یا پھر اللہ سبحانہ تقدس تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا، پھر دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی (ترمذی)۔

از قلم :۔ صاحبزادہ بابا جی محمد نواز غلام خواجگی

www.HaqWaliSarkar.com

حق جبّار

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حق قہّار

پاکستان کا مطلب کیا؟ پاکستان کا مقصد کیا؟

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

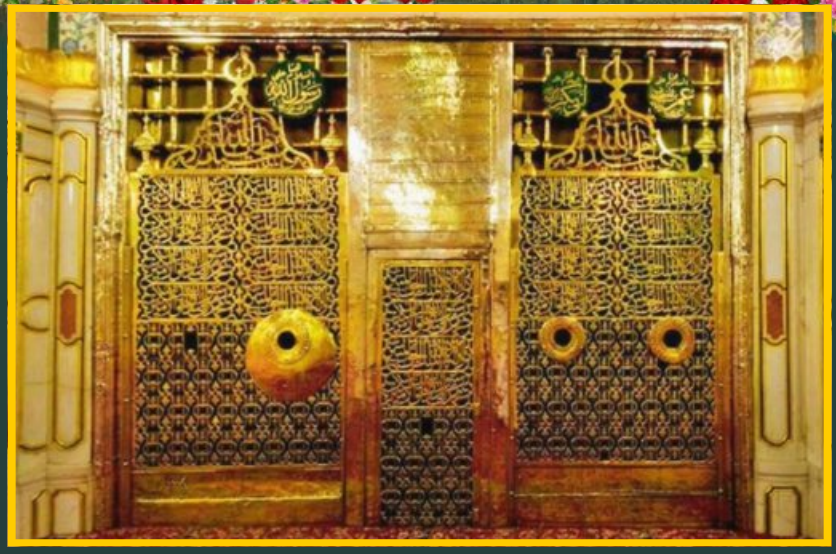
درودِ خواجگیہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاَنْبِیَاءِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ

وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَالْاَوْلِیَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ

اے تمام حضرات انبیاء کرام کے سردار اور تمام حضرات انبیاء کرام پر مہر (یعنی آخری نبی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام ہو اور تمام حضرات انبیاء کرام پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام آلِ پاک پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام حضرات صحابہ کرام پر اور تمام حضرات اولیاء کرام پر اور تمام نیک لوگوں پر درود اور سلام ہو۔



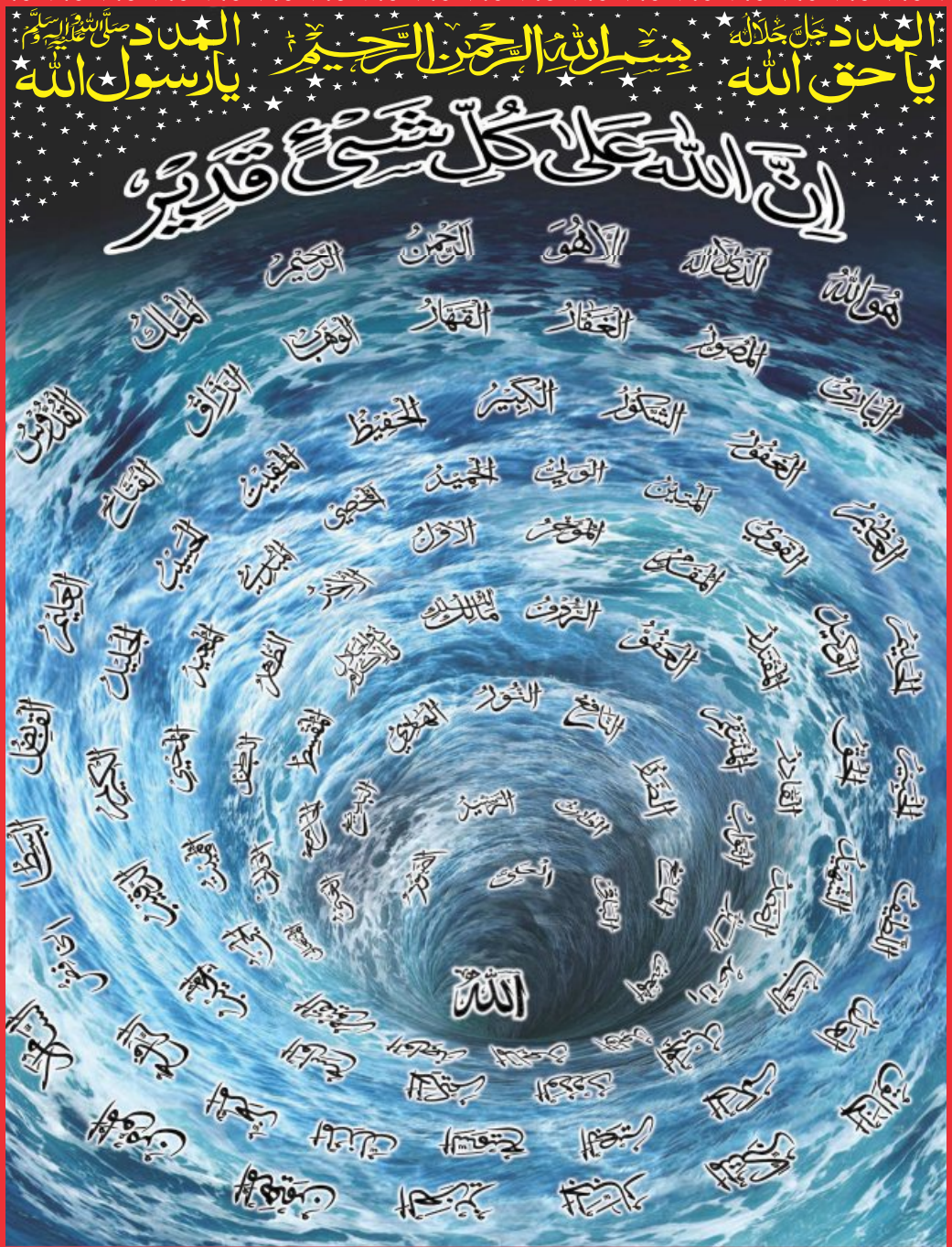




المدد جل جلالہ یا حق اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المدد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا رسول اللہ



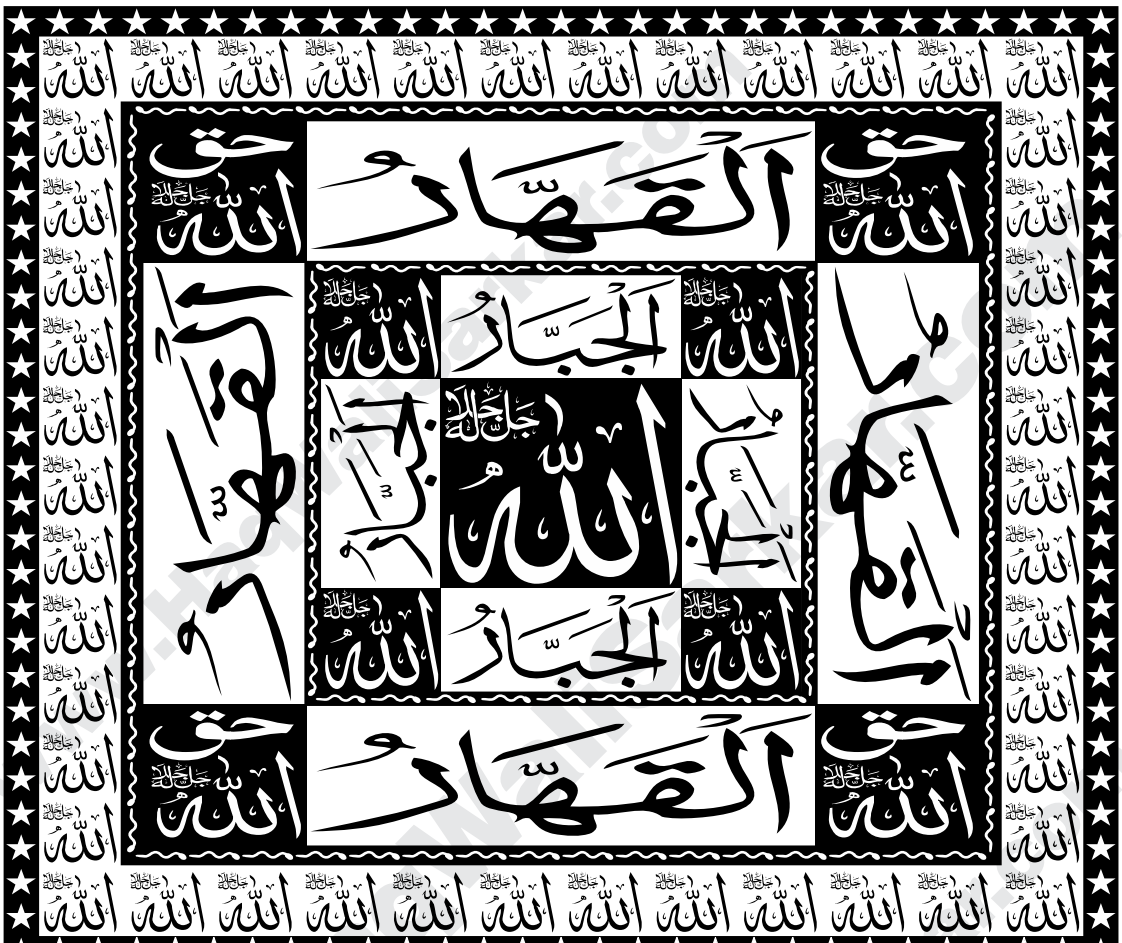
حق خواجہ | منجانب | تنظیم حرمتِ اولیاء حق ولی دربار لاہور | سچ خواجہ

اے اللہ سبحانہ تقدس

میری سوچ میں، میرے علم میں، میرے اعمال میں، میری کیفیات میں، میری تمناؤں اور ارادوں میں اور میری خواہشات اور محبت میں جو کچھ بھی اچھا ہے، بہتر ہے اور تجھے پسند ہے اور جسے تو نے اپنی پاک بارگاہ میں قبول فرمایا ہے، تیری عزت کی قسم! وہ سب کچھ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتوں، شفقتوں، محبتوں اور دعاؤں کے صدقے اور میرے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کی نسبت، محبت، دعاؤں، توجہ و فیوض و برکات کے صدقے صرف اور صرف تیرے فضل و کرم، بخششوں اور بے پناہ رحمتوں کی بدولت ہے۔

اور میری سوچ میں، میرے علم میں، میرے اعمال میں، میری کیفیات میں، میری تمناؤں اور ارادوں میں اور میری خواہشات اور محبت میں جو کچھ بھی برا ہے، غلط ہے اور تجھے ناپسند ہے اور جسے تو نے اپنی پاک بارگاہ میں قبول نہیں فرمایا، تیری عزت کی قسم! وہ سب کچھ صرف اور صرف میرے نفس کی خرابی، شیطان کے وسواس، میرے گناہوں کی خباثت، میری بداعمالیوں، میری گستاخیوں اور میری لاپرواہیوں کے سبب ہی ہے۔

اے اللہ سبحانہ تقدس! مجھے ہر اس بات کے لیے معاف فرما دیا کر جو تجھے پسند نہیں ہے اور مجھے تکبر، ظلم کرنے، ریاکاری، بے حیائیوں، گناہوں، نافرمانیوں، بے ادبیوں اور گستاخیوں سے ہمیشہ کے لیے محفوظ فرما اور خاتمہ بالخیر فرما۔ آمین! ثم آمین!



المدد یا حق اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ — اے میرے اللہ — المدد یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تمام کائنات سے ہر طرح کے کُفر و باطِل، فِتنوں، بُرائیوں، آفات و بلیات اور شیطانی شرور کو دور فرما اور تمام انسانوں اور جِنّات کو دینِ حق اور ہدایت کے نور سے منور فرما۔ آمین

حق خواجہ — المدد یا پیر جن و بشر خواجہ جی حق ولی سرکار — منجانب تنظیم حرمتِ اولیاء حق ولی دربار لاہور — سچ خواجہ

www.HaqWaliSarkar.com

یا سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

المدد یا مشکل کشا خواجہ جی سرکار

دعا

اے اللہ سبحانہ تقدس! جو بھی شخص اس کتاب کو محبت وشوق سے پڑھے اس کو ہدایت کا نور عطا فرما اور اس کے ایمان اور علم وعمل میں اضافہ فرما اور اسے میرے مُرشِدِ اکمل، پیرِ جن وبشر، غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فیض عطا فرما۔ آمین!

www.HaqWaliSarkar.com

کتاب:۔ گلستانِ انوار

ازقلم:۔ صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

باراول تا بار گیارہ:۔ اگست 2014ء تا مئی 2021ء

تعداد:۔ بارہ ہزار نوسو (12900)

بار بارہ:۔ اپریل 2022ء تعداد:۔ گیارہ سو (1100)

ہدیہ:۔ 800 روپے

ناشر : تنظیم حُرمتِ اولیاء

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ملنے کا پتہ

مزارِ پُر انوار خواجہ جی سرکار

حق ولی دربار موہلنوال مین ملتان روڈ لاہور

www.HaqWaliSarkar.com

انتساب

میرے پیارے پیارے مُرشِدِ اکمل، محبوبِ مصطفٰے،
امام الاولیاء، غوثِ زماں، پیرِ جن و بشر،
خواجۂ خواجگان، حضرت غوث خواجہ

محمد اقبال

حق ولی سرکار رحمتہ اللہ علیہ

کے نام

جن کی دعاؤں کے صدقے اس گناہ گار کو یہ
کتاب پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

www.HaqWaliSarkar.com

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
حروفِ آغاز	11	بیعت ہونا	47
تقاریظ	16	نماز وزکوٰۃ	48
امت کا ہوا حال برا اے میرے اللہ	25	قرآنِ پاک	49
آیاتِ مبارکہ	27	اخلاص	50
شانِ الٰہی	28	ذکر (یاد)	50
شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	30	تزکیہ نفس	51
دُرودِ پاک	36	علمِ دین	52
خاتم الانبیاء	36	تبلیغِ دین	52
ادبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	37	توکل کرنا	53
معراج شریف	37	آزمائش وصبر	54
سنتِ رسول	38	شکر کرنا	55
شانِ انبیاء کرام	39	مال کا خرچ	55
شانِ صحابہ کرام	44	سود لینا اور دینا	57
شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ	45	والدین کے حقوق	57
شانِ اولیاء کرام	46	حقوقِ زوجین	58

www.HaqWaliSarkar.com

مضامین	صفحہ نمبر
بے حیائی وفحاشی	60
پردہ کرنا	61
تکبر کرنا	63
جھوٹ بولنا	63
توبہ واستغفار	63
احادیثِ مبارکہ	65
رحمتِ الٰہی	66
خوفِ الٰہی	68
ایمان	69
اخلاص وریاکاری	71
استنجاء کرنا	78
طہارت ووضو	77
مسواک کرنا	79
غسل کرنا	80
مسجد	81
اذان دینا	83
نماز پڑھنا	84

مضامین	صفحہ نمبر
امامت کروانا	87
نماز باجماعت	88
جمعۃ المبارک	90
زکوٰۃ دینا	91
روزہ اور رمضان	92
حج وعمرہ	97
حجرِ اسود	99
فضائلِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	100
ولادتِ باسعادت	105
خاتم الانبیاء	114
دُرودِ پاک	116
سنتِ مبارکہ	118
معراج شریف	120
شفاعت	122
زیارتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	124
زیارتِ قبرِ انور	125
مدینہ منورہ	126

www.HaqWaliSarkar.com

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
شانِ انبیاء کرام	127	عید الفطر	188
شانِ صحابہ کرام	134	عید الاضحیٰ	190
شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ	135	دنیا	191
شانِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ	142	موت	195
شانِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ	145	عذابِ قبر	198
شانِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	146	زیارتِ قبور	200
فضائل امہات المؤمنین	148	ایصالِ ثواب	201
شانِ اہلِ بیت	159	حشر و قیامت	202
شانِ اولیاء کرام	165	جنت و دوزخ	204
امت کی فضیلت	168	حقوقِ والدین	212
اللہ کے لیے محبت	171	اولاد کے حقوق	216
جہادِ اکبر	173	نکاح، شادی	219
قرآنِ پاک	174	میاں بیوی کے حقوق	222
علم و علماء کرام	176	پردہ کی باتیں	225
تبلیغِ دین	180	طلاق لینا اور دینا	227
ذکرِ الٰہی و مجالس ذکر	182	کم عمر بچوں کی موت	228
شبِ براءت	185	یتیم کے حقوق	230

www.HaqWaliSarkar.com

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
ہمسائیوں کے حقوق	230	جھوٹ بولنا	254
عورت	231	غیبت کرنا	256
عورت کے ساتھ تنہائی	232	چغلی کرنا	257
پردہ کرنا	233	گانا بجانا	258
حیا کرنا	235	صبر وشکر	258
نظر کی حفاظت	236	استغفار کرنا	261
زنا کرنا	237	دعا کرنا	263
رزقِ حلال	242	عیادت کرنا	265
مال کا خرچ	243	دم کرنا	266
سود لینا اور دینا	247	منت ماننا	268
قرض لینا	248	نجوم وجادو	269
فقر	249	تقویٰ	270
سوال کرنا یا بھیک مانگنا	250	نرمی کرنا	270
ہدیہ لینا اور دینا	251	غصہ کرنا	271
توکل کرنا	251	کینہ وبغض	272
حسنِ اخلاق	252	حسد کرنا	273
زبان کی حفاظت	252	تکبر کرنا	274

www.HaqWaliSarkar.com

مضامین	صفحہ نمبر
رحم کرنا	275
ظلم کرنا	276
ناراضگی رکھنا	278
صلح رحمی، قطع رحمی	279
شراب پینا	282
ہنسنا	283
وسوسہ	283
گواہی دینا	284
حاکم بننا	284
خواب	286
جلد بازی	286
تصویر سازی	287
اشعار	287
کھانا کھانے کا بیان	288
مہمانی	291
پانی پینا	292
لباس پہننا	293
عمامہ باندھنا	295
جوتے پہننا	296
زینت کرنا	297
بال اور ناخن تراشنا	299
سلام کرنا	300
مصافحہ ومعانقہ کرنا	301
چھینک اور جمائی	302
گھر میں آنا جانا	303
سونے کے آداب	305
سفر کرنا	306
متفرق احادیث	308
چند سنہری باتیں	311
رحمتِ الٰہی	312
شکرِ الٰہی	319
اخلاص	325
بسم اللہ پڑھنا	332
تبلیغِ دین	335

www.HaqWaliSarkar.com

مضامین	صفحہ نمبر
قرآن پڑھنا	342
دعا مانگنا	344
رحم کرنا	349
حسنِ اخلاق	353
محبت	355
شانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	358
میلادِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	379
سنتِ مطہرہ	389
دنیادار پیر	396
بیعت ہونا	408
روحانی علاج	414
رزقِ حلال	419
سود لینا اور دینا	421
رزق کا احترام	423
دنیاوی محبت	426
بے حیائی	429
عورت	446
والدین اور شوہر کے حقوق	463
اولاد کے حقوق	471
پریشانیاں اور تکالیف	478
اسلامی کاغذات کا احترام	492
تعلیمی نظام	493
پاکستان بنانے کا مقصد	500
فتنۂ قادیانیت	505
شادی اور اولاد	516
اسلامی معلومات	545
قرآنِ پاک کے متعلق	546
حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق	548
ازواجِ مطہرات کے متعلق	555
اولادِ اطہار کے متعلق	559
خلفائے راشدین کے متعلق	562
تذکرہ غوثِ زماں	564

www.HaqWaliSarkar.com

حروفِ آغاز

قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ

اگر تم شکر کرو گے تو میں ضرور تمہیں اور زیادہ دوں گا البتہ اگر تم نے ناشکری کی تو بے شک میرا عذاب بڑا سخت ہے (سورۃ ابراہیم۔آیت 7)۔

اللہ سبحانہ تقدس کا ہر پل اور ہر سانس کے ساتھ لاکھ ہا شکر ہے کہ اس نے ہمیں ایک مسلمان گھرانے میں پیدا فرمایا اور پیدائشی طور پر دینِ اسلام کی دولت سے نوازا اور الحمدللہ ہم مسلمان ہیں۔اگر ہم کسی یہودی، عیسائی یا ہندو کے گھر پیدا ہوتے تو شاید ہم ایمان کی دولت سے محروم رہتے اور پھر آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم ہمارا ٹھکانہ ہوتا۔پھر لاکھ ہا شکر کہ اس نے ہمیں اپنے محبوب، خاتم الانبیاء، قاسمِ رحمت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت میں پیدا فرمایا لہٰذا دنیا اور آخرت کی سب سے بڑی دولت اور نعمت دینِ اسلام کی دولت و نعمت ہے اور اس کے بعد دوسری سب سے بڑی نعمت اور دولت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُمتی ہونا ہے اور جس نے ان دونوں نعمتوں کی قدر و اہمیت جان لی اور اس کا مکمل کیفیت کے ساتھ شکر ادا کرتا رہا تو اس نے دنیا اور آخرت کی سعادتیں اور کامیابیاں حاصل کر لیں۔

پھر ان دو سب سے عظیم ترین نعمتوں کے بعد تیسری سب سے عظیم ترین نعمت و احسان اور فضل و کرم اللہ سبحانہ تقدس کا اپنے بندے پر یہ ہوتا ہے کہ اس کو اپنے کسی محبوب بندے ولی کامل سے نسبت و محبت عطا فرما دے اور اسی پر اس کو موت عطا فرمائے۔حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشدِ کامل حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ سبحانہ تقدس کسی بندے پر اپنی خاص نظرِ رحمت فرماتا ہے تو اس کو کسی ولی کامل، مرشدِ کامل سے نسبت اور محبت عطا فرما دیتا ہے اور میرے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالی شان ہے کہ

کسی مرشدِ کامل کے ساتھ تعلق ہو جانا دنیا کا سب سے بڑا عہدہ ہے اور اگر اس کے مقابلے میں کسی کو پوری دنیا کا بادشاہ بھی بنا دیا جائے تو وہ عہدہ بھی اس کے سامنے ہیچ (کم حیثیت) ہے لہٰذا

www.HaqWaliSarkar.com

جس شخص کو کسی مرشدِ کامل سے بیعت ہونے کی سعادت نصیب ہو جائے تو یہ اللہ سبحانہ تقدس کی بہت بڑی نعمت اور بہت خاص انعام واکرام ہے۔

لہٰذا اللہ سبحانہ تقدس کا ہر پل اور پر سانس کے ساتھ لاکھ ہا شکر کہ اللہ سبحانہ تقدس نے مجھ گناہ گار کو ولیِ کامل، مرشدِ اکمل، غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار سے نسبت اور محبت عطا فرمائی کہ جن کی محبت وصحبت اور توجہ وفیض اور تبلیغ وارشاد سے ہزاروں لوگوں کے دلوں میں دینِ اسلام کی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کی اور حضرات اولیاء کرام کی قدر و منزلت پیدا ہوئی اور اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں ہر پل اور ہر سانس کے ساتھ یہ دعا ہے کہ میرے گناہوں اور بے ادبیوں کے باوجود اللہ سبحانہ تقدس مجھے میرے مرشدِ کامل خواجہ جی حق ولی سرکار کی نسبت ومحبت میں زندگی اور موت عطا فرمائے۔ آمین!

ان انعام واکرام کے علاوہ ایک اور احسان اور کرم اللہ سبحانہ تقدس کا ہم پر یہ بھی ہے کہ ہمیں ایک آزاد اسلامی ملک ''پاکستان'' میں پیدا فرمایا اور ہمیں آزادی کی عظیم ترین دولت عطا فرمائی۔ ممکن ہے کہ اکثر لوگ آزادی کی اس نعمت کی قدر کو محسوس نہ کر پائیں کیونکہ وہ آزاد ملک میں پیدا ہوئے اور انہوں نے کبھی غلامی یا جنگ والی زندگی کی مصیبتوں کے متعلق سوچا بھی نہیں ہوگا۔ اگر ہم ایک آزاد اسلامی ملک میں سانس نہ لے رہے ہوتے تو معاشرے میں مساجد و مدارس کا قیام اور دینی محافل کا انعقاد کرنا کس قدر مشکل ہوتا یا ناممکن ہوتا اور آزادی سے پرسکون زندگی گزارنا ناممکن ہوتا لہٰذا حق تو یہ ہے کہ ہر پاکستانی کو دل سے اس نعمت کا احساس ہونا چاہیے اور اس پر شکر ادا کرنا چاہیے۔ بس یہ بات لازمی ذہن نشین رکھیں کہ ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ نورِ ایمان حاصل کرنے کے لیے اللہ سبحانہ تقدس کی ہر چھوٹی سی چھوٹی نعمت کا بھی شکر ادا کرے اور ہر حال میں اور ہر وقت اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا کرتا رہے اور خاص طور پر سب سے زیادہ اپنے مسلمان ہونے کا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کا اور مرشدِ کامل سے نسبت ومحبت عطا ہونے کا اور ایک آزاد ملک میں پیدا ہونے کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ عام لوگ جو کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ نہیں پڑھ پاتے جس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر لوگ دینی کتابیں نہیں خریدتے یا دین کا شوق نہ ہونے کی وجہ سے ان موٹی موٹی کتابوں کو کھولنے کی

www.HaqWaliSarkar.com

ہمت نہیں کرتے وہ لوگ بھی کم از کم ایک بار حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چند احادیثِ مبارکہ پڑھنے کی سعادت حاصل کر لیں کہ شاید ان کے دل نورِ ہدایت سے جگمگا ئیں۔ پھر احادیثِ مبارکہ کے ساتھ چند آیاتِ مبارکہ بھی تحریر کی گئی ہیں تا کہ پڑھنے والے احادیثِ مبارکہ کے ساتھ ساتھ قرآنِ مجید کی چند آیاتِ مبارکہ کے فیوض و برکات سے بھی مستفیض ہو سکیں۔ پھر آخر میں چند اصلاحی موضوعات پر کچھ صفحات تحریر کیے گئے ہیں کہ شاید کسی کی ہدایت کا ذریعہ بن جائیں لہٰذا اگر چند لوگ بھی اس کتاب کو پڑھ کر گناہوں کی زندگی سے توبہ کر کے اپنی زندگی کو بہتر کر لیں تو مقصد پورا ہو جائے گا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اگر تیرے ذریعے سے ایک شخص بھی راہِ ہدایت پر آجائے تو تیری نجات کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے جو شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ پڑھتا اور یاد کرتا ہے اور اس پر خود بھی عمل کرتا ہے اور لوگوں کو بھی عمل کرانے کی کوشش کرتے ہوئے ان احادیثِ مبارکہ کو لوگوں تک پہنچاتا ہے تو اس کو اللہ سبحانہ تقدس کی رضا حاصل ہوتی ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس اس

شخص کے چہرے کو تر و تازہ رکھے جو مجھ سے حدیث سنے، پھر اس کو محفوظ کر لے اور پھر اسے آگے دوسروں تک پہنچائے (ترمذی)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو شخص میری امت تک پہنچانے کے لیے دینی

امور کی چالیس احادیث یاد کر لے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اسے قیامت کے دن فقیہ (عالمِ دین) کی حیثیت سے اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہ رہوں گا (بیہقی)۔

اس کتاب کو پڑھنے والوں سے نہایت گزارش ہے کہ پوری محبت اور شوق کے ساتھ اس کتاب کو ایک مرتبہ ضرور پڑھیں اور یہ بھی نیت رکھیں کہ میں جو کچھ پڑھوں اللہ سبحانہ تقدس اپنے محبوب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات اولیاء کرام کے صدقے اس پر عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور ان باتوں کی دوسرے لوگوں کو تبلیغ کرنے کی بھی توفیق عطا

www.HaqWaliSarkar.com

فرمائے تاکہ عمل کے ساتھ ساتھ دین کی تبلیغ میں بھی آپ کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور میسر آنے کی سعادت نصیب ہوسکے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مجھ سے لوگوں کو پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو (بخاری)۔

اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تم میں سے کوئی شخص بری بات دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے بدل (روک) دے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے بدلے (کہ سمجھائے اور تبلیغ کرے) اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو (اس گناہ کو) دل سے ضرور برا جانے کہ یہ کمزور ایمان والا ہے (مسلم)۔

بلکہ جو شخص کسی برائی کو دیکھے اور اس کو روکنے کی طاقت یا صلاحیت بھی رکھتا ہو یا اس کو روکنے کی کوشش کرنے کا موقع اس کے پاس موجود ہو لیکن پھر بھی وہ اس کو روکنے کی کوشش نہ کرے تو اللہ سبحانہ تقدس دنیا اور آخرت میں اس شخص کو عذاب میں مبتلا فرمائے گا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یا تو اچھی بات کا حکم کرو گے اور بری بات سے منع کرو گے، یا پھر اللہ سبحانہ تقدس تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا، پھر دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی (ترمذی)۔

اور میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالی شان ہے کہ

جو شخص دین کے علم اور روحانی فیض کو صرف اپنے تک محدود رکھتا ہے وہ بخیل ہے اس لیے جو علم اور فیض حاصل کریں اس کو لوگوں میں عام کریں کہ اس سے اللہ سبحانہ تقدس کی محبت اور قربت حاصل ہوگی، چاہے کوئی حاصل کرے یا نہ کرے لیکن آپ کا فرض ہے کہ ہر ایک کو پیغام پہنچا دیں لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ دین کی تبلیغ حکمت کے ساتھ کرنی چاہیے اور اس کے لیے ہر شخص اور ماحول کو بھی سمجھنا چاہیے اور دین کی دعوت انتہائی پیار، محبت اور دانائی و حکمت کے ساتھ دیں اور فتنہ، فساد اور تشدد کے ذریعہ دین کی تبلیغ کرنا دین کو مزید نقصان پہنچانے کے مترادف ہوتا ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

اللہ سبحانہ تقدس کا بے حد شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل وکرم، حضورِ اقدس ﷺ کی رحمتوں اور دعاؤں اور میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کی توجہ اور فیض ونسبت کے صدقے مجھ گنہگار اور خطا کار کو اس کتاب کو لکھنے کی سعادت عطا فرمائی اور اللہ سبحانہ تقدس کے فضل وکرم سے کامل امید ہے کہ یہ کتاب اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کا اور میرے لیے بخشش کا ذریعہ ہوگی اور پڑھنے والے لوگوں کے لیے علم اور عمل میں اضافے کا اور ہدایت اور اصلاح کا بھی ذریعہ ہوگی اور امتِ مسلمہ میں دین کی تبلیغ کا بھی ذریعہ ہوگی۔ اگر اس کتاب میں کوئی کمی کوتاہی یا غلطی ہوئی ہو تو وہ مجھ گنہگار اور خطا کار کے گناہوں اور خطاؤں کے سبب ہی ہوگی لہٰذا اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں دعا ہے کہ وہ اپنے محبوب حضورِ اقدس ﷺ اور میرے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے صدقے مجھے معاف فرمائے۔

ویسے تو اس کتاب کو چار مفتیان کرام نے پڑھنے کا اور اس کی پروف ریڈنگ کا اہتمام فرمایا ہے اور جہاں اصلاح کرنا مناسب سمجھا وہاں اصلاح بھی فرمائی ہے لیکن پھر بھی اگر حضرات علماء کرام میں سے کوئی اس میں کوئی غلطی محسوس فرمائیں تو ضرور اطلاع فرمانے کا احسان فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔ شکریہ

جو لوگ اس کتاب کو محبت اور ذوق وشوق سے پڑھیں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ سبحانہ تقدس کے فضل وکرم سے امید ہے کہ ان کے عقائد میں بھی مضبوطی پیدا ہوگی اور ان کے علم وعمل میں بھی اضافہ ہوگا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس حضورِ اقدس ﷺ کے ہر امتی کو حضورِ اقدس ﷺ کی احادیثِ مبارکہ اور سیرتِ مبارکہ پڑھنے کا شوق عطا فرمائے اور تمام امتِ مسلمہ کو اور تا قیامت ہماری نسلوں کو حضورِ اقدس ﷺ کے ارشاداتِ عالیہ اور سنت طریقے کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضورِ اقدس ﷺ اور حضرات اولیاء کرام کی محبت میں زندگی اور موت عطا فرمائے اور آخرت میں حضورِ اقدس ﷺ کی شفاعت کا فیض عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

خادمِ مرشد

صاحبزادہ بابا جی محمد نواز غلام خواجگی

www.HaqWaliSarkar.com

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء وخاتم النبیین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ اما بعد!

قارئین کرام! آپ کے پیش نظر کتاب ''گلستانِ انوار'' ہے یعنی ''روشنیوں کا باغ''۔ تو واقعی یہ کتاب اسم با مسمیٰ ہے کیونکہ اس میں قرآنِ مجید، حدیثِ پاک، آثارِ صحابہ وتابعین اور اقوالِ اولیاء وصوفیاء کے انوار وتجلیات ہر صفحۂ قرطاس پر بکھرے ہوئے ہیں جیسے چمن میں ہر قسم کے پھول کھلے ہوتے ہیں اور ان انوار کی خوشبوئیں پڑھنے والے کے ایمان کو تازگی بخشتی ہیں اور روح کو معطر کر دیتی ہیں اور اگر گلستانِ انوار کے نام پر مزید غور کیا جائے تو اس میں پھول اور روشنی دونوں کا ذکر ہے یعنی جو بھی اس کتاب کو ہمیشہ اپنے مطالعہ میں رکھے تو اسے محبت کی خوشبو بھی نصیب ہوتی ہے اور ہدایت کی روشنی بھی ملتی ہے۔

اس عظیم الشان کتاب کے تین حصے کئے گئے ہیں، پہلے حصے میں مختلف موضوعات پر کلام الٰہی کی آیاتِ مبارکہ جمع کی گئی ہیں جو کہ ہم سب کی ہدایت کے لیے انتہائی لازمی ہیں جیسا کہ حکیم الامت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

گر تو می خواہی مسلماں زیستن　　نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن

(ترجمہ) اگر تو ایک مسلمان کی زندگی گزارنا چاہتا ہے تو قرآن (پر عمل) کے سوا وہ زندگی گزارنا ممکن نہیں ہے۔

دوسرے حصے میں مختلف موضوعات پر حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیش قدر ذخیرہ ہے جو کہ یقیناً بے شمار کتبِ احادیث سے حوالہ جات کے ساتھ بڑی عرق ریزی سے جمع کیا گیا ہے تاکہ ہم اپنے ہر کام میں حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے رہنمائی حاصل کریں۔

تیسرے حصے میں اس کتاب کے مصنف حضرت صاحبزادہ بابا جی محمد نواز غلام خواجگی (متعنا اللہ تعالیٰ بطول حیاتہ) نے اپنے اقوالِ زریں ''چند سنہری باتیں'' کے عنوان سے مختلف مضامین کی صورت میں جمع فرمائے

www.HaqWaliSarkar.com

ہیں۔ان مضامین کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ علم وعرفان کا ایک بحر بیکراں جو شریعت وطریقت کے موتیوں کو اچھال کر ہماری جھولیوں کو بھر رہا ہے اور حضرت بابا جی جس محبت وشفقت سے ہم سب کو نیکی کی تعلیم وتبلیغ فرماتے ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے وہ ہمارے دلوں کی کھیتی میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیج ڈال رہے ہیں اور جب یہ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فصل اُگے گی اور لہلہائے گی تو ہمارے دل وجان ہر عیب وخامی سے پاک ہوجائیں گے جیسا کہ حضرت مولانا جلال الدین عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

ہر کہ را جامہ زعشقے چاک شد　　اوز حرص وعیب کلی پاک شد

(ترجمہ) جس کا جامہ عشق کی وجہ سے چاک ہوا وہ حرص اور عیب سے بالکل پاک ہوا۔

اس طرح کی علم وعرفان کے نور سے بھری تصنیف یقیناً تبھی ممکن ہے جب کسی مقربِ بارگاہِ الٰہی کی نگاہِ کرم ہو۔تو جن کی نگاہِ عنایت کا یہ فیض ہے اس ہستی کا ذکر بھی اس کتاب کے آخری حصے میں تذکرہ غوثِ زماں کے عنوان سے کیا گیا ہے۔اس حصے میں غوثِ زماں، پیرِ جن وبشر، خواجۂ خواجگان حضرت غوث خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار قدس سرہ العزیز کی سوانح حیات اور تعلیمات کو بیان کیا گیا ہے جو کہ ہم سب کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب الجامع الصغیر میں حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل فرماتے ہیں کہ انبیاء کا ذکر عبادت ہے اور اولیاء کا ذکر گناہوں کا کفارہ ہے۔تو اس حدیثِ پاک کی روشنی میں اس کتاب کے ذریعے عبادت وکفارہ دونوں فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

اللہ سبحانہ تقدس کے محبوب ومقرب بندوں سے نیاز مندی وعقیدت رکھنا ایمان کی بنیاد ہے اس لیے فقیر ناچیز بھی اللہ سبحانہ تقدس کے ہر محبوب ومقرب بندے سے دلی محبت رکھتا ہے جیسے ایک عربی شاعر نے کہا ہے کہ

احب الصلحین ولست منھم　　لعل اللہ یرزقنی صلاحا

(ترجمہ) میں نیکوں سے محبت کرتا ہوں حالانکہ میں خود نیک نہیں ہوں اس لیے کہ اللہ سبحانہ تقدس مجھے بھی نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں دعا ہے کہ راقم الحروف کے ان الفاظ کو اپنے محبوب کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.HaqWaliSarkar.com

کے طفیل شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اپنے مقبول و مقرب حضرات انبیاء کرام، حضرات صحابہ کرام اور حضرات اولیاء کرام کی نسبت سے مجھ گناہ گار کو بھی نیک بنائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین

مفتی الحافظ محمد اعظم شہزاد

جنرل سیکرٹری انجمن اساتذہ پاکستان ڈویژن بہاولپور پاکستان

www.HaqWaliSarkar.com

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب العزت نے اس کائناتِ ہستی میں ان گنت مخلوقات کو پیدا کیا مگر ''اشرف المخلوقات'' کا سہرا صرف ''انسان'' کے سر سجایا۔ انسانیت کی ہدایت کیلئے اللہ سبحانہ تقدس نے ''قرآن مجید'' کو عالمگیر کتاب بنایا اور یہی قرآن جا بجا انسان کی تخلیق کے مقاصد کو بیان فرماتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اور میں نے جنّات اور انسانوں کو صرف اسی لئے پیدا کیا کہ وہ میری بندگی اختیار کریں (سورۃ الذاریات۔ آیت 56)۔

یعنی انسان کی تخلیق کا مقصد اللہ رب العزت کی بندگی ہے اور بندگی کے انداز کو قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے یوں بیان فرمایا ہے کہ

جس نے موت اور زندگی کو (اِس لئے) پیدا فرمایا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے لحاظ سے بہتر ہے (سورۃ الملک۔ آیت 2)۔

اس دنیا میں بہت سے انسان ہیں جو نیکی کے کاموں میں مشغول ہیں مگر اعمالِ صالحہ جو آخرت میں انسان کی نجات کا باعث بنیں گے ان کیلئے ضروری ہے کہ انسان کا عقیدہ درست ہو۔ درست عقیدے کے بغیر اعمالِ صالحہ کی جزا دنیا میں تو مل جائے گی مگر آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ بایں وجہ عمل کے سوالات اسی سے ہوں گے جو عقائد کے امتحان میں پاس ہوا ہوگا۔

اس پرفتن و مصرف دور میں انسان کے پاس اتنا وقت مشکل سے دستیاب ہوگا کہ وہ اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کیلئے چند کتابوں کا انتخاب کر کے ان کا مطالعہ شروع کرے۔ زیرِ نظر کتاب جو کہ ''پیر طریقت حضرت صاحبزادہ محمد نواز غلام بابا جی سرکار مدظلہ العالی'' کی تالیف ہے۔ یہ ایسا شاہکار ہے جس کا آغاز عقائد سے ہوتا ہے یعنی اس کا مطالعہ

www.HaqWaliSarkar.com

کرنے والا جوں جوں اس کا مطالعہ کرے گا توں توں اسکے عقائد کی اصلاح ہوتی جائے گی اور اعمال کی بحث تک پہنچتے پہنچتے بندے کے عقائد پختہ ہو چکے ہوں گے یعنی یہ کتاب اختتام پر اپنے قاری کو پختہ عقیدہ اور مقبول عمل دینے میں نہایت مفید ثابت ہوگی۔(ان شاء اللہ تعالیٰ)

یہ بات بھی یاد رہے کہ عقیدہ تب ہی درست ہوتا ہے جب دماغ بیماریوں سے دور ہو اور اعمال کی مقبولیت کیلئے بھی ذہنی درستگی بہت ضروری ہے اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے

(طبرانی، المعجم الکبیر)۔

بحمد اللہ تعالیٰ وبفضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کتاب اپنے قارئین کیلئے نسخہ اکسیر کا کام بھی کرے گی اور اس کتاب کے مطالعے سے قارئین کو اپنے روحانی علاج میں بہت معاونت حاصل ہوگی۔

دعا یہی ہے کہ رب العالمین اپنے محبوب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس کتاب کے قارئین کو نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین! ثم آمین!

مفتی حافظ محمد بہرام قادری

شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ گلبرگ لاہور پاکستان

www.HaqWaliSarkar.com

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین

والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ علی رسولہ النبی الکریم

زیرِ نظر کتاب ''گلستانِ انوار'' جس کے مصنف حضرت صاحبزادہ بابا جی سرکار زیدہ مجدہ ہیں۔ میں نے اس کتاب کو بنظرِ عمیق پڑھا ہے، حضرت بابا جی سرکار (زیدہ مجدہ ووطال عمرہ) نے بہت محنت والا یہ کام کر کے دین اسلام کی سربلندی میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔

صاحب کتاب حضرت بابا جی سرکار نے اس کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے، اس کے پہلے حصہ میں قرآنِ پاک کی مختلف آیاتِ مبارکہ کو جمع کیا ہے اور ان کا عام فہم ترجمہ لکھا ہے جس کو پڑھنے سے ہر قاری فیض یاب ہوتا ہے اور ان آیات طیبات کو کتاب کی زینت بنایا جس کی ہر شخص کو زندگی میں ضرورت ہوتی ہے اور بعض مقامات پر پیچیدہ مسائل کو قرآن پاک کی آیات کا آسان لفظوں میں ترجمہ کر کے ایسے سلجھایا ہے کہ ہر قاری آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

دوسرے حصے میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ ہیں جو کہ احادیثِ مبارکہ کی بڑی بڑی کتب کے اندر موجود تھیں ان کو ایک مقام پر جمع کر کے عام فہم انداز میں ترجمہ عوام کو پیش کیا ہے تا کہ وہ لوگ جن کی رسائی بڑی کتب تک نہیں اور وہ ان کتابوں میں موجود احادیثِ مبارکہ سے استفادہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ اس کتاب کا مطالعہ کر کے اپنے آپ کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ کے انوار اور روشنی سے فیضیاب کر سکتے ہیں اور اگر میں یہ بات کہوں تو مبالغہ نہ ہوگا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس اس شخص کے چہرے کو تر وتازہ رکھے جو مجھ سے حدیث سنے، پھر اسکو محفوظ کر لے اور پھر اسے آگے دوسرے لوگوں تک پہنچائے (ترمذی)۔ حضرت مصنف زید مجدہ اس حدیث کے حقیقی مصداق ہیں۔

تیسرے حصے میں حضرت مصنف بابا جی سرکار زیدہ مجدہ نے اس کتاب میں وہ سنہری اقوال اور باتیں درج کی

www.HaqWaliSarkar.com

ہیں جو بزرگوں، صوفیوں اور اللہ سبحانہ تقدس کے ولیوں کی مجلسوں میں ہی بیٹھ کر عمر گزارنے کے بعد جا کر کہیں نصیب ہوتی ہیں۔ حضرت صاحبزادہ باباجی سرکار نے ان باتوں کو اپنی اس کتاب کے اندر جمع فرما کر عوام کی اور ہر پڑھنے والے قاری کی اصلاح کی ہر ممکن کوشش کی ہے اور ان تمام باتوں سے فیضیاب ہونے کے لئے راستے مہیا کیے ہیں جن باتوں سے بڑے بڑے بزرگوں کی صحبت میں بیٹھ کر فیض یاب ہوا جاتا ہے۔

چوتھے حصے میں غوثِ زماں، پیرِ جن و بشر، خواجۂ خواجگان حضرت غوث خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار قدس سرہ العزیز کا ذکر کیا گیا ہے کہ جن کی نسبت و فیض کی بدولت حضرت صاحبزادہ باباجی سرکار کو یہ کتاب لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس حصے میں خواجہ جی حق ولی سرکار کے مختصر حالاتِ زندگی بیان کیے گئے ہیں۔

اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں دعا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس حضرت صاحبزادہ باباجی سرکار زیدہ مجدہ کی اس کاوش کو اپنی بلند بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس کتاب کو قارئین کے لیے فائدہ مند بنائے اور اس محنت کے طفیل حضرت باباجی سرکار زیدہ مجدہ کو صحت اور عافیت کے ساتھ مزید دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ جیسے بزرگوں کا سایہ تادیر قائم اور دائم فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

مفتی محمد صدیق قادری

مدرس وانچارج شعبہ دارالافتاء

دارلعلوم جامعہ سفینہ مرکز بہارِ اسلام گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور

www.HaqWaliSarkar.com

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد اللہ الافلاک والارضین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

ربِ کائنات کا صدہا شکر واحسان کہ اس نے اپنے محبوب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت عطا کی اور اپنے مقربین بندوں کی نسبت وصحبت عطا فرمائی۔ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

تو اے لوگو! اہلِ ذکر (یعنی اہلِ علم) سے پوچھ لیا کرو اگر تمہیں خود (کچھ) علم نہ ہو (سورۃ النحل۔ آیت 43)۔

اور ایسے ہی حدیثِ مبارکہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

علمِ دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد (وعورت) پر فرض ہے (ابن ماجہ)۔

قرآنِ مجید کی اس آیتِ مبارکہ اور حدیثِ مبارکہ سے علمِ دین کی فرضیت واہمیت کا اندازہ ہوتا ہے چنانچہ قرآن و حدیث وشریعت کا بنیادی اور اتنا علم حاصل کرنا ہر مسلمان کے لیے لازم وضروری ہے جو اسکی زندگی میں درپیش معاملات و مسائل میں رہنمائی کر سکے۔ حضرت صاحبزادہ بابا جی محمد نواز غلام خواجگی مدظلہ العالی کی گوہر نایاب تصنیف ''گلستانِ انوار'' کے نام سے محترم قارئین کے سامنے حاضر ہے۔ میں نے اس کتاب کا بنظرِ عمیق مطالعہ کیا، یہ کتاب حقیقت میں اسم بامسمیٰ ہے اور اسکو اتنے عام فہم انداز میں تحریر کیا گیا ہے کہ خواص کے ساتھ ساتھ ہر عام شخص بھی اپنی علمی تشنگی کو بجھا سکتا ہے۔

اس گوہر نایاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلے حصے میں مختلف موضوعات کے تحت قرآنِ مجید میں سے آیاتِ مبارکہ کو جمع کیا گیا ہے جو کہ قیامت تک آنے والے مسلمانوں کی ہدایت کیلئے رہنما کتاب ہے۔ دوسرے حصے

www.HaqWaliSarkar.com

میں مختلف موضوعات کے تحت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ کو جمع کیا گیا ہے اور احادیثِ مبارکہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو احادیث کی ضخیم کتب سے انتھک محنت کے بعد جمع کیا گیا ہے اور پھر مختلف موضوعات میں ان کو موتیوں کی طرح پرویا گیا ہے۔

تیسرے حصے میں صاحبِ کتاب حضرت صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی سرکار مدظلہ العالی نے روح کو تازگی بخشنے والے اور مردہ دل کو زندہ کر دینے والے اقوال کو ''چند سنہری باتیں'' کے عنوان سے تحریر فرمایا ہے اور آپ سرکار کے ان سنہری اقوال پر مشتمل مضامین کا بنظرِ عمیق مطالعہ کیا جائے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے علم و عرفان کے موتیوں کی بارش ہو رہی ہے۔

کتاب کے آخری اور چوتھے حصے میں حضرت صاحبزادہ باباجی سرکار کے پیر و مرشد غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا ذکر پاک ''تذکرہ غوثِ زماں'' کے عنوان سے کیا گیا ہے۔ اس حصے میں سب سے پہلے آپ سرکار کا شجرہ عالیہ بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح روحانی فیض حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور مختلف حضرات خواجگان نقشبند سے ہوتا ہوا آپ سرکار تک پہنچا اور پھر آپ سرکار کی تعلیمات و حیات کو مفصل بیان کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کے اوصاف و اقوال کو نہایت احسن انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں دعا ہے کہ احقر کے ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو اپنے محبوب، انبیاء کے سردار حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جن کی وجہ سے دنیا کو عدم سے وجود ملا کے طفیل قبولیت کا شرف عطا فرمائے اور دنیا و آخرت میں اپنے نیک بندوں کا ساتھ عطا فرمائے اور بالخصوص مرشد کی نسبت و محبت و اطاعت میں زندگی اور موت عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

مفتی محمد نعمان خواجگی

www.HaqWaliSarkar.com

اُمت کا ہوا حال بُرا

اُمت کا ہوا حال بُرا اے میرے اللہ! ہر اک نے دیا تجھ کو بُھلا اے میرے اللہ!

اتنا ہے بُرا حال جو پہلے نہ کبھی تھا کہ فرض ہوئی ہم پہ سزا اے میرے اللہ!

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور میرے خواجہ کے صدقے ہو قہر کے بدلے میں عطا اے میرے اللہ!

اُمت پہ کڑا وقت ہے کچھ کیجئے اللہ باطل کی قوتوں سے چھُڑا اے میرے اللہ!

ہر پل بڑا افسوس ہے ہر کوئی ہے بھٹکا اب دینِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ چلا اے میرے اللہ!

ہیں جرموں سے بگاڑے ہوئے ہم نے مقدر تو کر دے بھلی سب کی قضا اے میرے اللہ!

جس شخص کو دیکھوں اُسی پہ نفس کا غلبہ تُو نفس کے مکروں سے بچا اے میرے اللہ!

مسلم پہ تو کفار کا غلبہ ہوا پر اب کفار کی ہیبت کو مٹا اے میرے اللہ!

مسلم ہی کرے قتل مسلمان کا ہائے یہ بغض و عداوت ہی بھُلا اے میرے اللہ!

فتنوں میں بلاؤں میں گرفتار ہے اُمت اب کردے مصیبت سے رِہا اے میرے اللہ!

دلدل ہے گناہوں کی نہیں راستہ کوئی اسباب نیکیوں کے بنا اے میرے اللہ!

ہر اک نے گناہوں میں کی ہے برتری حاصل عصیاں کے مرض سے ہو شِفا اے میرے اللہ!

ان خواہشوں سے شہوتوں سے مال و حرص سے دل یہ ہمارے پاک بنا اے میرے اللہ!

ہٹتی نہیں دنیا کے نظاروں سے یہ نظریں اب توبۂ عصیاں میں رُلا اے میرے اللہ!

www.HaqWaliSarkar.com

ہو جائے محبت نبی ﷺ کی دل میں اُجاگر — دنیا کی محبت کو مٹا اے میرے اللہ!

اُمت کو عطا ہو نبی ﷺ کے در کی غلامی — اس در سے ملا جو بھی ملا اے میرے اللہ!

ہو شرم و حیا بھی ملیں اخلاق پیارے — ہر نیک صفت کر دے عطا اے میرے اللہ!

ہو مصطفیٰ ﷺ کے آنسوؤں کے صدقے میں کرم — اُمت کی کر دے معاف خطا اے میرے اللہ!

اب سفرِ مدینہ کی سدا چاہتیں رہیں — دل عاشقِ مدینہ بنا اے میرے اللہ!

ہر سمت سے اٹھتی ہوں یا نبی ﷺ کی صدائیں — اُمت ہو مصطفیٰ ﷺ پہ فِدا اے میرے اللہ!

شریعتِ محمدی ﷺ کی اتباع رہے — تبلیغ کا جذبہ ہو عطا اے میرے اللہ!

دنیا میں ہر جگہ رہے اذکار کی محفل — چل جائے ہدایت کی ہوا اے میرے اللہ!

عرفانِ حقیقی سے بھی ہو آشنا مسلم — آدابِ اولیاء ہوں عطا اے میرے اللہ!

ان اولیاء کی محفلوں میں حاضری رہے — بن کے ہی رہیں ان کے گدا اے میرے اللہ!

ہو مذہبِ اسلام پوری کائنات میں — ہر اک کو مسلمان بنا اے میرے اللہ!

اپنے نبی ﷺ کا ، خواجہ جی کا میں غلامؔ ہوں — مقبول ہو یہ میری دعا اے میرے اللہ!

از قلم

صاحبزادہ بابا جی محمد نواز غلامؔ خواجگی

www.HaqWaliSarkar.com

آیاتِ مبارکہ

جس کے سینے میں قرآن نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

(ترمذی، دارمی)

www.HaqWaliSarkar.com

شانِ الٰہی

❶ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ آپ زندہ اور اوروں کو قائم رکھنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر اس کے حکم کے، جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین، اس کو بھاری نہیں اس کی نگہبانی اور وہی ہے بلند، بڑائی والا (سورۃ البقرۃ۔ آیت 255)۔ ❷ تم فرماؤ کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کا کوئی ہمسر (برابری والا) ہے (سورۃ الاخلاص)۔ ❸ اور اگر زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں ہو جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو بلکہ اس کے پیچھے سات سمندر اور، تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔ بے شک اللہ عزت وحکمت والا ہے (سورۃ لقمٰن۔ آیت 27)۔ ❹ یوں عرض کر، اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے، اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے، بیشک تو سب کچھ کر سکتا ہے (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 26)۔ ❺ تم فرما دو کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے کہ جسے چاہے دے اور وہ وسعت والا، علم والا ہے۔ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 73، 74)۔ ❻ اے سننے والے! تجھے جو بھلائی پہنچے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے اور اے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ہم نے تمہیں سب لوگوں کیلئے رسول بنا کر بھیجا اور اللہ کافی ہے گواہ (سورۃ النسآء۔ آیت 79)۔ ❼ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے (سورۃ الاحزاب۔ آیت 47)۔ ❽ اے ایمان والو! اللہ کو بہت یاد کرو اور صبح وشام اس کی پاکی بولو۔ وہی ہے کہ رحمت بھیجتا ہے تم پر اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیروں سے اُجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر بڑا مہربان ہے (سورۃ الاحزاب۔ آیت 41 تا 43)۔ ❾ اور اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور

www.HaqWaliSarkar.com

بڑے ثواب کی صورت میں پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ المزمل۔ آیت 20)۔ ⑩ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔ وہ تمہارا مولیٰ ہے۔ تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے (سورۃ الحج۔ آیت 78)۔ ⑪ اللہ کی قدر نہ جانی جیسے چاہیے تھی، بے شک اللہ قوت والا غالب ہے (سورۃ الحج۔ آیت 74)۔ ⑫ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے (سورۃ البقرۃ۔ آیت 194)۔ ⑬ پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہی عزت وحکمت والا ہے (سورۃ ابراھیم۔ آیت 4)۔ ⑭ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے (سورۃ البقرۃ۔ آیت 196)۔ ⑮ اور اسی (اللہ) کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی، انھیں وہی جانتا ہے (سورۃ الانعام۔ آیت 59)۔ ⑯ اور جسے اللہ ذلیل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، بے شک اللہ جو چاہے کرے (سورۃ الحج۔ آیت 18)۔ ⑰ اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور مسلمانوں ہی کیلئے ہے (سورۃ المنٰفقون۔ آیت 8)۔ ⑱ زمین پر جتنے ہیں ان سب کو فنا ہے اور آپ کے رب کی ذات باقی ہے جو عظمت اور بزرگی والا ہے (سورۃ الرحمٰن۔ آیت 26، 27)۔ ⑲ اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ فرمائے جب تک انہیں صاف نہ بتادے کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے، بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے (سورۃ التوبۃ۔ آیت 115)۔ ⑳ اور ہم نے اللہ کی رینی (رنگائی) لی اور اللہ سے بہتر کس کی رینی (رنگائی) اور ہم اس کی عبادت کرتے ہیں (سورۃ البقرۃ۔ آیت 138)۔ ㉑ اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے (سورۃ الاعراف۔ آیت 156)۔ ㉒ اور جو شخص نیکی کرے گا ہم اس نیکی کے حسن کو اور بڑھا دیں گے، بیشک اللہ بہت بخشنے والا اور بہت قدر کرنے والا ہے (سورۃ الشوریٰ۔ آیت 23)۔ ㉓ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا، وہی ہے بڑا مہربان اور رحمت والا (سورۃ الحشر۔ آیت 22)۔ ㉔ اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے (سورۃ الشعرآء۔ آیت 80)۔ ㉕ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے گی کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ اُن جیسے نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول بیٹھے تو اللہ نے انہیں بلا میں ڈالا کہ اپنی جانیں یاد نہ رہیں۔ وہی فاسق ہیں (سورۃ الحشر۔ آیت 18، 19)۔ ㉖ اللہ آسمانوں اور

www.HaqWaliSarkar.com

زمین کو روشن کرنے والا ہے (سورۃ النور - آیت 35)۔ (27) نور پر نور ہے، اللہ اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے (سورۃ النور - آیت 35)۔ (28) اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا، ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما بیشک تو بہت عطا فرمانے والا ہے (سورۃ اٰل عمرٰن - آیت 8)۔ (29) تو وہ جو ایمان لائے اور اس کی رسی مضبوط تھامی تو عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت اور اپنے فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا (سورۃ النسآء - آیت 175)۔ (30) آدمی کے لیے بدلی والے فرشتے ہیں ان کے آگے اور پیچھے کہ بحکمِ الٰہی اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ بے شک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں اور جب اللہ کسی قوم سے برائی چاہے تو وہ پھر نہیں سکتی اور اس کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں (سورۃ الرعد - آیت 11)۔ (31) اور اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا (سورۃ البقرۃ - آیت 185)۔ (32) بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں (سورۃ البقرۃ - آیت 243)۔

شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(1) اور ہم نے (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا (سورۃ الانبیآء - آیت 107)۔ (2) (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی اور ہم نے آپ کا ذکر آپ کی خاطر بلند کر دیا (سورۃ الم نشرح - آیت 1 تا 4)۔ (3) (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی تو آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی دیں۔ بے شک آپ کے دشمن ہی بے نام ونشان ہوں گے (سورۃ الکوثر)۔ (4) بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں گزرتا ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال شفیق اور مہربان ہیں (سورۃ التوبۃ - آیت 128)۔ (5) بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے ایک (عظمت والا) رسول بھیجا جو اُن پر اس کی آیتیں (قرآنِ مجید) تلاوت فرماتا ہے اور انہیں (ظاہری اور

www.HaqWaliSarkar.com

باطنی طور پر) پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور ضرور اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے (سورۃ اٰل عمرٰن۔آیت 164)۔ ⑥ اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ (اے عام لوگو!) تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ منتخب فرمالیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے (سورۃ اٰل عمرٰن۔آیت 179)۔ ⑦ اور نہ کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق پہنچتا ہے کہ جب اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا تو وہ بے شک کھلی گمراہی میں ہے (سورۃ الاحزاب۔آیت 36)۔ ⑧ اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) جس وقت تم نے (مٹھی بھر کنکریاں دشمن پر) پھینکیں تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکیں تھیں بلکہ وہ تو اللہ (ہی) نے پھینکیں تھیں (سورۃ الانفال۔آیت 17)۔ ⑨ غیب کا جاننے والا تو اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ان کے آگے پیچھے (فرشتوں کا) پہرہ مقرر کردیتا ہے (کہ شیطان دخل اندازی نہ کرے) (سورۃ الجن۔آیت 26،27)۔ ⑩ یہ نبی (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسلمانوں کا (دین ودنیا کے تمام معاملات میں) ان کی جان سے زیادہ مالک (ومتصرف اور ان پر رحمت اور لطف وکرم فرمانے والا) ہے (سورۃ الاحزاب۔آیت 6)۔ ⑪ اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بیشک تمہاری خُو بُو (خلق) بڑی شان کی ہے (سورۃ القلم۔آیت 4)۔ ⑫ اور اس سے پہلے وہ اس نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا تو اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر (سورۃ البقرۃ۔آیت 89)۔ ⑬ اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا پائیں گے۔تو اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں اور پھر جو کچھ تم حکم فرمادو تو وہ اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور دل سے مان لیں (سورۃ النسآء۔آیت 64،65)۔ ⑭ اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں (سورۃ النسآء۔آیت 61)۔ ⑮ اور (اے

www.HaqWaliSarkar.com

مسلمانو!) بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ (ہمارا برگزیدہ) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم پر نگہبان و گواہ ہے اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھرتا ہے اور بے شک یہ (بات بہت) بھاری تھی مگر ان پر نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت (و معرفت) سے نوازا اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے۔ بیشک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان، بے حد رحم فرمانے والا ہے۔ (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم تمہارے رُخِ (انور) کا آسمان کی طرف بار بار اُٹھنا دیکھ رہے ہیں سو ہم ضرور ضرور تمہیں اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس کو تم پسند کرتے ہو۔ پس اپنا رُخِ (انور) ابھی (سے) مسجد الحرام کی طرف پھیر لو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں بھی ہو پس اپنے چہرے اسی طرف (یعنی مسجد الحرام کی طرف) پھیر لو (سورۃ البقرۃ۔ آیت 143، 144)۔ ⑯ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 44)۔ ⑰ اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یاد کرو وہ وقت) جب اللہ نے تمام انبیاء سے (اس بات کا) پختہ عہد لیا تھا کہ جو کچھ میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کروں پھر تشریف لائے تمہارے پاس (سب سے عظمت والا) وہ رسول کہ تمہاری (ان) کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لے آنا اور ضرور ضرور اس کی مدد (حمایت) کرنا۔ (اللہ سبحانہ تقدس نے) فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری ذمہ لیا، سب (انبیاء) نے عرض کیا کہ ہم نے اقرار کیا (اللہ سبحانہ تقدس نے) فرمایا کہ تم ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں تو جو کوئی (اس عہد سے) اس کے بعد پھرے (اور آنے والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لائے) تو وہی لوگ فاسق ہیں (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 81، 82)۔ ⑱ پس ایسی کچھ اللہ کی رحمت ہے کہ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج (اور) سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو (کر بھاگ) جاتے۔ تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی بخشش مانگا کرو اور کاموں میں ان سے مشورہ لیا کرو (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 159)۔ ⑲ اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں وہ سب علم عطا فرما دیا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر (بہت) بڑا فضل ہے (سورۃ النسآء۔ آیت 113)۔ ⑳ اے لوگو! بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں سب سے

www.HaqWaliSarkar.com

کامل، مضبوط اور) واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور (یعنی قرآنِ مجید بھی) اتارا (سورۃ النسآء۔ آیت 174)۔ (21) بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آیا اور روشن کتاب (یعنی قرآنِ مجید) آئی (سورۃ المآئدۃ۔ آیت 15)۔ (22) وہ لوگ جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو اُمّی (لقب یعنی بغیر کسی دنیاوی وسیلے کے صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس کی ذات سے پڑھے ہوئے) ہیں جن (کے اوصاف وکمالات) کو اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے۔ جو انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور پاکیزہ چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور ناپاک چیزیں ان پر حرام فرمائے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو کہ ان پر (ان کے گناہوں اور نافرمانیوں کے عوض) تھے اتارے گا، تو جو اس (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے (اس کے دین میں) مدد دیں اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں جو ان کے ساتھ اترا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی (حقیقی) حکومت ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، پس اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے پیغمبر نبی اُمی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو (خود) اللہ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تم راہِ راست پر آ جاؤ (سورۃ الاعراف۔ آیت 157، 158)۔ (23) اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ انہیں عذاب بھیجے جب تک (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تم ان میں تشریف فرما ہو (سورۃ الانفال۔ آیت 33)۔ (24) اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں دیا اور (یہ) کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے اور اب عنقریب اللہ ہمیں اپنے فضل سے اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی مہربانی سے مزید عطا فرمائیں گے (سورۃ التوبۃ۔ آیت 59)۔ (25) اور انہیں کیا بُرا لگا یہی نہ کہ اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا تو اگر وہ (اب بھی) توبہ کریں تو (اس میں) ان کا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں تو اللہ دنیا اور آخرت میں انہیں سخت عذاب میں مبتلا کر دے گا اور زمین میں ان کا کوئی حمایتی اور مددگار نہ ہوگا (سورۃ التوبۃ۔ آیت 74)۔

(26) یہ غیب کی خبریں ہی ہیں جو (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں (سورۃ ھود۔ آیت 49)۔

(27) (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تمہاری جان (عمر مبارک) کی قسم، بے شک وہ اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں (سورۃ

www.HaqWaliSarkar.com

الحجر۔آیت 72)۔ (28) اور جس دن ہم ہر امت میں ایک گواہ (یعنی انبیاء جو اپنی اپنی امتوں پر گواہی دیں گے) انہی میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تمہیں ان سب (انبیاء اور امتوں) پر گواہ بنا کر لائیں گے (سورۃ النحل۔آیت 89)۔ (29) بڑی برکت والا ہے وہ (اللہ) کہ جس نے قرآن اتارا اپنے بندے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو تمام جہانوں کو ڈر سنانے والا ہو (سورۃ الفرقان۔آیت 1)۔ (30) اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم نے تمہیں سارے عالمِ انسانیت کے لئے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بنا کر بھیجا (ایمان والوں کو اس کے فضل کی) خوشخبری سنانے والا اور (کافروں کو اس کے عدل کا) ڈر سنانے والا لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے (سورۃ سبا۔آیت 28)۔ (31) اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! بے شک ہم نے آپ کو حاضر و ناظر اور (ایمان والوں کو جنت کی) خوشخبری سنانے والا اور (کافروں کو عذابِ الٰہی سے) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔ اللہ کے حکم سے اسکی (اطاعت کی) طرف بلانے والا اور چمکا دینے والا آفتاب (بنا کر بھیجا) (سورۃ الاحزاب۔آیت 45،46)۔ (32) حکمت والے قرآن کی قسم، بیشک (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تم رسولوں میں سے ہو اور سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو (سورۃ یٰسٓ۔آیت 2 تا 4)۔ (33) (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بے شک تم سیدھی راہ پر ہو (سورۃ الزخرف۔آیت 43)۔ (34) مجھے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اس فرمان کی قسم کہ اے میرے پروردگار! یہ لوگ ایمان نہیں لاتے، تو ان سے درگزر فرما (سورۃ الزخرف۔آیت 88)۔ (35) (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) عنقریب تمہارا رب تمہیں مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (سورۃ بنی اسرآئیل۔آیت 79)۔ (36) (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بلاشبہ جو لوگ تمہاری (تمہارے ہاتھ پر) بیعت کرتے ہیں وہ (حقیقت میں) اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے (سورۃ الفتح۔آیت 10)۔ (37) وہی ہے جس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے اور اللہ بطور گواہ کافی ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں اور ان کے ساتھ والے (حضرات صحابہ کرام) کافروں پر (بہت) سخت ہیں اور آپس میں نرم دل ہیں (سورۃ الفتح۔آیت 28،29)۔ (38) (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بے شک تم تو (ہر وقت) ہماری آنکھوں کے سامنے (یعنی ہماری نگہداشت میں رہتے) ہو (سورۃ الطور۔آیت 48)۔ (39) بے شک یہ (قرآن) ایک کرم والے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے

www.HaqWaliSarkar.com

باتیں ہیں (سورۃ الحاقۃ۔آیت 40)۔ (40) مجھے اس شہر کی قسم کہ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تم اس شہر میں تشریف فرما ہو اور تمہارے باپ (ابراہیم علیہ السلام) کی قسم اور اس کی اولاد کی قسم (کہ جس میں تم ہو) (سورۃ البلد۔آیت 1 تا 3)۔ (41) (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بے شک ہر آنے والی (ساعت) تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہوگی اور قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے (سورۃ الضحیٰ۔آیت 4،5)۔ (42) اور جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رحمت ہیں اور جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے (سورۃ التوبۃ۔آیت 61)۔ (43) تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) اپنے خاص اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو اور اللہ جانتا ہے دن کو تمہارا پھرنا اور رات کو تمہارا آرام لینا (سورۃ محمد۔آیت 19)۔ (44) (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ان کے حق میں دعائے خیر کرو، بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے (سورۃ التوبۃ۔آیت 103)۔ (45) اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ان کے لیے اللہ سے معافی مانگو، بے شک اللہ بخشنے والا، مہربان ہے (سورۃ النور۔آیت 62)۔ (46) میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو (سورۃ المائدۃ۔آیت 12)۔ (47) یہ کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں (سورۃ یوسف۔آیت 102)۔ (48) اور یہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غیب بتانے میں بخیل نہیں (سورۃ التکویر۔آیت 24)۔ (49) یہ اللہ کی حدود ہیں اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرے گا اللہ اس کو ان جنتوں میں داخل کر دے گا جن کے نیچے دریا بہتے ہیں کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدود سے تجاوز کرے گا تو اللہ اس کو دوزخ میں داخل کر دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے ذلت والا عذاب ہے (سورۃ النسآء۔آیت 13،14)۔ (50) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور درست بات کہا کرو۔ اللہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کو درست فرما دے گا اور تمہارے لئے تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جس نے اللہ کی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی (سورۃ الاحزاب۔آیت 70،71)۔ (51) اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو اور آپس میں مخالفت نہ کرو، ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی اور صبر

www.HaqWaliSarkar.com

کرو کہ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (سورۃ الانفال۔آیت 46)۔ (52) (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت کے ساتھ جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے (سورۃ سبا۔آیت 28)۔

درودِ پاک

(1) بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور کثرت سے سلام (سورۃ الاحزاب۔آیت 56)۔

خاتم الانبیاء

(1) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں اور (سب) نبیوں پر مہر آخری نبی ہیں اور اللہ سب کچھ جانتا ہے (سورۃ الاحزاب۔آیت 40)۔ (2) (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں (سورۃ الاعراف۔آیت 158)۔ (3) اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے (سورۃ الانبیآء۔آیت 107)۔ (4) آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین پسند کر لیا (سورۃ المآئدۃ۔آیت 3)۔ (5) وہ برکت والا ہے جس نے اپنے مکرم بندے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر بتدریج فرقان (قرآنِ مجید) کو نازل فرمایا تاکہ وہ تمام جہانوں کے لئے (عذاب سے) ڈرانے والے ہوں (سورۃ الفرقان۔آیت 1)۔ (6) اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو (قیامت تک کے) تمام لوگوں کے لئے ثواب کی بشارت دینے والا اور عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (سورۃ السبا۔آیت 28)۔ (7)

www.HaqWaliSarkar.com

وہی ہے جس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے اور اللہ (اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر) کافی گواہ ہے (سورۃ الفتح۔ آیت 28)۔ ❶ وہی ہے جس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے، خواہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار ہو (سورۃ الصف۔ آیت 9)۔

ادبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

❶ اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سنتا اور جانتا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے تم ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تم کو خبر نہ ہو۔ بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس، (یہ) وہ ہیں جن کے دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لئے ہیں، انکے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے (سورۃ الحجرات۔ آیت 1 تا 3)۔ ❷ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو (سورۃ النور۔ آیت 63)۔ ❸ میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو (سورۃ المآئدۃ۔ آیت 12)۔ ❹ بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاظر و ناظر اور خوشی اور ڈر سنانے والا تا کہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لاؤ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو (سورۃ الفتح۔ آیت 8، 9)۔

معراج شریف

❶ پاکی ہے اسے جو اپنے بندے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو راتوں رات لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک جس کے

www.HaqWaliSarkar.com

اردگرد ہم نے برکت رکھی ہے کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے (سورۃ بنی اسرآئیل۔ آیت 1)۔ ❶ اس پیارے چمکتے تارے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قسم جب یہ معراج سے اترے، تمہارے صاحب نہ بہکے نہ غلط راستے پر چلے اور وہ (تو) کوئی بات (اللہ کے حکم کے بغیر) اپنی خواہش سے نہیں کرتے، ان کا فرمان تو خالص وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے۔ انہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (بلاواسطہ) سکھایا سخت قوتوں والے طاقتور (اللہ سبحانہ تقدس) نے۔ پھر اس جلوے نے قصد فرمایا اور آسمانِ بریں کے سب سے بلند کنارے پر تھا۔ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا، پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ پھر وحی فرمائی اپنے بندے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جو وحی فرمائی۔ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا تو کیا جو کچھ وہ دیکھتے ہیں تم اس میں ان سے جھگڑتے ہو اور انہوں نے تو وہ جلوہ دو مرتبہ دیکھا، سدرۃ المنتہیٰ کے پاس کہ اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔ جب سدرۃ المنتہیٰ پر چھا رہا تھا۔ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی، بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں (سورۃ النجم۔ آیت 1 تا 18)۔

سنتِ رسول

❶ جو کچھ تمہیں رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عطا فرمائیں لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے (سورۃ الحشر۔ آیت 7)۔ ❷ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تم فرما دو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع (پیروی) کرو تب اللہ (خود بخود) تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تم فرما دو کہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو اور پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں فرماتا (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 31، 32)۔ ❸ بے شک رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حیات (وسنت) مبارکہ (میں) تمہارے لئے بہترین نمونہ (عمل موجود) ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور آخرت کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہو (سورۃ الاحزاب۔ آیت 21)۔ ❹ جو رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرتا ہے تو اس نے اللہ کی اطاعت کی (سورۃ النسآء۔ آیت 80)۔ ❺ اے ایمان والو!

www.HaqWaliSarkar.com

اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو اور اس سے اعراض نہ کرو جب کہ تم سن رہے ہو (سورۃ الانفال۔ آیت 20)۔ ❻ اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تا کہ تم پر رحم کیا جائے (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 132)۔ ❼ اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حکم مانو اور اپنے اعمال باطل نہ کرو (سورۃ محمد۔ آیت 33)۔

شانِ انبیاء کرام

❶ یہ سب رسول (جو ہم نے مبعوث فرمائے) ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، ان میں سے کسی سے اللہ نے (براہِ راست) کلام فرمایا اور کسی کو درجات میں (سب پر) فوقیت دی (یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جملہ درجات میں سب پر بلندی عطا فرمائی) اور ہم نے مریم کے فرزند عیسیٰ (علیہ السلام) کو واضح نشانیاں عطا فرمائیں اور ہم نے پاکیزہ روح کے ذریعے اس کی مدد فرمائی (سورۃ البقرۃ۔ آیت 253)۔ ❷ اور سلام ہو پیغمبروں پر (سورۃ الصّٰفّٰت۔ آیت 181)۔ ❸ اور (وہ وقت بھی یاد کریں) جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار اور تکبر کیا اور (نتیجتاً) کافروں میں سے ہو گیا (سورۃ البقرۃ۔ آیت 34)۔ ❹ نوح (علیہ السلام) پر سلام ہو جہان والوں میں، بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوکاروں کو۔ بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجے کے کامل الایمان بندوں میں ہیں (سورۃ الصّٰفّٰت۔ آیت 79 تا 81)۔ ❺ سلام ہو ابراہیم (علیہ السلام) پر، بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔ بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجے کے کامل الایمان بندوں میں ہیں (سورۃ الصّٰفّٰت۔ آیت 109 تا 111)۔ ❻ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کے رب نے کئی باتوں میں آزمایا تو انہوں نے وہ پوری کر دیں، (اس پر) اللہ نے فرمایا کہ میں تمہیں لوگوں کا پیشوا (امام) بناؤں گا۔ انہوں نے عرض کیا کہ (کیا) میری اولاد میں سے بھی؟ ارشاد ہوا (ہاں مگر) میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا (سورۃ البقرۃ۔ آیت 124)۔ ❼ اور کون ہے جو ابراہیم (علیہ السلام) کے دین سے روگرداں ہو سوائے اس کے جس نے خود کو

www.HaqWaliSarkar.com

مبتلائے حماقت کر رکھا ہو اور بے شک ہم نے انہیں ضرور دنیا میں (بھی) منتخب فرما لیا تھا اور یقیناً وہ آخرت میں (بھی) بلند درجہ مقربین میں ہوں گے (سورۃ البقرۃ۔آیت 130)۔ ⑧ یاد کرو جب اس کے رب نے ان (ابراہیم علیہ السلام) سے فرمایا کہ میری فرمانبرداری کرو، انہوں نے عرض کیا کہ میں نے فرمانبرداری کی اس کی جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے (سورۃ البقرۃ۔آیت 131)۔ ⑨ اور دین اختیار کرنے کے اعتبار سے اس شخص سے بہتر کون ہو سکتا ہے جس نے اپنا روئے نیاز اللہ کے لیے جھکا دیا اور وہ صاحبِ احسان بھی ہو اور وہ دینِ ابراہیم (علیہ السلام) کی پیروی کرتا رہا ہو جو (اللہ کے لیے) یکسو (اور) راست رو تھے، اور اللہ نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اپنا مخلص دوست بنا لیا تھا (سو وہ شخص بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت سے اللہ کا دوست ہو گیا) (سورۃ النسآء۔آیت 125)۔ ⑩ اور ابراہیم (علیہ السلام) کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ (سورۃ البقرۃ۔آیت 125)۔ ⑪ بے شک ابراہیم (علیہ السلام) بہت آہ وزاری کرنے والا متحمل ہے (سورۃ التوبۃ۔آیت 114)۔ ⑫ بے شک ابراہیم (علیہ السلام) بڑے متحمل مزاج، آہ وزاری کرنے والے اور ہر حال میں ہماری طرف رجوع کرنے والے تھے (سورۃ ھود۔آیت 75)۔ ⑬ اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم (علیہ السلام) کے کھڑے ہونے کی جگہ (سورۃ اٰل عمرٰن۔آیت 97)۔ ⑭ بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں (سورۃ البقرۃ۔ آیت 158)۔ ⑮ اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے (سورۃ الحج۔آیت 32)۔ ⑯ سلام ہو موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) پر، بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوکاروں کو۔ بے شک وہ دونوں ہمارے اعلیٰ درجے کے کامل الایمان بندوں میں سے ہیں (سورۃ الصّٰفّٰت۔آیت 120 تا 122)۔ ⑰ اور ان سے ان کے نبی (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اس (طالوت) کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس تابوت آئے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں معزز موسیٰ (علیہ السلام) اور معزز ہارون (علیہ السلام) کے ترکہ کی کہ اسے فرشتے اُٹھا کے لائیں گے۔ بے شک اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو (سورۃ البقرۃ۔آیت 248)۔ ⑱ اور جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مارو، فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے اور ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا (سورۃ البقرۃ۔آیت 60)۔ ⑲ اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیوں کے ساتھ

www.HaqWaliSarkar.com

بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لاؤ اور ان کو اللہ کے یادگار دنوں کی یاد دلاؤ، بیشک اس میں ہر بہت صبر کرنے والے اور بہت شکر کرنے والے کے لیے نشانیاں ہیں (سورۃ ابراھیم - آیت 5)۔ ﴿20﴾ اور جب ہم نے تمہارے (بچانے کے) لیے دریا کو پھاڑ دیا سو ہم نے تمہیں (اس طرح) نجات عطا کی اور (دوسری طرف) ہم نے تمہاری آنکھوں کے سامنے قومِ فرعون کو غرق کر دیا (سورۃ البقرۃ - آیت 50)۔ ﴿21﴾ اس (فرعون) نے کہا کہ اگر تم کوئی نشانی لائے ہو تو اسے (سامنے) لاؤ اگر تم سچے ہو۔ پس موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنا عصا (نیچے) ڈال دیا تو اسی وقت صریحاً اژدھا بن گیا اور اپنا ہاتھ (گریبان میں ڈال کر) نکالا تو وہ (بھی) اسی وقت دیکھنے والوں کے لیے (چمک دار) سفید ہو گیا (سورۃ الاعراف - آیت 106 تا 108)۔ ﴿22﴾ اور جب موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے (مقرر کردہ) وقت پر حاضر ہوا اور اس کے رب نے اس سے کلام فرمایا تو (کلامِ ربانی کی لذت پا کر دیدار کا آرزومند ہوا اور) عرض کرنے لگا کہ اے رب! مجھے (اپنا جلوہ) دکھا کہ میں تیرا دیدار کر لوں، ارشاد ہوا تم مجھے (براہِ راست) ہرگز دیکھ نہ سکو گے مگر پہاڑ کی طرف نگاہ کرو، پس اگر وہ اپنی جگہ ٹھہرا رہا تو عنقریب تم مجھے دیکھ لو گے۔ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر (اپنے حسن کا) جلوہ فرمایا تو (شدتِ انوار سے) اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ پھر جب اسے افاقہ ہوا تو عرض کیا کہ تیری ذات پاک ہے میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلا ایمان لانے والا ہوں (سورۃ الاعراف - آیت 143)۔ ﴿23﴾ پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ اپنا عصا دریا پر مارو، پس دریا (بارہ حصوں میں) پھٹ گیا اور ہر ٹکڑا زبردست پہاڑ کی مانند ہو گیا (سورۃ الشعرآء - آیت 63)۔ ﴿24﴾ اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے اور ہم نے عیسیٰ ابنِ مریم (علیہ السلام) کو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں اور پاک روح سے اس کی مدد کی (سورۃ البقرۃ - آیت 87)۔ ﴿25﴾ بے شک ہم نے اس (داؤد علیہ السلام) کے ساتھ پہاڑ مسخر (تابع) فرما دیے کہ تسبیح کرتے شام کو اور سورج نکلتے وقت اور (ان کے پاس) پرندے جمع کیے ہوئے کہ سب ان کے فرماں بردار تھے (سورۃ صٓ - آیت 18، 19)۔ ﴿26﴾ بے شک ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو بڑا فضل دیا۔ اے پہاڑو! اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندو! اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کیا (سورۃ سبا - آیت 10)۔ ﴿27﴾ پھر انہوں نے ان (جالوتی فوجوں) کو اللہ کے حکم سے شکست دی اور داؤد (علیہ السلام) نے جالوت کو قتل کر

www.HaqWaliSarkar.com

دیا اور اللہ نے ان کو (یعنی داؤد علیہ السلام کو) حکومت اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں جو چاہا سکھایا (سورۃ البقرۃ۔آیت 251)۔ (28) اور بے شک داؤد (علیہ السلام) اور سلیمان (علیہ السلام) کو بڑا علم عطا فرمایا اور دونوں نے کہا کہ سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشی (سورۃ النمل۔آیت 15)۔ (29) اور ہم نے ہوا اس (سلیمان علیہ السلام) کے بس میں کر دی کہ اس کے حکم سے نرم نرم چلتی جہاں وہ چاہتا اور دیو بس میں کر دیے، ہر معمار اور غوطہ خور اور دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے۔ یہ ہماری عطا ہے، اب تو چاہے تو احسان کر یا روک رکھ تجھ پر کچھ حساب نہیں اور بے شک اس (سلیمان علیہ السلام) کیلئے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانہ ہے (سورۃ صٓ۔آیت 36 تا 40)۔ (30) اور سلیمان (علیہ السلام) کے بس میں ہوا کر دی، اس کی صبح کی منزل ایک مہینے کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینے کی راہ اور ہم نے ان کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہایا اور جنوں میں سے جو اس کے آگے کام کریں اس کے رب کے حکم سے (سورۃ سبا۔آیت 12)۔ (31) اور (اللہ کی طرف سے) مجھ (عیسیٰ علیہ السلام) پر سلام ہو جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن دوبارہ زندہ اُٹھایا جاؤں گا (سورۃ مریم۔آیت 33)۔ (32) بے شک عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال اللہ کے نزدیک آدم (علیہ السلام) کی طرح ہے جسے اللہ نے مٹی سے بنایا پھر اسے فرمایا ہو جا تو وہ فوراً ہو گیا (سورۃ اٰل عمرٰن۔آیت 59)۔ (33) اس پر (حضرت مریم نے) بچے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بولے کہ ہم کیسے بات کریں اس سے جو پنگھوڑے میں بچہ ہے۔ بچے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا (سورۃ مریم۔آیت 29،30)۔ (34) اور عیسیٰ (علیہ السلام) رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی مورت بناتا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتا ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے، سفید داغ والے کو اور میں مردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو، بے شک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی اور اس لئے کہ حلال کروں تمہارے لئے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔ بے شک میرا، تمہارا، سب کا

www.HaqWaliSarkar.com

رب اللہ ہی تو ہے تو اسی کی عبادت کرو، یہ ہے سیدھا راستہ (سورۃ اٰل عمرٰن۔آیت 49 تا 51)۔ (35) اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم! اللہ تجھے اپنی طرف سے ایک خاص کلمے کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح، عیسیٰ ابنِ مریم (علیہ السلام) ہوگا۔ وہ دنیا اور آخرت میں بڑی عزت والا ہوگا اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا (سورۃ اٰل عمران۔آیت 45)۔ (36) حقیقت صرف یہ ہے کہ مسیح، عیسیٰ ابنِ مریم (علیہ السلام) اللہ کا رسول اور اس کا کلمہ ہے جسے اس نے مریم کی طرف پہنچا دیا اور اس (کی طرف) سے ایک روح ہے۔ پس تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ (سورۃ النسآء۔آیت 171)۔ (37) جب اللہ فرمائے گا اے عیسیٰ ابنِ مریم (علیہ السلام) تم اپنے اوپر اور اپنی والدہ پر میرا احسان یاد کرو جب میں نے پاک روح (جبرائیل) کے ذریعے تمہیں تقویت بخشی۔ تم گہوارے میں (بعہدِ طفولیت) اور پختہ عمری میں (بعہدِ تبلیغ و رسالت یکساں انداز سے) لوگوں سے گفتگو کرتے تھے اور جب میں نے تمہیں کتاب اور حکمت (و دانائی) اور تورات و انجیل سکھائی اور تم میرے حکم سے مٹی کے گارے سے پرندے کی شکل کی مانند (مورتی) بناتے تھے پھر تم اس میں پھونک مارتے تھے تو وہ (مورتی) میرے حکم سے پرندہ بن جاتی تھی اور جب تم مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں (یعنی برص زدہ مریضوں) کو میرے حکم سے اچھا کر دیتے تھے اور جب تم میرے حکم سے مردوں کو (زندہ کر کے قبر سے) نکال (کھڑا کر) دیتے تھے اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تمہارے (قتل) سے روک دیا تھا جب کہ تم ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے تو ان میں سے کافروں نے (یہ) کہہ دیا کہ یہ تو کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں (سورۃ المآئدۃ۔آیت 110)۔ (38) یاد کرو جب یوسف (علیہ السلام) نے اپنے باپ سے کہا اے میرے ابا جان! میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا، میں نے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ (انہوں نے) کہا اے میرے بیٹے! اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا ورنہ تمہارے خلاف کوئی سازش کریں گے بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔ اور اسی طرح تیرا رب تمہیں منتخب فرما لے گا اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا (یعنی خوابوں کی تعبیر) سکھائے گا اور تجھ پر اور یعقوب (علیہ السلام) کے گھر والوں پر اپنا احسان مکمل فرمائے گا جس طرح اس نے پہلے تمہارے باپ دادا ابراہیم (علیہ السلام) اور اسحٰق (علیہ السلام) پر اپنی نعمت مکمل فرمائی بیشک تیرا رب علم والا، حکمت والا ہے (سورۃ یوسف۔آیت 4 تا 6)۔ (39) پھر جب خوشخبری سنانے والا آیا تو اس نے (یوسف علیہ السلام کا) کرتہ یعقوب (علیہ السلام) کے منہ پر ڈالا تو

www.HaqWaliSarkar.com

اسی وقت ان کی بینائی لوٹ آئی (سورۃ یوسف۔آیت 96)۔ (40) (اللہ کی طرف سے) ان (یحییٰ علیہ السلام) پر سلام ہو جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وفات پائیں گے اور جس دن زندہ اُٹھائے جائیں گے (سورۃ مریم۔آیت 15)۔ (41) اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، عرض کیا اے میرے رب! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو ہی دعا سننے والا ہے۔ ابھی وہ حجرے میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے (یا دعا ہی کر رہے تھے) کہ انہیں فرشتوں نے آواز دی بے شک اللہ آپ کو (فرزند) یحییٰ (علیہ السلام) کی بشارت دیتا ہے جو کلمۃ اللہ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کی تصدیق کرنے والا ہوگا اور سردار ہوگا اور عورتوں (کی رغبت) سے بہت محفوظ ہوگا اور ہمارے (خاص) نیکوکار بندوں میں سے نبی ہوگا۔ (زکریا علیہ السلام نے) عرض کیا کہ اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا؟ حالانکہ مجھے بڑھاپا پہنچ چکا ہے اور میری بیوی (بھی) بانجھ ہے، فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے (سورۃ اٰل عمرٰن۔آیت 38 تا 40)۔ (42) اے یحییٰ (علیہ السلام)! (ہماری) کتاب (توریت) کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور ہم نے انہیں بچپن ہی سے حکمت و بصیرت (نبوت) عطا فرما دی تھی (سورۃ مریم۔آیت 12)۔ (43) سلام ہو الیاس (علیہ السلام) پر، بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوکاروں کو۔ بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجے کے کامل الایمان بندوں میں ہیں (سورۃ الصّٰفّٰت۔آیت 130 تا 132)۔ (44) اور اسماعیل (علیہ السلام) اور ادریس (علیہ السلام) اور ذوالکفل (علیہ السلام) کو یاد کیجیے یہ سب صبر کرنے والے تھے (سورۃ الانبیآء۔آیت 85)۔

شانِ صحابہ کرام

(1) اور مہاجرین اور انصار میں سے (نیکی میں) سبقت کرنے والے اور سب سے پہلے ایمان لانے والے اور جن مسلمانوں نے نیکی میں ان کی اتباع کی، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے اور اللہ نے ان کیلئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے دریا بہتے ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہی بہت بڑی کامیابی ہے (سورۃ التوبۃ۔آیت 100)۔ (2) بیشک اللہ نے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر فضل فرمایا اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تنگی

www.HaqWaliSarkar.com

کے وقت میں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اتباع کی (سورۃ التوبۃ۔آیت 117)۔ ❸ ان کی جزا ان کے رب کے پاس ہے جو دائمی جنتیں ہیں جن کے نیچے دریا بہتے ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے، یہ (جزا) اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا رہا (سورۃ البینۃ۔آیت 8)۔ ❹ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو ان کے اصحاب ہیں کفار پر بہت سخت ہیں اور آپس میں نرم دل ہیں۔ (اے مخاطب!) تُو ان (صحابہ) کو رکوع کرتے ہوئے، سجدہ کرتے ہوئے دیکھتا ہے اور وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا طلب کرتے ہیں۔ سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر نشانی ہے اور ان کی یہ صفات توریت میں ہیں اور انجیل میں ان کی صفت یہ ہے جیسے ایک کھیتی (کھیتی) ہو جس نے اپنی باریک کونپل نکالی، پھر اس نے طاقت پکڑی، پھر وہ موٹی ہو گئی، پھر وہ اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور کاشت کاروں کو بھلی لگی تاکہ (ان کی یہ صفت) کافروں کے دل جلائے۔ اللہ نے ایمان والوں اور ان میں سے نیک عمل کرنے والوں سے مغفرت کا اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے (سورۃ الفتح۔آیت 29)۔

شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

❶ بے شک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان (یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے، جب وہ دونوں غار میں تھے اور جب (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے یار (سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے فرماتے تھے کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے ان پر اپنا سکینہ اتارا اور ان فوجوں سے ان کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں اور کافروں کی بات نیچے ڈالی۔ اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے (سورۃ التوبۃ۔آیت 40)۔ ❷ اور جو یہ سچ لے کر تشریف لائے (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور جنہوں نے ان کی تصدیق کی (سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) یہی ڈر والے ہیں، اُن کے لیے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس، نیکوں کا یہی صلہ ہے (سورۃ الزمر۔آیت 33، 34)۔ ❸ اور عنقریب اس دوزخ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے کو دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو اور کسی کا اُس

www.HaqWaliSarkar.com

(ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے اوپر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے کہ صرف اپنے رب کی رِضا چاہتا ہے جو سب سے بُلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا (سورۃ اللّیل۔ آیت 17 تا 21)۔

شانِ اولیاء کرام

❶ (اے اللہ سبحانہ تقدس!) ہمیں سیدھا راستہ چلا ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا (سورۃ الفاتحۃ۔ آیت 5، 6)۔ ❷ اور جو اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کہنا مانتے ہیں وہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں، نیکوکاروں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا اور وہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں، یہ فضل اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کافی جاننے والا ہے (سورۃ النسآء۔ آیت 69، 70)۔ ❸ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صدیقین کے ساتھ ہو جاؤ (سورۃ التوبۃ۔ آیت 119)۔ ❹ اور اپنے آپ کو روکے رکھو ان لوگوں کے ساتھ جو صبح و شام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں اور اپنی آنکھوں کو ان سے مت پھیریئے (سورۃ الکھف۔ آیت 28)۔ ❺ سارے دوست احباب اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے، ان سے فرمایا جائے گا کہ اے میرے بندو! آج نہ تم پر خوف ہے اور نہ تم کو غم ہو (سورۃ الزخرف۔ آیت 67، 68)۔ ❻ خبردار! بے شک جو اللہ کے ولی ہیں ان کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم (سورۃ یونس۔ آیت 62)۔ ❼ اس کے اولیاء تو متقین ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو علم نہیں (سورۃ الانفال۔ آیت 34)۔ ❽ جسے اللہ ہدایت دے تو وہی ہدایت پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی ولی (حمایتی) مُرشد (راہ دکھانے والا) نہ پاؤ گے (سورۃ الکھف۔ آیت 17)۔ ❾ اور اس کی راہ پر چل جو میری طرف رجوع لایا (سورۃ لقمٰن۔ آیت 15)۔ ❿ جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو جس کو اس کا نامہ دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو یہ لوگ اپنا نامہ پڑھیں گے اور ذرہ بھر ان کا حق نہ دبایا جائے گا (سورۃ بنی اسرآئیل۔ آیت 71)۔ ⓫ سلیمان (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اے درباریو! تم میں کون ہے کہ وہ اس (ملکہ بلقیس) کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہو۔ ایک بڑا

www.HaqWaliSarkar.com

خبیث جن (ذکوان) بولا کہ وہ تخت (آپ کے) حضور میں حاضر کردوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور بے شک میں اس پر قوت والا امانت دار ہوں۔ پھر اس (اللہ کے ولی آصف بن برخیا) نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کردوں گا ایک پل مارنے سے پہلے، پھر جب سلیمان (علیہ السلام) نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے رب کے فضل سے ہے (سورۃ النمل۔ آیت 38 تا 40)۔ ⑫ اور تم انہیں (اولیاء اللہ اصحابِ کہف کو) جاگتا سمجھو گے اور وہ سوتے ہیں اور ہم ان کی دائیں بائیں کروٹیں بدلتے ہیں اور ان کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے غار کی چوکھٹ پر۔ اے سننے والے! اگر تو انہیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور ان سے ہیبت میں بھر جائے اور یونہی ہم نے انہیں جگایا کہ آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں۔ ان میں سے ایک کہنے والا بولا کہ تم یہاں کتنی دیر رہے؟ کچھ بولے ایک دن رہے یا ایک دن سے کم، دوسرے بولے تمہارا رب خوب جانتا ہے جتنا تم ٹھہرے۔ (اور وہ لوگ اصحابِ کہف تین سو سال سوئے رہنے کے بعد اُٹھے تھے) (سورۃ الکھف۔ آیت 18، 19)۔ ⑬ جب زکریا (علیہ السلام) اس (حضرت مریم علیہا السلام) کے پاس عبادت گاہ میں جاتے تو اس کے پاس (نئی سے نئی) کھانے کی چیزیں موجود پاتے۔ انہوں نے پوچھا اے مریم (رضی اللہ عنہا)! یہ چیزیں تمہارے پاس کہاں سے آتی ہیں؟ اس نے کہا کہ یہ اللہ کے پاس سے آتی ہیں۔ بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے۔ اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو ہی دعا سننے والا ہے (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 37، 38)۔ ⑭ تو اسے (حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو) اس کے نیچے کی جانب سے پکارا کہ غم نہ کھا بے شک تیرے رب نے نیچے ایک نہر بہا دی ہے اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا کہ تجھ پر تازی پکی ہوئی کھجوریں گریں گی۔ تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ (سورۃ مریم۔ آیت 24 تا 26)۔

بیعت ہونا

① اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جدوجہد کرو اس امید پر کہ

www.HaqWaliSarkar.com

فلاح پاؤ (سورۃ المآئدۃ۔آیت 35)۔ ❷ وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں اور ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے (سورۃ الفتح۔آیت 10)۔ ❸ بے شک اللہ نے اہلِ ایمان سے ان کی جانیں اور ان کے مال، ان کے لیے (وعدہ) جنت کے عوض خرید لیے ہیں (سورۃ التوبۃ۔آیت 111)۔ ❹ اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! جب تمہارے حضور مومن عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور چوری نہ کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ اپنے ہاتھوں اور ٹانگوں کے درمیان کوئی بہتان اٹھائیں گی اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ الممتحنۃ۔آیت 12)۔ ❺ اور کوئی آدمی اپنی جان کو فروخت کرتا ہے اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے (سورۃ البقرۃ۔آیت 207)۔

نماز و زکوٰۃ

❶ اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (اللہ کے آگے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو (سورۃ البقرۃ۔آیت 43)۔ ❷ بے شک ایمان والے فلاح پا گئے جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑتے ہیں اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں (سورۃ المؤمنون۔آیت 1 تا 5)۔ ❸ اور نماز قائم کیجیے کہ بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو (سورۃ العنکبوت۔آیت 45)۔ ❹ اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جو جنتوں میں معزز و مکرم ہوں گے (سورۃ المعارج۔آیت 34، 35)۔ ❺ اور صبر اور نماز سے میری مدد حاصل کرو اور بے شک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر نہیں جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں اور جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف پھرنا ہے (سورۃ البقرۃ۔آیت 45، 46)۔ ❻ بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ

www.HaqWaliSarkar.com

اندیشہ ہوگا اور نہ کچھ غم (سورۃ البقرۃ-آیت 277)۔ ❼ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے اموال سے زکوٰۃ لیجئے جس کے ذریعہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انہیں پاک کریں گے اور ان کے باطن کو صاف کریں گے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے حق میں دعائے رحمت کیجئے، بے شک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ بہت سننے والا بے حد جاننے والا ہے (سورۃ التوبۃ-آیت 103)۔

قرآنِ پاک

❶ بے شک اس (قرآنِ پاک) میں اس کے لئے نصیحت ہے جس کا دل بیدار ہو یا وہ کان لگا کر سنے اور متوجہ ہو (سورۃ قٓ-آیت 37)۔ ❷ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے (سورۃ الاعراف-آیت 204)۔ ❸ وہ (قرآنِ پاک) تو نصیحت ہے سارے جہان والوں کیلئے (سورۃ القلم-آیت 52)۔ ❹ اور قرآن کو ترتیل کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھو (سورۃ المزمل-آیت 4)۔ ❺ یہ وہ کتاب (قرآنِ پاک) ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو اندھیروں سے اجالے میں لاؤ ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ کی طرف جو عزت والا اور سب خوبیوں والا ہے (سورۃ ابراھیم-آیت 1)۔ ❻ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو بندہ ضرور اس کو (اللہ کے لئے) جھکتا ہوا اور اللہ کے خوف سے پھٹتا ہوا دیکھتا، ہم ان مثالوں کو لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور و فکر کریں (سورۃ الحشر-آیت 21)۔ ❼ بے شک وہ (قرآنِ پاک) تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے، اس کیلئے جو تم میں سیدھا ہونا چاہے اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے جو کہ سارے جہاں کا رب ہے (سورۃ التکویر-آیت 27 تا 29)۔ ❽ اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے (سورۃ بنی اسرآئیل-آیت 82)۔ ❾ بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے قرآن اتارا اپنے بندے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو تمام جہانوں کو ڈر سنانے والا ہو (سورۃ الفرقان-آیت 1)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اخلاص

❶ حالانکہ انہیں فقط یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اسی کے لئے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں، (ہر باطل سے جدا ہو کر) حق کی طرف یکسوئی کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی سیدھا اور مضبوط دین ہے (سورۃ البینۃ۔آیت 5)۔ ❷ ہرگز نہ (تو) اللہ کو ان (قربانیوں) کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون مگر اسے تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے (سورۃ الحج۔آیت 37)۔ ❸ پس تم اللہ کی عبادت اس کے لیے اطاعت اور بندگی کو خالص رکھتے ہوئے کیا کرو۔ اگرچہ کافروں کو ناگوار ہی ہو (سورۃ المؤمن۔آیت 14)۔ ❹ بے شک ہم نے آپ کی طرف (یہ) کتاب حق کے ساتھ نازل کی تو آپ اللہ کی عبادت اس کیلئے اطاعت و بندگی کو خالص رکھتے ہوئے کیا کریں۔ (لوگوں سے کہہ دیں) سن لو! اطاعت و بندگی خالصتاً اللہ ہی کے لئے ہے (سورۃ الزمر۔آیت 2،3)۔

ذکر (یاد)

❶ پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو (سورۃ البقرۃ۔آیت 152)۔ ❷ کیا مومنوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لیے جھک جائیں (سورۃ الحدید۔آیت 16)۔ ❸ ایمان والے (تو) وہی لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل (اس کی عظمت و جلال کے تصور سے) لرز (ڈر) جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں تو ان کا ایمان ترقی پاتا ہے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں (سورۃ الانفال۔آیت 2)۔ ❹ پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے (سورۃ النسآء۔آیت 103)۔ ❺ جس کا سینہ اللہ

نے اسلام کیلئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے تو کیا وہ اس جیسا ہو جائے گا جو سنگدل ہے، تو خرابی ہے ان کے لئے جن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے سخت (غافل) ہو گئے ہیں۔ وہ کھلی گمراہی میں ہیں (سورۃ الزمر۔ آیت 22)۔ ⑥ اور اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! خوشی سنا دو ان تواضع والوں کو کہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں (سورۃ الحج۔ آیت 34، 35)۔ ⑦ اور صبح و شام اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و گریہ وزاری سے اور خوف و خستگی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ (سورۃ الاعراف۔ آیت 205)۔ ⑧ اور نماز قائم کیجیے کہ بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو (سورۃ العنکبوت۔ آیت 45)۔ ⑨ اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد (کہیں) تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے گا تو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں (سورۃ المنافقون۔ آیت 9)۔ ⑩ وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے سکون پاتے ہیں۔ جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے (سورۃ الرعد۔ آیت 28)۔

تزکیہِ نفس

① وہی تو ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھیجا، جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور ان کو پاک کرتے ہیں اور انہیں (اللہ کی) کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ لوگ کھلی گمراہی میں تھے (سورۃ الجمعۃ۔ آیت 2)۔ ② جس نے اپنے نفس کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا (سورۃ الشمس۔ آیت 9)۔ ③ اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (سورۃ البقرۃ۔ آیت 208)۔ ④ بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں (پاکیزہ لوگوں) کو (سورۃ البقرۃ۔ آیت 222)۔ ⑤ اے ایمان والو! اگر اللہ سے ڈرو گے تو تمہیں وہ دے گا جس سے حق کو باطل سے جدا کر لو اور تمہاری برائیاں اتار دے گا اور تمہیں بخش

www.HaqWaliSarkar.com

دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے (سورۃ الانفال۔آیت 29)۔

علمِ دین

❶ اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو (سورۃ الانبیآء۔آیت 7)۔ ❷ فرما دیجئے کیا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے (سب) برابر ہو سکتے ہیں؟ (سورۃ الزمر۔آیت 9)۔ ❸ اللہ ان لوگوں کے درجات بلند فرما دے گا جو تم میں سے ایمان لائے اور جنہیں علم سے نوازا گیا (سورۃ المجادلۃ۔آیت 11)۔ ❹ اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب (دین کا علم حاصل کرنے کے لئے) نکلیں تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے تا کہ دین کی سمجھ (علم) حاصل کریں اور واپس آ کے اپنی قوم کو ڈر سنائیں (اور علم سکھائیں) اس امید پر کہ وہ بچ جائیں (سورۃ التوبۃ۔آیت 122)۔ ❺ اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ بے شک اللہ بخشنے والا، عزت والا ہے (سورۃ فاطر۔آیت 28)۔ ❻ اور عرض کرو کہ اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما (سورۃ طٰہٰ۔آیت 114)۔ ❼ اللہ حکمت دیتا ہے جسے چاہے اور جسے حکمت ملی اسے بہت بڑی بھلائی ملی اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے (سورۃ البقرۃ۔آیت 269)۔

تبلیغِ دین

❶ زمانہ کی قسم کہ انسان گھاٹے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک اعمال کیے اور ایک دوسرے کو حق کی ہدایت یعنی تبلیغ کی اور صبر کی تلقین کی (سورۃ العصر)۔ ❷ تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو خیر کی طرف بلائے اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے، یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں (سورۃ اٰل عمرٰن۔آیت 104)۔ ❸ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے نکالے گئے ہو کہ اچھے کام کا حکم کرتے ہو اور

www.HaqWaliSarkar.com

بُرے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو (سورۃ اٰل عمرٰن۔آیت 110)۔ ④ اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں (سورۃ حٰمٓ السجدۃ۔آیت 33)۔ ⑤ وہ جو اللہ اور پچھلے دن (آخرت) پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں پر دوڑتے ہیں، اور یہ لوگ نیکوکار ہیں (سورۃ اٰل عمرٰن۔آیت 114)۔ ⑥ (اے رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بحث (بھی) ایسے انداز سے کیجیے جو نہایت حسین ہو (سورۃ النحل۔آیت 125)۔ ⑦ پس آپ اسی (دین) کے لیے دعوت دیتے رہیں اور ثابت قدم رہیں جیسے آپ کو حکم دیا گیا ہے (سورۃ الشوریٰ۔آیت 15)۔

توکل کرنا

① بے شک اللہ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (سورۃ اٰل عمرٰن۔آیت 159)۔ ② جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے تو (اللہ اس کے جملہ امور کا کفیل ہو جاتا ہے) بے شک اللہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے (سورۃ الانفال۔آیت 49)۔ ③ اور (اللہ) اُسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ (اللہ) اسے کافی ہے (سورۃ الطلاق۔آیت 3)۔ ④ اللہ (ہی معبود) ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی پر ایمان والوں کو بھروسہ کرنا چاہیے (سورۃ التغابن۔آیت 13)۔ ⑤ بے شک وہ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس پر قائم رہے تو ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا (سورۃ حٰمٓ السجدۃ۔آیت 30)۔ ⑥ کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ہی روزی کشادہ کرتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگ فرماتا ہے جس کے لیے چاہے۔ بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے (سورۃ الزمر۔آیت 52)۔ ⑦ اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو (سورۃ ھود۔آیت 6)۔ ⑧ اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے بے حساب (سورۃ اٰل عمرٰن۔آیت

www.HaqWaliSarkar.com

37)۔ ⑨ اور اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو ایسا کون ہے جو تمہاری مدد کرے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے (سورۃ اٰل عمرٰن۔آیت 160)۔

آزمائش وصبر

① اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ خسارے میں پڑنے والے ہیں (سورۃ المنافقون۔آیت 9)۔ ② مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک بہتر ہیں ثواب میں، اور بہتر ہیں آرزو میں (سورۃ الکھف۔آیت 46)۔ ③ اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے کچھ خوف سے اور کچھ بھوک سے اور مال وجان اور پھلوں کے نقصان سے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خوشخبری دیں صبر کرنے والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں اور رحمت ہے اور یہی لوگ سیدھی راہ پر ہیں (سورۃ البقرۃ۔آیت 155 تا 157)۔ ④ اے ایمان والو! تم صبر اور نماز سے مدد چاہو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (سورۃ البقرۃ۔آیت 153)۔ ⑤ اور یقیناً جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے تو بے شک یہ بلند ہمت کاموں میں سے ہے (سورۃ الشوریٰ۔آیت 43)۔ ⑥ اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہیں اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے (سورۃ الانفال۔آیت 28)۔ ⑦ تمہارے مال اور اولاد محض آزمائش ہی ہیں اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے (سورۃ التغابن۔آیت 15)۔ ⑧ اور کوئی شخص ایک کنارے پر کھڑا ہو کر اللہ کی عبادت کرتا ہے، پس اگر اس کو کوئی بھلائی مل جائے تو وہ اس سے مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر اس پر کوئی آزمائش آ جائے تو وہ منہ کے بل پلٹ جاتا ہے، اس نے دنیا اور آخرت کا نقصان سمیٹا، یہی کھلا ہوا نقصان ہے (سورۃ الحج۔آیت 11)۔ ⑨ اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے (سورۃ البقرۃ۔

www.HaqWaliSarkar.com

آیت 216)۔ ⑩ اور اگر تجھے اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں اس کے سوا اور اگر تیرا بھلا چاہے تو اس کے فضل کا رد کرنے والا کوئی نہیں، اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں جسے چاہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ یونس۔ آیت 107)۔ ⑪ اور جب ہم آدمی پر احسان کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو (لمبی) چوڑی دعا والا ہے (سورۃ حٰمٓ السجدۃ۔ آیت 51)۔

شکر کرنا

① اگر تم شکر کرو گے اور ایمان لاؤ گے تو اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اور اللہ قدر دان اور خوب جاننے والا ہے (سورۃ النسآء۔ آیت 147)۔ ② اگر تم شکر کرو گے تو میں ضرور تمہیں اور زیادہ دوں گا البتہ اگر تم نے ناشکری کی تو بے شک میرا عذاب بڑا سخت ہے (سورۃ ابراھیم۔ آیت 7)۔ ③ بلکہ تو اللہ کی عبادت کر اور شکر گزاروں میں سے ہو جا (سورۃ الزمر۔ آیت 66)۔ ④ اگر تم ناشکری کرو تو بے شک اللہ تم سے بے نیاز ہے اور اپنے بندوں کی ناشکری اسے پسند نہیں اور اگر شکر کرو تو اسے تمہارے لیے پسند فرماتا ہے (سورۃ الزمر۔ آیت 7)۔ ⑤ اللہ کا شکر کرو اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو ہی شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو بے شک اللہ بے پروا ہے اور حمد کے لائق ہے (سورۃ لقمٰن۔ آیت 12)۔ ⑥ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو (سورۃ الضحیٰ۔ آیت 11)۔

مال کا خرچ

① اللہ سود کو نابود (گھٹاتا ہے) اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے گناہ گار کو دوست نہیں رکھتا (سورۃ البقرۃ۔ آیت 276)۔ ② جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے کی سی

www.HaqWaliSarkar.com

ہے جس میں سات بالیاں اُگیں اور ہر ایک بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جس کو چاہتا ہے زیادہ کر دیتا ہے، وہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے (سورۃ البقرۃ۔ آیت 261)۔ ③ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو، بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (سورۃ البقرۃ۔ آیت 195)۔ ④ اور جو مال تم خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا دے دیا جائے گا اور تم پر زیادتی نہیں کی جائے گی (سورۃ البقرۃ۔ آیت 272)۔ ⑤ تم ہرگز نیکی نہ پا سکو گے جب تک اللہ کی راہ میں اس میں سے خرچ نہ کرو جس سے تم محبت رکھتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو تو وہ اللہ کو معلوم ہے (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 92)۔ ⑥ وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں، دن میں، چھپا کر اور اعلانیہ طور پر، ان کے لئے ان کا انعام (اجر) ان کے رب کے پاس ہے۔ ان کو نہ کچھ اندیشہ ہوگا اور نہ کچھ غم (سورۃ البقرۃ۔ آیت 274)۔ ⑦ وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیے ہوئے (مال میں) سے ہماری راہ میں خرچ کریں تو یہی سچے ایمان والے ہیں۔ ان کیلئے ان کے رب کے پاس درجے ہیں اور بخشش اور عزت کی روزی ہے (سورۃ الانفال۔ آیت 3، 4)۔ ⑧ اور جو اپنے رب کی رضا کی طلب میں صبر کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ (مال) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور برائی کو اچھائی سے دور کرتے ہیں ان ہی کے لیے آخرت کا (اچھا) گھر ہے (سورۃ الرعد۔ آیت 22)۔ ⑨ تم اللہ کو قرضِ حسنہ دو، وہ تمہارے لئے اس کا دوگنا کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ قدر فرمانے والا، حلم والا ہے۔ ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا، عزت والا اور حکمت والا ہے (سورۃ التغابن۔ آیت 17، 18)۔ ⑩ اور ہمارے دیے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے (سورۃ المنافقون۔ آیت 10)۔ ⑪ اور بعض دیہاتی وہ ہیں جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان لاتے ہیں اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے کو اللہ کے نزدیک تقرب کا اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نیک دعاؤں کے حصول کا ذریعہ قرار دیتے ہیں، سنو! یہ ان کے تقرب کا ذریعہ ہے۔ اللہ عنقریب ان کو اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا، بے شک اللہ بہت بخشنے والا، بے حد رحم فرمانے والا ہے (سورۃ التوبۃ۔ آیت 99)۔ ⑫ کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقے خود اپنے دستِ قدرت میں لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (سورۃ التوبۃ۔ آیت 104)۔ ⑬ اے

www.HaqWaliSarkar.com

ایمان والو! احسان جتا کر اور اذیت پہنچا کر اپنے صدقات ضائع نہ کرو (سورۃ البقرۃ۔ آیت 264)۔ ⑭ اگر خیرات اعلانیہ کرو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو تو یہ تمہارے لیے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے (سورۃ البقرۃ۔ آیت 271)۔ ⑮ یہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ آپ کہیے کہ تم ماں باپ، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر جو اچھی چیز بھی خرچ کرو گے تو وہ ان کا حق ہے اور تم جو نیک کام بھی کرو گے تو بے شک اللہ کو اس کا علم ہے (سورۃ البقرۃ۔ آیت 215)۔

سود لینا اور دینا

① اللہ سود کو نابود (گھٹاتا ہے) اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے گناہ گار کو دوست نہیں رکھتا (سورۃ البقرۃ۔ آیت 276)۔ ② جو لوگ سود کھاتے ہیں (وہ قیامت کے دن) نہ کھڑے ہوں گے مگر اس طرح جیسے وہ شخص کھڑا ہو جس کے حواس شیطان (آسیب) نے چھو کر کھو دیئے ہوں، یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا کہ تجارت بھی تو سود کی مانند ہے حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا (سورۃ البقرۃ۔ آیت 275)۔ ③ اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو، پھر اگر تم نہ چھوڑو گے تو اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے جنگ کے لئے خبردار (تیار) ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو، نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ اور نہ تمہیں نقصان ہو (سورۃ البقرۃ۔ آیت 278، 279)۔

والدین کے حقوق

① تمہارے رب نے تم پر کیا چیزیں حرام کی ہیں، وہ یہ ہیں کہ تم اس کے ساتھ کسی کو شریک قرار نہ دو اور ماں

www.HaqWaliSarkar.com

باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو (سورۃ الانعام - آیت 151)۔ ❷ اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنا اور اگر تمہاری زندگی میں وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچ جائے تو ان کو اُف تک نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے ادب سے بات کرنا اور ان کے سامنے عاجزی اور رحم دلی کا بازو جھکائے رکھنا اور یہ دعا کرنا کہ اے میرے رب! ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی تھی (سورۃ بنی اسرآئیل - آیت 23، 24)۔ ❸ اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا تاکیدی حکم دیا کہ اس کی ماں نے اس کو مشقت کے ساتھ پیٹ میں اٹھایا اور تکلیف جھیل کر اس کو جنا (سورۃ الاحقاف - آیت 15)۔ ❹ وہ (یحییٰ علیہ السلام) اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے تھے اور سرکش نافرمان نہ تھے (سورۃ مریم - آیت 14)۔ ❺ مجھے (یحییٰ علیہ السلام کو) اپنی والدہ کے ساتھ نیکی کرنے والا بنایا ہے اور مجھے متکبر اور بدبخت نہیں بنایا (سورۃ مریم - آیت 32)۔ ❻ اے ہمارے رب! میری مغفرت فرما اور میرے والدین کی (سورۃ ابراھیم - آیت 41)۔ ❼ اے میرے رب! تو نے مجھے اور میرے والدین کو جو نعمتیں عطا کی ہیں مجھے ان کا شکر ادا کرتے رہنے پر قائم رکھ (سورۃ النمل - آیت 19)۔ ❽ اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو (سورۃ النسآء - آیت 36)۔ ❾ اور ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا کہ اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے اس کو پیٹ میں رکھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو برس میں ہے (اور یہ کہ تو) میرا شکر ادا کر اور اپنے والدین کا، (تو نے) میری ہی طرف لوٹنا ہے (سورۃ لقمٰن - آیت 14)۔

حقوقِ زوجین

❶ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے لیے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی، بے شک اس میں غور و فکر کرنے والے

www.HaqWaliSarkar.com

لوگوں کے لیے ضرور نشانیاں ہیں (سورۃ الروم - آیت 21)۔ ❷ مرد عورتوں کے منتظم اور کفیل ہیں کیوں کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس لیے (بھی) کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کیے لہٰذا نیک عورتیں فرماں بردار ہیں۔ مردوں کے پس پشت اللہ کی توفیق سے حفاظت کرنے والی ہیں اور تم کو جن عورتوں کی نافرمانی کا اندیشہ ہو تو ان کو نصیحت کرو اور (اگر نصیحت نہ مانیں تو) ان کو ان کے بستروں پر اکیلا چھوڑ دو اور ان کو (تادیباً) مارو، پس اگر وہ تمہاری فرماں برداری کرلیں تو ان کے خلاف کوئی بہانہ نہ ڈھونڈو، بے شک اللہ نہایت بلند، بہت بڑا ہے (سورۃ النسآء - آیت 34)۔ ❸ تمہارے لیے روزہ کی رات میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا، وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو، اللہ کو علم ہے کہ تم اپنے نفسوں میں خیانت کرتے تھے۔ اللہ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی اور تمہیں معاف کر دیا، سو اب تم (چاہو تو) ان سے عملِ زوجیت کرو اور جو اللہ نے تمہارے لیے مقدر کر دیا ہے اس کو طلب کرو اور کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ فجر کا سفید دھاگا (رات کے) سیاہ دھاگے سے ممتاز ہو جائے، پھر روزہ کو رات آنے تک پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو تو (کسی وقت بھی) اپنی بیویوں سے عملِ زوجیت نہ کرو کہ یہ اللہ کی حدود ہیں سو تم ان کے قریب نہ جاؤ۔ اللہ اسی طرح اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ متقی بن جائیں (سورۃ البقرۃ - آیت 187)۔ ❹ اور یہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے حیض کا حکم معلوم کرتے ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہیے کہ وہ گندگی ہے لہٰذا عورتوں سے حالتِ حیض میں الگ رہو اور ان سے عملِ زوجیت نہ کرو حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں اور جب وہ مکمل پاک ہو جائیں تو ان کے پاس (وہاں سے) آؤ جہاں سے (آنے کا) اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے، بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ تمہاری عورتیں تمہارے (بیج ڈالنے کے) لیے کھیتیاں ہیں تو تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ اور اپنے لیے نیک عمل بھیجتے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ یقین رکھو کہ بیشک تم اس سے ملاقات کرنے والے ہو اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مؤمنوں کو بشارت دے دیجئے (سورۃ البقرۃ - آیت 222، 223)۔ ❺ اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے دو اور وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو جب وہ شرعی دستور کے مطابق ایک دوسرے سے راضی ہو جائیں تو انہیں اپنے (طلاقِ رجعی یا بائنہ کی صورت میں پُرانے یا طلاقِ مغلظہ کی صورت میں نئے) شوہروں کے ساتھ نکاح کرنے سے نہ روکو، اس حکم کے ساتھ ہر اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ

www.HaqWaliSarkar.com

اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو، یہ (حکم) تمہارے لیے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ (ہی) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے (سورۃ البقرۃ۔ آیت 232)۔ ❻ اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے تو تمہیں جو عورتیں پسند ہوں ان سے نکاح کرو۔ دو، دو سے تین تین سے اور چار چار سے پس اگر تمہیں یہ خدشہ ہو کہ تم (ان میں) عدل نہ کر سکو گے تو (صرف) ایک سے نکاح کرو یا اپنی مملوکہ کنیزوں پر گزارا کرو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم کسی ایک کی طرف جھک جاؤ (سورۃ النساء۔ آیت 3)۔ ❼ اور تم اپنے بے نکاح مردوں اور عورتوں کا نکاح کر دو اور اپنے نیک غلاموں اور باندیوں کا اور اگر وہ فقیر ہیں تو اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ وسعت والا، بہت جاننے والا ہے (سورۃ النور۔ آیت 32)۔ ❽ اور وہ لوگ یہ دعا کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقین کا امام بنا دے (سورۃ الفرقان۔ آیت 74)۔

بے حیائی و فحاشی

❶ مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کیلئے بہت ستھرا (پاکیزہ بات) ہے، بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے (سورۃ النور۔ آیت 30)۔ ❷ بے شک ایمان والے فلاح پا گئے جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑتے ہیں اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں (سورۃ المؤمنون۔ آیت 1 تا 5)۔ ❸ بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے ان کیلئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے (سورۃ النور۔ آیت 19)۔ ❹ اور نماز قائم کیجیے کہ بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو (سورۃ العنکبوت۔ آیت 45)۔ ❺ شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے محتاجی کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا اور اللہ تم سے وعدہ فرماتا ہے بخشش اور فضل کا اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے (سورۃ البقرۃ۔ آیت 268)۔ ❻ تم فرماؤ کہ میرے رب نے بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں جو ان میں

www.HaqWaliSarkar.com

واضح ہیں اور جو چھپی ہیں اور گناہ اور ناحق زیادتی (سورۃ الاعراف-آیت 33)۔ ⑦ اور زنا (بدکاری) کے پاس بھی نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے (سورۃ بنی اسرآئیل-آیت 32)۔ ⑧ اے ایمان والو! تم شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو اور جو شیطان کے قدموں کی پیروی کرتا ہے تو وہ (شیطان) حکم دیتا ہے بے حیائی کا اور بُری باتوں کا اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی کبھی ستھرا (پاک) نہ ہوسکتا۔ ہاں اللہ ستھرا کر دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سنتا اور جانتا ہے (سورۃ النور-آیت 21)۔ ⑨ اور لوط (علیہ السلام) کو بھیجا۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی کہ تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے (سورۃ الاعراف-آیت 80،81)۔ ⑩ اور ہم نے ان پر (حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر) ایک مینہ (پتھر اور آگ کا) برسایا تو دیکھو کیسا انجام ہوا مجرموں کا (سورۃ الاعراف-آیت 84)۔ ⑪ بے شک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور جب کوئی بے حیائی کریں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اس پر اپنے آباؤ اجداد کو پایا اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا۔ تم فرماؤ کہ بے شک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا تو کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں (سورۃ الاعراف-آیت 27،28)۔

پردہ کرنا

① اے اَزواجِ پیغمبر! تم عورتوں میں سے کسی ایک کی بھی مِثل نہیں ہو، اگر تم پرہیز گار رہنا چاہتی ہو تو (مَردوں سے حسبِ ضرورت) بات کرنے میں نرم لہجہ اختیار نہ کرنا کہ جس کے دل میں (نِفاق کی) بیماری ہے (کہیں) وہ لالچ کرنے لگے اور (ہمیشہ) محفوظ بات کرنا اور اپنے گھروں میں سکون سے قیام پذیر رہنا اور پرانی جاہلیت کی طرح زیب وزینت کا اظہار مت کرنا، اور نماز قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت گزاری میں رہنا، بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) اہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے (سورۃ الاحزاب-

www.HaqWaliSarkar.com

آیت32،33)۔ ❷ اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں (سورۃ الاحزاب۔آیت59)۔ ❸ اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو، یہاں تک کہ تم ان سے اجازت لے لو اور ان کے رہنے والوں کو (داخل ہوتے ہی) سلام کہا کرو، یہ تمہارے لئے بہتر (نصیحت) ہے تاکہ تم (اس کی حکمتوں میں) غور وفکر کرو (سورۃ النور۔آیت27)۔ ❹ مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کیلئے بہت ستھرا (پاکیزہ بات) ہے، بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے (سورۃ النور۔آیت 30)۔ ❺ اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہو جائے اور وہ دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں، اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں سوائے اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ دادا پر یا شوہروں کے باپ دادا پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہروں کے بیٹوں پر یا اپنے بھائیوں پر یا اپنے بھتیجوں پر یا اپنے بھانجوں پر یا اپنے دین کی عورتوں پر یا اپنی کنیزوں پر جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر پر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا ان بچوں پر جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ ان کا چھپا ہوا بناؤ سنگھار جانا جائے اور اے مسلمانو! سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ (سورۃ النور۔ آیت31)۔ ❻ پھر (تھوڑی دیر بعد) ان (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کے پاس ان دونوں میں سے ایک (لڑکی) آئی جو شرم وحیا (کے انداز) سے چل رہی تھی۔ اس نے کہا میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ وہ آپ کو اس (محنت) کا معاوضہ دیں جو آپ نے ہمارے لئے (بکریوں کو) پانی پلایا ہے۔ سو جب موسیٰ (علیہ السلام) ان (لڑکیوں کے والد حضرت شعیب علیہ السلام) کے پاس آئے اور ان سے (پچھلے) واقعات بیان کئے تو انہوں نے کہا کہ آپ خوف نہ کریں کیونکہ آپ نے ظالم قوم سے نجات پالی ہے (سورۃ القصص۔آیت25)۔ ❼ پس تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں اچھے اخلاق والی، حسین شکل والی عورتیں ہیں۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ایسی حوریں جو خیموں میں پردہ نشین ہیں۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان کے شوہروں سے پہلے انہیں نہ ہی کسی آدمی نے چھوا اور نہ کسی جن نے (سورۃ الرحمٰن۔آیت69 تا74)۔

www.HaqWaliSarkar.com

تکبر کرنا

❶ بے شک اللہ دوست نہیں رکھتا تکبر کرنے والے اور بڑائی مارنے والے کو (سورۃ النسآء۔ آیت 36)۔ ❷ اور تمہارے رب نے کہا کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر (سرتابی) کرتے ہیں عنقریب خوار (ذلیل) ہو کر وہ جہنم میں داخل ہوں گے (سورۃ المؤمن۔ آیت 60)۔

جھوٹ بولنا

❶ بے شک اللہ اس شخص کو جو جھوٹا اور ناشکرا ہے ہدایت نہیں دیتا (سورۃ الزمر۔ آیت 3)۔ ❷ بے شک اللہ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو بے لحاظ جھوٹا ہے (سورۃ المؤمن۔ آیت 28)۔ ❸ تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 61)۔

توبہ واستغفار

❶ اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنا نہ ہو (سورۃ التحریم۔ آیت 8)۔ ❷ اور اللہ انہیں عذاب دینے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں (سورۃ الانفال۔ آیت 33)۔ ❸ (اے لوگو!) اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے (سورۃ نوح۔ آیت 10)۔ ❹ اور یہ کہ اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تو وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک بہت اچھا فائدہ دے گا اور ہر فضیلت والے کو اپنا فضل عطا فرمائے گا اور اگر تم منہ پھیرو تو میں تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں

www.HaqWaliSarkar.com

(سورۃ ھود۔آیت3)۔ ❺ اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور ایمان والوں کی اور نیک کام کرنے والوں کی دعا قبول فرماتا ہے اور اپنے فضل سے ان کی نعمتوں میں اضافہ فرماتا ہے (سورۃ الشوریٰ۔آیت25،26)۔ ❻ اور جو کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا (سورۃ النسآء۔آیت110)۔ ❼ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو کہ وہ تمہارے اعمال تمہارے لئے سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے تو اس نے بڑی کامیابی پائی (سورۃ الاحزاب۔آیت 70،71)۔ ❽ اور اے مسلمانو! تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ (سورۃ النور۔آیت31)۔ ❾ جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا (سورۃ الفرقان۔آیت70)۔ ❿ بیشک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب صاف ستھرے رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے (سورۃ البقرہ۔آیت222)۔

آیاتِ مبارکہ

❶ اور جو اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں (سورۃ البقرۃ۔آیت154)۔ ❷ تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہیں ضرور پکڑ لے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہو (سورۃ النساء۔آیت78)۔ ❸ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر ہماری ہی طرف تم پھیرے جاؤ گے (سورۃ العنکبوت۔آیت57)۔ ❹ اس آگ (دوزخ) سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، وہ کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے (سورۃ البقرۃ۔آیت24)۔ ❺ اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ (دوزخ) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (سورۃ التحریم۔آیت6)۔ ❻ اور میں نے جِنّات اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا کہ وہ میری بندگی اختیار کریں (سورۃ الذّٰریٰت۔آیت56)۔ ❼ تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے؟ (سورۃ المؤمنون۔آیت115)۔

www.HaqWaliSarkar.com

احادیثِ مبارکہ

جو شخص میری امت تک پہنچانے کیے لئے دینی امور کی چالیس احادیث یاد کرلے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اسے قیامت کے دن فقیہ (عالم دین) کی حیثیت سے اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہ رہوں گا۔ (بیہقی)

www.HaqWaliSarkar.com

رحمتِ الٰہی

❶ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف دو ہاتھ بڑھتا ہے تو میں تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہوں (احمد، مسلم)۔ ❷ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آسان حساب کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ اس کے نامہ اعمال پر نظر کر دی جائے اور پھر اسے معافی دے دی جائے اور جس سے حساب میں اس دن جرح کر لی گئی، اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! وہ ہلاک ہو جائے گا (احمد)۔ ❸ جو نیکی کا ارادہ کرے مگر اس کو نہ کر سکے تو اسے اللہ سبحانہ تقدس اپنے ہاں ایک پوری نیکی لکھتا ہے اور اگر ارادہ کرے اور اس نیکی کو کر لے تو اسے اپنے ہاں دس سے سات سو گنا تک بلکہ بہت زیادہ تک لکھ لیتا ہے اور جو گناہ کا ارادہ کرے لیکن پھر اس گناہ کو نہ کرے اس کے لیے بھی اللہ سبحانہ تقدس ایک پوری نیکی لکھ لیتا ہے اور اگر گناہ کا ارادہ کرے اور پھر اس گناہ کو کر بھی لے تو اسے اللہ سبحانہ تقدس ایک گناہ لکھتا ہے (متفق علیہ)۔ ❹ اللہ سبحانہ تقدس کے پاس سو رحمتیں ہیں، ان میں سے اس نے ایک رحمت جن وانس اور حیوانات وحشرات الارض میں نازل کی جس سے وہ ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں اور رحم کرتے ہیں۔ اسی سے وحشی جانور اپنے بچوں پر رحم کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ تقدس نے ننانوے رحمتیں بچا کر رکھی ہیں کہ ان سے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا (مسلم، ابن ماجہ، احمد)۔ ❺ جس مسلمان کی آنکھ سے خوفِ الٰہی کی وجہ سے مکھی کے سر کے برابر بھی آنسو بہہ کر اس کے چہرے پر آ گرے تو اللہ سبحانہ تقدس اس پر دوزخ کو حرام فرما دے گا (ابن ماجہ، طبرانی)۔ ❻ اللہ سبحانہ تقدس کے خوف سے کسی بندے کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے سوکھے درخت کے پتے (بیہقی)۔ ❼ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت وجلال اور بلند مقام کی قسم، میں ہمیشہ اس وقت تک بندوں کی مغفرت کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے (احمد)۔ ❽ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ اے ابنِ

www.HaqWaliSarkar.com

آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر بھی تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا (ترمذی، دارمی، احمد، طبرانی)۔ ⑨ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل سے ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ یہ سن کر جبرائیل کانپ اُٹھے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے اور رب کے درمیان ستر ہزار حجاب (پردے) ہیں اور اگر میں ان کے بعض سے قریب ہو جاؤں تو جل جاؤں (مشکوٰۃ)۔ ⑩ اللہ سبحانہ تقدس نے اسرافیل کو پیدا فرمایا اور جس دن سے انہیں پیدا کیا ہے وہ اپنے قدموں پر کھڑے ہیں، وہ اپنی نگاہ نہیں اٹھاتے۔ ان کے اور رب تعالیٰ کے درمیان ستر نور ہیں اور ان میں سے کوئی نور نہیں مگر جس سے وہ قریب ہوں تو جل جائیں (ترمذی)۔ ⑪ جب اللہ سبحانہ تقدس نے مخلوق پیدا فرمانے کا فیصلہ کیا تو ایک تحریر لکھی جو رب کے پاس عرش کے اوپر ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے (متفق علیہ)۔ ⑫ اگر مومن جان لیتا کہ اللہ سبحانہ تقدس کے پاس کتنا عذاب ہے تو کوئی بھی اس کی جنت کی امید نہ رکھتا اور اگر کافر جان لیتا کہ اللہ سبحانہ تقدس کے پاس کتنی رحمت ہے تو اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہوتا (متفق علیہ)۔ ⑬ بندہ اللہ سبحانہ تقدس کی رضا تلاش کرتا رہتا ہے اور اسی جستجو میں رہتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس جبرائیل سے فرماتا ہے کہ میرا فلاں بندہ مجھے راضی کرنا چاہتا ہے آگاہ رہو کہ اس پر میری رحمت ہے۔ تب حضرت جبرائیل کہتے ہیں کہ فلاں بندہ پر اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت ہے۔ یہی بات حاملین عرش کہتے ہیں اور یہی ان کے اردگرد کے فرشتے کہتے ہیں حتیٰ کہ ساتوں آسمان والے یہ کہنے لگتے ہیں اور پھر یہ رحمت اس بندہ کے لیے زمین پر نازل ہوتی ہے (احمد)۔ ⑭ اللہ سبحانہ تقدس مسلمان (مومن) کو قریب کرے گا تو اس پر اپنا پردہ رکھے گا اور اسے چھپائے گا اور پھر فرمائے گا کہ کیا تو فلاں گناہ پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا کہ ہاں یارب! حتیٰ کہ رب تعالیٰ اس سے اس کے سارے گناہوں کا اقرار کرالے گا اور وہ بندہ اپنے دل میں سمجھے گا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ رب تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے یہ سارے عیب دنیا میں چھپا لئے تھے اور آج انہیں بخشتا ہوں اور پھر اس کی نیکیوں کی تحریر اسے دے دی جائے گی (متفق علیہ)۔ ⑮ اللہ سبحانہ تقدس جب کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اس سے کام لیتا ہے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیسے کام لیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے موت سے پہلے نیک اعمال کی توفیق دیتا ہے (ترمذی)۔ ⑯ اگر کوئی بندہ اپنی پیدائش کے دن سے اپنے چہرے کے بل گر جائے حتیٰ کہ اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت میں بوڑھا ہو کر مر جائے تو اس دن

www.HaqWaliSarkar.com

اس عبادت کو حقیر سمجھے گا اور تمنا کرے گا کہ دنیا میں لوٹایا جائے تا کہ اجر وثواب اور زیادہ کرے (احمد)۔ (17) اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ جو شخص یہ بات جانے کہ میں گناہ بخش دینے پر قادر ہوں تو میں اسے بخش دوں گا اور کچھ پرواہ نہ کروں گا جب تک کہ وہ میرا کسی کو شریک نہ ٹھہرائے (شَرْحُ السُّنَّۃ)۔ (18) جب تم میں سے کوئی شخص اپنا اسلام ٹھیک کرے تو پھر وہ جو نیکی بھی کرے گا وہ دس گنا لکھی جائے گی بلکہ سات سو گنا تک لکھی جائے گی اور ہر برائی جو وہ کر بیٹھے گا وہ ایک گنا ہی لکھی جائے گی یہاں تک کہ وہ رب تعالیٰ سے ملے (متفق علیہ)۔

خوفِ الٰہی

(1) جس شخص نے اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کیا اور پھر خوفِ الٰہی کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے اس قدر اشک رواں ہوئے کہ وہ زمین تک پہنچ گئے تو اسے روزِ قیامت عذاب نہیں دیا جائے گا (طبرانی، حاکم)۔ (2) اللہ سبحانہ تقدس کے خوف سے کسی بندے کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے سوکھے درخت کے پتے (بیہقی)۔ (3) اگر تم اللہ سبحانہ تقدس سے اس طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے تو تم ایسا علم جان لو گے جس کے ساتھ جہالت نام کی کوئی شے نہیں اور اگر تم اللہ سبحانہ تقدس کو کما حقہ پہچان لو تو تمہاری دعاؤں سے پہاڑ ہل جائیں گے (ابو نعیم)۔ (4) جس مسلمان کی آنکھ سے مکھی کے سر کے برابر خوفِ الٰہی کی وجہ سے آنسو بہہ کر اس کے چہرے پر آ گریں گے تو اللہ سبحانہ تقدس اس پر دوزخ کو حرام فرما دے گا (ابن ماجہ، طبرانی)۔ (5) اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم روتے زیادہ اور ہنستے کم (بخاری)۔ (6) میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے کہ آسمان چرچرا رہا ہے اور اس کا حق ہے کہ چرچرائے کیونکہ اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ آسمانوں میں چار انگل جگہ بھی ایسی نہیں ہے مگر فرشتہ وہاں اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ سبحانہ تقدس کو سجدہ کیے ہوئے ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم اگر تم وہ چیزیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے تھوڑا اور روتے بہت اور بیویوں سے بستروں پر لذت حاصل نہ کرتے اور اللہ سبحانہ تقدس کی پناہ لیتے ہوئے جنگلوں

www.HaqWaliSarkar.com

کی طرف نکل جاتے (احمد، ترمذی، ابن ماجه)۔ (7) اللہ سبحانہ تقدس آخرت میں فرمائے گا کہ اس شخص کو آگ سے نکال لو جس نے مجھے ایک دن بھی یاد کیا ہو یا ایک دن بھی مجھ سے خوف کیا ہو (ترمذی، بیہقی)۔ (8) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیتِ کریمہ کے متعلق پوچھا کہ ''وہ لوگ کہ جو عمل بھی کریں لیکن ان کے دل ڈرتے ہیں'' کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں اے صدیق کی بیٹی! یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں اور صدقات دیتے ہیں اور پھر وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کا عمل قبول نہ ہو اور یہ لوگ بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں (ترمذی)۔ (9) وہ شخص جو اپنے رب تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگرچہ وہ شخص زنا کرے اور چوری کرے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر دوبارہ یہی فرمایا کہ جو شخص اپنے رب تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ دوبارہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگرچہ وہ شخص زنا کرے اور چوری کرے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا کہ جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ پھر عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگرچہ وہ شخص زنا کرے اور چوری کرے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ ابو درداء (رضی اللہ عنہ) کی ناک خاک آلود ہو جائے (احمد)۔ (10) تمہارا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور جو مجھ سے ڈرے گا تو میں اس کے لائق ہوں کہ اسے بخش دوں (ترمذی، ابن ماجه)۔

ایمان

(1) حضرت عمر ابنِ خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک صاحب ہمارے سامنے نمودار ہوئے جن کے کپڑے بہت سفید اور بال خوب کالے تھے، ان پر آثارِ سفر ظاہر نہ تھے اور ہم میں سے کوئی انہیں پہچانتا نہ تھا۔ یہاں تک کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے اور اپنے گھٹنے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنوں مبارک سے مس کر دیئے اور اپنے ہاتھ اپنے زانو پر رکھے اور عرض کیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! مجھے

www.HaqWaliSarkar.com

اسلام کے متعلق بتایئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ سبحانہ تقدس کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو، کعبہ کا حج کرو اگر وہاں تک پہنچ سکو۔ اس شخص نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا۔ ہم کو ان پر تعجب ہوا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھتے بھی ہیں اور تصدیق بھی کرتے ہیں۔ اس شخص نے پھر عرض کیا کہ مجھے ایمان کے متعلق بتایئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخری دن (روزِ قیامت) پر ایمان لاؤ اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں۔ اس شخص نے پھر عرض کیا کہ مجھے احسان کے متعلق بتایئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی عبادت کرو کہ گویا اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو خیال کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس شخص نے پھر عرض کیا کہ قیامت کی خبر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس سے پوچھ رہے ہو وہ قیامت کے بارے میں سائل سے زیادہ خبردار نہیں۔ پھر اس نے عرض کیا کہ قیامت کی کچھ نشانیاں ہی بتا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور ننگے پاؤں، ننگے بدن والے فقیروں، بکریوں کے چرواہوں کو محلوں میں فخر کرتے دیکھو گے۔ پھر وہ شخص چلا گیا اور اس کے جانے کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عمر (رضی اللہ عنہ)! جانتے ہو یہ سائل کون تھا؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے (متفق علیہ)۔ ❷ جو گواہی دے کہ اللہ سبحانہ تقدس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سبحانہ تقدس کے رسول ہیں تو اللہ سبحانہ تقدس اس پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا (مسلم)۔ ❸ جب تم میں سے کوئی شخص اپنا اسلام ٹھیک کرے تو پھر وہ جو نیکی بھی کرے گا وہ دس گنا لکھی جائے گی بلکہ سات سو گنا تک لکھی جائے گی اور ہر برائی جو وہ کر بیٹھے گا وہ ایک گنا ہی لکھی جائے گی یہاں تک کہ رب سے ملے (متفق علیہ)۔ ❹ تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک میں تمہیں تمہارے مال، جان، اولاد اور ہر چیز سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری)۔ ❺ تم میں سے جو شخص بُری بات دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے بدل (روک) دے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے بدلے (کہ سمجھائے اور تبلیغ کرے) اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو (اس گناہ کو) دل سے ضرور بُرا جانے

www.HaqWaliSarkar.com

کہ یہ کمزور ایمان والا ہے (مسلم)۔ ❻ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہ پسند نہ کرے جو اسے خود پسند ہے (متفق علیہ)۔ ❼ جس کسی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہی ایمان کی لذت سے لطف اندوز ہوگا۔ پہلی یہ کہ اللہ سبحانہ تقدس اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے (پوری کائنات میں) سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ دوسری یہ کہ صرف اللہ سبحانہ تقدس ہی کے لیے کسی سے محبت رکھے۔ تیسری یہ کہ اسے دوبارہ کافر بننا اس قدر ناپسند ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا ناپسند ہوتا ہے (بخاری)۔ ❽ اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے پر اللہ سبحانہ تقدس نے دوزخ کو حرام کر دیا ہے (متفق علیہ)۔ ❾ جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ یہ جانتا (یعنی ایمان رکھتا) ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا (مسلم)۔ ❿ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے دوزخ سے نکال لو چنانچہ وہ اس (دوزخ) سے نکال لیے جائیں گے (بخاری)۔

اخلاص وریاکاری

❶ اللہ سبحانہ تقدس صرف وہی عمل قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لیے ہو اور اسے کرنے سے محض اللہ سبحانہ تقدس کی رضامندی مقصود ہو (نسائی، طبرانی)۔ ❷ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی (متفق علیہ)۔ ❸ دین میں اخلاص پیدا کر کہ تجھے تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا (بیہقی)۔ ❹ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے (طبرانی، المعجم الکبیر)۔ ❺ فرشتے جب بندے کا نامہ اعمال لے کر اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوتے ہیں تو اللہ سبحانہ تقدس ان سے ارشاد فرماتا ہے کہ اس کے لیے ایسا ایسا ثواب لکھ دو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ یا الٰہی! اس بندے نے یہ عمل نہیں کیے تو اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ اس نے اس کی نیت تو کی تھی (روح المعانی)۔ ❻ قیامت کے دن اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں ایک شخص پیش ہوگا جس

www.HaqWaliSarkar.com

کے داہنے ہاتھ میں اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا۔ وہ اپنے نامہ اعمال میں حج، عمرہ، جہاد، زکوٰۃ، صدقہ لکھا ہوا دیکھے گا تو عرض کرے گا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں نے اس میں سے کچھ بھی نہیں کیا، یہ میرا نامہ اعمال نہ ہوگا۔ اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرمائے گا یہ تمہارا ہی نامہ اعمال ہے۔ تم اپنی زندگی میں یہ کہتے تھے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں حج وعمرہ کرتا، صدقہ وخیرات کرتا اور جہاد کرتا۔ میں جانتا ہوں کہ تم اپنی اس نیت میں سچے ہو تو میں نے تم کو ان سب چیزوں کا ثواب عطا فرمادیا۔ (7) بنی اسرائیل کا ایک آدمی قحط کے زمانے میں ریت کے ڈھیر کے قریب سے گزرا تو اس نے کہا کہ اگر اس ٹیلے (ڈھیر) کے برابر میرے پاس گیہوں ہوتے تو میں فقیروں اور مساکین میں بانٹ دیتا۔ اللہ سبحانہ تقدس نے اُس زمانے کے نبی پر وحی نازل فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اے میرے نبی! اس شخص سے کہہ دو کہ وہ صدقہ اللہ سبحانہ تقدس نے قبول کرلیا ہے اور تجھے اتنا غلہ صدقہ کرنے کا اجر عطا کردیا ہے (تفسیرِ کبیر)۔ (8) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے مدینہ منورہ سے باہر تشریف لائے تو ارشاد فرمایا کہ مدینے میں بہت سے لوگ رہ گئے ہیں لیکن وہ ہمارے رنج و دکھ اور بھوک میں شریک ہیں جو ہم اس سفر میں اٹھا رہے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایسا کیوں ہے؟ حالانکہ وہ ہم سے دور ہیں۔ تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ عذر کی وجہ سے ہمارے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوسکے لیکن ان کی نیت ہماری نیت کی طرح ہے (متفق علیہ)۔ (9) اخلاص سے عمل کرنے والوں کے لیے خوشخبری ہے، یہ لوگ چراغِ ہدایت ہیں کہ ان کے ذریعے ہر سیاہ فتنہ چھٹ جاتا ہے (بیہقی)۔ (10) اللہ سبحانہ تقدس تمہاری صورتیں اور تمہارے مال نہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے (مسلم)۔ (11) میں اپنی امت پر شرک (شرکِ اصغر، ریاکاری) اور خفیہ شہوت کا خوف کرتا ہوں۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت شرک کرے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں، لیکن خیال رہے کہ وہ لوگ نہ سورج کو پوجیں گے، نہ چاند کو، نہ پتھر کو، نہ بت کو لیکن ریاکاری (شرکِ اصغر) کریں گے۔ خفیہ شہوت یہ ہے کہ ان میں سے ایک روزہ رکھے اور پھر جب اس کے سامنے اس کی خواہشات میں سے کوئی خواہش آجائے تو وہ اپنا روزہ چھوڑ دے (احمد، بیہقی)۔ (12) جن چیزوں سے میں تم پر خوف کرتا ہوں ان سب میں زیادہ خوفناک چیز چھوٹا شرک ہے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! چھوٹا شرک کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ریاکاری ہے (احمد،

www.HaqWaliSarkar.com

بیہقی)۔ (13) تھوڑی سی ریا کاری بھی شرک (شرکِ اصغر) ہے (ابن ماجہ)۔ (14) میری امت میں ریا (شرکِ اصغر) چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے جو چکنے پتھر پر چلتی ہے (احمد)۔ (15) جس نے (لوگوں کو) دکھانے کے لیے نماز پڑھی اس نے شرک (شرکِ اصغر) کیا اور جس نے (لوگوں کو) دکھانے کے لیے روزہ رکھا اس نے شرک (شرکِ اصغر) کیا اور جس نے (لوگوں کو) دکھانے کے لیے صدقہ کیا اس نے شرک (شرکِ اصغر) کیا (احمد، بیہقی)۔ (16) میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں جس کا میرے نزدیک مسیح دجال سے بھی زیادہ تم پر خوف ہے؟ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ضرور فرمایئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شرکِ خفی (شرکِ اصغر) ہے کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے اور وہ اس وجہ سے زیادہ (خشوع وخضوع) کرتا ہے کہ وہ یہ دیکھتا ہے کہ دوسرا شخص اسے نماز پڑھتے دیکھ رہا ہے (ابن ماجہ)۔ (17) جب اللہ سبحانہ تقدس تمام اولین وآخرین کو اس دن میں جمع فرمائے گا جس میں شک نہیں تو ایک منادی ندا کرے گا کہ جس نے کوئی کام اللہ سبحانہ تقدس کے لیے کیا اور اس میں کسی کو شریک کرلیا وہ اپنے عمل کا ثواب اسی شریک سے طلب کرے کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس شرک سے بالکل بے نیاز ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ (18) ریا کاری کا ادنیٰ مرتبہ بھی شرک (شرکِ اصغر) ہے اور تمام بندوں میں اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک وہ زیادہ محبوب ہیں جو پرہیزگار ہیں (حاکم)۔ (19) تھوڑی سی ریا کاری بھی شرک (شرکِ اصغر) ہے اور جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کے ولی سے دشمنی کرے، وہ اللہ سبحانہ تقدس سے لڑائی کرتا ہے (ابن ماجہ)۔ (20) جس کا فیصلہ قیامت میں سب سے پہلے ہوگا ان میں سے ایک وہ شہید ہوگا کہ اسے لایا جائے گا اور تب اللہ سبحانہ تقدس اس سے اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا اور فرمائے گا کہ اس کے شکریہ میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے کیونکہ تو نے اس لیے لڑائی کی تھی کہ تجھے بہادر کہا جائے لہٰذا وہ کہہ لیا گیا اور پھر اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے اسے منہ کے بل کھینچا جائے گا یہاں تک کہ آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ دوسرا شخص وہ ہوگا کہ جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآنِ مجید پڑھا کہ اسے لایا جائے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا اور وہ شخص اقرار کرلے گا۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ تو نے شکریہ میں کیا عمل کیا؟ وہ شخص عرض کرے گا کہ میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیری راہ میں قرآنِ مجید پڑھا۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے کیونکہ تو نے اس لیے علم سیکھا کہ تجھے عالم کہا جائے اور اس

www.HaqWaliSarkar.com

لیے قرآنِ مجید پڑھا تھا کہ قاری کہا جائے لہٰذا وہ کہہ لیا گیا اور پھر اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے اسے اوندھے منہ کھینچا جائے گا حتیٰ کہ آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ تیسرا وہ شخص ہوگا کہ جسے اللہ سبحانہ تقدس نے رزق میں وسعت دی اور ہر طرح کا مال بخشا کہ اسے لایا جائے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا اور وہ شخص اقرار کرلے گا۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ تو نے شکریہ میں کیا عمل کیا؟ وہ شخص عرض کرے گا کہ میں نے کوئی ایسا راہ نہ چھوڑا جہاں خرچ کرنا تجھے پیارا ہو مگر میں نے وہاں تیرے لیے خرچ کیا۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے کیونکہ تو نے یہ سخاوت اس لیے کی تھی کہ تجھے سخی کہا جائے لہٰذا وہ کہہ لیا گیا اور پھر اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے اسے اوندھے منہ گھسیٹا جائے گا اور پھر آگ میں جھونک دیا جائے گا (مسلم)۔ (21) اللہ سبحانہ تقدس سے جہنم کی ایک وادی ''جُبُّ الْحُزْن'' سے پناہ مانگو کہ جہنم بھی ہر روز چار سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتی ہے اور اس میں قاری داخل ہوں گے جو اپنے اعمال میں ریاکاری (دکھلاوا) کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ تقدس کے بہت زیادہ مبغوض (قابلِ نفرت) وہ قاری ہیں جو امراء (امیر اور صاحبِ منصب لوگوں) کی ملاقات کو (دنیاوی لالچ کی غرض سے) جاتے ہیں (بخاری)۔ (22) جو شخص آخرت کے عمل سے آراستہ ہو لیکن وہ نہ آخرت کا ارادہ کرتا ہو اور نہ آخرت کا طالب ہو تو اس پر آسمان وزمین میں لعنت ہے (طبرانی)۔ (23) جو اپنے عمل لوگوں کو سنائے تو اللہ سبحانہ تقدس اپنی مخلوق کے کانوں کو سنا دے گا اور اسے حقیر، ذلیل اور جھوٹا کر دے گا (بیہقی)۔ (24) جب بندہ اعلانیہ نماز پڑھے تو بھی اچھی طرح پڑھے اور جب خفیہ نماز پڑھے تو بھی اچھی طرح پڑھے تو اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ یہ میرا سچا بندہ ہے (یعنی یہ ریاکاری نہیں ہے) (ابن ماجہ)۔ (25) عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! جب کہ میں اپنے گھر میں مصلّے پر تھا کہ میرے پاس ایک شخص آ گیا تو مجھے اپنی حالت پسند آئی جس پر مجھے اس نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ)! تم پر اللہ سبحانہ تقدس رحمت کرے کہ تم کو دو ثواب ہیں، ایک اعلانیہ (عبادت) کا ثواب اور دوسرا خفیہ (عبادت) کا ثواب (یعنی یہ ریاکاری نہیں ہے) (ترمذی)۔ (26) اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ میں حکمت والے ہر کلام کو قبول نہیں کرتا لیکن میں اس شخص کا ارادہ اور اس کی خواہش قبول کرتا ہوں لہٰذا اگر اس کا ارادہ اور اس کی خواہش میری فرمانبرداری میں ہو تو میں اس شخص کی خاموشی کو بھی اپنی حمد اور وقار بنا دیتا ہوں اگرچہ وہ کچھ نہ بولے (دارمی)۔ (27) عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ایک شخص اچھا کام کرتا ہے (لیکن اس میں

www.HaqWaliSarkar.com

ریا کاری شامل نہیں ہوتی) اور لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس عمل پر لوگ اس سے محبت کرتے ہیں تو پھر کیا معاملہ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ مومن کی فوری بشارت ہے (مسلم)۔

استنجاء کرنا

❶ تین چیزیں جو لعنت کا سبب ہیں ان سے بچو اور وہ تین چیزیں یہ ہیں، گھاٹ، راستے کے درمیان اور درخت کے سایہ میں پیشاب کرنا (ابوداؤد)۔ ❷ راستے کے درمیان رات مت گزارو، نہ وہاں نماز پڑھو کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کی آمد و رفت کی جگہ ہوتی ہے اور نہ وہاں قضائے حاجت کرو کیونکہ یہ لعنت کا سبب بننے والے کاموں میں داخل ہے (ابن ماجہ)۔ ❸ جس شخص نے اپنا فُضلہ مسلمانوں کے راستہ میں دھویا اس پر اللہ سبحانہ تقدس کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے (طبرانی)۔ ❹ لعنت و نفرت کی دو باتوں سے بچو! صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ دو باتیں کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ راستے اور سایہ دار درخت کے نیچے پیشاب و پاخانہ کرنا (مسلم)۔ ❺ کوئی بھی شخص کسی جانور کے بل (سوراخ) میں پیشاب نہ کرے (نسائی)۔ ❻ تم میں سے کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو چل نہ رہا ہو پیشاب نہ کرے کیونکہ اسی میں غسل کرنا ہوتا ہے (بخاری)۔ ❼ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ اے عمر (رضی اللہ عنہ)! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا کرو (ابن ماجہ)۔ ❽ گھر میں کسی برتن میں پیشاب نہ کیا جائے کیونکہ فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر کے کسی برتن میں پیشاب پڑا ہو اور تم اپنے غسل کی جگہ پر ہرگز پیشاب نہ کیا کر (المعجم الاوسط)۔ ❾ تم میں سے کوئی غسل خانہ (نہانے کی جگہ) میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں غسل یا وضو کرے گا کیونکہ (دل و دماغ میں) عام وسوسے اسی وجہ سے ہوتے ہیں (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)۔ ❿ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار لیتے کیونکہ اس میں (اللہ سبحانہ تقدس اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا) نام مبارک کندہ (لکھا ہوا) تھا (ترمذی)۔ ⓫ جِنّات کی آنکھوں اور بنی آدم کے ستر میں (یعنی جسم کو ننگا دیکھنے

www.HaqWaliSarkar.com

میں) پردہ یہ ہے کہ جب بیت الخلاء کو جائے تو بسم اللہ کہے (ترمذی)۔ (12) یہ پاخانے (بیت الخلاء) کی جگہ (ناپاک) جِنّات اور شیاطین کے حاضر رہنے کی جگہ ہے تو جب کوئی بیت الخلاء کو جائے تو یہ دعا پڑھ لے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ (ترجمہ:۔اے اللہ! میں ناپاک نر اور مادہ جِنّات سے تیری پناہ مانگتا ہوں) (کہ اس کی برکت سے اللہ سبحانہ تقدس ان سے حفاظت بھی فرمائے گا اور وہ آپ کو بغیر کپڑوں کے بھی ننگا نہیں دیکھ سکیں گے) (بخاری)۔ (13) جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو جب تک زمین کے بالکل نزدیک نہ ہوجاتے اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے تھے (ابوداؤد)۔ (14) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم رفع حاجت کے وقت بائیں پاؤں پر وزن دیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں (یعنی اس پر وزن نہ دیں) (مجمع الزوائد)۔ (15) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر دو قبروں سے ہوا تو ارشاد فرمایا کہ ان دونوں کو عذابِ قبر ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات کی وجہ سے عذاب نہیں ہے دوسری روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بات تو بڑی ہے مگر صاحبِ قبر اسے بڑا نہیں سمجھتے تھے کہ ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور کی ایک تر شاخ لے کر اس کے دو حصے کیے اور ان کو ایک ایک قبر پر نصب فرمادیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیوں فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس امید پر ایسا کیا کہ جب تک یہ (تر شاخ) خشک نہ ہو تو ان پر عذاب میں کمی ہو (بخاری)۔ (16) قبر کا عذاب اکثر پیشاب (میں بے احتیاطی) کی وجہ سے ہوتا ہے لہٰذا تم پیشاب (کے قطروں) سے بچتے رہو (دار قطنی)۔ (17) پیشاب کے چھینٹوں سے بچو کیونکہ بندے سے قبر کے اندر سب سے پہلے اسی کا حساب لیا جائے گا (طبرانی)۔ (18) دو شخص پاخانہ کو جائیں اور ستر کھول کر باتیں کریں تو اللہ سبحانہ تقدس ان پر غضب فرماتا ہے (ابن ماجہ، احمد، ابوداؤد)۔ (19) کوئی بھی شخص پانی پیتے وقت برتن میں سانس نہ لے، داہنے ہاتھ سے اپنی شرم گاہ نہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے (بخاری)۔ (20) بے شک میں تمہارے لیے باپ کی طرح ہوں لہٰذا میں تم کو سکھاتا ہوں کہ جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جائے تو وہ قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ ہی پیٹھ کرے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے (نسائی)۔ (21) جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو عضو کو تین بار جھاڑ دے (ابن ماجہ)۔ (22) اے گروہِ انصار! اللہ سبحانہ تقدس نے طہارت کے

www.HaqWaliSarkar.com

بارے میں تمہاری تعریف کی ہے تو بتاؤ کہ تمہاری طہارت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نماز کے لیے وضو کرتے ہیں اور جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجاء کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو وہ یہی ہے اس کا التزام رکھو (یعنی ایسا کرنا بہتر ہے اور اس کا اہتمام رکھو) (ابن ماجه)۔ (23) گوبر اور ہڈیوں سے استنجاء نہ کرو کہ وہ تمہارے جِنّات بھائیوں کی خوراک ہے (ترمذی)۔ (24) جو شخص (طہارت کے لیے) پتھروں (یا مٹی کے ڈھیلوں) کا استعمال کرے تو وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے (مسلم)۔ (25) ٹھنڈے پانی سے استنجاء کرو کیونکہ یہ بواسیر سے نجات کا ذریعہ ہے (المعجم الاوسط)۔ (26) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قضائے حاجت سے فارغ ہو کر پانی سے استنجاء کیا اور پھر اپنے ہاتھوں کو زمین پر رگڑا (ابن ماجه)۔ (27) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو یوں فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (تمام تعریفیں اللہ سبحانہ تقدس کے لیے ہیں کہ جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت دی) (ابن ماجه)۔

طہارت اور وضو

(1) طہارت نصف ایمان ہے (ترمذی)۔ (2) جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے (احمد)۔ (3) بے شک اسلام صاف ستھرا (دِین) ہے تو تم بھی نَظافَت حاصل کیا کرو کیونکہ جنت میں وہی شخص داخل ہوگا جو (ظاہر و باطن میں) صاف ستھرا ہوگا (کنز العمال)۔ (4) جو لباس تم پہنتے ہو اسے صاف ستھرا رکھو اور اپنی سواریوں کی دیکھ بھال کیا کرو اور تمہاری ظاہری ہیئت ایسی صاف ستھری ہو کہ جب لوگوں میں جاؤ تو وہ تمہاری عزت کریں (الجامع الصغیر)۔ (5) جو چیز تمہیں مُیَسّر ہو اس سے نظافت حاصل کرو، اللہ پاک نے اسلام کی بنیاد صفائی پر رکھی ہے اور جنت میں صاف ستھرے رہنے والے ہی داخل ہوں گے (جمع الجوامع)۔ (6) اللہ سبحانہ تقدس پاک ہے، پاکی پسند فرماتا ہے، ستھرا ہے، ستھرا پن پسند فرماتا ہے لہٰذا تم اپنے صحن صاف رکھو اور یہود سے مشابہت نہ کرو (ترمذی)۔ (7) قیامت کے دن میری اُمت اس حال میں بلائی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے چمکتے

www.HaqWaliSarkar.com

ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے (متفق علیہ)۔ (8) مومن کے سوا کوئی وضو کی پابندی نہیں کرتا (ابن ماجہ)۔ (9) جو وضو کرے اور اچھا وضو کرے تو اس کی خطائیں اس کے جسم سے نکل جاتی ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتی ہیں (متفق علیہ)۔ (10) (اپنے) ان جسموں کو پاک رکھو کہ اللہ سبحانہ تقدس تمہیں پاک رکھے گا۔ جو شخص رات کو پاک صاف ہو کر (باوضو) سوتا ہے تو اس کے جسم کے ساتھ لگنے والے کپڑے میں ایک فرشتہ رات بسر کرتا ہے۔ رات کو جب بھی وہ شخص کروٹ لیتا ہے تو فرشتہ اس کے لیے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! اپنے اس بندے کو بخش دے کہ یہ رات کو پاک صاف (اور باوضو) ہو کے سویا تھا (طبرانی)۔ (11) جس نے وضو کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہ پڑھی تو اس کا وضو (کامل) نہیں (ترمذی، ابن ماجہ)۔ (12) جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا تو سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللہ پڑھے وضو کیا تو اس کا اتنا ہی بدن پاک ہو گا جتنے پر پانی گزرا (دار قطنی)۔ (13) جو بندہ مکمل وضو اچھی طرح سے کرتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس کے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ بخش دیتا ہے (بہار شریعت)۔ (14) جو سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کے لیے دوگنا ثواب ہے (طبرانی)۔ (15) ایک دفعہ حضرات صحابہ کرام حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص کو دیکھا جو الگ تھا کہ اس نے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے فلاں! تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس نے روکا؟ اس شخص نے عرض کیا کہ مجھے جنابت پہنچی اور پانی نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرے لیے مٹی ہے اور وہ تجھے (پاک ہونے کو) کافی ہے (متفق علیہ)۔ (16) تم میں سے کوئی غسل خانہ میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں غسل یا وضو کرے گا کیونکہ عام وسوسے اسی وجہ سے ہوتے ہیں (اگر غسل خانہ میں فلش ہو تو فلش میں پیشاب کرنا منع نہیں ہے) (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)۔ (17) جو شخص باوضو حالت میں رات گزارتا ہے تو اس کے لحاف میں ایک فرشتہ بھی رات بھر رہتا ہے اور وہ شخص رات میں جس وقت بھی بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ یہ کہتا ہے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! تو اپنے بندے کی مغفرت کر دے کیونکہ اس نے باوضو حالت میں رات گزاری ہے (المعجم الکبیر)۔ (18) ایک صحابی نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! رزق میں تنگی ہے کوئی وظیفہ بتا دیں تا کہ میرا کاروبار کھل

www.HaqWaliSarkar.com

جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ باوضو رہا کرو رزق میں برکت ہوگی (یعنی رزق کھل جائے گا)۔ ⑲ تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے اور پھر یہ (اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ) ترجمہ:۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ سبحانہ تقدس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ سبحانہ تقدس کے بندے اور رسول ہیں) پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو (مسلم)۔

مسواک کرنا

① اپنے منہ کو مسواک کے ذریعے صاف رکھو کیونکہ یہ قرآن کا راستہ ہیں۔ (شعب الایمان)۔ ② جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز سے کہ جو بغیر مسواک کے پڑھی گئی ستر درجے افضل ہے (بیہقی)۔ ③ اگر یہ نہ ہوتا کہ اپنی امت پر دشواری کروں گا تو انہیں عشاء میں دیر کرنے کا اور ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا (متفق علیہ)۔ ④ میرے پاس جبرائیل جب بھی آئے تو مجھ سے مسواک کرنے کو کہا اور مجھے اس بات کا ڈر ہوا کہ کہیں میں اپنے منہ کے اگلے حصے کو چھیل نہ دوں (احمد)۔ ⑤ بندہ جب مسواک کر لیتا ہے اور پھر نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قرأت سنتا ہے اور پھر اس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے (مجمع الزوائد)۔ ⑥ مسواک کی پابندی رکھو کہ مسواک منہ صاف کرنے والی ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کا سبب ہے اور بینائی کو تیز کرنے کا باعث ہے (احمد، دارمی، نسائی، المعجم الاوسط)۔ ⑦ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوڑائی کی سمت میں مسواک کرتے تھے اور چوس کر (پانی) پیتے تھے اور (پانی پیتے وقت) تین مرتبہ سانس لیتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ زیادہ خوشگوار، نفع بخش اور تندرستی والا ہوتا ہے (طبرانی)۔ ⑧ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک فرماتے تھے (مسلم)۔

www.HaqWaliSarkar.com

غسل کرنا

(1) ہر مسلمان پر واجب (از حد ضروری بہتر ہے اور جس کے جسم سے بدبو آ رہی ہو تو اس کے لیے واجب ہے) ہے کہ وہ سات دن میں ایک دن (یعنی جمعہ کے دن) غسل کرے (بخاری)۔ (2) رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر یا کتا یا جنبی ہو (یعنی جس پر غسل فرض ہو) (ابوداؤد)۔ (3) بے شک رحمت کے فرشتے جنبی شخص اور (ممنوع) خوشبو (جس میں کوئی ناپاک چیز ہو) لگانے والے کے پاس نہیں آتے جب تک وہ دونوں غسل نہیں کر لیتے (طبرانی)۔ (4) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دھوپ سے پانی گرم کیا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے حمیرا! ایسا نہ کر کہ یہ برص کی بیماری کا سبب ہوتا ہے (بیہقی)۔ (5) کوئی بھی شخص جب جنابت کی حالت میں ہو تو وہ ایسے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے (جو جاری پانی کے حکم میں نہ ہو) (نسائی)۔ (6) جب تم میں سے کوئی نہائے تو اسے پردہ کرنا لازم ہے (ابوداؤد)۔ (7) بے شک اللہ سبحانہ تقدس تمہیں برہنہ ہونے سے منع کرتا ہے کہ تم لوگ اللہ سبحانہ تقدس کے ان فرشتوں سے حیا کرو جو تم سے تین صورتوں یعنی قضائے حاجت کے وقت، جنابت کی حالت میں اور غسل کرنے کے وقت کے علاوہ کبھی جدا نہیں ہوتے، اس لیے جب کوئی شخص کھلی جگہ میں غسل کرنے لگے تو اسے چاہیے کہ کپڑے سے پردہ کر لے یا دیوار یا اونٹ کی اوٹ میں چلا جائے (مجمع الزوائد)۔ (8) جو شخص اللہ سبحانہ تقدس اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جس کا تعلق میری امت کے مردوں سے ہو تو وہ تہبند کے بغیر حمام میں داخل نہ ہو اور جو شخص اللہ سبحانہ تقدس اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ جانے دے (یعنی مرد کو مرد کے سامنے بھی اور عورت کو عورت کے سامنے بھی اپنا ستر کھولنا سخت منع بلکہ حرام ہے) (احمد)۔ (9) احتلام میں منی نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے (ترمذی)۔ (10) اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جسے احتلام یاد نہ ہو اور وہ تری پائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص غسل کرے۔ پھر عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہ بات دیکھنے سے عورت پر بھی غسل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں

www.HaqWaliSarkar.com

کیونکہ عورتیں بھی مردوں ہی کی طرح ہیں۔ پھر اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جسے احتلام تو یاد ہے لیکن اس نے (اپنے کپڑوں یا جسم پر) تری نہیں پائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس پر غسل نہیں ہے۔ (ترمذی)۔ ⑪ جب کوئی مرد عورت کی چوکڑی کے درمیان بیٹھے اور زور لگائے (تو اس پر) غسل واجب ہو گیا (بخاری)۔ ⑫ جب دو شرم گاہیں باہم مل جائیں (یعنی مرد عورت کے ساتھ صحبت کرے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے (ترمذی)۔ ⑬ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! جب حیض آ جائے تو تم نماز ترک کر دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو تم غسل کر لو (کہ حیض کے بعد غسل فرض ہے) (نسائی)۔ ⑭ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھو لیتے، پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے (متفق علیہ)۔ ⑮ ہر بال کے نیچے جنابت ہے لہٰذا بالوں کو (جڑوں سمیت) دھوؤ اور جلد کو اچھی طرح صاف کرو (ترمذی، ابوداؤد)۔ ⑯ جس نے اپنے غسل جنابت میں ایک بال کی جگہ بھی چھوڑ دی جسے نہ دھویا تو اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا (یعنی عذاب دیا جائے گا) (ابوداؤد)۔ ⑰ ایک دفعہ حضرات صحابہ کرام حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص کو دیکھا جو الگ تھا اس نے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے فلاں! تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس نے روکا؟ اس شخص نے عرض کیا کہ مجھے جنابت پہنچی اور پانی نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرے لیے مٹی ہے اور وہ تجھے (پاک ہونے کو) کافی ہے (متفق علیہ)۔

مسجد

① جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے مسجد بنائے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کا گھر جنت میں بنائے گا (متفق علیہ)۔ ② رات کی تاریکیوں میں مساجد کی طرف کثرت سے جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کے حصول کی خوشخبری دے دو (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ ③ جو لوگ اندھیروں میں مساجد کو جانے والے

www.HaqWaliSarkar.com

ہیں انہیں قیامت کے دن کامل نور کی بشارت سنادو (ابوداؤد)۔ ④ جو شخص مسجد سے پیار کرتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس سے پیار کرتا ہے (مسلم)۔ ⑤ آبادیوں میں رب کی پیاری جگہ مسجدیں ہیں اور ناپسندیدہ جگہ وہاں کے بازار ہیں (مسلم)۔ ⑥ مسجد ہر متقی شخص کا گھر ہے اور جو شخص مسجد کو اپنا گھر بنائے اللہ سبحانہ تقدس اسے رحمت اور مہربانی کے باعث پل صراط سے گزار کر اپنی رضامندی اور پھر جنت تک پہنچنے کی ضمانت دیتا ہے (طبرانی)۔ ⑦ علاماتِ قیامت میں سے یہ (بھی) ہے کہ لوگ مسجدوں (کی تعمیر وخوبصورتی) میں شیخی اور فخر کریں گے (ابوداؤد، نسائی، دارمی، ابن ماجہ)۔ ⑧ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ان کی دنیاوی باتیں مسجدوں میں ہوں گی لہٰذا تم ان لوگوں میں نہ بیٹھنا کہ ایسے لوگوں کی اللہ سبحانہ تقدس کو ضرورت نہیں (بیہقی)۔ ⑨ مجھ پر میری امت کے ثواب پیش کیے گئے حتیٰ کہ وہ کوڑا جسے آدمی مسجد سے نکال دے (کہ اس میں بھی ثواب ہے) (ترمذی، ابوداؤد)۔ ⑩ مسجد کا کوڑا کرکٹ صاف کرنا حسین آنکھوں والی حور کا مہر ہے (طبرانی)۔ ⑪ جب تم کسی شخص کو مسجد کی خبر گیری کرتے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دے دو کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ مسجدیں وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)۔ ⑫ جو شخص مسجد میں جس چیز کے لیے آئے گا وہ اس کا حصہ ہوگا (ابوداؤد)۔ ⑬ جب تم اسے دیکھو جو مسجد میں خرید وفروخت کر رہا ہے تو کہہ دو کہ اللہ سبحانہ تقدس تیری تجارت میں نفع نہ دے اور جب تم وہاں کسی کو گمی ہوئی چیز ڈھونڈتے دیکھو تو کہہ دو کہ اللہ سبحانہ تقدس کرے تیری چیز نہ ملے (ترمذی، دارمی)۔ ⑭ جو اس لئے مسجد بنائے کہ اس میں اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کیا جائے تو اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا اور جو مسلمان نفس کو آزاد کرے تو وہ اس کا دوزخ سے فدیہ ہوگا اور جو اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں بوڑھا ہو تو اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا (مشکوٰۃ)۔ ⑮ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! زمین میں پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجدِ حرام۔ پھر عرض کیا گیا کہ پھر کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر مسجدِ اقصیٰ اور اب ساری زمین تمہارے لیے مسجد ہے کہ جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہاں نماز پڑھ لو (متفق علیہ)۔ ⑯ جب کوئی شخص مسجد میں جائے تو یہ دعا اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ (ترجمہ:۔ یا الٰہی! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) پڑھے (مسلم)۔ ⑰ جب کوئی شخص مسجد سے نکلے تو یہ دعا

www.HaqWaliSarkar.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ (ترجمہ:۔ یا الٰہی میں تجھ سے تیرے فضل اور رحم کا سوال کرتا ہوں) پڑھے (مسلم)۔

اذان دینا

(1) تم میں سے اچھے لوگ اذان کہیں اور امامت قاری (قرآن کا عالم) لوگ کریں (ابوداؤد)۔ (2) اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے میں کتنا ثواب ہے تو اس پر باہم تلوار چلتی (احمد)۔ (3) جو شخص سال بھر اذان کہے اور اس پر اجرت طلب نہ کرے تو قیامت کے دن بلایا جائیگا اور جنت کے دروازے پر کھڑا کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ جس کی تو چاہے شفاعت کر (الجامع الصغیر للسیوطی)۔ (4) جو سات برس صرف ثواب کے لیے اذان دے تو اس کے لیے آگ سے خلاصی لکھی جاتی ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ (5) مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز (لمبی) ہوں گی (ابن ماجہ، مسلم، احمد)۔ (6) مؤذن کی جہاں تک آواز پہنچتی ہے اس کے لیے مغفرت کردی جاتی ہے اور ہر تر وخشک جس نے اس کی آواز سنی اور جو اس کی تصدیق کرتا ہے (احمد)۔ (7) ثواب کی طلب کے لیے اذان دینے والا اس شہید کی مثل ہے کہ خون میں آلودہ ہے اور جب مرے گا تو قبر میں اس کے بدن میں کیڑے نہیں پڑیں گے (طبرانی)۔ (8) جب مؤذن اذان کہتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اپنا دستِ قدرت اس کے سر پر رکھتا ہے اور ایسے ہی رہتا ہے یہاں تک کہ اذان سے فارغ ہو اور جہاں تک آواز پہنچے اس کی مغفرت کردی جاتی ہے (بخاری)۔ (9) جب اذان کہی جاتی ہے تو شیطان گوز (گندی ہوا) مارتا ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز اسے نہ پہنچے (متفق علیہ)۔ (10) شیطان جب اذان سنتا ہے تو اتنی دور بھاگتا ہے جیسے روحا اور روحا مدینے سے چھتیس (36) میل کے فاصلہ پر ہے (مسلم)۔ (11) جس قوم میں صبح کو اذان ہوئی ان کے لیے اللہ سبحانہ تقدس کے عذاب سے شام تک امان ہے اور جس قوم میں شام کو اذان ہوئی ان کے لیے اللہ سبحانہ تقدس کے عذاب سے صبح تک امان ہے (طبرانی)۔ (12) میں جنت میں گیا تو اس میں موتی کے گنبد دیکھے اور اس کی خاک مشک کی تھی۔

www.HaqWaliSarkar.com

میں نے جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کس کے لیے ہے؟ جبرائیل نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے مؤذنوں اور اماموں کے لیے ہے (الجامع الصغیر للسیوطی)۔ ⑬ جس نے بارہ برس اذان کہی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور ہر روز اس کی اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی (ابن ماجہ، حاکم)۔ ⑭ جس نے پانچ نمازوں کی اذان ایمان کی وجہ سے ثواب کے لیے کہی تو اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں معاف ہو جائیں گے (بیہقی)۔ ⑮ اے عورتو! جب تم بلال کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ سبحانہ تقدس تمہارے لیے ہر کلمے کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ تو عورتوں کے لیے ہے تو مردوں کے لیے کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کے لیے دوگنا ہے (تاریخ دمشق)۔ ⑯ جو شخص (اذان سنے اور جو وہ کہے اس کو) دل سے کہے (یعنی اذان کے جواب میں جو چیزیں ہیں ان کا دل سے عقیدہ رکھتے ہوئے زبان سے ادا کرے تو) یہ شخص جنت میں داخل ہوگا (مسلم، ابوداؤد، نسائی)۔

نماز پڑھنا

① جس نے قصداً (جان بوجھ کر) نماز چھوڑی جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے (کنز العمال)۔ ② جس نے قصداً (جان بوجھ کر) نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں اور نماز دین کا ستون ہے (بیہقی)۔ ③ بے نمازی قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا (دارمی، احمد)۔ ④ فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے (احمد، مسلم، ترمذی)۔ ⑤ جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر حضورِ قلب کے ساتھ دو رکعات نماز پڑھے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی (مسلم، احمد، طبرانی)۔ ⑥ بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز چھوڑنا ہے (مسلم)۔ ⑦ جو دو رکعتیں پڑھے جن میں کچھ بھولے نہیں تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے پچھلے گناہ مٹا دیتا ہے (احمد)۔ ⑧ اللہ سبحانہ تقدس کے ہاں اپنے بندے

www.HaqWaliSarkar.com

کی سب سے پسندیدہ حالت یہ ہے کہ وہ سجدہ ریز ہو کر اپنے چہرے کو خاک آلود کر رہا ہو (طبرانی)۔ (9) اے لوگو! اپنے گھروں میں (بھی) نماز پڑھا کرو کیونکہ افضل یہ ہے کہ آدمی فرض نمازوں کے علاوہ باقی نمازیں گھر میں ادا کرے (متفق علیہ)۔ (10) تم دیکھ نہیں رہے کہ میرا گھر مسجد کے کتنا قریب ہے اور اس کے باوجود فرض نماز کے علاوہ گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے مجھے زیادہ پسندیدہ ہے (احمد، ابن ماجہ، بیہقی)۔ (11) (احسان کے متعلق ارشاد فرمایا کہ) اللہ سبحانہ تقدس کی عبادت کرو کہ گویا اسے دیکھ رہے ہو، اگر یہ نہ ہو سکے تو خیال کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے (مسلم)۔ (12) اپنی کچھ نمازیں اپنے گھروں کے لیے مقرر کرو اور گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (متفق علیہ)۔ (13) وتر لازم ہیں اور جو وتر نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں (ابوداؤد)۔ (14) جب تم میں سے کوئی مسجد میں نماز پڑھ لے تو اپنی نماز کا کچھ حصہ اپنے گھر کے لیے بھی رکھے کہ اللہ سبحانہ تقدس اس کے گھر میں پڑھی جانے والی نماز کی برکت سے اس کے گھر میں خیر و برکت رکھے گا (مسلم)۔ (15) مرد کی نماز فرائض کے سوا گھر میں بہتر ہے (متفق علیہ)۔ (16) تم لوگ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ دفعہ نہائے تو کیا کچھ میل اس کے جسم پر باقی رہے گی؟ لوگوں نے عرض کیا کہ بالکل میل نہ رہے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس ان کی برکت سے گناہ مٹاتا ہے (متفق علیہ)۔ (17) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردی کے موسم میں تشریف لے گئے جب پتے جھڑ رہے تھے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑیں تو پتے جھڑنے لگے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر (رضی اللہ عنہ)! جب مسلمان بندہ اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی جھڑ جاتے ہیں جیسے پتے اس درخت سے جھڑ گئے (احمد)۔ (18) جو نماز پر پابندی کرے گا نماز اس کے لیے قیامت کے دن روشنی، دلیل اور نجات ہو جائے گی اور جو نماز کی پابندی نہ کرے گا تو اس کے لیے نہ نور ہو گا، نہ دلیل ہو گی اور نہ نجات ہو گی (احمد، دارمی، بیہقی)۔ (19) جو دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں سہو نہ کرے (یعنی کچھ بھی نہ بھولے) تو جو کچھ پیشتر اس کے گناہ ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے یعنی صغیرہ گناہ (احمد)۔ (20) بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لیے جنتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کے اور پروردگار کے درمیان حجاب ہٹا دیے جاتے ہیں اور حورِ عین اس کا استقبال کرتی ہیں جب تک نہ وہ

www.HaqWaliSarkar.com

ناک سنکے اور نہ وہ کھنگارے (طبرانی)۔ (21) سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا اور اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور اگر یہ بگڑی تو سبھی اعمال بگڑے (طبرانی)۔ (22) جو اللہ سبحانہ تقدس کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے (احمد)۔ (23) جو تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے کہ اللہ سبحانہ تقدس اور فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے تو اس کے لیے جہنم سے نجات لکھ دی جاتی ہے (کنز العمال)۔ (24) ہر شے کے لیے ایک علامت ہوتی ہے اور ایمان کی علامت نماز ہے (مُنِیَّۃُ الْمُصَلِّی)۔ (25) نماز دین کا ستون ہے کہ جس نے اسے قائم رکھا تو دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا تو دین کو ڈھا دیا (احیاء العلوم)۔ (26) پانچ نمازیں اللہ سبحانہ تقدس نے بندوں پر فرض کیں، جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وہ نمازیں وقت میں پڑھیں اور ان کے اندر رکوع و سجود کو پورا کیا تو اس کے لیے اللہ سبحانہ تقدس نے اپنے ذمہ کرم پر عہد کر لیا ہے کہ اسے بخش دے اور جس نے یہ نہ کیا اس کے لیے عہد نہیں، چاہے بخش دے یا چاہے عذاب دے (ابوداؤد، احمد)۔ (27) اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ اگر میرا بندہ وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندہ کا میرے ذمہ کرم پر عہد ہے کہ اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں (حاکم)۔ (28) اللہ سبحانہ تقدس نے کوئی ایسی چیز فرض نہیں کی ہے جو توحید و نماز سے بہتر ہو اور اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو وہ ضرور ملائکہ پر فرض کرتا کہ ان میں کوئی رکوع میں ہے اور کوئی سجدے میں ہے (الفردوس)۔ (29) جو بندہ نماز پڑھ کر اس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے اس وقت تک استغفار کرتے ہیں جب تک کہ وہ بے وضو ہو جائے یا اٹھ کھڑا ہو اور ملائکہ کا استغفار اس کے لیے یہ ہے کہ اے اللہ! تو اس کو بخش دے، اے اللہ! تو اس پر رحم فرما، اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما (ابوداؤد)۔ (30) منافقین پر سب نمازوں میں زیادہ گراں (مشکل) نمازِ عشاء اور نمازِ فجر ہے اور فضیلت ان نمازوں میں ہے، اگر وہ جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے حاضر ہوتے یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا (طبرانی)۔ (31) جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال جاتے رہے (متفق علیہ)۔ (32) قصداً نماز ترک نہ کرو کہ جو قصداً نماز ترک کر دیتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس سے بری الذمہ ہیں (احمد)۔ (33) جس دین میں نماز نہیں اس میں کوئی خیر نہیں (متفق علیہ)۔ (34) جو صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ شام

www.HaqWaliSarkar.com

تک اللہ سبحانہ تقدس کے ذمہ میں ہے تو اللہ سبحانہ تقدس کا ذمہ نہ توڑ و اور جو اللہ سبحانہ تقدس کا ذمہ توڑے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اسے اوندھا کر کے دوزخ میں ڈال دے گا (طبرانی)۔ (35) فجر کی نماز اجالے میں پڑھو کہ اس میں بہت عظیم ثواب ہے (ترمذی)۔ (36) جو فجر کو روشن کر کے پڑھے گا اللہ سبحانہ تقدس اس کی قبر اور قلب کو منور کرے گا اور اس کی نماز قبول فرمائے گا (الفردوس)۔ (37) میری امت ہمیشہ فطرت یعنی دینِ حق پر رہے گی جب تک فجر کو اجالے میں پڑھے گی (طبرانی)۔ (38) سب سے بُرا چور وہ ہے جو اپنی نماز سے چراتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کوئی شخص نماز سے کیسے چُراتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رکوع وسجود پورے نہیں کرتا (احمد)۔ (39) اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جان لیتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو اس کا زمین میں دھنس جانا سامنے گزرنے سے بہتر یا آسان ہوتا (مالك)۔ (40) اللہ سبحانہ تقدس بندے پر متوجہ رہتا ہے جب کہ وہ نماز میں ہو اور جب تک اِدھر اُدھر نہ دیکھے لیکن جب بندہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے تو رب اس سے اعراض کرتا ہے (احمد، ابوداؤد، نسائی)۔ (41) عورت کی نماز اپنے گھر میں پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور اس کی نماز کوٹھڑی میں پڑھنا گھر میں نماز پڑھنے سے افضل ہے (ابوداؤد)۔ (42) گھروں میں مسجدیں بنانے (یعنی گھر میں ایک علیحدہ جگہ نماز کے لیے مقرر کرنا) اور انہیں پاک وصاف اور معطر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجه)۔ (43) تم میں سے کوئی جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اپنے رب سے باتیں کرتا ہے اور اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے لہٰذا کوئی قبلے کی طرف ہرگز نہ تھوکے لیکن بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے یا پھر اپنی چادر کا کونہ پکڑ کر اس میں تھوک کر مل ڈالے (بخاری)۔

امامت کروانا

(1) تم میں سے اچھے لوگ اذان کہیں اور امامت قاری (قرآن کا عالم) لوگ کریں (ابوداؤد)۔ (2) امام ومؤذن کو ان سب کے برابر ثواب ہے، جنہوں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی ہے (کنز العمال)۔ (3) جو اپنے ساتھیوں کی ایمان کی وجہ سے ثواب کے لیے پانچ نمازوں میں امامت کرے تو اس کے جو (صغیرہ) گناہ پیشتر ہوئے

www.HaqWaliSarkar.com

معاف کر دیے جائیں گے (بیہقی)۔ ④ جو اپنا سر امام سے پہلے اُٹھاتا اور جھکاتا ہے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے (مالك)۔ ⑤ جو اپنا سر امام سے پہلے اُٹھا لیتا ہے وہ اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ سبحانہ تقدس اس کا سر گدھے جیسا کر دے (متفق علیہ)۔ ⑥ تین شخص ہیں جن کی نماز ان کے سروں سے بالشت بھر اونچی نہیں اُٹھتی، ایک وہ شخص جو کسی ایسی قوم کی امامت کرے جو اس سے ناراض ہو، دوسرا وہ عورت جو اس حال میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس پر ناراض ہو اور تیسرا آپس میں ناراض رہنے والے مسلمان (ابن ماجه)۔ ⑦ جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے (امامت کرائے) تو ہلکی (مختصر) کرے کہ ان میں بیمار، کمزور اور بوڑھے ہیں اور جب اکیلے پڑھے تو جتنی چاہے دراز کرے (متفق علیہ)۔

نماز باجماعت

① جماعت کی نماز اکیلی نماز پر ستائیس درجے افضل ہے (متفق علیہ)۔ ② اللہ سبحانہ تقدس نماز باجماعت کو بہت پسند فرماتے ہیں (احمد)۔ ③ جس نے کامل وضو کیا، پھر فرض نماز کیلئے چلا اور امام کے ساتھ نماز پڑھی تو اسکے گناہ بخش دیئے جائیں گے (نسائی)۔ ④ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی کرے (یعنی لمبی نماز نہ پڑھائے) کہ ان میں بیمار، کمزور اور بوڑھے ہیں اور جب اکیلے پڑھے تو جتنی چاہے دراز کرے (متفق علیہ)۔ ⑤ جو اللہ سبحانہ تقدس کے لیے چالیس دن باجماعت نماز پڑھے کہ پہلی تکبیر پاتا رہے تو اس کے لیے دو پروانے لکھے جائیں گے۔ ایک پروانہ آگ سے آزادی کا اور دوسرا پروانہ نفاق سے آزادی کا (ترمذی)۔ ⑥ جو شخص اپنے گھر میں طہارت (وضو یا غسل) کر کے فرض نماز ادا کرنے کے لیے مسجد کو جاتا ہے تو ایک قدم پر ایک گناہ مٹ جاتا ہے اور دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے (مسلم)۔ ⑦ جو اچھی طرح وضو کر کے مسجد کو جائے اور لوگوں کو اس حالت میں پائے کہ نماز پڑھ چکے تو اللہ سبحانہ تقدس اسے بھی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کی مثل ثواب دے گا اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا (ابو داؤد، نسائی، حاکم)۔ ⑧ جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو دوڑتے ہوئے نہ

www.HaqWaliSarkar.com

آؤ بلکہ چلتے ہوئے اطمینان کے ساتھ آؤ اور نماز کا جو حصہ مل جائے وہ پڑھ لو اور نماز کا جو حصہ رہ جائے وہ پورا کرلو (متفق علیہ)۔ (9) مرد کی باجماعت نماز اس کے گھر یا بازار کی نماز پر پچیس گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے (متفق علیہ)۔ (10) جو فرض نماز کے لیے اپنے گھر سے وضو کر کے نکلے تو اس کا ثواب احرام باندھنے والے حاجی کی طرح ہے (احمد، ابوداؤد)۔ (11) اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں تو جمع کی جائیں اور پھر نماز کا حکم دوں تو اس کی اذان دی جائے، پھر کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے اور میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے تا کہ ان کے گھر جلا دوں (بخاری)۔ (12) ایک دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی اور پھر جب سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا کہ کیا فلاں حاضر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں! فرمایا کہ کیا فلاں حاضر ہے؟ عرض کیا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں نمازیں (نمازِ عشاء اور نمازِ فجر) منافقوں پر دوسری نمازوں سے زیادہ بھاری ہیں اور اگر تم لوگ جانتے کہ ان میں کیا ثواب ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر بھی ان نمازوں میں پہنچتے اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اور اگر جانتے کہ اس پہلی صف کی بزرگی کیا ہے تو اس میں جلدی کرتے اور مرد کی نماز ایک مرد کے ساتھ اکیلے نماز سے بہتر ہے اور دو مردوں کے ساتھ نماز ایک مرد کے ساتھ نماز سے بہتر ہے اور جس قدر لوگ نماز میں زیادہ ہوں گے اسی قدر اللہ سبحانہ تقدس کو پیارے ہوں گے (نسائی، ابوداؤد)۔ (13) جو مؤذن کی اذان سنے اور اس کی اطاعت سے کوئی عذر منع نہ کرے تو اس کی وہ نماز قبول نہ ہوگی جو گھر میں پڑھی۔ لوگوں نے عرض کیا کہ عذر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ڈر یا بیماری (ابوداؤد)۔ (14) اپنی صفیں سیدھی کرو اور ان میں نزدیکی کرو اور اپنی گردنیں مقابل رکھو کیونکہ اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں شیطان کو صفوں کی کشادگی میں بکری کے بچے کی طرح گھستا ہوا دیکھتا ہوں (ابوداؤد)۔ (15) تم میں سے کوئی جب وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے اور پھر جب مسجد میں جانے کے ارادے سے نکلے تو انگلیوں میں انگلیاں نہ ڈالے کیونکہ وہ نماز میں ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)۔ (16) مرد کی نماز اپنے گھر میں ایک نماز ہے اور قبیلے کی مسجد میں پچیس نمازیں اور جس مسجد میں جمعہ پڑھا جاتا ہے اس میں ایک نماز پانچ سو نمازیں اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز پچاس ہزار نمازیں اور میری مسجد میں ایک نماز پچاس ہزار نمازیں اور مسجد حرام میں ایک نماز ایک لاکھ نمازیں ہیں (ابن ماجہ)۔

www.HaqWaliSarkar.com

جمعۃ المبارک

(1) تمہارے بہترین دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے کہ اس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن وفات دیئے گئے اور اسی میں صور پھونکنا ہے اور اسی میں بے ہوشی ہے لہٰذا اس دن میں مجھ پر زیادہ درود پڑھو کیونکہ تمہارے درود مجھ پر پیش ہوتے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے درود آپ پر کیسے پیش ہوں گے کہ آپ تو رمیم (گلی ہڈی) ہو چکے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے زمین پر انبیاء کے جسم حرام کر دیئے ہیں (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، بیہقی)۔ (2) لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز رہیں ورنہ اللہ سبحانہ تقدس ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے (مسلم)۔ (3) جو شخص تین جمعے سستی سے چھوڑ دے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے دل پر مہر لگا دے گا (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)۔ (4) جو جمعہ کے دن نہلائے اور نہائے اور جلدی آئے اور جلدی کام کرے اور پیدل آئے سوار نہ ہو اور امام سے قریب بیٹھے اور کان لگا کر سنے اور کوئی بے ہودگی نہ کرے تو اسے ہر قدم کے عوض ایک سال کے عمل، روزوں اور شب بیداریوں کا ثواب ملے گا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)۔ (5) پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرا جمعہ پڑھنا ان کے درمیان سرزد ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتا ہے جب تک انسان گناہِ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے (مسلم)۔ (6) جمعہ میں حاضر ہوا کرو اور امام کے قریب رہا کرو بلاشبہ جو دور ہوتا ہے وہ دوہی ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ اگر جنت میں داخلہ مل بھی گیا تو وہ جنت میں بھی پیچھے ہی رہے گا (ابوداؤد)۔ (7) جمعہ کے دن کا غسل کرنا ہر بالغ (مرد وعورت) پر لازم ہے (متفق علیہ)۔ (8) جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو بہت بہتر اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل (اس سے بھی) بہتر اور افضل ہے (ترمذی)۔ (9) جس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر جمعہ کی نماز پڑھنے کو آیا اور خطبہ سنا اور چپ رہا تو اس کے ان گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن اور (ابن ماجہ، مسلم، ترمذی، ابوداؤد)۔ (10) جو جمعہ کے دن نہلائے اور نہائے اور اول وقت میں مسجد

www.HaqWaliSarkar.com

میں آئے اور خطبہ کے شروع میں شریک ہو اور چل کر آئے سواری پر نہ آئے اور امام سے قریب ہو اور کان لگا کر خطبہ سنے اور فضول کام نہ کرے تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلے میں سال بھر کا عمل ہے اور ایک سال کے دنوں کے روزے اور راتوں کے قیام کا اس کے لیے اجر ہے (احمد)۔ ⑪ جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں تو اس نے اپنے لیے جہنم کی طرف پل بنایا (ترمذی)۔ ⑫ جو شخص ہر جمعہ کو اسی بار مجھ پر درود پڑھے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے اسی سال کے گناہ محو فرما دے گا (یعنی مٹا دے گا) (ترمذی)۔ ⑬ جو شخص جمعہ کے دن والدین کی یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کا نام نیکوکاروں میں لکھا جاتا ہے (بیہقی)۔ ⑭ بے شک اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھنے والے پر درود بھیجتے ہیں (احیاء العلوم)۔ ⑮ تم میں سے کسی کے لیے کیا قباحت ہے کہ وہ دو کپڑے بنا لے، ایک جمعہ کے لیے اور دوسرا اپنے کاروبار کے لیے (یعنی نماز جمعہ کے لیے علیحدہ صاف ستھرا لباس رکھنا پسندیدہ عمل ہے) (ابن ماجہ)۔ ⑯ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں اور حاضر ہونے والے لوگوں کا نام لکھتے ہیں اور جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے جیسے جنابت کا غسل کرتے ہیں اور پھر جمعہ کی پہلی ساعت میں مسجد میں آئے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو شخص جمعہ کی دوسری ساعت میں گیا تو گویا اس نے گائے کی قربانی کی اور جو شخص جمعہ کی تیسری ساعت میں گیا تو گویا اس نے سینگ والے مینڈھے کی قربانی کی اور جو شخص جمعہ کی چوتھی ساعت میں گیا تو گویا اس نے مرغی نیک کام میں خرچ کی اور جو شخص جمعہ کی پانچویں ساعت میں گیا تو گویا اس نے انڈا نیک کام میں خرچ کیا اور پھر جب امام خطبہ تلاوت کرتا ہے تو فرشتے اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں (یعنی بعد میں آنے والے لوگوں کا نام فضیلت پانے والوں میں تحریر نہیں کرتے) اور ذکر (خطبہ) سننے حاضر ہو جاتے ہیں (بخاری)۔

زکوٰۃ دینا

① جو زکوٰۃ نہ دے اسکی نماز قبول نہیں (طبرانی)۔ ② جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی اللہ سبحانہ تقدس اسے قحط

www.HaqWaliSarkar.com

میں مبتلا کردے گا (طبرانی)۔ ③ ایسا کوئی شخص نہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے مگر اللہ سبحانہ تقدس قیامت کے دن اس کے گلے میں اسے سانپ بنا کر ڈالے گا (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)۔ ④ خشکی و تری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے سے تلف ہوتا ہے (طبرانی)۔ ⑤ اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کہ وہ پاک کرنے والی ہے کہ تجھے پاک کردے گی اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کر اور مسکین اور پڑوسی اور سائل کا حق پہچان (احمد)۔ ⑥ تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو (مجمع الزوائد)۔ ⑦ زکوٰۃ اسلام کا پُل ہے (طبرانی)۔ ⑧ جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی تو بے شک اللہ سبحانہ تقدس نے اُس سے شر دور کردیا (طبرانی، حاکم)۔ ⑨ دو عورتیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں، ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اسے پسند کرتی ہو کہ اللہ سبحانہ تقدس تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کی زکوٰۃ ادا کیا کرو (ترمذی)۔ ⑩ جسے اللہ سبحانہ تقدس مال دے اور پھر وہ شخص اس کی زکوٰۃ نہ دے تو اس کا مال قیامت کے دن اس کے سامنے گنجے سانپ کی شکل میں ہوگا جس کے دو گیسو ہوں گے کہ وہ قیامت میں اس شخص کا طوق ہوگا اور پھر وہ اس کے دونوں جبڑے پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں (بخاری)۔ ⑪ جو مال حاصل کرے تو اس میں زکوٰۃ نہیں حتیٰ کہ اس پر سال گزر جائے (ترمذی)۔ ⑫ زکوٰۃ کسی مال میں نہ ملے گی مگر اُسے ہلاک کردے گی (بخاری)۔

روزہ اور رمضان

① جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے رمضان کا روزہ رکھے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے رمضان کی راتوں کا قیام کرے گا اُس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے (متفق علیہ)۔ ② ہر شے کیلئے زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ نصف صبر ہے (ابن ماجہ)۔

www.HaqWaliSarkar.com

(3) انسان کی ساری نیکیاں دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھائی جائیں گی سوائے روزے کے کہ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ روزہ تو میرا ہے اور میں ہی اس کا ثواب دوں گا کہ وہ میری خاطر اپنی شہوت اور اپنا کھانا چھوڑتا ہے اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں، ایک افطار کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملتے وقت (متفق علیہ)۔ (4) روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے اور روزہ ڈھال ہے اور جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ بری بات کہے، نہ شور مچائے اور اگر کوئی اسے گالی گلوچ یا جنگ (لڑائی جھگڑا) کرے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں (متفق علیہ)۔ (5) سحری کھاؤ کہ سحری کھانے میں برکت ہے (متفق علیہ)۔ (6) مومن کی اچھی سحری چھوہارے (کھجور) ہیں (ابوداؤد)۔ (7) لوگ بھلائی میں رہیں گے جب تک افطار جلدی کرتے رہیں گے (متفق علیہ)۔ (8) جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو چھوہارے (کھجور) سے افطار کرے کہ یہ برکت ہے اور اگر چھوہارہ (کھجور) نہ پائے تو پانی سے افطار کرے کہ یہ پاک کرنے والا ہے (احمد، ترمذی، دارمی، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ (9) بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو سوائے بھوک پیاس کے اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا اور بہت سے عبادت گزار ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو سوائے تھکاوٹ کے کچھ حاصل نہیں ہوتا (ابن ماجہ، نسائی)۔ (10) جو بُری بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی اللہ سبحانہ تقدس کو کوئی حاجت نہیں (بخاری، ترمذی)۔ (11) روزہ اس کا نام نہیں کہ کھانے پینے سے باز رہے بلکہ روزہ تو یہ ہے کہ فضول اور بے ہودہ باتوں سے بچا جائے (حاکم)۔ (12) جس نے اس ماہ میں زنا کیا یا شراب پی تو اگلے رمضان تک اللہ سبحانہ تقدس اور تمام فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ پس اگر یہ شخص اگلے رمضان کو پانے سے پہلے مر گیا تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہوگی جو اسے جہنم کی آگ سے بچا سکے گی۔ پس تم ماہِ رمضان کے معاملے میں اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرو کیونکہ جس طرح اس ماہ میں دوسرے مہینوں کے مقابلے میں نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں اسی طرح گناہوں کا معاملہ بھی ہے۔ (13) اس مہینے میں کسی روزہ دار کو روزہ افطار کروانا گناہوں سے مغفرت اور گردن کو جہنم سے آزاد کروانے کا سبب ہے اور روزہ افطار کروانے والے کو روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جاتی (مشکوٰۃ)۔ (14) جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ایک روایت

www.HaqWaliSarkar.com

کے مطابق جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں۔ ایک اور روایت کے مطابق رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں (متفق علیہ)۔ (15) یہ (رمضان) وہ مہینہ آیا ہے کہ اس میں ایک رات (شبِ قدر) ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس (کے فیوض و برکات سے) محروم رہا وہ ہر چیز سے محروم رہا اور اس کی خیر سے وہی محروم ہوگا جو پورا محروم ہے (ابن ماجہ)۔ (16) جنت ابتدائے سال سے آئندہ سال تک رمضان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے، جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو جنت کے درختوں کے پتوں سے عرش کے نیچے ایک ہوا حورِ عین پر چلتی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ اے رب! تُو اپنے بندوں سے ہمارے لیے ان کو شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں (بیہقی)۔ (17) رمضان کی آخری شب میں اس اُمت کی مغفرت ہوتی ہے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا وہ شبِ قدر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں بلکہ کام کرنے والے کو اس وقت مزدوری پوری دی جاتی ہے جب کام پورا کر لے (اس رات کو لیلۃ الجائزہ یعنی انعام والی رات کہا جاتا ہے) (احمد)۔ (18) اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا، برکت والا (رمضان المبارک کا) مہینہ آیا اور یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں ایک رات (شبِ قدر) ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور اس کے روزے اللہ سبحانہ تقدس نے فرض کیے اور اس کی رات میں قیام (نماز پڑھنا) تطوع (یعنی سنت) ہے، جو اس میں نیکی کا کوئی کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستر فرض ادا کیے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ مہینہ مواسات (یعنی غمخواری اور بھلائی) کا ہے اور اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے تو اس کے گناہوں کے لیے مغفرت ہے اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی اور اس افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اس کے کہ اس کے اجر میں سے کچھ کم ہو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم میں سے ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ افطار کرائے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا چھوہارہ یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کرائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کے کھانا کھلایا اس کو اللہ سبحانہ تقدس میرے حوض سے پلائے گا اور وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک

www.HaqWaliSarkar.com

کہ جنت میں داخل ہو جائے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اس کا اول رحمت ہے اور اس کا اوسط مغفرت ہے اور اس کا آخر جہنم سے آزادی ہے اور جو اپنے غلام پر اس مہینے میں تخفیف کرے یعنی کام میں کمی کرے تو اللہ سبحانہ تقدس اُسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرما دے گا (بیہقی)۔ (19) جنت میں آٹھ دروازے ہیں اور ان میں ایک دروازہ کا نام ریان ہے اور اس دروازہ سے وہی جائیں گے جو رمضان المبارک کے روزے رکھتے ہیں (متفق علیہ)۔ (20) جس نے اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو جہنم سے اتنا دور کر دے گا جیسا کہ کوا کہ جب بچہ تھا اس وقت سے اُڑتا رہا یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مرا (بیہقی، احمد)۔ (21) اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا اور زمین بھر اُسے سونا دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا۔ اس کو ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا (طبرانی)۔ (22) جو بندہ اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اُس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور فرما دے گا (متفق علیہ)۔ (23) جو بندہ اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اُس کے اور جہنم کے درمیان اتنی بڑی خندق کر دے گا جیسا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے (نسائی، ترمذی، ابن ماجہ)۔ (24) جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کی حدود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اُس سے بچا تو جو پہلے (گناہِ صغیرہ) کر چکا ہے اُس کا کفارہ ہو گیا (بیہقی)۔ (25) جس نے مکہ میں ماہِ رمضان پایا اور روزہ رکھا اور رات میں جتنا میسر آیا قیام کیا تو اللہ سبحانہ تقدس اُس کے لیے اور جگہ کے ایک لاکھ رمضان کا ثواب لکھے گا اور ہر دن ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جہاد میں گھوڑے پر سوار کر دینے کا ثواب اور ہر دن میں حسنہ (نیکی) اور ہر رات میں حسنہ (نیکی) لکھے گا (ابن ماجہ)۔ (26) میری امت کو ماہِ رمضان میں پانچ باتیں دی گئیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں۔ اول یہ کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ سبحانہ تقدس ان کی طرف نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف نظر فرمائے گا اسے کبھی عذاب نہ کرے گا۔ دوسری یہ کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک مشک سے زیادہ اچھی ہے۔ تیسری یہ کہ ہر دن اور ہر رات میں فرشتے ان کے لیے استغفار کرتے ہیں، چوتھی یہ کہ اللہ سبحانہ تقدس جنت کو حکم فرماتا ہے کہ مُستعد (تیار) ہو جا اور میرے بندوں کے لیے مزین ہو جا، قریب ہے کہ دنیا کی تکلیف سے یہاں آ کر آرام کریں۔ پانچویں یہ کہ جب آخری رات ہوتی ہے تو ان سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ کسی نے عرض کیا کہ یا

www.HaqWaliSarkar.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! کیا وہ شبِ قدر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں بلکہ کام کرنے والے کام کرتے ہیں اور جب کام سے فارغ ہوتے ہیں اُس وقت مزدوری پاتے ہیں (اس رات کو لیلۃ الجائزہ یعنی انعام والی رات کہا جاتا ہے) (بیہقی)۔ (27) جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ سبحانہ تقدس کسی بندہ کی طرف نظر فرمائے تو اسے کبھی عذاب نہ دے گا اور ہر روز دس لاکھ گناہ گاروں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب انتیسویں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کیے ان کے مجموعہ کے برابر اُس ایک رات میں آزاد فرماتا ہے۔ پھر جب عید الفطر کی رات آتی ہے تو ملائکہ خوشی کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ تقدس اپنے نور کی خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اے گروہ ملائکہ! اُس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کر لیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے پروردگار! اُس کو پورا اجر دیا جائے۔ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا (کنز العمال)۔ (28) اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری اُمت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہو (صحیح ابن خزیمہ)۔ (29) روزہ سپر (ڈھال) ہے جب تک اسے پھاڑا نہ ہو۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! کس چیز سے پھاڑے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جھوٹ یا غیبت سے (بیہقی، طبرانی)۔ (30) سحری مکمل کی مکمل برکت ہے لہٰذا اُسے نہ چھوڑنا اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لے کیونکہ سحری کھانے والوں پر اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں (احمد)۔ (31) اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے (احمد، ترمذی)۔ (32) جس شخص نے حلال کھانے یا پانی سے روزہ افطار کرایا تو فرشتے ماہِ رمضان کے اوقات میں اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جبرائیل شبِ قدر میں اُس کے لیے استغفار کرتے ہیں (طبرانی)۔ (33) جو حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کرائے تو رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے اس پر دُرود بھیجتے ہیں اور شبِ قدر میں جبرائیل اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور جو روزہ دار کو پلائے گا اللہ سبحانہ تقدس اُسے میرے حوض سے پلائے گا کہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا اور جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کر لیا تو ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کیے (بیہقی)۔ (34) رمضان آ گیا کہ یہ برکت والا مہینہ ہے اور اللہ سبحانہ تقدس نے تم پر اس کے روزے فرض کیے اور اس مہینے میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور

www.HaqWaliSarkar.com

اس میں مردود شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں۔ اس مہینے میں ایک رات (شبِ قدر) ایسی ہے جو کہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم رہا (احمد، نسائی)۔ (35) جو روزہ کی حالت میں بھول جائے اور کچھ کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے اسے کھلایا پلایا ہے (متفق علیہ)۔ (36) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ منبر شریف پر چڑھتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آمین! آمین! آمین! دریافت کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جس نے اپنے والدین میں سے کسی کو پایا اور پھر ان دونوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش نہ آیا اور مر کر جہنم میں داخل ہو گیا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو اپنی رحمت سے دور فرما دے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین فرمایئے تو میں نے کہا آمین! پھر جبرائیل نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی اور اسے جہنم میں داخل کر دیا گیا تو اللہ سبحانہ تقدس اسے بھی اپنی رحمت سے دور فرما دے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین فرمایئے تو میں نے کہا آمین! پھر جبرائیل نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درودِ پاک نہ پڑھا اور مر کر جہنم میں داخل ہو گیا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو بھی اپنی رحمت سے دور فرما دے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین فرمایئے تو میں نے کہا آمین! (حاکم)۔

حج و عمرہ

(1) جس نے حج کیا اور رفث (فحش کلام) نہ کیا اور فسق (گناہ) نہ کیا تو وہ گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسا کہ اس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا (متفق علیہ)۔ (2) حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حاجی جسکے لئے استغفار کرے اس کے لئے بھی (طبرانی)۔ (3) عمرہ سے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور مقبول حج کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں (متفق علیہ)۔ (4) جس کو حج سے کوئی ظاہری ضرورت یا ظالم بادشاہ یا روکنے والی بیماری نہ روکے اور وہ حج کیے بغیر مر جائے تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے (دارمی)۔ (5) حج و عمرہ کرنے والے اللہ سبحانہ تقدس کی جماعت ہیں اور اگر یہ اللہ سبحانہ تقدس سے دعا کریں تو اللہ سبحانہ تقدس ان کی دعا قبول کرے گا اور اگر اللہ

www.HaqWaliSarkar.com

سبحانہ تقدس سے مغفرت مانگیں تو اللہ سبحانہ تقدس انہیں بخش دے گا (ابن ماجه)۔ (6) جو حج کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ جلدی کرے (ابوداؤد، دارمی)۔ (7) کسی شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے والد بہت بوڑھے ہیں جو نہ حج وعمرہ کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ سوار ہونے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے باپ کی طرف سے حج وعمرہ کرو (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)۔ (8) حج ان گناہوں کو دفع کر دیتا ہے جو پیشتر ہوئے ہیں (مسلم)۔ (9) حج وعمرہ محتاجی اور گناہوں کو ایسے دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور چاندی اور سونے کی میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے (ترمذی)۔ (10) رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے (متفق علیہ)۔ (11) حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اُس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو (مُسند بَزَّار)۔ (12) جو مکہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکہ واپس آئے تو اُس کے لیے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم شریف کی نیکیوں کے مثل لکھی جائیں گی۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حرم میں نیکیوں کی کیا مقدار ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نیکی ایک لاکھ نیکی ہے (تو اس حساب سے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ہوئیں) (حاکم)۔ (13) فرض حج جلد سے جلد ادا کرو کہ کیا معلوم کہ کیا پیش آجائے (الترغیب و الترھیب)۔ (14) جو حج کے لیے نکلا اور مر گیا تو قیامت تک اس کے لیے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا تو اس کے لیے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو جہاد میں گیا اور مر گیا تو اُس کے لیے قیامت تک غازی کا ثواب لکھا جائے گا (مسند ابی یعلیٰ)۔ (15) جو اس راہ میں حج یا عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا تو اُس کی پیشی نہیں ہوگی اور نہ حساب ہوگا اور اس سے کہا جائے گا کہ تو جنت میں داخل ہو جا (طبرانی، دار قطنی، بیہقی)۔ (16) عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حج کے افضل اعمال کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلند آواز سے لبیک کہنا اور قربانی کرنا (ابن ماجه، ترمذی)۔ (17) بیت الحرام کے حج کرنے والوں پر ہر روز اللہ سبحانہ تقدس ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لیے اور چالیس رحمتیں نماز پڑھنے والوں کے لیے اور بیس رحمتیں خانہ کعبہ پر نظر کرنے والوں کے لیے (بیہقی)۔ (18) عرفہ سے زیادہ کسی دن میں شیطان کو زیادہ صغیر و ذلیل وحقیر اور غیظ میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن میں رحمت کا نزول اور

www.HaqWaliSarkar.com

اللہ سبحانہ تقدس کا بندوں کے بڑے بڑے گناہ معاف فرمانا شیطان دیکھتا ہے (مالك)۔ (19) جو شخص اپنے والدین کی طرف سے حج کرے یا ان کی طرف سے تاوان ادا کرے تو وہ روزِ قیامت ابرار کے ساتھ اُٹھایا جائے گا (دار قطنی)۔ (20) جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے تو اُن کا حج پورا کر دیا جائے گا اور اس کے لیے دس حج کا ثواب ہے (دار قطنی)۔ (21) جب کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا تو مقبول ہوگا اور اُن کی روحیں خوش ہوں گی اور یہ اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک نیکوکار لکھا جائے گا (دار قطنی)۔ (22) عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم اپنے مُردوں کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں اور ان کی طرف سے حج کرتے ہیں اور ان کے لیے دعا کرتے ہیں تو کیا یہ اُن کو پہنچتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں بے شک ان کو پہنچتے ہیں اور بے شک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہارے پاس طبق میں کوئی چیز ہدیہ کی جائے تو تم خوش ہوتے ہو۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے باپ پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے تو کیا میں اُن کی طرف سے حج کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں ضرور کرو (متفق علیه)۔ (23) حج وعمرہ دونوں ملا کر کرو کہ یہ دونوں غریبی اور گناہوں کو ایسے مٹا دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور سونے چاندی کی میل کو اور مقبول حج کا ثواب جنت کے سوا اور کچھ نہیں (ترمذی، نسائی)۔ (24) جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس آسمان دنیا کی طرف نزولِ کرم فرماتا ہے تو حجاج کے ذریعے فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس بکھرے بال، گرد آلود، دور دراز کے راستوں سے شور مچاتے آئے ہیں۔ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں یا رب! فلاں مرد اور فلاں عورت تو بدکاری کرتے رہے ہیں۔ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ میں نے انہیں بھی بخش دیا (الترغیب والترهیب)۔ (25) عرفہ سے زیادہ کوئی دن لوگوں کے آگ سے چھٹکارا پانے کا نہیں ہے (مسلم)۔

حجرِ اسود

(1) حجرِ اسود جنت سے آیا اور وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن اسے آدمیوں کے گناہوں نے سیاہ کر دیا

www.HaqWaliSarkar.com

(احمد، ترمذی)۔ ❷ رب کی قسم! اللہ سبحانہ تقدس حجرِ اسود کو قیامت کے دن ایسے اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھتا ہوگا اور ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولتا ہوگا اور وہ حق سے چومنے والوں کی گواہی دے گا (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)۔ ❸ رکنِ اسود اور مقامِ ابراہیم (علیہ السلام) جنت کے یاقوتوں میں سے یاقوت ہیں جن کی روشنی اللہ سبحانہ تقدس نے چھپالی ہے اور اگر ان کی روشنی نہ چھپاتا تو یہ پورب و پچھّم (مشرق و مغرب) کے درمیان کو جگمگا دیتے (ترمذی)۔ ❹ اس حجرِ اسود کو اپنے عمل خیر کا گواہ بنالو کیونکہ قیامت کے دن یہ سفارشی بن کر (اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں) اپنے استلام کرنے (چومنے) والوں کے لیے سفارش کرے گا، اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے (طبرانی، الترغیب والترھیب)۔ ❺ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم اللہ سبحانہ تقدس اس (حجرِ اسود) کو قیامت کو لائے گا تو اس کی دو آنکھیں ہونگی جن سے یہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے بولے گا اور ہر اس شخص کی گواہی دے گا جس نے اس کا حقیقی استلام کیا (بوسہ دیا) (ترمذی، ابن ماجہ)۔ ❻ جو شخص حجرِ اسود کو ہاتھ لگائے تو گویا وہ اللہ سبحانہ تقدس سے مصافحہ کر رہا ہے (ابن ماجہ، الترغیب والترھیب)۔

فضائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

❶ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دیں گئیں (متفق علیہ)۔ ❷ میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ سبحانہ تقدس دیتا ہے (بخاری)۔ ❸ مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا کہ میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں (مسلم)۔ ❹ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو کیونکہ قاسم (صرف) میں ہی ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں (متفق علیہ)۔ ❺ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں (مشکوٰۃ)۔ ❻ میری آنکھ سوتی ہے لیکن میرا دل نہیں سوتا (بخاری)۔ ❼ قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار میں ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہتا اور لِوَاءُ الْحَمْد میرے ہاتھ میں ہوگا مگر فخریہ نہیں کہتا اور اس روز کوئی نبی نہیں خواہ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہوں یا کوئی دوسرا مگر میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا (ترمذی)۔ ❽ بے

www.HaqWaliSarkar.com

شک اللہ سبحانہ تقدس کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرما دی گئیں اور بے شک مجھے یہ خطرہ نہیں کہ میرے بعد تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے (بخاری)۔ ⑨ تم دیکھتے ہو کہ میں قبلہ رو ہوں، اللہ سبحانہ تقدس کی قسم تمہارا رکوع، سجدہ اور خشوع مجھ سے پوشیدہ نہیں رہتا، میں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں (بخاری)۔ ⑩ میری اور تمہاری مثال ایسی ہے کہ میں تم کو آگ سے بچانے کیلئے کمر سے پکڑ کر روک لیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ آگ سے بچنے کیلئے میرے پاس آؤ لیکن تم میری بات نہیں مانتے اور آگ میں گرتے جاتے ہو (مسلم)۔ ⑪ تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک میں تمہیں تمہارے مال، جان، اولاد اور ہر چیز سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری)۔ ⑫ بے شک میں رحمت اور تحفہ ہوں (دارمی)۔ ⑬ میرا حوض ایک مہینہ کی مسافت کا ہے اور اس کے گوشے برابر ہیں، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، اس کی خوشبو مُشک سے زیادہ اچھی ہے، اس کے کوزے آسمان کے تاروں کی طرح ہیں اور جو اس میں سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا (متفق علیہ)۔ ⑭ زمین و آسمان کے درمیان کوئی مخلوق ایسی نہیں ہے جو یہ نہ جانتی ہو کہ میں اللہ سبحانہ تقدس کا نبی ہوں البتہ انسان اور جِنّات کفر کرتے ہیں (بیہقی، طبرانی)۔ ⑮ میری حیات بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔ میرے حضور میں تمہارے اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو جس کے عمل اچھے ہوتے ہیں اس پر میں اللہ سبحانہ تقدس کی حمد کرتا ہوں اور جس کے عمل بُرے ہوتے ہیں تو میں اس کے لئے استغفار کرتا ہوں (مسند بزار، مجمع الزوائد)۔ ⑯ میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور میں پہلا ہوں گا جس کی قبر کھلے گی اور میں پہلا شفاعت فرمانے والا ہوں گا اور پہلا شفاعت قبول کیا ہوا ہوں (مسلم)۔ ⑰ میں قیامت کے دن تمام نبیوں سے زیادہ تابعین والا (امت والا) ہوں گا اور میں پہلا ہوں جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا (مسلم)۔ ⑱ میں قیامت کے دن جنت کے دروازے میں آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا تو جنت کا خازن کہے گا کہ آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا ''محمد'' ہوں۔ وہ عرض کرے گا کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے متعلق حکم دیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں (مسلم)۔ ⑲ جنت کے بارے میں ہم پہلے شفاعت کرنے والے ہیں اور کسی نبی کی تصدیق اتنی نہ کی گئی جتنی میری تصدیق کی گئی۔ نبیوں میں بعض نبی وہ ہیں جن کی کسی نے بھی ان کی امت

www.HaqWaliSarkar.com

سے تصدیق نہ کی سوائے ایک کے (مسلم)۔ (20) میں جامع باتوں کے ساتھ بھیجا گیا اور ہیبت سے میری مدد کی گئی، جبکہ میں سو رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں جو میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں (متفق علیہ)۔ (21) خیال رکھو کہ میں اللہ سبحانہ تقدس کا محبوب ہوں مگر یہ فخریہ نہیں کہتا۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میں ہی اٹھائے ہوں گا جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور ان کے سوا تمام انبیاء ہوں گے مگر یہ فخریہ نہیں کہتا۔ پہلا شفاعت کرنے والا اور پہلا مقبول الشفاعت قیامت کے دن میں ہوں مگر یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں وہ پہلا شخص ہوں جو جنت کی زنجیر ہلائے گا اور رب اللہ سبحانہ تقدس کھولے گا، پھر اس میں مجھے داخل کرے گا اور میرے ساتھ فقرا مسلمان ہوں گے مگر یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں سارے اگلے پچھلوں میں اللہ سبحانہ تقدس پر زیادہ عزت والا ہوں مگر یہ فخریہ نہیں کہتا (ترمذی، دارمی)۔ (22) جب (روزِ حشر) لوگ اٹھائے جائیں گے تو ان سب میں پہلے میں قبرِ انور سے باہر آؤں گا اور جب لوگ وفد بنیں گے تو میں پیش رو ہوں گا اور لوگ جب خاموش ہوں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور جب لوگ روکے ہوئے ہوں گے تو میں ان کا شفیع ہوں گا اور جب لوگ مایوس ہوں گے تو انہیں بشارت دینے والا میں ہوں گا اور اس دن عزت اور کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور حمد کا جھنڈا اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں ساری اولادِ آدم میں اپنے رب کے نزدیک زیادہ عزت والا ہوں۔ میرے پاس ایک ہزار خدام گھومیں گے گویا وہ محفوظ انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی (ترمذی، دارمی)۔ (23) مجھے جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا (لباس) پہنایا جائے گا، پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا اور اس مقام پر مخلوق کا کوئی فرد میرے سوا کھڑا نہ ہوگا (ترمذی)۔ (24) سیدھے رہو، سیدھے رہو، سیدھے رہو۔ اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں تم کو اپنے پیچھے سے ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے تمہیں اپنے آگے سے دیکھتا ہوں (ابوداؤد)۔ (25) اللہ سبحانہ تقدس سے محبت رکھو اس وجہ سے بھی کہ وہ تم کو اپنی نعمتیں دیتا ہے اور مجھ سے محبت رکھو اس وجہ سے کہ اللہ سبحانہ تقدس کو مجھ سے محبت ہے (ترمذی)۔ (26) اللہ سبحانہ تقدس سے وسیلہ کا سوال کیا کرو، عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وسیلہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں سب سے اونچا درجہ ہے جو ایک ہی شخص کو حاصل ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں (ترمذی)۔ (27) میرے پاس حضرت جبرائیل آئے اور کہا کہ میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رب نے پوچھا ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیسے بلند

www.HaqWaliSarkar.com

کیا؟ میں نے کہا کہ اللہ سبحانہ تقدس بہتر جانتا ہے۔ اس پر حضرت جبرائیل نے کہا کہ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ جب بھی میرا ذکر ہوگا اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بھی ہوگا (جامع البیان)۔ (28) ایک نابینا صحابی بینائی کے حصول کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا کہ وہ ان الفاظ کے ساتھ اللہ سبحانہ تقدس کے حضور دعا کرے کہ اے میرے اللہ! میں نبی رحمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اپنی اس حاجت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تا کہ یہ حاجت بر آئے۔ اے میرے اللہ! میرے معاملے میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش اور شفاعت کو قبول فرمالے (ترمذی، حاکم، احمد)۔ (29) جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا ہوگئی تو انہوں نے عرض کیا کہ اے رب! میں آپ سے بحقِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے بخش دیں، اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ اے آدم! تم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیسے جانا حالانکہ میں نے ابھی ان کو پیدا نہیں کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب! جب آپ نے مجھے اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ لکھا ہوا تھا۔ میں نے جان لیا کہ تو نے جس کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا کر لکھا ہے وہ تجھ کو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہوگا۔ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ اے آدم (علیہ السلام)! تم نے سچ کہا کہ وہ مجھے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور چونکہ تم نے ان کے وسیلے سے سوال کیا ہے اس لئے میں نے تم کو بخش دیا اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا نہ کرتا تو تم کو بھی پیدا نہ کرتا (حاکم)۔ (30) عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کب سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے (احمد، بخاری)۔ (31) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت جبرائیل سے دریافت فرمایا کہ جبرائیل بتاؤ تمہاری عمر کتنی ہے؟ حضرت جبرائیل نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! عمر کا تو مجھے ٹھیک اندازہ نہیں ہے لیکن اتنا یاد ہے کہ ساری کائنات کے پیدا ہونے سے پہلے اللہ سبحانہ تقدس کے حجابات عظمت میں سے چوتھے پردہ عظمت میں ایک (نورانی) ستارہ چمکا کرتا تھا اور وہ ستارہ ستر ہزار سال کے بعد ایک مرتبہ طلوع ہوتا تھا اور میں نے اپنی زندگی میں وہ نورانی ستارہ بہتر ہزار مرتبہ دیکھا ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے اور ارشاد فرمایا کہ اے جبرائیل! مجھے

www.HaqWaliSarkar.com

اپنے رب کی عزت کی قسم وہ (چمکنے والا ستارہ) میں ہی ہوں (سیرت حلبیہ، تفسیر روح البیان)۔ (32) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے (اور خطاب فرمایا) پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابتدائے کائنات سے جنتیوں کے جنت میں داخل ہو جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہو جانے تک کے حالات وواقعات بیان فرما دیے۔ ان تفصیلات کو جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا اسے بھول گیا (بخاری)۔ (33) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی تو اسے بہت دراز فرمایا تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے ایسی نماز پڑھی جو کبھی نہ پڑھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں یہ نماز رغبت اور ڈر کی ہے اور میں نے اس میں اللہ سبحانہ تقدس سے تین چیزیں مانگیں تو اس نے مجھے دو عطا فرما دیں اور ایک سے منع فرما دیا۔ میں نے اللہ سبحانہ تقدس سے مانگا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ فرمائے تو اس نے مجھے عطا فرما دیا اور میں نے اللہ سبحانہ تقدس سے مانگا کہ ان پر ان کا غیر دشمن مسلط نہ فرمائے تو اس نے مجھے عطا فرما دیا اور میں نے اللہ سبحانہ تقدس سے مانگا کہ ان کے بعض کو بعض کی سختی نہ چکھائے تو اللہ سبحانہ تقدس نے اس سے مجھے منع فرما دیا (ترمذی، نسائی)۔ (34) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سبحانہ تقدس کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں محمد ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب ہوں، اللہ سبحانہ تقدس نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے اچھوں میں سے بنایا، پھر ان اچھوں کی دو جماعتیں کیں تو مجھے ان کے اچھے فرقہ میں سے بنایا، پھر ان اچھوں کے کئی قبیلے کئے تو مجھے اچھے قبیلہ میں بنایا، پھر ان اچھوں کے گھر بنائے تو مجھے اچھے گھر والوں میں بنایا تو میں ان سب میں اچھی ذات والا اور اچھے گھر والا ہوں (ترمذی)۔ (35) تم میں ایسا کوئی نہیں جس پر ایک ساتھی جن (شیطان) اور ایک ساتھی فرشتہ مقرر نہ ہو۔ لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی مقرر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر بھی لیکن اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے اس پر مدد دی جس سے وہ (ساتھی جن) مسلمان ہو گیا ہے اور اب وہ صرف مجھے بھلائی ہی کا مشورہ دیتا ہے (مسلم)۔ (36) میں نے دو بار عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میری امت کو بخش دے۔ اے اللہ سبحانہ تقدس! میری امت کو بخش دے اور تیسری دعا کو میں نے اس دن کے لئے محفوظ کر لیا جس دن ساری مخلوق یہاں تک کہ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) بھی میری طرف راغب ہوں گے (مسلم)۔

www.HaqWaliSarkar.com

ولادتِ باسعادت

(1) میں حضرت آدم علیہ السلام سے اب تک بذریعہ نکاح ہی منتقل ہوا ہوں اور میرے اجداد کی نسل میں زنا نہیں ہوا (خصائص الکبریٰ)۔ (2) میں نکاح کے ذریعے ظاہر ہوا اور آدم علیہ السلام سے لے کر میرے والدین تک پورے سلسلہ نسل نے تخلیقِ اولاد میں بُرا طریقہ اختیار نہیں کیا اور نہ عہدِ جاہلیت کی بدی نے اس پیدائشی نظام کو متاثر کیا (طبرانی)۔ (3) میرے والدین کبھی بھی بغیر نکاح کے نہیں ملے اور اللہ سبحانہ تقدس ہمیشہ مجھے پاک پشتوں سے پاکیزہ رحموں میں منتقل فرماتا رہا اور جب بھی لوگوں کے دو گروہ ہوئے تو مجھے ان میں سے بہترین گروہ میں رکھا گیا (در منثور، دلائل النبوۃ)۔ (4) اللہ سبحانہ تقدس نے مخلوق بنائی تو مجھے اس کے دو حصوں میں سے بہتر حصے میں رکھا، پھر قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر گھر اور خاندان بنائے تو مجھے بہتر خاندان میں پیدا کیا، چنانچہ میں ساری مخلوق سے بہتر ہوں اور میرا خاندان بھی سب خاندانوں سے بہتر ہے (ترمذی)۔ (5) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سبحانہ تقدس کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں محمد ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب ہوں اور جان لو کہ بے شک اللہ سبحانہ تقدس نے اپنی مخلوقات کو پیدا فرمایا تو مجھے اپنی بہترین مخلوق (بنی نوع انسان) میں پیدا فرمایا اور پھر ان میں دو گروہ (عرب وعجم) بنائے تو مجھے ان دو میں سے بہترین گروہ (عربوں) میں پیدا کیا اور پھر اس نے ان کے قبائل بنائے تو مجھے ان میں سے بہترین قبیلہ (قریش) میں پیدا کیا اور پھر ان میں خاندان بنائے تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانہ (بنو ہاشم) میں پیدا کیا۔ پس جان لو کہ میں تم میں سے گھرانے اور نسب دونوں حوالوں سے بہترین ہوں (احمد، المعجم الکبیر، حاکم)۔ (6) میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور میری ولادت سے قبل میری والدہ نے خواب میں دیکھا کہ ان کے جسم سے ایک نور ظاہر ہوا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے (طبرانی)۔ (7) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر میں نورِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوہ گر ہونے کا پتہ اس طرح چلا کہ اس رات قریش کا

www.HaqWaliSarkar.com

ہر جانور گویا ہو گیا کہ اسے زبان مل گئی اور وہ بولنے لگا کہ رب کعبہ کی قسم! اللہ سبحانہ تقدس کے رسول ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کے بطنِ اطہر میں جلوہ گر ہو گئے ہیں اور وہ دنیا کے لیے امان اور کائنات کے لیے سراج منیر (چمکا دینے والا روشن آفتاب) ہیں۔ قبائل عرب میں جو کاہن عورتیں تھیں ان کے مسخر جنّات اس رات ان کے پاس آنے سے قاصر ہو گئے، کاہنوں کا علم چھین لیا گیا، دنیا بھر کے بادشاہوں کے تخت الٹ دیئے گئے اور وہ خود گونگے ہو گئے کہ اس روز وہ بات تک نہ کر سکے، بشارات دینے کے لیے مشرق کے جانور مغرب کی طرف دوڑے، اسی طرح سمندر کی مخلوق نے بھی ایک دوسرے کو خوشخبری سنائی، زمین و آسمان میں ندا دی گئی کہ خوش ہو جاؤ کہ برکتوں اور رحمتوں والے ابوالقاسم نبی مکرم ﷺ کی تشریف آوری کا وقت قریب آ گیا ہے (سیرۃ الرسول)۔ ⑧ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب نورِ محمدی ﷺ میرے بطنِ اطہر میں قرار پذیر ہوا تو مجھ سے کسی کہنے والے نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہا کے شکم مبارک میں اس امت کے سردار ﷺ قرار پذیر ہیں اور جب یہ اس دنیا میں تشریف لائیں تو انہیں یوں پڑھ کر دم کرنا کہ میں اللہ واحد سے ان کے لیے ہر حاسد کے شر سے پناہ مانگتی ہوں اور پھر ان کا نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ رکھنا (شرح سیرت ابن ہشام)۔ ⑨ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میرے بطنِ اطہر میں قرار پذیر ہوئے تو مجھے کوئی بوجھ محسوس نہ ہوا۔ جب آپ ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے تو آپ ﷺ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گئے، آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کر رکھی تھیں اور صرف شہادت کی انگلی سے یوں اشارہ فرما رہے تھے جیسے آپ ﷺ اللہ سبحانہ تقدس کی تسبیح بیان فرما رہے ہوں (شرح سیرت ابن ہشام)۔ ⑩ جب حضورِ اقدس ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبدالمطلب کی طرف پیغام بھیجا۔ حضرت عبدالمطلب تشریف لائے اور انہوں نے آپ ﷺ کی زیارت کی اور آپ ﷺ کو خانہ کعبہ میں لے گئے۔ وہاں انہوں نے اللہ سبحانہ تقدس سے دعا مانگی اور پھر اس نعمت خداوندی پر اس کا شکریہ ادا کیا۔ پھر واپس گھر لا کر آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کے سپرد کر دیا اور آپ ﷺ کے لیے دائی کا انتظام کرنے لگے (شرح سیرت ابن ہشام)۔ ⑪ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب اللہ سبحانہ تقدس نے محمد عربی ﷺ کے پیکرِ بشری کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت جبرائیل امین کو حکم دیا کہ ایسی مٹی میرے پاس لے آؤ جو میرے محبوب پاک ﷺ کے جسمِ

www.HaqWaliSarkar.com

اقدس اور جسدِ اطہر کی تخلیق کے لائق ہو تو وہ سفید مٹی کی ایک مٹھی روضہ اطہر والی جگہ سے لے کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوئے تو امر خداوندی سے اس کو تسنیم کے پانی سے گوندھا گیا، جنت کی نہروں میں اسے دھویا گیا اور پھر نورِ نبوت اس میں رکھ کر اس کو عرش و کرسی، لوح و قلم اور آسمانوں اور زمینوں میں ہر جگہ پھرایا گیا تا کہ ہر شے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرف و کمال کو پہچان لے۔ آپ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ تخلیقِ آدم علیہ السلام کے بعد نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی پشت مبارک میں ودیعت کیا گیا جو کہ آدم علیہ السلام کی پیشانی سے جھلکنے والے انوار سے محسوس ہوتا تھا اور ان سے کہا گیا کہ اے آدم (علیہ السلام)! یہ آپ کی نسل میں پیدا ہونے والے انبیاء و مرسلین کے سردار ہیں۔ پھر حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر میں حضرت شیث علیہ السلام منتقل ہوئے تو وہ نور بھی حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے بطنِ اقدس کی طرف منتقل ہو گیا، وہ ہر دفعہ دو جڑواں بچوں کو جنم دیتی تھیں ماسوائے حضرت شیث علیہ السلام کے کیونکہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدِ امجد ہونے کی برکت سے تنہا پیدا ہوئے اور سب بھائیوں سے مرتبہ و کمال کے لحاظ سے یکتا بنے۔ پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نورِ انور یکے بعد دیگرے پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت شیث علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ تمہاری پشت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک ہے اسے پاکیزہ رحم میں منتقل کرنا سوائے پاک عورتوں کے کسی کا رحم اس نور کا مسکن اور ٹھکانہ بن سکے گا۔ سو یہ وصیت نسل در نسل حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب مبارک کا ہر فرد اپنے بیٹے کو کرتا رہا یہاں تک کہ یہ نور تمام زمانوں میں پاکیزہ پشتوں سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل ہوتا ہوا حضرت عبدالمطلب کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پشت مبارک تک آن پہنچا (سیرۃ الرسول)۔ ⑫ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سونے اور جاگنے کی درمیانی کیفیت تھی کہ کوئی آنے والا (فرشتہ) آیا اور اس نے کہا کہ کیا آپ کو علم ہے کہ آپ اس امت کے سردار اور اس کے نبی کی والدہ بننے والی ہیں (طبقات ابن سعد)۔ ⑬ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس آنے والا (فرشتہ) آیا اور اس نے ہدایت کی کہ جب ان (یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت ہو جائے تو ان کا نام ''محمد'' رکھنا (خصائص الکبریٰ)۔ ⑭ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے بتایا کہ میں اس رات حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی جس رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ میں گھر میں ہر طرف روشنی اور نور پاتی اور محسوس

www.HaqWaliSarkar.com

کرتی جیسے کہ ستارے قریب سے قریب تر ہو رہے ہیں حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ یہ میرے اوپر گر پڑیں گے۔ پھر جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو ایک نور برآمد ہوا جس سے ہر چیز روشن ہوگئی یہاں تک کہ میں نور کے سوا کچھ نہ دیکھتی تھی (بیہقی، طبرانی)۔ (15) حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کھجور (کے درخت) کی طرح لمبی خواتین کو دیکھا جیسے قبیلہ عبد مناف کی عورتیں ہوتی ہیں۔ انہوں نے مجھے اپنے گھیرے میں لے لیا اور میں نے ان سے زیادہ روشن چہرے والی خوبصورت عورتیں کبھی نہیں دیکھیں۔ ان میں سے ایک آگے بڑھی تو میں نے اس کے ساتھ ٹیک لگا دی۔ پھر دوسری آگے بڑھی اور اس نے پینے کیلئے ایک پاکیزہ مشروب پیش کیا جو دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا اور بڑے پیار سے بولی کہ پی لو تو میں نے اسے پی لیا۔ دوسری بولی اور پیو، میں نے اور پیا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پوچھنے پر ان خوبصورت عورتوں نے مجھے بتایا کہ وہ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا ہیں اور ان کے ساتھ جنتی حوریں ہیں (سیرۃ الرسول)۔ (16) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب میں حاملہ ہوئی تو میں نے وضع حمل تک کسی قسم کی گرانی اور تکلیف محسوس نہ کی، پھر جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو ساتھ ہی ایک روشنی اور نور پھیل گیا جس سے مشرق اور مغرب کے درمیان ہر چیز روشن ہوگئی۔ پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے زمین پر ٹیک لگائی اور اس کے بعد مٹھی میں مٹی کو لے کر سر مبارک آسمان کی طرف اُٹھایا (خصائص الکبریٰ)۔ (17) حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ شبِ ولادت جب مجھ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تو میں نے ایک نور دیکھا جس سے ملکِ شام کے محلات روشن ہو گئے اور میں نے ان (شام کے محلوں) کو دیکھا (خصائص الکبریٰ)۔ (18) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ حضرت ابویعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبِ ولادت آئی تو کسریٰ ایران (ایران کے محل) پر زلزلہ آیا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے اور فارس کا آتش کدہ جو کہ ایران میں تھا وہ بجھ گیا جس کی آگ ہزار سال سے زائد عرصہ سے جل رہی تھی اور دریائے ساوہ خشک ہو گیا (خصائص الکبریٰ)۔ (19) حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا وقت آیا اور مجھے وہ کیفیت لاحق ہوئی جو وضع حمل کے وقت عورتوں کی ہوتی ہے اور گھر کے افراد کو معلوم نہ ہوا تھا کہ اچانک میں نے ایک ہیبت ناک آواز کو سنا جس کی وجہ سے میں

www.HaqWaliSarkar.com

خوف زدہ ہوگئی۔ اس کے بعد ایک عجیب چیز جس کو میں سفید پرندے کے بازو سے تشبیہ دے سکتی ہوں نمودار ہوئی اور اس نے میرے دل کو ملا جس سے وہ خوف و ہراس اور وہ جو تکلیف دے سکتی تھی اور میں اسے پاتی تھی دور ہوگئی۔ پھر میں نے رخ پھیر کر دیکھا تو ایک دودھ کا پیالہ نمودار ہوا، مجھے پیاس تھی میں نے اسے پی لیا اور پھر مجھ سے ایک نور بلند ہو کر چمکا۔ اس کے بعد میں نے چند ایسی دراز قد عورتوں کو دیکھا جیسے کہ وہ قبیلہ عبد مناف کی بیٹیاں ہوں، انہوں نے مجھے اپنے جھرمٹ میں لے لیا۔ میں اس پر تعجب ہی کر رہی تھی کہ میں نے دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کے درمیان سفید فرش بچھایا گیا اور کسی نے کہا کہ اس نومولود کو لوگوں کی آنکھوں سے بچاؤ۔ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ کچھ مرد فضا میں اپنے ہاتھوں میں چاندی کے برتن لئے کھڑے ہیں اور یہ بھی دیکھا کہ پرندوں کی ایک ٹکڑی میرے روبرو آئی اور پھر انہوں نے میری گود کو ڈھانپ لیا۔ ان پرندوں کی چونچ زمرد کی اور بازو یاقوت کے تھے۔ اس وقت اللہ سبحانہ تقدس نے میری آنکھوں سے حجابات بالکل دور فرما دیے۔ میں نے اس وقت دنیا کے مشارق و مغارب کا معائنہ کیا، میں نے دیکھا کہ تین جھنڈے نصب کیے گئے، ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں اور تیسرا کعبہ کی چھت پر نصب کیا گیا۔ اس وقت مجھے دردِ زہ ہوا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ ولادت کے بعد میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ سجدے کی حالت میں ہیں اور انگلیوں کو اس طرح اٹھائے ہوئے ہیں جیسے کوئی گریہ زاری کرنے والا اٹھاتا ہے۔ پھر میں نے سفید ابر دیکھا جو آسمان کی طرف سے آ رہا تھا یہاں تک کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجھ سے روپوش کر لیا اور پھر وہ غائب ہوگیا۔ پھر میں نے ایک منادی کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو زمین کے مشرق و مغرب میں لے جاؤ اور سمندروں کی سیر کراؤ تاکہ وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی، اوصاف گرامی اور صورت گرامی کو پہچان لیں اور جان لیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی اور نام نامی ''ماحی'' رقم کیا گیا ہے کیونکہ شرک اور اس کے لوازمات و اسباب کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مٹا دیا جائے گا۔ پھر وہ ابر جلد ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہٹ گیا، اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید اون کے کپڑے میں ملبوس ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے سبز حریر کا بچھونا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آبدار موتیوں کی تین کنجیاں ہاتھ میں لیے ہوئے ہیں۔ اس وقت کہنے والے نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلبہ، نصرت اور نبوت کی کنجیاں دستِ مبارک میں لے رکھی ہیں۔ اس کے بعد ایک اور ابر سامنے آیا اور اس میں سے گھوڑوں کے ہنہنانے اور پرندوں

www.HaqWaliSarkar.com

کے پھڑ پھڑانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں یہاں تک کہ اس نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجھ سے پوشیدہ کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری نظر سے اوجھل ہو گئے۔ میں نے منادی کو ندا کرتے سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشرق و مغرب اور انبیاء کرام کی جائے پیدائش پر لے جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور جن وانس اور وحوش وطیور کی روحوں کو پیش کرو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت آدم علیہ السلام کی صفا، حضرت نوح علیہ السلام کی رقت، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خُلَّت (دوستی)، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان، حضرت یعقوب علیہ السلام کی بشارت، حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال، حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز، حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر، حضرت یحییٰ علیہ السلام کا زہد، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کرم عطا کرو اور تمام انبیاء کرام کے اخلاق حمیدہ اور فضائل جلیلہ سے آراستہ کر دو۔ اس کے بعد وہ ابر چھٹ گیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موجود پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لپٹے ہوئے سفید حریر کو تھامے ہوئے تھے، پھر کسی کو کہتے ہوئے سنا کہ خوشی ہے خوشی ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام دنیا کو تھامے رکھا ہے اور کوئی مخلوق نہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلقہ نبوت سے باہر ہو۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ تین افراد ہیں، ایک کے ہاتھ میں چاندی کا آفتابہ، دوسرے کے ہاتھ میں سبز زمرد کا طشت اور تیسرے کے ہاتھ میں سفید حریر تھا۔ اس نے اس حریر کا سرا کھولا اور ایک انگوٹھی نکالی جس کی چمک سے آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں، پھر اس آفتابے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سات مرتبہ غسل دیا اور دونوں شانوں کے درمیان اس انگشتری سے مہر لگائی اور حریر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لپیٹ دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اٹھایا اور کچھ دیر اپنے بازوؤں میں رکھ کر میری طرف بڑھا دیا (خصائص الکبریٰ)۔ (20) حضرت عمرو بن قتیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے اور وہ علوم کے مخزن تھے کہ جب حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے یہاں ولادت کا وقت قریب ہوا تو اللہ سبحانہ تقدس نے حکم دیا کہ آسمانوں اور جنتوں کے تمام دروازے کھول دو اور فرشتوں کا ارتقا بڑھ گیا، سمندر کی سطح گہری اور دریا کی روانی تیز ہو گئی۔ شیطان ملعون کو ستر طوقوں میں جکڑ کر بحرِ عمیق میں الٹا کر کے ڈال دیا گیا اور اس کی ذرّیات اور سرکش جنوں کو پابند زنجیر کر کے بند کر دیا گیا۔ آفتابِ عالم کو نورِ عظیم کا لباس پہنایا گیا اور ستر ہزار حوریں خلا میں ان کے گرد مقرر کی گئیں جو کہ ولادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کر رہی تھیں اور اس سال سارے جہان کی عورتوں کیلئے بحرمتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سبحانہ تقدس نے حکم دیا کہ اولادِ نرینہ سے حاملہ ہوں اور کوئی درخت ایسا نہ تھا جس میں پھل نہ آیا ہو۔ کسی قسم کا خوف نہ تھا اور دور دراز علاقوں میں عافیت اور امن تھا، جب حضورِ

www.HaqWaliSarkar.com

اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی تو سعادت کی بارشیں برسنے لگیں۔ ظلمت اور تاریکیاں چھٹ گئیں اور سارے جہان نزہت ونور سے معمور ہو گئے۔ ملائکہ آپس میں مبارکباد دینے لگے اور ہر آسمان میں ایک ستون زبرجد کا قائم کیا گیا اور ولادتِ باسعادت کی بدولت نور افشاں کر دیا گیا۔ آسمانوں میں یہ ستون مشہور ومعروف ہیں اور معراج کے سفر آسمانی میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھا اور فرمایا کہ یہ ستون میری ولادت کی خوشی میں قائم کیے گئے۔ جس رات میں سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی اللہ سبحانہ تقدس نے حوضِ کوثر کے کناروں پر مشکِ اذفر سے معطر ستر ہزار درخت اگائے اور ان کے پھلوں کی خوشبو کو اہلِ جنت کے لیے بخور بنایا۔ اس روز تمام آسمان والے اللہ سبحانہ تقدس سے سلامتی کی دعا مانگتے تھے اور تمام بُت اوندھے گر پڑے لیکن لات اور عزیٰ کا یہ حال تھا کہ وہ دونوں اپنے مقامات سے بحکم رب اُٹھ کر نکل آئے تھے اور کہتے تھے کہ قریش کا بھلا ہو کہ ان کے یہاں امین آ گئے ہیں اور ان میں صدیق تشریف لے آئے ہیں اور قریش نہیں جانتے کہ انہیں کیا مصیبت پہنچی ہے۔ بیت اللہ شریف کا یہ حال تھا کہ بہت دنوں تک لوگوں نے اس میں سے یہ آواز سنی کہ اللہ سبحانہ تقدس میرے نور کو لوٹا دے گا اور جو قدر جو توحید پرست میری زیارت کو آئیں گے، اب اللہ سبحانہ تقدس مجھ کو جاہلیت سے پاک کر دے گا اور تین شب وروز تک بیت اللہ شریف پر لرزہ طاری رہا (خصائص الکبریٰ)۔ (21) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا محترم حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ جس رات حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش مبارکہ ہوئی میں اس رات کعبہ شریف میں تھا۔ میں نے بتوں کو دیکھا کہ سب بت اپنی اپنی جگہ سے سربسجود سر کے بل گر پڑے ہیں اور کعبہ کی دیوار سے یہ آواز آ رہی ہے کہ مصطفیٰ مختار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پیدا ہو گئے ہیں، ان کے ہاتھوں سے کفار ہلاک ہوں گے اور کعبہ بتوں سے پاک ہوگا اور وہ اللہ سبحانہ تقدس کی عبادت کا حکم دیں گے جو حقیقی بادشاہ اور سب کچھ جاننے والا ہے (السیرۃ النبویۃ، ضیاء النبی)۔ (22) حضرت عبدالمطلب بیان کرتے تھے کہ میں حجر میں سویا ہوا تھا کہ میں نے ایک خواب دیکھا جس نے مجھے ڈرایا اور میں گھبرا کر اٹھا۔ میں قریش کی ایک کاہنہ کے پاس گیا کہ مجھ پر ریشمی دھاری دار چادر تھی اور میری زلفیں میرے کندھوں تک لٹکی ہوئی تھیں۔ میں نے اس کاہنہ سے کہا کہ میں نے آج رات خواب دیکھا ہے کہ گویا کہ ایک درخت اگا ہے جس کی چوٹی آسمان تک پہنچی ہوئی ہے، اس کی شاخیں مشرق تا مغرب پھیلی ہوئی تھیں، میں نے کوئی نور اس کے نور سے زیادہ روشن نہ دیکھا کہ وہ سورج سے ستر گنا زیادہ

www.HaqWaliSarkar.com

ضوفشاں تھا اور میں نے عرب وعجم کو اس کے سامنے سجدہ ریز دیکھا اور وہ ہر لمحہ بڑھتا جا رہا تھا کہ اس کی عظمت، نور اور بلندی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ ایک لمحہ وہ غائب ہو جاتا اور پھر دوسرے لمحہ میں وہ ظاہر ہو جاتا تھا۔ میں نے قریش کے ایک گروہ کو دیکھا کہ وہ اس کی شاخوں کے ساتھ لٹکے ہوئے تھے اور میں نے ایک دوسرے گروہ کو دیکھا کہ وہ اسے کاٹنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ لوگ اس درخت کے قریب ہوئے تو انہیں ایک خوبصورت جوان نے پکڑ لیا اور میں نے اتنا حسین جوان آج تک نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی اتنی عمدہ خوشبو سونگھی تھی، اس جوان نے اس گروہ کی کمریں توڑ دیں اور ان کی آنکھیں اکھیڑ پھینکیں۔ میں نے اپنا ہاتھ بلند کیا تاکہ اس درخت کو پکڑ لوں لیکن میں یوں نہ کر سکا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کے حصہ میں ہے؟ انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ ان لوگوں کے نصیب میں ہے جو اس درخت کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں اور وہ تم سے سبقت لے گئے ہیں، پھر میں گھبرا کر جاگ گیا۔ میں نے دیکھا کہ میرا خواب سن کر اس کاہنہ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور اس نے کہا کہ اگر تمہارا خواب سچا ہے تو پھر تمہاری صلب (نسل) میں ایک ایسا شخص پیدا ہو گا جو مشرق ومغرب کا مالک بنے گا اور لوگ اس کا دین اختیار کریں گے۔ حضرت عبدالمطلب نے ابو طالب سے فرمایا کہ شاید تم اس بچے کے چچا بنو۔ ابو طالب یہ خواب بیان کرتے تھے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہو چکے تھے اور وہ کہتے تھے کہ وہ درخت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ جب ان سے کہا جاتا کہ کیا آپ ایمان نہیں لائیں گے؟ تو وہ کہتے تھے کہ گالی (لوگوں کی مخالفت) اور شرم کی وجہ سے (سبل الھدیٰ والرشاد)۔ (23) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قریش اللہ سبحانہ تقدس کے ہاں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک نور تھا، وہ نور تسبیح بیان کرتا تھا اور فرشتے اس کی تسبیح کے ساتھ تسبیح بیان کرتے تھے۔ پس جب اللہ سبحانہ تقدس نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نور کو ان کی صلب (پشت) میں رکھا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے زمین کی طرف صلبِ آدم علیہ السلام میں اتارا اور مجھے صلبِ نوح علیہ السلام میں رکھا اور صلبِ ابراہیم علیہ السلام میں آگ میں پھینکا اور پھر مجھے معزز اصلاب سے پاکیزہ ارحام کی طرف منتقل کرتا رہا حتیٰ کہ مجھے میرے والدین کے مابین نکالا جو کبھی بھی بدکاری پر اکٹھے نہیں ہوئے (سیرت حلبیہ)۔ (24) حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے توریت میں دیکھا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت سے آگاہ فرمایا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو وہ نشانی بتا دی تھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا

www.HaqWaliSarkar.com

تھا کہ وہ ستارہ جو تمہارے نزدیک فلاں نام سے مشہور ہے جب اپنی جگہ سے حرکت کرے گا تو وہ وقت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت کا ہوگا اور یہ بات بنی اسرائیل میں ایسی عام تھی کہ علماء ایک دوسرے کو بتاتے تھے اور اپنی آنے والی نسل کو اس سے خبردار کرتے تھے (ضیاء النبی)۔ (25) حضرت ابوسعید مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ ایک دن میں بنوعبدالاشہل کے پاس آیا تھا تاکہ ان سے بات چیت کروں۔ میں نے یوشع یہودی سے سنا، وہ کہہ رہا تھا کہ ایک نبی کے ظہور کا وقت قریب آ گیا ہے، جن کا نام نامی احمد ہوگا اور ان کا ظہور حرم پاک سے ہوگا۔ ان سے پوچھا گیا کہ ان کا حلیہ کیا ہوگا؟ اس نے کہا کہ ان کا قد نہ لمبا ہوگا اور نہ چھوٹا ہوگا، ان کی آنکھوں میں سرخی ہوگی، وہ چادر اوڑھیں گے، دراز گوش پر سواری کریں گے، ان کی تلوار ان کے کندھے پر ہوگی اور یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہوگا۔ میں اپنی قوم میں واپس گیا اور میں اس بات پر تعجب کر رہا تھا کہ ایک آدمی کہہ رہا تھا کہ یہ صرف یوشع یہودی ہی نہیں کہتا بلکہ سارے یہودی اسی طرح کہتے ہیں۔ میں بنوقریظہ کے پاس آیا تو میں نے انہیں دیکھا کہ وہ ایک جگہ جمع تھے اور وہ بھی حضورِ اقدس ﷺ کا ذکر خیر کر رہے تھے۔ زبیر بن باطا نے کہا کہ وہ سرخ ستارہ طلوع ہو چکا ہے جو کسی نبی کے ظہور کے وقت طلوع ہوتا ہے اور انبیاء کرام میں سے صرف احمد مجتبیٰ ﷺ ہی باقی رہ گئے ہیں اور یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہے (سبل الھدیٰ والرشاد)۔ (26) حضرت اسعد بن زرارہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میری قوم کے قابل اعتماد لوگوں نے بتایا ہے کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ میں چھ یا سات برس کا بچہ تھا اور میری کیفیت یہ تھی کہ میں جو سنتا تھا اسے یاد رکھ سکتا تھا۔ میں نے ایک یہودی کو یہ کہتے ہوئے سنا اور وہ مدینہ شریف کے ایک ٹیلے پر کھڑا ہو کر بلند آواز سے پکار رہا تھا کہ اے گروہِ یہود! اے گروہِ یہود! جب یہودی اس کے پاس جمع ہو گئے تو انہوں نے پوچھا کہ تیرے لئے ہلاکت ہو کہ تو نے ہمیں کیوں بلایا ہے؟ اس نے کہا آج رات وہ ستارہ طلوع ہو گیا ہے جو احمد مجتبیٰ ﷺ کی ولادت کی شب طلوع ہونا تھا (شرح سیرت ابن ھشام)۔ (27) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک یہودی مکہ میں رہتا تھا اور یہاں ہی تجارت کرتا تھا۔ جس رات حضورِ اقدس ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو اس یہودی نے کہا کہ اے قریشیو! اس رات اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے جس کے کندھوں کے درمیان علامت ہے اور اس علامت میں متواتر بال ہیں گویا وہ گھوڑے کی کلغی کی طرح ہیں۔ قریش اس یہودی کو لے کر

www.HaqWaliSarkar.com

گئے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ اپنے صاحبزادے کو باہر لے آؤ۔ آپ رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باہر لائیں تو ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ مبارک سے کپڑا ہٹا کر دیکھا اور جونہی اس یہودی کی نظر اس مہر نبوت پر پڑی تو وہ غش کھا کر گر گیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ کیا ہوا؟ اس یہودی نے کہا کہ قسم بخدا نبوت کا سلسلہ بنی اسرائیل سے نکل گیا ہے (حاکم)۔ (28) عمیصا نامی راہب اہل مکہ کو کہا کرتا تھا کہ اے اہل مکہ! قریب ہی تمہارے خاندان میں ایک بچہ پیدا ہونے والا ہے کہ عرب جس کی اطاعت کریں گے اور وہ عجم کا مالک ہوگا اور یہی زمانہ اس کی آمد کا ہے۔ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو اس راہب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا محترم حضرت عبدالمطلب کو کہا کہ وہ بچہ تمہارے خاندان میں پیدا ہو چکا ہے جس کے متعلق میں تم سے گفتگو کرتا رہتا تھا (المواھب اللدنیہ)۔

خاتم الانبیاء

(1) مجھے تمام پیغمبروں پر چھ چیزوں سے بزرگی دی گئی۔ مجھے جامع الفاظ دیئے گئے، ہیبت سے میری مدد کی گئی، میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں، میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنائی گئی، میں ساری مخلوق کی طرف بھیجا گیا اور مجھ پر نبی ختم کر دیئے گئے (مسلم)۔ (2) میرے پانچ نام ہیں، میں محمد اور احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ سبحانہ تقدس کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں فرمائے گا اور میں عاقب ہوں یعنی آخری نبی ہوں (بخاری)۔ (3) میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (ابوداؤد، ترمذی)۔ (4) رسولوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا ہے (متفق علیہ)۔ (5) ہم (بعثت کے اعتبار سے) آخری (نبی) ہیں اور ہم قیامت کے دن اوّل ہوں گے اور میں ایک بات کہتا ہوں مگر فخر نہیں کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ سبحانہ تقدس کے خلیل ہیں، موسیٰ علیہ السلام اللہ سبحانہ تقدس کے برگزیدہ ہیں اور میں اللہ سبحانہ تقدس کا محبوب ہوں اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے پاس ہوگا (دارمی)۔ (6) میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس

www.HaqWaliSarkar.com

نے بہت حسین وجمیل ایک گھر بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس گھر کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے یہ کہنے لگے کہ اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں (قصرِ نبوت کی) وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (متفق علیہ)۔ (7) اللہ سبحانہ تقدس نے میرے لیے تمام روئے زمین کو لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق اور مغارب کو دیکھ لیا۔ عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے کہ ان میں سے ہر ایک کا زعم ہوگا کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (متفق علیہ)۔ (8) بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میرے بعد بکثرت خلفاء ہوں گے (متفق علیہ)۔ (9) رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول ہوگا (احمد، ترمذی، حاکم)۔ (10) میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد (یعنی آخر مساجد الانبیاء) ہے (مسلم)۔ (11) میں پیدائش میں سب سے پہلا ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں (کنز العمال)۔ (12) بے شک میں اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک خاتم النبیین تھا اور بیشک (اس وقت) آدم اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے (احمد)۔ (13) میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور فخر نہیں (کنز العمال، دارمی)۔ (14) میں محمد نبی اُمّی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (احمد)۔ (15) میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو (ابن ماجہ)۔ (16) میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے سو تم اپنے رب کی عبادت کرو اور پانچ نمازیں پڑھو اور اپنے مہینہ کے روزے رکھو اور اپنے حکام کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ (تبیان القرآن)۔ (17) ہم قیامت کے دن ستر امتوں کو مکمل کریں گے اور ہم ان میں سب سے آخری اور سب سے بہتر امت ہیں (احمد، دارمی، ابن ماجہ)۔ (18) مجھ سے خیر کی ابتدا کی گئی ہے اور میں بعثت میں سب نبیوں میں آخر ہوں (تبیان القرآن)۔ (19) جب مجھے آسمانوں کی معراج کرائی گئی تو میرے رب عزوجل نے مجھے اپنے قریب کیا حتیٰ کہ میرے اور اس کے درمیان دو کمانوں کے سروں کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک تو اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ اے میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ کو اس کا غم ہے کہ آپ کو سب نبیوں کا آخر بنایا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اے میرے رب! نہیں۔ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو میرا اسلام پہنچا دیں اور ان کو خبر دیں کہ میں نے

www.HaqWaliSarkar.com

ان کو آخری بنایا ہے تا کہ میں دوسری امتوں کو ان کے سامنے شرمندہ کروں اور ان کو کسی امت کے سامنے شرمندہ نہ کروں (کنز العمال)۔ (20) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گوہ سے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ تو اس نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سبحانہ تقدس کے رسول اور خاتم النبیین ہیں (طبرانی)۔ (21) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تمام لوگوں سے افضل ہے مگر وہ نبی نہیں ہے (تبیان القرآن)۔ (22) اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ابن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوتے (ترمذی، احمد، حاکم)۔ (23) اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم میرے لیے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے حضرت ہارون علیہ السلام تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (متفق علیہ)۔ (24) اے ابوذر (رضی اللہ عنہ)! پہلے رسول آدم (علیہ السلام) ہیں اور آخری رسول محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں (کنز العمال)۔ (25) میں قیامت کے ساتھ ان دو انگلیوں کی طرح مبعوث کیا گیا ہوں (بخاری)۔ (26) میں ایک ہزار (یعنی کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار) سے زائد انبیاء کا خاتم ہوں (حاکم)۔

دُرودِ پاک

(1) جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اس پر دس بار درود (رحمت) نازل فرمائے گا (مسلم)۔ (2) قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھا (ترمذی)۔ (3) جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف کیے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کیے جائیں گے (نسائی)۔ (4) جب کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے (ظاہری) انتقال کے بعد بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں انتقال کے بعد بھی کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس نے زمین پر یہ بات حرام فرما دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے، پس اللہ سبحانہ تقدس کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے (ابو داؤد، ابن ماجہ، احمد، حاکم)۔ (5) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے (ترمذی)۔ (6) اصل بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ

www.HaqWaliSarkar.com

پڑھے (ترمذی)۔ ⑦ میرے اوپر روشن رات اور روشن دن یعنی جمعہ کی رات اور دن میں کثرت سے درود پڑھا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے اور میں تمہارے لیے دعا و استغفار کرتا ہوں (بیہقی)۔ ⑧ اللہ سبحانہ تقدس کے کچھ فرشتے زمین میں سیر و سیاحت کرتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں (نسائی، دارمی)۔ ⑨ جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے اَسّی (80) برس کے گناہ محو فرما دے گا (یعنی معاف فرما دے گا) (دُرِّ مختار)۔ ⑩ ایک دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور بشاشت چہرۂ اقدس میں نمایاں تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رب فرماتا ہے کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے، میں اس پر دس بار رحمت بھیجوں گا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھے میں اس پر دس بار سلامتی بھیجوں گا (نسائی، دارمی)۔ ⑪ مجھ پر درود بھیجا کرو کہ تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے تم جہاں بھی ہو (نسائی)۔ ⑫ جبرائیل نے مجھ سے کہا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشخبری نہ دوں کہ اللہ سبحانہ تقدس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے گا میں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کہے گا میں اس پر سلامتی بھیجوں گا (احمد)۔ ⑬ جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے اللہ سبحانہ تقدس اور فرشتے اس پر ستر بار رحمت بھیجتے ہیں (احمد)۔ ⑭ جو لوگ کچھ دیر کسی جگہ بیٹھیں اور اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر کے بغیر اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے بغیر وہاں سے متفرق (الگ) ہو گئے تو انہوں نے نقصان کیا۔ اگر اللہ سبحانہ تقدس چاہے تو (انہیں) عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے (حاکم)۔ ⑮ جب کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ سبحانہ تقدس کی حمد اور اس کی ثناء کرے اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے اور پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، احمد)۔ ⑯ ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ پر بکثرت درود پڑھتا ہوں لہٰذا میں اپنی دعا کا کتنا حصہ درود کے لئے مقرر کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جتنا تو چاہے۔ صحابی نے عرض کیا کہ میں ایک چوتھائی وقت درود کے لیے مقرر کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جتنا تو چاہے اور اگر زیادہ کرے تو تیرے حق میں بہتر ہے۔ صحابی نے عرض کیا کہ میں آدھا وقت درود کے لیے مقرر کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جتنا تو چاہے اور اگر وقت زیادہ کر لے تو تیرے حق میں بہتر ہے۔ صحابی نے پھر

www.HaqWaliSarkar.com

عرض کیا کہ میں دو تہائی وقت درود کے لیے مقرر کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جتنا تو چاہے اور اگر زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ صحابی نے پھر عرض کیا کہ میں اپنی دعا کا سارا وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کے لئے مقرر کر لیتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اب تو اپنے غم سے کفایت (کمی) کیا جائے گا اور تیرے گناہ تجھ سے دور کر دیئے جائیں گے (ترمذی)۔ ⑰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ منبر شریف پر چڑھتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آمین! آمین! آمین!۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جس نے اپنے والدین میں سے کسی کو پایا، پھر ان دونوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش نہ آیا اور مر کر جہنم میں داخل ہو گیا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو اپنی رحمت سے دور فرما دے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین فرمایئے تو میں نے کہا آمین! پھر جبرائیل نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی اور اسے جہنم میں داخل کر دیا گیا تو اللہ سبحانہ تقدس اسے بھی اپنی رحمت سے دور فرما دے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین فرمایئے تو میں نے کہا آمین! پھر جبرائیل نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرودِ پاک نہ پڑھا اور مر کر جہنم میں داخل ہو گیا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو بھی اپنی رحمت سے دور فرما دے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین فرمایئے تو میں نے کہا آمین! (حاکم)۔ ⑱ جو شخص مجھ پر سلام پڑھتا ہے اللہ سبحانہ تقدس مجھ پر میری روح کو واپس کر دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں (ابوداؤد، بیہقی)۔

سنتِ مبارکہ

① میرے تمام امتی جنت میں داخل ہوں گے مگر جس نے میرا انکار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ انکار کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ ہی میرا منکر ہے (بخاری)۔ ② جو میری امت کے بگاڑ (فتنوں) کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑے گا اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے (مشکوٰۃ)۔ ③ جو میری سنت سے محبت رکھے گا اس نے مجھ سے

www.HaqWaliSarkar.com

محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا (ترمذی)۔ ④ تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنت کا اتباع لازم ہے، اس پر عمل کرو اور ان کے طریقے کو داڑھوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجه)۔ ⑤ میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ چھپر کٹ (مسند) پر تکیہ لگائے آرام کرتا ہو اور اس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم بیان کیا جائے یا کسی بات کو کرنے سے منع کیا جائے اور وہ اس کے جواب میں یہ کہے کہ ہم نہیں جانتے، ہم نے تو وہی کیا ہے یا کریں گے جو ہم نے اللہ سبحانہ تقدس کی کتاب میں دیکھا ہے (احمد، ابن ماجه، ترمذی، ابوداؤد)۔ ⑥ جو شخص جس قوم سے مشابہت کرے گا تو وہ ان ہی میں سے ہوگا (ابوداؤد، احمد)۔ ⑦ اللہ سبحانہ تقدس لعنت کرے ان مردوں پر جو عورتوں کے ہم شکل بنیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی ہم شکل بنیں (بخاری)۔ ⑧ میری امت پر ایک زمانہ ضرور ایسا آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا، بالکل ہو بہو ایک دوسرے کے مطابق (یعنی میری امت بنی اسرائیل کی پیروی کرے گی) یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کسی نے اپنی ماں سے اعلانیہ بدفعلی کی ہوگی تو میری امت میں ضرور کوئی ہوگا جو ایسا کرے گا اور بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئی اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں ایک فرقے کے سوا باقی تمام فرقے والے ناری اور جہنمی ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ ایک فرقہ کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ اسی مذہب پر ہوں گے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں (ترمذی)۔ ⑨ حمد و صلوٰۃ کے بعد یقیناً بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا طریقہ ہے (مسلم)۔ ⑩ جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں (متفق علیه)۔ ⑪ آگاہ رہو کہ مجھے قرآن بھی دیا گیا اور اس کے ساتھ اس کا مثل بھی (یعنی احادیثِ مبارکہ) اور خبردار قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا اپنی مسہری پر کہے کہ صرف قرآن کو تھام لو اور اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو حالانکہ اللہ سبحانہ تقدس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی حرام ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ تقدس کا حرام فرمایا ہوا ہو (ابوداؤد)۔ ⑫ جو میری مردہ سنت کو جو میرے بعد فنا کر دی گئی زندہ کرے اسے ان تمام کے برابر ثواب ہوگا جو اس پر عمل کریں اس کے بغیر کہ ان تمام عمل کرنے والوں کے ثواب سے کچھ کم ہو اور جو گمراہی کی بدعت ایجاد کرے جس سے اللہ سبحانہ تقدس اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) راضی نہیں

www.HaqWaliSarkar.com

اس پر ان سب کے برابر گناہ ہوگا جو اس پر عمل کرنے والے ہوں گے اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ کرے گا (ترمذی)۔ ⑬ میں نے تم میں دو ایسی چیزیں چھوڑی ہیں کہ جب تک تم انہیں مضبوطی سے تھامے رہو گے تو گمراہ نہیں ہو گے اور وہ اللہ کی کتاب اور اس کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سنت ہے (مالك)۔ ⑭ جو شخص ہمارے غیر کے ساتھ مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں لہٰذا یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت نہ کرو (ترمذی)۔ ⑮ چھ قسم کے لوگوں پر میں لعنت کرتا ہوں اور اللہ سبحانہ تقدس بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہے وہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان چھ لوگوں میں سے چھٹے شخص کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ شخص جو میری سنتِ (مبارکہ) کا تارک ہو (ترمذی، ابن ماجه، حاکم)۔ ⑯ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے علاوہ کسی کی مشابہت اختیار کرے تو تم لوگ یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت نہ کرو (المعجم الاوسط)۔ ⑰ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ یہودی عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ یہودیوں نے عرض کی کہ یہ نیک دن ہے، یہ وہ دن ہے جس میں اللہ سبحانہ تقدس نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری نسبت موسیٰ (علیہ السلام) سے میرا تعلق زیادہ ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن (خود) روزہ رکھا اور (دوسروں کو) اس دن روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا (بخاری)۔ ⑱ عاشوراء کے دن کا روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں کی مخالفت کرو، عاشوراء کے دن سے پہلے یا بعد میں ایک دن روزہ رکھو (احمد، مسند عبد اللہ بن العباس)۔

معراج شریف

① جب مجھے معراج کی شب آسمانوں پر لے جایا گیا تو میں نے ہر آسمان پر اپنا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا ہوا دیکھا (خصائص الکبریٰ)۔ ② میں نے اپنے رب کو دیکھا (احمد)۔ ③ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو رسول

www.HaqWaliSarkar.com

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نور دیکھا ہے جس جگہ بھی اسے دیکھا ہے (مسلم)۔ ④ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو اپنی چشمِ ظاہر سے دیکھا۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نظر اپنے رب کی طرف ڈالی؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نظر سے اپنے رب کو دیکھا۔ اللہ سبحانہ تقدس نے کلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے، خُلَّت (دوستی) کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے اور (اپنے) دیدار کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے مخصوص فرمایا (طبرانی)۔ ⑤ معراج کی رات براق لایا گیا جو سفید گدھے سے اونچا اور خچر سے تھوڑا چھوٹا ایک چوپایہ تھا، میں اس پر سوار ہوا اور بیت المقدس آیا اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی۔ میں مسجد اقصیٰ سے باہر آیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دو پیالے پیش کیے، ایک شربت کا اور دوسرا دودھ کا اور میں نے دودھ کو پسند کیا۔ اس کے بعد ہم آسمانِ دنیا کی طرف پہنچے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دستک دی تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ کہنے لگے کہ جبرائیل۔ پھر پوچھا گیا کہ ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پھر پوچھا گیا کہ کیا ان کے لیے کوئی بھیجا گیا ہے؟ جبرائیل نے کہا کہ ہاں ان کی طرف بھیجا گیا ہے تو ہمارے لئے دروازہ کھل گیا اور وہاں میں نے حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعائے خیر دی۔ اس کے بعد ہم دوسرے آسمان پر پہنچے اور یہاں پر بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام سے سوال و جواب ہوئے اور پھر دروازہ کھل گیا، وہاں میں نے دو خالہ زاد بھائیوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعائے خیر دی۔ اس کے بعد ہم تیسرے آسمان پر پہنچے اور یہاں پر بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام سے سوال و جواب ہوئے اور پھر دروازہ کھل گیا، وہاں میں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعائے خیر دی۔ اس کے بعد ہم چوتھے آسمان پر پہنچے تو یہاں پر بھی حضرت جبرائیل سے سوال و جواب کے بعد دروازہ کھل گیا، میں نے وہاں حضرت ادریس علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعائے خیر دی۔ اس کے بعد ہم پانچویں آسمان پر پہنچے اور یہاں بھی سوال و جواب کے بعد دروازہ کھل گیا، میں نے وہاں حضرت ہارون علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے مرحبا کہا اور مجھ کو دعائے خیر دی۔ اس کے بعد ہم چھٹے آسمان پر پہنچے اور یہاں بھی سوال و جواب کے بعد دروازہ کھل گیا، میں نے وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور پھر دعائے خیر دی۔ اس کے بعد ہم ساتویں آسمان پر پہنچے اور یہاں بھی سوال و جواب کے بعد دروازہ کھل گیا، وہاں میں

www.HaqWaliSarkar.com

نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت المعمور سے اپنی پشت لگائے بیٹھے دیکھا۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ لے گئے اور مجھ پر اور میری امت پر ایک رات اور دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں، پھر میں چھٹے آسمان پر اُترا اور دوبارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملا۔ انہوں نے نمازوں کی فرضیت کے بارے میں پوچھا تو میں نے بتایا کہ پچاس نمازیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اپنے رب کے حضور واپس جایئے اور نماز میں کمی کیلئے عرض کیجیے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ پھر میں بارگاہِ الٰہی میں واپس گیا اور نمازوں کی کمی کیلئے عرض کیا تو بارگاہِ کریمی سے پانچ نمازیں کم ہوگئیں اور میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جا کر بتایا۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کی برداشت کم ہے، رب کے حضور جایئے اور مزید کمی کے لئے درخواست کیجیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اسی طرح میں اپنے رب کے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا یہاں تک کہ رب نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہر دن کے لیے پانچ نمازیں ہیں اور ہر نماز دس نمازوں کے قائم مقام ہے۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا اور ان کو بتایا تو انہوں نے کہا کہ آپ پھر واپس جایئے اور کمی کیلئے درخواست کیجیے۔ میں نے کہا کہ اب تو کمی کیلئے درخواست کرتے ہوئے مجھے حیا آتی ہے (مسلم)۔ ❻ میں حطیم میں کھڑا تھا اور قریش مجھ سے سفرِ معراج کے متعلق سوالات کر رہے تھے تو انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی ایسی چیزوں کے متعلق سوالات کیے جو مجھے یاد نہ رہی تھیں تو میں اتنا غمگین ہوا جتنا کبھی نہ ہوا تھا تو اللہ سبحانہ تقدس نے میرے سامنے بیت المقدس کر دیا۔ میں اسے دیکھ رہا تھا اور وہ جس چیز کے متعلق مجھ سے پوچھتے میں انہیں بتا دیتا تھا (مسلم)۔

شفاعت

❶ مجھے اختیار دیا گیا کہ چاہے میں قیامت کے روز شفاعت کرلوں یا پھر میری امت میں سے آدھی امت کو جنت میں داخل کر دیا جائے۔ میں نے اس میں سے شفاعت کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ عام ہوگی اور تم شاید یہ خیال کرو کہ وہ متقین کے لیے ہوگی، نہیں بلکہ وہ گناہ گاروں اور خطا کاروں کے لیے بھی ہوگی (ابن ماجہ)۔ ❷ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ ❸ میرے پاس اللہ

www.HaqWaliSarkar.com

سبحانہ تقدس کے پاس سے آنے والا آیا تو مجھے اختیار دیا کہ میں شفاعت اختیار کروں یا میری آدھی امت کو جنت میں داخل فرمائے تو میں نے شفاعت اختیار کی اور یہ شفاعت اس شخص کے لیے ہے جو کسی چیز کو اللہ سبحانہ تقدس کا شریک نہ ٹھہرائے (ترمذی، ابن ماجہ)۔ ④ سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت منظور ہوگی (مسلم)۔ ⑤ روزِ حشر انبیاء کے لیے سونے کے منبر ہوں گے جن پر وہ تشریف فرما ہوں گے اور میں اپنے منبر پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ اللہ سبحانہ تقدس کے سامنے اس خوف سے کھڑا ہوں گا کہ ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دیا جائے اور میری امت رہ جائے۔ میں اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں عرض کروں گا کہ میری امت میری امت۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا چاہتے ہو جو میں تمہاری امت کے ساتھ کروں۔ میں عرض کروں گا کہ ان کو حساب سے جلدی فارغ فرما دے حتیٰ کہ جن لوگوں کو جہنم کی طرف بھیجا جا رہا ہے میں ان کو جنت کا پروانہ دے دوں۔ پھر جہنم کا داروغہ مالک کہے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے اپنی امت پر اپنے رب کے غضب کے لیے کچھ بھی نہیں چھوڑا (خصائص الکبریٰ)۔ ⑥ لوگوں میں زیادہ کامیاب میری شفاعت سے قیامت کے دن وہ ہوگا جس نے اپنے خالص نفس سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہا (بخاری)۔ ⑦ عرفہ کی شام کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے لیے مغفرت کی دعا مانگی اور وہ دعا مقبول ہوئی۔ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ میں نے انہیں بخش دیا سوائے حقوق العباد کے کہ مظلوم کے لیے ظالم سے مواخذہ کروں گا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا کہ اے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا کر دے اور ظالم کی مغفرت فرما دے۔ اُس دن یہ دعا مقبول نہ ہوئی لیکن پھر مزدلفہ میں صبح کے وقت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی دعا کا اعادہ کیا تو اُس وقت یہ دعا مقبول ہوئی اور اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا (ابن ماجہ)۔ ⑧ ہر نبی کی ایک دعا خصوصاً قبول ہوتی ہے تو ہر نبی نے اپنی وہ دعا یہاں استعمال کر لی اور میں نے اپنی دعا روزِ قیامت کے لیے (اپنی امت کی شفاعت کے واسطے) بچا رکھی ہے چنانچہ میری وہ دعا ان شاء اللہ تعالیٰ میرے ہر اس امتی کو پہنچے گی جو اس طرح مرے کہ اللہ سبحانہ تقدس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو (متفق علیہ)۔ ⑨ روزِ حشر شفاعت کے لیے سب لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں اپنے رب کے پاس اس کے مقرر گھر میں حاضری کی اجازت مانگوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی۔ جب میں اللہ سبحانہ تقدس کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا، پھر جتنا اللہ سبحانہ

www.HaqWaliSarkar.com

تقدس چاہے گا مجھے چھوڑے رکھے گا اور پھر فرمائے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی، مانگو کہ تم کو دیا جائے گا۔ تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ سبحانہ تقدس کی وہ حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر شفاعت کروں گا اور میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ پھر میں وہاں سے چلوں گا اور انہیں آگ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا۔ پھر دوسری بار لوٹوں گا اور اپنے رب سے اس کے گھر میں اجازت مانگوں گا اور مجھے وہاں کی اجازت دی جائے گی۔ جب میں اللہ سبحانہ تقدس کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا، جب تک اللہ سبحانہ تقدس چاہے گا اتنا مجھے سجدے میں چھوڑے رکھے گا اور پھر فرمائے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سر اٹھاؤ اور کہو کہ آپ کی سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی، مانگو کہ عطا کیے جاؤ گے۔ تب میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ایسی حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا اور پھر شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ پھر میں روانہ ہوں گا اور انہیں آگ سے نکالوں گا اور انہیں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری بار لوٹوں گا اور اپنے رب سے اس کی جگہ میں اجازت مانگوں گا اور مجھے اس پر اجازت دی جائے گی۔ جب میں اللہ سبحانہ تقدس کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا، جب تک اللہ سبحانہ تقدس مجھے چھوڑے رکھنا چاہے گا چھوڑے رکھے گا۔ پھر رب فرمائے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سر اٹھاؤ اور کہو کہ آپ کی سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی، مانگو کہ آپ کو دیا جائے گا۔ تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی وہ حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا اور پھر شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ پھر میں وہاں سے روانہ ہوں گا اور انہیں آگ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا حتیٰ کہ آگ میں صرف وہ ہی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے روکا یعنی جن پر ہمیشگی ضروری ہوگئی۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی کہ قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر اٹھائے۔ اور پھر ارشاد فرمایا کہ یہ مقامِ محمود وہ ہے جس کا تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا ہے (متفق علیہ)۔

زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

1. جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں

www.HaqWaliSarkar.com

کرسکتا (متفق علیہ)۔ ❷ جو شخص میری زیارت کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع یا شہید (گواہ) ہوں گا (بیہقی)۔ ❸ جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا (متفق علیہ)۔ ❹ میری اُمت میں سے میرے ساتھ شدید محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی تمنا یہ ہوگی کہ کاش وہ اپنے سب اہل وعیال اور مال واسباب کے بدلے میں میری زیارت کرلیں (مسلم، احمد)۔

زیارتِ قبرِ انور

❶ جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر (شریف) کی زیارت کی تو وہ ایسا ہی ہے کہ جیسے میری حیات میں میری زیارت سے مشرف ہوا (دار قطنی، طبرانی)۔ ❷ جو میری قبر شریف کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے (دار قطنی، بیہقی)۔ ❸ جو میری (قبر شریف کی) زیارت کو آئے اور سوا میری زیارت کے اور کسی حاجت کے لیے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن میں اُس کا شفیع بنوں (طبرانی)۔ ❹ جس نے میری وفات کے بعد میری (قبر شریف کی) زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جو حرمین میں مرے گا قیامت کے دن امن والوں میں اُٹھے گا (بیہقی)۔ ❺ جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اُس نے مجھ پر جفا کی (دار قطنی)۔ ❻ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے گھر (یعنی جس میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ اطہر ہے) میں داخل ہوتی تو اپنے زائد کپڑے اتار دیتی (زائد کپڑے جو غیروں کے سامنے ستر پوشی کیلئے ضروری ہوتے ہیں مثلاً دوپٹہ، چادر وغیرہ) اور اپنے دل میں یہ کہتی کہ یہاں تو صرف میرے شوہر اور میرے والد ہیں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدفون ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حیا کی وجہ سے رب کی قسم میں وہاں نہیں گئی مگر اچھی طرح اپنے اوپر کپڑوں کو لپیٹ کر (احمد)۔ ❼ جو (شخص) میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں بذاتِ خود اس کو سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ (بھی) مجھے پہنچا دیا جاتا ہے (بیہقی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

مدینہ منورہ

❶ ایسا کوئی شہر نہیں جسے دجال روند نہ ڈالے سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے کہ اس کے راستوں میں سے ایسا کوئی راستہ نہیں جس میں صف بستہ فرشتے نہ ہوں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں چنانچہ وہ زمین شور میں اترے گا اور پھر مدینہ اپنے باشندوں پر تین بار کانپے گا (زلزلہ آئے گا) تو ہر کافر و منافق دجال کی طرف نکل جائے گا (متفق علیہ)۔ ❷ مدینہ لوگوں کے لیے بہتر ہے اگر جانتے لہٰذا مدینہ کو جو شخص بطور اعراض چھوڑے گا اللہ سبحانہ تقدس اس کے بدلے میں اُسے لائے گا جو اس سے بہتر ہوگا اور مدینہ کی تکلیف و مشقت پر جو ثابت قدم رہے گا روزِ قیامت میں اس کا شفیع یا شہید ہوں گا (مسلم)۔ ❸ یا الٰہی! تو مدینہ کو ہمارا محبوب بنا دے جیسے ہم کو مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے لیے درست فرما دے اور اس کے صاع و مُد میں برکت عطا فرما (مسلم)۔ ❹ یا الٰہی! جو اہلِ مدینہ پر ظلم کرے اور انہیں ڈرائے تو تُو اسے خوف میں مبتلا کر اور پھر ارشاد فرمایا کہ اس پر اللہ سبحانہ تقدس اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہو اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے نہ نفل (طبرانی)۔ ❺ میرا جو بھی امتی مدینہ کی سختیوں اور تکالیف پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں گا (مسلم)۔ ❻ جو بھی شخص مدینہ والوں سے فریب کرے گا وہ شخص ایسے گُھل جائے گا جیسے پانی میں نمک گُھل جاتا ہے (متفق علیہ)۔ ❼ جو مدینہ میں مر سکے وہ وہاں ہی مرے کیونکہ میں مدینہ میں مرنے والوں کی شفاعت کروں گا (احمد، ترمذی)۔ ❽ یا الٰہی! جو برکتیں تو نے مکہ مکرمہ میں دی ہیں اس سے دوگنی برکتیں مدینہ منورہ میں دے (متفق علیہ)۔ ❾ اے اللہ! تو نے مجھے محبوب ترین زمین (مکہ مکرمہ) سے جانے کا حکم دیا ہے، اب تو مجھے ایسی سرزمین پر ٹھہرا جو تیرے نزدیک بہت ہی پیاری ہے (حاکم)۔ ❿ میری اس مسجد (مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ایک نماز دوسری مسجدوں میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے (متفق علیہ)۔ ⓫ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے (متفق علیہ)۔

www.HaqWaliSarkar.com

شانِ انبیاء کرام

(1) انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں (بیہقی)۔ (2) اللہ سبحانہ تقدس نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کو کھانا حرام فرمادیا ہے لہٰذا اللہ سبحانہ تقدس کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیے جاتے ہیں (ابن ماجه، مشکوٰۃ)۔ (3) اللہ سبحانہ تقدس نے انبیاء کرام کے جسموں کو زمین پر (کھانا) حرام فرمادیا ہے (ابوداؤد، نسائی، دارمی، بیہقی)۔ (4) انبیاء کرام کی آنکھیں سوتی ہیں اور ان کا دل جاگتا ہے (متفق علیه)۔ (5) انبیاء کرام کا ذکر عبادت اور اولیاء کرام کا ذکر گناہوں کا کفارہ ہے (الجامع الصغیر)۔ (6) فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا اور شیطان کو سیاہ آگ کے شعلہ سے پیدا کیا گیا اور حضرت آدم علیہ السلام کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جس کا تمہارے سامنے بیان کیا گیا (یعنی مٹی سے) (مسلم)۔ (7) جب اللہ سبحانہ تقدس نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو ان کی پشت سے ان کی اولاد کی روحیں نکلیں جنہیں اللہ سبحانہ تقدس قیامت تک پیدا فرمانے والا ہے اور ان میں سے ہر انسان کی دو آنکھوں کے درمیان نور کی چمک دی۔ پھر انہیں حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش فرمایا۔ انہوں نے عرض کی کہ یارب! یہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ یہ تمہاری اولاد ہے۔ آپ علیہ السلام نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا تو ان کی آنکھوں کے درمیان کی چمک پسند آئی، عرض کی کہ یارب! یہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ (حضرت) داؤد (علیہ السلام)۔ عرض کی کہ یارب! ان کی عمر کتنی مقرر فرمائی ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ساٹھ سال۔ عرض کی کہ اے میرے رب! میری عمر میں سے چالیس سال انہیں بڑھادے (ترمذی)۔ (8) حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کے سامنے مباحثہ کیا جس میں حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ وہی آدم (علیہ السلام) ہیں جنہیں اللہ سبحانہ تقدس نے اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا، آپ میں اپنی خاص روح پھونکی، آپ کو اپنے فرشتوں سے سجدہ کرایا، اپنی جنت میں رکھا، اس کے باوجود آپ نے اپنی لغزش کے سبب لوگوں کو (جنت سے) نیچے زمین کی طرف اتار دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ آپ وہی موسیٰ (علیہ السلام) ہیں جنہیں اللہ سبحانہ تقدس نے اپنی رسالت کے لیے

www.HaqWaliSarkar.com

چن لیا اور ہم کلامی کا شرف بخشا، آپ کو (تورات کی) تختیاں عطا کیں جن میں ہر چیز کا کھلا بیان ہے اور اپنا راز کہنے کے لیے مقرب بنایا۔ بتائیں! آپ کی معلومات کے مطابق اللہ سبحانہ تقدس نے میری تخلیق سے کتنا عرصہ پہلے توریت لکھ دی تھی؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ چالیس سال پہلے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ کیا آپ نے توریت میں پڑھا ہے کہ آدم علیہ السلام نے اپنے رب کی فرمانبرداری سے لغزش کی تو کامیاب نہ ہوئے؟ کہا کہ ہاں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ کیا آپ میرے اس عمل پر کلام کر رہے ہیں جس کے بارے میں اللہ سبحانہ تقدس نے میری تخلیق سے چالیس سال پہلے لکھ دیا تھا کہ میں یہ عمل کروں گا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پس (یہ فرما کر) حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے (مسلم)۔ ⑨ قیامت کے دن ایمان والے جمع ہوں گے اور کہیں گے کہ کاش! ہمارے رب کی بارگاہ میں کوئی سفارش کر دے، پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے والد ہیں، اللہ سبحانہ تقدس نے خاص اپنے دستِ قدرت سے آپ کی تخلیق فرمائی اور آپ کو اپنے فرشتوں سے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے ناموں کا علم دیا (بخاری)۔ ⑩ سب سے پہلے جس نے قلم سے لکھا وہ (حضرت) ادریس (علیہ السلام) ہیں (الجامع الصغیر)۔ ⑪ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں بہترین افراد پانچ ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (الجامع الصغیر)۔ ⑫ (قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام لوگوں سے فرمائیں گے کہ) تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ چنانچہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اے نوح علیہ السلام! بیشک زمین والوں کی طرف آپ ہی پہلے رسول ہیں اور بلا شبہ اللہ سبحانہ تقدس نے آپ کو شکر گزار بندہ قرار دیا لہٰذا اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر دیجئے کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں (بخاری)۔ ⑬ جب گھر میں سانپ نمودار ہو تو اس سے کہہ دو کہ ہم حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے معاہدوں کے واسطے تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ہمیں نہ ستا، پھر بھی اگر وہ واپس آئے تو اسے مار دو (ترمذی)۔ ⑭ اللہ سبحانہ تقدس ہم پر اور عاد کے بھائی (حضرت ہود علیہ السلام) پر رحم فرمائے (ابن ماجہ)۔ ⑮ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حضرات انبیاء کرام کا تذکرہ فرماتے تو اپنے آپ سے ابتدا کرتے اور فرماتے کہ اللہ سبحانہ تقدس کی ہم پر رحمت ہو اور حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام پر رحمت ہو (احمد، مسند الانصار)۔

www.HaqWaliSarkar.com

(16) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام حجر سے گزرے تو ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! معجزات کا مطالبہ نہ کرو، کیونکہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے معجزے کا مطالبہ کیا (تو اللہ سبحانہ تقدس نے ان کے لیے اونٹنی بھیجی) جو اس گھاٹی سے باہر آتی اور اسی کے اندر چلی جاتی تھی (احمد)۔ (17) میں اس وقت بھی اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک ام الکتاب میں آخری نبی لکھا ہوا تھا جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی حالت خمیر میں تھے اور میں اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں (احمد، مسند الشامیین)۔ (18) اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے بھی اپنا خلیل بنایا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ضرور ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کو بناتا (مسلم)۔ (19) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ سبحانہ تقدس نے ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو سکھا دیا ہے لیکن آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہو کہ (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ o اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ o) (ترجمہ) اے اللہ سبحانہ تقدس! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر رحمتیں بھیج جیسے تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمتیں بھیجیں، بیشک تو تعریف کے لائق، بزرگی والا ہے۔ اے اللہ سبحانہ تقدس! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایسی ہی برکتیں بھیج جیسی برکتیں ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر اتاریں، بیشک تو تعریف کے لائق، بزرگی والا ہے (بخاری)۔ (20) حضرت سائبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئیں تو ان کے گھر میں ایک نیزہ رکھا ہوا دیکھ کر عرض کی کہ اے ام المؤمنین! آپ اس کے ساتھ کیا کرتی ہیں؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم اس کے ساتھ چھپکلیوں کو مارتی ہیں کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس کے نبی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو زمین کا ہر جانور اس آگ کو بجھا رہا تھا لیکن چھپکلی اس پر پھونکیں مارتی رہی (تاکہ آگ مزید تیز ہو)۔ پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا (ابن ماجہ)۔ (21) حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھپکلی کو قتل کرنے کا حکم دیا اور

www.HaqWaliSarkar.com

ارشاد فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر پھونکیں مارتی تھی (بخاری)۔ (22) شبِ معراج میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنی امت کو میرا پیغام پہنچائیں اور انہیں بتادیں کہ جنت کی زمین بہت زرخیز اور وہاں کا پانی بہت شیریں ہے، جنت میں زمین بہت سفید ہے اور وہاں کے درخت پر یہ کلمات ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (ترجمہ) اللہ سبحانہ تقدس پاک ہے، اسی کی تعریف ہے، اللہ سبحانہ تقدس کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سبحانہ تقدس بہت بڑا ہے (ترمذی)۔ (23) بے شک جنت میں موتیوں سے بنا ہوا ایک محل ہے جس میں نہ ہی دراڑیں ہیں اور نہ ہی کوئی کمزوری ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس نے اسے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمانی کے لیے تیار کیا ہے (مسند بزار)۔ (24) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلہ اسلم کے ایک گروہ کے پاس تشریف لائے جو بازار میں تیراندازی کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے بنی اسماعیل! تیر چلاؤ کیونکہ تمہارے والد (حضرت اسماعیل علیہ السلام) تیرانداز تھے اور میں فلاں گروہ کے ساتھ ہوں۔ یہ سن کر انہوں نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا ہوا؟ عرض کیا کہ جب آپ دوسرے گروہ کے ساتھ ہیں تو ہم تیراندازی کی جرأت کیسے کر سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیراندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں (بخاری)۔ (25) بے شک کریم، کریم کے بیٹے، کریم کے فرزند اور کریم کے صاحبزادے یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں (ترمذی)۔ (26) عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! لوگوں میں کون زیادہ عزت والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو تم میں بڑا پرہیزگار ہے۔ عرض کیا کہ ہم اس کے بارے میں نہیں پوچھ رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں بڑے معزز یوسف (علیہ السلام) ہیں کہ (خود) اللہ سبحانہ تقدس کے نبی ہیں اور نبی (یعقوب علیہ السلام) کے بیٹے اور نبی (اسحاق علیہ السلام) کے بیٹے اور وہ خلیل اللہ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے بیٹے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم اس کے بارے میں نہیں پوچھ رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم مجھ سے اہل عرب کے آباؤ اجداد کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ عرض کیا گیا کہ جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان میں سے جو جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں جب کہ عالم ہو جائیں (بخاری)۔ (27) حضرت یوسف علیہ السلام کو خوبصورتی کا ایک حصہ دیا گیا (احمد، مسند انس بن مالک)۔ (28) حضرت ایوب علیہ السلام لوگوں میں سب سے بڑھ کر عالم، صابر اور غصہ پینے والے تھے

www.HaqWaliSarkar.com

(نور الاصول)۔ (29) حضرت ایوب علیہ السلام قیامت کے دن صبر کرنے والوں کے سردار ہوں گے (تاریخ ابن عساکر)۔ (30) میں تمہاری اللہ سبحانہ تقدس کے اس اسم اعظم کی طرف رہنمائی نہ کروں جس کے ساتھ جب بھی دعا کی جائے تو وہ قبول ہو جائے اور جب سوال کیا جائے تو عطا ہو جائے اور وہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ہے جو انہوں نے اندھیروں میں تین بار کی تھی۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ خاص تھی یا تمام مسلمانوں کے لیے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے اللہ سبحانہ تقدس کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ اور اسے غم سے نجات بخشی اور ہم ایمان والوں کو ایسے ہی نجات دیتے ہیں (حاکم)۔ (31) عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کدو شریف بہت پسند فرماتے ہیں تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں کیونکہ یہ میرے بھائی حضرت یونس علیہ السلام کا درخت ہے (بیضاوی)۔ (32) جس رات مجھے معراج کرائی گئی اس رات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو آپ کثیب احمر (ایک سرخ ٹیلے) کے پاس اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے (مسلم)۔ (33) (شبِ معراج) اللہ سبحانہ تقدس نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں۔ میں یہ لے کر واپس ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے عرض کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر کیا فرض فرمایا ہے؟ میں نے کہا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ اپنے رب کی طرف لوٹ جایئے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت اتنی نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی۔ انہوں نے مجھے واپس لوٹا دیا (اور میں نے بارگاہِ الٰہی میں درخواست کی) تو اللہ سبحانہ تقدس نے کچھ نمازیں معاف کر دیں۔ میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹا اور انہیں بتایا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے کچھ نمازیں معاف کر دی ہیں تو انہوں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب کی طرف واپس جایئے کیونکہ آپ کی امت (اتنی نمازیں پڑھنے کی) طاقت نہیں رکھتی۔ میں پھر واپس ہوا (اور درخواست کی) تو اللہ سبحانہ تقدس نے کچھ نمازیں اور معاف فرما دیں۔ میں دوبارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر عرض کیا کہ آپ اپنے رب کی طرف واپس جایئے کیونکہ آپ کی امت (اتنی نمازیں پڑھنے کی) طاقت نہیں رکھتی۔ میں واپس گیا تو اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ نمازیں پانچ ہیں اور حقیقت میں پچاس ہیں (یعنی پانچ

www.HaqWaliSarkar.com

نمازوں میں پچاس نمازوں کا ثواب ہے)۔ ہمارے ہاں فیصلے میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاتی۔ میں پھر جناب موسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹا تو انہوں نے عرض کیا کہ اپنے رب کی طرف واپس جایئے۔ میں نے کہا کہ اب مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے (بخاری)۔ (34) بیشک کسی انسان کی وجہ سے سورج کو نہیں روکا گیا سوائے حضرت یوشع علیہ السلام کے، ان کے لیے ایک رات سورج غروب ہونے سے روک دیا گیا یہاں تک کہ آپ علیہ السلام بیت المقدس پہنچ گئے (مسند ابی ھریرۃ، احمد)۔ (35) اللہ سبحانہ تقدس کو حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز پیاری ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کو حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے پیارے ہیں۔ آپ علیہ السلام آدھی رات سوتے، تہائی رات قیام کرتے، پھر چھٹا حصہ سوتے تھے۔ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہ رکھتے تھے (بخاری)۔ (36) حضرت داؤد علیہ السلام دعا مانگتے ہوئے یوں عرض کرتے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں تجھ سے تیری محبت، تیرے محبوبوں کی محبت اور وہ عمل مانگتا ہوں جو تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ سبحانہ تقدس! تو اپنی محبت کو میرے نزدیک میری جان و مال، گھر بار اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب بنا دے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حضرت داؤد علیہ السلام کا تذکرہ فرماتے تو ارشاد فرماتے کہ وہ بہت عبادت گزار انسان تھے (ترمذی)۔ (37) حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم، مال اور بادشاہی کے مابین اختیار دیا گیا تو آپ علیہ السلام نے علم اختیار فرمایا جس کی برکت سے اللہ سبحانہ تقدس نے انہیں دولت و بادشاہی بھی عطا فرما دی (مسند الفردوس)۔ (38) حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام ہر سال حج کے موسم میں منیٰ کے مقام پر ملاقات کرتے، ایک دوسرے کا حلق فرماتے اور ان کلمات سُبْحَانَ اللّٰہ مَاشَآءَ اللّٰہ لَا یَسُوْقُ الْخَیْرَ اِلَّا اللّٰہُ مَا شَآءَ اللّٰہ لَا یَصْلُحُ السُّوْءَ اِلَّا اللّٰہُ، مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پر باہمی ملاقات ختم فرماتے ہیں (تاریخ ابن عساکر)۔ (39) حضرت زکریا علیہ السلام لکڑی سے اشیاء بنانے کا کام کیا کرتے تھے (مسلم)۔ (40) اللہ سبحانہ تقدس میرے بھائی حضرت یحییٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے، جب انہیں بچپن میں بچوں نے کھیلنے کے لیے بلایا تو آپ علیہ السلام نے (ان بچوں سے) کہا کہ کیا ہم کھیل کے لیے پیدا کیے گئے ہیں؟ (ایسا نہیں ہے، بلکہ ہمیں عبادت کے لیے پیدا کیا گیا ہے اور یہی ہم سے مطلوب ہے۔ جب نابالغ بچہ اس طرح کہہ رہا ہے تو) اس بندے کا قول کیسا ہونا چاہیے جو بالغ ہو چکا ہے (تاریخ ابن عساکر)۔ (41) اولاد آدم علیہ السلام میں کوئی ایسا نہیں جسے پیدائش کے وقت شیطان چھوتا نہ ہو۔ وہ بچہ شیطان کے چھونے سے ہی چیخ کر روتا ہے سوائے حضرت مریم رضی اللہ عنہا اور ان کے فرزند

www.HaqWaliSarkar.com

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے (بخاری)۔ (42) حضرت عیسیٰ علیہ السلام میری امت پر خلیفہ ہو کر نازل ہوں گے، صلیب توڑیں گے، خنزیروں کو قتل کریں گے، چالیس سال رہیں گے، نکاح فرمائیں گے، اولاد ہوگی اور پھر آپ علیہ السلام کا وصال ہو گا۔ وہ امت کیسے ہلاک ہو جس کا اول میں ہوں اور آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور وسط میں میرے اہل بیت میں سے حضرت مہدی رضی اللہ عنہ (تاریخ ابن عساکر)۔ (43) میری امت کی ایک جماعت قیامت تک حق پر لڑتی رہے گی۔ تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم رضی اللہ عنہما نازل ہوں گے تو اس جماعت کا امیر کہے گا کہ آیئے! ہمیں نماز پڑھایئے۔ آپ علیہ السلام فرمائیں گے کہ نہیں! تم میں سے بعض بعض پر امیر ہیں یہ اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے اس امت کے احترام کی وجہ سے ہوگا (مسلم)۔ (44) انبیاء کرام علاتی بھائی ہیں (یعنی) ان کا دین ایک ہے اور مائیں (یعنی شرعی احکام) مختلف ہیں۔ میں لوگوں میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے قریب تر ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ وہ یقیناً نازل ہونے والے ہیں، جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لینا، وہ رنگے ہوئے دو کپڑوں میں، سرخ و سفید رنگ والے اور درمیانے قد کے مرد ہوں گے، ان کے بال سیدھے اور ایسے ہوں گے گویا کہ ان کے سر سے قطرے ٹپک رہے ہیں اگرچہ انہوں نے پانی استعمال نہیں کیا، وہ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ ختم اور (لوگوں کو دین اسلام کی طرف بلا کر) تمام ادیان منسوخ فرما دیں گے (یعنی جزیہ دے کر اپنے دین پر باقی رہنے کی اجازت بھی ختم ہو جائے گی) حتیٰ کہ اس وقت اسلام کے سوا کوئی دین نہ ہوگا اور اللہ سبحانہ تقدس آپ علیہ السلام کے زمانے میں مسیح دجال کذاب کو ہلاک فرما دے گا اور زمین میں ایسا امن قائم ہوگا کہ اونٹ اور شیر، چیتے اور گائے، بھیڑیے اور بکریاں ایک ساتھ چراگاہ میں چریں گے، بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے، کوئی بھی ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچائے گا، جتنا عرصہ اللہ سبحانہ تقدس چاہے گا آپ زمین میں رہیں گے پھر وفات پا جائیں گے اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھ کر دفنا دیں گے (مسند ابی ھریرۃ)۔ (45) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ضرور انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے والے اور عادل حکمران بن کر اتریں گے۔ وہ ضرور اس راستے سے حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کرتے ہوئے گزریں گے، وہ ضرور میرے روضے پر آ کر مجھے سلام کریں گے اور میں ان کے سلام کا جواب دوں گا (حاکم)۔

www.HaqWaliSarkar.com

شانِ صحابہ کرام

(1) تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنت کی اتباع لازم ہے، اس پر عمل کرو اور ان کے طریقے کو داڑھوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ (2) میرے صحابہ کے متعلق اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرو، اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرو۔ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرو، اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرو۔ میرے بعد انہیں نشانہ نہ بناؤ کہ جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں ستایا تو اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ سبحانہ تقدس کو تکلیف دی اور جس نے اللہ سبحانہ تقدس کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اسے پکڑے (ترمذی)۔ (3) میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تو تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے (مشکوٰۃ)۔ (4) جب تم ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کو بُرا کہتے ہیں تو کہو کہ تمہارے شر پر اللہ سبحانہ تقدس کی پھٹکار (ترمذی)۔ (5) میرے صحابہ میں سے جو بھی کسی سرزمین میں فوت ہوگا تو وہ ان لوگوں کا قائد بنا کر اُٹھایا جائے گا اور قیامت کے روز ان کے لئے نور ہوگا (ترمذی)۔ (6) میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو ان کے صاع بلکہ نصف صاع کے ثواب کو بھی نہیں پہنچے گا (متفق علیہ)۔ (7) اس مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا، یا پھر مجھے دیکھنے والے کو دیکھا (ترمذی)۔ (8) میری اُمت میں میرے صحابہ کی مثال نمک جیسی ہے کیونکہ نمک کے بغیر کھانا درست نہیں ہوتا (مشکوٰۃ)۔ (9) میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلاف کے متعلق سوال کیا جو میرے بعد ہوگا تو مجھے وحی فرمائی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میرے نزدیک آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں کہ ان میں بعض بعض سے قوی ہیں اور سب میں نور ہے تو جس نے ان کے اختلاف میں سے کچھ حصہ لیا جس پر وہ ہیں تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے (مشکوٰۃ)۔ (10) میرے صحابہ کی عزت کرو کیونکہ وہ تم سے بہتر ہیں (نسائی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

شانِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(1) ہم پر کسی کا احسان نہیں مگر ہم نے اس کا بدلہ دے دیا سوائے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے کیونکہ ہم پر ان کا اتنا احسان ہے کہ قیامت کے روز اللہ سبحانہ تقدس ہی ان کا بدلہ دے گا اور کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا نفع ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے مال نے دیا (ترمذی)۔ (2) اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم ہجرت کے سفر میں اور غار میں میرے ساتھی تھے لہٰذا حوضِ کوثر پر بھی میرے ساتھی ہو گے (ترمذی)۔ (3) ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ انبیاء کے بعد) ہر اس شخص سے بہتر ہیں جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے (احمد)۔ (4) حضرت جبرائیل نے مجھے خبر دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے افضل ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہیں (المعجم الاوسط، طبرانی)۔ (5) جس قوم میں ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہوں انہیں یہ لائق نہیں کہ ان کی امامت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے علاوہ کوئی اور کرے (ترمذی، مشکوٰۃ)۔ (6) اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں اور اللہ سبحانہ تقدس نے تمہارے صاحب کو دوست بنایا (مسلم)۔ (7) اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم وہ شخص ہو جو میری امت میں سب سے پہلے جنت میں جاؤ گے (ابوداؤد)۔ (8) اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے آگ سے آزاد شدہ ہو (اس دن سے آپ کا نام عتیق یعنی آگ سے آزاد شدہ ہو گیا) (ترمذی)۔ (9) عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کی ساری نیکیاں ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کی طرح ہیں (رزین)۔ (10) ایک صحابی نے عرض کیا کہ لوگوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا)۔ پھر عرض کیا کہ مردوں میں سب سے پیارا کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کے والد (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) (متفق علیہ)۔ (11) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں وہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) ہیں (جن کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں)۔ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ابوبکر

www.HaqWaliSarkar.com

صدیق (رضی اللہ عنہ) کی نیکیاں کہاں گئیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی ساری (عمر کی) نیکیاں ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کی طرح ہیں (مشکوٰۃ)۔ (12) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے تھے کہ اتنے میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے بڑھ کر اُن سے مصافحہ فرمایا، پھر گلے لگا کر آپ کا منہ چوما اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوالحسن! میرے نزدیک ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا وہی مقام ہے جو اللہ سبحانہ تقدس کے ہاں میرا مقام ہے (الریاض النضرۃ)۔ (13) فرشتے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو روزِ قیامت لائیں گے اور انبیاء وصدیقین کے ساتھ جنت میں جگہ دیں گے (کنز العمال)۔ (14) اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! میرے نزدیک تمہاری حیثیت بمنزلہ کان اور آنکھ کے ہے (تفسیر روح البیان، تفسیر روح المعانی)۔ (15) جنت میں ایک ایسا شخص داخل ہوگا کہ تمام جنت والے اسے پُکار پُکار کر کہیں گے، مرحبا مرحبا یہاں تشریف لائیے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بڑے تعجب سے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہم بھی اس شخص کو دیکھ پائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! وہ جنتی شخص تم ہی تو ہو (صحیح ابن حبان)۔ (16) مجھے آسمانوں کی سیر کروائی گئی، پس میرا جس آسمان سے گزر ہوا میں نے اپنا نام وہاں لکھا ہوا پایا اور اپنے بعد ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا نام بھی لکھا ہوا پایا (مجمع الزوائد)۔ (17) ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہیں، اللہ سبحانہ تقدس اس پر رحم فرمائے اور اللہ سبحانہ تقدس کے رسول کی طرف سے اُسے بہتر جزا دے کہ اس نے اپنی جان ومال سے میری مدد کی ہے (الریاض النضرۃ)۔ (18) جس شخص کی صحبت اور مال نے مجھے سب لوگوں سے زیادہ فائدہ پہنچایا وہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہیں اور اگر میں دنیا میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو بناتا لیکن اسلامی اخوت قائم ہے (بخاری)۔ (19) ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں جس نے اپنی جان ومال کے ذریعے سب سے زیادہ میری مدد کی ہو (المعجم الاوسط)۔ (20) ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر کسی نے مجھ پر احسان نہیں کیا، انہوں نے اپنی جان ومال سے میری مدد کی اور اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کیا (المعجم الاوسط)۔ (21) لوگوں میں جس نے اپنی دوستی اور اپنے مال کے ذریعے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کیے وہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہیں، پس ان سے محبت کرنا، ان کا شکریہ ادا کرنا اور ان کی حفاظت کرنا میری اُمت پر واجب ہے (الریاض النضرۃ)۔

www.HaqWaliSarkar.com

(22) اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! اللہ سبحانہ تقدس تمہیں رضوانِ اکبر عطا فرمائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس تمام بندوں پر عام تجلی فرمائے گا اور تم پر اپنی خاص تجلی فرمائے گا (الریاض النضرۃ)۔ (23) مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے مال نے فائدہ پہنچایا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ بات سن کر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری جان اور میرے مال کے مالک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تو ہیں (ابن ماجہ)۔ (24) میری اُمت کے لیے سب سے زیادہ مہربان ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہیں (ترمذی)۔ (25) ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) میرے بعد میری ساری اُمت سے افضل ہیں اور وہ روزِ قیامت انبیاء کرام کی طرح شفاعت کریں گے (تاریخ مدینہ دمشق)۔ (26) ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) پر کسی کو فضیلت مت دو کہ وہ دنیا اور آخرت میں تم سب سے افضل ہیں (الریاض النضرۃ)۔ (27) بروزِ قیامت میرے پاس سب سے پہلے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) آئیں گے (الریاض النضرۃ)۔ (28) اے اللہ سبحانہ تقدس! میں نے غار میں ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو اپنا رفیق بنایا تھا، تو ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو جنت میں بھی میرا رفیق بنادے (تاریخ مدینہ دمشق، لسان المیزان)۔ (29) ہر نبی کا ایک رفیق تھا اور جنت میں میرا رفیق ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہوگا (تاریخ مدینہ دمشق، الریاض النضرۃ)۔ (30) میں نے ایک ترازو دیکھا جو آسمان سے لٹکایا گیا، اس کے ایک پلڑے میں مجھے اور دوسرے پلڑے میں میری اُمت کو رکھا گیا تو میرا پلڑا بھاری ہوگیا۔ پھر ایک پلڑے میں میری اُمت کو اور دوسرے پلڑے میں ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو رکھا گیا تو ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا پلڑا بھاری ہوگیا (احمد)۔ (31) میں اس شخص کا، اس کے باپ کا اور اس کی ماں کا نام جانتا ہوں کہ جب وہ جنت میں داخل ہوگا تو جنت کا ہر بالا خانہ اور حجرہ مرحبا مرحبا کہے گا اور وہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہیں (تاریخ مدینہ دمشق)۔ (32) اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! بے شک مجھے تم سے ایک خاص ہمدردی ہے جس کے بدلے میں اللہ سبحانہ تقدس تمہیں جزا عطا فرمائے گا اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو تجھے بناتا اور تمہاری مجھ سے قُربت ایسی ہے جیسے جسم سے قمیص کی (الریاض النضرۃ)۔ (33) میں نے جس کسی کو اسلام کی دعوت دی اس نے کچھ نہ کچھ ہچکچاہٹ اور سوچ بچار کا اظہار ضرور کیا سوائے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے کہ اس نے بغیر کسی ہچکچاہٹ اور سوچ بچار کے فوراً میری دعوت قبول کرلی (الریاض النضرۃ)۔ (34) میں نے اسلام

www.HaqWaliSarkar.com

کے بارے میں جس سے بھی گفتگو کی تو اس نے سوال و جواب کیا سوائے ابوقحافہ کے بیٹے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے کیونکہ میں نے اس سے جو بات بھی کہی اس نے فوراً قبول کرلی اور اس پر مضبوطی سے قائم رہا (سیرت حلبیہ)۔ (35) میری اُمت میں سب سے پہلے جس شخص کو اس کے دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال ملے گا وہ عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) ہیں اور اس کی شعاع سورج کی شعاع کی طرح ہوگی۔ پس عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کہاں ہوں گے؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو تو ملائکہ بہت پہلے جنت کی طرف لے جا چکے ہوں گے (عظمت سیّدنا ابوبکر صدیق)۔ (36) اچھی خصلتیں تین سو ساٹھ ہیں اور جب اللہ سبحانہ تقدس کسی کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس میں تین سو ساٹھ خصلتوں میں سے ایک خصلت پیدا فرما دیتا ہے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میرے اندر بھی کوئی خصلت موجود ہے؟ تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! تمہارے اندر تو ساری کی ساری (تین سو ساٹھ) خصلتیں (کامل طور پر) موجود ہیں (روح البیان)۔ (37) جس نے اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں کوئی چیز دو دو کر کے خرچ کی تو اس کو جنت کے دروازوں سے اس طرح آواز آئے گی کہ اے اللہ سبحانہ تقدس کے بندے! یہ دروازہ تیرے لیے بہتر ہے۔ پس نمازی کو باب الصلوٰۃ سے، اہلِ جہاد کو باب الجہاد سے، صدقات و خیرات کرنے والے کو باب الصدقۃ سے اور روزہ دار کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان، کسی کو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے اس کی ضرورت تو نہیں (کیونکہ مقصود تو جنت میں داخلہ ہے اور وہ کسی ایک دروازے سے بھی پورا ہو جائے گا) لیکن کیا ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہیں جنت کے تمام دروازوں سے بُلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! ہاں اور یقیناً تم ان ہی لوگوں میں سے ہو (بخاری)۔ (38) اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! مجھے قسم ہے اس رب کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ تم سے بغض و حسد رکھنے والا جنت میں نہ جائے گا چاہے ستر انبیاء کے اعمالِ صالحہ کا حامل ہو (یہ بات یاد رہے کہ کسی ولی کی ساری زندگی کی عبادت کسی نبی کے ایک لمحے کی عبادت کے برابر بھی نہیں ہوسکتی) (تاریخ مدینہ دمشق)۔ (39) اللہ سبحانہ تقدس آسمانوں پر اس بات کو ناپسند فرماتا ہے کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) خطا کریں (یعنی آپ رضی اللہ عنہ محفوظ عن الخطا ہیں) (طبرانی، ابونعیم،

www.HaqWaliSarkar.com

تاریخ مدینہ دمشق)۔ (40) اے اللہ سبحانہ تقدس! قیامت کے دن ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو جنت میں میرے ساتھ جگہ عطا فرمانا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی فرمائی گئی کہ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول فرمالی ہے (حلیۃ الاولیاء)۔ (41) اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! اللہ سبحانہ تقدس تجھ پر رحمت نازل کرے کہ جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا تو تُو نے میری تصدیق کی، جب لوگوں نے مجھے دربدر کرنا چاہا تو تُو نے میری مدد کی، جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا تو اس وقت تُو مجھ پر ایمان لایا اور پھر غار میں وحشت کے وقت تُو نے مجھ سے اُنس کیا، تو کیا کسی شخص کو تم سا دوست مل سکتا ہے؟۔ (42) حقائق ومعارف میں سے جو کچھ اللہ سبحانہ تقدس نے میرے سینے میں ڈالا ہے وہی میں نے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے سینے میں ڈال دیا ہے (تاریخ مشائخ نقشبند)۔ (43) اگر کسی نے چلتا پھرتا مردہ (صاحبِ فنائے کامل) دیکھنا ہو تو ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو دیکھ لے۔ (44) میری اُمت پر واجب ہے کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا شکر ادا کرتی رہے اور اُن سے محبت کرے (الریاض النضرۃ)۔ (45) ابھی وہ شخص آئے گا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے میرے (اور حضرات انبیاء کرام کے) بعد اس سے بہتر کوئی پیدا نہیں کیا اور اس کی شفاعت روزِ قیامت میری شفاعت کی طرح ہوگی۔ اتنے میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور دیر تک اُنس حاصل کیا (تاریخ مدینہ دمشق)۔ (46) اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! آدم (علیہ السلام) سے لیکر قیامت تک اللہ سبحانہ تقدس پر ایمان لانے والوں کا ثواب اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے عطا کیا اور میری بعثت سے لیکر قیامت تک ایمان لانے والوں کا ثواب اللہ سبحانہ تقدس نے تمہیں عطا فرمادیا (تاریخ مدینہ دمشق)۔ (47) اے علی (رضی اللہ عنہ)! میں نے اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں تین بار سوال کیا (اور تین بار سوال کرنے سے یہ نقطہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سے پہلے تین خلیفہ ہوں گے) کہ تمہیں امام بناؤں مگر وہاں سے انکار ہوا اور ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہی کو امامت کا حکم ہوا (کنز العمال)۔ (48) میں نے شبِ معراج جبرائیل سے پوچھا کہ کیا میری اُمت کا حساب ہوگا؟ تو جبرائیل نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوا تمام کا حساب ہوگا اور روزِ قیامت ان سے کہا جائے گا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! جنت میں داخل ہوجاؤ۔ وہ کہیں گے کہ جب تک مجھ سے محبت کرنے والے جنت میں نہیں چلے جاتے میں جنت میں داخل نہیں ہوں گا (تاریخ بغداد)۔ (49) اہلِ محشر جنت کے

www.HaqWaliSarkar.com

آٹھوں دروازوں سے یہ آواز سنیں گے کہ صدیقِ اکبر (رضی اللہ عنہ) جنت کے جس دروازے سے جی چاہے تشریف لائیں (نور الابصار)۔ (50) آسمانوں پر رہنے والے کروبیان، روحانین اور فرشتے ہر روز ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی طرف دیکھتے (زیارت کرتے) ہیں (نور الابصار)۔ (51) اگر ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے ایمان کے ساتھ تمام اہلِ زمین کے ایمان کا وزن کیا جائے تو ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا پلہ ان سے بھاری رہے گا (نور الابصار)۔ (52) جب قیامت کا دن ہوگا تو جنت کا خازنِ رضوان جنت اور دوزخ کی چابیاں لے کر حاضر ہوگا اور کہے گا کہ اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! اللہ سبحانہ تقدس نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ جنت اور دوزخ کی کنجیاں لے لیں اور جسے چاہیں جنت میں بھیج دیں اور جسے چاہیں دوزخ میں بھیج دیں (نور الابصار)۔ (53) جبرائیلِ امین میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے مشورہ لے لیا کریں (ابن عساکر، حاکم)۔ (54) ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) خیر الناس ہیں سوائے اس کے کہ وہ نبی نہیں ہیں (تفسیر تبیان القرآن، طبرانی)۔ (55) ایک بار جبرائیلِ امین میرے پاس آئے تو میں نے کہا کہ اے جبرائیل! عمر (رضی اللہ عنہ) کے فضائل مجھ سے بیان کرو تو انہوں نے کہا کہ میں اگر عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے فضائل عمرِ نوح (علیہ السلام) تک بیان کروں تب بھی پورے نہیں ہو سکتے حالانکہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے فضائل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے مناقب وفضائل کا ایک جزو ہیں (مسند ابو یعلیٰ، تاریخ الخلفاء)۔ (56) روزِ قیامت عرشِ اعظم کے سامنے میرے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ایک منبر نصب کیا جائے گا اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے ایک کرسی نصب کی جائے گی جس پر یہ بیٹھیں گے اور ایک منادی یوں صدا کرے گا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت کے کیا کہنے کہ وہ خلیل اللہ علیہ السلام اور حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مابین تشریف فرما ہیں (تاریخ مدینہ دمشق)۔ (57) اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تم ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہو (کشف المحجوب)۔ (58) ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اور عمرِ فاروق (رضی اللہ عنہ) اولین وآخرین میں سوائے انبیاء اور مرسلین کے تمام جنتیوں کے سردار ہیں (ترمذی، المعجم الاوسط)۔ (59) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ کیا تمہیں اس دن والا دن (روزِ اَلَسْتُ) یاد ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہاں یاد ہے اور یہ بھی یاد ہے کہ اس دن سب سے پہلے

www.HaqWaliSarkar.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بَلٰی (کیوں نہیں) فرمایا تھا۔ (روزِ الست سے مراد وہ دن ہے جس میں اللہ سبحانہ تقدس نے تمام روحوں سے سوال کیا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں؟ اور روحوں نے کہا تھا کہ کیوں نہیں) (ملفوظات اعلیٰ حضرت)۔

(60) اگر تم دونوں (حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ) کسی مشورے پر متفق ہو جاؤ تو میں تمہاری مخالفت نہیں کروں گا (احمد)۔ (61) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا تم ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے محبت کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان سے محبت قائم رکھو جنت میں داخل ہو جاؤ گے (کنز العمال)۔ (62) جو شخص ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اور عمرِ فاروق (رضی اللہ عنہ) سے محبت کرتا ہے آسمانِ دنیا میں اس کے لیے اسّی ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور جو شخص ان دونوں سے بُغض رکھتا ہے تو دوسرے آسمان پر موجود اسّی ہزار فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں (تاریخ مدینہ دمشق)۔ (63) جنتی لوگ علیین والوں کو دیکھیں اور دکھائیں گے جیسے تم آسمان کے کنارے پر چمکدار تارے کو دیکھتے ہو اور ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) انہی میں سے ہیں اور یہ دونوں بہت اچھے ہیں (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ (64) نہیں ہے کوئی نبی مگر اس کے دو وزیر آسمان والوں میں سے ہوتے ہیں اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں اور ہمارے آسمانی دو وزیر حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل ہیں اور ہمارے زمین والوں میں دو وزیر ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) ہیں (ترمذی)۔ (65) میرے بعد ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی پھر عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کی اطاعت کرو ہدایت پا جاؤ گے اور ان دونوں کی پیروی کرو ہدایت پا جاؤ گے (تاریخ مدینہ دمشق)۔

(66) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دائیں ہاتھ سے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا ہاتھ پکڑا اور بائیں ہاتھ سے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا کہ ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے (ترمذی)۔ (67) جس نے میرے اصحاب میں کسی کو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اور عمر (رضی اللہ عنہ) پر فضیلت دی اس نے مہاجرین و انصار پر زیادتی کی (احمد، المعجم الاوسط)۔ (68) بلاشبہ ہر نبی کے لئے اس کی امت میں خاص الخاص رفیق ہوتے ہیں یقیناً میرے صحابہ میں سے خاص الخاص، وفادار ساتھی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ ہیں (کنز العمال، طبرانی)۔

(69) ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)، عمر فاروق (رضی اللہ عنہ)، عثمان غنی (رضی اللہ عنہ)، علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کہ ان چاروں کی محبت صرف قلبِ

www.HaqWaliSarkar.com

مومن میں ہی اکٹھی ہوسکتی ہے (کنز العمال)۔ (70) میں علم کا شہر ہوں اور ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اس کی بنیاد، عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) اس کی دیوار، عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) اس کی چھت، اور علی المرتضٰی (رضی اللہ عنہ) اس کا دروازہ ہیں (تاریخ مدینہ دمشق)۔ (71) ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ احد پہاڑ پر چڑھے تو احد کانپنے لگا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر پاؤں مار کر ارشاد فرمایا کہ احد رک جا! تیرے اوپر (اس وقت) ایک نبی (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، ایک صدیق (حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) اور دو شہید (حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ) ہیں (بخاری)۔ (72) تمام لوگوں سے حساب لیا جائے گا البتہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے نہیں لیا جائے گا (تاریخ الخلفاء)۔

شانِ عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ

(1) اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) ہوتے (ترمذی)۔ (2) تم سے پہلی امت میں الہام والے لوگ تھے تو اگر میری امت میں کوئی ہے تو وہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) ہیں (متفق علیہ)۔ (3) اللہ سبحانہ تقدس نے عمر کی زبان پر حق رکھ دیا ہے جسے وہ بولتے ہیں (ابوداؤد)۔ (4) جب میں سو رہا تھا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ مجھ پر پیش کئے جا رہے ہیں جن پر قمیصیں ہیں۔ بعض وہ ہیں جو پستان تک پہنچتی ہیں، بعض اس سے بھی کم اور مجھ پر عمر (رضی اللہ عنہ) ابن خطاب پیش کئے گئے اس حال میں کہ ان پر وہ قمیص ہے جسے وہ کھینچ رہے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دین (متفق علیہ)۔ (5) جب میں سو رہا تھا تو میرے پاس ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے پی لیا حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ سیرابی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے اور پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر (رضی اللہ عنہ) ابن خطاب کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے اس سے کیا تعبیر لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علم (متفق علیہ)۔ (6) اے عمر (رضی اللہ عنہ)! جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے (متفق علیہ)۔ (7) اے

www.HaqWaliSarkar.com

اللہ سبحانہ تقدس! خصوصاً عمر (رضی اللہ عنہ) ابن خطاب کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما (ابن ماجہ)۔ ⑧ بے شک اللہ سبحانہ تقدس نے عمر (رضی اللہ عنہ) کے دل اور زبان پر حق کو جاری فرما دیا (ترمذی)۔ ⑨ پہلی امتوں میں مُحَدَّث (جن سے رب گفتگو فرماتا ہے) ہوتے تھے اور میری امت میں اگر کوئی محدث (جن سے رب گفتگو فرماتا) ہے تو وہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) ہیں (بخاری)۔ ⑩ روزِ قیامت سب لوگ جمع ہوں گے، عمر (رضی اللہ عنہ) بن خطاب ایک جگہ کھڑے ہوں گے۔ ان کے پاس کوئی چیز آئے گی جو ان کی ہم شکل ہوگی اور کہے گی کہ اے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ)! اللہ سبحانہ تقدس آپ کو میری طرف سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ وہ پوچھیں گے تم کون ہو؟ وہ کہے گی کہ میں اسلام ہوں۔ اے عمر (رضی اللہ عنہ)! اللہ سبحانہ تقدس آپ کو بہتر جزا عطا فرمائے۔ اس کے بعد ندا آئے گی کہ خبردار! عمر (رضی اللہ عنہ) ابن خطاب سے پہلے کسی کو اعمال نامہ نہ دیا جائے چنانچہ آپ (رضی اللہ عنہ) کو سیدھے ہاتھ میں اعمال نامہ دے کر جنت کی طرف روانہ کر دیا جائے گا (الریاض النضرۃ)۔ ⑪ کل بروزِ قیامت سب سے پہلے حق عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کو سلام کرے گا اور ان کے ساتھ مصافحہ کرے گا اور سب سے پہلے ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کو جنت میں داخل فرمائے گا (ابن ماجہ)۔ ⑫ روزِ قیامت ندا آئے گی کہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ تو آپ کو پیش کیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ اے ابوحفص! یہ تمہارا اعمال نامہ ہے چاہو تو پڑھو اور چاہو تو رہنے دو اللہ سبحانہ تقدس نے تمہیں بخش دیا ہے۔ پھر اسلام کہے گا کہ یہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) ہیں جنہوں نے دنیا میں مجھے معزز کیا لہٰذا اے اللہ سبحانہ تقدس تو انہیں قیامت کے دن معزز فرما۔ اس کے ساتھ ہی آپ کو ایک نورانی اونٹنی پر بٹھایا جائے گا اور دو ایسے جبے پہنائے جائیں گے کہ اگر ان میں سے ایک بھی دنیا میں کھول دیا جائے تو اس کی مہک سے سارا جہاں معطر ہو جائے۔ آپ کی سواری کے آگے ستر ہزار جھنڈے لہراتے چلے جا رہے ہوں گے اور پھر آواز دی جائے گی کہ یہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) ہیں اے قیامت والو! انہیں پہچان لو (الریاض النضرۃ)۔ ⑬ عمر (رضی اللہ عنہ) ابن خطاب جنتی ہیں (صحیح ابن حبان)۔ ⑭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے (ترمذی)۔ ⑮ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) جنت کے لیے آفتاب ہیں (تاریخ ابن عساکر)۔ ⑯ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں سونے اور جواہرات

www.HaqWaliSarkar.com

سے بنا ہوا ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ کہا گیا کہ یہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کا محل ہے۔ تو میں نے اس میں داخل ہونا چاہا مگر اے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ)! مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غیرت کھاؤں گا (بخاری)۔ (17) میں نے جنت میں ایک محل دیکھا تو میں نے کہا کہ یہ کس کا ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ ایک قریشی نوجوان کا ہے۔ میں نے پوچھا کہ وہ قریشی نوجوان کون ہے؟ تو کہا گیا کہ وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ابن خطاب ہیں (احمد)۔ (18) جب تک یہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) تمہارے درمیان موجود ہے تمہیں کوئی فتنہ نہیں پہنچے گا (یعنی فتنوں کے دروازے کو تالا لگا رہے گا) (تاریخ ابن عساکر)۔ (19) میرے پاس جبرائیلِ امین آئے تو میں نے انہیں کہا کہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کی فضیلت اور اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں ان کی قدر و منزلت بیان کرو۔ وہ کہنے لگے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر میں حضرت نوح (علیہ السلام) کی عمر جتنا وقت آپ کے پاس بیٹھوں تو بھی حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل اور اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں ان کا مقام و مرتبہ بیان نہیں کر سکتا اور یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اسلام دو مرتبہ روئے گا، ایک تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت پر اور دوسری مرتبہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رحلت پر (تاریخ ابن عساکر، مسند ابو یعلیٰ)۔ (20) جس نے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے محبت کی اس کا دل ایمان سے معمور کر دیا جائے گا (الریاض النضرۃ)۔ (21) عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کے غضب سے بچا کرو کیونکہ ان کی ناراضگی پر اللہ سبحانہ تقدس بھی ناراض ہو جاتا ہے (جمع الجوامع)۔ (22) جس نے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا (الشفاء، المعجم الاوسط)۔ (23) وہ شخص عرب کے شہیدوں کا سردار ہے اور جب تک وہ زندہ رہے گا تو عزت سے زندہ رہے گا اور جب وہ رحلت پائے گا تو شہادت سے رحلت پائے گا۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ شخص کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمر (رضی اللہ عنہ) ابن خطاب (المعجم الاوسط)۔ (24) میں بلاشبہ دیکھ رہا ہوں کہ جنّات کے شیاطین اور انسان کے شیاطین بھی میرے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کے خوف سے بھاگتے ہیں (مشکوٰۃ)۔ (25) عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے اور میں عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے ہوں اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) جس جگہ بھی ہوتے ہیں حق ان کے ساتھ ہوتا ہے (مدارج النبوۃ)۔ (26) جس شخص نے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے دشمنی رکھی

www.HaqWaliSarkar.com

اس نے مجھ سے دشمنی رکھی اور جس نے عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور اللہ سبحانہ تقدس نے عرفہ والوں پر عموماً اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) پر خصوصاً فخر ومباہات کی ہے اور جتنے حضرات انبیاء کرام دنیا میں معبوث ہوئے ہیں ہر نبی کی امت میں ایک محدث (جن سے رب گفتگو فرماتا) ضرور ہوا کرتا ہے اور اگر کوئی محدث (جن سے رب گفتگو فرماتا) میری امت میں ہے تو وہ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! محدث (جن سے رب گفتگو فرماتا) کون ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کی زبان سے ملائکہ بات کریں وہ محدث ہوتا ہے (المعجم الاوسط)۔ (27) میں علم کا شہر ہوں اور ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اس کی بنیاد، عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) اس کی دیوار، عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) اس کی چھت، اور علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) اس کا دروازہ ہیں (تاریخ مدینہ دمشق)۔ (28) ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ احد پہاڑ پر چڑھے تو احد کانپنے لگا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر پاؤں مار کر ارشاد فرمایا کہ احد رک جا! تیرے اوپر (اس وقت) ایک نبی (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، ایک صدیق (حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) اور دو شہید (حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ) ہیں (بخاری)۔

شانِ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(1) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب لشکرِ عسرت (تنگی کا لشکر) کو سامان دیا تو (اس کے علاوہ) اپنی آستین میں ہزار اشرفیاں لائے اور انہیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں ڈال دیا۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی گود میں ان کو اُلٹ پلٹ فرما رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ آج کے بعد سے عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) کو کوئی عمل جو وہ کریں گے نقصان نہ دے گا (احمد)۔ (2) اللہ سبحانہ تقدس عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے کہ ان سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں (ترمذی)۔ (3) عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) بہت زیادہ حیا والے ہیں (مسلم)۔ (4) ایک دفعہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضرِ خدمت ہوئے اور پاس آنے کی اجازت مانگی تو

www.HaqWaliSarkar.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان (حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ) کے لیے دروازہ کھول دو اور جنت کی خوشخبری دے دو (بخاری)۔ (5) ہم عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) کو اپنے باپ دادا ابرہیم (علیہ السلام) سے بہت مشابہ پاتے ہیں (ابن عساکر)۔ (6) اے عثمان غنی (رضی اللہ عنہ)! اگر کوئی ہماری تیسری بیٹی ہوتی تو ہم (اس کو بھی) آپ سے بیاہ دیتے (احمد)۔ (7) میں اس شخص (حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ) سے کیوں حیا نہ کروں جس سے اللہ سبحانہ تقدس کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں (مسلم)۔ (8) یقیناً وہ عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) میرے صحابی ہیں اور اخلاق میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہیں (مجمع الزوائد)۔ (9) سب سے حقیقی حیا کرنے والا عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) ہے (ترمذی، ابن ماجہ)۔ (10) اے عثمان غنی (رضی اللہ عنہ)! اللہ سبحانہ تقدس آپ کو خلافت کی قمیص پہنائے گا اور منافقین تم سے اتروانے کی کوشش کریں گے مگر تم اسے مت اتارنا۔ (11) اللہ سبحانہ تقدس اس (حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ) کا حامی و ناصر ہو، عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) ان لوگوں میں سے سب سے پہلے آدمی ہیں جنہوں نے وحی کے بعد اللہ سبحانہ تقدس کی خاطر ہجرت کی۔ (12) عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) بہت زیادہ حیا کرنے والے شخص ہیں۔ میں نے اللہ سبحانہ تقدس سے دعا مانگی کہ وہ عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) سے حساب نہ لے تو اللہ سبحانہ تقدس نے میری سفارش قبول فرمائی (کنزالعمال)۔ (13) میں علم کا شہر ہوں اور ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اس کی بنیاد، عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) اس کی دیوار، عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) اس کی چھت، اور علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) اس کا دروازہ ہیں (تاریخ مدینہ دمشق)۔ (14) ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے تو (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خوشی میں) احد کانپنے لگا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر پاؤں مار کر ارشاد فرمایا کہ احد رک جا! تیرے اوپر ایک نبی (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذاتِ خود)، ایک صدیق (حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) اور دو شہید (حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ) ہیں (بخاری)۔

شانِ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(1) علی (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے اور میں ان سے ہوں اور وہ ہر ایمان والے کے یار و مددگار ہیں (ترمذی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

(2) میں حکمت کا گھر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اسکا دروازہ ہے (ترمذی)۔ (3) جس کا میں مولیٰ (مددگار) ہوں علی (رضی اللہ عنہ بھی) اس کے مولیٰ (مددگار) ہیں (احمد، ترمذی)۔ (4) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! تو اور تیرے (چاہنے والے) مددگار (قیامت کے روز) میرے پاس حوضِ کوثر پر پُرنور چہروں کے ساتھ سیراب ہوکر آئیں گے اور ان کے چہرے (نور کی وجہ سے) سفید ہوں گے اور بے شک تیرے دشمن (قیامت کے روز) میرے پاس حوضِ کوثر پر بدنما چہروں کے ساتھ اور سخت پیاس کی حالت میں آئیں گے (طبرانی)۔ (5) اے علی (رضی اللہ عنہ)! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (متفق علیہ)۔ (6) اللہ سبحانہ تقدس علی (رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے۔ اے اللہ! حق کو اسی طرف پھیر دے جس طرف علی (رضی اللہ عنہ) ہیں (ترمذی)۔ (7) اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں (بخاری، ترمذی)۔ (8) منافق علی (رضی اللہ عنہ) سے محبت نہیں کرتا اور مسلمان علی (رضی اللہ عنہ) سے بغض نہیں رکھتا (ترمذی، احمد)۔ (9) اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو (ترمذی، حاکم)۔ (10) اے علی (رضی اللہ عنہ)! اللہ سبحانہ تقدس، اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرائیل امین تم سے راضی ہیں (طبرانی)۔ (11) جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ سبحانہ تقدس کی نافرمانی کی اور جس نے علی (رضی اللہ عنہ) کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے علی (رضی اللہ عنہ) کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی (حاکم)۔ (12) جس نے علی (رضی اللہ عنہ) کو برا بھلا کہا اس نے مجھے برا بھلا کہا (حاکم)۔ (13) میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی (رضی اللہ عنہ) عرب کے سردار ہیں (حاکم)۔ (14) جس نے علی (رضی اللہ عنہ) سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے علی (رضی اللہ عنہ) سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا (حاکم)۔ (15) عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کون شخص بہت پیارا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا)۔ پھر عرض کیا گیا کہ مردوں میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کے خاوند (حضرت علی رضی اللہ عنہ) (ترمذی)۔ (16) علی (رضی اللہ عنہ) کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے (حاکم، طبرانی)۔ (17) اللہ سبحانہ تقدس نے شبِ معراج مجھے علی (رضی اللہ عنہ) کی تین صفات کی خبر دی کہ وہ تمام مومنین کے سردار ہیں، متقین کے امام ہیں اور (قیامت کے روز) نورانی چہرے والوں کے قائد ہوں گے (طبرانی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

(18) اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کا نکاح علی (رضی اللہ عنہ) سے کروں (طبرانی)۔ (19) اے علی (رضی اللہ عنہ)! میری امت میں بڑا بدبخت وہ ہوگا جو تجھے قتل کرے گا (السلسلة الصحيحة)۔ (20) میری امت میں میرے بعد بڑا عالم علی (رضی اللہ عنہ) ہے۔ (21) بے شک اہلِ جنت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والا علی (رضی اللہ عنہ) ہے۔ (22) بے شک پل صراط پر ایک گھاٹی ہے جسے علی (رضی اللہ عنہ) کے اجازت نامے کے بغیر (یعنی حبِ علی کے بغیر) کوئی عبور نہ کر سکے گا۔ (23) جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی میں اس کو علی (رضی اللہ عنہ) کی ولایت تسلیم کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ (24) جو یہ چاہے کہ عرب کے نوجوانوں کا سردار دیکھے تو وہ علی (رضی اللہ عنہ) کو دیکھے۔ (25) ہر نبی کا ایک وصی اور وارث ہوتا ہے اور میرا وصی اور وارث علی (رضی اللہ عنہ) ہے۔ (26) ہر نبی کا ایک محرم راز ہوتا ہے اور میرا محرم راز علی (رضی اللہ عنہ) ہے۔ (27) علی (رضی اللہ عنہ) میرے لیے ایسے ہے جس طرح میرا سر میرے بدن سے ہے۔ (28) تین چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس میں پائی جائیں گی نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں (اور وہ تین چیزیں یہ ہیں) میرے اہلِ بیت سے دشمنی رکھنا، علی (رضی اللہ عنہ) سے بغض رکھنا اور یہ کہنا کہ ایمان (فقط) کلام (یعنی عمل نہ کرنے) کا نام ہے (دیلمی)۔ (29) میں علم کا شہر ہوں اور ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اس کی بنیاد، عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) اس کی دیوار، عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) اس کی چھت، اور علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) اس کا دروازہ ہیں (تاریخ مدینہ دمشق)۔

فضائل امہات المؤمنین

(1) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں میں سب سے افضل خدیجہ (رضی اللہ عنہا) بنت خویلد، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مریم (رضی اللہ عنہا) بنتِ عمران (والدہ محترمہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اور آسیہ (رضی اللہ عنہا فرعون کی بیوی) ہیں (احمد)۔ (2) ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر چار خطوط کھینچے اور دریافت فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ جنت کی بہترین عورتیں ہیں جو کہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) بنت خویلد، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آسیہ (رضی اللہ عنہا)

www.HaqWaliSarkar.com

بنت مزاحم جو کہ فرعون کی بیوی ہے اور مریم (رضی اللہ عنہا) بنت عمران ہیں (ابن حبان، احمد، حاکم)۔ ③ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں تقلید کے لیے تمام دنیا کی عورتوں میں خدیجہ (رضی اللہ عنہا) بنت خویلد، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مریم (رضی اللہ عنہا) بنت عمران، اور فرعون کی بیوی آسیہ (رضی اللہ عنہا) کافی ہیں (ترمذی)۔ ④ امام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا عورتوں میں سے سب سے پہلے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں (حاکم)۔ ⑤ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنتی انگور کھلائے (المعجم الاوسط)۔ ⑥ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حضرت جبرائیل امین آکر عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) ہیں جو ایک برتن لے کر آرہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں۔ جب یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا اسلام کہیے اور انہیں جنت میں موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجئے جس میں نہ کوئی شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی (متفق علیہ)۔ ⑦ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت مریم (رضی اللہ عنہا) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ ہیں اور (اسی طرح) اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) ہیں (متفق علیہ)۔ ⑧ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس نے حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں فرمائی یہاں تک کہ حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا (مسلم)۔ ⑨ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر رشک نہیں کیا سوائے حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے (یعنی میں ان پر رشک کیا کرتی تھی) اور میں نے حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی بکری ذبح فرمایا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے کہ اس کا گوشت حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کے ہاں بھیج دو۔ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک دن غصہ میں آگئی اور میں نے کہا کہ خدیجہ، خدیجہ ہی ہو رہی ہے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی محبت مجھے عطا کی گئی ہے (مسلم)۔ ⑩ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جبرائیل امین حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر خدمت ہوئے اور حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بھی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھیں۔ حضرت جبرائیل امین

www.HaqWaliSarkar.com

نے عرض کیا کہ بے شک اللہ سبحانہ تقدس حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر سلام بھیجتا ہے۔ اس پر حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بے شک سلام (سلامتی) اللہ سبحانہ تقدس ہی ہے اور جبرائیل امین پر سلامتی ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت اور اس کی برکات ہوں (سنن الکبری، حاکم)۔ (11) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کبھی بھی حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تو ان کی خوب تعریف فرماتے۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں غصہ میں آ گئی اور میں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرخ رخساروں والی کا تذکرہ بہت زیادہ کرتے ہیں حالانکہ اللہ سبحانہ تقدس نے اس سے بہتر عورتیں اس کے نعم البدل کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے اس سے بہتر بدل عطا نہیں فرمایا کیونکہ وہ تو ایسی خاتون تھیں جو مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور اپنے مال سے اس وقت میری ڈھارس بندھائی جب لوگ مجھے محروم کر رہے تھے اور اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے اس سے اولاد عطا فرمائی جبکہ دوسری عورتوں سے مجھے اولاد عطا فرمانے سے محروم رکھا (احمد، المعجم الکبیر)۔ (12) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں کوئی چیز پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے کہ اس کو فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ یہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی سہیلی ہے، اس کو فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ یہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) سے محبت رکھتی تھی (الادب المفرد)۔ (13) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس جب حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تھے تو ان کی تعریف اور ان کے لئے استغفار و دعائے مغفرت کرتے ہوئے تھکتے نہیں تھے۔ پس ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ فرمایا تو مجھے غصہ آ گیا یہاں تک کہ میں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے آپ کو اس بڑھیا کے عوض (حسین و جمیل) بیویاں عطا فرمائی ہیں۔ پس حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدید جلال میں آ گئے (یہ صورتحال دیکھ کر) میں نے اپنے دل میں کہا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! اگر آج تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غصہ کو ٹھنڈا کر دے تو میں کبھی بھی حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا ان لفظوں میں تذکرہ نہیں کروں گی۔ پس جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری یہ حالت دیکھی تو ارشاد فرمایا کہ تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو؟ حالانکہ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! وہ مجھ پر اس وقت ایمان

www.HaqWaliSarkar.com

لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور میری اولاد بھی ان کے بطن سے پیدا ہوئی جبکہ تو اس سے محروم ہے (المعجم الکبیر)۔ (14) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کرتی جتنا حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں لیکن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کا (کثرت سے) ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ سبحانہ تقدس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم فرمایا کہ حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجیے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی بکری ذبح فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی سہیلیوں کو اتنا گوشت بھیجتے جو انہیں کفایت کر جاتا (متفق علیہ)۔ (15) حضرت امام محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کفار کی ایذا رسانیوں (تکلیفوں) سے جب بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رنجیدہ خاطر ہو جاتے اور اس کے بعد حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے تو ان کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ رنج وغم کی کیفیت دور ہو جاتی (سیرت ابن اسحاق)۔ (16) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سب سے پیارا انسان کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا)۔ عرض کیا گیا کہ مردوں میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کے والد (حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) (بخاری، مسلم، احمد، ترمذی، سنن الکبریٰ، صحیح ابن حبان، بیہقی)۔ (17) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں پر عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی فضیلت اس طرح ہے جس طرح کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے (ابن ماجہ)۔ (18) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج میں سے کون کون جنت میں ہوگی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم بھی ان ہی میں سے ہو (المعجم الکبیر، صحیح ابن حبان، حاکم)۔ (19) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! یہ جبرائیل امین ہیں جو تم کو سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ان پر سلام ہو اور اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت اور برکات ہوں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جس کو میں نہیں دیکھ سکتی (بخاری، مسلم، ترمذی)۔ (20) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت جبرائیل امین سبز ریشمی کپڑے میں (لپٹی ہوئی) ان کی تصویر لے کر حضورِ

www.HaqWaliSarkar.com

اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ دنیا اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ ہیں (ترمذی، ابن حبان)۔ (21) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مجھ سے) ارشاد فرمایا کہ تم مجھے مسلسل تین راتیں خواب میں دکھائی گئی اور میرے پاس ایک فرشتہ ریشم کے کپڑے میں تمہاری تصویر لے کر آیا اور وہ یہ کہتا تھا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ ہیں۔ میں نے تمہارے چہرے کو کھولا تو وہ تم تھیں اور پھر میں نے یہ کہا کہ اگر یہ خواب اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے ہے تو وہ اس کو سچا کرے (بخاری، مسلم، صحیح ابن حبان، احمد)۔ (22) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں روایت کرتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! تمہارے والد کو عائشہ (رضی اللہ عنہا) بہت زیادہ محبوب ہیں (ابوداؤد)۔ (23) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امت کی تمام عورتوں بشمول ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو اگر جمع کر لیا جائے تو عائشہ (رضی اللہ عنہا) کا علم ان سب کے علم سے زیادہ ہوگا (طبرانی)۔ (24) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ہدیے اور تحفے پیش کرنے کے لیے اس دن کے انتظار میں رہتے تھے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں ہوں۔ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پس میری سہیلیاں (سوکنیں) حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر جمع ہوئیں اور انہوں نے کہا اے ام سلمہ (رضی اللہ عنہا)! اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! مسلمان اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار کرتے ہیں اور ہم بھی اسی طرح اچھائی چاہتی ہیں جس طرح حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اچھائی چاہتی ہیں۔ پس تم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو یہ حکم دیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں کہیں بھی ہوں یا جس بھی زوجہ کی باری میں ہوں وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدیے پیش کریں۔ حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ وہ (ازواج مطہرات) یہ کہتی ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات سن کر مجھ سے منہ پھیر لیا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف مڑے تو میں نے دوبارہ یہی عرض کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر مجھ سے منہ پھیر لیا اور جب میں نے تیسری بار یہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ام سلمہ (رضی اللہ عنہا)! مجھے عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے متعلق اذیت نہ پہنچاؤ کیونکہ بے شک تم میں سے کسی زوجہ کے بستر پر میری طرف وحی نازل نہیں ہوئی

www.HaqWaliSarkar.com

سوائے عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے (بخاری، مسلم، نسائی)۔ (25) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ اے میری بیٹی! کیا تم اس سے محبت نہیں کرتی جس سے میں محبت کرتا ہوں؟ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر اس (حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) سے محبت کرو (مسلم، نسائی)۔ (26) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول کو کسی بات میں اشکال ہوتا تو ہم حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں سوال کرتے اور آپ رضی اللہ عنہا سے ہی اس بات کا علم پاتے (ترمذی)۔ (27) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کو حلال، حرام، علم شعر اور طب کا جاننے والا نہیں دیکھا (حاکم)۔ (28) حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرائض کا بہت اچھا علم تھا؟ انہوں نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑے بڑے اصحاب کو حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرائض (علم وراثت) کے متعلق سوال کرتے ہوئے دیکھا ہے (دارمی، طبقات الکبریٰ، حاکم)۔ (29) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کبھی بھی کوئی مشکل مسئلہ پیش نہیں آیا مگر ہمیں حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان کا علمی حل مل جاتا تھا (ترمذی، حاکم)۔ (30) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے عاریتہً ہار لیا اور وہ گم ہو گیا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو تلاش کرنے کے لیے اپنے اصحاب کو روانہ کیا اور پھر نماز کا وقت آ گیا اور (پانی نہ ہونے کی وجہ سے) انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی۔ جب وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس چیز کی شکایت کی تو اللہ سبحانہ تقدس نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔ تب حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ سبحانہ تقدس آپ (یعنی حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) کو جزائے خیر دے کہ آپ رضی اللہ عنہا پر جب بھی کوئی آفت نازل ہوئی تو اللہ سبحانہ تقدس نے آپ رضی اللہ عنہا کے لیے اس سے نجات کی راہ نکال دی اور مسلمانوں کے لیے اس میں برکت رکھ دی (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، نسائی، سنن الکبریٰ)۔ (31) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرض الموت میں تھے تو باری باری اپنی ازواج کے پاس جاتے اور ارشاد فرماتے کہ میں کل کس کے ہاں ہوں گا، میں کل کس کے ہاں ہوں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے

www.HaqWaliSarkar.com

حجرے میں جانے پر حریص تھے اور حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب میری باری آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سکون ہو گئے (بخاری)۔ (32) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مرض الموت میں) تجسس سے پوچھتے تھے کہ آج کہاں رہوں گا؟ اور میں کل کہاں رہوں گا؟ اور پھر جس دن میری باری تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر انور میری گود میں تھا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مقدسہ قبض کر لی اور میرے گھر میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدفون ہوئے (متفق علیہ)۔ (33) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وفات سے پہلے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور میں نے کان لگا کر سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے (بخاری، مسلم، ترمذی، سنن الکبریٰ)۔

(34) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس نے مجھ پر جو انعامات فرمائے ہیں ان میں سے یہ ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حجرے میں فوت ہوئے اور میری باری میں فوت ہوئے اور میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے فوت ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات شریف کے وقت اللہ سبحانہ تقدس نے میرے لعاب دہن اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لعاب دہن کو جمع کر دیا۔ حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ عنہ مسواک ہاتھ میں لیے ہوئے آئے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ پس میں نے جان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کو پسند فرما رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے یہ مسواک لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر کے اشارہ سے ہاں فرمایا۔ میں نے ان سے مسواک لے کر (اور اس کے سر کو کاٹ کر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سخت لگی۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نرم کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر کے اشارہ سے فرمایا کہ ہاں۔ پھر میں نے اس کو (اپنے منہ میں چبا کر) نرم کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی کے ڈونگے میں ہاتھ مبارک ڈال کر اپنے چہرے مبارک پر پھیرتے اور ارشاد فرماتے کہ لا الہ الا اللہ بے شک موت کی سختیاں ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک کھڑا کر کے فرمایا کہ الرفیق الاعلیٰ میں، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک قبض کر لی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مبارک جھک گیا (بخاری، مسلم، کنز العمال)۔

(35) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے والدین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ ام

www.HaqWaliSarkar.com

رومان رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ ہماری خواہش ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے لیے دعا فرمائیں جس کو ہم بھی سنیں تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! عائشہ (رضی اللہ عنہا) بنت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی مغفرت فرما اور ایسی مغفرت جو ظاہر اور باطن امور میں واجب ہو۔ میرے والدین حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے حسن پر متعجب ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اس دعا پر تعجب کر رہے ہو لیکن میری یہ دعا ہر اس شخص کے لیے ہے جو اللہ سبحانہ تقدس کے وحدہ لاشریک ہونے اور میرے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتا ہو (صحیح ابن حبان، حاکم)۔ (36) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے سامنے ایک چیز پیش کرتا ہوں اور تم اس میں عجلت نہ کرنا حتیٰ کہ اپنے والدین سے مشورہ کر لینا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوب معلوم تھا کہ میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علیحدگی کا مشورہ نہیں دیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ وہ کیا چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیات پڑھیں کہ ''اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی زینت کو چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں سامان نفع دے کر اچھائی کے ساتھ رخصت کر دوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے (الاحزاب۔28، 29)۔ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس چیز میں مجھے اپنے والدین سے مشورہ کرنے کا حکم دے رہے ہیں حالانکہ میں اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہوں اور پھر باقی ازواج مطہرات نے بھی میری طرح جواب دیا (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، احمد، طبقات الکبریٰ)۔ (37) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میرے پاس میری سہیلیاں آتی تھیں۔ (جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے تو) میری سہیلیاں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر شرم یا خوف سے چھپ جاتی تھیں اور پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو میرے پاس بھیج دیتے تھے اور پھر وہ آ کر میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں (احمد، بخاری، مسلم)۔ (38) ایک شخص نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نازیبا الفاظ کہے تو انہوں نے اس سے کہا کہ تم دفع ہو جاؤ اس حال میں کہ تمہاری صورت خراب ہو اور تم پر کتے بھوکتے رہے

www.HaqWaliSarkar.com

ہوں کہ تم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوبہ کو اذیت پہنچا رہے ہو (ترمذی، طبقات الکبریٰ)۔ (39) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک فارسی پڑوسی بہت اچھا سالن بناتا تھا۔ ایک دن اس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے سالن بنایا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت دینے کیلئے حاضرِ خدمت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ بھی (یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا) بھی میرے ساتھ مدعو ہے یا نہیں)؟ تو اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں (یعنی میں نہیں جاؤں گا)۔ اس شخص نے دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا یہ بھی (یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا) بھی میرے ساتھ مدعو ہے یا نہیں)؟ تو اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر انکار فرما دیا۔ اس شخص نے ایک بار پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا یہ بھی (یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا) بھی مدعو ہے یا نہیں)؟ اس نے عرض کیا کہ ہاں یہ بھی (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدعو ہیں)۔ پھر دونوں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) ایک دوسرے کو تھامتے ہوئے اٹھے اور اس شخص کے گھر تشریف لے گئے (مسلم، احمد)۔ (40) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑے کی گردن پر اپنا دست اقدس رکھا ہوا ہے اور ایک آدمی سے کلام فرما رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی گردن پر اپنا دستِ اقدس رکھا ہوا ہے اور ان سے کلام فرما رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تو نے یہ منظر دیکھا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ حضرت جبرائیل امین تھے اور وہ تجھے سلام پیش کرتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ان پر بھی سلامتی ہو اور اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت اور برکتیں ہوں اور اللہ سبحانہ تقدس دوست اور مہمان کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ کتنا ہی اچھا دوست (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس) اور کتنا ہی اچھا مہمان (حضرت جبرائیل امین) ہے (احمد)۔ (41) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشگوار حالت میں دیکھا تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے حق میں دعا فرمائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے اگلے پچھلے، ظاہری و باطنی، تمام گناہ معاف فرما (ایسا حضورِ اقدس نے ازراہِ مزاح فرمایا)۔ یہ سن کر حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اتنی ہنسیں کہ آپ رضی اللہ عنہا کا سر حضورِ

www.HaqWaliSarkar.com

اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں آ پڑا (یعنی ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوگئیں)۔ اس پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا میری دعا تمہیں اچھی لگی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا مجھے اچھی نہ لگے۔ پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! بے شک ہر نماز میں میری یہ دعا میری امت کیلئے خاص ہے (صحیح ابن حبان)۔ (42) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سترہ رمضان اٹھاون ہجری منگل کے دن وتر پڑھنے کے بعد وصال فرما گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جتنے مسلمان آپ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ میں تھے اس سے پہلے اتنے مسلمان کسی کی نماز جنازہ میں نہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر چھیاسٹھ سال تھی (طبقات الکبریٰ، تاریخ دمشق الکبیر)۔ (43) حضرت سیّدنا قاسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ہی مستقل طور پر فتویٰ دینے کا رتبہ حاصل کر چکی تھیں اور دنیا سے پردہ فرمانے تک یہ اہم دینی خدمت انجام دیتی رہیں (طبقات ابن سعد)۔ (44) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے حفصہ (رضی اللہ عنہا)! ابھی ابھی حضرت جبرائیل امین میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے عرض کیا کہ بے شک وہ (حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا) بہت زیادہ روزے دار اور قیام کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلیہ ہیں (المعجم الاوسط)۔ (45) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سیّدہ زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں خاص مقام حاصل تھا اور میرا خیال ہے کہ میرے بعد یہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھیں (طبقات الکبریٰ)۔ (46) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایسی کوئی عورت نہیں دیکھی جس کے طریقے پر ہونا مجھے سودہ بنتِ زمعہ رضی اللہ عنہا کے طریقے پر ہونے سے زیادہ محبوب ہو (مسلم)۔ (47) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے ازواج مطہرات میں سب سے زیادہ حضرت سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عزیز تھیں اور میری تمنا تھی کہ کاش ان کے جسم میں میری روح ہوتی۔ حضرت سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے مزاج میں تیزی تھی اور جب وہ بوڑھی ہوگئیں تو انہوں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دن کی باری حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے اپنی باری عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو دے دی ہے۔ پھر

www.HaqWaliSarkar.com

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں دو دن رہتے تھے۔ ایک دن حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باری کا اور ایک دن حضرت سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی باری کا (مسلم)۔ (48) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ کا ان کے ولیمہ جیسا ولیمہ نہیں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا (متفق علیہ)۔ (49) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات سے فخریہ کہا کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ سبحانہ تقدس نے سات آسمانوں کے اوپر کیا (بخاری)۔ (50) حضرت سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیگر ازواج کی طرح نہیں ہوں کیونکہ ان کے نکاح مہروں کے ساتھ ہوئے اور ان کے گھر والوں نے ان کے نکاح کیے جب کہ میرا نکاح خود اللہ سبحانہ تقدس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کروایا (طبقات الکبریٰ)۔ (51) اللہ سبحانہ تقدس نے قرآنِ مجید میں آیت مبارکہ نازل فرمائی کہ ''پھر جب زید (رضی اللہ عنہ) کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ (حضرت سیّدہ زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا) تمہارے نکاح میں دے دی'' (سورۃ الاحزاب۔ آیت 37)۔ اس آیت کے نزول کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک خادمہ حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا حضرت سیّدہ زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کے پاس دوڑتی ہوئی گئیں اور یہ آیت سنا کر خوشخبری سنائی۔ اس کے بعد اچانک حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے مکان میں تشریف لے گئے اور ان کا سر برہنہ تھا۔ اس پر انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ساتھ بغیر خطبہ اور گواہ کے نکاح فرما لیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس نکاح فرمانے والا ہے اور جبرائیل امین گواہ ہیں (المعجم الکبیر)۔ (52) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ بے شک زینب بنت جحش (رضی اللہ عنہا) اواہہ ہے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اواہہ کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خاشعہ (یعنی خشوع وخضوع کرنے والی) (ابو نعیم، ذہبی)۔ (53) حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدہ زینب بنت جحش (رضی اللہ عنہا) کو بہت پسند فرماتے تھے اور کثرت سے آپ کا ذکر فرمایا کرتے تھے (طبقات الکبریٰ)۔ (54) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سیّدہ زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا سے

www.HaqWaliSarkar.com

بڑھ کر دین دار، اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرنے والی، حق بات کہنے والی، صلہ رحمی کرنے والی اور صدقہ وخیرات کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی (مسلم)۔ (55) مسکینوں پر شفقت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی وجہ سے دورِ جاہلیت میں ہی حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہا کو ام المساکین کہہ کر پکارا جاتا تھا (سیرت حلبیہ)۔ (56) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نہایت شیریں وملیح حسن والی عورت تھیں کہ جو بھی انہیں دیکھتا گرویدہ ہوئے بغیر نہ رہتا تھا (صحیح ابن حبان)۔ (57) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر اپنی قوم پر خیر وبرکت لانے والی کوئی اور عورت ہم نے نہیں دیکھی (ابوداؤد)۔ (58) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو رہا فرمایا اور ان کی رہائی کو ان کا حق مہر بنایا (متفق علیہ)۔ (59) حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مجھے حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ایک بات پہنچی تھی وہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہوسکتی ہو جبکہ میرے شوہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میرے باپ حضرت ہارون (علیہ السلام) اور میرے چچا حضرت موسیٰ (علیہ السلام) ہیں (حاکم، ترمذی)۔ (60) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا مال غنیمت کا وہ حصہ ہیں جن کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لئے منتخب فرمایا (ابوداؤد)۔

شانِ اہلِ بیت

(1) خبردار ہوجاؤ کہ تم میں میرے اہلِ بیت کی مثال کشتی نوح علیہ السلام جیسی ہے کہ جو اس میں سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہا وہ ہلاک ہوگیا (احمد)۔ (2) میں نے تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑی ہیں کہ اگر تم انہیں پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسرے میرے گھر والے یعنی اہلِ بیت (ترمذی)۔ (3) اللہ سبحانہ تقدس سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمت سے روزی دیتا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کی محبت کے لئے مجھ

www.HaqWaliSarkar.com

سے محبت کرو اور میری محبت کے لئے میرے اہلِ بیت سے محبت کرو (ترمذی)۔ ④ آگاہ ہو جاؤ میرے قریبی ساتھی جن سے میں آرام پاتا ہوں میرے اہلِ بیت ہیں اور میری جماعت انصار ہیں (ترمذی)۔ ⑤ بے شک میں تم میں دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک اللہ سبحانہ تقدس کی کتاب (قرآنِ مجید) جو کہ آسمان و زمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی (کی طرح) ہے اور میری عترت یعنی اہلِ بیت اور یہ کہ دونوں اس وقت تک ہرگز جدا نہیں ہوں گے جب تک میرے پاس حوضِ کوثر پر نہیں پہنچ جاتے (احمد)۔ ⑥ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم کہ کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا جب تک وہ ان (میرے اہلِ بیت) سے اللہ سبحانہ تقدس کے لیے اور میرے قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے (ابن ماجہ)۔ ⑦ تم میں سے بہترین وہ ہے جو میرے بعد میری اہل کے لیے بہترین ہے (حاکم)۔ ⑧ کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں اور میرے اہلِ بیت اسے اس کے اہلِ خانہ سے محبوب تر نہ ہو جائیں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہو جائے (طبرانی، بیہقی)۔ ⑨ اہلِ بیت کی محبت کو لازم پکڑو پس وہ شخص جو اس حال میں اللہ سبحانہ تقدس سے ملا کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہو تو وہ ہماری شفاعت کے وسیلہ سے جنت میں داخل ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ کسی بھی شخص کو اس کا عمل ہمارے حق کی معرفت حاصل کئے بغیر فائدہ نہیں دے گا (طبرانی)۔ ⑩ میرے اہلِ بیت کی ایک دن کی محبت پورے سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو اسی محبت پر فوت ہوا وہ جنت میں داخل ہوگیا (دیلمی)۔ ⑪ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کسی کو نصیب ہو جائیں تو وہ آخرت کے عمل کا تارک نہیں ہوسکتا (اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں) نیک بیوی، نیک اولاد، لوگوں کے ساتھ حسنِ معاشرت اور اپنے ملک میں روزگار اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت (دیلمی)۔ ⑫ چار شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن جن کے لیے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا (اور وہ یہ ہیں) میری اولاد کی عزت و تکریم کرنے والا اور ان کی حاجات کو پورا کرنے والا اور ان کے معاملات کے لئے کوشش کرنے والا جب مجبور ہو کر اس کے پاس آئیں اور دل و جان سے ان سے محبت کرنے والا (کنز العمال)۔ ⑬ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہو کہ اے اللہ! تو درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات اور آپ

www.HaqWaliSarkar.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت طاہرہ پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر اور برکت عطا فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت طاہرہ کو جیسا کہ تو نے برکت عطا کی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) کو، بے شک تو حمید و مجید ہے (متفق علیہ)۔ (14) جس کو یہ خوشی حاصل کرنا ہو کہ اس کے نامہ اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے تو جب وہ ہم اہلِ بیت پر درود بھیجے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے کہ اے اللہ! تو درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات امہات المومنین پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت اور اہلِ بیت پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر۔ بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا رب ہے (ابو داؤد)۔ (15) جس نے نماز پڑھی اور مجھ پر اور میرے اہلِ بیت پر درود نہ پڑھا اس کی نماز قبول (کامل) نہ ہوگی (بیہقی)۔ (16) ستارے اہلِ آسمان کے لئے امان ہیں پس جب ستارے چلے گئے تو اہلِ آسمان بھی چلے گئے اور میرے اہلِ بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں پس جب میرے اہلِ بیت چلے گئے تو اہلِ زمین بھی چلے گئے (دیلمی)۔ (17) چھ بندوں پر میں لعنت کرتا ہوں اور اللہ سبحانہ تقدس بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہے وہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے۔ وہ چھ لوگ یہ ہیں۔ پہلا وہ شخص جو کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا ہو۔ دوسرا وہ شخص جو اللہ سبحانہ تقدس کی تقدیر کو جھٹلانے والا ہو۔ تیسرا وہ شخص جو ظلم و جبر کے ساتھ تسلط حاصل کرنے والا ہو تا کہ اس کے ذریعے اسے عزت دے سکے جسے اللہ سبحانہ تقدس نے ذلیل کیا ہے اور اسے ذلیل کر سکے جسے اللہ سبحانہ تقدس نے عزت دی ہے۔ چوتھا وہ شخص جو اللہ سبحانہ تقدس کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے والا ہو۔ پانچواں وہ شخص جو میری عترت یعنی اہلِ بیت کی حرمت کو حلال کرنے والا ہو۔ چھٹا وہ شخص جو میری سنت کا تارک ہو (ترمذی، ابن حبان، حاکم)۔ (18) اس ذات کی قسم جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے کہ میرے اہلِ بیت سے کوئی آدمی نفرت نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ سبحانہ تقدس اسے دوزخ میں ڈال دیتا ہے (ابن حبان، حاکم)۔ (19) اے لوگو! جو ہمارے اہلِ بیت سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت یہودیوں کے ساتھ جمع کرے گا۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگرچہ وہ نماز، روزہ کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور اپنے آپ کو مسلمان گمان ہی کیوں نہ کرتا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (ہاں) اگرچہ وہ روزہ اور نماز کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور خود کو مسلمان تصور کرتا ہو (طبرانی)۔ (20) ہمارے اہلِ بیت سے کوئی بغض نہیں رکھتا اور کوئی حسد نہیں

www.HaqWaliSarkar.com

کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن اسے آگ کے چابکوں (کوڑوں) سے حوضِ کوثر سے دھتکار دیا جائے گا (طبرانی)۔ (21) تین چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس میں پائی جائیں گی نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں (اور وہ تین چیزیں یہ ہیں) میرے اہلِ بیت سے دشمنی رکھنا، علی (رضی اللہ عنہ) سے بغض رکھنا اور یہ کہنا کہ ایمان (فقط) کلام (عمل نہ کرنے) کا نام ہے (دیلمی)۔ (22) جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی کہ پھر (اے رسول مکرم!) جو لوگ علم حاصل ہو جانے کے بعد بھی آپ سے عیسیٰ (علیہ السلام) کے متعلق بحث کریں تو آپ کہیں کہ آؤ ہم بلا لیں اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنے آپ کو اور تمہیں اور پھر ہم مباہلہ (عاجزی کے ساتھ دعا) کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 61) تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور عرض کیا کہ یا الٰہی! میرے گھر والے یہ لوگ ہیں (مسلم)۔ (23) حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (حضرت علی رضی اللہ عنہ)، فاطمہ (رضی اللہ عنہا)، حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پیچھے (حاکم)۔ (24) کیا تم (اہلِ بیت) اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں چوتھے تم ہو (اور وہ چار یہ ہیں) میں، تم، حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) ہیں (احمد)۔ (25) ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کالی اون کی مخلوط چادر اوڑھی ہوئی تھی کہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ آئے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آئے تو وہ بھی ان کے ساتھ داخل ہو گئے، پھر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا آئیں تو انہیں بھی چادر میں داخل کر لیا اور پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آئے تو انہیں بھی چادر میں داخل کر لیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے نبی کے گھر والو! اللہ سبحانہ تقدس چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک وصاف فرما دے (مسلم)۔ (26) حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں اور حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائیں اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بائیں جانب گود میں تشریف فرما ہیں جبکہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا

www.HaqWaliSarkar.com

رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تشریف فرما ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ اے علی (رضی اللہ عنہ)! حسن (رضی اللہ عنہ) اور حسین (رضی اللہ عنہ) دونوں میزان کے پلڑے ہیں جبکہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس کا ترازو ہے اور ترازو دو پلڑوں پر ہی قائم رہتا ہے جبکہ تم روزِ محشر لوگوں کو اجر تقسیم کرو گے۔ (27) میں درخت ہوں اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس کی ٹہنی ہے اور علی (رضی اللہ عنہ) اس کا شگوفہ ہے اور حسن (رضی اللہ عنہ) اور حسین (رضی اللہ عنہ) اس کے پھل ہیں اور اہلِ بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں اور یہ سب جنت میں ہوں گے اور یہ حق ہے یہ حق ہے (حاکم)۔ (28) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جو شخص مجھ سے، ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ سے محبت کرے وہ قیامت کے دن میرے درجے میں میرے ساتھ ہوگا (ترمذی)۔ (29) میں، علی (رضی اللہ عنہ)، فاطمہ (رضی اللہ عنہا)، حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) قیامت کے دن عرش کے گنبد کے نیچے ہوں گے (کنز العمال)۔ (30) جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فرما دیجئے کہ میں تم سے صرف اپنی قرابت کے ساتھ محبت کا سوال کرتا ہوں۔ تو عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت والے کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی (رضی اللہ عنہ)، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اور ان کے دونوں بیٹے (حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ) (طبرانی)۔ (31) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ جس سے تم جنگ کرو گے میں اس سے جنگ کروں گا اور جس سے تم صلح کرو گے میں اس سے صلح کروں گا (ترمذی، ابن ماجہ)۔ (32) فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور ایک اور روایت میں ہے کہ جو چیز انہیں پریشان کرے وہ مجھے پریشان کرتی ہے اور جو چیز انہیں تکلیف دے وہ مجھے ستاتی ہے (متفق علیہ)۔ (33) جنتی عورتوں کی سردار چار عورتیں ہیں۔ مریم، فاطمہ، خدیجہ اور آسیہ (کنز العمال)۔ (34) فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہیں۔ اس کی تکلیف میری تکلیف ہے اور جو چیز اسے اذیت دے میرے لیے بھی اذیت ناک ہے (ترمذی)۔ (35) بے شک میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ (رضی اللہ عنہا) رکھا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس نے اسے اور اس کے چاہنے والوں کو آگ سے چھڑا (اور بچا) لیا ہے (دیلمی)۔ (36) بے شک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور مجھے ہرگز یہ پسند نہیں کہ کوئی شخص اسے تکلیف پہنچائے (متفق علیہ)۔

www.HaqWaliSarkar.com

(37) فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ اس کی تکلیف میری تکلیف ہے اور جو چیز اسے اذیت دے وہ چیز میرے لیے بھی اذیت ناک ہے (ترمذی)۔ (38) فاطمہ (رضی اللہ عنہا) جنتی عورتوں کی سردار ہے (بخاری)۔ (39) جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی پردے کی اوٹ سے یہ اعلان کرے گا کہ اے اہلِ محشر! اپنی نظریں جھکا لو حتیٰ کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گزر جائیں (حاکم)۔ (40) بے شک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے اپنی عفت کی حفاظت کی ہے تو اللہ سبحانہ تقدس نے دوزخ کو ان کی اولاد پر حرام کر دیا ہے (حاکم)۔ (41) اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہو، اس امت کی عورتوں کی سردار ہو اور مؤمنین عورتوں کی سردار ہو (متفق علیہ)۔ (42) اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تمہارے غضب کی وجہ سے اللہ سبحانہ تقدس غضب ناک ہوتا ہے اور تمہارے راضی ہونے کی وجہ سے اللہ سبحانہ تقدس راضی ہوتا ہے (حاکم)۔ (43) انبیائے کرام قیامت کے دن سواری کے جانور پر سوار ہو کر اپنی اپنی قوم کے مسلمانوں کے ساتھ میدانِ محشر میں تشریف لائیں گے اور حضرت صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے براق پر لایا جائے گا جس کا قدم اس کے منتہائے نگاہ (نظر کی انتہا) پر پڑے گا اور میرے آگے آگے سیّدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) ہوں گی (حاکم)۔ (44) روزِ قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا کہ اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پل صراط سے گزر جائیں۔ پس آپ (رضی اللہ عنہا) گزر جائیں گی اور آپ (رضی اللہ عنہا) کے ساتھ حورِ عین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی (کنز العمال)۔ (45) میری بیٹی سیّدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) قیامت کے دن اس طرح اٹھے گی کہ اس پر عزت کا جوڑا ہوگا جسے آبِ حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری مخلوق اسے دیکھ کر دنگ رہ جائے گی اور پھر اسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا جس کا ہر حُلّہ ہزاروں حُلّوں پر مشتمل ہوگا۔ ہر ایک پر سبز خط میں لکھا ہوگا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیٹی کو احسن صورت، اکمل ہیبت، تمام تر کرامت اور بے پناہ عزت و احترام سے جنت میں لے جاؤ۔ پس فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو دلہن کی طرح سجا کر ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی طرف لایا جائے گا (طبری)۔ (46) حسن (رضی اللہ عنہ) اور حسین (رضی اللہ عنہ) دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہیں اور یہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں (ترمذی)۔ (47) یا الٰہی! میں ان دونوں (حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ) سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت کر اور جو شخص ان سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر (ترمذی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

(48) جنت نے (اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! تو نے مجھے حسین وجمیل بنایا ہے تو میرے ستونوں کو بھی حسین بنا۔ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ میں نے تیرے ستونوں کو حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) کے ذریعے حسین وجمیل بنا دیا ہے (عسقلانی)۔ (49) جس نے ان دونوں (حسن اور حسین رضی اللہ عنہما) سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا (احمد)۔ (50) جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ ان دونوں (حسن وحسین رضی اللہ عنہما) سے بھی محبت کرے (نسائی)۔ (51) عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہلِ بیت میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے کہ میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو سونگھتے تھے اور ان کو اپنے ساتھ لپٹاتے تھے (ترمذی)۔ (52) میرا یہ بیٹا (حسن رضی اللہ عنہ) سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ سبحانہ تقدس مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرادے گا (بخاری)۔ (53) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرمارہے تھے کہ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما (متفق علیہ)۔ (54) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا تو ایک شخص نے دیکھ کر کہا کہ اے لڑکے! تم کتنی عمدہ سواری پر سوار ہو۔ تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ سوار بھی تو بہت عمدہ ہے (ترمذی)۔ (55) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے گزرے تو حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو روتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے (طبرانی)۔ (56) حسین (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے اور میں حسین (رضی اللہ عنہ) سے ہوں۔ اللہ سبحانہ تقدس اس شخص کو محبوب رکھتا ہے جو حسین (رضی اللہ عنہ) سے محبت رکھے (ترمذی)۔

شانِ اولیاء کرام

(1) انبیاء کرام کا ذکر عبادت اور اولیاء کرام کا ذکر گناہوں کا کفارہ ہے (الجامع الصغیر)۔ (2) اللہ سبحانہ

www.HaqWaliSarkar.com

تقدس فرماتا ہے کہ جو میرے کسی ولی سے عداوت (بغض) رکھے گا اس کے خلاف میرا اعلانِ جنگ ہے اور میرے کسی بندہ کا بمقابلہ فرائض عبادتوں کے دوسرے ذریعہ سے مجھ سے قریب ہونا مجھے زیادہ پسند نہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے میرے قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ پھر جب اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو اسے عطا کرتا ہوں اور اگر میری پناہ لیتا ہے تو اسے پناہ دیتا ہوں اور جو مجھے کرنا ہوتا ہے اس میں بھی کبھی تردد نہیں کرتا جیسے کہ میں اس مومن کی جان نکالنے میں توقف کرتا ہوں جو موت سے گھبراتا ہے اور میں اسے ناخوش کرنا پسند نہیں کرتا اور ادھر موت بھی اس کے لیے ضروری ہے (بخاری)۔ ③ بے شک جو اللہ سبحانہ تقدس کے ولی سے دشمنی کرے تو اللہ سبحانہ تقدس (اس کے خلاف) جنگ کا اعلان کر دیتا ہے (ابن ماجہ، بیہقی)۔ ④ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ سبحانہ تقدس یاد آئے (ابن ماجہ)۔ ⑤ بعض بکھرے بالوں والے دروازوں سے دھتکارے ہوئے ایسے ہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس کے بھروسے پر قسم کھالیں تو وہ انہیں سچا کر دکھاتا ہے (مسلم)۔ ⑥ اچھے اور بُرے لوگوں کی مثال مُشک اٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے۔ کستوری اٹھانے والا یا تمہیں دے گا یا تم اس سے خرید لو گے یا تمہیں اس کی عمدہ خوشبو آئے گی۔ بھٹی دھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تمہیں اس کی ناگوار بدبو آئے گی (متفق علیہ)۔ ⑦ مومن اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک بعض فرشتوں سے زیادہ عزت والا ہے (ابن ماجہ)۔ ⑧ جب اللہ سبحانہ تقدس اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر آسمان میں منادی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر زمین میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے (مسلم)۔ ⑨ قیامت کے روز تین قسم کے حضرات شفاعت کریں گے۔ انبیاء، علماء اور شہدا (ابن ماجہ)۔ ⑩ میری امت میں سے بعض وہ ہیں جو ایک پوری جماعت کی شفاعت کریں گے اور بعض ایک قبیلے کی اور بعض ایک کنبے کی اور بعض ایک آدمی کی یہاں تک کہ سب

www.HaqWaliSarkar.com

جنت میں داخل ہو جائیں گے (ترمذی)۔ (11) جہنمی صف بستہ ہوں گے کہ ایک جنتی ان کے پاس سے گزرے گا تو ان میں سے ایک آدمی کہے گا کہ اے فلاں! کیا آپ پہچانتے نہیں کہ میں نے آپ کو پانی پلایا تھا؟ دوسرا کہے گا کہ میں وہ ہوں جس نے آپ کو وضو کیلئے پانی دیا تھا۔ پس وہ ایسے کی شفاعت کرے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا (ابن ماجہ)۔ (12) اس دن (روزِ قیامت) کے متعلق پوچھا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے کہ اس دن کی کتنی درازی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ وہ دن مومن پر ہلکا کر دیا جائے گا حتیٰ کہ اس پر اس فرض نماز سے بھی زیادہ آسان ہو جائے گا جسے وہ دنیا میں پڑھتا تھا (بیہقی)۔ (13) میری امت میں مجھ سے محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک تمنا کرے گا کہ اپنے گھر بار اور مال کے عوض مجھے دیکھ لیتا (مسلم)۔ (14) تم مجھ سے حق کا مطالبہ کرنے میں جو تمہارے لیے واضح ہو گیا ہو آج اس قدر سخت نہیں ہو جس قدر شدت کے ساتھ مومن اس روز (حشر کے دن) اللہ سبحانہ تقدس سے مطالبہ کریں گے جس وقت وہ دیکھیں گے کہ وہ نجات پا گئے ہیں اور پھر وہ اپنے بھائیوں کے حق میں اللہ سبحانہ تقدس سے مطالبہ کرتے ہوئے عرض کریں گے کہ اے رب! (یہ) ہمارے بھائی (ہیں جن کو تو نے دوزخ میں ڈال دیا ہے کہ یہ) ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ نیک عمل کرتے تھے۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ جاؤ جس کے دل میں دینار کے وزن کے برابر ایمان پاؤ اسے (دوزخ سے) نکال لو اور اللہ سبحانہ تقدس ان کی صورتوں کو آگ پر حرام کر دے گا۔ پس وہ ان کے پاس آئیں گے جبکہ بعض قدموں تک اور بعض پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، چنانچہ وہ جن کو پہچانیں گے انہیں نکال لیں گے۔ پھر واپس لوٹیں گے تو اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو، پس وہ جسے پہچانیں گے نکال لیں گے۔ پھر وہ واپس لوٹیں گے تو اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ جس کے دل میں ذرے کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو چنانچہ وہ جسے پہچانیں گے اسے نکال لیں گے (بخاری)۔ (15) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے کہ یا الٰہی! مجھے اپنی محبت نصیب فرما اور اس کی محبت بھی نصیب فرما جس کی محبت تیرے ہاں فائدہ دے (ترمذی)۔ (16) ڈرو مومن کی فراست سے کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کے نور سے دیکھتا ہے (ترمذی)۔ (17) مجھ سے میرے رب نے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں

www.HaqWaliSarkar.com

سے ستّر ہزار افراد کو جنت میں اس طرح داخل فرمائے گا کہ نہ ان کا حساب ہوگا اور نہ عذاب اور ہر ہزار کے ساتھ ستّر ہزار مزید داخل فرمائے گا اور مزید میرے اللہ سبحانہ تقدس کے لپوں میں سے تین لپ (احمد، ترمذی)۔ ⑱ ابدال شام میں ہوں گے کہ وہ چالیس مرد ہیں اور جب ان میں سے کوئی وفات پا جاتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کی جگہ دوسرے شخص کو بدل دیتا ہے کہ ان کی برکت سے بارشیں برستی ہیں، ان کے ذریعے سے دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے اور ان کی وجہ سے شام والوں سے عذاب دور کیا جاتا ہے (احمد)۔ ⑲ (اے صحابہ) تمہارے پاس اہل یمن کی امداد کے ساتھ قبیلہ مراد سے قرن کا ایک شخص آئے گا جس کا نام اویس بن عامر ہوگا۔ اس کو برص کی بیماری تھی اور ایک درہم کی مقدار کے علاوہ باقی ٹھیک ہو چکی ہوگی۔ قرن میں ان کی ایک والدہ ہے جس کے ساتھ وہ بہت نیکی کرتا ہے۔ اگر وہ کسی چیز پر اللہ سبحانہ تقدس کی قسم کھالے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو ضرور پورا کرے گا اور اگر تم سے ہو سکے تو تم اس سے مغفرت کی دعا کروانا (مسلم، حاکم)۔ ⑳ تابعین میں بہتر وہ صاحب ہیں جنہیں اویس کہا جاتا ہے اور ان کی ایک ماں ہے، ان (اویس قرنی) کو برص کی سفیدی تھی اور ان سے عرض کرنا کہ وہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کریں (مسلم)۔ ㉑ (حضرت امام) مہدی میری اولاد سے، اولادِ فاطمہ سے ہیں (ابوداؤد)۔ ㉒ (حضرت امام) مہدی مجھ سے ہیں، چوڑی پیشانی والے، اونچی ناک والے، زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی اور سات سال تک حکومت کریں گے (ابوداؤد)۔

امت کی فضیلت

① مجھ سے میرے اللہ سبحانہ تقدس نے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستّر ہزار افراد کو جنت میں اس طرح داخل فرمائے گا کہ نہ ان کا حساب ہوگا اور نہ عذاب اور ہر ہزار کے ساتھ ستّر ستّر ہزار مزید داخل فرمائے گا اور مزید میرے اللہ سبحانہ تقدس کے لپوں میں سے تین لپ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ ② قیامت کے دن سب نبیوں (کی امتوں) سے زیادہ میری اُمّت ہوگی (مسلم)۔ ③ خوشخبری اس کے لئے جس نے مجھے دیکھا اور سات دفعہ

www.HaqWaliSarkar.com

خوشخبری اس کے لئے جس نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا (احمد)۔ ④ بے شک اللہ سبحانہ تقدس نے میری امت سے غلطی اور بھول چوک سے درگزر فرما دیا اور جو کام ان سے زبردستی کروایا جائے (ابن ماجہ، بیہقی)۔ ⑤ اللہ سبحانہ تقدس نے میری امت کے قلوب میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو معاف کر دیا جب تک کہ وہ ان پر عمل نہ کریں یا ان کا تذکرہ نہ کریں (متفق علیہ)۔ ⑥ جنت والوں کی ایک سو بیس صفیں ہیں جن میں سے اَسّی صفیں اس امت کی ہیں اور چالیس صفیں باقی ساری امتوں کی (ترمذی، دارمی، بیہقی)۔ ⑦ تم ایسے زمانہ میں ہو کہ جو احکامِ شرعیہ کا دسواں حصہ چھوڑ دے تو ہلاک ہو جائے گا اور پھر میری امت پر وہ زمانہ آئے گا کہ جو احکامِ شرعیہ کے دسویں حصے پر عمل کر لے گا تو وہ نجات پا جائے گا (ترمذی)۔ ⑧ میری یہ امت رحمت والی ہے کہ اس پر آخرت میں عذاب نہیں اور اس کا عذاب دنیا میں فتنے، زلزلے اور (ناحق) قتل ہے (ابوداؤد)۔ ⑨ قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ آپ نے تبلیغ کی تھی؟ وہ عرض کریں گے کہ ہاں یارب! پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہیں تبلیغ کی گئی تھی؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ فرمایا جائے گا کہ اے نوح (علیہ السلام)! تمہارے گواہ کون ہیں؟ وہ عرض کریں گے محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان کی امت۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تمہیں لایا جائے گا اور تم گواہی دو گے کہ انہوں نے تبلیغ کی تھی (بخاری)۔ ⑩ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام سے دریافت فرمایا کہ بتاؤ تمہارے نزدیک کس مخلوق کا ایمان عجیب ترین ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (ہمارے نزدیک عجیب تر ایمان) فرشتوں کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ کیسے ایمان نہ لائیں کیونکہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کی حضوری میں ہوتے ہیں اور ہر وقت اس کی حمد وثنا میں مشغول رہتے ہیں؟۔ پھر صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! انبیاء اکرام کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ کیسے ایمان نہیں لائیں گے جبکہ ان پر وحی اترتی ہے؟۔ پھر صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارا ایمان عجیب تر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم (اب بھی) ایمان نہ لاؤ گے جبکہ میں ہر وقت تم میں موجود رہتا ہوں؟۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک ساری کائنات میں سب سے عجیب (قابلِ رشک) ایمان ان لوگوں کا ہے جو تمہارے بعد ہوں گے اور وہ صرف اوراق پر لکھی ہوئی کتاب (قرآنِ مجید) دیکھیں گے اور اس پر ایمان لے آئیں

www.HaqWaliSarkar.com

گے (مشکوٰۃ)۔ (11) میری اُمت میں سے میرے ساتھ شدید محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی تمنا یہ ہوگی کہ کاش وہ اپنے سب اہل وعیال اور مال واسباب کے بدلے میں میری زیارت کرلیں (مسلم، احمد)۔ (12) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جب توریت نازل ہوئی اور انہوں نے اسے پڑھا تو اس امت کا تذکرہ اس میں پایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں توریت کی تختیوں میں اس امر کا ذکر پاتا ہوں کہ جن کا زمانہ تو آخری زمانہ ہوگا مگر ان کا داخلہ جنت میں پہلے ہوگا تو ایسے لوگوں کو میری امت میں شامل فرمادے۔ اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ وہ امت تو احمد مجتبیٰ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں نے ان تختیوں سے یہ جانا ہے کہ وہ امت فرمانبردار ہوگی اور اس کی دعائیں قبول ہوں گی، تو اسے میری امت بنادے۔ اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ وہ امت تو احمد مجتبیٰ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ وہ ایسی امت ہے کہ جس کے سینوں میں کتاب الٰہی ہے جس کو پڑھیں گے تو اظہار ہوگا، تو اس امت کو میری امت بنادے۔ اللہ سبحانہ تقدس نے پھر ارشاد فرمایا کہ وہ امت تو احمد مجتبیٰ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں نے ان الواح میں پایا ہے کہ وہ امت غنیمت کے مال سے فائدہ حاصل کرے گی، تو اس امت کو میری امت بنادے۔ اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ وہ امت تو احمد مجتبیٰ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں نے ان الواح میں دیکھا ہے کہ وہ امت صدقات کے اموال کھائے گی اور پھر اس پر انہیں اجر وثواب بھی دیا جائے گا، تو اس کو میری امت بنادے۔ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ وہ امت احمد مجتبیٰ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں نے ان الواح میں دیکھا ہے کہ اس امت کا کوئی شخص اگر نیکی کا ارادہ کرے اور وہ کسی بے بسی کی بنا پر اس نیکی کو نہ کرسکے، تب بھی وہ نیکی اس کے حساب میں تحریر کرلی جائے گی اور اگر وہ اس نیکی کو عمل میں لے آئے تو اس کیلئے دس نیکیاں درج کی جائیں گی، تو اس امت کو میری امت بنادے۔ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ وہ امت تو احمد مجتبیٰ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں نے الواح مقدسہ میں دیکھا ہے کہ جب اس امت میں سے کوئی شخص بدی کا ارادہ کرے اور پھر خوفِ خداوندی سے

www.HaqWaliSarkar.com

باز رہے تو کچھ نہ لکھا جائے گا اور اگر ارتکاب کرلے تو ایک ہی بدی لکھی جائے گی، تو اس امت کو میری امت بنادے۔ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا وہ امت احمد مجتبیٰ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں نے ان الواح میں نے تحریر پایا ہے کہ وہ امت علم میں اولین وآخرین کی وارث ہوگی اور گم راہ پیشواؤں اور مسیح دجال کو ہلاک کرے گی، تو اس کو میری امت بنادے۔ اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ وہ احمد مجتبیٰ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! پھر تو تو مجھے احمد مجتبیٰ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں شامل فرمادے۔ اس کے جواب میں ان کو دو خصلتیں عطا فرمائی گئیں اور اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)! میں نے اپنی رسالتوں اور اپنے کلام کے ساتھ تجھے لوگوں پر منتخب کرلیا تو جو میں نے تمہیں عطا فرمایا ہے اسے لے لو اور شکر گزاروں میں سے ہوجاؤ (سورۃ الاعراف۔ آیت 144)۔ اس ارشاد پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں راضی ہوگیا (ابو نعیم، خصائص الکبریٰ، مدارج النبوت)۔

اللہ کے لیے محبت

❶ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! مجھے اپنی محبت نصیب فرما اور اس کی محبت بھی جس کی محبت تیرے ہاں فائدہ دے (ترمذی)۔ ❷ جو بندہ محض اللہ سبحانہ تقدس کے لئے کسی بندے سے محبت رکھے تو اس نے اللہ رب العزت کی تعظیم کی (احمد)۔ ❸ میری خاطر محبت کرنے والوں، میری خاطر مجلسیں قائم کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری خاطر خرچ کرنے والوں کیلئے میری محبت واجب ہوگئی (مالك)۔ ❹ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر افسوس کہ تو نے اس کے لئے کیا تیار رکھا ہے؟ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ میں نے تیاری تو نہیں کی مگر اللہ سبحانہ تقدس اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم (آخرت میں) اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اسلام کے بعد میں نے مسلمانوں کو اتنا کسی بات پر خوش

www.HaqWaliSarkar.com

ہوتے نہیں دیکھا جتنا کہ وہ اس بات پر ہوئے (متفق علیہ)۔ ❺ اگر دو بندے اللہ سبحانہ تقدس کے لیے ایک دوسرے سے محبت کریں تو ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں (بھی) ہو تو قیامت کے دن اللہ سبحانہ تقدس انہیں ضرور ملا دے گا اور فرمائے گا کہ یہ وہ (شخص) ہے کہ جس سے تو میری خاطر محبت کیا کرتا تھا (بیہقی)۔ ❻ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس شخص کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں کہ جو کسی قوم سے محبت کرے اور ان سے ملا نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان (قیامت کے دن) اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے گا (متفق علیہ)۔ ❼ بہترین عمل اللہ سبحانہ تقدس کے لیے محبت اور اللہ سبحانہ تقدس کے لیے عداوت ہے (ابوداؤد)۔ ❽ جس کسی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہی ایمان کی لذت سے لطف اندوز ہوگا۔ پہلی یہ کہ اللہ سبحانہ تقدس اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے (پوری کائنات میں) سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ دوسری یہ کہ صرف اللہ سبحانہ تقدس ہی کے لیے کسی سے محبت رکھے۔ تیسری یہ کہ اسے دوبارہ کافر بننا اس قدر ناپسند ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا ناپسند ہے (بخاری)۔ ❾ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ جو لوگ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں ان کے لیے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے اور انبیاء وشہدا ان پر غبطہ (رشک) کریں گے (ترمذی)۔ ❿ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کون سا عمل ہے؟ تو صحابہ میں سے کسی نے نماز، کسی نے زکوٰۃ اور کسی نے جہاد کہا۔ تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کو سب سے زیادہ پیارا عمل اللہ سبحانہ تقدس کے لیے محبت رکھنا اور اللہ سبحانہ تقدس کے لیے بغض رکھنا ہے (احمد)۔ ⓫ جنت میں یاقوت کے ستون ہیں ان پر زبرجد کے بالاخانے ہیں اور وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان میں کون رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان میں وہ لوگ رہیں گے جو اللہ سبحانہ تقدس کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور ایک جگہ بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملتے ہیں (بیہقی)۔ ⓬ اللہ سبحانہ تقدس کے لیے محبت رکھنے والے عرش کے گرد یاقوت کی کرسی پر ہوں گے (بہار شریعت)۔ ⓭ جو کسی سے اللہ سبحانہ تقدس کے لیے محبت رکھے اور اللہ سبحانہ تقدس کے لیے دشمنی رکھے اور اللہ سبحانہ تقدس کے لیے دے اور اللہ سبحانہ تقدس کے لیے منع کرے تو اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا (ابوداؤد)۔ ⓮ دو شخص جب اللہ سبحانہ تقدس کے لیے باہم محبت رکھتے ہیں تو ان کے درمیان

www.HaqWaliSarkar.com

جدائی اس وقت ہوتی ہے کہ جب ان میں سے ایک نے کوئی گناہ کیا (متفق علیہ)۔ (15) اللہ سبحانہ تقدس نے ایک نبی کے پاس وحی بھیجی کہ فلاں زاہد سے کہہ دو کہ تمہارا زہد اور دنیا میں بے رغبتی اپنے نفس کی راحت ہے اور سب سے جدا ہو کر مجھ سے تعلق رکھنا یہ تمہاری عزت ہے لیکن جو کچھ تم پر میرا حق ہے اُس کے مقابل کیا عمل کیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے رب! وہ کون سا عمل ہے؟ اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے میری وجہ سے کسی سے دشمنی کی اور میری وجہ سے کسی ولی سے دوستی کی؟ (بہار شریعت)۔ (16) اللہ سبحانہ تقدس کے بندوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو انبیاء اور شہدا تو نہیں لیکن قیامت کے روز بارگاہِ الٰہی میں ان کے مقام کو دیکھ کر انبیاء اور شہدا بھی رشک کریں گے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمیں بتایئے کہ وہ کون (لوگ) ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو رحم کے رشتوں (رشتہ داری) اور مالی لین دین کے علاوہ محض رضائے الٰہی کے لئے آپس میں محبت رکھیں گے۔ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور ان پر نور ہوگا، وہ نہیں ڈریں گے جب لوگوں کو خوف ہوگا، وہ غم نہیں کھائیں گے جب کہ لوگ غمگین ہوں گے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ یونس کی یہ آیت اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (ترجمہ:۔ خبردار! بے شک جو اللہ کے ولی ہیں ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم) تلاوت فرمائی (ابوداؤد)۔

جہادِ اکبر

(1) (بڑا) مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے خلاف جہاد کرتا ہے (ترمذی، احمد، ابن حبان)۔ (2) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس غازیوں کی ایک جماعت حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں جہاد اصغر (جہاد بالسیف) سے جہاد اکبر (جہاد بالنفس) کی طرف لوٹ کر آنا مبارک ہو۔ عرض کیا گیا کہ جہاد اکبر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کا اپنی نفسانی خواہشات کے خلاف جہاد کرنا جہاد اکبر ہے (ابن عساکر، الزھد الکبیر)۔ (3) عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کون سا جہاد سب سے بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو اپنے نفس

www.HaqWaliSarkar.com

اور خواہشات کے خلاف اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں جہاد کرے (ابو نعیم، ابن عساکر)۔ ❹ بہترین جہاد یہ ہے کہ انسان راہِ خدا میں اپنے نفس اور اس کی شہوات کے خلاف ریاضت و مجاہدہ کرے (ابن نجار)۔ ❺ بہترین جہاد اُس شخص کا ہے جس نے اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں اپنی نفسانی خواہشات کے خلاف مجاہدہ کیا (نوادر الاصول، کنز العمال)۔

قرآنِ مجید

❶ تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے (بخاری)۔ ❷ جس کے سینے میں قرآن نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے (ترمذی، دارمی)۔ ❸ اللہ سبحانہ تقدس کے کلام کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ سبحانہ تقدس کی عظمت اپنی مخلوق پر (ترمذی، دارمی)۔ ❹ قرآن (کو حفظ کر کے اس) کی نگرانی رکھو کیونکہ اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ قرآنِ پاک رسی میں بندھے اونٹ سے زیادہ بھاگ جانے والا ہے (متفق علیہ)۔ ❺ ایسا کوئی نہیں جو قرآن پڑھ کر بھلا دے مگر وہ قیامت کے دن اللہ سبحانہ تقدس سے کوڑھی ہو کر ملے گا (ابوداؤد، دارمی)۔ ❻ مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہ دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی سورت یا آیت دی جائے پھر وہ اسے بھلا دے (ترمذی، ابوداؤد)۔ ❼ اللہ سبحانہ تقدس اس کتاب (قرآنِ مجید) سے بہت لوگوں کو بلند کرتا ہے اور بہتوں کو پست کرتا ہے (مسلم)۔ ❽ جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہے وہ کراماً کاتبین کے ساتھ ہے اور جو شخص رُک رُک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ (قرآنِ پاک) اُس پر شاق ہے یعنی اس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی تو وہ تکلیف کے ساتھ ادا کرتا ہے لہٰذا اُس کے لیے دو اجر ہیں (متفق علیہ)۔ ❾ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ جسے قرآنِ مجید میرے دوسرے ذکر اور مجھ سے مانگنے سے روک دے اُسے میں اس سے بہتر دوں گا جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور اللہ سبحانہ تقدس کے کلام کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ویسی ہی ہے جیسی اللہ سبحانہ تقدس کی فضیلت اسکی مخلوق پر ہے (ترمذی، دارمی)۔ ❿ جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کے کلام (قرآنِ مجید) کا ایک

www.HaqWaliSarkar.com

حرف پڑھے گا تو اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام دوسرا حرف ہے اور میم تیسرا حرف ہے (ترمذی، دارمی)۔ (11) جس نے قرآنِ مجید پڑھا اور اس کو یاد کرلیا اور اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا تو اس کے گھر والوں میں سے دس شخصوں کے بارے میں اللہ سبحانہ تقدس اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی تھی (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)۔ (12) قرآنِ مجید کی تلاوت کو خود پر لازم کرلو کیونکہ یہ تمہارے لئے زمین میں نور اور آسمانوں میں ذخیرہ ہوگی (الترغیب و الترھیب)۔ (13) لوگوں کے دلوں میں بھی زنگ لگ جاتی ہے جس طرح لوہے میں پانی لگنے سے زنگ لگتی ہے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس کی جِلا کس چیز سے ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کثرت سے موت کو یاد کرنے اور تلاوتِ قرآنِ مجید سے (بیہقی)۔ (14) قرآنِ مجید کو اس وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل کو الفت اور لگاؤ ہو اور جب دل اُچاٹ ہو جائے تو کھڑے ہو جاؤ (یعنی تلاوت کرنا بند کردو) (متفق علیہ)۔ (15) قرآنِ مجید کو اپنی آوازوں سے مزین کرو (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)۔ (16) اپنی آوازوں سے قرآنِ مجید کو خوبصورت کرو کیونکہ اچھی آواز قرآنِ مجید کا حسن بڑھا دیتی ہے (دارمی)۔ (17) قرآنِ مجید کو عرب کے لحن اور آواز سے پڑھو۔ اہلِ عشق اور یہود و نصاریٰ کے لحن سے بچو یعنی قواعدِ موسیقی کے مطابق گانے سے بچو اور میرے بعد ایک قوم آئے گی جو قرآنِ مجید کو ترجیع کے ساتھ پڑھے گی جیسے گانے اور نوحہ میں ترجیع ہوتی ہے۔ قرآنِ مجید ان کے گلوں سے تجاوز نہیں کرے گا کیونکہ ان کے دل فتنہ میں مبتلا ہیں اور ان کے بھی جن کو ان کی یہ بات پسند ہے (بیہقی)۔ (18) جو قرآنِ مجید پڑھے اس کو اللہ سبحانہ تقدس سے سوال کرنا چاہیے اور عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآنِ مجید پڑھ کر آدمیوں سے سوال کریں گے (احمد، ترمذی)۔ (19) جو قرآنِ مجید پڑھ کر آدمیوں سے کھانا مانگے گا وہ شخص قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت نہ ہوگا بلکہ صرف ہڈیاں ہوں گی (بیہقی)۔ (20) قرآنِ مجید کا عالم معزز فرشتوں اور محترم و معظم نبیوں کے ساتھ ہوگا اور جو قرآنِ مجید پڑھتا ہو کہ اس میں اٹکتا ہو اور قرآنِ مجید اس پر گراں ہو تو اس کے لیے دو ثواب ہیں (متفق علیہ)۔ (21) تم میں کون یہ چاہتا ہے کہ ہر صبح بطحان یا عقیق کی طرف نکل جایا کرے اور بغیر گناہ کیے اور بغیر رشتہ توڑے دو اونچی اونٹنیاں لے آیا کرے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ تو ہم سب چاہتے ہیں۔

www.HaqWaliSarkar.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص روزانہ صبح کو کیوں نہ مسجد چلا جایا کرے اور وہاں قرآنِ مجید کی دو آیتیں سیکھ لیا کرے یا پڑھ لیا کرے تو یہ دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین آیات تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیات چار سے اور اسی قدر اونٹوں سے بہتر ہیں (مسلم)۔ (22) جو قرآنِ مجید پڑھے اور اس کے احکام پر عمل کرے تو قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے اچھی ہوگی جو دنیا میں تمہارے گھروں کو منور کرتی ہے تو اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جو اس پر عامل (عمل کرنے والا) ہو (احمد، ابوداؤد)۔ (23) کسی شخص کو بغیر قرآنِ مجید دیکھے تلاوت کرنا ہزار درجہ افضل ہے اور قرآنِ مجید میں دیکھ کر تلاوت کرنا اس پر دو ہزار درجہ افضل ہے (بیہقی)۔ (24) کسی کا یہ کہنا برا ہے کہ میں قرآنِ مجید کی فلاں آیت بھول گیا بلکہ وہ بھلا دیا گیا اور قرآنِ مجید یاد کرتے رہو کیونکہ قرآنِ مجید لوگوں کے سینوں سے وحشی جانور سے بھی زیادہ بھاگ جانے والا ہے (متفق علیہ)۔ (25) اعلانیہ قرآنِ مجید پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور آہستہ قرآنِ مجید پڑھنے والا خفیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)۔ (26) کچھ قومیں ایسی ہوں گی جو تلاوت کو ایسے درست کریں گی جیسے تیر سیدھا کیا جاتا ہے اور دنیا میں اجرت لیں گی لیکن آخرت کے لیے کچھ نہ رکھیں گی (ابوداؤد، بیہقی)۔ (27) عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون شخص ہے جو قرآنِ مجید میں خوش آواز اور اچھی قرأت والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص جسے تم جب قرآنِ مجید پڑھتے سنو تو محسوس کرو کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس سے ڈر رہا ہے (دارمی)۔

علم اور علماء کرام

(1) دریافت کیا گیا کہ اس علم کی حد کیا ہے کہ جسے آدمی حاصل کرلے تو فقیہ یعنی عالمِ دین ہو جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری امت تک پہنچانے کیلئے دینی امور کی چالیس احادیث یاد کرلے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اسے قیامت کے دن عالمِ دین کی حیثیت سے اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہ رہوں گا (بیہقی)۔ (2) (ضروریاتِ دین کا) علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے (ابن

www.HaqWaliSarkar.com

ماجه)۔ (3) اللہ سبحانہ تقدس اس شخص کے چہرے کو تر و تازہ رکھے جو حدیث سنے، پھر اس کو محفوظ کر لے اور پھر اسے دوسرے لوگوں تک پہنچائے (ترمذی)۔ (4) جس شخص کے ساتھ اللہ سبحانہ تقدس بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے (متفق علیه)۔ (5) جسے موت اس حال میں آئے کہ وہ اسلام زندہ کرنے کے لیے دین کا علم سیکھ رہا ہو تو جنت میں اس کے اور نبیوں کے درمیان ایک درجہ ہوگا (دارمی)۔ (6) جو (دین کے) علم کی تلاش کرتے ہوئے کوئی راہ طے کرے تو اللہ سبحانہ تقدس اسے جنت کے راستوں میں سے کسی راستے پر چلائے گا اور بے شک فرشتے طالب علم کی رضا کے لیے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں۔ یقیناً عالمِ دین کے لیے آسمانوں اور زمین کی چیزیں اور پانی میں مچھلیاں دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات میں چاند کی فضیلت سارے ستاروں پر اور علماء نبیوں کے وارث ہیں (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجه)۔ (7) عالم کو عابد پر اتنی ہی فضیلت ہے جتنی مجھے تمہارے کمتر درجے کے آدمی پر (مشکوٰۃ)۔ (8) ایک فقیہ یعنی عالمِ دین شیطان پر ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ بھاری ہے (ترمذی، ابن ماجه)۔ (9) یقیناً اللہ سبحانہ تقدس اس امت کے لئے ہر سو برس پر ایک مجدد بھیجتا رہے گا جو ان کا دین تازہ کرے گا (ابوداؤد)۔ (10) اللہ سبحانہ تقدس علم کھینچ کر نہ اٹھائے گا کہ بندوں سے کھینچ لے بلکہ علماء کی وفات سے علم اٹھائے گا حتیٰ کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنا لیں گے جن سے مسائل پوچھے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے، وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے (متفق علیه)۔ (11) آگاہ ہو جاؤ کہ بُروں میں سب سے بدترین علمائے سُو ہیں اور اچھوں میں سب سے بہتر علمائے حق ہیں (دارمی)۔ (12) جو اس لیے علم حاصل کرے تاکہ علماء کا مقابلہ کرے یا جاہلوں سے جھگڑا کرے یا لوگوں کی توجہ اپنی طرف کرے تو اللہ سبحانہ تقدس اسے آگ میں داخل کرے گا (ابن ماجه، ترمذی)۔ (13) انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ اس سے منقطع ہو جاتا ہے مگر تین عملوں کے ثواب کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ایک اس کے صدقہ جاریہ کا ثواب، دوسرا اس کے علم کا ثواب کہ لوگوں کو اس سے نفع پہنچتا رہے اور تیسرا نیک اولاد کہ جو اس کے لیے دعا کرتی رہے (مسلم)۔ (14) جو شخص علم کی طلب کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو وہ اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں ہے (ترمذی، دارمی)۔ (15) اللہ سبحانہ تقدس اس بندہ کو خوش رکھے جس نے میری بات سنی اور یاد کر لی

www.HaqWaliSarkar.com

اور محفوظ رکھی اور دوسروں کو پہنچادی کیونکہ بہت سے علم کے حامل فقیہ نہیں اور بہت سے علم کے حامل اس تک پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)۔ (16) مومن کو اس کے عمل اور نیکیوں سے مرنے کے بعد بھی یہ چیزیں پہنچتی رہتی ہیں کہ وہ علم جس کی اس نے تعلیم دی اور اشاعت کی، یا اولاد صالح جسے چھوڑ کر مرا ہے، یا مصحف جسے میراث میں چھوڑا، یا مسجد بنائی، یا مسافر کے لیے مکان بنادیا، یا نہر جاری کردی، یا اپنی صحت اور زندگی میں اپنے مال میں سے صدقہ نکال دیا جو اس کے مرنے کے بعد اس کو ملے گا (ابن ماجہ)۔ (17) ایک گھڑی رات میں (دین کا علم) پڑھنا پڑھانا ساری رات عبادت سے افضل ہے (دارمی)۔ (18) دو حریص آسودہ نہیں ہوتے، ایک صاحبِ علم اور دوسرا صاحبِ دنیا مگر یہ دونوں برابر نہیں۔ صاحبِ علم اللہ سبحانہ تقدس کی خوشنودی زیادہ حاصل کرتا رہتا ہے اور صاحبِ دنیا سرکشی میں بڑھتا جاتا ہے (دارمی)۔ (19) جس علم سے نفع حاصل نہ کیا جائے وہ اس خزانہ کی طرح ہے جس میں سے اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں خرچ نہیں کیا جاتا (احمد)۔ (20) سب سے زیادہ حسرت قیامت کے دن اس کو ہوگی جسے دنیا میں علم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اس نے طلب نہیں کیا اور اس شخص کو ہوگی جس نے علم حاصل کیا اور اس سے (دین کی باتیں) سن کر دوسرے لوگوں نے نفع اٹھایا لیکن خود اس نے نفع نہیں اٹھایا (ابن عساکر)۔ (21) علماء کی سیاہی شہید کے خون سے تولی جائے گی اور اس پر غالب ہوجائے گی (دیلمی)۔ (22) علماء کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان میں ستارے کہ جن سے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستے کا پتا چلتا ہے اور اگر ستارے مٹ جائیں تو راستہ چلنے والے بھٹک جائیں گے (احمد)۔ (23) اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک بہت مبغوض (جن پر غضب ہوا) قراء (علماء) وہ ہیں جو امراء (امیر اور منصب والے لوگوں) کی ملاقات کو جاتے ہیں (ابن ماجہ)۔ (24) اگر اہلِ علم اپنے علم کی حفاظت کریں اور اس کو اس کے اہل لوگوں کے پاس رکھیں تو اس کی وجہ سے وہ اہلِ زمانہ کے سردار ہو جائیں، مگر انھوں نے علم کو دنیا والوں کے لیے خرچ کیا تاکہ ان سے دنیا حاصل کریں لہٰذا ان کے سامنے ذلیل ہوگئے (ابن ماجہ)۔ (25) جس سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی اور اس نے نہیں بتائی تو اس کے منہ میں قیامت کے دن آگ کی لگام لگادی جائے گی (ابن ماجہ، ابوداؤد، ترمذی، احمد)۔ (26) علم کی آفت نسیان ہے اور نااہل لوگوں سے علم کی بات کہنا علم کو ضائع کرنا ہے (دارمی)۔ (27) جس کا فیصلہ قیامت میں سب سے پہلے ہوگا ان میں سے ایک وہ شہید

www.HaqWaliSarkar.com

ہوگا کہ اسے لایا جائے گا اور تب اللہ سبحانہ تقدس اس سے اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا اور فرمائے گا کہ اس کے شکریہ میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے کیونکہ تو نے اس لیے لڑائی کی تھی کہ تجھے بہادر کہا جائے لہٰذا وہ کہہ لیا گیا اور پھر اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے اسے منہ کے بل کھینچا جائے گا یہاں تک کہ آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ دوسرا شخص وہ ہوگا کہ جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآنِ مجید پڑھا کہ اسے لایا جائے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا اور وہ شخص اقرار کر لے گا۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ تو نے شکریہ میں کیا عمل کیا؟ وہ شخص عرض کرے گا کہ میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیری راہ میں قرآنِ مجید پڑھا۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے کیونکہ تو نے اس لیے علم سیکھا کہ تجھے عالم کہا جائے اور اس لیے قرآنِ مجید پڑھا تھا کہ قاری کہا جائے لہٰذا وہ کہہ لیا گیا اور پھر اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے اسے اوندھے منہ کھینچا جائے گا حتیٰ کہ آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ تیسرا وہ شخص ہوگا کہ جسے اللہ سبحانہ تقدس نے رزق میں وسعت دی اور ہر طرح کا مال بخشا کہ اسے لایا جائے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا اور وہ شخص اقرار کر لے گا۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ تو نے شکریہ میں کیا عمل کیا؟ وہ شخص عرض کرے گا کہ میں نے کوئی ایسا راہ نہ چھوڑا جہاں خرچ کرنا تجھے پیارا ہو مگر وہاں تیرے لیے خرچ کیا۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے کیونکہ تو نے یہ سخاوت اس لیے کی تھی کہ تجھے سخی کہا جائے لہٰذا وہ کہہ لیا گیا اور پھر اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے اسے اوندھے منہ گھسیٹا جائے گا اور پھر آگ میں جھونک دیا جائے گا (مسلم)۔ (28) اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے فرشتے اور آسمان و زمین والے حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں پانی میں صلوٰۃ (رحمت کی دعا) بھیجتے ہیں لوگوں کو علمِ دین سکھانے والے پر (ترمذی)۔ (29) مومن خیر کے سننے سے کبھی سیر نہ ہوگا یہاں تک کہ اس کی انتہا جنت ہو جائے (ترمذی)۔ (30) وہ علم جس سے اللہ سبحانہ تقدس کی رضا ڈھونڈی جاتی ہے اگر کوئی شخص وہ علم صرف اس لیے سیکھے کہ اس سے دنیاوی سامان حاصل کرے تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا (حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور دور تک جائے گی) (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ (31) وہ عالمِ دین بہت اچھا ہے کہ اگر لوگوں کو اس کی ضرورت پڑے تو (وہ لوگوں کو اپنے علم سے) نفع پہنچائے اور اگر لوگ اس سے بے پروائی اختیار کریں تو وہ اپنے آپ کو لوگوں سے بے نیاز رکھے (رزین)۔ (32) اللہ سبحانہ تقدس نے

www.HaqWaliSarkar.com

مجھے وحی فرمائی کہ جو علم کی تلاش میں ایک راہ چلتا ہے تو میں اس پر جنت کا ایک راہ آسان کردوں گا اور جس کی دو پیاری چیزیں میں لے لوں تو اس کو جنت دوں گا اور علم کی زیادتی عبادت کی زیادتی سے بہتر ہے اور کارخانہِ دین کا نظام پرہیز گاری ہے (بیہقی)۔ (33) میری امت کے کچھ لوگ دین کا علم سیکھیں گے اور قرآنِ مجید پڑھیں گے اور پھر کہیں گے کہ ہم امیروں (مال دار اور صاحبِ منصب لوگوں) کے پاس جائیں اور ان کی دنیا لے آئیں اور اپنا دین بچا لائیں لیکن ایسا نہ ہو سکے گا جیسے ببول کے درخت سے کانٹے ہی چنے جاتے ہیں ایسے ہی امیروں کے قرب سے خطائیں ہی چنی جائیں گی (ابن ماجہ)۔ (34) قیامت کے دن اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک بدترین درجہ والا عالم وہ ہے جس کے علم سے نفع حاصل نہ کیا جائے (دارمی)۔ (35) علم، دین ہے لہٰذا غور کرو کہ اپنا دین کس سے حاصل کرتے ہو (مسلم)۔ (36) عنقریب لوگوں پر وہ وقت آئے گا کہ جب اسلام کا صرف نام اور قرآنِ مجید کا صرف رواج ہی رہ جائے گا اور اس وقت ان کی مسجدیں آباد تو ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی اور ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین خلق (مخلوق) ہوں گے اور ان سے فتنہ نکلے گا اور انہی میں لوٹ جائے گا (بیہقی)۔ (37) جس نے علم کا ایک باب اس لیے سیکھا کہ لوگوں کو سکھائے تو اسے ستر صدیقین کا ثواب دیا جائے گا (احیاء العلوم)۔ (38) علم و حکمت کی بات بہترین ہدیہ و تحفہ ہے جسے سن کر تو یاد کر لے اور پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے تو یہ ایک سال کی عبادت کے برابر ہے (احیاء العلوم)۔ (39) ایک قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے آسان ہے (بیہقی)۔

تبلیغِ دین

(1) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یا تو اچھی بات کا حکم کرو گے اور بری بات سے منع کرو گے، یا پھر اللہ سبحانہ تقدس تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا، پھر دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی (ترمذی)۔ (2) تم میں سے جو شخص بُری بات دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے بدل (روک) دے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے بدلے (کہ سمجھائے اور تبلیغ کرے) اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو (اس گناہ کو) دل سے ضرور بُرا جانے کہ یہ کمزور

www.HaqWaliSarkar.com

ایمان والا ہے (مسلم)۔ ③ مجھ سے لوگوں کو پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو (بخاری)۔ ④ اللہ سبحانہ تقدس اس شخص کو خوش رکھے جس نے میری حدیث کو سن کر یاد رکھا اور اسے دوسروں تک پہنچایا (ترمذی)۔ ⑤ جب زمین میں گناہ کیا جائے تو جو وہاں موجود ہو اور وہ اسے ناپسند کرے تو ایسا ہے جیسے وہاں موجود نہیں اور جو موجود نہیں لیکن اس سے راضی ہے تو وہ ایسا ہے جیسے وہاں موجود ہو (ابوداؤد)۔ ⑥ جو ہدایت کی طرف بلائے تو اس کو تمام عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور اس سے ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا اور جو گمراہی کی طرف بلائے تو اس پر تمام پیروی کرنے والے گمراہوں کے برابر گناہ ہوگا اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ کرے گا (مسلم)۔ ⑦ کسی قوم کا کوئی آدمی ان کے درمیان گناہ کرتا ہو اور وہ اسے روکنے کی طاقت رکھتے ہوں لیکن پھر بھی نہ روکیں تو اللہ سبحانہ تقدس ان سب پر عذاب بھیجے گا اس سے پہلے کہ وہ مریں (ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ ⑧ جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے تو ان کے علماء نے انہیں روکا لیکن پھر بھی وہ لوگ باز نہ آئے، پس علماء اس کے باوجود ان کی مجلسوں میں شامل ہوتے رہے اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے تو اللہ سبحانہ تقدس نے بعض کے دلوں کو دوسرے بعض کے دلوں سے ملا دیا (یعنی بُرے لوگوں کی خباثت نیک لوگوں پر بھی چھا گئی) (ترمذی، ابوداؤد)۔ ⑨ حدود اللہ میں مداہنت کرنے والا (یعنی خلافِ شرع چیز دیکھے اور باوجود قدرت کے منع نہ کرے) اس کی اور حدود اللہ میں واقع ہونے والے کی مثال یہ ہے کہ ایک قوم نے جہاز کے بارے میں قرعہ ڈالا، بعض اوپر کے حصہ میں رہے اور بعض نیچے کے حصہ میں رہے۔ نیچے والے پانی لینے کے لیے اوپر جاتے اور پانی لے کر ان کے پاس سے گزرتے تو ان کو تکلیف ہوتی (انھوں نے اس کی شکایت کی) لہٰذا نیچے والوں نے کلہاڑی لے کر نیچے کا تختہ کاٹنا شروع کیا۔ اوپر والوں نے دیکھا تو پوچھا کہ کیا بات ہے کہ تختہ توڑ رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم پانی لینے جاتے ہیں تو تم لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور پانی لینا بھی ہمیں ضروری ہے۔ (لہٰذا ہم تختہ توڑ کر یہیں نیچے سے پانی لے لیں گے اور تم لوگوں کو تکلیف نہیں دیں گے) پس اس صورت میں اگر اوپر والوں نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور جہاز توڑنے سے روک دیا تو انہیں بھی نجات دیں گے اور خود اپنے کو بھی نجات دیں گے اور اگر چھوڑ دیا تو انہیں بھی ہلاک کریں گے اور خود کو بھی ہلاک کریں گے (بخاری)۔ ⑩ لوگ اگر بری بات دیکھیں اور باوجود قدرت کے اس کو نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس ان پر ایسا عذاب بھیجے گا جو سب کو گھیر لے گا (ابن ماجہ،

www.HaqWaliSarkar.com

ترمذی)۔ (11) چند مخصوص لوگوں کے عمل کی وجہ سے اللہ سبحانہ تقدس سب لوگوں کو عذاب نہیں کرے گا مگر جبکہ وہاں بری بات کی جائے اور وہ لوگ منع کرنے پر قادر ہوں اور منع نہ کریں تو اب عام وخاص سب کو عذاب ہوگا (بہار شریعت)۔ (12) ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گھبراہٹ میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، عرب کی خرابی ہے اس شر سے جو قریب آ گئی کہ آج یاجوج ماجوج کی دیوار اس کی برابر کھل گئی اور اپنے انگوٹھے اور اس سے ملی ہوئی انگلی کا حلقہ بنالیا۔ جناب زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہم اس وقت بھی ہلاک کر دیئے جائیں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں جب کہ خباثت بڑھ جائے (متفق علیہ)۔ (13) اللہ سبحانہ تقدس جب کسی قوم پر عذاب اتارتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس سب پر عذاب بھیج دیتا ہے جو اس قوم میں ہوں (لیکن بعد ازاں روزِ حشر) پھر اپنے اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے (متفق علیہ)۔ (14) جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے نہ روکے وہ ہم میں سے نہیں ہے (احمد، ترمذی)۔ (15) تم ضرور نیکی کا حکم دیتے رہنا اور برائی سے منع کرتے رہنا ورنہ تم پر تم ہی میں سے برے لوگ مسلط کر دیئے جائیں گے پھر تمہارے نیک لوگ دعا کریں گے تو ان کی دعا قبول نہیں ہوگی (طبرانی)۔ (16) عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم اس وقت تک نیکی کا حکم نہیں دیں گے جب تک ہم مکمل طور پر خود اس پر عمل نہیں کر لیتے اور اس وقت تک برائی سے منع نہیں کریں گے جب تک ہم مکمل طور پر خود اس سے اجتناب نہیں کر لیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (نہیں) بلکہ نیکی کا حکم دو اگرچہ تم مکمل طور پر اس سے اجتناب نہ کر سکو اور برائی سے منع کرو اگرچہ مکمل طور پر اس سے اجتناب نہ کر سکو (یعنی اگر کسی حد تک عمل کرتے ہو نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنے کا فریضہ ادا کرو) (المعجم الاوسط، طبرانی)۔

ذکرِ الٰہی ومجالسِ ذکر

(1) اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا گمان رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ

www.HaqWaliSarkar.com

رکھتا ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر کرے تو میں بھی خفیہ طور پر اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں (متفق علیہ)۔ ❷ جب بھی لوگ اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر کے لیے بیٹھتے ہیں تو انہیں فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ (سکون وطمانیت) کا نزول ہوتا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس ان لوگوں کا ذکر اپنی بارگاہ کے حاضرین میں کرتا ہے (مسلم، ترمذی)۔ ❸ اللہ سبحانہ تقدس کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کی باقاعدہ ذمہ داری کوئی نہیں مگر وہ صرف ذکر کی مجلسوں کی تلاش میں رہتے ہیں (مسلم، احمد)۔ ❹ جب کچھ لوگ صرف اللہ سبحانہ تقدس کی رضا حاصل کرنے کی خاطر اجتماعی طور پر اس کا ذکر کرتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ کہ تمہیں بخش دیا گیا ہے اور تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیے گئے ہیں (احمد، بیہقی)۔ ❺ اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں (احمد)۔ ❻ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ وہ ذاکرین ایسے ہم نشین ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کبھی بدبخت ومحروم نہیں ہوتا (بخاری)۔ ❼ اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر اتنی کثرت سے کیا کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں (بیہقی)۔ ❽ سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ جب تو فوت ہو تو تیری زبان اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر سے تر ہو (طبرانی)۔ ❾ جب تمہارا گزر جنت کے باغوں سے ہو تو اسکے میوے کھالیا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ جنت کے باغ کون سے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ذکر کے حلقے (ترمذی)۔ ❿ جب بندہ اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر کیلئے اپنے ہونٹوں کو ہلاتا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کرتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے ساتھ ہوتا ہے (بخاری)۔ ⓫ ہر چیز کی صفائی کے لئے کوئی چیز ہوتی ہے اور دلوں کی صفائی کے لئے اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر ہے (بیہقی)۔ ⓬ اپنے رب تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور رب تعالیٰ کا ذکر نہ کرنے والے شخص کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے (متفق علیہ)۔ ⓭ غافل لوگوں میں اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کرنے والا (جنگ سے) بھاگنے والوں میں ثابت قدم رہنے والے کے قائم مقام ہے (طبرانی)۔ ⓮ کوئی چیز اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر سے بڑھ کر اللہ سبحانہ تقدس کے عذاب سے نجات نہیں دیتی (بیہقی)۔ ⓯ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جاتا رہے گا (مسلم)۔ ⓰ جدا رہنے والے لوگ سبقت لے گئے۔ عرض کیا گیا کہ

www.HaqWaliSarkar.com

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! الگ رہنے والے کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتیں (مسلم)۔ (17) کیا میں تمہیں ایسا بہترین عمل نہ بتادوں جو اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک بہت ستھرا اور تمہارے درجے بہت بلند کرنے والا ہو اور تمہارے لیے سونا چاندی خیرات کرنے سے بہتر ہو اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہو کہ تم دشمن سے جہاد کرو کہ تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہیں شہید کریں۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہاں ضرور فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ عمل اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ (18) جو کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر نہ کرے تو وہ مجلس اس کے لیے اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے حسرت و خسارہ ہوگی اور جو کسی خوابگاہ میں لیٹے کہ اس میں اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر نہ کرے تو یہ بھی اس پر اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے ندامت ہوگی (ابوداؤد)۔ (19) ایسی کوئی قوم یا جماعت نہیں جو کسی مجلس سے بغیر اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کیے اٹھ جائے مگر وہ مردار گدھے کے پاس سے اٹھتے ہیں اور یہ ان پر حسرت ہوتی ہے (احمد، ابوداؤد)۔ (20) جو قوم ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں نہ تو اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کرے اور نہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے تو یہ مجلس ان پر حسرت کا سبب ہوگی اور اگر اللہ سبحانہ تقدس چاہے تو انہیں اس پر عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے (ترمذی)۔ (21) انسان کا ہر کلام اس پر وبال ہے اور اس کے لیے فائدہ مند نہیں سوائے اچھی باتوں کے حکم کے، یا بری باتوں سے منع کرنے کے، یا پھر اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر کے (ترمذی، ابن ماجہ)۔ (22) اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر کے بغیر زیادہ باتیں نہ کرو کیونکہ بغیر اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر کے زیادہ باتیں دل کی سختی ہیں اور لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ سبحانہ تقدس سے دور سخت دل والا ہے (ترمذی)۔ (23) ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اسلام کے احکام شرعیہ تو بہت سے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی ایک بات بتادیں جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری زبان ہر وقت اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر میں تر رہے (ترمذی)۔ (24) عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! کون سے بندے اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک افضل اور قیامت کے دن بلند درجے والے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کثرت سے اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کرنے والی عورتیں۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اللہ سبحانہ تقدس کی راہ کا غازی کہاں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر غازی مشرکین اور کفار پر اتنی تلوار

www.HaqWaliSarkar.com

چلائے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور خون میں رنگ جائے تب بھی اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کرنے والا اس سے درجہ میں بہت زیادہ ہوگا (احمد، ترمذی)۔ (25) ایسی کوئی صبح نہیں جسے بندے پائیں مگر ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ پاک بادشاہ (اللہ سبحانہ تقدس) کی تسبیح پڑھ لو (ترمذی)۔ (26) حمد شکر کا سر ہے کہ جس بندے نے اللہ سبحانہ تقدس کی حمد نہ کی تو اس نے حقیقت میں اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ہی نہ کیا (بیہقی)۔ (27) جنہیں قیامت کے دن سب سے پہلے جنت کی طرف بلایا جائے گا وہ ایسے لوگ ہوں گے جو اپنی ہر خوشی اور اپنے ہر غم میں اللہ سبحانہ تقدس کی حمد (ذکر و شکر) کرتے ہیں (بیہقی)۔ (28) شیطان انسان کے دل پر ہر وقت چمٹا رہتا ہے لیکن جب انسان اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کرتا ہے تو وہ ہٹ جاتا ہے اور جب انسان اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر سے غافل ہوتا ہے تو شیطان دل میں وسوسے ڈالتا ہے (بخاری)۔

شبِ براءت

(1) شعبان، رجب اور ماہِ رمضان کے درمیان ایک مہینہ ہے لوگ اس کی شان سے غافل ہیں۔ اس میں بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرے اعمال اس حال میں اٹھیں کہ میں روزہ دار ہوں (بیہقی)۔ (2) شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ سبحانہ تقدس آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے یعنی اس کی رحمت نازل ہوتی ہے اور فرشتے اللہ سبحانہ تقدس کے سامنے سال بھر کے اعمال نامے پیش کرتے ہیں اور اس کے بعد اللہ سبحانہ تقدس اپنے بندوں سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ خبردار ہے کوئی مغفرت مانگنے والا کہ میں اس کے گناہوں کو بخش دوں۔ خبردار ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق دوں۔ خبردار ہے کوئی مصیبت میں گرفتار کہ میں اس کو معافی عطا کروں۔ خبردار ہے کوئی ایسا ایسا یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے (مشکوٰۃ)۔ (3) اللہ سبحانہ تقدس چار راتوں میں بھلائیوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ پہلی بقرعید کی رات، دوسری عید الفطر کی رات، تیسری شعبان کی پندرہویں رات کہ اس رات میں مرنے والوں کے نام، لوگوں کا رزق اور حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں اور چوتھی عرفہ کی رات (اذانِ) فجر تک (در منثور)۔ (4) پندرہ شعبان کی رات ایک منادی پکارتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت

www.HaqWaliSarkar.com

کی جائے، ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا جائے، پس بدکار عورت اور مشرک کے علاوہ جو بھی کوئی حاجت طلب کرتا ہے اس کی حاجت پوری کی جاتی ہے (شعب الایمان)۔ (5) جب شعبان کی پندرہویں رات ہو اس رات میں قیام کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو (مشکوٰۃ)۔ (6) جس نے پانچ راتوں کو زندہ کیا (یعنی شب بیداری کر کے ان راتوں کو عبادت میں گزارا) اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ذی الحجہ کی آٹھویں، نویں اور دسویں رات کو اور عید الفطر کی رات اور پندرہ شعبان یعنی شب براءت کی رات (الترغیب و الترھیب)۔ (7) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک رات حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف فرما تھے اور جب رات میری آنکھ کھلی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بستر پر نہ پایا اور میں دیگر ازواج مطہرات کے حجروں میں گئی مگر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں پایا اور میں نے گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ماریہ قطبیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے ہیں، میں گھر سے نکلی اور مسجد سے گزری تو میرا پاؤں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ٹکرایا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں تھے۔ (8) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح قبض کر لی گئی ہے۔ جب میں نے یہ دیکھا تو کھڑی ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انگوٹھے کو ہلایا تو انگوٹھے میں حرکت پیدا ہوئی اور میں واپس چلی گئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدے سے سر مبارک اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تمہارا یہ گمان تھا کہ میں تمہارے ساتھ بے وفائی کروں گا؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ سبحانہ تقدس کی قسم ایسا نہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طویل سجدے سے مجھے یہ گمان ہوا تھا کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح تو قبض کر لی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم جانتی ہو کہ یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے اور اس رات اللہ سبحانہ تقدس اپنے بندوں پر نظر رحمت فرماتا ہے تو بخشش مانگنے والوں کو بخش دیتا ہے اور رحم طلب کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے اور بغض رکھنے والوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے (شعب الایمان)۔ (9) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پندرہ شعبان کی رات جنت البقیع میں اس حال میں پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمان مردوں، عورتوں اور شہیدوں کے لیے دعائے مغفرت فرما رہے تھے (شعب الایمان)۔

www.HaqWaliSarkar.com

⑩ اللہ سبحانہ تقدس شعبان کی پندرہویں شب میں تمام زمین والوں کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور عداوت والے کے (شعب الایمان)۔ ⑪ یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے اور اس میں اللہ سبحانہ تقدس جہنم سے اتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافر اور عداوت کرنے والے اور رشتہ کاٹنے والے اور کپڑا لٹکانے والے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا (احمد)۔ ⑫ چھ آدمیوں کی اس رات بھی بخشش نہیں ہوگی۔ پہلا شراب کا عادی، دوسرا ماں باپ کا نافرمان، تیسرا زنا کا عادی، چوتھا قطع تعلق کرنے والا، پانچواں تصویر بنانے والا اور چھٹا چغل خور (فضائل الاوقات)۔ ⑬ حضرت سیّدنا ابی کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل امین شب براءت میں حاضر ہوئے اور مجھ سے کہا کہ اٹھ کر نماز ادا فرمایئے اور اپنا سر اور ہاتھ مبارک آسمان کی طرف اٹھایئے۔ میں نے پوچھا کہ اے جبرائیل! یہ کیسی رات ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ وہ رات ہے جس میں آسمان اور رحمت کے تین سو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ سبحانہ تقدس کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں، آپس میں بغض و کینہ رکھنے والوں، شرابیوں اور بدکاروں کے علاوہ سب کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ ان لوگوں کی اس وقت تک مغفرت نہیں ہوگی جب تک سچی توبہ نہ کر لیں البتہ شراب کے عادی کے لیے رحمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ توبہ کر لے، جب وہ توبہ کر لیتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے، اسی طرح کینہ رکھنے والے کے لیے بھی رحمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے ساتھی (یعنی جس سے کینہ رکھتا ہے) سے کلام کر لے، جب وہ اس سے کلام کر لیتا ہے تو اس کی بھی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے جبرائیل! اگر وہ اپنے ساتھی سے کلام نہ کرے یہاں تک کہ شب براءت گزر جائے تو؟ جبرائیل امین نے عرض کیا کہ اگر وہ اسی حالت پر برقرار رہا یہاں تک کہ (نزع کا عالم طاری ہونے کے سبب) اس کے سینے میں سانس اٹکنے لگ جائے تب بھی اس کے لیے دروازہ رحمت کھلا رہتا ہے، اگر وہ (موت سے پہلے کینہ مسلم سے) توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت البقیع کی طرف تشریف لے گئے اور سجدے میں جا کر ان الفاظ میں دعا مانگی کہ اے میرے اللہ سبحانہ تقدس! میں تیرے عذاب سے تیری معافی، تیری ناراضی سے تیری رضا اور تجھ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں،

www.HaqWaliSarkar.com

تیری تعریف بلند ہے، میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کرسکتا، تیری حقیقی شان وہی ہے جو تو نے خود بیان فرمائی۔ رات کے چوتھے پہر جبرائیل امین نازل ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو دیکھا کہ رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور ہر دروازے پر ایک فرشتہ ندا دے رہا ہے، (پہلے دروازے پر ایک فرشتہ یوں پکار رہا ہے کہ) مبارک ہوا سے جو اس رات عبادت کرے، دوسرے دروازے پر بھی ایک فرشتہ یوں پکار رہا ہے کہ مبارک ہوا سے جو اس رات میں سجدہ کرے، تیسرے دروازے پر بھی ایک فرشتہ ندا دے رہا ہے کہ مبارک ہوا سے جو اس رات میں رکوع کرے، چوتھے دروازے پر بھی ایک فرشتہ ندا دے رہا ہے کہ مبارک ہوا سے جو اس رات میں اپنے رب کریم سے دعا مانگے، پانچویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ یوں صدا لگا رہا ہے کہ مبارک ہوا سے جو اس رات اپنے رب تعالیٰ سے مناجات کرنے میں مشغول ہو، چھٹے دروازے پر بھی ایک فرشتہ پکار رہا ہے کہ اس رات میں مسلمانوں کو مبارک ہو، ساتویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ ندا دے رہا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کو ایک ماننے والوں کو مبارک ہو، آٹھویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ پکار رہا ہے کہ کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کو توبہ قبول کی جائے؟ نویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ صدا لگا رہا ہے کہ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ اس کی مغفرت کر دی جائے؟ اور دسویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ ندا دے رہا ہے کہ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کرلی جائے؟ پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے جبرائیل امین! رحمت کے یہ دروازے کب تک کھلے رہتے ہیں؟ جبرائیل امین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! رات کی ابتدا سے طلوع فجر تک۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس رات بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت کی جاتی ہے اسی رات لوگوں کے سال بھر کے اعمال (آسمانوں کی جانب) بلند کئے جاتے ہیں اور اسی رات رزق تقسیم کئے جاتے ہیں (تاریخ ابن عساکر)۔

عید الفطر

❶ جس نے عیدین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی راتوں میں قیام کیا تو اس دن اس کا دل نہیں مرے گا جس

www.HaqWaliSarkar.com

دن لوگوں کے دل مرجائیں گے (ابن ماجہ)۔ ❷ جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے گا اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے۔ ذی الحجہ کی آٹھویں، نویں اور دسویں رات، عیدالفطر کی رات اور پندرہ شعبان یعنی شب برأت کو (الترغیب والترھیب)۔ ❸ جب عیدالفطر کی مبارک رات آتی ہے تو اسے لیلۃ الجائزہ یعنی انعام والی رات کے نام سے پکارا جاتا ہے اور جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اپنے فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے۔ چنانچہ وہ فرشتے زمین پر آ کر سب گلیوں اور راہوں کے سروں پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور اس طرح ندا دیتے ہیں کہ اے امتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اس رب کی بارگاہ میں چلو جو بہت ہی زیادہ عطا فرمانے والا ہے اور بڑے سے بڑا گناہ معاف فرمانے والا ہے۔ پھر اللہ سبحانہ تقدس اپنے بندوں سے مخاطب ہوتا ہے کہ اے میرے بندو! مانگو کیا مانگتے ہو؟ میری عزت اور جلال کی قسم آج کے روز اس (نمازِ عید کے) اجتماع میں آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے وہ میں پورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کے بارے میں مانگو گے اس میں تمہاری بھلائی کی طرف نظر فرماؤں گا (یعنی جیسے بہتر ہوگا ویسے عطا فرماؤں گا) میری عزت کی قسم جب تک تم میرا لحاظ رکھو گے میں بھی تمہارا لحاظ رکھوں گا اور تمہاری خطاؤں پر پردہ پوشی فرماؤں گا۔ میری عزت اور جلال کی قسم میں تمہیں حد سے بڑھنے والوں (مجرموں) کے ساتھ رسوا نہ کروں گا۔ بس اپنے گھروں کی طرف مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ کہ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں بھی تم سے راضی ہوگیا (الترغیب والترھیب)۔ ❹ رمضان کی آخری رات (لیلۃ الجائزہ) کو امت کی بخشش کی جاتی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ کیا وہ شبِ قدر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں لیکن کام کرنے والے کو جب وہ کام مکمل کر لیتا ہے تو محنت کا حق دیا جاتا ہے (احمد)۔ ❺ جب عیدالفطر کا دن آتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اپنے بندوں پر فرشتوں سے فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اس مزدور کی کیا مزدوری ہے جس نے اپنا کام پورا کیا ہو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! اس کی جزا یہ ہے کہ اسے پورا اجر دیا جائے۔ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ میرے بندوں نے میرے اس فریضہ کو جو کہ ان کے ذمہ لازم تھا ادا کر دیا ہے۔ پھر وہ (عیدگاہ کی طرف) نکلے دعا کیلئے پکارتے ہوئے اور مجھے اپنے عزت وجلال اور کرم اور بلندی اور بلند مرتبے کی قسم کہ میں ان کی دعا کو قبول کروں گا۔ پس اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! لوٹ جاؤ کہ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری بُرائیاں نیکیوں سے بدل دیں اور لوگ اس حال میں واپس لوٹتے ہیں کہ ان کی بخشش ہوجاتی ہے (مشکوٰۃ)۔

www.HaqWaliSarkar.com

عیدالاضحیٰ

❶ مجھے یومُ الاضحیٰ کا حکم دیا گیا ہے اور اس دن کو اللہ سبحانہ تقدس نے اس امت کیلئے عید بنایا ہے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ بتایئے کہ میرے پاس منیحہ (یعنی وہ جانور جو دوسروں نے اس لیے دیا ہو کہ کچھ دن اس کے دودھ وغیرہ سے فائدہ اٹھائے اور پھر مالک کو واپس کردے) کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا اس کی قربانی کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں۔ ہاں مگر تم عید کے دن اپنے بال اور ناخن ترشواؤ اور موئے زیرِ ناف کو صاف کرو تو اسی میں تمہاری قربانی اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک پوری ہوجائے گی یعنی جس کو قربانی کی توفیق نہ ہو اسے ان چیزوں کے کرنے سے قربانی کا ثواب حاصل ہوجائے گا (یعنی جو شخص عیدالاضحیٰ کے چاند نکلنے کے بعد عید کے دن تک ناخن اور بال وغیرہ نہ کاٹے تو اسے قربانی کا ثواب ہے) (ابوداؤد، نسائی)۔ ❷ جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے۔ ذی الحجہ کی آٹھویں، نویں، اور دسویں رات کو اور عیدالفطر کی رات اور پندرہ شعبان یعنی شبِ برأت کو (الترغیب و الترھیب)۔ ❸ جس میں وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے (ابن ماجہ)۔ ❹ جس نے خوش دلی سے ثواب حاصل کرنے کے لیے قربانی کی تو وہ (قربانی اس کے لئے) جہنم کی آگ سے حجاب (رکاوٹ) ہوجائے گی (طبرانی)۔ ❺ یوم النحر (عیدالاضحیٰ کے دن) میں ابنِ آدم کا کوئی عمل اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور کُھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک مقامِ قبولیت کو پہنچ جاتا ہے لہٰذا اس کو خوش دلی سے کرو (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ ❻ جو روپیہ عیدالاضحیٰ کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں (طبرانی)۔ ❼ جب تم عیدالاضحیٰ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ بال منڈوانے، ترشوانے اور ناخن کٹوانے سے رُکا رہے (مسلم)۔ ❽ اے لوگو! قربانی کرو اور اس کے خون میں ثواب کی نیت کرو کیونکہ قربانی کا خون اگرچہ زمین پر گرتا ہے مگر وہ اللہ سبحانہ تقدس کی

www.HaqWaliSarkar.com

حفاظت میں ہوتا ہے۔ ⑨ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہیں۔ پھر عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر بال کے مقابل نیکی ہے۔ عرض کیا گیا کہ اُون کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اُون کے ہر بال کے بدلے میں بھی نیکی ہے (ابن ماجه)۔ ⑩ آج (عیدالاضحیٰ) کے دن جو کام ہم کو پہلے کرنا ہے وہ (عید کی) نماز ہے اور پھر اس کے بعد قربانی کرنا ہے لہٰذا جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنت کو پہنچا اور جس نے جانور پہلے ذبح کر ڈالا تو وہ صرف گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے پہلے ہی سے کر لیا (یعنی اس کی قربانی ادا نہ ہوگی) (احمد)۔ ⑪ افضل قربانی وہ ہے جو باعتبار قیمت اعلیٰ ہو اور خوب فربہ ہو (احمد)۔

دنیا

① دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے (مشکوٰۃ)۔ ② دنیا میں تم ایسے رہو جیسے ایک اجنبی آدمی یا مسافر رہتا ہے اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کرو (بخاری)۔ ③ دنیا سے بے رغبت ہو جا کہ اللہ سبحانہ تقدس تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جا کہ لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے (حاکم، بیہقی، ابن ماجه)۔ ④ دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے (مسلم، ترمذی)۔ ⑤ مالداری کثرتِ مال سے نہیں ہوتی بلکہ اصل مالداری دل کا غنی ہونا ہے (متفق علیه)۔ ⑥ کیا تم سنتے نہیں، کیا تم سنتے نہیں کہ سادہ وضع میں رہنا ایمان کا ایک حصہ ہے، سادہ وضع میں رہنا ایمان کا ایک حصہ ہے (ابوداؤد، ابن ماجه)۔ ⑦ مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں کاٹا جاتا (متفق علیه)۔ ⑧ ہوشیار رہو کہ دنیا (کی ہر وہ چیز جو اللہ سبحانہ تقدس سے دور کرے) لعنتی ہے اور جو دنیا میں ہے وہ لعنتی ہے سوائے اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر کے اور اس کے جو اللہ سبحانہ تقدس کے قریب کر دے اور عالم دین کے اور (دین کے) طالب علم کے (ترمذی، ابن ماجه)۔ ⑨ اگر دنیا کی وقعت اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اس میں سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ نہ پلاتا (ابن ماجه،

www.HaqWaliSarkar.com

احمد، ترمذی)۔ (10) جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمتیں دی گئی ہیں تو اس سے قرب حاصل کرو کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے (بیہقی)۔ (11) جب اللہ سبحانہ تقدس کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے دنیا سے بچالیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے (احمد، ترمذی)۔ (12) لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں تم ایک بھی سواری کے قابل نہ پاؤ (متفق علیہ)۔ (13) دوسری قومیں تم پر ایک دوسرے کو ایسی دعوت دیں گی جیسے کھانے والے اپنے پیالہ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ کیا اس دن ہماری کمی کی وجہ سے ایسا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں بلکہ اس وقت تم (مسلمان) بہت زیادہ ہوگے لیکن تم سیلاب کے جھاگ کی طرح جھاگ بن جاؤ گے اور اللہ سبحانہ تقدس تمہارے دشمن کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دل میں وہن ڈال دے گا۔ کسی نے عرض کیا کہ وہن کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کی محبت اور موت سے ڈر (ابوداؤد، بیہقی)۔ (14) تم عیش پسندی سے بچنا کہ اللہ سبحانہ تقدس کے بندے عیش وعشرت میں مشغول نہیں ہوتے (احمد)۔ (15) میری امت میں ایسے لوگوں کا ظہور ہوگا جن کے ساتھ خواہشات اس طرح چمٹی ہوں گی جس طرح کتا اپنے مالک سے چمٹا ہوتا ہے اور ان لوگوں کی کوئی رگ اور کوئی جوڑ ایسا نہ رہے گا جس میں خواہشات داخل نہ ہوئی ہوں (حاکم، بیہقی)۔ (16) لذتوں کو ختم کردینے والی چیز (موت) کو اکثر وبیشتر یاد کیا کرو (نسائی، ترمذی)۔ (17) جب تم دیکھو کہ اللہ سبحانہ تقدس دنیا میں گنہگار بندے کو وہ چیزیں دے رہا ہے جو اسے پسند ہیں تو یہ استدراج (ڈھیل) ہے (احمد)۔ (18) بوڑھے شخص کا دل دو چیزوں میں جوان رہتا ہے، ایک دنیا کی محبت میں اور دوسرا لمبی امید میں (متفق علیہ)۔ (19) ہلاک ہوجائے دنیا کا بندہ، روپے پیسے کا بندہ اور اعلیٰ کپڑوں کا بندہ کہ اگر اسے دیا جائے تو راضی رہے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہوجائے، وہ ہلاک ہوجائے، برباد ہوجائے اور جب کانٹا لگے تو نہ نکلے۔ خوشخبری ہو اس بندے کو جو اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہو اور اس کے بال پراگندہ ہوں، اس کے قدم گرد آلود ہوں اگر پہرے میں رہے اور اگر لشکر کے پیچھے ہو تو پیچھے رہے اور اگر اجازت مانگے تو اجازت نہ دی جائے اور اگر سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے (بخاری)۔ (20) میں اپنے بعد جن چیزوں سے تم پر خوف کرتا ہوں وہ دنیا کی تروتازگی اور دنیا کی زینت ہے جو تم پر کھول دی جائے گی۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا

www.HaqWaliSarkar.com

خیر بھی شر لاتی ہے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چہرے سے پسینہ پونچھا اور ارشاد فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تعریف فرمائی اور پھر ارشاد فرمایا کہ خیر شر کو نہیں لاتی ہے کہ جیسے جو چیز بہار اگاتی ہے اس میں سے بعض وہ چیز بھی ہوتی ہے جو جانور کا پیٹ پھلا کر ہلاک کر دیتی ہے یا بیمار کر دیتی ہے، سوائے اس جانور کے جو سبزی کھائے حتیٰ کہ اس کی کوکھیں تن جائیں تو کھانا چھوڑ دے اور دھوپ میں آ جائے تو لوٹے پوٹے اور پیشاب کرے اور پھر لوٹ جائے اور پھر کھائے۔ یقیناً یہ مال ہرا بھرا میٹھا ہے تو جو اسے اس کے حق سے لے اور اس کے حق میں خرچ کرے تو وہ اچھا مددگار ہے اور جو ناحق لے وہ اس کی طرح ہوگا جو کھالے اور سیر نہ ہو اور یہ مال اس کے خلاف قیامت کے دن گواہ ہوگا (متفق علیہ)۔ (21) اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! میں تم پر فقیری سے خوف نہیں کرتا لیکن میں تم پر اس سے خوف کرتا ہوں کہ تم پر دنیا پھیلا دی جائے جیسے تم سے پہلے والوں پر پھیلا دی گئی تھی اور تم لوگ اس سے رغبت کر جاؤ جیسے وہ لوگ رغبت کر گئے اور تمہیں بھی ویسے ہی ہلاک کر دے جیسے انہیں ہلاک کر دیا تھا (متفق علیہ)۔ (22) باغات وکھیت اختیار نہ کرو ورنہ تم دنیا میں راغب ہو جاؤ گے (ترمذی، بیہقی)۔ (23) جو دنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچا لیتا ہے تو باقی اور ہمیشہ رہنے والی چیز یعنی آخرت کو فنا ہونے والی چیز یعنی دنیا پر اختیار کرو (احمد، بیہقی)۔ (24) لعنتی ہے دنیا کا بندہ اور لعنتی ہے درہم دینار کا بندہ (ترمذی)۔ (25) مسلمان کوئی خرچ نہیں کرتا مگر اس میں اسے ثواب دیا جاتا ہے سوائے اس خرچ کے جو تعمیرات پر خرچ ہوا (ترمذی، ابن ماجہ)۔ (26) سارے خرچے اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں ہیں سوائے عمارات کی تعمیر کے کہ ان میں کوئی بھلائی نہیں (ترمذی)۔ (27) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن کہیں تشریف لے گئے اور صحابہ کرام بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلند عمارت دیکھی تو ارشاد فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یہ فلاں انصاری صاحب کا گھر ہے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہو گئے اور یہ بات دل شریف میں رکھ لی۔ حتیٰ کہ جب اس عمارت کا مالک حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھرے مجمع میں سلام کہا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ پھیر لیا۔ انہوں نے یہ کئی بار کیا حتیٰ کہ ان صاحب نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے لیے ناراضگی محسوس کر لی تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سے اس کی شکایت کی اور کہا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غیر پاتا ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ

www.HaqWaliSarkar.com

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے تھے تو تمہاری عمارت دیکھی تھی، وہ شخص عمارت کی طرف گیا اور اسے ڈھا کر زمین کے برابر کر دیا۔ ایک بار پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے تو وہ عمارت نہ دیکھی تو ارشاد فرمایا کہ اس گنبد کا کیا ہوا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اس کے مالک نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے توجہی کی شکایت کی تو ہم نے اسے خبر دی تو اس نے وہ ڈھا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر تعمیر اس کے بانی (یعنی بنانے والے) پر وبال ہے سوائے اس کے جس کی اسے ضرورت ہو (ابو داؤد)۔ (28) انسان کے سوائے ان اشیاء کے اور کسی چیز میں حق نہیں ہیں کہ وہ گھر جس میں رہتا ہو اور وہ کپڑا جو اس کا ستر چھپائے اور روٹی کا ٹکڑا اور پانی (ترمذی)۔ (29) جب بندہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے دل میں حکمت اگا دیتا ہے اور اس سے اس کی زبان میں گویائی دیتا ہے اور اس دنیا کے عیب اور اس کی بیماریاں اور ان کا علاج دکھا دیتا ہے اور اسے دنیا سے جنت کی طرف سلامت نکالے گا (بیہقی)۔ (30) جب بندے کے مال میں بے برکتی رکھ دی جاتی ہے تو وہ مال کو پانی اور مٹی میں لگا دیتا ہے (بیہقی)۔ (31) عمارات میں حرام سے بچو کیونکہ وہ ویرانی کی جڑ ہے (بیہقی)۔ (32) دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو اور اس کے لئے وہ شخص ہی جمع کرتا ہے جس میں عقل نہ ہو (احمد، بیہقی)۔ (33) نور جب سینہ میں داخل ہوتا ہے تو سینہ کھل جاتا ہے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا اس کی کوئی نشانی ہے جس سے یہ نور پہچانا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اور وہ یہ ہے کہ دھوکہ کی جگہ سے دور رہنا، دائمی گھر (یعنی آخرت) کی طرف رجوع کرنا اور موت آنے سے پہلے اس کی تیاری کرنا (بیہقی)۔ (34) سب سے برا قیامت کے دن وہ بندہ ہوگا جس نے دوسرے کی دنیا کے بدلے میں اپنی آخرت برباد کر دی (ابن ماجہ)۔ (35) جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جسے اس کے مقابلے میں مال و اعضا (یعنی دنیاوی دولت اور صحت) میں بڑائی دی گئی ہے تو ایسے شخص کو بھی دیکھ لے جو اس سے مال و اعضا میں کم اور نیچے ہے (متفق علیہ)۔ (36) تم کسی بدعمل پر کسی نعمت کی وجہ سے رشک نہ کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ مرنے کے بعد کس چیز سے ملے گا کیونکہ اس کے لئے اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک نہ مرنے والا جان لیوا ہے یعنی جہنم کی آگ (مشکوٰۃ)۔ (37) جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کی خوشنودی کا طالب ہو لوگوں کی ناراضی کے ساتھ یعنی اللہ سبحانہ تقدس راضی ہو، چاہے لوگ ناراض ہوں اور اس کی کوئی پرواہ نہ کرے تو اللہ سبحانہ تقدس لوگوں کے شر سے اس کی کفایت کرے گا

www.HaqWaliSarkar.com

اور جو شخص لوگوں کو خوش رکھنا چاہے اللہ سبحانہ تقدس کی ناراضی کے ساتھ یعنی لوگ خوش ہو جائیں چاہے اللہ سبحانہ تقدس ناراض ہو جائے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو (ان لوگوں کے) سپرد کر دے گا (ترمذی)۔

موت

(1) اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ جب بندہ میری ملاقات کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ میری ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہوں (متفق علیہ)۔ (2) لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز یعنی موت کو اکثر و بیشتر یاد کیا کرو (ترمذی، نسائی)۔ (3) موت مومن کے لیے تحفہ ہے (بیہقی)۔ (4) عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا کوئی شہیدوں کا مرتبہ پا سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ موت کو دن میں بیس بار یاد کیا کرو شہادت کا رتبہ حاصل ہوگا (کیمیائے سعادت)۔ (5) اگر جانور موت کے حال سے اس طرح واقف ہوتے جس طرح کہ تم ہو تو کسی انسان کے کھانے میں فربہ گوشت نہ آتا یعنی جانور موت کے خوف سے لاغر ہو جاتے (کیمیائے سعادت)۔ (6) عقلمند وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو مطیع و قابو کر لیا اور موت کے بعد حساب و کتاب کے لیے عمل کر لئے (کیمیائے سعادت)۔ (7) تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا تو اس کی نیکی بڑھے گی اور اگر گناہ گار ہوگا تو ہو سکتا ہے کہ وہ گناہوں سے توبہ کر لے (بخاری)۔ (8) کسی مصیبت کی وجہ سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے اگر ضرور ہی کرنی ہے تو کہے کہ اے اللہ! جب تک میرے لیے حیات اچھی ہے تو مجھے زندہ رکھ اور اگر وفات میرے لیے بہتر ہے تو مجھے وفات دے دے (مشکوٰۃ)۔ (9) ملک الموت کے لیے زمین ایک طشت کی مانند بنائی گئی ہے کہ جہاں سے چاہے پکڑ لے اور اس کے لیے مددگار فرشتے بنائے گئے ہیں جو کہ روح نکالتے ہیں (یعنی وفات دیتے ہیں) اور پھر ان سے روح لے کر اپنے قبضے میں کر لیتا ہے (شرح الصدور)۔ (10) عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ملک الموت تو ایک ہے اور شرق و غرب میں لوگ جنگوں میں لاتعداد مرتے ہیں (ان کی روح موت کا فرشتہ ایک وقت میں کیسے قبض کرتا ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ

www.HaqWaliSarkar.com

سبحانہ تقدس نے تمام دنیا کو ملک الموت کے لیے ایک تھال کی مانند جمع کر دیا ہے (شرح الصدور)۔ (11) موت کا جھٹکا ہزار ضربِ تلوار سے سخت تر ہے (کنز العمال)۔ (12) فرشتے مرنے والے کو بند کر لیتے ہیں اور اگر فرشتے اس کو بند نہ کرتے تو وہ موت کی سختی کی وجہ سے جنگلوں میں بھاگ جاتا۔ (13) موت ہر مسلمان کے لیے کفارہ ہے (شعب الایمان)۔ (14) موت کو زیادہ یاد کیا کرو کہ یہ گناہوں کو مٹاتی ہے اور دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے اور نصیحت کے لیے موت ہی کافی ہے (احیاء العلوم)۔ (15) عرض کیا گیا کہ عقل مند اور عزت والا کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ موت کو زیادہ یاد کرنے اور اس کی زیادہ تیاری کرنے والا عقل مند ہے کہ دنیاوی اور اخروی اعزاز کے ساتھ رخصت ہوتا ہے (احیاء العلوم)۔ (16) عرض کیا گیا کہ آسان ترین موت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آسان ترین موت ایک کانٹے دار ٹہنی کی طرح ہے جو کہ روئی میں پھنسی ہو۔ لہٰذا جب بھی اسے روئی سے نکالا جائے گا اس کے ساتھ روئی ضرور آئے گی (احیاء العلوم)۔ (17) اچانک موت کا آجانا (کامل) مومن کے لیے راحت اور گناہ گار کے لیے باعثِ ندامت ہے (احمد)۔ (18) اگر مردے کا ایک بال بھی زمین و آسمان والوں پر رکھا جائے تو سب کے سب اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے مر جائیں کیونکہ ہر بال میں موت ہوتی ہے اور جس چیز پر بھی موت پڑ جائے وہ بھی مر جاتی ہے (احیاء العلوم)۔ (19) موت کی تکلیف اتنی ہوگی جتنی تین سو بار تلوار لگنے سے ہوتی ہے۔ (20) جب بندہ موت کی سختیاں اور تکالیف برداشت کرتا ہے تو اس کے جوڑ ایک دوسرے کو سلامتی کی دعا دیتے ہوئے یوں کہتے ہیں کہ تم سلامت رہو کہ اب ہم ایک دوسرے سے قیامت تک کے لیے جدا ہو جائیں گے (دیلمی)۔ (21) تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک دنیا سے رخصت (فوت) نہیں ہوتا جب تک اسے اپنے ٹھکانے کا علم نہ ہو جائے اور یہ دیکھ نہ لے کہ اس کا ٹھکانا جنت ہے یا دوزخ (احیاء العلوم)۔ (22) جب مومن قریب المرگ ہوتا ہے تو آفتاب کی طرح روشن چہروں والے فرشتے آسمان سے آتے ہیں جن کے پاس جنت کے کفن اور خوشبو ہوتی ہے اور وہ مرنے والے کے ارد گرد بیٹھ جاتے ہیں اور ملک الموت اس کے سرہانے آکر بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے (خدا کے ذکر سے) سکون حاصل کرنے والی جان، اللہ کی رضا اور بخشش کی طرف نکل آ۔ تو مومن کی روح اس کلام کی لذت سے اس قدر آسانی سے نکلتی ہے جیسے کہ مشکیزے سے پانی کا قطرہ نکل آتا ہے۔ (23) مومن کی موت کے وقت اللہ سبحانہ تقدس ملک الموت سے

www.HaqWaliSarkar.com

فرماتا ہے کہ میرے دوست کے پاس جاؤ اور اسے میرے پاس لاؤ کیونکہ میں نے اس کا امتحان لیا ہے اور اسے اپنا دوست پایا ہے۔ ملک الموت پانچ سو فرشتوں کے ساتھ آتے ہیں اور ان کے پاس ایسے گلدستے ہوتے ہیں کہ ان کی جڑ کے ایک سرے پر بیس رنگ کے پھول کھلتے ہیں اور ہر پھول کی خوشبو علیحدہ ہوتی ہے اور اس اجل رسیدہ کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اسے جنت کی نعمتوں مثلاً میووں، حور و غلماں کی طرف راغب کیا جاتا ہے اور اس کی روح نکلنے میں جلدی کرتی ہے۔ (24) جب کافر کی موت کا وقت آتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس ملک الموت سے فرماتا ہے کہ میرے اس دشمن کی طرف جاؤ اور اسے میرے پاس لے آؤ۔ میں نے دنیا میں اس کے رزق کو فراخ کیا اور اپنی نعمتوں سے اسے آرام پہنچایا مگر اس نے سوائے نافرمانی کے میرے لیے اور کچھ نہیں کیا لہٰذا جاؤ اور اسے لے آؤ تاکہ اسے اس کی نافرمانی کا بدلہ دے دوں، تب ملک الموت اس کافر کے پاس ایسی کریہہ شکل میں جاتے ہیں کہ کبھی ایسی بری شکل اس آدمی نے نہ دیکھی ہوگی۔ ملک الموت کے پاس آگ کے کوڑے ہوتے ہیں اور ملک الموت جب اس آگ کے کوڑے سے اس قریب المرگ کافر کو مارتا ہے تو اس سیخ کا ہر کانٹا اس کے رگوں کو پہنچ جاتا ہے اور ملک الموت اس کو کھینچتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس کا دشمن بے ہوش ہو جاتا ہے اور فرشتے اس کی پیٹھ اور چہرے پر کوڑے مارتے ہیں اور پھر اس کی روح اس کی کمر تک کھینچی جاتی ہے اور پھر سینے سے حلق تک۔ فرشتے دوزخ کی آگ اور دھواں اس کی ٹھوڑی کے نیچے بچھا دیتے ہیں اور ملک الموت کہتے ہیں کہ اے لعین و ملعون جان گرم لو، گرم پانی اور دھویں کے سائے کی طرف نکل جس میں نہ ٹھنڈ ہے اور نہ تری اور نہ لطافت۔ جب ملک الموت روح قبض کرتے ہیں تو روح جسم سے کہتی ہے کہ خدا تجھے سزا دے کہ تو گناہوں کی طرف جلدی کرتا تھا اور اطاعت کی طرف دیر کرنے والا تھا کہ تو خود بھی ہلاک ہوا اور مجھے بھی ہلاک کیا اور پھر ایسے ہی روح جسم سے کہتی ہے۔ وہ کافر خبیث زمین کے جس حصے پر گناہ کرتا تھا وہ اس پر لعنت بھیجتا ہے اور ابلیس کے کارندے اسے خوشخبری دیتے ہیں کہ ہم نے فلاں شخص کو دوزخ میں پہنچانے کا کارنامہ کیا۔ (25) جب کافر مرتا ہے تو سیاہ چہروں والے خوفناک فرشتے ٹاٹ کا لباس لے کر میت کے گرد بیٹھ جاتے ہیں اور ملک الموت اس کے سرہانے بیٹھ کر کہتے ہیں کہ اے خبیث جان! اللہ سبحانہ تقدس کے غضب کی طرف نکل۔ یہ سن کر وہ روح چھپتی پھرتی ہے اور ملک الموت اس کو ایسے کھینچتا ہے جیسے گیلی ریشم کے ساتھ گرم سیخ کھینچی جائے۔ عذاب کے فرشتے اسے پکڑ لیتے ہیں اور ٹاٹ میں لپیٹ کر

www.HaqWaliSarkar.com

آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور جب ان کا گزر فرشتوں کی ایک جماعت سے ہوتا ہے تو وہ روح کی مردار جیسی بدبو سے بیزار ہو کر کہتے ہیں کہ یہ کس خبیث کی روح ہے؟ ان کو بتایا جاتا ہے کہ یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے۔

عذابِ قبر

❶ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اور اگر اس سے نجات پا گیا تو بعد والی منزلیں اس سے آسان تر ہیں اور اگر اس سے ہی نجات نہ پائی تو بعد والی منزلیں اس سے سخت ہیں اور میں نے کوئی منظر قبر سے زیادہ وحشت ناک نہیں دیکھا (ترمذی، ابن ماجہ)۔ ❷ جب بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے اور پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ تو ان صاحب کے متعلق کیا کہتا تھا (اور اس شخص کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ مبارکہ کروائی جائے گی) تو مومن کہہ دیتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ تب اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنا دوزخ کا ٹھکانہ دیکھ لے جسے اللہ سبحانہ تقدس نے جنت کے ٹھکانے سے بدل دیا لہٰذا وہ ان دونوں کو دیکھتا ہے۔ لیکن منافق اور کافر سے کہا جاتا ہے کہ ان صاحب (یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ تو وہ کہے گا کہ میں نہیں جانتا اور جو لوگ کہتے تھے وہی میں کہتا تھا لہٰذا اس سے کہا جاتا ہے کہ تو نے نہ پہچانا اور قرآن نہ پڑھا۔ پھر لوہے کے ہتھوڑے سے مار ماری جاتی ہے جس سے وہ ایسی چیخیں مارتا ہے کہ جن و انس کے علاوہ تمام قریبی چیزیں سنتی ہیں (متفق علیہ)۔ ❸ مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور پھر اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ سبحانہ تقدس ہے۔ فرشتے پھر کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ پھر فرشتے کہتے ہیں کہ یہ کون صاحب ہیں جو تم میں بھیجے گئے (اور اس شخص کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ مبارکہ کروائی جائے گی) تو وہ کہتا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ تجھے یہ کیسے معلوم ہوا تو وہ کہتا ہے میں نے اللہ

www.HaqWaliSarkar.com

سبحانہ تقدس کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور اسے سچا جانا۔ پھر آسمان سے پکارنے والا پکارتا ہے کہ میرا بندہ سچا ہے لہٰذا اس کے لیے جنت کا بستر بچھاؤ، اسے جنت کا لباس پہناؤ اور اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھول دو۔ پس اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس تک جنت کی ہوا اور وہاں کی خوشبو آتی ہے اور تا حدِ نظر قبر میں فراخی کر دی جاتی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کافر کی موت کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ یہ کون صاحب ہیں جو تم میں بھیجے گئے (اور اس شخص کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ مبارکہ کروائی جاتی ہے) وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ تب پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے لہٰذا اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ، آگ کا لباس پہناؤ اور اس کے لیے آگ کی طرف دروازہ کھول دو، پس اس کے لیے جہنم کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور پھر اس تک وہاں کی گرمی اور لو آتی ہے۔ پھر اس پر اس کی قبر تنگ ہو جاتی ہے حتیٰ کہ وہاں اس کی پسلیاں اِدھر کی اُدھر ہو جاتی ہیں اور اس پر نہ سننے والے اور نہ دیکھنے والے فرشتے مسلط ہوتے ہیں جن کے پاس لوہے کے ہتھوڑے ہوتے ہیں کہ اگر ان سے پہاڑ کو مارا جائے تو وہ بھی مٹی ہو جائے تو وہ ان سے اسے ایسی مار مارتے ہیں جس کو جن وانس کے علاوہ پورب و پچھم (مشرق و مغرب) کی مخلوق سنتی ہے اور وہ اس مار سے مٹی ہو جاتا ہے اور پھر دوبارہ اس میں روح لوٹائی جاتی ہے (احمد، ابوداؤد)۔ ④ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو وہاں کچھ دیر ٹھہرتے اور ارشاد فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو اور پھر اس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو کہ اس سے اب سوالات ہو رہے ہیں (ابوداؤد)۔ ⑤ کافر پر اس کی قبر میں ننانوے سانپ مسلط کئے جاتے ہیں جو اسے قیامت تک نوچتے اور ڈستے رہیں گے اور اگر ان میں سے ایک سانپ زمین پر پھونک مار دے تو زمین کبھی سبزہ نہ اُگائے (دارمی)۔ ⑥ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لئے تشریف لائے تو لوگوں کو دیکھا گویا وہ ہنس رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم لذتیں ختم کرنے والی موت کا ذکر زیادہ کیا کرو تو وہ تم کو اس سے روک دے جو میں دیکھ رہا ہوں کیونکہ قبر پر کوئی دن نہیں آتا مگر وہ کلام کرتی ہے تو کہتی ہے کہ میں مسافری کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر

www.HaqWaliSarkar.com

ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں اور جب بندہ مومن دفن کیا جاتا ہے تو اس سے قبر کہتی ہے کہ تو خوب ہی آیا کیونکہ تو اپنے گھر میں آیا ہے اور جو لوگ میری پیٹھ پر چلتے ہیں ان میں تو بہت پیارا تھا۔ اب جب کہ آج میں تیری والی بنائی گئی ہوں اور تو میرے پاس لوٹا ہے تو تُو دیکھ لے گا کہ میرا برتاؤ تیرے ساتھ کیا ہے۔ پھر قبر تا حدِ نظر فراخ ہو جاتی ہے اور جب بدکار و گناہ گار یا کافر بندہ دفن کیا جاتا ہے تو اس سے قبر کہتی ہے کہ نہ تو خوش آمدید ہے، نہ تو اپنے گھر میں آیا اور مجھے تو ان سب ہی سے زیادہ ناپسند تھا جو میری پشت پر چلتے تھے تو آج جب کہ میں تیری والی بنائی گئی ہوں اور تو میری طرف لوٹا ہے تو میرا معاملہ بھی اپنے ساتھ دیکھ لینا۔ پھر قبر اس پر سکڑ جاتی ہے حتیٰ کہ مردہ کی پسلیاں اِدھر کی اُدھر ہو جاتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا تو بعض کو بعض کے اندر داخل کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس پر ستر پتلے سانپ مسلط کر دیئے جاتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک زمین پر پھونک مار دے تو رہتی دنیا تک زمین کچھ نہ اگائے اور وہ سانپ اسے کاٹتے اور نوچتے ہیں حتیٰ کہ اسے حساب تک پہنچایا جائے لہٰذا قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے (ترمذی)۔

زیارتِ قبور

❶ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا لیکن اب (میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ) ان کی زیارت کرو (مسلم)۔ ❷ میں نے تم کو زیارتِ قبور سے منع کیا تھا لیکن اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دنیا سے بے رغبتی کا سبب ہیں اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں (ابن ماجہ)۔ ❸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے گھر (یعنی جس میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ اطہر ہے) میں داخل ہوتی تو اپنے زائد کپڑے اتار دیتی (زائد کپڑے جو غیروں کے سامنے ستر پوشی کے لئے ضروری ہوتے ہیں مثلاً دوپٹہ، چادر وغیرہ) اور اپنے دل میں یہ کہتی کہ یہاں تو صرف میرے شوہر اور میرے والد ہیں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدفون ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حیا کی وجہ سے رب کی قسم میں وہاں نہیں گئی مگر اچھی طرح اپنے اوپر کپڑوں کو لپیٹ کر (احمد)۔ ❹ جب کوئی شخص کسی ایسے شخص کی قبر سے گزرے جسے وہ دنیا

www.HaqWaliSarkar.com

میں پہچانتا تھا اور اس کو سلام کرے تو وہ مُردہ اپنی قبر میں اسے پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب بھی دیتا ہے (کنز العمال)۔ ❺ جو اپنے والدین میں سے دونوں کی یا ایک کی (قبر کی) ہر جمعہ میں زیارت کرے گا، اس کی مغفرت ہوجائے گی اور وہ نیکوکار لکھا جائے گا (بیہقی، طبرانی)۔ ❻ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو تعلیم دیتے تھے کہ جب قبروں کے پاس جائیں تو یہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ (ترجمہ:۔اے قبرستان والے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہم تم سے آملیں گے، ہم اللہ سبحانہ تقدس سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں) دعا پڑھیں (مسلم)۔ ❼ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں قبور کے پاس سے گزرے تو ادھر کو منہ کیا اور یہ دعا فرمائی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ (ترجمہ: اے قبرستان والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ سبحانہ تقدس ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں) (ترمذی)۔

ایصالِ ثواب

❶ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اِم سعد یعنی میری ماں کا انتقال ہوگیا ہے لہٰذا ان کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ کنواں سعد کی ماں کیلئے ہے (یعنی اس کا ثواب ان کی روح کو ملے) (نسائی، ابوداؤد)۔ ❷ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری ماں کا اچانک انتقال ہوگیا اور وہ کسی بات کی وصیت نہ کرسکی۔ میرا گمان ہے کہ انتقال کے وقت اگر اسے کچھ کہنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ ضرور دیتی لہٰذا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کی روح کو ثواب پہنچے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں ضرور پہنچے گا (مسلم)۔ ❸ عرض کیا گیا کہ ہم اپنے مُردوں کیلئے دعا کرتے ہیں اور ان کی طرف سے صدقہ اور حج کرتے ہیں تو کیا ان چیزوں کا ثواب

www.HaqWaliSarkar.com

ہمارے مُردوں کو پہنچتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک مُردوں کو اس کا ثواب پہنچتا ہے اور وہ اس طرح خوش ہوتے ہیں جیسے تم کو ہدیہ دیا جاتا ہے تو تم خوش ہوتے ہو۔ ④ اللہ سبحانہ تقدس نیک بندے کے جنت میں درجے بلند فرماتا ہے تو بندہ عرض کرتا ہے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! یہ درجات کی بلندی کہاں سے ملی؟ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ تیرے بچے (اولاد) کی تیرے لیے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے (احمد)۔ ⑤ میت قبر کے اندر ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے کہ ماں، باپ، بھائی، اولاد یا دوست کی دعائے خیر کے پہنچنے کی منتظر رہتی ہے۔ پھر جب اسے دعا پہنچ جاتی ہے تو یہ اسے دنیا کی تمام نعمتوں سے پیاری ہوتی ہے اور اللہ سبحانہ تقدس زمین والوں کی دعا سے قبر والوں کو ثواب کے پہاڑ دیتا ہے اور یقیناً زندہ لوگوں کا مُردوں کیلئے تحفہ ان کے لیے دعائے مغفرت ہے (بیہقی)۔ ⑥ جنت میں ایک مومن کا درجے پر درجہ بلند ہوتا رہے گا تو وہ سوال کرے گا کہ یا الٰہی! یہ (درجات کی بلندی) کس چیز کے صلے میں ہے؟ تو اس سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارے بعد رہ جانے والی اولاد کی دعاؤں کا نتیجہ ہے (بیہقی)۔ ⑦ آدمی اپنے پیچھے جو اولاد چھوڑتا ہے اس کی دعاؤں کی وجہ سے اس کے درجے پہ درجے بلند ہوتے ہیں (مالك)۔

حشر و قیامت

① سورج کو قیامت کے دن سیاہ کر دیا جائے گا (مشکوٰۃ)۔ ② قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ جمع کئے جائیں گے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مرد اور عورتیں سارے بعض بعض کو دیکھیں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! وہ حال اس سے سخت تر ہوگا کہ بعض بعض کی طرف نظر بھی کریں (متفق علیہ)۔ ③ قیامت کے دن لوگ پسینہ پسینہ ہو جائیں گے حتیٰ کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر گز چلا جائے گا اور ان کی لگام بن جائے گا حتیٰ کہ ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا (متفق علیہ)۔ ④ قیامت کے دن سورج مخلوق کے قریب کر دیا جائے گا حتیٰ کہ ان سے ایک میل کی مقدار رہ جائے گا تو لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں ہوں گے۔ بعض وہ ہوں گے کہ ان کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا، بعض وہ جن کے گھٹنوں تک ہوگا اور بعض وہ جن کی کمر تک ہوگا اور ان

www.HaqWaliSarkar.com

میں بعض وہ ہوں گے کہ پسینہ ان کی لگام بن جائے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ شریف سے اپنے منہ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا (مسلم)۔ ❺ (قیامت کے دن) اہلِ حق کو اس کا حق ضرور دیا جائے گا یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری، سینگ والی بکری کے بدلے میں دی جائے گی (ترمذی)۔ ❻ قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی (مشکوۃ)۔ ❼ اس شخص پر قیامت قائم نہ ہوگی جو اللہ اللہ کہتا ہو (مسلم)۔ ❽ تم (لوگ) قیامت کے دن پیادہ اور سوار اٹھائے جاؤ گے اور (کئی لوگوں کو) منہ کے بل گھسیٹا جائے گا اور بندہ اس وقت تک اپنے رب کے پاس کھڑا رہے گا جب تک اس سے پوچھ نہ لیا جائے کہ اس نے اپنی زندگی کہاں صَرف کی، اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اپنا جسم کس کام میں پرانا کیا (ترمذی)۔ ❾ لوگ یعنی اہلِ ایمان پل صراط سے گزرنے کے وقت جو دوزخ کے اوپر رکھا ہوگا آگ پر حاضر ہوں گے یعنی اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے اور پھر اپنے اعمال کے مطابق اس سے نجات پائیں گے اور پل صراط کو آسانی کے ساتھ یا پریشانی سے عبور کرلیں گے۔ چنانچہ ان میں اول اور سب سے افضل لوگ وہ ہوں گے جو پل صراط سے بجلی کے کوندے کی طرح گزر جائیں گے، پھر وہ لوگ ہوں گے جو ہوا کے جھونکے کی طرح، پھر وہ لوگ ہوں گے جو گھوڑے کی دوڑ کی مانند، پھر وہ لوگ ہوں گے جو اپنے اونٹ کی سواری کی طرح، پھر وہ لوگ ہوں گے جو آدمی کی دوڑ کی مانند اور پھر وہ لوگ ہوں گے جو آدمی کے معمول کے مطابق پیدل چلنے کی مانند گزریں گے (ترمذی، دارمی)۔ ❿ جہنم کا ایک پل ہوگا جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا اور اس پر لوہے کے کنڈے اور کانٹے ہوں گے۔ جس کو اللہ رب العزت چاہے گا پکڑ لے گا۔ کچھ لوگ اس پر سے پلک جھپکنے کے برابر اور کچھ لوگ بجلی یا ہوا یا عمدہ گھوڑوں یا تیز رفتار سوار کی طرح سے گزر جائیں گے اور فرشتے یہ پکار رہے ہوں گے کہ اے رب! سلامتی ہی سلامتی عطا فرما اور کچھ لوگ بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑے ہوئے منہ کے بل آگ میں گر جائیں گے (احمد)۔ ⓫ قیامت کے دن لوگوں کو پل صراط پر سوار کیا جائے گا تو وہ اس کے اطراف میں سے اس طرح اس میں گریں گے جیسا کہ پتنگے آگ میں گرتے ہیں اور اللہ سبحانہ تقدس اپنی رحمت سے جسے چاہے گا نجات عطا فرمائے گا (مسند بزار)۔ ⓬ اس دن (روزِ قیامت) کے متعلق پوچھا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے کہ اس دن کی کتنی درازی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ وہ دن مومن پر

www.HaqWaliSarkar.com

ہلکا کر دیا جائے گا حتیٰ کہ اس پر اس فرض نماز سے بھی زیادہ آسان ہو جائے گا جسے وہ دنیا میں پڑھتا تھا (بیہقی)۔

جنت اور دوزخ

(1) کوئی مسلمان جو روزانہ اللہ سبحانہ تقدس سے جنت کا تین مرتبہ سوال کرتا ہے تو اس کے لیے جنت دعا کرتی ہے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! اسے جنت میں داخل فرما دے اور جو تین مرتبہ جہنم سے پناہ طلب کرتا ہے تو جہنم دعا کرتی ہے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! اس کو جہنم سے محفوظ رکھ (ابن ماجہ)۔ (2) فردوس جنت کے درمیان میں بلند جنت ہے اور سب سے بہتر جنت ہے (ترمذی)۔ (3) جب اللہ سبحانہ تقدس نے جنت پیدا کی تو حضرت جبرائیل سے فرمایا کہ جاؤ اور اسے دیکھو، لہٰذا وہ گئے اور جنت کو اور جو نعمتیں اس میں جنتیوں کے لیے اللہ سبحانہ تقدس نے تیار کی ہیں انہیں دیکھا اور پھر واپس آ کر عرض کیا کہ یارب! تیری عزت کی قسم کہ جو بھی اس کے بارے میں سنے گا وہ ضرور اس میں داخل ہوگا۔ پھر رب تعالیٰ نے جنت کو مشقتوں سے گھیر دیا اور پھر فرمایا کہ اے جبرائیل! جاؤ اسے دوبارہ دیکھ کر آؤ، لہٰذا وہ گئے اور اسے دیکھا اور پھر آ کر عرض کیا کہ یارب! تیری عزت کی قسم مجھے خطرہ ہے کہ جنت میں کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ اسی طرح پھر جب اللہ سبحانہ تقدس نے آگ پیدا کی تو فرمایا کہ اے جبرائیل! جاؤ اور جہنم کو دیکھو، لہٰذا وہ گئے اور اسے دیکھا اور پھر آ کر عرض کیا کہ یارب! تیری عزت کی قسم جو بھی اس کے بارے میں سنے گا وہ کبھی اس میں داخل نہ ہوگا۔ پھر رب تعالیٰ نے اسے لذتوں سے گھیر دیا اور پھر فرمایا کہ اے جبرائیل! جاؤ اور اسے دوبارہ دیکھو، لہٰذا وہ گئے اور اسے دیکھا اور پھر آ کر عرض کیا کہ یارب! تیری عزت کی قسم مجھے خطرہ ہے کہ اس میں کوئی داخل ہوئے بغیر نہ بچے گا (ترمذی، ابوداؤد)۔ (4) آگ خواہشات سے گھیر دی گئی ہے اور جنت تکالیف سے گھیر دی گئی ہے (متفق علیہ)۔ (5) جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت لائی جائے گی حتیٰ کہ جنت و دوزخ کے درمیان رکھی جائے گی اور ذبح کر دی جائے گی۔ پھر پکارنے والا پکارے گا کہ اے جنتیو! اب موت نہیں اور اے دوزخیو! اب موت نہیں تو جنتی لوگوں کو خوشی پر خوشی بڑھ جائے گی اور دوزخی لوگوں کو غم پر غم زیادہ ہو جائے گا (متفق علیہ)۔ (6) جنت میں جھانکا تو اس میں

www.HaqWaliSarkar.com

غریبوں کو زیادہ دیکھا اور جہنم میں جھانکا تو عورتوں کو زیادہ پایا (ترمذی)۔ (7) جنت اور دوزخ کا آپس میں جھگڑا ہوا تو جنت نے کہا کہ مجھ میں کمزور اور محتاج لوگ داخل ہوں گے اور جہنم نے کہا کہ مجھ میں سرکش اور متکبر لوگ داخل ہوں گے۔ تب اللہ سبحانہ تقدس نے دوزخ سے فرمایا کہ تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے سے جس سے چاہوں گا بدلہ لوں گا اور جنت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہے اور تیرے سبب جس پر چاہوں گا رحم کروں گا (ترمذی)۔ (8) مجھ کو جبرائیل نے خبر دی کہ جنت کی زمین خالص سونے کی ہے۔ (9) جنت کے دروازوں (یعنی ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک) کا درمیانی فاصلہ چالیس سال کے سفر کے برابر ہے (مسلم)۔ (10) جنت کے ایک درخت کے سائے میں اگر گھوڑا سوار شخص سو برس تک چلتا رہے تب بھی اسے عبور نہیں کر سکے گا (احمد، مشکوٰۃ)۔ (11) جنت کی کھجوروں کے تنے سبز زمرد کے ہوں گے اور ٹہنیوں کی جڑیں سرخ سونے کی ہوں گی (حاکم)۔ (12) جب بھی تم اللہ سبحانہ تقدس سے مانگو تو جنت الفردوس ہی مانگو کیونکہ وہ سب سے اعلیٰ اور بہترین جنت ہے، اس کے اوپر اللہ رحمٰن ورحیم کا عرش معلیٰ ہے اور جنت کی تمام نہریں بھی اسی جنت الفردوس سے جاری ہوتی ہیں (بخاری)۔ (13) جنت میں پانی کا سمندر، دودھ کا سمندر، شہد کا سمندر اور (پاک) شراب کا سمندر ہے اور پھر ان سمندروں سے نہریں نکلتی ہیں (ترمذی، احمد، دارمی)۔ (14) میں نے معراج کی رات ایک درخت دیکھا جو ساری مخلوق اور اولادِ آدم کو بھی ڈھانپے ہوئے ہے۔ اس کے نیچے سے چار نہریں بہتی ہیں، ایک نہر دودھ کی جس کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا، دوسری نہر شراب کی جو پینے والوں کو لذت دیتی ہے، تیسری نہر پانی کی جو بدبودار نہیں ہوتا اور چوتھی نہر صاف اور شفاف شہد کی ہے۔ (15) عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جنت میں دنیا کی عورت افضل ہوگی یا حور؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کی عورت کو حوروں پر وہی فضیلت حاصل ہوگی جو باہر والے کپڑے کو (اندر والے) کپڑے پر حاصل ہوتی ہے (طبرانی)۔ (16) جنتی عورتیں بیک وقت ستّر ستّر پوشاکیں زیب تن کیے ہوں گی لیکن اس کے باوجود ان کی خوبصورتی کے سبب گوشت سے ہڈیوں کا گودا نظر آئے گا (ترمذی)۔ (17) جنت میں سب سے کم درجہ حامل جنتی کو اسی ہزار خدام اور بہتر حوریں عطا کی جائیں گی (ترمذی)۔ (18) مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ اہلِ جنت میں سے ہر جنتی کو کھانے پینے، جماع کرنے اور شہوت میں سو آدمیوں کے برابر قوت عطا کی جائے گی (احمد)۔ (19) عرض کیا گیا

www.HaqWaliSarkar.com

کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہم جنت میں اپنی عورتوں سے جماع کریں گے جیسا کہ دنیا میں جماع کرتے تھے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بے شک جنتی مرد صبح سے دوپہر تک سو کنواری لڑکیوں سے جماع کرے گا۔ (20) اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتیں (جنت میں) تیار کی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے گمان میں آسکتی ہیں (متفق علیہ)۔ (21) جنت کے دروازوں پر کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا ہے (خصائص الکبریٰ)۔ (22) جنت والوں کی ایک سو بیس صفیں ہیں جن میں سے اَسّی صفیں اس امت کی ہیں اور چالیس صفیں باقی ساری امتوں کی (دارمی، ترمذی، بیہقی)۔ (23) جنتیوں میں ادنیٰ درجے والا وہ ہوگا جو اپنے باغات کو، اپنی بیویوں کو، اپنی نعمتوں کو، اپنے خدام کو اور اپنے تحفوں کو ایک ہزار سال کے پھیلاوے میں دیکھے گا اور اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک بڑی عزت والا وہ ہوگا جو صبح وشام اس کی ذات (اللہ سبحانہ تقدس) کے نظارے کرے گا (احمد، ترمذی)۔ (24) اگر جنتیوں کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو آسمان سے زمین تک سب منور ہوجائے اور ساری فضا زمین سے آسمان تک خوشبو سے معطر ہوجائے اور اس کے سر کی اوڑھنی دنیا ومافیہا سے بہتر ہے (بخاری)۔ (25) اگر جنت کی چیزوں میں سے ناخن برابر کوئی چیز ظاہر ہوجائے تو آسمان وزمین کے اطراف وجوانب اس سے آراستہ ہوجائیں اور اگر جنتیوں میں سے کوئی شخص (دنیا کی طرف) جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہوجائیں تو اس کی روشنی سورج کی روشنی کو مٹادے جیسے کہ ستاروں کی روشنی کو سورج مٹادیتا ہے (ترمذی)۔ (26) میں جانتا ہوں جنتیوں میں سے جنت میں داخل ہونے والے آخری جنتی شخص اور دوزخیوں میں سے وہاں سے نکلنے والے آخری شخص کو کہ یہ وہ شخص ہوگا کہ جسے قیامت کے دن لایا جائے گا، کہا جائے گا کہ اس پر اس کے چھوٹے گناہ پیش کرو اور اس سے اس کے بڑے گناہ اٹھا رکھو چنانچہ اس پر اس کے چھوٹے گناہ پیش کیے جائیں گے۔ کہا جائے گا کہ تو نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں گناہ کیے اور فلاں فلاں دن فلاں فلاں گناہ کیے۔ وہ بندہ کہے گا کہ ہاں کیونکہ انکار کرنے کی طاقت نہ رکھے گا اور وہ اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ اس پر وہ پیش کردیے جائیں۔ پھر کہا جائے گا کہ تیرے لیے ہر گناہ کے عوض ایک نیکی ہے۔ تب وہ بندہ کہے گا کہ میں نے تو اور بھی بڑے بڑے گناہ کیے تھے جنہیں میں یہاں نہیں دیکھ رہا ہوں۔ حضورِ اقدس

www.HaqWaliSarkar.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما کر اتنا مسکرائے کہ آپ کی داڑھیں چمک گئیں (مسلم)۔ (27) جنت میں ایک کوڑے کی جگہ (یعنی مارنے والا کوڑا رکھنے کی جگہ کے برابر) دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر ہے (متفق علیہ)۔ (28) جنت میں ایک بازار ہے جہاں جنتی ہر جمعہ کو آئیں گے تو شمالی ہوا چلے گی جو ان کے چہروں اور ان کے کپڑوں میں بھر جائے گی جس سے ان کا حسن و جمال اور بڑھ جائے گا۔ پھر یہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹیں گے اور وہ بھی حسن و جمال میں بڑھ چکے ہوں گے تو ان سے ان کے گھر والے کہیں گے کہ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم تم تو ہمارے پیچھے حسن و جمال میں بہت بڑھ گئے تو یہ کہیں گے کہ رب کی قسم تم لوگ بھی ہمارے پیچھے حسن و جمال میں بہت بڑھ گئے (مسلم)۔ (29) جنتی لوگ جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے لیکن نہ تو وہ تھوکیں گے اور نہ پیشاب اور پاخانہ کریں گے اور نہ ناک جھاڑیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ تو پھر ان کے کھانے کا کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کو ڈکار اور مُشک کی خوشبو کی طرح پسینہ آئے گا (اور کھانا ہضم ہو جائے گا)۔ تسبیح و حمد الٰہی ان کے دل میں اس طرح ڈالی جائے گی جیسے تم سانس لیتے ہو (مسلم)۔ (30) جو جنت میں جائے گا وہ ہمیشہ خوش رہے گا اور کبھی غمگین نہ ہوگا اور نہ اس کے کپڑے گلیں گے اور نہ اس کی جوانی ختم ہوگی (مسلم)۔ (31) اللہ سبحانہ تقدس جنت والوں سے فرمائے گا کہ اے جنتیو! وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں، ہم تیرے بندے ہیں اور ساری خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ رب تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تم خوش ہو گئے؟ جنتی لوگ عرض کریں گے کہ ہم کیوں خوش نہ ہوں یا رب! تو نے ہم کو وہ دیا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہ دیا۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ کیا تمہارے لیے اس سے بھی افضل کوئی چیز ہے کہ تم پر اپنی رضا نازل کروں گا تو اس کے بعد تم پر کبھی ناراض نہ ہوں گا؟ (متفق علیہ)۔ (32) صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جنت کا ساز و سامان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہوگی اور اس کا گارا خالص مشک کا ہے اور اس کی بجری موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو وہاں داخل ہوگا وہ ہمیشہ خوش رہے گا اور غمگین نہ ہوگا اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور کبھی بھی نہ مرے گا۔ اس کے کپڑے کبھی بھی نہیں گلیں گے اور اس کی جوانی کبھی بھی فنا نہ ہوگی (احمد، ترمذی)۔ (33) جنت میں کوئی درخت نہیں مگر اس کا تنا سونے کا ہے (ترمذی)۔ (34) جنت میں سو درجے ہیں اور اگر تمام جہانوں کے لوگ بھی ان میں سے ایک درجے میں جمع ہوں تو وہ سب کو کافی ہو

www.HaqWaliSarkar.com

جائے گا (ترمذی)۔ (35) جنت میں مومن کو جماع کی اتنی اتنی طاقت دی جائے گی۔عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو سو آدمیوں کی طاقت دی جائے گی (ترمذی)۔ (36) عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تجھے اللہ سبحانہ تقدس جنت میں داخل فرمادے تو اگر تو وہاں یہ چاہے گا کہ سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائے جو تجھے جنت میں وہاں اڑا کر پہنچادے جہاں تو چاہے تو ایسا ہی کیا جائے گا۔پھر عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس اگر تجھے جنت میں داخل فرمادے تو وہاں تیرے لئے ہر وہ چیز ہوگی جو تیرا دل چاہے گا اور جس کو تیری آنکھیں پسند کریں گی (ترمذی)۔ (37) جنت والے جب جنت میں داخل ہوں گے تو وہاں اپنے اپنے اعمال کے مطابق داخل ہوں گے اور پھر انہیں دنیا میں دنوں کے حساب سے ہفتہ میں ایک مرتبہ اجازت دے دی جائے گی تو وہ لوگ اپنے رب سے ملاقات کریں گے اور عرشِ الٰہی ان پر ہوگا اور رب تعالیٰ ان پر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلی فرمائے گا تو ان کے لیے نور کے منبر اور موتیوں کے منبر رکھے جائیں گے اور ان میں سے ادنیٰ لوگ (حالانکہ ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) مشک وکافور کے ٹیلہ پر ہوں گے اور وہ یہ تصور نہیں کریں گے کہ کرسیوں والے ان سے اعلیٰ جگہ پر ہیں۔عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اور جس طرح تم سورج کے اور چودھویں شب میں چاند کے دیکھنے میں شک نہیں کرتے اسی طرح اس مجلس میں کوئی شخص باقی نہ رہے گا مگر اللہ سبحانہ تقدس اس کے سامنے بے حجاب موجود ہوگا حتیٰ کہ وہ ان میں سے ایک شخص سے کہے گا کہ اے فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد ہے جب تو نے ایسا ایسا کہا تھا اور اسے اس کی بعض دنیاوی بدعہدیاں یاد دلائے گا۔بندہ عرض کرے گا کہ یاالٰہی! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا؟ رب تعالیٰ فرمائے گا کہ ہاں اور تو میری وسعتِ رحمت کی وجہ سے اپنے اس درجہ میں پہنچا۔جب وہ لوگ ابھی اسی حالت میں ہوں گے کہ ان کے اوپر بادل چھا جائے گا جو کہ ان پر ایسی خوشبو برسائے گا کہ اس جیسی خوشبو کبھی کسی چیز میں نہ پائی ہوگی اور ہمارا رب تعالیٰ فرمائے گا کہ اس اعزاز کی طرف جاؤ جو میں نے تمہارے لئے تیار کیا ہوا ہے اور جو چاہو لے لو۔تب جنتی لوگ اس بازار میں پہنچیں گے جسے فرشتوں نے گھیرا ہوگا اور اس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل کبھی آنکھوں نے نہ دیکھی، نہ کانوں نے

www.HaqWaliSarkar.com

سنی اور نہ دلوں پر کبھی ان کا خیال بھی گزرا۔ تب جنتی لوگ جو چاہیں گے ان کو پہنچا دیا جائے گا اور وہاں نہ تو خرید ہوگی اور نہ فروخت ہوگی اور اس بازار میں بعض جنتی بعض سے ملیں گے۔ پھر ایک اونچے درجے والا جنتی آئے گا اور وہ اپنے سے نیچے درجے والے جنتی سے ملے گا حالانکہ ان میں نیچا کوئی نہیں ہوگا تو اس پر جو لباس دیکھے گا وہ اسے پسند آئے گا اور ابھی اس کی آخری بات ختم نہ ہوگی کہ اسے اپنے اوپر اس سے بھی اچھا لباس محسوس ہوگا اور یہ اس لئے ہوگا کہ جنت میں کسی کا غمگین ہونا ممکن نہیں۔ پھر جنتی لوگ اپنے گھروں کو لوٹیں گے تو ان سے ان کی بیویاں ملیں گی اور کہیں گی کہ خوب آئے کہ تم اپنے گھر میں اس حالت میں آئے ہو کہ تمہارا حسن و جمال اس سے اچھا ہے جس پر تم ہم سے جدا ہوئے تھے۔ تب جنتی لوگ کہیں گے کہ آج ہم نے اپنے رب تعالیٰ کے پاس ہم نشینی کی ہے اور ہمارا حق یہ ہی تھا کہ اس طرح لوٹیں جیسے مومنین لوٹے (ترمذی، ابن ماجه)۔ (38) ادنیٰ جنتی وہ ہوگا جس کے اَسّی ہزار خادم ہوں گے اور بہتّر بیویاں ہوں گی اور اس کے لئے موتیوں اور زبرجد اور یاقوت کا خیمہ لگایا جائے گا جیسا کہ جابیہ اور صنعاء کے درمیان کا فاصلہ ہے اور جو جنتی چھوٹا یا بوڑھا مرجائے گا وہ بھی جنت میں تیس سال کا بنا دیا جائے گا اور پھر یہ لوگ اس عمر سے کبھی بھی زیادہ نہیں ہوں گے اور اسی طرح جہنم میں جانے والوں کا بھی یہی حال ہوگا اور مومن جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو اس کا حمل اور اس کا جننا اور اس کا عمر رسیدہ ہونا پل بھر میں ہو جائے گا جیسا وہ چاہے گا مگر وہ چاہے گا نہیں (ترمذی)۔ (39) جنت میں پانی کا دریا ہے اور شہد کا دریا ہے اور دودھ کا دریا ہے اور پھر اس سے آگے نہریں نکلتی ہیں (ترمذی)۔ (40) جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ کیا تم کوئی ایسی چیز چاہتے ہو جو میں تم کو زائد دوں؟ وہ عرض کریں گے کہ کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہ کر دیئے اور کیا تو نے ہم کو جنت میں داخل نہ کر دیا اور ہم کو آگ سے نجات نہ دے دی؟ تو فرشتے کہیں گے کہ ہاں کیوں نہیں۔ پھر رب تعالیٰ حجاب اٹھا دے گا اور یہ لوگ رب تعالیٰ کی ذات کے نظارے کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انہیں کوئی چیز رب تعالیٰ کے دیدار سے زیادہ پیاری نہیں دی گئی (مسلم)۔ (41) جب کہ جنتی لوگ اپنی نعمتوں میں ہوں گے کہ اچانک ان کے سامنے ایک نور چمکے گا لہٰذا یہ اپنے سر اٹھائیں گے تو اچانک اللہ سبحانہ تقدس ان پر ان کے اوپر سے متوجہ ہوگا اور فرمائے گا کہ اے جنت والو! تم پر سلامتی ہو اور پھر ارشاد فرمایا یہ ہی وہ رب کا فرمان ہے کہ سلام کا کلام ہوگا مہربان رب کی طرف سے اور پھر رب تعالیٰ ان کی طرف

www.HaqWaliSarkar.com

نظر فرمائے گا اور جو لوگ رب تعالیٰ کو دیکھیں گے تو جب تک دیکھتے رہیں گے تو کسی بھی نعمت کی طرف التفات و توجہ نہ کریں گے یہاں تک کہ رب تعالیٰ ان سے حجاب فرمائے گا اور اس کا نور باقی رہے گا (ابن ماجہ)۔ (42) عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قیامت کے دن سب اپنے رب کو خلوت میں دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں۔ عرض کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی مخلوق میں اس کی نشانی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم سب چودھویں شب میں چاند کو خلوت میں نہیں دیکھتے۔ عرض کیا کہ ہاں دیکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ تو اللہ سبحانہ تقدس کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے اور اللہ سبحانہ تقدس تو بہت جلالت و عظمت والا ہے (ابو داؤد)۔ (43) میں جانتا ہوں دوزخ والوں میں سے آخری نکلنے والے کو اور جنت میں آخری داخل ہونے والے شخص کو کہ ایک شخص آگ سے گھسٹتا ہوا نکلے گا تو اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ بندہ وہاں جائے گا تو اسے خیال بندھے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے لہٰذا وہ کہے گا کہ یارب! میں نے جنت بھری ہوئی پائی۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ جا جنت میں داخل ہو جا کیونکہ تیری ملکیت (جنت میں) دنیا کے برابر اور اس کا دس گنا ہے۔ وہ بندہ کہے گا کہ کیا تو مجھ سے تمسخر (مذاق) کرتا ہے یا مجھ سے ہنسی فرماتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے۔ یہ بات فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں مبارک چمک گئیں اور کہا جاتا تھا کہ یہ جنت والوں میں ادنیٰ درجہ کا ہوگا (متفق علیہ)۔ (44) جنت کے سو درجے ہیں اور ہر درجے کے درمیان ایک سو سال کی مسافت ہے (ترمذی)۔ (45) قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے والی پہلی جماعت چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتی ہوگی۔ دوسرا گروہ آسمان کے نہایت روشن ستارے کی مانند ہوگا۔ ان میں سے ہر مرد کے لیے دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے جن کے باہر سے پنڈلیوں کا مغز نظر آئے گا (ترمذی)۔ (46) اہلِ جنت کے بدن اور چہرے پر بال نہیں ہوں گے، ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی، ان کی جوانی فنا نہ ہوگی اور ان کے کپڑے پرانے نہ ہوں گے (ترمذی)۔ (47) عرض کیا گیا کہ کوثر کے متعلق ارشاد فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے عطا فرمائی ہے اور وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔ اس میں پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں جیسی ہیں۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ جانور بڑے خوش بخت ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کے کھانے والے (یعنی جنتی) ان سے بھی

www.HaqWaliSarkar.com

زیادہ خوش نصیب ہیں (ترمذی)۔ (48) جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی کہ اس کے بعض حصے نے بعض کو کھالیا تو اللہ سبحانہ تقدس نے اس کے دو سانس بنا دیئے ایک سانس سردیوں کے لیے اور ایک گرمیوں کے لیے۔ سردیوں کا سانس نہایت ٹھنڈا ہے اور گرمیوں کا سانس نہایت گرم ہے (ترمذی)۔ (49) تمہاری آگ دوزخ کی آگ کا ستّر واں جزو ہے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ ہی آگ کافی تھی جو دنیا میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے انہتّر درجے زیادہ تیز رکھی گئی ہے اور ہر درجہ اس آگ کی مثل ہے (متفق علیہ)۔ (50) دوزخ کے کنارہ سے پتھر پھینکا جائے گا تو اس میں ستّر سال تک گرتا رہے گا لیکن اس کی تہہ نہ پائے گا اور رب کی قسم وہ لوگوں سے بھری جائے گی اور پھر ارشاد فرمایا کہ جنت کی چوکھٹوں میں سے دو چوکھٹوں کے درمیان چالیس سالوں کا فاصلہ ہے اور اس پر ایک ایسا دن آئے گا کہ جب وہ بھیڑ (لوگوں کی کثرت) کی وجہ سے ٹھنسا ہوگا (مسلم)۔ (51) اس حشر کے دن دوزخ لائی جائے گی جس کی ستّر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستّر ہزار فرشتے ہوں گے (مسلم)۔ (52) دوزخ کی آگ کو ایک ہزار سال تک دھکایا گیا حتیٰ کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر اس کو ایک ہزار سال تک مزید دھکایا گیا حتیٰ کہ وہ سفید ہوگئی اور پھر اس کو ایک ہزار سال تک مزید دھکایا گیا حتیٰ کہ وہ سیاہ ہوگئی۔ چنانچہ دوزخ کی آگ سیاہ تاریک ہے (ترمذی)۔ (53) کافر کی کھال کی موٹائی بیالیس گز ہوگی اور اس کی داڑھ اُحد پہاڑ کی طرح اور اس کی دوزخ کی بیٹھک ایسی ہوگی جیسی مکہ اور مدینہ کے قریب کی مسافت ہے (ترمذی)۔ (54) اگر زقوم (جو جہنم والوں کو کھلایا جائے گا) کے درخت کا ایک قطرہ بھی دنیا والوں پر گرادیا جائے تو ان کی زندگی برباد ہوجائے گی تو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کا کھانا ہی زقوم ہوگا (ترمذی)۔ (55) گرم پانی ان (دوزخیوں) کے سر پر ڈالا جائے گا تو وہ سرایت کرتے کرتے ان کے پیٹ تک پہنچ جائے گا اور جو کچھ پیٹ میں ہوگا اسے کاٹ کر قدموں سے نکل جائے گا اور یہی صہر (گل جانا) ہے اور اسے بار بار اسی طرح کیا جائے گا (ترمذی)۔ (56) اے لوگو خوب روؤ اور اگر رو نہ سکو تو بہ تکلف (جان بوجھ کر) روؤ کیونکہ دوزخی لوگ روئیں گے حتیٰ کہ ان کے آنسو ان کے چہروں پر ایسے بہیں گے گویا وہ نالیاں ہیں اور پھر آنسو ختم ہوجائیں گے اور آنکھوں کو زخمی کردیں گے اور اگر کشتیاں اس میں بہائی جائیں تو بہہ جائیں (شرح السنہ)۔ (57) دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہوگا جس کے لئے آگ کا جوتا اور دو تسمے ہوں گے جس سے

www.HaqWaliSarkar.com

اس کا دماغ کھولتا ہوگا جیسے ہانڈی کھولتی ہے۔ وہ سمجھے گا کہ میں سب سے سخت تر عذاب میں ہوں حالانکہ وہ سب سے ہلکے عذاب والا ہوگا (متفق علیہ)۔ (58) دوزخی دوزخ میں بڑے ہو جائیں گے حتیٰ کہ ان میں سے ہر ایک کی گدی سے لے کر اس کے کندھے تک سات سو سال کا فاصلہ ہو جائے گا اور اس کی کھال کی موٹائی ستر گز ہوگی اور اسکی داڑھ احد پہاڑ کی طرح ہوگی (احمد)۔ (59) کچھ لوگوں کو جنت کا حکم ہوگا، جب جنت کے قریب پہنچیں گے اور اس کی خوشبو سونگھیں گے اور محلات و باغات اور جو کچھ جنت میں اللہ سبحانہ تقدس نے جنتیوں کے لیے سامان تیار کر رکھا ہے اسے دیکھیں گے تو پکارا جائے گا کہ انھیں واپس کرو کہ جنت میں ان کے لیے کوئی حصہ نہیں۔ یہ لوگ حسرت کے ساتھ واپس ہوں گے کہ ایسی حسرت کسی کو نہیں ہوئی ہوگی اور یہ لوگ کہیں گے کہ اے رب! اگر تو نے ہمیں پہلے ہی جہنم میں داخل کر دیا ہوتا اور ہمیں تو نے ثواب اور جو کچھ اپنے اولیاء کے لیے جنت میں مہیا کیا ہے نہ دکھایا ہوتا تو یہ ہم پر آسان ہوتا (طبرانی)۔ (60) اگر اس زرد پانی کا ایک ڈول جو دوزخیوں کے زخموں سے جاری ہوگا دنیا میں ڈال دیا جائے تو دنیا والے بدبودار ہو جائیں (ترمذی)۔ (61) دوزخ میں بختی اونٹ کے برابر سانپ ہیں اور یہ سانپ ایک مرتبہ کسی کو کاٹے تو اس کا درد اور زہر چالیس سال تک رہے گا اور دوزخ میں پالان باندھے ہوئے خچروں کی مثل بچھو ہیں تو ان کے ایک مرتبہ کاٹنے کا درد اور زہر چالیس سال تک رہے گا (احمد)۔ (62) جہنم کی فتائل چار دیواریں ہیں اور ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال چلنے کے برابر ہے (ترمذی)۔ (63) جبرائیل نے مجھے خبر دی کہ اگر جہنم سے ایک سوئی کے ناکے کے برابر سوراخ کر دیا جائے تو اس کی گرمی سے روئے زمین پر رہنے والے سب مر جائیں (طبرانی)۔ (64) اگر (جہنم کے) لوہے کا ایک گرز زمین پر رکھ دیا جائے تو اس کو تمام انسان اور جنات مل کر اٹھائیں تب بھی اسے زمین سے نہیں اٹھا سکیں گے۔ (65) جہنم مومنین سے کہے گی کہ اے مومن! (جلدی جلدی) گزر جا کہ تیرے نور نے میرے شعلوں کو بجھا دیا ہے (طبرانی)۔

حقوقِ والدین

(1) اس کی ناک خاک میں ملے (اس کو تین مرتبہ فرمایا) یعنی ذلیل ہو کہ جس نے ماں باپ دونوں یا پھر ایک کو

www.HaqWaliSarkar.com

بڑھاپے کے وقت پایا اور وہ جنت میں داخل نہ ہوا (مسلم)۔ ❷ اللہ سبحانہ تقدس کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے (ترمذی)۔ ❸ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں کس کے ساتھ احسان کروں؟ (یعنی سب سے زیادہ میرے حسنِ سلوک کا مستحق کون ہے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی ماں کے ساتھ۔ پھر عرض کیا گیا کہ پھر کس کے ساتھ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا کہ اپنی ماں کے ساتھ۔ پھر عرض کیا گیا کہ پھر کس کے ساتھ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے باپ کے ساتھ اور پھر اس کے ساتھ جو زیادہ قریب ہو اور پھر جو اس کے بعد زیادہ قریب ہو (بخاری، ابوداؤد، ترمذی)۔ ❹ یہ بات کبیرہ گناہوں میں ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں، اس کی صورت یہ ہے کہ یہ دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے اور وہ (جواب میں) اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ (جواب میں) اس کی ماں کو گالی دیتا ہے (متفق علیہ)۔ ❺ کسی کے ماں باپ یا ایک کا انتقال ہو گیا اور یہ ان کی نافرمانی کرتا تھا لیکن اب ان کے لئے ہمیشہ استغفار کرتا رہتا ہے (تو اس عمل کی وجہ سے) یہاں تک کہ اللہ سبحانہ تقدس اس کو نیکو کار لکھ لیتا ہے (بیہقی)۔ ❻ بہترین بھلائیوں میں سے کسی شخص کا اپنے باپ کے غائب ہونے کے بعد اس سے محبت والوں سے اچھا سلوک کرنا ہے (مسلم)۔ ❼ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرنے والا آدمی جو اپنے والدین کو ایک نظر رحمت سے دیکھے تو اللہ سبحانہ تقدس اسے ہر نظر کے عوض مقبول حج کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ عرض کیا گیا کہ اگرچہ ہر دن میں سو بار دیکھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں، اللہ سبحانہ تقدس بہت بڑا اور بہت پاک ہے (بیہقی)۔ ❽ ماں کی خدمت کو اپنے اوپر لازم کر لو کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے (نسائی)۔ ❾ جس نے اس حال میں صبح کی کہ اپنے والدین کا فرمانبردار ہے تو اس کے لیے صبح ہی کو جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہے تو ایک دروازہ کھلتا ہے اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ والدین کے متعلق اللہ سبحانہ تقدس کی نافرمانی کرتا ہے تو اس کے لیے صبح ہی کو جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہے تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ عرض کیا گیا کہ اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں (بیہقی)۔ ❿ منان یعنی

www.HaqWaliSarkar.com

احسان جتانے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا اور شراب خوری کی مداومت (ہمیشگی) کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا (نسائی، دارمی)۔ ⑪ اللہ سبحانہ تقدس نیک بندے کے جنت میں درجے بلند فرماتا ہے تو بندہ عرض کرتا ہے کہ یا الٰہی! مجھے یہ درجات کی بلندی کہاں سے ملی؟ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ تیرے بچے کی تیرے لیے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے (احمد)۔ ⑫ جنت میں ایک مومن کا درجے پر درجہ بلند ہوتا رہے گا تو وہ سوال کرے گا کہ یا الٰہی! یہ (درجات کی بلندی) کس چیز کے صلے میں ہے؟ تو اس سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارے بعد رہ جانے والی اولاد کی دعاؤں کا نتیجہ ہے (بیہقی)۔ ⑬ آدمی اپنے پیچھے جو اولاد چھوڑتا ہے اس کی دعاؤں کی وجہ سے اس کے درجے پہ درجے بلند ہوتے ہیں (مالك)۔ ⑭ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور عرض کی کہ یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے اور اس رات اللہ سبحانہ تقدس بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے لیکن اس میں اللہ سبحانہ تقدس نہ مشرک کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے، نہ دشمنی رکھنے والے کی طرف، نہ قطع رحمی کرنے والے کی طرف، نہ تکبر سے اپنا تہبند لٹکانے والے کی طرف، نہ والدین کے نافرمان کی طرف اور نہ ہی شراب کے عادی کی طرف (بیہقی)۔ ⑮ ماں جنت کا دروازہ ہے پس اگر تم چاہو تو اس دروازے کو ضائع کردو یا اس کی حفاظت کرو (ترمذی)۔ ⑯ اللہ سبحانہ تقدس کی رضا والدین کی رضا میں اور اللہ سبحانہ تقدس کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے (بیہقی)۔ ⑰ بے شک یہ سب سے بڑا گناہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کوئی شخص اپنے والدین پر کس طرح لعنت بھیج سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (اس کی صورت یہ ہے کہ) یہ کسی کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے باپ کو گالی دے (بخاری)۔ ⑱ قیامت کے دن اللہ سبحانہ تقدس تین لوگوں پر نظرِ رحمت نہ فرمائے گا، ایک والدین کا نافرمان، دوسرا شراب کا عادی اور تیسرا اپنی عطا پر احسان جتلانے والا اور پھر مزید ارشاد فرمایا کہ تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے، ایک والدین کا نافرمان اور دوسرا دَیُّوث (وہ شخص جو اپنے گھر والوں میں بے حیائی دیکھے اور منع نہ کرے) اور تیسری مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت (حاکم)۔ ⑲ کبیرہ گناہ یہ ہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس کے ساتھ شریک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی ناحق کو قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا (متفق علیہ)۔ ⑳ قیامت کے دن اللہ سبحانہ تقدس تین لوگوں پر نظرِ رحمت نہ فرمائے

www.HaqWaliSarkar.com

گا، ایک والدین کا نافرمان، دوسرا شراب کا عادی اور تیسرا اپنی عطا پر احسان جتلانے والا (حاکم)۔ (21) تین قسم کے لوگوں پر اللہ سبحانہ تقدس نے جنت حرام فرمادی ہے، ایک شراب کا عادی، دوسرا والدین کا نافرمان اور تیسرا دَیُّوث جو اپنے اہلِ خانہ میں خباثت قائم رکھتا ہے (یعنی علم ہونے کے باوجود انہیں بدکاری اور فحاشی سے نہیں روکتا) (احمد)۔ (22) تین گناہ ایسے ہیں جس کے ہوتے ہوئے کوئی عمل نفع نہیں دیتا، ایک اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، دوسرا والدین کی نافرمانی کرنا اور تیسرا جنگ سے بھاگنا (المعجم الکبیر)۔ (23) جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرے تو بروزِ قیامت وہ انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین کے ساتھ اس طرح ہوگا اور ساتھ ہی اپنی دو مبارک انگلیوں سے اشارہ فرمایا (الترغیب و الترھیب)۔ (24) جس گناہ کی سزا اللہ سبحانہ تقدس مؤخر کرنا چاہتا ہے تو قیامت تک مؤخر فرمادیتا ہے مگر والدین کے نافرمان کو مرنے سے پہلے دنیا ہی میں سزا دیتا ہے (حاکم)۔ (25) معراج کی رات میں نے جہنم میں کچھ لوگ دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے تو میں نے دریافت کیا کہ اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے ماں باپ کو گالیاں دیتے تھے (کتاب الکبائر)۔ (26) جس نے اپنے والدین کو گالی دی تو آسمان سے زمین پر آنے والے بارش کے ہر قطرے کے ساتھ اس کی قبر میں آگ کا ایک انگارا اترے گا (کتاب الکبائر)۔ (27) جب والدین کے نافرمان کو دفنایا جاتا ہے تو قبر اسے دباتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہوجاتی ہیں (کتاب الکبائر)۔ (28) بیٹا اپنے باپ کا بدلہ نہیں دے سکتا مگر یہ کہ اسے غلام پائے اور خرید کر آزاد کردے (ابو داؤد)۔ (29) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ منبر شریف پر چڑھتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آمین! آمین! آمین! پھر ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جس نے اپنے والدین میں سے کسی کو پایا، پھر ان دونوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش نہ آیا اور مر کر جہنم میں داخل ہوگیا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو اپنی رحمت سے دور فرمادے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین فرمایئے تو میں نے کہا آمین! پھر جبرائیل نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی اور اسے جہنم میں داخل کردیا گیا تو اللہ سبحانہ تقدس اسے بھی اپنی رحمت سے دور فرمادے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین فرمایئے تو میں نے کہا آمین! پھر جبرائیل نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.HaqWaliSarkar.com

کا ذکر ہوا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درودِ پاک نہ پڑھا اور مر کر جہنم میں داخل ہو گیا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو بھی اپنی رحمت سے دور فرما دے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین فرمایئے تو میں نے کہا آمین! (المعجم الکبیر)۔ ㉚ انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ اس سے منقطع ہو جاتا ہے مگر تین عملوں کے ثواب کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ایک اس کے صدقہ جاریہ کا ثواب، دوسرا اس کے علم کا ثواب کہ لوگوں کو اس سے نفع پہنچتا رہے اور تیسرا نیک اولاد کہ جو اس کے لیے دعا کرتے رہیں (مسلم)۔

اولاد کے حقوق

① اپنی اولاد کا اکرام (عزت) کرو اور انہیں اچھے آداب سکھاؤ (ابن ماجہ)۔ ② باپ کے ذمہ بھی اولاد کے حقوق ہیں جس طرح اولاد کے ذمہ باپ کے حقوق ہیں (کنز العمال)۔ ③ والد کا اپنی اولاد کو اس سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں کہ اسے اچھے آداب سکھائے (ترمذی، حاکم)۔ ④ اپنی اولاد کو برابر دو، اگر میں کسی کو فضیلت دیتا تو لڑکیوں کو فضیلت دیتا (طبرانی)۔ ⑤ اللہ سبحانہ تقدس اس کو پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو یہاں تک کہ بوسہ لینے میں (کنز العمال)۔ ⑥ جس کو اللہ سبحانہ تقدس نے لڑکیاں دی ہوں اور اگر وہ ان کے ساتھ احسان کرے تو وہ لڑکیاں جہنم کی آگ سے اس کے لئے رکاوٹ ہو جائیں گی (متفق علیہ)۔ ⑦ جس شخص کی بیٹی ہو اور پھر نہ اسے برائی دی، نہ زندہ دفن کیا اور نہ اس پر اپنے مذکر (بیٹے) کو ترجیح دی تو اللہ سبحانہ تقدس اسے جنت میں داخل کرے گا (ابوداؤد)۔ ⑧ جو شخص تین لڑکیوں یا اتنی ہی بہنوں کی پرورش کرے، ان کو آداب سکھائے، ان پر مہربانی کرے یہاں تک کہ اللہ سبحانہ تقدس انہیں بے نیاز کر دے (یعنی اب ان کو ضرورت نہ رہے) تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے لئے جنت واجب کر دے گا۔ کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یا پھر دو (یعنی کیا دو کی پرورش میں بھی یہی ثواب ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں دو (یعنی ان میں بھی وہی ثواب ہے)۔ راوی کہتے ہیں کہ اگر لوگوں نے ایک کے متعلق کہا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کے متعلق بھی فرما دیتے (مشکوٰۃ)۔ ⑨ جب

www.HaqWaliSarkar.com

لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو جلدی سے خیر و برکت کی خبر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ایک کمزور جان، ایک کمزور انسان کے پیٹ سے نکلی ہے اور اس کے متولی کی قیامت کے دن تک مدد کی جائے گی۔ جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو وہ اس کی پیشانی کو چومتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے آپ کو سلام بھیجا ہے (المعجم الاوسط، مجمع الزوائد)۔ (10) تم بیٹیوں کے ہونے کو ناپسند نہ کیا کرو، بے شک وہ (والدین کی) غم خوار اور لائقِ احترام ہوتی ہیں (احمد، المعجم الکبیر، مجمع الزوائد)۔ (11) عورت کی برکت یہ ہے کہ اس سے پہلی بار بیٹی پیدا ہو (ابن عساکر)۔ (12) جو شخص اپنی بیٹی کی خوب اچھی طرح تعلیم و تربیت کرے اور اس پر دل کھول کر خرچ کرے تو (بیٹی) اس کے لئے جہنم سے نجات کا ذریعہ ہوگی (المعجم الکبیر)۔ (13) تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی اپنے بیٹے کے حق میں دعا (ترمذی)۔ (14) جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو چاہیے کہ اس کا نام اچھا رکھے اور اسے اچھی تعلیم دے۔ پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو (جلد از جلد) اس کا نکاح کر دے کیونکہ اگر بچہ بالغ ہو جائے گا اور والدین نے اس کا نکاح نہ کیا اور اس نے کوئی گناہ کر لیا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہے (بیہقی)۔ (15) کیا میں تم کو یہ نہ بتا دوں کہ افضل صدقہ کیا ہے، وہ یہ ہے کہ اس لڑکی پر صدقہ کرنا جو تمہاری طرف (طلاق یا بیوہ ہونے کے سبب) واپس لوٹ آئی اور تمہارے سوا کوئی اس کا کفیل نہیں (ابن ماجہ)۔ (16) بچہ کے ساتھ عقیقہ ہے تو اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے گندگی دور کرو (بخاری)۔ (17) جس شخص کی کوئی اولاد ہوئی اور پھر اس نے اس کی طرف سے جانور ذبح (عقیقہ) کرنا چاہا تو وہ لڑکے کی جانب سے دو بکریاں اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری ذبح کرے (ابوداؤد)۔ (18) لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے لہٰذا ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے اور سر مونڈا جائے (احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)۔ (19) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ میں بکری ذبح کی اور فرمایا کہ اے فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا)! اس کا سر مونڈا دو اور بال کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو (ترمذی)۔ (20) اولاد بخل اور بزدلی کا سبب ہوتی ہے (احمد)۔ (21) عطیہ دینے میں اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو کہ جس طرح تم خود یہ چاہتے ہو کہ وہ سب تمہارے ساتھ احسان و مہربانی میں عدل کریں (طبرانی)۔ (22) جب شام ہو جائے تو بچوں کو سمیٹ لو کہ اُس وقت شیاطین منتشر ہوتے ہیں اور پھر جب ایک

www.HaqWaliSarkar.com

گھڑی رات چلی جائے تو اب اُنھیں چھوڑ دو اور بسم اللہ کہہ کر دروازے بند کرلو کہ اس طرح جب دروازہ بند کیا جائے تو شیطان نہیں کھول سکتا اور بسم اللہ کہہ کر مشکیزوں کے دہانے باندھو اور بسم اللہ پڑھ کر برتنوں کو ڈھانک دو اور اگر ڈھانکو نہیں تو یہی کرو کہ اس پر کوئی چیز آڑی کر کے رکھ دو اور چراغوں کو بجھا دو (متفق علیہ)۔ (23) جب آفتاب ڈوب جائے تو جب تک عشاء کی سیاہی جاتی نہ رہے اپنے چوپایوں اور بچوں کو نہ چھوڑو کیونکہ اس وقت شیاطین منتشر ہوتے ہیں (احمد، مسلم، ابوداؤد)۔ (24) بہت بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ مرد اپنی اولاد سے انکار کر دے (طبرانی)۔ (25) جو اپنی اولاد سے انکار کرے کہ اسے دنیا میں رُسوا کرے تو قیامت کے دن علی الاعلان مخلوق کے سامنے اُس کو اللہ سبحانہ تقدس رسوا کرے گا اور یہ اُس کا بدلہ ہے (طبرانی، احمد)۔ (26) اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ۔ اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت، میرے اہلِ بیت کی محبت اور قرآنِ مجید کی تلاوت (کنز العمال)۔ (27) بچہ جب بولنا سیکھے تو اسے سب سے پہلے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یاد کراؤ (بیہقی)۔ (28) جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس کے ہو جائیں تو مار کر نماز پڑھاؤ (ابوداؤد)۔ (29) تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی اپنے بیٹے کے حق میں دعا (ترمذی)۔ (30) اولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھے آداب سکھائے (بیہقی)۔ (31) جس کے ہاں لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لیے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے (کنز العمال)۔ (32) جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے تو وہ ضرور جاہل ہے (طبرانی)۔ (33) بے شک مسلمان عورت جب حاملہ ہوتی ہے تو اس کے لیے قیام کرنے والے، روزہ رکھنے والے، حج کرنے والے اور اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کا ثواب لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ بچے کو پلائے گئے دودھ کے پہلے گھونٹ کے بدلے اسے ایک جان کو زندگی بخشنے کے برابر اجر و ثواب ملتا ہے (ابویعلیٰ)۔ (34) بچہ کی پیدائش کے بعد دودھ کا جو قطرہ نکلتا ہے اور جب بچہ اس دودھ کو چوستا ہے تو ہر گھونٹ اور ہر قطرہ پر عورت کو نیکی ملتی رہتی ہے (مجمع الزوائد)۔ (35) جب بھی کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر کو بہتر بنانے کے لیے کسی چیز کو جا بجا کرتی ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ سبحانہ تقدس رحمت کی نظر فرمائے گا اسے کبھی عذاب نہیں فرمائے گا۔ حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے

www.HaqWaliSarkar.com

عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !! مرد حضرات ساری نیکیاں حاصل کر لیتے ہیں تو بیچاری خواتین کے حصہ میں کیا نیکی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی کوئی عورت حاملہ ہوتی ہے تو اسے روزہ دار، شب بیدار اور اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کرنے والے مجاہد کا درجہ ملتا ہے اور جب وہ بچے کو جنم دیتی ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اسے ایسا بدلہ عطا فرماتا ہے کہ کوئی اس کی عظمت سے آگاہی نہیں رکھتا اور جب وہ خاتون اس نومولود بچہ کو دودھ پلاتی ہے تو اس نومولود بچہ کے پستانِ مادر سے دودھ کا ایک قطرہ چوسنے کے بدلے میں اللہ سبحانہ تقدس اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جب وہ بچے کو دودھ پلانا ختم کرتی ہے تو ایک فرشتہ اپنے پر کو اس ماں کے پہلو پر مار کر کہتا ہے کہ اپنے اعمال کو از سرِ نو شروع کرو کہ اللہ سبحانہ تقدس نے تمہارے (پچھلے) گناہ معاف کر دیئے ہیں (مستدرك الوسائل)۔ (36) معراج کی شب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو دیکھا کہ جن کی چھاتیوں کو سانپ نوچ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا کہ ان کا کیا ماجرا ہے؟ تو عرض کیا گیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلاتی تھیں (ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم)۔

نکاح، شادی

(1) جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کیلئے نکاح کرے تو اللہ سبحانہ تقدس اسے (آخرت میں) بادشاہی کا تاج پہنائے گا (ابوداؤد)۔ (2) جب تم میں سے کوئی نکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ ہائے افسوس! ابنِ آدم نے مجھ سے اپنا دو تہائی دین بچا لیا (حاکم)۔ (3) نکاح نگاہ نیچی کرنے والا اور شرم گاہ کا محافظ ہے (متفق علیہ)۔ (4) عورت سے چار وجوہات کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے، اس کے مال کی وجہ سے، اس کے خاندان کی وجہ سے، اس کے حسن کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے اور تمہارے ہاتھ گرد آلود ہوں کہ تم دین والی کو اختیار کرو (متفق علیہ)۔ (5) جب تمہیں وہ شخص نکاح کا پیغام دے جس کی دینداری اور اخلاق تم کو پسند ہیں تو نکاح کر دو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنے اور لمبے چوڑے فساد برپا ہو جائیں گے (ترمذی)۔ (6) محبت کرنے والی، (زیادہ) بچے جننے والی عورتوں سے

www.HaqWaliSarkar.com

نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری کثرتِ اولاد کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا (ابوداؤد، نسائی)۔ ⑦ نکاح کا اعلان کیا کرو اور یہ کام مسجدوں میں کیا کرو (مشکوٰۃ)۔ ⑧ کسی بیوہ کا نکاح نہ کیا جائے جب تک کہ اس سے اس کی اجازت نہ لی جائے اور نہ کسی کنواری کا نکاح کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت لی جائے (متفق علیہ)۔ ⑨ بڑی برکت والا نکاح وہ ہے جس میں (مالی لین دین کا) بوجھ کم ہو (بیہقی)۔ ⑩ جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو چاہیے کہ اس کا نام اچھا رکھے اور اسے اچھی تعلیم دے۔ پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے، اگر بچہ بالغ ہو جائے گا اور اس کا نکاح نہ کیا اور اس نے کوئی گناہ کر لیا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہے (بیہقی)۔ ⑪ توریت میں لکھا ہوا ہے کہ جس کی بیٹی بارہ سال کی ہو گئی اور وہ (باپ) اس کا نکاح نہ کرے اور اگر وہ گناہ میں مبتلا ہوئی تو گناہ باپ کو ہو گا (بیہقی)۔ ⑫ اے جوانو! تم میں جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے سے نگاہ کو روکنے والا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ قاطع شہوت (یعنی شہوت کو توڑنے والا) ہے (متفق علیہ)۔ ⑬ جو اتنا مال رکھتا ہے کہ نکاح کر لے اور پھر نکاح نہ کرے تو وہ ہم میں سے نہیں اور بہتر مہر وہ مہر ہے جو آسان ہو (حاکم، بیہقی)۔ ⑭ جو شخص نکاح کرے اور نیت یہ ہو کہ عورت کو مہر میں سے کچھ نہ دے گا تو وہ جس روز مرے گا زانی مرے گا (طبرانی)۔ ⑮ دو محبت چاہنے والوں کے لئے نکاح جیسی کوئی چیز نہ دیکھی گئی (ابن ماجہ)۔ ⑯ مومن نے اللہ سبحانہ تقدس سے خوف کے بعد نیک بیوی سے بہتر کوئی نعمت نہ پائی کہ اگر وہ اپنی بیوی کو حکم دے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اور اگر اسے دیکھے تو پسند آئے اور اگر اس پر قسم کھا لے تو وہ اس کی قسم پوری کرے اور اگر اس سے غائب ہو تو اپنی ذات اور خاوند کے مال میں خیر خواہی کرے (ابن ماجہ)۔ ⑰ جب بندے نے نکاح کر لیا تو اپنا آدھا دین مکمل کر لیا اور اب باقی آدھے میں اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرے (بیہقی)۔ ⑱ جو اپنی بیوی کے مہر میں لپ بھر ستو یا چھوہارے (بھی) دے دے تو اس نے اسے حلال کر لیا (ابوداؤد)۔ ⑲ تین شخصوں کی اللہ سبحانہ تقدس مدد فرمائے گا، ایک اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں جہاد کرنے والا، دوسرا مکاتب کہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور تیسرا پارسائی کے ارادے سے نکاح کرنے والا (ترمذی)۔ ⑳ تین امور میں بالکل بھی تاخیر نہ کرو، پہلا جب نماز کا وقت آ جائے، دوسرا جب جنازہ موجود ہو اور

www.HaqWaliSarkar.com

تیسرا بے شوہر والی کے نکاح میں کہ جب اس کا کفو (یعنی ہم پلہ رشتہ) مل جائے (ترمذی)۔ (21) تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ زبان ذاکر، دل شاکر اور پارسا عورت اختیار کرے۔ (22) جس شخص کو چار چیزیں حاصل ہو جائیں اس کو دین دین و دنیا کی بہتری حاصل ہوگئی۔ ایک شکر گزار دل، دوسرا ذاکر زبان، تیسرا مصائب پر صبر کرنے والا بدن اور چوتھا نیک عورت جو اپنے شوہر کے مال کی محافظ ہو (طبرانی)۔ (23) تمہارے کنوارے تمہارے بدترین لوگ ہیں لہٰذا تم شیطان کو کیوں موقع دیتے ہو (کہ ان کا نکاح کردو) کیونکہ شیطان کا بہترین ہتھیار تو عورتیں ہی ہیں (کنز العمال)۔ (24) نکاح باکمال دین کا آدھا حصہ ہے (کنز العمال)۔ (25) عورتوں میں سب سے زیادہ بابرکت وہ عورتیں ہیں جن کے مہر کم ہوں (المعجم الکبیر)۔ (26) بہترین عورتیں وہ ہیں جو خوبصورت ہوں اور ان کے مہر کم ہوں (المعجم الکبیر)۔ (27) خضراء الدمن یعنی کوڑا کرکٹ اور غلاظت کے ڈھیر پر اگے ہوئے سبزہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ برے خاندان کی خوبصورت لڑکی (کنز العمال)۔ (28) اپنی نسلوں کے لیے اچھی عورت کا انتخاب کرو اور کفو (ہم پلہ) لوگوں میں شادی کرو (ابن ماجہ)۔ (29) اچھے خاندان میں شادی کرو کیونکہ خاندانی اثرات (آئندہ نسلوں میں) سرایت کرتے ہیں (ابن ماجہ)۔ (30) قریبی رشتہ داروں سے شادی مت کرو اس لئے کہ بچہ کمزور پیدا ہوتا ہے (المعجم الکبیر)۔ (31) عورتوں سے ان کی مال داری کی وجہ سے شادی نہ کرو کیونکہ عموماً ان کا مال ان کو سرکشی پر آمادہ کر دیتا ہے (ابن ماجہ)۔ (32) کالی کلوٹی بے وقوف لونڈی جو دین دار ہو (ایسی عورت جو خوبصورت ہو لیکن دین دار نہ ہو اس سے) افضل ہے (ابن ماجہ)۔ (33) عورتوں سے محض ان کے حسن کی وجہ سے شادی کی خواہش نہ کرو کیونکہ حسن عموماً ہلاکت میں ڈال دیتا ہے (ابن ماجہ)۔ (34) شادی کے موقع پر عورت کے انتخاب میں دینداری کو معیار بناؤ (ابن ماجہ)۔ (35) عورتوں سے شادی ان کی دینداری کی بنیاد پر کرو (ابن ماجہ)۔ (36) شادی ایسی عورت سے کی جائے جو اپنے اندر کمال درجہ کا ایمان رکھتی ہو اور آخرت کے لیے معین اور مددگار ثابت ہو (ابن ماجہ)۔ (37) نکاح کرو، نسل بڑھاؤ کہ تمہاری کثرتِ اولاد کے سبب میں دوسری امتوں پر فخر کروں گا (احمد)۔ (38) عورت کی برکت یہ ہے کہ اس سے پہلی بار بیٹی پیدا ہو (ابن عساکر)۔ (39) بچے جننے والی سیاہ رنگت کی عورت بچے نہ جننے والی

www.HaqWaliSarkar.com

خوبصورت عورت سے بہتر ہے۔ (40) مسکین ہے مسکین ہے وہ عورت جس کا خاوند نہ ہو۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر چہ وہ بہت مالدار ہو تب بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اگر چہ وہ بہت مال والی ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسکین ہے مسکین ہے وہ مرد جس کی بیوی نہ ہو۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر چہ وہ بہت مالدار ہو تب بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اگر چہ وہ بہت مالدار ہو (مجمع الزوائد)۔ (41) ولیمہ کرو اگر چہ ایک بکری سے ہی ہو (متفق علیہ)۔ (42) بدترین کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں مالدار تو بلائے جائیں اور فقرا چھوڑ دیے جائیں (متفق علیہ)۔

میاں بیوی کے حقوق

(1) تین شخص ہیں جن کی نماز ان کے سروں سے بالشت بھر اونچی نہیں اُٹھتی، ایک وہ شخص جو کسی ایسی قوم کی امامت کرے جو اس سے ناراض ہو، دوسری وہ عورت جو اس حال میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس پر ناراض ہو اور تیسرا آپس میں ناراض رہنے والے مسلمان (ابن ماجہ)۔ (2) جب کسی کے پاس دو بیویاں ہوں پھر ان میں انصاف نہ کرے تو وہ قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کی ایک کروٹ ٹیڑھی ہوگی (ابن ماجہ، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، دارمی)۔ (3) عورت پسلی سے پیدا کی گئی وہ روش میں سیدھی ہرگز نہ ہوگی تو اگر تم اس سے نفع حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس سے نفع حاصل کرو حالانکہ اس میں ٹیڑھ ہو اور اگر تم اسے سیدھا کرنے لگو تو توڑ دو گے اور اس کا توڑنا اس کا طلاق ہے (مسلم)۔ (4) چار چیزیں وہ ہیں جسے وہ دی گئیں تو اسے دین و دنیا کی بھلائی دے دی گئی، ایک شکر والا دل، دوسرا ذکر والی زبان، تیسرا مصیبتوں پر صبر کرنے والا جسم اور چوتھا ایسی بیوی جو اپنے نفس اور اس کے مال میں بغاوت نہ کرے (بیہقی، طبرانی)۔ (5) جتنی چیزوں سے آدمی لہو کرتا ہے سب باطل ہیں مگر کمان سے تیر چلانا اور گھوڑے کو ادب دینا اور زوجہ کے ساتھ ملاعبت (ہنسی مذاق) کہ یہ تینوں حق ہیں (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ (6) تیری بی بی (زوجہ) کا تجھ پر حق ہے (بخاری)۔ (7) مسلمانوں میں کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے

www.HaqWaliSarkar.com

بہتر ہوں اوران میں سب سے اچھاوہ ہے جواپنی بیوی کے ساتھ اچھا ہو(ترمذی)۔ (8) اپنی شریکِ حیات کولونڈی کی طرح ہرگز نہ پیٹو(ابوداؤد)۔ (9) مسلمان جو کچھ اپنے اہل وعیال پرخرچ کرے اورنیت ثواب کی ہوتو یہ اس کے لیے صدقہ ہے(بخاری)۔ (10) جب اللہ سبحانہ تقدس کسی کو مال دے تو خود اپنے پر اوراپنے گھر والوں پرخرچ کرے (مسلم)۔ (11) جو کچھ توخرچ کرے گا وہ تیرے لیے صدقہ ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ جواپنی بیوی کے منہ میں اٹھا کر ڈال دے(بخاری)۔ (12) آدمی کا گناہ گار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ جس کا کھانا اس کے ذمہ ہو اسے کھانے کو نہ دے(مسلم)۔ (13) عورت پرسب لوگوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اورمرد پراس کی ماں کا(حاکم)۔ (14) بیویوں کے متعلق نیکی کی وصیت قبول کرو کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور یقیناً پسلی کا ٹیڑھا حصہ اس کے اوپر کا ہے تو اسے سیدھا کروگے تو توڑ دوگے اوراگر چھوڑ دو تو ٹیڑھا رہے گا۔اس لیے عورتوں کے متعلق وصیت قبول کرو(متفق علیہ)۔ (15) کوئی مومن کسی مومنہ بیوی کو دشمن نہ جانے کہ اگراس کی کسی عادت سے ناراض ہوگا تو دوسری خصلت سے راضی بھی ہوگا(مسلم)۔ (16) تم میں اچھے لوگ وہ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں(ابن ماجہ)۔ (17) کوئی شخص اپنی عورت(بیوی) کو نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے کہ پھر دوسرے وقت اس سے ہم بستری کرے گا (بخاری)۔ (18) جوشخص اپنی عورت کو گالی دیتا ہے آسمان کے تمام فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ (19) جس کی بیوی زیورات پہن کر(بناؤ سنگھار کر کے)اورخوشبو لگا کر باہر نکلتی ہے اوراگر شوہر اس پر رضامند ہے تو اس عورت کے ایک ایک قدم کے بدلے میں اس شوہر کیلئے سزا ہے۔ (20) تم میں سے بہتر وہ ہے جواپنے گھر والوں(بیوی) کے ساتھ بہتر ہے اور تم سب سے زیادہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہوں(بخاری،ترمذی،ابن حبان)۔ (21) بیوی کی عزت کرنے والا کریم ہے اور بیوی کو ذلیل کرنے والا کمینہ ہے۔ (22) اگر خاوند اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اس پر بھی اس خاوند کو اجروثواب عطا ہوگا۔ (23) جو خاوند اپنی بیوی کی بداخلاقی پرصبر کرے اس کو اللہ سبحانہ تقدس ایسا ثواب عطا کرے گا جیسے حضرت ایوب علیہ السلام کو ان کی آزمائش پرصبر کرنے سے عطا ہوا اور جو بیوی اپنے خاوند کی بداخلاقی پرصبر کرے اس کو اللہ سبحانہ تقدس ایسا ثواب عطا کرے گا جیسا کہ فرعون کی ایمان دار بیوی آسیہ کو عطا ہوا۔ (24) خاوند بیوی آپس میں ہنسیں کھیلیں کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ تمہارے دین میں سختی ہو۔ (25) جو عورت اس حال میں انتقال کرے کہ اس کا شوہر

www.HaqWaliSarkar.com

اس سے راضی اور خوش ہو تو وہ عورت جنتی ہے (ترمذی)۔ (26) عورت جب پانچ نمازیں پڑھے اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے (مشکوٰۃ)۔ (27) کیا میں تمہیں وہ بہترین چیز نہ بتاؤں جو آدمی جمع کرے، وہ اچھی بیوی ہے کہ جب اسے دیکھے تو پسند آئے اور جب حکم دے تو وہ فرماں برداری کرے اور جب مرد غائب ہو تو اس کی حفاظت کرے (ابوداؤد)۔ (28) عورت ایمان کا مزہ نہ پائے گی جب تک کہ شوہر کا حق ادا نہ کرے (طبرانی)۔ (29) اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کیلئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے (نسائی)۔ (30) اگر آدمی کا آدمی کیلئے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کا اس کے ذمے بہت بڑا حق ہے۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور پیپ ملا خون بہتا ہو اور پھر عورت اسے چاٹے تو شوہر کا مکمل حق ادا نہ کیا (احمد)۔ (31) میں نے دوزخ کو دیکھا تو آج جیسا بھیانک منظر کبھی نہیں دیکھا اور دیکھا کہ دوزخ میں اکثر عورتیں ہیں۔ عرض کیا گیا کہ زیادہ تر عورتیں کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتیں ناشکری کرتی ہیں۔ عرض کیا گیا کہ کیا اللہ سبحانہ تقدس کی ناشکری کرتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں بلکہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور خاوند کے احسان کو فراموش کر دیتی ہیں۔ تم اگر زمانہ بھر احسان کرو پھر وہ تم میں کوئی ناپسند بات دیکھے تو کہے گی کہ میں نے تجھ میں کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں (احمد)۔ (32) جو عورت خاوند کے عیب کو بیان کرے تو وہ دوزخ کی آگ اپنے اوپر تیز کرتی ہے اور اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بناتی ہے (طبرانی)۔ (33) جو بھی عورت اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اور اسے نیک کام کی یاد دلائے اور اپنی عصمت اور اس کے مال میں خیانت نہ کرے تو اس کے اور شہیدوں کے درمیان جنت میں ایک درجے کا فرق ہوگا (طبرانی)۔ (34) اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ اللہ سبحانہ تقدس کے علاوہ کسی کو سجدہ کرے تو حکم دیتا ہے کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے، قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی جان ہے کہ عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک شوہر کے تمام حق ادا نہ کرے (احمد، ابن ماجہ)۔ (35) اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اور اگر خاوند حکم کرے کہ پیلے پہاڑ کو کالے پہاڑ کی

www.HaqWaliSarkar.com

طرف اور کالے پہاڑ کو سفید پہاڑ کی طرف منتقل کرے تو بیوی کو چاہیے کہ ایسا ہی کرے (احمد)۔ (36) عورتیں خاوند کی ناشکر گزار اور احسان فراموش ہوتی ہیں کہ اگر تم ان کے ساتھ زندگی بھر احسان کرو اور پھر تمہاری بات ان کے مزاج کے خلاف ہوگئی تو وہ فوراً بول اٹھیں گی کہ میں نے کبھی تم سے بہتری دیکھی ہی نہیں (بخاری)۔ (37) اے عورتو! خوب خیرات کرو کیونکہ مجھے دکھایا گیا ہے کہ تم زیادہ دوزخ والی ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہ کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری ہو (متفق علیہ)۔ (38) جب کوئی عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لیے خوشبو لگاتی ہے تو وہ آگ ہے (المعجم الاوسط)۔ (39) جب کسی کے غائب ہونے کا زمانہ طویل ہو (یعنی بہت دنوں بعد گھر آئے) تو اپنی بیوی کے پاس رات میں نہ آئے اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (اے صحابہ!) اگر تم رات میں مدینہ میں داخل ہو تو بیوی کی پاس نہ جانا کہ جب تک وہ بناؤ سنگھار کر کے آراستہ نہ ہو جائے (یعنی گھر میں آنے سے پہلے بیوی کو خبر دے دے) (بخاری)۔ (40) جب سفر سے کوئی شخص واپس آئے تو گھر والوں کے لیے کچھ نہ کچھ ہدیہ ضرور لائے اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے (کنز العمال)۔

پردہ کی باتیں

(1) تسبیح میں صدقہ ہے اور ہر تکبیر میں صدقہ ہے اور ہر حمد میں صدقہ ہے اور ہر تہلیل میں صدقہ ہے اور بھلائی کا حکم دینے میں صدقہ ہے اور بُرائی سے روکنے میں صدقہ ہے اور ہر ایک کی حلال صحبت (عملِ زوجیت) میں صدقہ ہے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرے تو اس میں بھی اسے ثواب ملتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بتاؤ اگر یہ شہوت حرام میں خرچ کرتا تو اس پر گناہ ہوتا؟ تو صحابہ نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسے ہی جب اسے حلال میں خرچ کرے گا تو اسے ثواب ملے گا (مسلم)۔ (2) ایسا ہرگز نہ کرو (کہ میاں یا بیوی آپس میں ہونے والی ہم بستری یا بوس و کنار وغیرہ کی باتیں کسی سے کریں) اس کی مثال ایسے ہے جیسا کہ شیطان کی کسی شیطانہ سے ملاقات ہوئی اور وہ شیطان اور شیطانہ سب لوگوں کے سامنے ہی کھلے عام ہم بستری

www.HaqWaliSarkar.com

کرنے لگیں۔ (3) قیامت کے دن اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک بدترین درجہ والا وہ شخص ہوگا جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور بیوی اس کے پاس آئے اور پھر اس کا راز ظاہر کرے (مسلم)۔ (4) جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے تو وہ انکار کردے اور خاوند ناراض ہو کر رات گزارے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں (متفق علیہ)۔ (5) شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس (شوہر) سے اپنے نفس کو (شہوت، ہم بستری سے) نہ روکے اور فرض کے سوا کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے اور اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو وہ گناہ گار ہوگی اور بغیر اجازت اس کا کوئی عمل مقبول نہیں اور اگر عورت نے کر لیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے، اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ سبحانہ تقدس اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ اگرچہ شوہر ظالم ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اگرچہ شوہر ظالم ہو (ابوداؤد)۔ (6) عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے (یعنی اس کے ساتھ سونے اور ہم بستری) کو نہ چھوڑے اور اس کی قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو (طبرانی)۔ (7) جب شوہر اپنی بیوی کو اپنی حاجت پوری کرنے کیلئے بلائے تو عورت کو فوراً اس کا حکم ماننا چاہیے اگرچہ وہ کھانا پکانے میں مشغول ہو (ترمذی)۔ (8) جب کوئی مرد کسی عورت کو دیکھے جو اسے بھلی معلوم ہو تو اپنی بیوی کے پاس جائے کہ اس کے پاس بھی وہی ہے جو اس کے پاس ہے (دارمی)۔ (9) جب تم میں سے کسی کو غیر عورت اچھی معلوم ہو اور اس کا خیال دل میں جم جائے تو وہ اپنی بیوی کے پاس چلا جائے اور اس سے ہم بستری کر لے، اس لیے کہ ایسا کرنا اس کے دل سے شہوت کے خیال کو دور کر دے گا (مسلم)۔ (10) عورت کے پیچھے کے مقام میں صحبت کرنے سے بچو اور حالتِ حیض (ماہانہ ناپاکی) میں ہم بستری سے پرہیز کرو (ترمذی)۔ (11) اللہ سبحانہ تقدس اسے نظرِ رحمت سے نہ دیکھے گا جو (شہوت پوری کرنے کے لیے) لڑکے کے پاس جائے یا عورت کے دبر (یعنی پیچھے کے مقام) میں جائے (ترمذی)۔ (12) لعنتی ہے وہ شخص جو اپنی بیوی کے پاس اس کی دبر (یعنی اس کے پیچھے کے مقام) میں جائے (احمد، ابوداؤد)۔ (13) جو شخص اپنی بیوی سے اس کے پیچھے کے مقام میں صحبت کرے تو وہ ملعون ہے (احمد)۔ (14) مرد کو چاہیے کہ اپنی بیوی پر جانور کی طرح نہ گرے کہ صحبت سے پہلے قاصد ہوتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قاصد کیا ہے؟ آپ

www.HaqWaliSarkar.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بوس وکنار وغیرہ۔ (15) میاں بیوی کو ہم بستری کے وقت جانوروں کی طرح بالکل ننگا نہیں ہونا چاہیے (ابن ماجہ)۔ (16) جب تم میں کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جائے اور پھر (غسل کرنے سے پہلے) دوبارہ آنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وضو کرے (مسلم)۔ (17) نہ اختلاط (ملا) کرے کوئی عورت دوسری عورت سے پھر اپنے خاوند سے اس کی تعریف یوں کرے گویا وہ اس عورت کو دیکھ رہا ہے (متفق علیہ)۔ (18) ننگے ہونے سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ ہیں جو تم سے کبھی جدا نہیں ہوتے سوائے پیشاب پاخانہ کے وقت اور اس وقت کہ جب مرد اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے لہٰذا ان سے شرم کرو اور ان کا احترام کرو (ترمذی)۔ (19) اپنے ستر چھپاؤ، سوائے اپنی بیوی یا مملوکہ لونڈی کے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جب مرد تنہا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس حق دار ہے کہ اس سے شرم کی جائے (ابن ماجہ، ابوداؤد)۔ (20) ہر منی سے بچہ پیدا نہیں ہوتا اور اللہ سبحانہ تقدس جب کوئی چیز پیدا کرنا چاہتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی (مسلم)۔ (21) اللہ سبحانہ تقدس حق بات فرمانے سے شرم نہیں فرماتا لہٰذا عورتوں کے پاس ان کی دبروں (یعنی پیچھے کے مقام) میں نہ جاؤ (احمد، ابن ماجہ، ترمذی، دارمی)۔ (22) جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ سے جماع کرے تو دونوں گدھوں کی طرح بالکل برہنہ نہ ہوں (ابن ماجہ)۔ (23) کوئی عورت کسی دوسری عورت کی خوبیاں اپنے خاوند کے سامنے اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اس کی آنکھوں کے سامنے ہے (بخاری)۔ (24) تم میں کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کرنا چاہے تو یہ دعا اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا (ترجمہ:۔ اے اللہ سبحانہ تقدس! تو ہم کو شیطان سے بچا اور جو اولاد ہم کو عطا ہو اسے بھی شیطان سے بچا) پڑھے۔ پھر اگر اس ہم بستری سے اولاد پیدا ہونا مقدر ہو گیا (یعنی حمل قرار پا گیا) تو شیطان اس بچے کو کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا (ابوداؤد)۔

طلاق لینا اور دینا

(1) ناپسندیدہ ترین حلال چیز اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک طلاق ہے (ابوداؤد)۔ (2) کوئی شے روئے

www.HaqWaliSarkar.com

زمین پر طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ اللہ سبحانہ تقدس نے پیدا نہیں کی (دار قطنی)۔ ③ جو عورت اپنے خاوند سے بلا ضرورت طلاق مانگے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے (دارمی، ترمذی، ابوداؤد، احمد، ابن ماجہ)۔ ④ شیطان پانی پر اپنا تخت بچھاتا ہے اور پھر اپنے مختلف لشکروں کو لوگوں میں فتنے ڈالنے کیلئے بھیجتا ہے۔ ان میں سے آ کر ایک کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں فتنہ پھیلایا۔ ابلیس کہتا ہے کہ تم نے کچھ نہیں کیا۔ پھر ایک دوسرا آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک کہ اس میں اور اس کی بیوی میں جدائی (نفرت، طلاق) نہ ڈال دی۔ ابلیس خوشی سے اسے اپنے پاس بٹھاتا ہے اور کہتا ہے کہ تو بہت اچھا ہے (مسلم)۔ ⑤ جس نے بیوی کو خاوند کے خلاف بھڑکایا وہ ہم میں سے نہیں (ابوداؤد)۔ ⑥ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عورت کو اس کے خاوند پر یا غلام کو اس کے آقا پر خراب کر دے (ابوداؤد)۔ ⑦ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے بالکل سیدھی ہرگز نہ ہوگی لہٰذا اس سے فائدہ کے حصول کی خواہش ہو تو اس کی کجی کے ساتھ فائدہ حاصل کر سکتے ہو اور اگر بالکل سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اس کو توڑنا اس کو طلاق دینا ہے (مسلم)۔

کم عمر بچوں کی موت

① قیامت کے دن بچہ (جو کم عمر میں فوت ہو گیا) اپنے ماں (باپ) کو کھینچ کر جنت میں لے جائے گا (ابن ماجہ)۔ ② (وہ بچہ جو کم عمر میں فوت ہو گیا) جب اس بچے سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا تو وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا کہ جب تک میرے ماں باپ میرے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوں گے میں بھی نہیں جاؤں گا۔ پھر اللہ سبحانہ تقدس حکم فرمائے گا کہ اس کے ماں باپ کو بھی جنت میں داخل کر دیا جائے (ابن ماجہ)۔ ③ کچا بچہ اپنے ربّ تعالیٰ سے جھگڑے گا کہ جب اللہ سبحانہ تقدس اس کے ماں باپ کو آگ میں داخل کرے گا تو فرمایا جائے گا کہ اے رب سے جھگڑنے والے گرے بچے! اپنے ماں باپ کو جنت میں لے جا اور تب وہ کچا بچہ انہیں اپنے ناڑو سے کھینچے گا حتیٰ کہ انہیں جنت میں داخل کرے گا (ابن ماجہ)۔ ④ قیامت کے دن بچے (مسلمانوں کے وہ بچے جو

www.HaqWaliSarkar.com

کم عمر میں فوت ہو گئے) ایک جگہ پر اکٹھے ہوں گے اور جب مخلوق کو حساب کے لیے پیش کیا جائے گا تو فرشتوں سے کہا جائے گا کہ ان کو جنت میں لے جاؤ تو وہ بچے جنت کے دروازے پر کھڑے ہو جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ اے مسلمانوں کی اولاد! تمہیں خوش آمدید ہو اور جنت میں داخل ہو جاؤ کہ تم پر کوئی حساب کتاب نہیں۔ وہ (بچے) کہیں گے کہ ہمارے باپ اور ہماری مائیں کہاں ہیں؟ تو فرشتے کہیں گے کہ تمہارے باپ اور تمہاری مائیں تمہاری طرح نہیں ہیں، وہ گناہ گار اور خطا کار تھے (اس لیے) ان کا حساب ہو گا اور ان سے مطالبہ ہو گا۔ اس (بات) پر وہ بچے جنت کے دروازے پر زور زور سے چیخیں گے تب اللہ سبحانہ تقدس پوچھے گا حالانکہ وہ ان کے بارے میں زیادہ جانتا ہے کہ یہ کس قسم کی چیخیں ہیں؟ تب فرشتے عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! یہ مسلمانوں کے وہ بچے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اپنے والدین کے بغیر جنت میں نہیں جائیں گے۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ اس جماعت کے اندر جاؤ اور ان کے والدین کے ہاتھ پکڑ کر ان کو بھی جنت میں داخل کر دو (احیاء العلوم)۔ ❺ جب کسی مسلمان بندے کا بچہ مر جاتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس فرشتوں سے کہتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ہاں اے پروردگار۔ تو اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ تم نے اس کے دل کا پھول توڑ لیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جی۔ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ میرے بندے نے اس پر کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اس نے الحمد للہ کہا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔ تب اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کے لیے جنت میں ایک محل بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد (قصرِ حمد) رکھ دو (ترمذی)۔ ❻ جن دو مسلمان یعنی میاں بیوی کے تین بچے مر جائیں تو اللہ سبحانہ تقدس ان دونوں کو اپنے فضل و رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر دو بچے انتقال کر جائیں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو کا بھی یہی اجر ہے۔ پھر صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر ایک فوت ہو جائے تو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک کا بھی یہی اجر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے کہ خام حمل جو ساقط ہو جاتا ہے اپنی ماں کو آنول نال کے ذریعے جنت کی طرف کھینچے گا جب کہ ماں (اس تکلیف پر) صبر کرنے والی اور ثواب کی طالب ہوئی (احمد)۔ ❼ جس شخص کے دو بچے (بچپن میں) فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لیے جہنم سے ایک آڑ (دیوار) بن جائے گی (مسلم)۔

www.HaqWaliSarkar.com

یتیم کے حقوق

❶ مسلمانوں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ احسان کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے برا وہ گھر ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برائی کی جاتی ہو (ابن ماجہ)۔ ❷ جو شخص یتیم کے سر پر محض اللہ سبحانہ تقدس کے لیے ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ گزرے گا ہر بال کے مقابلے میں اس کے لیے نیکیاں ہیں اور جو شخص یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے پر احسان کرے تو میں اور وہ شخص جنت میں (دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا) اس طرح ہوں گے (ترمذی، احمد)۔

ہمسائیوں کے حقوق

❶ وہ جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے محفوظ نہیں (مسلم)۔ ❷ مومن وہ نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے (بیہقی)۔ ❸ جو شخص اللہ سبحانہ تقدس اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے (حاکم)۔ ❹ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! پڑوسی کا بچہ (گھر) آجائے تو اس کے ہاتھ میں کچھ رکھ دو کہ اس سے محبت بڑھے گی (الفردوس)۔ ❺ جبرائیل مجھے پڑوسی کے متعلق برابر وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے (متفق علیہ)۔ ❻ مسلمان مرد کے لیے دنیا میں یہ بات سعادت میں سے ہے کہ اس کا پڑوسی نیک ہو اور مکان کشادہ ہو اور سواری اچھی ہو (حاکم)۔ ❼ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں بی بی کہ اس کی نماز، روزے اور صدقات کی فراوانی کا چرچا ہے مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے ستاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ آگ میں ہے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ فلاں عورت کہ اس کی نماز، صدقات، روزے کی کمی کا ذکر ہوتا ہے اور وہ تو پنیر کے چند ٹکڑے ہی خیرات کرتی

www.HaqWaliSarkar.com

ہے مگر وہ اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ جنتی ہے (احمد، بیہقی)۔ ❽ قیامت کے دن سب سے پہلے جو دو شخص اپنا جھگڑا پیش کریں گے وہ دونوں پڑوسی ہوں گے (احمد)۔

عورت

❶ مجھے دنیا کی تین چیزیں محبوب ہیں۔ ایک نیک عورت (بیوی)، دوسری خوشبو اور تیسری نماز جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے (احمد، حاکم، بیہقی، نسائی)۔ ❷ دنیا کی تین چیزوں کی محبت میرے دل میں رکھی گئی ہے۔ عورتیں، خوشبو اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے (نسائی، احمد، حاکم، بیہقی)۔ ❸ سارے جہاں کی عورتوں میں افضل مریم رضی اللہ عنہا ہیں اور سارے جہاں کی عورتوں میں بہتر فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں (خصائص الکبریٰ)۔ ❹ تمام جہان والی عورتوں میں جناب مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا، خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد، فاطمہ رضی اللہ عنہا بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا کافی (سب سے افضل) ہیں (ترمذی)۔ ❺ مردوں میں تو بہت کامل ہوئے، عورتوں میں سوا مریم رضی اللہ عنہا بنتِ عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا کے کوئی کاملہ نہ ہوئیں اور جنابِ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بزرگی ساری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی بزرگی تمام کھانوں پر (متفق علیہ)۔ ❻ دنیا ایک برتنے کا سامان ہے اور دنیا کا بہترین سامان نیک بی بی ہے (مسلم)۔ ❼ اے عورتو! خوب خیرات کرو کیونکہ مجھے دکھایا گیا ہے کہ تم زیادہ دوزخ والی ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہ کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو (متفق علیہ)۔ ❽ میں نے اپنے بعد مردوں پر سب سے زیادہ مضر (نقصان دہ) فتنہ عورتوں سے بڑھ کر کوئی نہ دیکھا (متفق علیہ)۔ ❾ دنیا اور عورتوں کے فتنے سے بچو کہ بے شک بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ عورتوں کا ہی تھا (مسلم)۔ ❿ وہ قوم کبھی کامیاب نہ ہوگی جنہوں نے اپنے کام کا حاکم عورت کو بنایا (بخاری)۔ ⓫ میں نے جنت میں جھانکا تو وہاں کے عام باشندے فقرا دیکھے اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو وہاں کے اکثر باشندے عورتیں دیکھیں (متفق علیہ)۔ ⓬ میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں عورتیں کم تھیں۔ عرض کیا گیا کہ عورتیں کہاں تھی؟

www.HaqWaliSarkar.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کو زیورات اور لباس کی محبت نے مشغول کیے رکھا ہے۔ (13) عورت کی برکت یہ ہے کہ اس سے پہلی بیٹی پیدا ہو (ابن عساکر)۔

عورت کے ساتھ تنہائی

(1) جن عورتوں کے خاوند غائب ہوں ان کے پاس نہ جاؤ (یعنی جب عورت گھر میں اکیلی ہو تو وہاں نہیں جانا چاہیے) کیونکہ شیطان تم میں سے ہر ایک کے خون میں گردش کرتا ہے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بھی لیکن اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے اس پر مدد دی کہ وہ (شیطان) اسلام لے آیا (ترمذی)۔ (2) جو اللہ سبحانہ تقدس اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی بھی کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ جائے کیونکہ ان دو کے ساتھ تیسرا شیطان ہے (احمد)۔ (3) عورتوں کے ساتھ خلوت سے بچو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مرد و عورت تنہا نہیں ہوتے مگر شیطان ان دونوں میں داخل ہو جاتا ہے اور آدمی خنزیروں کی بھیڑ میں مٹی یا کیچڑ میں آلودہ ہو جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ بھیڑ میں اس کا کندھا ایک ایسی عورت کو لگے جو عورت اس کے لیے حلال نہیں ہے (المعجم الکبیر)۔ (4) کوئی بھی عورت ایک دن رات کا سفر محرم (جس کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہو) کے بغیر ہرگز نہ کرے (متفق علیہ)۔ (5) جب مرد عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو تیسرا ان کے درمیان شیطان ہوتا ہے (ترمذی)۔ (6) عورتوں کے پاس جانے سے بچو (جب وہ اکیلی ہوں)۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دیور کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دیور تو موت ہے (متفق علیہ)۔ (7) عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر کوئی مرد اور عورت نیک ہو تو تنہائی میں اکٹھے ہو سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر زکریا کا بیٹا یحییٰ اور عیسیٰ کی والدہ مریم ہی کیوں نہ ہوں تو پھر بھی میں انہیں تنہائی میں اکٹھا ہونے کی اجازت نہ دیتا۔ (8) جو شخص اس عورت کے بستر پر بیٹھا جس کا شوہر غائب ہو قیامت کے دن اللہ سبحان تقدس ایک اژدھا کو اس کے اوپر قادر کر دے گا (المعجم الکبیر، الترغیب والترھیب، مجمع الزوائد)۔

www.HaqWaliSarkar.com

پردہ کرنا

❶ جوعورت اپنے گھر سے باہر جائے اوراس کے شوہر کونا گوار ہو جب تک پلٹ کر نہ آئے آسمان میں ہر فرشتہ اس پر لعنت کرے اور جن وآدمی کے سوا جس جس چیز پر گزرے سب اس پر لعنت کریں (المعجم الاوسط)۔ ❷ جس عورت میں چار خوبیاں ہوں اور جب وہ فوت ہوگی تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو بغیر حساب کے بخش دے گا۔ پہلی یہ کہ وہ ضروریاتِ دین کا علم جانتی ہو، دوسری یہ کہ خاوند کو راضی کرنے والی ہو، تیسری یہ کہ اللہ سبحانہ تقدس کے محرمات کا خیال کرنے والی ہو اور چوتھی یہ کہ پردہ کرنے والی ہو۔ ❸ جوعورت بن سنور کر اپنے گھر سے جائے اوراس کا شوہر اس پر راضی ہو اس عورت کے ایک ایک قدم پر اس شوہر کے لیے دوزخ میں ایک مکان بنایا جائے گا جہاں اس کو جلایا جائے گا اور عذاب دیا جائے گا۔ ❹ شب معراج میں نے اپنی امت کی عورتوں میں سے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اوراس کا دماغ پگھل رہا تھا۔ میں سے جبرائیل امیں سے پوچھا کہ اس کو یہ سزا کیوں دی جارہی ہے تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ وہ عورت ہے جو اپنے سر کے بالوں کو نامحرموں سے نہ چھپاتی تھی (عیون الاخبار)۔ ❺ میں نے شب معراج اپنی امت کی عورتوں میں سے ایک عورت کو دیکھا کہ جس کے بدن کا گوشت آگ کی قینچی سے کاٹا جارہا تھا۔ میں نے جبرائیل امیں سے پوچھا کہ اس کو یہ سزا کیوں دی جارہی ہے تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ وہ عورت ہے جو اپنے آپ کو نامحرموں کے سامنے پیش کیا کرتی تھی (عیون الاخبار)۔ ❻ عورت قابل ستر ہے یعنی سر سے پاؤں تک پوشیدہ رہنے کے قابل ہے اور جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے اور مردوں کو اچھا کر کے دکھاتا ہے (ترمذی)۔ ❼ جوعورت خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے شائستہ نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے زینت کرے اور اگر کوئی عورت کسی غیر کے لئے زینت کرے تو اس نے اپنے اس عمل سے اپنے دین کو نابود کیا اور خدا کو اپنے اوپر غضبناک کیا (مستدرک الوسائل)۔ ❽ اے اسماء! جب عورت بالغہ ہو جاتی ہے تو اس کے جسم کا صرف یہ اور یہ حصہ دکھائی دینا جائز ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ

www.HaqWaliSarkar.com

فرمایا (ابوداؤد)۔ ⑨ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں کہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا کہ پردہ کرلو تو انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ تو نابینا ہیں لہٰذا وہ ہمیں نہیں دیکھیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم بھی نابینا ہو، تم انہیں نہیں دیکھو گی؟ (ترمذی)۔ ⑩ اللہ سبحانہ تقدس لعنت کرے دیکھنے والے پر (یعنی جو عورتوں کو دیکھتا ہے) اور اس پر جو دیکھی جاتی ہے (یعنی وہ جو بغیر شرعی پردہ کے بے پردگی کی حالت میں باہر جائے) (بیہقی)۔ ⑪ اس امت کے آخر زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو اونچی اونچی سواریوں پر سوار ہوں گے یہاں تک کہ وہ مسجدوں کے دروازوں پر آئیں گے، ان کی عورتیں ایسا لباس پہنیں گی کہ وہ ننگی ہوں گی (یعنی عریاں لباس یا اتنا باریک لباس کہ جسم نظر آئے) (حاکم)۔ ⑫ اللہ سبحانہ تقدس اس قوم کی دعا قبول نہیں کرتا جس کی عورتیں جھانجن پہنتی ہوں (یعنی کسی غیر محرم کے لیے پہنتی ہو یا اس جھانجن کی آواز غیر محرم تک جاتی ہو)۔ ⑬ دو گروہ جو کہ دوزخی ہیں ابھی وہ ظاہر نہیں ہوئے۔ ایک گروہ حکام کا گروہ ہے جن کے ساتھ کوڑے ہوں گے اور وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسرا گروہ ان عورتوں کا ہوگا جو کہ لباس بھی پہنے ہوں گی مگر پھر بھی ننگی ہوں گی۔ وہ عورتیں مردوں کے دل اپنی طرف مائل کریں گی اور اپنے دل مردوں کی طرف مائل کریں گی۔ ان کے سر کے بال یوں ہوں گے جیسے بختی اونٹ کی کوہان ہوتی ہے اور ایسی عورتیں جنت کی خوشبو بھی نہ پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو دور دور تک پہنچتی ہے (مسلم)۔ ⑭ عورت کی نماز اپنے گھر میں، صحن میں نماز سے افضل ہے اور اس کی نماز کوٹھڑی میں، گھر میں نماز سے افضل ہے (ابوداؤد)۔ ⑮ عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ زانیہ ہے (ترمذی)۔ ⑯ ہر آنکھ زنا کار ہے اور عورت جب خوشبو لگا کر مجلس پر گزرے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی زانیہ ہے (ترمذی)۔ ⑰ جب تمہارے سامنے عورتیں آجائیں تو ان کے درمیان میں سے نہ گزرو بلکہ دائیں یا بائیں کا راستہ لے لو (بیہقی)۔ ⑱ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے گھر (یعنی جس میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ اطہر ہے) میں داخل ہوتی تو اپنے زائد کپڑے اتار دیتی (زائد کپڑے جو غیروں کے سامنے ستر پوشی کے لئے ضروری ہوتے ہیں مثلاً دوپٹہ، چادر وغیرہ) اور اپنے دل میں یہ کہتی کہ یہاں تو صرف میرے شوہر اور میرے والد ہیں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدفون ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حیا کی وجہ سے رب کی قسم میں وہاں

www.HaqWaliSarkar.com

نہیں گئی مگر اچھی طرح اپنے اوپر کپڑوں کو لپیٹ کر (احمد)۔ ⑲ ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حضرات صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ بتاؤ عورت کے لیے سب سے بہتر کون سی چیز ہے؟ تمام حضرات صحابہ کرام اس سوال کا جواب سوچنے لگے کیونکہ کسی کو بھی اس کا جواب سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی وہاں موجود تھا اور مجھے بھی اس سوال کا جواب نہ آیا لہٰذا میں فوراً گھر آیا اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آج حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سوال کیا ہے بتاؤ میں کیا جواب دوں کہ عورتوں کے لیے کیا چیز سب سے بہتر ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ عورت کے لیے سب سے بہتر چیز یہ ہے کہ کوئی غیر مرد اسے نہ دیکھے یعنی وہ شرعی پردہ کرے اور نہ ہی وہ عورت کسی مرد کو دیکھے (یعنی وہ اپنی نظروں کی حفاظت کرے کہ باحیا اور باپردہ ہو)۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ جواب جا کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے اس جواب کی تصدیق فرمائی۔

حیا کرنا

① حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت سے ہے اور فحش گوئی (بے حیائی کی باتیں کرنا) سخت دلی سے ہے اور سخت دلی آگ سے ہے (احمد، ترمذی)۔ ② حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جانے والا ہے جبکہ بے حیائی ظلم ہے اور ظلم جہنم میں لے جانے والا ہے (ترمذی)۔ ③ ہر دین کے لئے خلق ہے (یعنی عادت) اور اسلام کا خلق حیا ہے (مالك)۔ ④ حیا نہیں لاتی مگر خیر کو اور حیا مکمل ہی خیر ہے (متفق علیہ)۔ ⑤ ایمان اور حیا دونوں ساتھی ہیں اور جب ایک کو اٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے (بیہقی)۔ ⑥ ایمان کے ستر شعبے (یعنی علامات) ہیں اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے (مسلم)۔ ⑦ نہیں ہوتی بے حیائی کسی چیز میں مگر اسے عیب دار کر دیتی ہے اور نہیں ہوتی شرم (حیا) کسی چیز میں مگر اسے زینت دے دیتی ہے (ترمذی)۔ ⑧ فحش (بے حیائی) جس چیز

www.HaqWaliSarkar.com

میں ہوگا اسے عیب دار کردے گا اور حیا جس میں ہوگی اسے آراستہ کردے گی (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ ❾ آدمی کی بے باکی یہ ہے کہ رات میں اس نے کوئی کام کیا یعنی گناہ کا کام اور اللہ سبحانہ تقدس نے اس کو چھپایا لیکن وہ شخص صبح کو خود کہتا ہے کہ آج رات میں نے فلاں فلاں گناہ کیا حالانکہ اللہ سبحانہ تقدس نے اس پر پردہ ڈالا تھا اور یہ شخص پردۂ الٰہی کو ہٹا دیتا ہے (متفق علیہ)۔ ❿ جب تم میں شرم وحیا نہ رہے تو جو چاہے کرو (اللہ سبحانہ تقدس کو تمہاری کوئی پرواہ نہیں) (بخاری)۔ ⓫ حضرت ام خلاد رضی اللہ عنہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہوگیا اور آپ ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے چہرے پر نقاب ڈالے باپردہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں۔ اس پر کسی نے حیرت سے کہا کہ اس وقت بھی آپ نے منہ پر نقاب ڈال رکھا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے لیکن حیا ہرگز نہیں کھوئی (ابوداؤد)۔

نظر کی حفاظت

❶ جو مسلمان کسی عورت کی طرف پہلی دفعہ نظر کرے (یعنی بغیر ارادے کے) پھر اپنی نظر پھیر لے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے لئے ایسی عبادت پیدا کرے گا جس کا مزہ اس کو ملے گا (احمد)۔ ❷ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں کہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا کہ پردہ کرلو تو انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ تو نابینا ہیں لہٰذا وہ ہمیں نہیں دیکھیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم بھی نابینا ہو، تم انہیں نہیں دیکھو گی؟ (ترمذی)۔ ❸ (اجنبی عورت پر) ایک نگاہ کے بعد دوسری نگاہ مت ڈالو کہ اچانک پڑ جانے والی پہلی نگاہ تمہارے لیے معاف ہے لیکن دوبارہ دیکھنا جائز نہیں (ترمذی)۔ ❹ آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا ناجائز کو دیکھنا ہے (احمد)۔ ❺ تم اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو ورنہ اللہ سبحانہ تقدس تمہاری شکلوں کو بگاڑ دے گا اور جو اپنی نظر قابو میں نہیں رکھتا اس کے جذبات بھی قابو میں نہیں رہ سکتے۔ ❻ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو اور اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو کیونکہ کسی کو شہوت سے دیکھنا نظر کا زنا ہے۔ ❼ جس نے اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے بھر لیا اللہ سبحانہ تقدس اس کی آنکھوں کو جہنم کی آگ سے بھرے گا۔ ❽ اللہ سبحانہ تقدس

www.HaqWaliSarkar.com

فرماتا ہے کہ نظر (کی بے احتیاطی) ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا (زہریلا) تیر ہے پس جو شخص میرے خوف سے اسے ترک کردے تو میں اسے ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی حلاوت (مٹھاس) وہ اپنے دل میں پائے گا (المعجم الکبیر)۔ ⑨ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (کسی اجنبیہ عورت پر) اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی نگاہ پھیر لیا کرو (ترمذی)۔ ⑩ آنکھوں کا زنا (ناحق) دیکھنا ہے، زبان کا زنا (ناحق) بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا (ناحق) پکڑنا ہے اور پیر کا زنا (ناحق) چلنا ہے اور دل کا زنا (ناحق) وہ آرزو اور تمنا کرنا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے (مسلم)۔

زنا کرنا

① جو کوئی مجھے اپنے دو جبڑوں اور دو ٹانگوں کے درمیان کی چیزوں (زبان اور شرم گاہ) کی ضمانت دے تو میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں (بخاری)۔ ② کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں کو آگ (جہنم) میں کون سی چیز زیادہ لے جاتی ہے، وہ دو خالی چیزیں یعنی منہ اور شرمگاہ ہیں (ترمذی، ابن ماجہ)۔ ③ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور زنا نہ کرو کہ جو شرمگاہ کی حفاظت کرے گا اس کے لئے جنت ہے (حاکم، بیہقی)۔ ④ ایک مرد دوسرے مرد کی ستر کی جگہ نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کی ستر کی جگہ دیکھے اور نہ مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ سوئے اور نہ عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ سوئے (مسلم)۔ ⑤ زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے تو مومن نہیں رہتا (متفق علیہ)۔ ⑥ جس قوم میں زنا ظاہر ہوگا وہ قحط میں گرفتار ہوگی اور جس قوم میں رشوت کا ظہور ہوگا وہ رُعب (خوف) میں گرفتار ہوگی (احمد)۔ ⑦ جس بستی میں زنا اور سود ظاہر ہوگا انہوں نے اپنے لیے اللہ سبحانہ تقدس کے عذاب کو حلال کرلیا (حاکم)۔ ⑧ فحاشی اور بدکاری جس قوم میں بھی علی الاعلان اور کھلم کھلا ہونے لگے تو اس میں ایسی نئی نئی بیماریاں کثرت سے پیدا ہوں گی جو پہلے کبھی سننے میں نہ آئی ہوں گی۔ ⑨ کسی قوم میں بے حیائی اس وقت

www.HaqWaliSarkar.com

تک عام نہیں ہوتی جب تک وہ اعلانیہ طور پر انہیں نہیں کرتے اور اس وقت ان کے درمیان طاعون اور مختلف طرح کی بیماریاں عام ہو جائیں گی جو ان سے پہلے لوگوں میں نہیں تھیں (ابن ماجہ)۔ ⑩ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں بوڑھے زانی پر لعنت کرتی ہیں اور زانیوں کی شرم گاہ کی بدبو جہنم والوں کو ایذا دے گی (مجمع الزوائد)۔ ⑪ تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن نہ تو اللہ سبحانہ تقدس کلام کرے گا، نہ ان کو پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، ایک بوڑھا زنا کار، دوسرا بادشاہ کذاب اور تیسرا محتاج متکبر (مسلم)۔ ⑫ اللہ سبحانہ تقدس قیامت کے دن بوڑھے زانی اور بوڑھی زانیہ کی طرف نظرِ رحمت نہ فرمائے گا (المعجم الاوسط)۔ ⑬ اللہ سبحانہ تقدس چار بندوں کو ناپسند فرماتا ہے۔ پہلا وہ تاجر جو بہت زیادہ قسمیں کھانے والا ہو، دوسرا تکبر کرنے والا فقیر، تیسرا بوڑھا زانی اور چوتھا ظالم حکمران (نسائی)۔ ⑭ تین شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ پہلا بوڑھا زانی، دوسرا جھوٹا امام اور تیسرا مغرور فقیر (مسند بزار)۔ ⑮ اللہ سبحانہ تقدس تین بندوں کو ناپسند فرماتا ہے۔ پہلا بوڑھا زانی، دوسرا متکبر فقیر اور تیسرا مال دار ظالم (ترمذی)۔ ⑯ اللہ سبحانہ تقدس اُشَیْمِط (یعنی پختہ عمر والے) زانی اور متکبر فقیر کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا (المعجم الکبیر)۔ ⑰ دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنا اپنے پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے آسان ہے (یعنی پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے کا گناہ دس عورتوں سے زنا کرنے کے گناہ سے زیادہ ہے) (احمد، طبرانی)۔ ⑱ لعنتی ہے وہ شخص جو قومِ لوط کا سا عمل کرے (رزین)۔ ⑲ جن چیزوں سے میں اپنی امت پر خوف کرتا ہوں ان میں سے بڑی خوفناک چیز قومِ لوط کا عمل (یعنی مرد کا مرد کے ساتھ بدفعلی کرنا) ہے (اور عورت کا عورت کے ساتھ بدفعلی کرنا اس سے بھی بہت ہی زیادہ بدترین عمل ہے اور قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے) (ترمذی، ابن ماجہ)۔ ⑳ قربِ قیامت میں ہونے والے وہ کام جن کو اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے اور اس سے اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی لازم آتی ہے ان میں سے (ایک کام یہ ہے کہ) مرد، مرد سے اور عورت، عورت سے لطف اندوز ہو اور ایسے لوگوں کی کوئی نماز (قبول) نہیں جب تک یہ اسی روش پر قائم رہیں (دار قطنی)۔ ㉑ یہ قربِ قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے کہ مرد، مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے لطف اندوز ہوں گی (دیلمی)۔ ㉒

www.HaqWaliSarkar.com

عورتوں کا آپس میں شرم گاہیں ملانا ان کا باہمی زنا ہے (مسند ابی یعلیٰ)۔ (23) اللہ سبحانہ تقدس تین آدمیوں کا لا الہ الا اللہ کہنے کی گواہی قبول نہیں فرماتا۔ پہلا قوم لوط کا عمل کرنے والا اور کروانے والا، دوسرا آپس میں بدکاری کرنے والی دو عورتیں اور تیسرا ظالم حکمران (دیلمی)۔ (24) مشت زنی (یعنی اپنے ہاتھ سے بدفعلی) کرنے والے (مردوں اور عورتوں) پر اللہ سبحانہ تقدس کی لعنت ہے (بہار شریعت)۔ (25) لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ شوہر بیوی کو طلاق دے دے گا پھر بھی وہ مرد اسی فراش (یعنی بستر) پر مقیم رہے گا اور جب تک یہ دونوں اکٹھے رہیں گے زنا کرتے رہیں گے (طبرانی)۔ (26) جب ایک شخص دوسرے کو یہودی کہہ کر پکارے تو اسے بیس کوڑے مارو اور مخنث (نامرد) کہہ کر پکارے تو بیس مارو اور اگر کوئی اپنے محارم (جن سے نکاح کرنا حرام ہے) سے زنا کرے تو اسے قتل کر ڈالو (یعنی قاضی اس کو قتل کی سزا سنائے کسی اور کو سزا دینے کا حق نہیں ہے) (ترمذی)۔ (27) جب کوئی مرد مرد سے بدفعلی کرتا ہے تو وہ قوم لوط میں لکھا جاتا ہے، جب مرد کسی مرد سے بدفعلی کرتا ہے تو زمین ان کے نیچے سے، آسمان ان کے اوپر سے اور گھر اور چھت پکار اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے پروردگار! ہمیں اجازت دے کہ ہم ایک دوسرے سے مل جائیں اور ان کو درمیان میں پیس کر رکھ دیں اور ان کے لیے عذاب اور عبرت بن جائیں تو اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ میرا مہر (رحم) ان کے گناہ سے وسیع ہے جو مجھ سے چھوٹ نہیں سکتا (ذم الھوی)۔ (28) آنکھوں کا زنا (ناحق) دیکھنا ہے، زبان کا زنا (ناحق) بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا (ناحق) پکڑنا ہے اور پیر کا زنا (ناحق) چلنا ہے اور دل کا زنا (ناحق) وہ آرزو اور تمنا کرنا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے (مسلم)۔ (29) قیامت کے دن جب اللہ سبحانہ تقدس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا تو اللہ سبحانہ تقدس سات شخصوں کو اپنے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا اور ان میں ایک وہ شخص بھی ہوگا جس کو ایک حسین و جمیل عالی نسب عورت نے دنیا میں اپنی طرف بلایا اور زنا کی دعوت دی مگر اس بندے نے اس کے جواب میں یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرتا ہوں (بخاری)۔ (30) جب شبِ معراج مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا تو میں نے کچھ مردوں اور عورتوں کو سانپ بچھوؤں کے ساتھ محبوس (قید) دیکھا۔ بچھو انہیں ڈنک مارتے ہیں اور سانپ انہیں ڈستے ہیں۔ ہر شرم گاہ کی جگہ ایک سوراخ تھا جس میں بچھو گھستے تھے اور ان سوراخوں میں گھس کر ڈستے اور گوشت کو کاٹتے تھے، ان کی شرم گاہوں سے پیپ بہتی تھی جس کی بدبو سے دوزخی چیختے چلاتے تھے اور وہ ان کی اس چیخ و

www.HaqWaliSarkar.com

پکار سے بے نیاز تھے۔ میں نے جبرائیل سے دریافت کیا کہ اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ جبرائیل نے کہا کہ یہ زنا کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں (قرۃ العیون)۔ (31) جس نے کسی اجنبی عورت سے مصافحہ کیا یعنی ہاتھ ملایا تو وہ روزِ قیامت اس طرح آئے گا کہ آگ کی زنجیروں سے اس کے ہاتھ گردن پر بندھے ہوں گے۔ (اور) اب اگر اس (مرد) نے اس (اجنبی عورت) سے زنا کیا ہوگا تو بارگاہِ رب العزت میں ان کی ران گویا ہوگی اور کہے گی کہ میں نے فلاں جگہ فلاں مہینے فلاں کے ساتھ ایسا ایسا (یعنی زنا) کیا ہے۔ اور (اس وقت) اس کے چہرے کا گوشت جھڑ جائے گا اور بغیر گوشت کے ہڈیاں رہ جائیں گی، اس وقت اللہ سبحانہ تقدس گوشت کو حکم دے گا کہ میرے حکم سے اپنی جگہ جم جا تو گوشت اس (اللہ سبحانہ تقدس) کے حکم سے لوٹ آئے گا اور زانی کا چہرہ غایت درجہ سیاہ بلکہ قطران سے زیادہ سیاہ ہو جائے گا۔ پھر زانی مکابرہ کرے گا اور کہے گا کہ اے رب! میں نے تو کبھی گناہ نہیں کیا۔ اس وقت اللہ سبحانہ تقدس زبان کو حکم دے گا کہ گونگی ہو جا تو زبان گونگی ہو جائے گی اور پھر اس کے حضور اعضا گویا ہوں گے۔ چنانچہ ہاتھ بولے گا کہ اے اللہ! میں نے حرام کی جانب ہاتھ بڑھایا اور آنکھ کہے گی کہ میں نے حرام کی طرف نظر ڈالی اور پاؤں کہیں گے کہ میں حرام کی جانب چل کر گیا اور شرم گاہ پکارے گی کہ میں نے فعلِ حرام کیا، (کراماً کاتبین) فرشتوں میں سے ایک کہے گا کہ میں نے سنا ہے اور دوسرا کہے گا کہ میں نے لکھا ہے اور زمین کہے گی کہ میں نے دیکھا ہے تو اس وقت اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم کہ میں باخبر تھا لیکن میں نے ستر پوشی کی۔ اے فرشتو! اس کو پکڑ لو اور میرے عذاب میں اسے ڈال دو اور میری ناراضگی کا اسے مزہ چکھاؤ اور بلاشبہ میرا غضب اس شخص پر بہت شدید ہے جس میں حیا کم ہوتی ہے (قرۃ العیون)۔ (32) اللہ سبحانہ تقدس نے ابن آدم کا زنا سے حصہ لکھ دیا ہے جس کو وہ لامحالہ پائے گا پس آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور زبان کا زنا بات کرنا ہے اور نفس تمنا کرتا ہے اور خواہش کرتا ہے اور اس کی شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی)۔ (33) قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا، جہل برقرار رہے گا، شراب پی جائے گی اور زنا کا ظہور ہوگا (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)۔ (34) جو عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے سامنے سے گزرتی ہے تاکہ لوگوں کو اس کی خوشبو آئے تو وہ عورت زانیہ ہے (یعنی وہ عورت لوگوں کے دلوں میں زنا کی تحریک پیدا کرتی ہے) (ترمذی، ابوداؤد، احمد، مسند بزار، صحیح ابن حبان،

www.HaqWaliSarkar.com

بیہقی، حاکم)۔ (35) تین آدمیوں سے اللہ سبحانہ تقدس قیامت کے دن بات نہیں فرمائے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ پہلا بوڑھا زانی، دوسرا جھوٹا بادشاہ (سردار یا حاکم) اور تیسرا متکبر فقیر (مسلم، نسائی، شعب الایمان)۔ (36) میری امت اس وقت تک اچھے حال میں رہے گی جب تک ان کی اولاد زنا کی کثرت سے نہ ہو اور جب ان کی اولاد زنا کی کثرت سے ہوگی تو عنقریب اللہ سبحانہ تقدس ان میں عام عذاب نازل فرمائے گا (احمد، ابو یعلیٰ، مجمع الزوائد)۔ (37) جس قوم میں خیانت کا ظہور ہوتا ہے اس قوم کے دلوں میں رعب ڈال دیا جاتا ہے اور جس قوم میں زنا بکثرت ہوتا ہے ان میں موت بکثرت ہوتی ہے اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے ان سے رزق منقطع ہو جاتا ہے اور جو قوم ناحق فیصلے کرتی ہے ان میں خون ریزی زیادہ ہو جاتی ہے اور جو قوم عہد شکنی کرتی ہے ان پر اللہ سبحانہ تقدس دشمن مسلط کر دیتا ہے (بیہقی)۔ (38) تم زنا سے بچتے رہو کیونکہ اس میں چار خصلتیں ہیں۔ اس سے چہرے کی رونق چلی جاتی ہے، رزق منقطع ہو جاتا ہے، اللہ سبحانہ تقدس ناراض ہوتا ہے اور دوزخ میں خلود (یعنی بہت دیر تک رہنا) ہوتا ہے (المعجم الاوسط، مجمع الزوائد)۔ (39) اللہ سبحانہ تقدس قیامت کے دن بوڑھے زانی اور بوڑھی زانیہ کی طرف نہیں دیکھے گا (المعجم الاوسط، الترغیب و الترھیب)۔ (40) متکبر مسکین، بوڑھا زانی اور اپنے عمل سے اللہ سبحانہ تقدس پر احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا (الترغیب والترھیب، مجمع الزوائد)۔ (41) جب اہل ذمہ (اقلیتوں) پر ظلم کیا جائے گا تو دشمنوں کی حکومت ہو جائے گی اور جب کثرت کے ساتھ زنا کیا جائے گا تو لوگ بکثرت قید ہوں گے اور جب قوم لوط کا عمل بکثرت کیا جائے گا تو اللہ سبحانہ تقدس مخلوق کے اوپر سے اپنا ہاتھ اٹھائے گا اور پھر یہ پرواہ نہیں کرے گا کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوتے ہیں (المعجم الکبیر، مجمع الزوائد)۔ (42) آدھی رات کو آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور پھر ایک منادی ندا کرتا ہے کہ کوئی دعا کرنے والا ہو تو اس کی دعا قبول کی جائے، کوئی سائل ہو تو اس کو عطا کیا جائے، کوئی مصیبت زدہ ہو تو اس کی مصیبت دور کر دی جائے پس ہر دعا کرنے والے مسلمان کی دعا قبول کر لی جاتی ہے سوائے اس عورت کے جو پیسے لے کر زنا کرتی ہے اور اس شخص کے جو ظالمانہ ٹیکس لیتا ہے (احمد، المعجم الاوسط، مجمع الزوائد، الترغیب والترھیب)۔ (43) زانیوں کے چہروں میں آگ بھڑک رہی ہوگی (مجمع الزوائد،

www.HaqWaliSarkar.com

الترغیب والترھیب)۔ (44) زنا فقر پیدا کرتا ہے (شعب الایمان)۔ (45) اے مسلمانوں کی جماعت! اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرو اور رشتہ داروں سے ملاپ رکھو کیونکہ رشتہ داروں سے میل جول سے زیادہ جلد پہنچنے والا اور کوئی ثواب نہیں ہے اور بغاوت (یا زنا) سے بچو کیونکہ اس سے زیادہ جلد پہنچنے والا اور کوئی عذاب نہیں ہے اور تم ماں باپ کی نافرمانی سے بچو کیونکہ ایک ہزار سال کی مسافت سے جنت کی خوشبو آتی ہے اور ماں باپ کا نافرمان، رشتہ منقطع کرنے والا، بوڑھا زانی اور تکبر سے تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اس کی خوشبو نہیں پائے گا اور کبریائی صرف اللہ رب العالمین کے لیے ہے (الترغیب والترھیب)۔ (46) عادتاً زنا کرنے والا بت پرست کی مثل ہے (الترغیب والترھیب)۔

رزقِ حلال

(1) (شریعت کے دیگر) فرائض کے بعد حلال روزی حاصل کرنا فرض ہے (بیھقی، مشکوٰۃ)۔ (2) جس بدن کو حرام غذا دی گئی وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا (بیھقی، مشکوٰۃ)۔ (3) لوگوں میں ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ انسان پرواہ نہ کرے گا کہ مال کہاں سے لیا، حلال سے یا حرام سے (بخاری)۔ (4) پاکیزہ ترین غذا جو انسان کھائے وہ اپنی کمائی کی ہے اور اس کا بیٹا بھی اس کی کمائی میں سے ہے (ابوداؤد، دارمی)۔ (5) جنت میں وہ جسم نہ جائے گا جو حرام سے غذا دیا گیا (بیھقی)۔ (6) سچا اور امانت دار تاجر پیغمبروں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا (دارمی، ترمذی، دارقطنی)۔ (7) روزی بندے کو ایسے ڈھونڈتی ہے جیسے اسے اس کی موت ڈھونڈتی ہے (ابونعیم)۔ (8) جو شخص عیب دار چیز بیچے اور اس کے عیب کو ظاہر نہ کرے وہ ہمیشہ اللہ سبحانہ تقدس کے غضب میں رہے گا اور فرشتے اس پر لعنت کرتے رہیں گے (ابن ماجہ)۔ (9) اُس کھانے سے بہتر کوئی کھانا نہیں جو کسی نے اپنے ہاتھوں سے کام کر کے حاصل کیا ہے اور بے شک اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنی دستکاری سے کھاتے تھے (بخاری)۔ (10) جو بندہ حرام مال حاصل کرتا ہے اور پھر اگر اُس کو صدقہ کرے تو مقبول نہیں اور خرچ کرے تو اُس کے لیے اُس میں برکت نہیں اور اپنے بعد چھوڑ مرے تو جہنم کو جانے کا سامان ہے (یعنی مال کی تین حالتیں ہیں اور حرام مال کی تینوں حالتیں

www.HaqWaliSarkar.com

خراب ہیں) اور اللہ سبحانہ تقدس برائی سے برائی کو نہیں مٹاتا ہاں نیکی سے برائی کو مٹا دیتا ہے اور بے شک خبیث کو خبیث نہیں مٹاتا (احمد)۔ (11) بیع میں حلف (قسم اٹھانا) کی کثرت سے پرہیز کرو کہ یہ اگرچہ چیز بکوا دیتا ہے مگر برکت کو مٹا دیتا ہے (مسلم)۔ (12) اے گروہِ تجار (تجارت کرنے والے)! بیع میں لغو (فضول بات) اور قسم ہو جاتی ہے لہٰذا اس کے ساتھ صدقہ کو ملا لیا کرو (یعنی اس کے کفارے میں اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں مال خرچ کیا کرو) (نسائی، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ (13) اللہ سبحانہ تقدس اس شخص پر رحم کرے جو بیچنے اور خریدنے اور تقاضے میں آسانی کرے (بخاری، ابن ماجہ)۔ (14) ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور جب مسلمان اپنے بھائی کے ہاتھ کوئی چیز بیچے جس میں عیب ہو تو جب تک اس عیب کو بیان نہ کرے اسے بیچنا حلال نہیں (احمد، ابن ماجہ)۔ (15) آدمی پراگندہ اور گرد آلود بالوں کے ساتھ لمبے لمبے سفر کرتا ہے اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا اٹھا کر کہتا ہے کہ اے رب! اے رب! اور اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور حرام کی ہی غذا پاتا ہے تو ان وجوہات کی وجہ سے دعا کیسے قبول ہو (یعنی اگر دعا کے قبول ہونے کی خواہش ہو تو حلال رزق اختیار کرو کہ بغیر اس کے قبول دُعا کے اسباب بیکار ہیں) (مسلم)۔ (16) وہ گوشت جنت میں نہ جائے گا جو حرام سے اُگا ہو اور جو گوشت حرام سے اُگے اس سے آگ بہت قریب ہے (بیہقی، دارمی، احمد)۔ (17) جو کسی سے کوئی شے خریدے اور یہ نیت ہو کہ قیمت میں اُسے کچھ نہ دے گا تو جس دن مرے گا خائن (خیانت کرنے والا) مرے گا اور خائن آگ میں ہے (طبرانی)۔ (18) ایک صحابی نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! رزق میں تنگی ہے کوئی وظیفہ بتا دیں تاکہ میرا کاروبار کھل جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ باوضو رہا کرو رزق میں برکت ہوگی (یعنی رزق کھل جائے گا)۔

مال کا خرچ

(1) ہر امت کا کوئی فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے (ترمذی)۔ (2) سخی اللہ سبحانہ تقدس کے قریب ہے، جنت کے قریب ہے، لوگوں کے قریب ہے اور آگ سے دور ہے اور کنجوس اللہ سبحانہ تقدس سے دور ہے، جنت سے

www.HaqWaliSarkar.com

دور ہے، لوگوں سے دور ہے اور آگ کے قریب ہے اور یقیناً جاہل سخی اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک عابد بخیل سے کہیں بہتر ہے (ترمذی)۔ ❸ (مال) خرچ کر اور شمار نہ کر کہ اللہ سبحانہ تقدس شمار کر کے دے گا اور بند نہ کر کہ اللہ سبحانہ تقدس بھی تجھ پر بند کر دے گا۔ وہ کچھ دے جو تجھے استطاعت ہو (متفق علیہ)۔ ❹ بخل سے بچو کہ بخل نے اگلوں کو ہلاک کیا، اسی بخل نے انہیں خون بہانے اور حرام کو حلال کرنے پر آمادہ کیا (مسلم)۔ ❺ صدقے میں جلدی کرو کہ بلا صدقے کو نہیں پھلانگتی (مشکوٰۃ)۔ ❻ صدقہ خطا کو ایسے دور کرتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے (احمد، ابن ماجہ)۔ ❼ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ اے انسان! خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا (متفق علیہ)۔ ❽ جنت میں نہ تو فریبی آدمی جائے گا اور نہ کنجوس اور نہ احسان جتانے والا (ترمذی)۔ ❾ سخاوت جنت میں ایک درخت ہے اور جو سخی ہوا تو اس نے اس درخت کی شاخ پکڑ لی، وہ شاخ اسے نہ چھوڑے گی حتیٰ کہ اسے جنت میں داخل کر دے گی اور بخل آگ میں ایک درخت ہے اور جو بخیل ہوا اس نے اس درخت کی شاخ پکڑی، وہ اسے نہ چھوڑے گی حتیٰ کہ آگ میں داخل کر دے گی (بیہقی)۔ ❿ خیرات مال کم نہیں کرتی اور اللہ سبحانہ تقدس معافی کی وجہ سے بندے کی عزت بڑھاتا ہے اور جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کے لیے انکسار (عاجزی) کرتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اسے بلندی عطا فرماتا ہے (مسلم)۔ ⓫ اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ اچھا لگے گا کہ تین راتیں ایسی نہ گزریں کہ جن میں اس سونے میں سے کچھ بھی میرے پاس ہو سوائے اتنا کہ جسے ادائے قرض کیلئے رکھوں (بخاری)۔ ⓬ عام مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے اور وہی صدقہ اپنے قرابت دار (یعنی رشتہ دار پر خرچ کرنا) دو صدقے ہیں۔ ایک صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)۔ ⓭ اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیور ہی سے ہو (متفق علیہ)۔ ⓮ جب مسلمان اپنے گھر والوں پر ثواب کی طلب میں خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے (متفق علیہ)۔ ⓯ بہترین صدقہ یہ ہے کہ تم کسی بھوکے کلیجے کو سیر کر دو (بیہقی)۔ ⓰ جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو پہنائے تو اللہ سبحانہ تقدس اسے جنت کے سبز لباس پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھلائے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پلائے تو اللہ سبحانہ تقدس اسے مہر والی پاک و صاف شراب پلائے گا (ابوداؤد، ترمذی)۔ ⓱ کوئی مسلمان جب کسی مسلمان کو کپڑا پہناتا ہے تو جب تک اس

www.HaqWaliSarkar.com

کے بدن پر اس کپڑے کا ایک چیتھڑا بھی رہے یہ (دینے والا) اللہ سبحانہ تقدس کی حفاظت میں رہتا ہے (ترمذی، احمد)۔ (18) جو اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں خرچ کرے تو اس کے لئے سات سو گنا لکھا جاتا ہے (ترمذی، نسائی)۔ (19) بندہ کہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال اور اسے تو اس کے مال سے تین ہی قسم کا فائدہ ہے کہ جو کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر پُرانا کر دیا، یا عطا کر کے آخرت کے لیے جمع کیا اور اُس کے سوا اس کا مال جانے والا ہے کہ اوروں کے لیے چھوڑ جائے گا (مسلم)۔ (20) تم میں کون ہے کہ اُسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم میں کوئی ایسا نہیں جسے اپنا مال زیادہ محبوب نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنا مال تو وہ ہے جو آگے روانہ کر چکا اور جو پیچھے چھوڑ گیا وہ وارث کا مال ہے (بخاری، نسائی)۔ (21) اے ابن آدم! بچے ہوئے مال کا خرچ کرنا تیرے لیے بہتر ہے اور اس کا روکنا تیرے لیے بُرا ہے اور بقدر ضرورت مال روکنے پر ملامت نہیں اور مال کا خرچ اُن سے شروع کر جو تیری پرورش میں ہیں (مسلم، ترمذی)۔ (22) ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کس صدقہ کا زیادہ اجر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس (صدقہ) کا جو صحت کی حالت میں ہو اور (مال کا) لالچ ہو، محتاجی کا ڈر ہو اور تونگری کی آرزو ہو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ (مال خرچ کرنے کو) چھوڑے رہے اور جب جان گلے کو آجائے (یعنی مرنے والا ہو) تو کہے کہ اتنا مال فلاں کو اور اتنا مال فلاں کو دینا لیکن یہ مال تو فلاں کا ہو چکا یعنی وارث کا (مسلم)۔ (23) ایسا کوئی دن نہیں جس میں بندے سویرا کریں اور دو فرشتے نہ اتریں اور جن میں سے ایک تو کہتا ہے کہ یا الٰہی! سخی کو زیادہ اچھا بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے کہ یا الٰہی! بخیل کو برباد دے (متفق علیہ)۔ (24) رب کی قسم وہ لوگ بڑے خسارے میں ہیں۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑے مالدار لوگ بجز اس کے جو یوں اور یوں یعنی آگے پیچھے دائیں بائیں خرچ کرے اور وہ بہت تھوڑے ہیں (متفق علیہ)۔ (25) مومن میں دو خصلتیں کبھی جمع نہیں ہوتیں ایک کنجوسی اور دوسری بداخلاقی (ترمذی)۔ (26) جب اللہ سبحانہ تقدس تم میں سے کسی کو مال دے تو وہ اپنے نفس اور اپنے گھر والوں سے شروع کرے (مسلم)۔ (27) انسان بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں ایک مال کی حرص اور دوسری عمر کی حرص (متفق علیہ)۔ (28) آدمی کا اپنی زندگی (یعنی صحت) میں ایک درہم صدقہ کرنا مرتے وقت کے سو درہم صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے

www.HaqWaliSarkar.com

(ابوداؤد)۔ (29) جب اللہ سبحانہ تقدس نے زمین پیدا فرمائی تو اس نے ہلنا شروع کیا تو پہاڑ پیدا فرما کر اس پر نصب فرما دیے تو اب زمین ٹھہر گئی۔ فرشتوں کو پہاڑ کی سختی دیکھ کر تعجب ہوا اور عرض کیا کہ اے پروردگار! تیری مخلوق میں کوئی ایسی شے ہے کہ جو پہاڑ سے زیادہ سخت ہے؟ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ ہاں وہ لوہا ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا کہ کیا لوہے سے زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ ہاں وہ آگ ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا کہ کیا آگ سے بھی زیادہ کوئی سخت چیز ہے؟ اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ ہاں وہ پانی ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا کہ کیا پانی سے زیادہ کوئی سخت چیز ہے؟ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ ہاں وہ ہوا ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا کہ کیا ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی شے ہے؟ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ ہاں ابنِ آدم کا وہ صدقہ ہے جو دائیں ہاتھ سے کرتا ہے اور بائیں ہاتھ سے چھپاتا ہے (یعنی کسی کو بھی اس کی خبر نہیں ہوتی) (ترمذی)۔ (30) جو مسلمان اپنے مال سے اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں جوڑا خرچ کرے تو جنت کے دربان اس کا استقبال کریں گے۔ ہر ایک اُسے اُس کی طرف بلائے گا جو اُس کے پاس ہے۔ عرض کیا گیا کہ اس کی کیا صورت (طریقہ) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر اُونٹ دے تو دو اُونٹ دے اور اگر گائے دے تو دو گائیں دے (نسائی)۔ (31) قیامت کے دن مسلمان کے اوپر سایہ اُس کے صدقے کا ہوگا (احمد)۔ (32) اے لوگو! پوشیدہ اور اعلانیہ صدقہ دیا کرو۔ اپنے اور اپنے رب کے درمیان تعلقات کو ملاؤ تو تمہیں روزی دی جائے گی اور تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری شکستگی دُور کی جائے گی (ابن ماجہ)۔ (33) مسلمان کا صدقہ عمر میں زیادتی کا سبب ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس اس کی وجہ سے تکبر و فخر کو دور فرما دیتا ہے (طبرانی)۔ (34) صدقہ بُرائی کے ستر دروازوں کو بند کر دیتا ہے (طبرانی)۔ (35) عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کم مایہ (کم سرمایہ دار) شخص کا کوشش کر کے صدقہ دینا (ابوداؤد، حاکم) (36) ایک درہم ایک لاکھ درہم سے بڑھ گیا۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ کیسے ممکن ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص کے پاس مالِ کثیر ہے، اُس نے اُس میں سے ایک لاکھ درہم صدقہ کیے اور ایک شخص کے پاس صرف دو درہم ہیں تو اُس نے اُن میں سے ایک کو صدقہ کر دیا (نسائی)۔ (37) جو حلال کمائی سے چھوہارے کے برابر صدقہ کرے تو اللہ سبحانہ تقدس اسے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس صرف حلال ہی کو قبول کرتا ہے اور

www.HaqWaliSarkar.com

پھر صدقہ دینے والے کے لیے اس صدقہ کی ایسی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی حتیٰ کہ وہ صدقہ پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے (متفق علیہ)۔ (38) جو اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خیرات کرنے والا ہوگا تو وہ جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا اور جو صدقہ کرنے والوں میں سے ہوگا وہ صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا (متفق علیہ)۔ (39) امیری زیادہ مال واسباب سے نہیں ہوتی بلکہ (اصل) امیری دل کی غنا سے ہے (متفق علیہ)۔ (40) انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ اس سے منقطع ہو جاتا ہے مگر تین عملوں کے ثواب کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ایک اس کے صدقہ جاریہ کا ثواب، دوسرا اس کے علم کا ثواب کہ لوگوں کو اس سے نفع پہنچتا رہے اور تیسرا نیک اولاد کہ جو اس کے لیے دعا کرتی رہے (مسلم)۔ (41) اگر آدمی کے پاس مال سے بھرے ہوئے دو جنگل ہوں تو پھر بھی وہ تیسرے جنگل کی آرزو کرے گا، ایسے (حریص) آدمی کا پیٹ قبر کی مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی (متفق علیہ)۔ (42) سب سے افضل صدقہ بدباطن (یعنی دل میں دشمنی چھپانے والے) ذی رحم پر صدقہ کرنا ہے (ابن خزیمہ)۔ (43) اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہوتا تو مجھے یہ بات بہت پسند ہے کہ تین راتیں مجھ پر اس حال میں نہ گزریں کہ اس مال میں سے کچھ بھی میرے پاس موجود ہو (یعنی سب کچھ بانٹ دوں) مگر صرف اتنا باقی رکھ لوں جس سے (اپنے ذمہ واجب الادا) قرض ادا کرسکوں (متفق علیہ)۔

سود لینا اور دینا

(1) سود لینے والے اور سود دینے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور یہ فرمایا کہ وہ سب برابر ہیں (مسلم)۔ (2) سود کا ایک درہم جس کو جان کر کوئی کھائے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت (گناہ) ہے (احمد، دار قطنی)۔ (3) سود (کا گناہ) ستر حصے ہے اور ان میں سب سے کم درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے (ابن ماجہ، بیہقی)۔ (4) سود کو چھوڑو اور جس میں سود کا شبہ ہو اسے بھی چھوڑ دو (ابن ماجہ)۔ (5) سود سے بظاہر اگرچہ مال زیادہ ہو مگر نتیجہ یہ ہے کہ مال کم ہوگا (احمد، ابن ماجہ، بیہقی)۔ (6) تم

www.HaqWaliSarkar.com

ایسی جگہ رہتے ہو جہاں سود کی کثرت ہے لہٰذا اگر کسی شخص کے ذمے تمہارا کوئی حق ہو اور وہ تمہیں ایک بوجھ بھوسہ یا جو یا گھاس ہدیہ میں دے تو ہرگز نہ لینا کہ وہ سود ہے (بخاری)۔ ⑦ جب ایک شخص دوسرے کو قرض دے تو اس کا ہدیہ قبول نہ کرے (کہ یہ سود ہے) (بخاری)۔ ⑧ جب کوئی شخص قرض دے اور اس کے پاس وہ (قرض لینے والا) ہدیہ کرے تو قبول نہ کرے اور اپنی سواری پر سوار کرے تو سوار نہ ہو ہاں لیکن اگر (قرض کے دینے سے) پہلے ہی ان دونوں میں (ملنا جلنا، ہدیہ لینا دینا وغیرہ) جاری تھا تو پھر حرج نہیں (ابن ماجہ، بیہقی)۔ ⑨ جو کسی شخص کی سفارش کر دے اور پھر اسے اس سفارش پر کچھ ہدیہ دیا جائے اور وہ اسے قبول کر لے تو وہ سود کے دروازوں میں سے بڑے دروازے پر آ گیا (ابوداؤد)۔ ⑩ بدترین سود مسلمان کی آبرو میں ناحق دست درازی ہے (ابوداؤد)۔ ⑪ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ سود کھانے سے کوئی نہیں بچے گا اور اگر سود نہ کھائے گا تو اس کا اثر ضرور پہنچے گا (یعنی سود دے گا یا اس کی گواہی کرے گا یا دستاویز لکھے گا یا سودی روپیہ کسی کو دلانے کی کوشش کرے گا یا سود خور کے یہاں دعوت کھائے گا یا اُس کا ہدیہ قبول کرے گا وغیرہ وغیرہ) (احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)۔ ⑫ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں برنی کھجوریں پیش کی گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انہیں کہاں سے لائے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے یہاں خراب کھجوریں تھیں لہٰذا ہم نے اُن (کھجوروں) کے دو صاع کو ان کے صاع کے عوض میں بیچ ڈالا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ افسوس یہ تو بالکل سود ہے، یہ تو بالکل سود ہے لہٰذا ایسا نہ کرنا، ہاں اگر ان کے خریدنے کا ارادہ ہو تو اپنی کھجوریں بیچ کر پھر ان کو خریدو (متفق علیہ)۔ ⑬ سود سے بڑھ کر گناہ کسی مسلمان کی ناحق بے عزتی کرنا ہے (احمد)۔

قرض لینا

① اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک ان بڑے گناہوں کے بعد جن سے اللہ سبحانہ تقدس نے منع کیا ہے سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ انسان مقروض ہو کر مرے جس کی ادا نہ چھوڑے (ابوداؤد، احمد)۔ ② شہید کے سارے گناہ بخش دیے جاتے ہیں سوائے قرض کے (مسلم)۔ ③ مومن کی جان اپنے قرض میں معلق رہتی ہے حتیٰ کہ اس کا

www.HaqWaliSarkar.com

قرض ادا کر دیا جائے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)۔ ❹ ایسا کوئی مسلمان بندہ نہیں جو اپنے بھائی کا قرض ادا کرے مگر قیامت کے دن اللہ سبحانہ تقدس اس کی جان کو چھوڑ دے گا (شَرْحُ السُّنَّۃ)۔ ❺ جو شخص قرضدار کو مہلت دے یا قرض معاف کر دے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو قیامت کے دن کی سختیوں سے محفوظ رکھے گا (مسلم)۔ ❻ جس شخص کا کسی دوسرے پر حق ہو (یعنی اس سے مال لینا ہو) اور وہ دوسرا اسے ادا کرنے میں تاخیر کرے (اور وہ شخص دوسرے کو مہلت دے) تو ہر روز اُتنا مال صدقہ کر دینے کا ثواب پائے گا (احمد)۔ ❼ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں قتل کیا جائے پھر زندہ ہو اور پھر قتل کیا جائے پھر زندہ ہو اور اُس پر دَین (قرض) ہو تو جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک اسے ادا نہ کر دیا جائے (احمد)۔

فقر

❶ اس کے لیے بشارت ہے جسے اسلام کی ہدایت نصیب ہوئی اور جسے بقدرِ ضرورت روزی نصیب ہو اور اس نے اس پر قناعت کی (ترمذی، طبرانی)۔ ❷ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو زیادہ تر اس میں مفلسوں کو دیکھا اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو وہاں پر اکثر عورتیں دیکھیں (متفق علیہ)۔ ❸ جو کم رزق میں بھی اللہ سبحانہ تقدس سے راضی ہے تو اللہ سبحانہ تقدس بھی اس کے کم عمل سے راضی رہتا ہے (بیہقی)۔ ❹ اللہ سبحانہ تقدس بال بچوں والے غریب مسلمان سے بہت محبت فرماتا ہے (ابن ماجہ)۔ ❺ جنت میں فقیر لوگ امیروں سے پانچ سو سال یعنی آدھا دن پہلے جائیں گے (مشکوٰۃ)۔ ❻ اسلام غریبی سے شروع ہوا اور جیسے شروع ہوا تھا ویسا ہی پھر ہو جائے گا اور غربا کو خوشخبری ہے (مسلم)۔ ❼ مجھے اپنے کمزور لوگوں میں تلاش کرو کیونکہ تمہیں کمزور (غریب) لوگوں کے سبب رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے (ترمذی)۔ ❽ تم لوگ اپنے کمزوروں کی برکت سے ہی مدد کئے جاتے ہو اور روزی دیئے جاتے ہو (بخاری)۔ ❾ ہم جنت کے دروازے پر کھڑے ہوئے تو وہاں داخل ہونے والے عموماً مسکین لوگ تھے اور مالدار لوگ روکے ہوئے تھے سوائے اس کے کہ آگ والوں کو آگ کی طرف جانے کا حکم دیدیا

www.HaqWaliSarkar.com

گیا تھا اور میں آگ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو وہاں عام داخل ہونے والی عورتیں تھیں (متفق علیہ)۔ ⑩ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ اے انسان! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا اور تیری غریبی مٹا دوں گا اور اگر تو یہ نہ کرے گا تو تیرا ہاتھ کام کاج سے بھر دوں گا اور تیری فقیری بند نہ کروں گا (احمد، ابن ماجہ)۔ ⑪ اے فقرائے مہاجرین کی جماعت! تمہیں قیامت کے دن کے مکمل نور کی بشارت ہو کہ تم لوگ جنت میں مالداروں سے آدھا دن پہلے جاؤ گے اور یہ آدھا دن پانچ سو سال ہیں (ابوداؤد)۔ ⑫ مجھ پر میرے رب نے پیش فرمایا کہ میرے لیے مکہ کی زمین کو سونا بنا دے تو میں نے عرض کیا کہ یا رب! نہیں بلکہ میں ایک دن سیر ہوا کروں (یعنی کھانا کھایا کروں) اور ایک دن بھوکا رہوں اور جب بھوکا رہوں تو تیری طرف عاجزی کروں اور تجھے یاد کروں اور جب سیر ہو جاؤں تو تیری حمد کروں اور تیرا شکر کروں (احمد، ترمذی)۔ ⑬ جب کسی کو فاقہ پہنچے اور وہ اسے لوگوں پر پیش کرے تو اس کا فاقہ بند نہ ہوگا اور جو اسے اللہ سبحانہ تقدس پر پیش کرے تو اللہ سبحانہ تقدس اسے بہت جلد غنی کر دے گا یا فوری موت سے یا آئندہ غنا سے (ابوداؤد، ترمذی)۔ ⑭ میں وہ پہلا شخص ہوں جو جنت کی زنجیر ہلائے گا اور تب اللہ سبحانہ تقدس کھولے گا، پھر اس میں مجھے داخل کرے گا اور میرے ساتھ فقرا مسلمان ہوں گے مگر یہ فخریہ نہیں کہتا (ترمذی، دارمی)۔

سوال کرنا یا بھیک مانگنا

① آدمی (لوگوں سے) سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پہ گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا (متفق علیہ)۔ ② جو مال بڑھانے کے لئے سوال کرتا ہے وہ انگارے کا سوال کرتا ہے چاہے وہ زیادہ کا کرے یا کم کا سوال کرے (مسلم، ابن ماجہ)۔ ③ تم میں سے کوئی اپنی رسی لے کر پھر اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لادے اور اسے بیچے جس سے اللہ سبحانہ تقدس اس کی عزت بچائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے چاہے لوگ اسے دیں یا نہ دیں (بخاری)۔ ④ جسے فاقہ پہنچے اور وہ اسے لوگوں پر پیش کرے تو اس

www.HaqWaliSarkar.com

کا فاقہ بند نہ ہوگا اور جو اسے اللہ سبحانہ تقدس پر پیش کرے تو اللہ سبحانہ تقدس اسے بہت جلد غنی کر دے گا یا فوری موت سے یا آئندہ غنا سے (ابوداؤد، ترمذی)۔

ہدیہ لینا اور دینا

❶ آپس میں ہدیہ دو اور لو کہ یہ سینے کا کینہ دور کرتا ہے (ترمذی)۔ ❷ باہم ہدیہ کرو کیونکہ اس سے آپس میں محبت پیدا ہوگی (بخاری)۔ ❸ ایک دوسرے کو ہدیہ کرو کہ اس سے حسد دور ہو جاتا ہے (ترمذی)۔ ❹ جس پر خوشبو کا تحفہ پیش کیا جائے وہ اسے واپس نہ کرے کہ اس کا بوجھ ہلکا ہے اور خوشبو اچھی ہے (مسلم)۔ ❺ ہدیہ کا لین دین کرو کہ ہدیہ عداوتوں کو مٹا دیتا ہے (ترمذی)۔ ❻ آپس میں ہدیے لو اور دو کہ ہدیہ سینہ کا کینہ دور کرتا ہے اور کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیے کو حقیر نہ جانے اگرچہ بکری کی کھری کا ٹکڑا ہی ہو (ترمذی)۔ ❼ جب تم میں سے کسی کو (تحفے میں) خوشبو دی جائے تو اسے رد نہ کرے کہ خوشبو جنت سے آئی ہے (ترمذی)۔ ❽ جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لیے کچھ ہدیہ لائے اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے (کنز العمال)۔

توکل کرنا

❶ میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کرتے ہیں، نہ بدشگونی لیتے ہیں اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں (متفق علیہ)۔ ❷ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں اونٹ باندھ کر توکل کروں یا کھول کر توکل کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ باندھ کر توکل کرو (ترمذی)۔ ❸ اگر تم اللہ سبحانہ تقدس پر اس طرح بھروسہ کرو جیسے بھروسہ کرنے کا حق ہے تو تمہیں پرندوں کی طرح روزی دی جائے گی کہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر واپس آتے ہیں (ترمذی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

حسنِ اخلاق

(1) میں اس لئے بھیجا گیا کہ اچھے اخلاق کی تکمیل کروں (مالك، احمد)۔ (2) تم میں سے سب سے زیادہ میرا محبوب وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو (بخاری)۔ (3) تم میں اچھے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں (متفق علیہ)۔ (4) حسنِ اخلاق سے بہتر انسان کو کوئی چیز نہیں دی گئی (بیہقی)۔ (5) مومن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے راتوں کو عبادت کرنے والوں اور دن کو روزہ رکھنے والوں کا درجہ پاتا ہے (ابوداؤد)۔ (6) قیامت کے دن مومن کے میزان میں سب سے بھاری چیز جو رکھی جائے گی وہ حسنِ اخلاق ہے اور اللہ سبحانہ تقدس اس کو دوست نہیں رکھتا جو بے حیائی کی باتیں کرنے والا اور بدزبان ہو (ترمذی)۔ (7) بداخلاق شخص جنت میں داخل نہ کیا جائے گا (ابن ماجہ، ترمذی)۔ (8) کیا میں تم کو ایسی دو باتیں نہ بتاؤں جو پیٹھ پر ہلکی اور میزان میں بھاری ہیں کہ وہ زیادہ خاموش رہنا اور حسنِ اخلاق ہے (بیہقی)۔ (9) جس کے اخلاق اچھے ہوں گے تو اس کے لیے جنت کے اوپر والے حصہ میں گھر بنایا جائے گا (ترمذی)۔ (10) خوش خلقی برکت ہے اور بدخلقی نحوست ہے (ابوداؤد)۔ (11) مومنوں میں کامل ترین مومن وہ ہے جو بہترین اخلاق کا مالک ہے اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ انتہائی نرم ہے (ترمذی، حاکم)۔ (12) تم میں سے سب سے زیادہ پیارے اور قیامت کے دن میرے نزدیک ترین بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو تم میں سے اخلاق میں اچھے ہیں (ترمذی، ابن حبان، احمد)۔ (13) مومن حسن اخلاق کے ذریعے دن کو روزہ رکھنے والے اور راتوں کو قیام کرنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے (ابوداؤد، احمد، ابن حبان)۔

زبان کی حفاظت

(1) جو کوئی مجھے اپنے دو جبڑوں اور دو ٹانگوں کے درمیان کی چیزوں (یعنی زبان اور شرم گاہ) کی ضمانت دے

www.HaqWaliSarkar.com

میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں (بخاری)۔ ❷ کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں کو آگ (جہنم) میں کون سی چیز زیادہ لے جاتی ہے وہ دو خالی چیزیں یعنی منہ اور شرمگاہ ہیں (ترمذی، ابن ماجہ)۔ ❸ جو اپنی زبان کی حفاظت کرے اللہ سبحانہ تقدس اس کے عیب چھپالے گا (بیہقی)۔ ❹ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں بی بی کہ اس کی نماز، روزے اور صدقات کی فراوانی کا چرچا ہے مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے ستاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ آگ میں ہے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ فلاں عورت کہ اس کی نماز، صدقات اور روزے کی کمی کا ذکر ہوتا ہے اور وہ تو پنیر کے چند ٹکڑے ہی خیرات کرتی ہے مگر وہ اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ جنتی ہے (احمد، بیہقی)۔ ❺ جو خاموش رہا وہ نجات پا گیا (احمد، ترمذی، دارمی، بیہقی)۔ ❻ پوچھا گیا کہ کون مسلمان بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان امن میں رہیں (متفق علیہ)۔ ❼ زیادہ خاموش رہنے کو لازم کرلو کہ اس سے شیطان دفع ہوگا اور تمہیں دین کے کاموں میں مدد ملے گی (بیہقی)۔ ❽ خاموشی پر قائم رہنا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے (بیہقی)۔ ❾ کیا میں تم کو ایسی دو باتیں نہ بتاؤں جو پیٹھ پر ہلکی اور میزان میں بھاری ہیں کہ وہ زیادہ خاموش رہنا اور حسنِ اخلاق ہے (بیہقی)۔ ❿ عرض کیا گیا کہ نجات کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی زبان پر قابو رکھو اور تمہارا گھر تمہارے لیے گنجائش رکھے (یعنی بے کار ادھر ادھر نہ جاؤ) اور اپنی خطا پر گریہ (رویا) کرو (ترمذی، احمد)۔ ⓫ جو شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کی پردہ پوشی فرمائے گا (بیہقی)۔ ⓬ ابنِ آدم جب صبح کرتا ہے تو تمام اعضا زبان کے سامنے عاجزانہ یہ کہتے ہیں کہ تو اللہ سبحانہ تقدس سے ڈر کہ ہم سب تیرے ساتھ وابستہ ہیں کہ اگر تو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم سب ٹیڑھے ہوجائیں گے (ترمذی)۔ ⓭ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سب سے زیادہ کس چیز کا مجھ پر خوف ہے؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا کہ یہ ہے (ترمذی)۔ ⓮ مومن کو چاہیے کہ لعنت کرنے والا نہ ہو (ترمذی)۔ ⓯ جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کو جاتی ہے اور آسمان کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، پھر زمین پر اتاری جاتی ہے تو اس کے دروازے بھی بند کردیے جاتے ہیں، پھر دائیں، بائیں جاتی ہے اور جب کہیں راستہ

www.HaqWaliSarkar.com

نہیں پاتی تو اس کی طرف آتی ہے جس پر لعنت بھیجی گئی اور اگر اسے اس کا اہل پاتی ہے تو اس پر پڑتی ہے ورنہ بھیجنے والے پر آجاتی ہے (ابوداؤد)۔ (16) جو شخص دوسرے کو فسق اور کفر کی تہمت لگائے اور وہ ایسا نہ ہو تو اس کہنے والے پر لوٹتا ہے (بخاری)۔ (17) جو شخص کسی کو کافر کہہ کر بلائے یا دشمنِ خدا کہے اور وہ ایسا نہیں ہے تو اسی کہنے والے پر لوٹے گا (متفق علیہ)۔ (18) سچا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھوں اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں اور سچا مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنے خون و مال کے بارے میں مطمئن رہیں (ترمذی، نسائی)۔ (19) بندہ رضائے الٰہی کا کوئی کلمہ بول دیتا ہے جس کی پرواہ بھی نہیں کرتا لیکن اللہ سبحانہ تقدس اس کی وجہ سے اس کے درجے بڑھا دیتا ہے اور بندہ اللہ سبحانہ تقدس کی ناراضگی کی کوئی بات کر دیتا ہے جس کی پرواہ بھی نہیں کرتا اور اس کی وجہ سے دوزخ میں گر جاتا ہے (بخاری)۔ (20) بندہ بات کرتا ہے اور محض اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے تو اس کی وجہ سے وہ جہنم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیان کے فاصلہ سے زیادہ ہے اور زبان کی وجہ سے جتنی لغزش ہوتی ہے، وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی قدم سے لغزش ہوتی ہے (بیہقی)۔ (21) مبالغہ کے ساتھ مدح کرنے والوں کو جب تم دیکھو تو ان کے منہ میں خاک ڈال دو (مسلم)۔ (22) انسان اپنی زبان سے اتنا زیادہ پھسل جاتا ہے جتنا اپنے قدم سے (بھی) نہیں پھسلتا (بیہقی)۔ (23) مومن تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور زبان سے بھی (مشکوٰۃ)۔ (24) مسلمان کو گالی دینا فسق و گناہ ہے (متفق علیہ)۔ (25) ابنِ آدم کی اکثر خطائیں اس کی زبان کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

جھوٹ بولنا

(1) جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ ایمان کے مخالف ہے (احمد)۔ (2) جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور ہو جاتا ہے (ترمذی)۔ (3) بندہ پورا مومن نہیں ہوتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑے اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑ دے اگرچہ (وہ اپنی بات یا معاملہ میں) سچا ہو (احمد)۔ (4) ہلاکت ہے اس کے لئے جو بات کرتا ہے اور لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے، اس کیلئے ہلاکت ہے، اس کے لئے ہلاکت ہے (احمد،

www.HaqWaliSarkar.com

ترمذی، ابوداؤد، دارمی)۔ ❺ جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں پر، ایک مرد اپنی عورت (بیوی) کو راضی کرنے کے لئے بات کرے، دوسرا لڑائی میں جھوٹ بولنا اور تیسرا لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے لئے جھوٹ بولنا (ترمذی)۔ ❻ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح پیدا کرتا ہے، اچھی بات کہتا ہے اور اچھی بات پہنچاتا ہے (متفق علیہ)۔ ❼ جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور وہ باطل ہے (یعنی جھوٹ چھوڑنے کی چیز ہی ہے) اس کے لیے جنت کے کنارے میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کیے اس کے لیے جنت کے اعلیٰ درجہ میں مکان بنایا جائے گا (ترمذی)۔ ❽ بڑی خیانت کی بات یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس بات میں سچا جان رہا ہے اور تو اس سے جھوٹ بول رہا ہے (ابوداؤد)۔ ❾ مومن کی طبع میں تمام خصلتیں ہوسکتی ہیں مگر خیانت اور جھوٹ کی خصلت نہیں ہوسکتی (احمد، بیہقی)۔ ❿ عرض کیا گیا کہ کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں مومن بزدل ہوسکتا ہے۔ پھر عرض کیا گیا کہ کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں مومن بخیل ہوسکتا ہے۔ پھر عرض کیا گیا کہ کیا مومن کذاب (جھوٹا) ہوسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بالکل نہیں مومن کبھی جھوٹا نہیں ہوسکتا (مالك، بیہقی)۔ ⓫ صحابی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے۔ میری ماں نے مجھے بلایا کہ میرے پاس آؤ کہ تمہیں کچھ دوں گی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا چیز دینے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ کھجور دوں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو اپنے بچے کو کچھ نہیں دیتی تو یہ تیرے ذمہ جھوٹ لکھا جاتا (بیہقی، ابوداؤد)۔ ⓬ جھوٹ سے منہ کالا ہوتا ہے اور چغلی سے قبر کا عذاب ہوتا ہے (بیہقی)۔ ⓭ انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات (بغیر تصدیق کے) بیان کردے (مسلم)۔ ⓮ سچ کو لازم کرلو کیونکہ سچ نیکی کی طرف ہدایت دیتا ہے اور نیکی جنت کی طرف ہادی ہے اور انسان سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کی تلاش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک سچا لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو کہ جھوٹ بدکاری کی طرف رہبری کرتا ہے اور یہ بدکاری آگ کی طرف ہادی ہے اور انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی تلاش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے (متفق علیہ)۔ ⓯ تجار بدکار ہیں (یعنی تجارت کرنے والے اکثر بدکار ہوتے ہیں)۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

www.HaqWaliSarkar.com

کیا اللہ سبحانہ تقدس نے بیع حلال نہیں کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں بیع حلال ہے لیکن یہ اکثر لوگ بات بات میں جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں جس سے وہ جھوٹے ہوتے ہیں (احمد، طبرانی، حاکم)۔

غیبت کرنا

❶ غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا اس چیز کے ساتھ ذکر کرے کہ جو اسے بری لگے۔ کسی نے عرض کیا کہ اگر میرے بھائی میں وہ موجود ہو جو میں کہتا ہوں (جب تو غیبت نہ ہوگی) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ تم کہتے ہو اگر اس میں موجود ہے جب ہی تو غیبت ہے اور جب تم ایسی بات کہو جو اس میں نہ ہو تو یہ بہتان ہے (مسلم)۔ ❷ غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت (بری) چیز ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! غیبت زنا سے زیادہ سخت کیونکر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرد زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور غیبت کرنے والے کی مغفرت تب تک نہ ہوگی جب تک وہ شخص بھی معاف نہ کر دے جس کی اس نے غیبت کی تھی (بیہقی)۔ ❸ غیبت کے کفارہ میں یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لئے استغفار کرے اور یہ کہے کہ یا الٰہی! ہمیں اور اسے بخش دے (بیہقی)۔ ❹ جو شخص کسی کو کسی مسلمان بھائی کی غیبت کرتے ہوئے روکے تو اللہ سبحانہ تقدس پر حق ہے کہ اسے جہنم سے آزاد کر دے (بیہقی)۔ ❺ جس شخص کو کسی مسلمان کی برائی (غیبت) کرنے کی وجہ سے کھانے کو ملا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو اتنا ہی جہنم سے کھلائے گا اور جس کو کسی مسلمان کی برائی (غیبت) کرنے کی وجہ سے کپڑا پہننے کو ملا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو جہنم کا اتنا ہی کپڑا پہنائے گا (احمد، ابوداؤد، حاکم)۔ ❻ بندے کو قیامت کے دن اس کا دفتر (اعمال نامہ) کھلا ہوا ملے گا۔ وہ اس میں ایسی نیکیاں بھی دیکھے گا جس کو اس نے کیا ہی نہیں ہوگا۔ وہ عرض کرے گا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! یہ (نیکیاں) میرے لئے کہاں سے آئیں کہ میں نے تو انہیں کیا ہی نہیں؟ اسے کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جو تیری لاعلمی میں لوگوں نے تیری غیبت کی تھی (یعنی غیبت کرنے والے کی نیکیاں اس کے پاس چلی جائیں گی جس کی وہ غیبت کرتا تھا) (کنز العمال)۔ ❼ فاسق کی غیبت نہیں (طبرانی)۔ ❽ جس نے حیا کی چادر ڈال

www.HaqWaliSarkar.com

(اُتار) دی اس کی غیبت نہیں (بیہقی)۔ ⑨ جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد پر قادر ہو اور مدد کی تو اللہ سبحانہ تقدس دنیا اور آخرت میں اس کی مدد فرمائے گا اور اگر باوجود قدرت کے اس کی مدد نہیں کی تو اللہ سبحانہ تقدس دنیا و آخرت میں اسے پکڑے گا (شَرْحُ السُّنَّۃ)۔ ⑩ کیا فاسق و فاجر شخص کے ذکر سے بچتے ہو کہ اس کو لوگ کب پہچانیں گے؟ لہٰذا فاسق و فاجر شخص کا ذکر اس چیز کے ساتھ کرو جو اس میں ہے تا کہ لوگ اس (کی برائی اور شر) سے بچیں (طبرانی، بیہقی)۔ ⑪ عنقریب میری امت کو پچھلی امتوں کی بیماری لاحق ہوگی۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پچھلی اُمتوں کی بیماری کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تکبر کرنا، اِترانا، ایک دوسرے کی غیبت کرنا اور دنیا میں ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کرنا نیز آپس میں بغض رکھنا، بخل کرنا، یہاں تک کہ وہ ظلم میں تبدیل ہو جائے اور پھر فتنہ و فساد بن جائے (المعجم الاوسط)۔ ⑫ آپس میں حسد نہ کرو، آپس میں بغض و عداوت نہ رکھو، پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی بیان نہ کرو اور اے اللہ سبحانہ تقدس کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ (بخاری)۔

چغلی کرنا

① چغل خور جنت میں نہیں جائے گا (متفق علیہ)۔ ② اللہ سبحانہ تقدس کے برے بندے وہ ہیں جو چغلی کھاتے ہیں، دوستوں میں جدائی ڈالتے ہیں اور جو شخص جرم سے بری ہے اس پر تکلیف ڈالنا چاہتے ہیں (بیہقی)۔ ③ جھوٹ سے منہ کالا ہوتا ہے اور چغلی سے قبر کا عذاب ہوتا ہے (بیہقی)۔ ④ اللہ سبحانہ تقدس کے بدترین بندے وہ ہیں جو لوگوں کی چغلی کھاتے ہیں اور لوگوں کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں (احمد)۔ ⑤ اللہ سبحانہ تقدس کے بہترین بندے وہ ہیں کہ جب دیکھے جائیں تو اللہ سبحانہ تقدس یاد آجائے اور اللہ سبحانہ تقدس کے بدترین بندے وہ ہیں جو چغلی سے چلیں۔ دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے اور پاک لوگوں میں عیب ڈھونڈنے والے (احمد، بیہقی)۔ ⑥ حسد اور چغلی اور کہانت نہ مجھ سے ہیں اور نہ میں ان سے ہوں (طبرانی)۔ ⑦ بے شک چغل خوری اور کینہ پروری

www.HaqWaliSarkar.com

جہنم میں ہیں اور یہ دونوں کسی مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے (المعجم الاوسط)۔

گانا بجانا

(1) گانے سے دل میں نفاق اُگتا ہے جیسے پانی سے کھیتی اگتی ہے (بیہقی)۔ (2) دو آوازیں دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں، نغمے کے وقت باجے کی آواز اور مصیبت کے وقت رونے کی آواز (مجمع الزوائد)۔ (3) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گانا گانے سے اور گانا سننے سے اور غیبت کرنے سے اور غیبت سننے سے اور چغلی کرنے سے اور چغلی سننے سے منع فرمایا ہے (طبرانی)۔ (4) ہر گھنگرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے (ابوداؤد)۔ (5) جس گھر میں جرس یعنی گھنٹی یا گھنگرو ہوتے ہیں اس میں فرشتے نہیں آتے (ابوداؤد)۔ (6) جو شخص گانا باجا سنے گا (قیامت کے دن) اس کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا (مستدرک الوسائل)۔

صبر و شکر

(1) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تنہائی میں) یہاں تک (نماز میں لمبا) قیام فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک سُوج جاتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے کیوں کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا میں اللہ سبحانہ تقدس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ (متفق علیہ)۔ (2) جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ سبحانہ تقدس کا بھی شکر ادا نہیں کرتا (ترمذی، ابوداؤد)۔ (3) مومن کا معاملہ عجیب ہے کہ اس کے ہر کام میں بھلائی ہے اور یہ شرف مومن کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں ہے۔ اگر اسے خوشی کا موقع نصیب ہو اور یہ اس پر اللہ سبحانہ تقدس کا شکر بجالائے تو اس میں اس کے لیے بہتری ہے اور اگر کبھی مصیبت پہنچے اور وہ اس پر صبر کرے تو اس میں بھی اس کے لیے بہتری ہے (مسلم)۔ (4) عنقریب لوگوں

www.HaqWaliSarkar.com

پر ایک ایسا زمانہ آجائے گا کہ اس زمانے میں دین پر صبر کرنے والا ہاتھ میں آگ کا انگارہ پکڑنے والے کی مثل ہوگا (ترمذی)۔ ﴿5﴾ ہر بیماری کے لئے دوا ہے اور جب بیماری کو دوا پہنچ جائے گی تو اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے بیمار اچھا ہو جائے گا (مسلم)۔ ﴿6﴾ مسلمان کو جو تکلیف، وہم، حزن، اذیت یا غم پہنچے یہاں تک کہ کانٹا جو اس کو چبھے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے (متفق علیہ)۔ ﴿7﴾ مسلمان مرد اور عورت کے جان و مال اور اولاد میں ہمیشہ بلا رہتی ہے (یعنی اکثر تکلیف و پریشانی میں مبتلا رہتا ہے) یہاں تک کہ اللہ سبحانہ تقدس سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا (یعنی اس کے بدلے اللہ سبحانہ تقدس اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے) (مالك، ترمذی)۔ ﴿8﴾ لوگوں میں سے سب سے زیادہ سخت آزمائے جانے والے انبیاء کرام ہوتے ہیں، پھر جو لوگ ان کے قریب ہوتے ہیں اور پھر جو لوگ ان کے قریب ہوتے ہیں اور پھر جو لوگ ان کے قریب ہوتے ہیں (احمد)۔ ﴿9﴾ جب اللہ سبحانہ تقدس کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے (اس کے گناہوں کی) جلد ہی دنیا میں سزا دیتا ہے اور اگر کسی بندے سے برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے سبب اس گناہ کا بدلہ روک رکھتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دے گا (ترمذی)۔ ﴿10﴾ بڑا ثواب بڑی مصیبت کے ساتھ ہے اور جب اللہ سبحانہ تقدس کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزماتا ہے۔ پس جو اس (آزمائش) پر راضی ہوا تو اس کے لیے اللہ سبحانہ تقدس کی رضا ہے اور جو ناراض ہوا تو اس کے لیے ناراضگی ہے (ترمذی)۔ ﴿11﴾ اللہ سبحانہ تقدس جس کا بھلا چاہتا ہے اس کو مصیبت دیتا ہے (بخاری)۔ ﴿12﴾ جب بندہ کے لیے کوئی درجہ اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے مقدر ہو چکا ہو جہاں وہ اپنے عمل سے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ سبحانہ تقدس اسے اس کے جسم یا مال یا اولاد کی آفت میں مبتلا کر دیتا ہے اور پھر اسے اس پر صبر بھی دیتا ہے حتیٰ کہ وہ اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے جو رب کی طرف سے اس کے لیے مقدر ہو چکا تھا (احمد، ابوداؤد)۔ ﴿13﴾ بخار کو برا نہ کہو اس لئے کہ وہ گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کی میل کو صاف کر دیتی ہے (مسلم، ابن ماجه)۔ ﴿14﴾ جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے عمل میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو گناہوں کا کفارہ بن سکے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو غم اور پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے (احمد)۔ ﴿15﴾ جن دو مسلمان یعنی میاں بیوی کے تین بچے مر جائیں تو اللہ سبحانہ تقدس ان دونوں کو اپنے فضل و رحمت سے جنت میں داخل

www.HaqWaliSarkar.com

فرمائے گا۔صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !اگر دو بچے انتقال کر جائیں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو کا بھی یہی اجر ہے۔ پھر صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !اگر ایک فوت ہو جائے تو۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک کا بھی یہی اجر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے کہ خام حمل جو ساقط ہو جاتا ہے اپنی ماں کو ناڑو کے ذریعے جنت کی طرف کھینچے گا جب کہ ماں (اس تکلیف پر) صبر کرنے والی اور ثواب کی طالب ہوئی (احمد)۔ ⑯ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ جب میں اپنے مومن بندہ کو بلا (مصیبت) میں ڈالوں اور وہ اس ابتلا (مصیبت) میں بھی میری حمد کرے تو وہ اپنی خواب گاہ سے گناہوں سے ایسا پاک ہو کر اٹھے گا جیسے اس دن کہ اپنی ماں سے پیدا ہوا اور اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ (اے فرشتو!) میں نے اپنے بندہ کو مقید اور مبتلا کیا لہٰذا اس کے لیے (اس کے نامہ اعمال میں) ویسا ہی عمل (لکھنا) جاری رکھو جیسا صحت میں تھا (احمد)۔ ⑰ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ اے ابنِ آدم !اگر تو اوّل صدمہ کے وقت صبر کرے اور ثواب کا طالب ہو تو تیرے لیے جنت کے علاوہ کسی ثواب پر میں راضی نہیں (ابن ماجہ)۔ ⑱ تکلیف دہ بات کو سنتے ہوئے صبر کرنے والا اللہ سبحانہ تقدس سے بڑھ کر کوئی نہیں کہ لوگ اس کے لیے اولاد کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ پھر بھی انہیں راحت و رزق دیے جاتا ہے (متفق علیہ)۔ ⑲ کوئی مسلمان ایسا نہیں جسے کوئی تکلیف و بیماری وغیرہ پہنچے مگر اللہ سبحانہ تقدس اس کے گناہوں کو یوں جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو (متفق علیہ)۔ ⑳ جب مسلمان کسی جسمانی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ تو اس کی وہی نیکیاں لکھ جو یہ پہلے کرتا تھا، پھر اگر رب اسے شفا دیتا ہے تو اسے دھو دیتا ہے اور پاک کر دیتا ہے اور اگر اسے وفات دیتا ہے تو اسے بخش دیتا ہے اور رحم کرتا ہے (مشکوۃ)۔ ㉑ عرض کیا گیا کہ لوگوں میں سخت مصیبت والے کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انبیاء کرام اور پھر ترتیب وار افضل لوگ کہ انسان اپنی دین داری کے مطابق مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور اگر اس کے دین میں سختی ہے تو اس کی بلائیں بھی سخت ہوں گی اور اگر اس کے دین میں نرمی ہے تو اس پر آسانی کی جائے گی اور ایسا ہی ہوتا رہے گا حتیٰ کے وہ زمین پر بے گناہ ہو کر چلے گا (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)۔ ㉒ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ بخار میری آگ ہے اور اسے میں اپنے مومن بندے پر دنیا میں اس لیے مسلط کرتا ہوں کہ قیامت کے دن اس کی آگ کا حصہ (بدلہ) ہو جائے (ابن

www.HaqWaliSarkar.com

ماجه، احمد، بیهقی)۔ (23) اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں جس کو بخشنا چاہوں گا تو اسے دنیا سے نہ نکالوں گا حتیٰ کہ اس کی گردن سے سارے کے سارے گناہ اس کی جسمانی بیماری اور رزق میں تنگی کے ذریعے نکال دوں گا (مشکوٰۃ)۔ (24) اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ جب میں بندہ مومن کی دنیا کی پیاری چیز لے لوں اور پھر وہ اس پر صبر کرے تو اس کی جزا جنت کے سوا کچھ نہیں (بخاری)۔ (25) جو مسلمان لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان کی ایذاؤں پر صبر کرتا ہے تو وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو نہیں ملتا جلتا اور ان کی تکلیف دہی پر صبر نہیں کرتا (ترمذی)۔ (26) جب تم میں سے کوئی اسے دیکھے جس کو اسے مال واعضا میں بڑائی دی گئی ہے تو اسے بھی دیکھ لے جو اس سے مال واعضا میں نیچے ہے (متفق علیہ)۔ (27) تم اپنے سے نیچے والوں کو دیکھو اور اپنے سے اوپر والوں کو نہ دیکھو اور یہ عمل اس وجہ سے ہے کہ تم اللہ سبحانہ تقدس کی نعمت کی ناقدری نہ کرو (مسلم)۔

استغفار کرنا

(1) اے لوگو! اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں توبہ کیا کرو کہ دیکھو میں دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں (مسلم)۔ (2) شیطان نے اللہ سبحانہ تقدس سے کہا کہ یارب! تیری عزت کی قسم میں تیرے بندوں کو اس وقت تک بہکاؤں گا جب تک ان کی جانیں ان کے جسموں میں رہیں گی، تو اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ مجھے اپنی عزت وجلال اور بلندیِ درجات کی قسم کہ میں انہیں بخشتا ہی رہوں گا جب تک وہ مجھ سے معافی مانگتے رہیں گے (احمد)۔ (3) بندہ جب کوئی گناہ کر لیتا ہے تو پھر کہتا ہے کہ مولیٰ میں نے گناہ کر لیا ہے مجھے معافی دے دے۔ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر پکڑ بھی لیتا ہے لہٰذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر جتنا اللہ سبحانہ تقدس چاہتا ہے بندہ ٹھہرا رہتا ہے اور پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو کہتا ہے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں نے گناہ کر لیا ہے مجھے بخش دے۔ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اس پر پکڑ بھی لیتا ہے لہٰذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر بندہ ٹھہرا رہتا ہے جتنا اللہ سبحانہ تقدس چاہے اور پھر گناہ کر بیٹھتا

www.HaqWaliSarkar.com

ہے تو عرض کرتا ہے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں نے گناہ کرلیا ہے مجھے معافی دے دے۔ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور پکڑ بھی لیتا ہے لہٰذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا کہ جو چاہے کرے (متفق علیہ)۔ ④ معافی مانگ لینے والا گناہ پر اڑیل (اصرار کرنے والا) نہیں اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کرے (ترمذی، ابوداؤد)۔ ⑤ اس کیلئے بہت خوبیاں ہیں جو اپنے نامہ اعمال میں استغفار بہت زیادہ پائے (ابن ماجہ)۔ ⑥ اللہ سبحانہ تقدس اس مومن کو پسند فرماتا ہے جو فتنوں میں گھرا ہوا توبہ کرتا ہے (مشکوٰۃ)۔ ⑦ اے اللہ سبحانہ تقدس! مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو نیکیاں کریں اور خوش ہوجائیں اور گناہ کریں تو معافی مانگ لیں (ابن ماجہ)۔ ⑧ گناہ سے (سچی) توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو (ابن ماجہ، طبرانی، بیہقی)۔ ⑨ جو شخص پابندی کیساتھ استغفار کرتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس کے لیے ہر غم سے نجات اور ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنادیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کے وہم وخیال میں بھی نہ ہو (ابن ماجہ، ابوداؤد)۔ ⑩ سارے بنی آدم خطا کار ہیں اور خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کرلیتے ہیں (دارمی، ابن ماجہ، ترمذی)۔ ⑪ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کرلیتا ہے اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے (متفق علیہ)۔ ⑫ اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ سبحانہ تقدس تمہیں لے جائے گا اور ایسی قوم لائے گا جو گناہ کریں اور پھر اللہ سبحانہ تقدس سے معافی مانگیں اور اللہ سبحانہ تقدس انہیں بخشے (مسلم)۔ ⑬ اللہ سبحانہ تقدس اپنا دستِ کرم رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرلے اور اپنا دستِ کرم دن کو پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرلے، یہ کرم نوازی اس وقت تک ہوگی جب کہ سورج پچھّم سے نکلے (مسلم)۔ ⑭ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ اے ابنِ آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے کنارے تک پہنچ جائیں اور پھر بھی تو مجھ سے معافی مانگے تو میں تجھے بخش دوں گا اور کچھ بھی پرواہ نہ کروں گا (ترمذی، احمد، دارمی)۔ ⑮ مومن بندہ اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے گویا کہ وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈر رہا ہے کہ کہیں وہ پہاڑ اس پر گر نہ جائے اور بدکار بندہ اپنے گناہوں کو اس مکھی کی طرح سمجھتا ہے جو اس کی ناک پر گزرے تو یوں کردے یعنی اپنے ہاتھ سے اسے اُڑا دے (متفق علیہ)۔ ⑯ اللہ سبحانہ تقدس اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی

www.HaqWaliSarkar.com

جانوروں والی ہلاکت کی زمین میں اترے اور اس کے ساتھ سواری ہو جس پر اس کا کھانا اور پانی ہو۔ وہ سانس لینے کے لیے درخت کے نیچے اترا اور سو گیا اور پھر جب جاگا تو اس کی سواری کہیں جا چکی تھی۔ وہ شخص اسے بہت ڈھونڈ رہا تھا حتیٰ کہ جب اس پر دھوپ یا پیاس یا جو اللہ سبحانہ تقدس نے چاہا غالب آ گئی تو بولا کہ میں اپنی اسی جگہ لوٹ جاؤں جہاں میں پہلے تھا کہ وہاں سو جاؤں حتیٰ کہ مر جاؤں اور پھر اپنے بازو پر مرنے کے لیے سر رکھ دیا۔ لیکن پھر جب وہ نیند سے جاگا تو اس کی سواری اس کے پاس کھڑی تھی جس پر اس کا کھانا اور پانی تھا، اللہ سبحانہ تقدس مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی بہت زیادہ خوش ہوتا ہے جو وہ اپنی سواری کے واپس ملنے سے خوش ہوتا ہے (متفق علیہ)۔

دعا کرنا

(1) اللہ سبحانہ تقدس سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ سبحانہ تقدس غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا (ترمذی)۔ (2) دعا عبادت کا مغز ہے (ترمذی)۔ (3) دعا مسلمانوں کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمان و زمین کا نور ہے (حاکم)۔ (4) دعا رحمت کی چابی ہے (الفردوس)۔ (5) دعا مصیبت و بلا کو اترنے نہیں دیتی (حاکم)۔ (6) دعا عین عبادت ہے (ترمذی، ابوداؤد)۔ (7) تقدیر کو نہیں رد کرتی مگر دعا (ابن ماجہ)۔ (8) جسے دعا کرنے کی توفیق دی گئی اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے (ترمذی)۔ (9) جسے پسند ہو کہ اللہ سبحانہ تقدس مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے تو وہ خوشحالی کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ (10) دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو بدل نہیں سکتی اور نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کر سکتی (ترمذی، احمد)۔ (11) بندہ اپنے رب سے زیادہ قریب سجدہ کرتے ہوئے ہوتا ہے تو اس میں دعائیں زیادہ مانگو (مسلم)۔ (12) دعا ہی عبادت ہے (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)۔ (13) جو اللہ سبحانہ تقدس سے نہ مانگے تو اللہ سبحانہ تقدس اس پر ناراض ہوتا ہے (ترمذی)۔ (14) جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو یوں نہ کہے کہ یا الٰہی! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر، اگر تو چاہے تو مجھے روزی دے

www.HaqWaliSarkar.com

بلکہ اس کی بجائے پورے عزم سے دعا مانگے کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور اسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا (بخاری)۔ (15) مسلمان کی اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی پسِ پشت دعا ضرور قبول ہوتی ہے کیونکہ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو مقرر فرشتہ کہتا ہے کہ آمین اور تجھے بھی اس جیسا ملے (جیسا تو نے اپنے بھائی کے لیے مانگا ہے) (مسلم)۔ (16) تمہارا رب حیا والا ہے، کرم والا ہے اور وہ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ بندہ اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے (ترمذی، ابوداؤد، بیہقی)۔ (17) بہت جلد قبول ہونے والی دعا غائب شخص کی غائب شخص کے لیے دعا ہے (ترمذی، ابوداؤد)۔ (18) ہر شخص اپنی ساری حاجتیں اپنے رب سے ہی مانگے حتیٰ کہ جب جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس سے مانگے (یعنی چھوٹی سے چھوٹی چیز مانگنے میں عار محسوس نہ کرے) (ترمذی)۔ (19) ایسا کوئی مسلمان نہیں جو کوئی ایسی دعا مانگے جس میں نہ گناہ ہو اور نہ قطع رحمی ہو مگر اللہ سبحانہ تقدس اسے تین باتوں میں سے ایک ضرور دیتا ہے، یا تو اس کی دعا یہاں ہی قبول کر لیتا ہے، یا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ کر دیتا ہے، یا اس جیسی کوئی اور مصیبت ٹال دیتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ تب تو ہم خوب زیادہ دعائیں کریں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی عطا بہت زیادہ ہے (احمد)۔ (20) اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ اے ابنِ آدم! جب تک تو مجھ سے دعا مانگے اور مجھ سے آس لگائے تو میں تجھے تیرے عیوب کے باوجود بخشتا رہوں گا (ترمذی، دارمی)۔ (21) ہر رات جب آخری تہائی رات رہتی ہے تو اللہ سبحانہ تقدس آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں قبول کروں اور کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے دوں اور کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اسے بخش دوں (متفق علیہ)۔ (22) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمائیں کہ اللہ سبحانہ تقدس مجھے مستجاب الدعوات (یعنی جس کی دعائیں قبول ہوتی ہوں) بنا دے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے سعد! اپنی غذا پاک کر لو مستجاب الدعوات ہو جاؤ گے، اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے! بندہ حرام کا لقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو اس کے چالیس دن کے عمل قبول نہیں ہوتے اور جس بندے کا گوشت حرام سے پلا بڑھا ہو اس کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے (المعجم الاوسط)۔ (23) مظلوم کی بددعا سے بچو کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس

www.HaqWaliSarkar.com

سے اپنا حق مانگے گا اور کسی حق والے کے حق سے اللہ سبحانہ تقدس منع نہیں کرے گا (بیہقی)۔ (24) (اے صحابہ!) تمہارے پاس اہل یمن کی امداد کے ساتھ قبیلہ مراد سے قرب کا ایک شخص آئے گا جس کا نام اویس بن عامر ہوگا۔ اس کو برص کی بیماری تھی اور ایک درہم کی مقدرار کے علاوہ باقی ٹھیک ہو چکی ہوگی۔ قرن میں ان کی ایک والدہ ہے جس کے ساتھ وہ بہت نیکی کرتا ہے۔ اگر وہ کسی چیز پر اللہ سبحانہ تقدس کی قسم کھالے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو ضرور پورا کرے گا اور اگر تم سے ہو سکے تو تم اس سے مغفرت کی دعا کروانا (مسلم، حاکم)۔ (25) تابعین میں بہتر وہ صاحب ہیں جنہیں اویس کہا جاتا ہے، ان کی ایک ماں ہے، انہیں برص کی سفیدی تھی اور ان سے عرض کرنا کہ وہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کریں (مسلم)۔ (26) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مجلس میں ارشاد فرمایا کہ میں قطع تعلق کرنے والے کو اللہ سبحانہ تقدس کی قسم دیتا ہوں کہ وہ ہمارے درمیان سے اٹھ جائے کیونکہ ہم اپنے رب سے دعا کرنے والے ہیں اور یقیناً آسمان کے دروازے قطع رحمی کرنے والے پر بند کر دیئے جاتے ہیں (الترغیب والترھیب)۔ (27) آدمی پراگندہ اور گرد آلود بالوں کے ساتھ لمبے لمبے سفر کرتا ہے اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا اٹھا کر کہتا ہے کہ اے رب! اے رب! اور اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور حرام کی ہی غذا پاتا ہے تو ان وجوہات کی وجہ سے دعا کیسے قبول ہو (یعنی اگر دعا قبول ہونے کی خواہش ہو تو حلال رزق اختیار کرو کہ بغیر اس کے قبولِ دعا کے اسباب بیکار ہیں) (مسلم)۔ (28) اللہ سبحانہ تقدس اس قوم کی دعا قبول نہیں کرتا جس کی عورتیں جھانجن پہنتی ہوں۔ (29) اللہ سبحانہ تقدس نیک بندے کے جنت میں درجے بلند فرماتا ہے تو بندہ عرض کرتا ہے کہ اے میرے اللہ سبحانہ تقدس! مجھے یہ درجات کی بلندی کہاں سے ملی؟ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ تیرے بچے کی تیرے لیے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے (احمد)۔ (30) جنت میں ایک مومن کا درجے پر درجہ بلند ہوتا رہے گا تو وہ سوال کرے گا کہ اے میرے اللہ سبحانہ تقدس! یہ (درجات کی بلندی) کس چیز کے صلے میں ہے؟ تو اس سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارے بعد رہ جانے والی اولاد کی دعاؤں کا نتیجہ ہے (بیہقی)۔ (31) آدمی اپنے پیچھے جو اولاد چھوڑتا ہے اس کی دعاؤں کی وجہ سے اس کے درجے پہ درجے بلند ہوتے ہیں (مالک)۔ (32) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یا تو اچھی بات کا حکم کرو گے اور بری بات سے منع کرو گے یا پھر اللہ سبحانہ تقدس تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا اور پھر دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی (ترمذی)۔ (33) تین

www.HaqWaliSarkar.com

دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی اپنے بیٹے کے حق میں دعا (ترمذی)۔

عیادت کرنا

❶ اللہ سبحانہ تقدس روزِ قیامت فرمائے گا کہ اے ابنِ آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی۔ بندہ عرض کرے گا کہ تیری عیادت کیسے کرتا کہ تُو تو رب العالمین ہے (یعنی اللہ سبحانہ تقدس کیسے بیمار ہوسکتا ہے کہ اس کی عیادت کی جائے)۔ رب فرمائے گا کہ کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور اس کی تُو نے عیادت نہ کی اور کیا تو نہیں جانتا کہ اگر اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ پھر رب فرمائے گا کہ اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا اور تو نے نہ دیا۔ بندہ عرض کرے گا کہ تجھے کس طرح کھانا دیتا کہ تُو تو رب العالمین ہے۔ رب فرمائے گا کہ کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے اسے نہ دیا اور کیا تجھے نہیں معلوم کہ اگر تُو نے دیا ہوتا تو اس کو (یعنی اس کے ثواب کو) میرے پاس پاتا۔ پھر رب فرمائے گا کہ اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا اور تو نے نہ دیا۔ بندہ عرض کرے گا کہ تجھے کیسے پانی دیتا کہ تُو تو رب العالمین ہے۔ رب فرمائے گا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے اسے نہ پلایا، اگر پلایا ہوتا تو میرے یہاں اجر پاتا (مسلم)۔ ❷ افضل عیادت یہ ہے کہ (مریض کے پاس سے) جلد اٹھ آئے (اور بہت دیر تک نہ بیٹھا رہے) (بیہقی)۔ ❸ مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو جنت کے باغ میں رہتا ہے حتیٰ کہ لوٹ آئے (مسلم)۔ ❹ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور ثواب حاصل کرنے کے لیے اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پُرسی کرے تو ستر سال کے فاصلہ پر دوزخ سے دُور رکھا جائے گا (ابوداؤد)۔ ❺ جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لئے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اگر شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوگا (ابوداؤد، ترمذی)۔ ❻ جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ تم اچھے اور تمہاری چال اچھی اور تم نے جنت میں اپنے لیے ایک خاص محل بنالیا (ترمذی، ابن حبان،

www.HaqWaliSarkar.com

ابوداؤد)۔

دم کرنا

(1) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (شرکیہ وشیطانی) دم پھونک سے منع فرمایا تو عمرو ابن حزم رضی اللہ عنہ کے گھر والے آ گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے پاس دم ہے جسے ہم بچھو کے کاٹنے پر دم کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم اس میں حرج نہیں دیکھتے، تم میں سے جو اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے وہ اسے نفع پہنچائے (مسلم)۔ (2) حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جاہلیت میں جھاڑ کرتے تھے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے سامنے پیش کرو، جھاڑ پھونک (دم) میں حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو (مسلم)۔ (3) حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے گھر میں ایک لڑکی تھی جس کے چہرے پہ زردی تھی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے دم کراؤ کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے (متفق علیہ)۔ (4) نظر حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے بڑھ سکتی ہے تو اس پر نظر بڑھ جاتی ہے (مسلم)۔ (5) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت کسی گھاٹ پر گزری جس میں ایک سانپ یا بچھو کا ڈسا ہوا تھا تو گھاٹ والوں میں سے ایک شخص ان کے پاس آ کر بولا کہ کیا تم میں سے کوئی دم کرنے والا ہے کیونکہ گھاٹ میں ایک شخص بچھو یا سانپ کا کاٹا ہوا ہے۔ اس پر صحابہ میں سے ایک صاحب کچھ بکریوں کی شرط پر چلے گئے اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ پس وہ صاحب اپنے ساتھیوں کے پاس کچھ بکریاں لائے۔ صحابہ نے ناپسند کیا اور وہ بولے کہ تم نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے، یہاں تک کہ وہ اصحاب مدینہ منورہ آئے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں صاحب نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یقیناً اجرت لینے کے سب سے زیادہ لائق کتاب اللہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ تم نے ٹھیک کیا، (بکریاں) بانٹ لو اور

www.HaqWaliSarkar.com

اپنے ساتھ ہمارا حصہ بھی رکھو (بخاری)۔ ⑥ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اولادِ جعفر کو جلد نظر لگ جایا کرتی ہے، کیا جھاڑ پھونک (دم) کراؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو نظرِ بد سبقت لے جاتی (احمد، ترمذی، ابن ماجه)۔ ⑦ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نظرِ بد سے جھاڑ پھونک (دم) کرانے کا حکم فرمایا ہے (متفق علیه)۔ ⑧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوتے تو اپنے پر تعوذ کی آیات دم کرتے اور اپنا ہاتھ وہاں پھیرتے اور جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ بیماری ہوئی جس میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وہی دعائیں دم کرتی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دم کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پھیرتی (متفق علیه)۔ ⑨ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر تعوذ والی آیات پڑھ کر دم فرماتے (مسلم)۔ ⑩ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پر چند کلمات پڑھ کر پھونکا کرتے اور فرماتے کہ تمہارے جدامجد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام پر انہیں پڑھ کر دم کیا کرتے تھے (اور وہ کلمات یہ ہیں) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ (ترجمہ) میں اللہ سبحانہ تقدس کے کامل کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر بری نظر سے (بخاری)۔

منت ماننا

① جو یہ منت مانے کہ اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت کرے گا (یعنی کسی نیک کام کرنے کی منت مانے) تو اس کو پورا کرے اور جو اللہ سبحانہ تقدس کی نافرمانی کرنے کی منت مانے (یعنی کسی گناہ والے یا فضول کام کی منت مانے) تو اس منت کو پورا نہ کرے (بخاری، احمد، حاکم)۔ ② حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا تو اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ ابواسرائیل ہے اور اس نے منت مانی ہے کہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں اور اپنے اوپر سایہ نہ کرے گا اور کلام نہ کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے کہہ دو

www.HaqWaliSarkar.com

کہ کلام کرے اور سایہ میں جائے اور بیٹھے اور (لیکن) اپنے روزے کو پورا کرے (بخاری)۔ ③ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ ان کی ماں نے منت مانی تھی اور پوری کرنے سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ اسے پورا کرے (بخاری)۔ ④ گناہ کی منت نہیں (یعنی اس کو پورا نہیں کرنا چاہیے) اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)۔ ⑤ ایک شخص نے عرض کیا کہ میری بہن نے حج کی نذر (منت) مانی تھی مگر وہ مر گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا اس کو ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو پھر اللہ سبحانہ تقدس کا قرض بھی ادا کر کہ اس کا ادا کرنا زیادہ ضروری ہے (متفق علیہ)۔ ⑥ کوئی شخص اس منت کو پورا نہ کرے جو اللہ سبحانہ تقدس کی نافرمانی کے متعلق ہو اور نہ اس کو جس کا بندہ مالک نہیں (مسلم)۔ ⑦ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ میں نے اللہ سبحانہ تقدس کے لیے منت مانی تھی کہ جب اللہ سبحانہ تقدس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح مکہ عطا کرے تو میں بیت المقدس میں دو رکعتیں پڑھوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہاں ہی پڑھ لو۔ اس نے پھر سوال دہرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہاں ہی پڑھ لو۔ اس نے پھر سوال دہرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھا تو تم جانو (دارمی، ابوداؤد)۔ ⑧ نذریں دو ہیں تو جو کوئی فرمانبرداری کی نذر مانے تو یہ نذر اللہ سبحانہ تقدس کے لیے ہے اور اس میں وفا (یعنی پورا کرنا) لازم ہے اور جو گناہ کی نذر مانے تو یہ نذر شیطان کے لئے ہے اور اس کی وفا (یعنی پورا کرنا) لازم نہیں اور اس کا کفارہ وہی بنے گا جو قسم کا کفارہ بنتا ہے (قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مساکین کو کھانا کھلانا یا دس مساکین کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا یا تین دن مسلسل روزے رکھنا) (نسائی)۔

نجوم وجادو

① جو شخص کاہن اور جوتشی کے پاس جائے اور اس کے بیان کو سچا جانے تو قرآنِ پاک اور دینِ اسلام سے الگ ہو گیا (احمد، ابوداؤد)۔ ② جو کسی نجومی کے پاس جائے اور اس سے کوئی بات پوچھے (اور اس پر یقین

www.HaqWaliSarkar.com

کرے) تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں (مسلم)۔ ❸ نجومی کاہن ہے، کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے (مشکوٰۃ)۔ ❹ جادوگر کی سزا تلوار سے مار دینا ہے (ترمذی)۔ ❺ ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچتے رہو کہ وہ شرک اور جادو ہیں (بخاری)۔ ❻ تین شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے، شراب کی مداومت کرنے والا اور قاطع رحم اور جادو کی تصدیق کرنے والا (احمد)۔ ❼ جس نے علمِ نجوم کا حصہ حاصل کیا اس نے جادو کا حصہ حاصل کیا اور جس نے اسے (یعنی علم نجوم کو) بڑھایا اتنا ہی اسے (یعنی جادو کو) بڑھایا (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ ❽ حسد، چغلی اور کہانت نہ مجھ سے ہیں اور نہ میں ان سے ہوں (طبرانی)۔

تقویٰ

❶ بندہ پرہیزگاروں میں سے ہونے کے مرتبہ کو نہیں پہنچتا حتیٰ کہ مضائقہ والی چیزوں سے ڈرتے ہوئے غیر مضائقہ والی چیزوں کو چھوڑ دے (ترمذی)۔ ❷ تم کسی سرخ یا کالے سے بہتر نہیں مگر یہ کہ تم اس سے تقویٰ میں بڑھ جاؤ (احمد)۔ ❸ لوگوں میں مجھ سے قریب تر لوگ پرہیزگار ہیں کہ وہ جہاں بھی ہوں (احمد)۔

نرمی کرنا

❶ جو بھی شخص نرمی سے محروم ہوا تو وہ ہر خیر و بھلائی سے محروم ہو گیا (مسلم)۔ ❷ نرمی کو لازم کر لو اور سختی و فحش کلامی سے بچو کہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے وہ اس کو زینت دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی جدا کر لی جاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے (مسلم)۔ ❸ اللہ سبحانہ تقدس نرمی فرمانے والا ہے، نرمی کو دوست رکھتا ہے اور نرمی کرنے پر وہ دیتا ہے جو سختی پر نہیں دیتا (مسلم)۔ ❹ جس کو نرمی سے حصہ ملا اسے دنیا و آخرت کی خیر کا حصہ ملا اور جو شخص نرمی کے حصے سے محروم رہا وہ دنیا اور آخرت کی خیر سے محروم ہوا (شَرْحُ السُّنَّۃ)۔ ❺ نرمی کیا کرو اس لیے کہ جب اللہ سبحانہ تقدس

www.HaqWaliSarkar.com

کسی خاندان کو بزرگی دینا چاہتا ہے تو ان کو نرمی کی راہ سمجھا دیتا ہے۔ ⑥ کیا میں تمہیں اس شخص کی خبر نہ دوں جو آگ پر اور آگ اس پر حرام ہوتی ہے، وہ ہر نرم طبیعت والا، نرم زبان والا، لوگوں سے قریب اور درگزر کرنے والا شخص ہے (احمد، ترمذی)۔ ⑦ مومن آسانی کرنے والے نرم ہوتے ہیں جیسے نکیل والا اونٹ کہ کھینچا جائے تو کھینچ جاتا ہے اور چٹان پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جائے (ترمذی)۔ ⑧ کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جسکی وجہ سے اللہ سبحانہ تقدس عزت اور بلند درجات عطا فرماتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ جی ضرور ارشاد فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو تم سے جہالت کا برتاؤ کرے تم اس سے بردباری سے پیش آؤ، جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کردو اور جو تمہیں محروم کرے تم اسے عطا کردو اور جو تم سے تعلق توڑے تم اس سے تعلق جوڑو (مجمع الزوائد)۔

غصہ کرنا

① حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ! کون بندہ تیرے نزدیک عزت والا ہے؟ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ وہ شخص جو باوجود قدرت کے دوسرے شخص کو معاف کردے (بیہقی)۔ ② جو شخص غصے کو پی جائے حالانکہ اس کے جاری کرنے پر قادر ہو تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو قیامت کے دن مخلوق کے سرداروں میں بلائے گا یہاں تک کہ اس کو اختیار دے گا کہ جو حور چاہے لے لے (ترمذی، ابوداؤد)۔ ③ غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ پانی سے ہی بجھائی جاتی ہے لہٰذا جب کسی کو غصہ آجائے تو وضو کرلے (ابوداؤد)۔ ④ اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کیلئے بندے نے غصہ کا جو گھونٹ پیا تو اس سے بڑھ کر اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک کوئی گھونٹ نہیں (احمد)۔ ⑤ جو اپنے غصے کو روکے گا تو قیامت کے دن اللہ سبحانہ تقدس اپنا عذاب اس سے روک دے گا (بیہقی)۔ ⑥ طاقتور وہ نہیں جو پہلوان ہو اور دوسروں کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے (متفق علیہ)۔ ⑦ اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں بہت زیادہ ناپسندیدہ شخص جھگڑالو ہے (متفق علیہ)۔ ⑧ جب تم میں سے کوئی مارے تو چہرے پر مارنے سے بچے (ابوداؤد)۔ ⑨ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کچھ

www.HaqWaliSarkar.com

وصیت فرمایئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غصہ نہ کرو۔ بار بار وہی سوال کیا اور ہر بار جواب یہی ملا کہ غصہ نہ کرو (بخاری)۔ (10) جب کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر غصہ چلا جائے تو ٹھیک ہے وگرنہ لیٹ جائے (احمد، ترمذی)۔ (11) بعض لوگوں کو غصہ جلد آجاتا ہے اور جلد جاتا رہتا ہے، کہ ایک کے بدلے میں دوسرا ہے اور بعض کو دیر میں آتا ہے اور دیر میں جاتا ہے یہاں بھی ایک کے بدلے میں دوسرا ہے یعنی ایک بات اچھی ہے اور ایک بری ہے لہٰذا ادلاً بدلاً ہو گیا اور تم میں بہتر لوگ وہ ہیں کہ جنہیں دیر میں غصہ آئے اور جلد چلا جائے اور بدتر لوگ وہ ہیں جنہیں جلد غصہ آئے اور دیر سے جائے۔ غصہ سے بچو کہ وہ آدمی کے دل پر ایک انگارا ہے، دیکھتے نہیں ہو کہ گلے کی رگیں پھول جاتی ہیں اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں لہٰذا جو شخص غصہ محسوس کرے وہ لیٹ جائے اور زمین سے چمٹ جائے (مشکوٰۃ)۔ (12) شیطان اس سے تو مایوس ہو چکا کہ عرب کے نمازی اسے پوجیں لیکن انہیں آپس میں بھڑکانے میں مشغول ہے (یعنی شیطان لوگوں کو آپس میں لڑانے میں مشغول ہے) (مسلم)۔ (13) بندہ کامل مومن نہیں ہوتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑے اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑ دے اگرچہ (وہ اپنی بات یا معاملہ میں) سچا ہو (احمد)۔

کینہ و بغض

(1) عنقریب میری امت کو پچھلی امتوں کی بیماری لاحق ہو گی۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پچھلی اُمتوں کی بیماری کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تکبر کرنا، اِترانا، ایک دوسرے کی غیبت کرنا اور دنیا میں ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کرنا نیز آپس میں بغض رکھنا، بخل کرنا، یہاں تک کہ وہ ظلم میں تبدیل ہو جائے اور پھر فتنہ و فساد بن جائے (المعجم الاوسط)۔ (2) بے شک چغل خوری اور کینہ پروری جہنم میں ہیں اور یہ دونوں کسی مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے (المعجم الاوسط)۔ (3) ہر پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور پھر بغض و کینہ رکھنے والے دو بھائیوں کے علاوہ ہر مومن کو بخش دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ اُس بغض سے واپس پلٹ آئیں (مسلم)۔ (4) اللہ سبحانہ تقدس (ماہِ) شعبان کی پندرہویں رات

www.HaqWaliSarkar.com

اپنے بندوں پر (اپنی قدرت کے شایانِ شان) تجلی فرماتا ہے، مغفرت چاہنے والوں کی مغفرت فرماتا ہے اور رحم طلب کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے جبکہ کینہ رکھنے والوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے (شعب الایمان)۔ ❺ جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ کینہ پرور ہے تو وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا (حلیۃ الاولیاء)۔ ❻ پہلی امتوں کی بیماری تمہاری طرف بھی آئی ہے اور وہ بیماری حسد اور بغض ہے کہ وہ مونڈنے والا ہے اور وہ دین کو مونڈتا ہے بالوں کو نہیں مونڈتا، قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے کہ تم جنت میں نہیں جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور مومن نہیں ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو اور میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ جب اسے کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے کہ آپس میں (ایک دوسرے کو) سلام (کرنے) کو پھیلاؤ (احمد، ترمذی)۔ ❼ آپس میں حسد نہ کرو اور نہ بغض رکھو اور نہ پیٹھ پیچھے برائی کرو اور اللہ سبحانہ تقدس کے بندو! بھائی بھائی ہو کر رہو (بخاری)۔

حسد کرنا

❶ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے (ابن ماجہ)۔ ❷ آپس میں حسد نہ کرو اور نہ بغض رکھو اور نہ پیٹھ پیچھے برائی کرو اور اللہ سبحانہ تقدس کے بندو! بھائی بھائی ہو کر رہو (بخاری)۔ ❸ حسد ایمان کو ایسے بگاڑتا ہے جس طرح ایلوا (ایک درخت کا کڑوا رس ہے) شہد کو بگاڑتا ہے (دیلمی)۔ ❹ پہلی امتوں کی بیماری تمہاری طرف بھی آئی ہے اور وہ بیماری حسد اور بغض ہے کہ وہ مونڈنے والا ہے اور وہ دین کو مونڈتا ہے بالوں کو نہیں مونڈتا، قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے کہ تم جنت میں نہیں جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور مومن نہیں ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو اور میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ جب اسے کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے کہ آپس میں (ایک دوسرے کو) سلام (کرنے) کو پھیلاؤ (احمد، ترمذی)۔ ❺ حسد، چغلی اور کہانت نہ مجھ سے ہیں اور نہ میں ان سے ہوں (طبرانی)۔ ❻ نہ مال و دولت کی حرص میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور نہ آپس میں حسد کرو (بخاری، مسلم، ابوداؤد، احمد، کنز العمال)۔

www.HaqWaliSarkar.com

تکبر کرنا

(1) جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور جس کے دل میں رائی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا (مسلم)۔ (2) آدمی اپنے آپ کو اونچا لے جاتا رہتا ہے (یعنی متکبر ہوتا جاتا ہے) حتیٰ کہ وہ جبارین میں لکھ دیا جاتا ہے تو اسے وہی عذاب پہنچتا ہے جو جبارین کو پہنچتا ہے (ترمذی)۔ (3) جو اللہ سبحانہ تقدس کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس کو بلند کرتا ہے، وہ اپنے نفس میں چھوٹا مگر لوگوں کی نظر میں بڑا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس کو پست کرتا ہے، وہ لوگوں کی نظر میں ذلیل ہے اور اپنے نفس میں بڑا ہے، وہ لوگوں کے نزدیک کتے یا سور سے بھی زیادہ حقیر ہے (بیہقی)۔ (4) جسے یہ پسند ہو کہ لوگ اس کے لیے سروقد (احترام میں) کھڑے رہیں تو وہ اپنا ٹھکانہ آگ (جہنم) میں پائے (ترمذی، ابوداؤد)۔ (5) اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ کبریائی اور عظمت میری صفتیں ہیں لہٰذا جو شخص ان میں سے کسی ایک میں مجھ سے منازعت (بحث، تکرار، جھگڑا) کرے گا تو میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا (مسلم)۔ (6) متکبرین کا حشر قیامت کے دن چیونٹیوں کے برابر جسموں میں ہوگا اور ان کی صورتیں آدمیوں کی ہوں گی، ہر طرف سے ان پر ذلت چھائے ہوئے ہوگی اور ان کو کھینچ کر جہنم کے قید خانہ کی طرف لے جائیں گے جس کا نام بولس ہے، ان کے اوپر آگوں کی آگ ہوگی، جہنمیوں کا نچوڑ انھیں پلایا جائے گا جس کو طینۃ الخبال کہتے ہیں (ترمذی)۔ (7) میں تم کو جنت والوں کی خبر نہ دوں کہ وہ ضعیف ہیں جن کو لوگ ضعیف وحقیر جانتے ہیں لیکن اگر وہ اللہ سبحانہ تقدس پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو سچا کر دے اور کیا جہنم والوں کی خبر نہ دوں کہ وہ سخت گو، سخت خو اور تکبر کرنے والے ہیں (متفق علیہ)۔ (8) تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن نہ تو اللہ سبحانہ تقدس کلام کرے گا، نہ ان کو پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، ایک بوڑھا زناکار، دوسرا بادشاہ کذاب اور تیسرا محتاج متکبر (مسلم)۔ (9) عنقریب میری امت کو پچھلی امتوں کی بیماری لاحق ہوگی۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پچھلی اُمتوں کی بیماری کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تکبر کرنا، اِترانا، ایک دوسرے کی

www.HaqWaliSarkar.com

غیبت کرنا اور دنیا میں ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کرنا نیز آپس میں بغض رکھنا، بخل کرنا، یہاں تک کہ وہ ظلم میں تبدیل ہو جائے اور پھر فتنہ وفساد بن جائے (المعجم الاوسط)۔

رحم کرنا

(1) اللہ سبحانہ تقدس اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا (متفق علیہ)۔ (2) رحم کرنے والوں پر اللہ سبحانہ تقدس رحم کرتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو اور آسمانوں والا تم پر رحم کرے گا (ابوداؤد، ترمذی)۔ (3) رحمت نہیں نکالی گئی مگر بدبخت سے (احمد، ترمذی)۔ (4) وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور اچھی باتوں کا حکم اور بری باتوں سے منع نہ کرے (ترمذی)۔ (5) جوان شخص اگر بوڑھے کا اکرام اس کی عمر کی وجہ سے کرے تو اس کی عمر (بڑھاپے) کے وقت اللہ سبحانہ تقدس ایسے (شخص) کو مقرر کر دے گا جو اس کا اکرام کرے (ترمذی)۔ (6) جو کسی مظلوم کی فریاد رسی کرے اللہ سبحانہ تقدس اس کے لئے تہتر مغفرتیں لکھے گا۔ ان میں سے ایک سے اس کے تمام کاموں کی درستگی ہو جائیگی اور بہتّر سے قیامت کے دن اس کے درجے بلند ہوں گے (بیہقی)۔ (7) جو میری امت میں سے کسی کی حاجت پوری کرے جس سے مقصود اس کو خوش کرنا ہے تو اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ سبحانہ تقدس کو خوش کیا اور جس نے اللہ سبحانہ تقدس کو خوش کیا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو جنت میں داخل فرمائے گا (بیہقی)۔ (8) جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کی حاجت روائی میں رہے گا اور جو مسلمان سے کوئی تکلیف دور کرے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اس سے قیامت کے دن کی تکالیف دور کرے گا اور جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو قیامت کے دن اللہ سبحانہ تقدس اس کی پردہ پوشی کرے گا (متفق علیہ)۔ (9) جو اپنے مسلمان بھائی کے خفیہ عیبوں کو تلاش کرے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے عیب ظاہر کر دے گا اگرچہ وہ عیب اس کے گھر میں ہوں (ترمذی)۔ (10) جو کسی کا خفیہ عیب دیکھے اور پھر اسے چھپالے تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو زندہ درگور (یعنی زندہ دفن کی گئی) بچی کو زندہ کرے (احمد، ترمذی)۔ (11) اپنے بھائی کی

www.HaqWaliSarkar.com

شماتت نہ کر یعنی اس کی مصیبت پر اظہارِ مسرت نہ کر کہ اللہ سبحانہ تقدس اس پر رحم کرے گا اور تجھے اس میں مبتلا کر دے گا (ترمذی)۔ (12) بدترین سود مسلمان کی عزت میں ناحق دست درازی ہے (ابوداؤد، بیہقی)۔ (13) مسلمانوں میں بہترین گھر وہ گھر ہے جس میں یتیم سے اچھا سلوک کیا جاتا ہے اور مسلمانوں میں بدترین گھر وہ گھر ہے جس میں یتیم سے برا سلوک کیا جاتا ہے (ابن ماجہ)۔ (14) اس زانیہ عورت کی مغفرت ہوگئی جو ایک کتے پر گزری کہ ایک کنویں کے کنارے ہانپ رہا تھا اور قریب تھا کہ پیاس اسے قتل کر دیتی، اس نے اپنا موزہ اتارا اور اسے اپنے دوپٹے سے باندھ کر اس طرح پانی نکالا (اور اس نے کتے کو پانی پلایا جس سے اس کی پیاس بجھ گئی) اور اس وجہ سے بخش دی گئی۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہم کو جانوروں (کے ساتھ حسنِ سلوک) میں بھی ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر تر کلیجے والے میں ثواب ہے (متفق علیہ)۔ (15) ایک شخص درخت کی شاخ پر گزرا جو سرِ راہ پڑی تھی تو وہ بولا کہ اسے مسلمانوں کی راہ سے ہٹا دوں کہ کہیں انہیں تکلیف نہ دے (تو اس کی وجہ سے) وہ جنت میں داخل کیا گیا (متفق علیہ)۔ (16) تم میں سے اچھا وہ شخص ہے کہ لوگوں کو جس سے بھلائی کی امید ہو اور جس کی شرارت سے امن ہو اور تم میں برا وہ شخص ہے کہ لوگوں کو جس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور جس کی شرارت سے امن نہ ہو (ترمذی، بیہقی)۔ (17) تمام مخلوق اللہ سبحانہ تقدس کی عیال ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک سب لوگوں میں پیارا وہ شخص ہے جو اللہ سبحانہ تقدس کی عیال یعنی تمام مخلوق کے ساتھ احسان کرے (بیہقی)۔ (18) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے صحابہ میں سے کسی کو اپنے بعض کاموں کے لیے بھیجتے تھے تو فرماتے تھے کہ خوشخبریاں دو اور متنفر نہ کرو اور آسانی کرو سختی اور تنگی نہ کرو (متفق علیہ)۔ (19) جس نے اپنے بھائی کو ایسے گناہ پر عار دلایا (یعنی طعنہ دیا، شرمندہ کیا) جس سے وہ توبہ کر چکا ہے تو مرنے سے پہلے وہ شخص خود اس گناہ میں مبتلا ہو جائے گا (ترمذی)۔

ظلم کرنا

(1) ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا سبب ہوگا (متفق علیہ)۔ (2) جو شخص ظالم کو تقویت دینے کے لئے

www.HaqWaliSarkar.com

اس کا ساتھ دے یہ جانتے ہوئے کہ وہ ظالم ہے تو اسلام سے خارج ہو جاتا ہے (بیہقی)۔ ③ اللہ سبحانہ تقدس ظالم کو ڈھیل دیتا ہے مگر جب پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا (بخاری)۔ ④ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تعصب کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تعصب یہ ہے کہ تم اپنی قوم کی ظلم پر مدد کرو (ابوداؤد)۔ ⑤ وہ ہم میں سے نہیں جو تعصب کی طرف دعوت دے اور نہ وہ ہم میں سے ہے جو تعصب میں لڑے اور نہ وہ ہم میں سے ہے جو تعصب (قوم پرستی) پر مرے (ابوداؤد)۔ ⑥ لعنتی ہے وہ شخص جو کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے یا فریب دے (ترمذی)۔ ⑦ جو کسی کو نقصان پہنچائے گا اسے اللہ سبحانہ تقدس نقصان دے گا اور جو کسی سے مخالفت کرے گا اللہ سبحانہ تقدس اس سے مخالفت کرے گا (ابن ماجہ، ترمذی)۔ ⑧ اپنے بھائی پر لعن طعن نہ کرو ورنہ اللہ سبحانہ تقدس اس پر رحم کر دے گا اور تجھے اس گناہ میں مبتلا کر دے گا (ترمذی)۔ ⑨ جو بالشت بھر زمین ظلماً کسی سے لے لے تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا (متفق علیہ)۔ ⑩ ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے عذاب دی گئی جسے اس نے باندھے رکھا حتیٰ کہ بھوک سے مر گئی۔ اسے نہ تو کھانا دیتی تھی اور نہ چھوڑتی تھی تاکہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی (متفق علیہ)۔ ⑪ قیامت کے دن سب سے پہلے ناحق خون کے بارے میں لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا (بخاری)۔ ⑫ اگر آسمان و زمین والے ایک مرد مومن کے خون میں شریک ہو جائیں تو سب کو اللہ سبحانہ تقدس جہنم میں اوندھا کر کے ڈال دے گا (ترمذی)۔ ⑬ جس نے کسی کی زمین میں سے کچھ بھی ناحق لیا قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا (بخاری)۔ ⑭ خبردار! تم لوگ ظلم نہ کرنا اور سن لو کہ کسی کا مال بغیر اس کی خوشی کے حلال نہیں (بیہقی، دارقطنی)۔ ⑮ جو شخص پرایا (یعنی کسی کا) مال لے لے گا تو وہ قیامت کے دن اللہ سبحانہ تقدس سے کوڑھی ہو کر ملے گا (طبرانی)۔ ⑯ ظلم قیامت کے دن کی تاریکیاں ہیں اور ظلم کرنے والا قیامت کے دن سخت مصیبتوں اور تاریکیوں میں گھرا ہوا ہوگا (متفق علیہ)۔ ⑰ جس کے ذمہ اس کے بھائی کا کوئی حق ہو تو وہ آج (دنیا میں) اسے معاف کروا لے، اس سے پہلے کہ نہ اشرفی ہوگی نہ روپیہ بلکہ اس کے عملِ صالح کو بقدر حق لے کر دوسرے کو دیدیے جائیں گے اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو دوسرے کے گناہ اس پر لاد دیے جائیں گے (بخاری)۔ ⑱ جس نے اپنی قسم سے مسلمان کا حق مار لیا تو اللہ سبحانہ تقدس نے اس کے لیے آگ لازم کر دی اور

www.HaqWaliSarkar.com

اس پر جنت حرام کردی۔عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !اگر چہ وہ معمولی چیز ہو۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر چہ پیلو کی شاخ ہی ہو(مسلم)۔ (19) اِمعہ نہ بنو کہ یہ کہنے لگو کہ لوگ اگر ہمارے ساتھ احسان کریں گے تو ہم بھی احسان کریں گے اور اگر لوگ ہم پر ظلم کریں گے تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے بلکہ اپنے نفس کو اس بات پر جماؤ کہ لوگ احسان کریں تو تم بھی احسان کرو اور اگر برائی کریں تو تم ظلم نہ کرو(ترمذی)۔ (20) مظلوم کی بددعا سے بچو کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس سے اپنا حق مانگے گا اور کسی حق والے کے حق سے اللہ سبحانہ تقدس منع نہیں کرے گا(بیہقی)۔ (21) جو شخص ماں اور اس کے بچے میں جدائی ڈالے تو اللہ سبحانہ تقدس قیامت کے دن اس کے اور اس کے پیاروں کے درمیان جدائی کر دے گا(ترمذی،دارمی)۔ (22) تمہیں معلوم ہے کہ مفلس کون ہے؟ عرض کیا گیا کہ ہم میں مفلس وہ ہے کہ نہ اس کے پاس روپیہ ہے نہ متاع۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت میں مفلس شخص وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ (اور مزید نیک اعمال) لے کر آئے گا لیکن وہ اس طرح آئے گا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھالیا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا لہٰذا اس کی نیکیاں ان کو دے دی جائیں گی اور اگر لوگوں کے حقوق پورے ہونے سے پہلے نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان لوگوں کی خطائیں اس پر ڈال دی جائیں گی اور پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا(مسلم)۔

ناراضگی رکھنا

(1) کسی شخص کو یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن رات سے زیادہ چھوڑے (یعنی ناراض رہے) کہ جب دونوں ملیں تو یہ اس سے اور وہ اس سے منہ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے (متفق علیہ)۔ (2) جو اپنے مسلمان بھائی کو ایک سال چھوڑے رہے (یعنی ناراض رہے) تو وہ اس کو قتل کرنے کی طرح ہے(ابوداؤد)۔ (3) مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے (یعنی ناراض رہے) تو جو شخص تین دن سے زیادہ چھوڑے اور پھر مرجائے تو وہ آگ میں داخل ہوگا(احمد،ابوداؤد)۔

www.HaqWaliSarkar.com

④ کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے (یعنی ناراض رہے) تو اگر ان پر تین دن گزر جائیں تو یہ اس سے ملے اور اسے سلام کرے، پھر اگر وہ بھی اسے سلام کا جواب دے دے تو دونوں ثواب میں شریک ہو گئے اور اگر جواب نہ دے تو وہ گناہ کے ساتھ لوٹا اور جس نے سلام کیا تھا وہ چھوڑنے (ناراض رہنے کے گناہ) سے نکل گیا (ابوداؤد)۔ ⑤ تین شخص ہیں جن کی نماز ان کے سروں سے بالشت بھر اونچی نہیں اُٹھتی، ایک وہ شخص جو کسی ایسی قوم کی امامت کرے جو اس سے ناراض ہو، دوسری وہ عورت جو اس حال میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس پر ناراض ہو اور تیسرا آپس میں ناراض رہنے والے مسلمان (ابن ماجہ)۔ ⑥ اللہ سبحانہ تقدس شعبان کی پندرھویں شب میں اپنے بندوں پر خاص تجلی فرماتا ہے اور جو استغفار کرتے ہیں ان کی مغفرت کرتا ہے اور جو رحم کی درخواست کرتے ہیں ان پر رحم کرتا ہے اور عداوت والوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے (بیہقی)۔ ⑦ پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جس بندہ نے شرک نہ کیا ہو اس کی مغفرت کی جاتی ہے، مگر جو شخص ایسا ہے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہے تو ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہیں مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں (احمد، ابوداؤد، ترمذی)۔

صلہ رحمی، قطع رحمی

① جو اللہ سبحانہ تقدس اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے (بخاری)۔ ② جسے یہ پسند ہو کہ اس کا رزق کشادہ اور عمر دراز کر دی جائے تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے (بخاری)۔ ③ جسے یہ پسند ہو کہ اس کی عمر میں اضافہ ہو، اس کا رزق فراخ کر دیا جائے اور اس سے بری موت دور کر دی جائے تو اسے چاہیے کہ اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے (احمد)۔ ④ اللہ سبحانہ تقدس صدقہ اور صلہ رحمی کی وجہ سے عمر میں اضافہ فرماتا ہے اور بری موت اور ہر ناپسندیدہ اور قابلِ احتراز شے دور فرما دیتا ہے (مسند ابویعلیٰ)۔ ⑤ صحابہ نے عرض کیا کہ لوگوں میں سب سے اچھا کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان میں سب سے زیادہ اپنے رب

www.HaqWaliSarkar.com

سے ڈرنے والا، سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے والا اور سب سے زیادہ برائی سے منع کرنے والا (بیہقی)۔ ⑥ صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو دوسرے کی صلہ رحمی کا بدلہ دے (یعنی صرف ملنے جلنے والے رشتہ داروں سے میل ملاپ برقرار رکھے) بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے کہ جب اس سے قطع رحمی کی جائے تب بھی صلہ رحمی کرے (یعنی جو رشتہ دار تعلقات توڑنے کی کوشش کرے ان سے بھی میل ملاپ برقرار رکھے) (بخاری)۔ ⑦ نیکی اور صلہ رحمی کا ثواب سب سے جلدی ملتا ہے اور سب سے جلدی سزا نافرمانی اور قطع رحمی کی ملتی ہے (ابن ماجہ)۔ ⑧ قطع رحمی، خیانت اور جھوٹ سے بڑھ کر کسی گناہ کی سزا دینے میں اللہ سبحانہ تقدس جلدی نہیں فرماتا کہ آخرت میں بھی اس کی سزا دیتا ہے اور دنیا میں بھی دیتا ہے اور بے شک ثواب کے اعتبار سے سب سے جلدی صلہ رحمی کا ثواب ملتا ہے یہاں تک کہ کسی کے گھر والے فقیر ہوں اور آپس میں صلہ رحمی کریں تو ان کے اموال بڑھ جائیں گے اور تعداد بھی زیادہ ہو جائے گی (الترغیب والترھیب)۔ ⑨ جس گناہ کی سزا دنیا میں بھی جلد ہی دے دی جائے اور اس کے لیے آخرت میں بھی عذاب کا ذخیرہ رہے، وہ بغاوت اور قطع رحمی سے بڑھ کر نہیں (ترمذی، ابوداؤد)۔ ⑩ اللہ سبحانہ تقدس نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو رحم (رشتہ داری) نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ اے رب! یہ میرا کھڑا ہونا تجھ سے قطع رحمی سے پناہ مانگنے کا سبب ہے۔ تو اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ کیا تو اس سے راضی نہیں کہ جو تجھ سے تعلق جوڑے گا میں اس سے جوڑوں گا اور جو تجھ سے تعلق توڑے گا میں اس سے توڑوں گا؟ اس نے عرض کیا کہ ہاں کیوں نہیں میں راضی ہوں۔ اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ یہ تیرے لیے ہے (مسلم)۔ ⑪ سرکشی اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس دنیا میں فوراً اس گناہ کے کرنے والے کو سزا دے اور اس کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی سزا دے (ترمذی)۔ ⑫ قطع رحمی (رشتوں کو توڑنے والا) کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا (مسلم)۔ ⑬ ہر جمعرات اور جمعہ کی رات بنی آدم کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں پس قطع رحمی کرنے والے کا عمل قبول نہیں کیا جاتا (احمد)۔ ⑭ اے مسلمانوں کے گروہ! اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو کیونکہ کسی نیکی کا ثواب صلہ رحمی سے جلدی نہیں ملتا اور سرکشی سے بچو کیونکہ کسی گناہ کی سزا سرکشی کی سزا سے زیادہ جلدی نہیں ملتی اور والدین کی نافرمانی سے بچو کیونکہ جنت کی خوشبو ہزار سال کی مسافت سے آئے گی اور اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! والدین کا نافرمان، قطع رحمی کرنے والا، بوڑھا زانی اور تکبر

www.HaqWaliSarkar.com

سے تہبند کو لٹکانے والا اس کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا کیونکہ بے شک کبریائی اللہ رب العالمین کے لیے ہے (المعجم الاوسط)۔ (15) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مجلس میں ارشاد فرمایا کہ ہمارے ساتھ قطع رحمی کرنے والا نہ بیٹھے۔ چنانچہ ایک نوجوان محفل سے اٹھ کر اپنی خالہ کے پاس آیا کہ ان کے درمیان کوئی رنجش تھی اور اس نوجوان نے اپنی خالہ سے معافی مانگی اور خالہ نے بھی اسے معاف کر دیا۔ پھر وہ دوبارہ مجلس میں واپس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس قوم پر رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں قطع رحمی کرنے والا ہو (الترغیب و الترھیب)۔ (16) (رحمت کے) فرشتے اس قوم پر نہیں آتے جس میں قطع رحمی کرنے والا ہو (الترغیب و الترھیب)۔ (17) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مجلس میں ارشاد فرمایا کہ میں قطع تعلق کرنے والے کو اللہ سبحانہ تقدس کی قسم دیتا ہوں کہ وہ ہمارے درمیان سے اٹھ جائے کیونکہ ہم اپنے رب سے دعا کرنے والے ہیں اور یقیناً آسمان کے دروازے قطع رحمی کرنے والے پر بند کر دیئے جاتے ہیں (الترغیب و الترھیب)۔ (18) رشتہ داری عرش سے معلق ہو کر (یعنی لٹک کر) کہتی ہے کہ جس نے مجھے جوڑا اللہ سبحانہ تقدس اسے جوڑے گا اور جس نے مجھے توڑا اللہ سبحانہ تقدس اسے توڑے گا (مسلم)۔ (19) اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں اور میں نے رحم (رشتہ داری) کو پیدا کیا اور اس کا نام اپنے نام پر رکھا، پس جس نے اسے جوڑا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے اسے توڑا میں اسے توڑوں گا (ترمذی)۔ (20) سود سے بڑھ کر گناہ کسی مسلمان کی ناحق بے عزتی کرنا ہے اور رشتہ داری ایک شاخ ہے جس کا تعلق رحمٰن سے ہے پس جس نے اسے توڑا اللہ سبحانہ تقدس اس پر جنت حرام فرما دے گا (احمد)۔ (21) جس کے قرابت دار کمزور (یعنی غریب) ہوں اور وہ ان پر احسان نہ کرے اور اپنا صدقہ غیروں کو دے دے تو اللہ سبحانہ تقدس نہ تو اس کا صدقہ قبول فرمائے گا اور نہ ہی بروز قیامت اس کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا (المعجم الاوسط)۔ (22) اپنے قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو اگرچہ سلام کرنے کے ساتھ ہی ہو (بیہقی)۔ (23) تین شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے، شراب کی مداومت کرنے والا اور قاطع رحم اور جادو کی تصدیق کرنے والا (احمد)۔ (24) پیر اور جمعرات کو اللہ سبحانہ تقدس کے حضور لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں اور وہ سب کی مغفرت فرما دیتا ہے مگر وہ دو شخص جو باہم عداوت رکھتے ہیں اور وہ شخص جو قطع رحمی کرنے والا ہے اس کی مغفرت نہیں فرماتا (طبرانی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

شراب پینا

(1) اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ قسم ہے میری عزت کی کہ جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا میں اس کو اتنی ہی پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے اسے چھوڑے گا میں اسے حوضِ قدس سے پلاؤں گا (احمد)۔ (2) شراب سے بچو کہ وہ ہر بُرائی کی کنجی ہے (حاکم)۔ (3) جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے وہ تھوڑی بھی حرام ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ (4) اللہ سبحانہ تقدس نے تین لوگوں پر جنت حرام کردی، ایک شراب کی مداومت کرنے والا اور دوسرا والدین کی نافرمانی کرنے والا اور تیسرا دَیُّوث جو کہ اپنے اہل وعیال میں بے حیائی کی بات دیکھے اور منع نہ کرے (نسائی، احمد، حاکم)۔ (5) شراب کی مداومت کرنے والا جب مرے گا تو اللہ سبحانہ تقدس سے ایسے ملے گا جیسا بت پرست (احمد)۔ (6) میری امت میں کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور رکھیں گے اور ان کے سروں پر باجے بجائے جائیں گے اور گانے والیاں گائیں گی۔ یہ لوگ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے اور ان میں سے کچھ لوگ بندر اور سور بنا دیے جائیں گے (ابن ماجہ)۔ (7) میری امت کے کچھ لوگ خمر (شراب) پئیں گے اور اس کا نام کچھ دوسرا رکھ لیں گے (ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ (8) تین شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے، ایک شراب کا عادی اور دوسرا قطع رحمی کرنے والا اور تیسرا جادو کی تصدیق کرنے والا (احمد)۔ (9) قیامت کے دن اللہ سبحانہ تقدس تین لوگوں پر نظرِ رحمت نہ فرمائے گا، ایک والدین کا نافرمان اور دوسرا شراب کا عادی اور تیسرا اپنی عطا پر احسان جتلانے والا (حاکم)۔ (10) شرابی جنت میں داخل نہ ہوگا (صحیح ابن حبان)۔ (11) حضرت جبرائیل حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ سبحانہ تقدس نے شراب پر لعنت بھیجی ہے، اس کے نچوڑنے والے پر اور نچڑوانے والے پر، اس کے پینے والے پر، اس کے لانے والے پر اور جس کے لئے لائی جائے اس پر، اس کے بیچنے والے پر اور اس کے خریدنے والے پر، اس کے پلانے والے پر اور اس کے پلانے کا مطالبہ کرنے والے پر (صحیح ابن حبان)۔ (12) جو شخص دنیا میں شراب پینے کا عادی ہوگا وہ جنت کی

www.HaqWaliSarkar.com

شراب سے محروم رہے گا (متفق علیہ)۔ ⑬ شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا (متفق علیہ)۔ ⑭ جو شخص بھی شراب پیتا ہے چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اور اگر اس کا انتقال ہو جائے اس حال میں کہ مثانہ میں اس شراب کا کچھ بھی حصہ باقی ہے تو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا اور اگر چالیس دن کے اندر مر گیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی (حاکم، طبرانی)۔

ہنسنا

① زیادہ نہ ہنسو اس لئے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے (احمد، ترمذی)۔ ② اگر تم لوگ ان حقیقتوں کو جانتے جن کو میں جانتا ہوں تو بہت زیادہ روتے اور کم ہنستے (بخاری)۔ ③ زیادہ ہنسنے سے بچو کیونکہ یہ دل کو مردہ اور چہرے کے نور کو غارت کر دیتا ہے (بیہقی)۔

وسوسہ

① اللہ سبحانہ تقدس نے میری امت کے لوگوں کے قلوب میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو معاف کر دیا جب تک کہ وہ ان پر عمل نہ کریں یا ان کا تذکرہ نہ کریں (متفق علیہ)۔ ② صحابہ کرام حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمارے دلوں میں ایسے وسوسے آتے ہیں جن کو ہم زبان پر لانا بہت بُرا اور گناہ سمجھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا ایسا واقعی تم پر گزرا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو کھلا ہوا ایمان ہے (مسلم)۔ ③ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا کہ میں اپنے دل میں ایسے خیالات محسوس کرتا ہوں کہ ان کو بولنے سے جل کر کوئلہ ہو جانا زیادہ پسند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ہے جس نے ان خیالات کو وسوسہ بنا دیا (ابوداؤد)۔

www.HaqWaliSarkar.com

گواہی دینا

❶ کبیرہ گناہ یہ ہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس کے ساتھ شریک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا (متفق علیہ)۔ ❷ سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو لوگ ان کے بعد ہیں اور پھر وہ جو ان کے بعد ہیں اور پھر ایسی قوم آئے گی کہ اُن کی گواہی قسم پر سبقت کرے گی اور قسم گواہی پر یعنی جھوٹی گواہی دینے اور جھوٹی قسم کھانے میں بے باک ہوں گے (متفق علیہ)۔ ❸ جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ سبحانہ تقدس اُس کے لیے جہنم واجب کر دے گا (ابن ماجہ)۔ ❹ جس شخص نے ایسی گواہی دی جس سے کسی مسلم مرد کا مال ہلاک ہو جائے یا کسی کا خون بہایا جائے تو اُس نے اپنے پر جہنم واجب کر لیا (طبرانی)۔ ❺ جو گواہی کے لیے بلایا گیا اور اس نے گواہی چھپائی یعنی ادا کرنے سے گریز کیا تو وہ ویسا ہی ہے جیسا جھوٹی گواہی دینے والا (طبرانی)۔

حاکم بننا

❶ جو قضا (یعنی قاضی بنائے جانے) کا طالب ہو اور اس کی درخواست کرے تو وہ اپنے نفس کی طرف سپرد کر دیا جائے گا اور جس کو مجبور کر کے قاضی بنایا جائے تو اللہ سبحانہ تقدس اُس کے پاس فرشتہ بھیجے گا جو اس کو ٹھیک چلائے گا (ابن ماجہ، ترمذی، ابوداؤد)۔ ❷ حاکم غصہ کی حالت میں دو شخصوں کے مابین فیصلہ نہ کرے (متفق علیہ)۔ ❸ حاکم نے فیصلہ کرنے میں کوشش کی اور ٹھیک فیصلہ کیا تو اس کے لیے دو ثواب ہیں اور اگر کوشش کر کے (غور و فکر کر کے) فیصلہ کیا اور غلطی ہو گئی تو اس کو ایک ثواب ہے (متفق علیہ)۔ ❹ قاضی تین (قسم کے) ہیں، ایک جنت میں اور دو جہنم میں جائیں گے، جو قاضی جنت میں جائے گا وہ ہے جس نے حق کو پہچانا اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا اور جس نے حق کو پہچانا مگر فیصلہ حق کے خلاف کیا وہ جہنم میں ہے اور جس نے بغیر جانے اور پوچھے فیصلہ کر دیا وہ بھی جہنم میں

www.HaqWaliSarkar.com

ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ ❺ قاضی کے ساتھ اللہ سبحانہ تقدس ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے اور جب وہ ظلم کرتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس سے جدا ہو جاتا ہے اور شیطان اُس کے ساتھ ہو جاتا ہے (ترمذی، ابن ماجہ)۔ ❻ قاضی جب اپنے اجلاس میں بیٹھتا ہے تو دو فرشتے اُترتے ہیں جو اسے ٹھیک راستہ پر لے چلنا چاہتے ہیں اور توفیق دیتے ہیں اور رہنمائی کرتے ہیں جب تک وہ ظلم نہ کرے اور جب ظلم کرتا ہے تو وہ فرشتے چلے جاتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں (بیہقی)۔ ❼ اے لوگو! تم میں جو کوئی ہمارے کسی کام پر مقرر ہوا اور وہ ایک سوئی یا اس سے بھی کم کوئی چیز ہم سے چھپائے گا وہ خائن (خیانت کرنے والا) ہے اور قیامت کے دن اُسے لے کر آئے گا۔ انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنا یہ کام مجھ سے واپس لے لیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا وجہ ہے؟ صحابی نے عرض کیا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا ایسا فرماتے سنا ہے (اس لیے میں اس کو چھوڑنا چاہتا ہوں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں یہ کہتا ہوں جس کو ہم کسی کام پر عامل بنائیں تو وہ تھوڑا یا زیادہ جو کچھ ہو ہمارے پاس لائے اور پھر جو کچھ ہم اسے دیں اُسے لے لے اور جس سے منع کیا جائے اس سے باز رہے (مسلم، ابوداؤد)۔ ❽ جو شخص لوگوں کے مابین حکم (یعنی فیصلہ) کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ فرشتہ اُس کی گدی (گردن کا پچھلا حصہ) پکڑے ہوئے ہوگا اور پھر وہ فرشتہ اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھائے گا (اس انتظار میں کہ اس کے لیے کیا حکم ہوتا ہے) اگر یہ حکم ہوگا کہ ڈال دے تو ایسے گڑھے میں ڈالے گا کہ چالیس برس تک گرتا ہی رہے گا یعنی چالیس برس میں تہہ تک پہنچے گا (احمد، ابن ماجہ، بیہقی)۔ ❾ حکومت نہ مانگو کیونکہ اگر تم (اپنی) طلب سے حکومت دیئے گئے تو تم اس کے حوالے کر دیئے جاؤ گے اور اگر تم بغیر طلب کے حکومت دیئے گئے تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی (متفق علیہ)۔ ❿ جیسے تم ہو گے ویسے ہی حکام تم پر حاکم بنائے جائیں گے (بیہقی)۔ ⓫ تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن نہ تو اللہ سبحانہ تقدس کلام کرے گا، نہ ان کو پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، ایک بوڑھا زناکار، دوسرا بادشاہ کذاب اور تیسرا محتاج متکبر (مسلم)۔ ⓬ اللہ سبحانہ تقدس چار بندوں کو ناپسند فرماتا ہے۔ پہلا وہ تاجر جو بہت زیادہ قسمیں کھانے والا ہو، دوسرا تکبر کرنے والا فقیر، تیسرا بوڑھا زانی اور چوتھا ظالم حکمران (نسائی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

خواب

(1) نبوت سے بشارتوں کے سوا کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ بشارتیں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھے خواب (بخاری)۔ (2) اچھا خواب نبوت کے حصوں میں سے چھیالیسواں حصہ ہے (متفق علیہ)۔ (3) مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے (ترمذی)۔ (4) خواب تین طرح کے ہیں۔ ایک نفسانی خیالات سے، دوسرا شیطان کی طرف سے اور تیسرا اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے بشارتیں (متفق علیہ)۔ (5) تم میں سب سے زیادہ سچے خواب والا وہ ہے جو تم میں گفتگو کے اعتبار سے سب سے سچا ہو (احمد)۔ (6) نیک خواب اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں۔ پس جب کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور شیطان سے پناہ طلب کرے تو پھر وہ خواب اس کو ضرر نہیں دے گا اور شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا (بخاری)۔ (7) جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خوب دیکھے جو اسے پسند ہو تو وہ اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے ہے اور وہ اس پر اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا کرے اور وہ اس خواب کو بیان کرے اور جب وہ کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اور وہ اس کے شر سے اللہ سبحانہ تقدس کی پناہ طلب کرے اور وہ خواب کسی کے سامنے بیان نہ کرے پھر وہ خواب اس کو ضرر نہیں دے گا (بخاری)۔ (8) جب قیامت کا وقت نزدیک ہوگا تو نیک مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا (بخاری)۔

جلد بازی

(1) توقف (جلد بازی نہ کرنا) ہر چیز میں بہتر ہے لیکن آخرت کے کام میں بہتر نہیں (ابوداؤد)۔ (2) جلد بازی نہ کرنا اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے ہے اور جلد بازی کرنا شیطان کی طرف سے ہے (ترمذی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

تصویر سازی

❶ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے (متفق علیہ)۔ ❷ اس گھر میں فرشتے نہیں آتے جس میں تصویر ہو اور نہ اس میں جس میں کتا اور جنبی (جس پر غسل فرض ہو) ہو (نسائی، ابوداؤد)۔ ❸ تصویروں والے لوگ قیامت کے دن عذاب دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا انہیں زندہ کرو (متفق علیہ)۔ ❹ اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک سخت عذاب والے تصویر بنانے والے ہیں (متفق علیہ)۔ ❺ ہر تصویر ساز (فوٹو گرافر) آگ میں ہوگا ہر تصویر کے عوض جو وہ بنائے گا اور ایک ذات بنائی جائے گی جو اسے دوزخ میں عذاب دے گی (متفق علیہ)۔ ❻ جو تصویر بنائے تو اسے عذاب دیا جائے گا اور مکلف کیا جائے گا کہ اس میں روح پھونکے حالانکہ وہ پھونکنے والا نہیں (بخاری)۔

اشعار

❶ بعض اشعار حکمت ہیں (بخاری)۔ ❷ شعر ایک کلام ہے، اگر اچھا ہے تو اچھا ہے اور اگر برا ہے تو برا ہے (دار قطنی)۔ ❸ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت سے فرماتے کہ تم میری طرف سے جواب دو اور عرض کرتے کہ یا الٰہی! تو روح القدس سے حسان رضی اللہ عنہ کی تائید فرما (متفق علیہ)۔ ❹ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کرو کہ جبرائیل تمہارے ساتھ ہیں (متفق علیہ)۔ ❺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ روح القدس ہمیشہ تمہاری تائید میں ہیں جب تک تم اللہ سبحانہ تقدس اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے مدافعت (تردید) کرتے رہو گے (مسلم)۔ ❻ شیطان کو پکڑو کہ آدمی کا جوف (پیٹ) پیپ سے بھرا ہو، یہ اس سے بہتر ہے کہ (دنیاوی)

www.HaqWaliSarkar.com

شعروں سے بھرا ہو (مسلم)۔

کھانا کھانے کا بیان

❶ جب کوئی شخص مکان میں آئے اور داخل ہوتے وقت اور کھانے کے وقت اس نے بسم اللہ پڑھ لی تو شیطان اپنی ذُرِّیَّت (اولاد) سے کہتا ہے کہ اس گھر میں نہ تمہیں رہنا ملے گا اور نہ کھانا ملے گا اور اگر داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی تو شیطان کہتا ہے اب تمہیں رہنے کی جگہ مل گئی اور کھانے کے وقت بھی بسم اللہ نہ پڑھی تو شیطان کہتا ہے کہ رہنے کی جگہ بھی ملی اور کھانا بھی ملا (مسلم)۔ ❷ کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا (ہاتھ دھونا اور کلی کرنا) محتاجی کو دور کرتا ہے اور یہ مرسلین کی سنتوں میں سے ہے (طبرانی)۔ ❸ جو یہ پسند کرے کہ اللہ سبحانہ تقدس اس کے گھر میں خیر زیادہ کرے تو جب کھانا کھانے کے لیے حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب کھانا اٹھایا جائے تو اس وقت بھی وضو کرے یعنی ہاتھ منہ دھولے (کلی کرے) (ابن ماجہ)۔ ❹ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے شیطان کے لئے وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے (مسلم)۔ ❺ جس کھانے پر اللہ سبحانہ تقدس کا نام وذکر نہ کیا ہو وہ بیماری ہے اور اس میں برکت نہیں ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اگر ابھی دستر خوان نہ اٹھایا گیا ہو تو بسم اللہ پڑھ کر کچھ کھالے اور دستر خوان اٹھایا گیا ہو تو بسم اللہ پڑھ کر انگلیاں چاٹ لے (ابن عساکر)۔ ❻ جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ سبحانہ تقدس کا نام لے اور ذکر کرے اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے اور اگر شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا بھول جائے تو یوں کہے بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ (حاکم، ابوداؤد، ترمذی)۔ ❼ کھانے کو ٹھنڈا کرلیا کرو کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہے (حاکم)۔ ❽ مجتمع (اکٹھے) ہو کر کھانا کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو کہ تمہارے لیے اس میں برکت ہوگی (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم)۔ ❾ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم کھاتے ہیں اور پیٹ نہیں بھرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شاید تم الگ الگ کھاتے ہوگے؟ عرض کیا گیا کہ ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اکٹھے ہو کر کھاؤ اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھو کہ اس سے کھانے میں

www.HaqWaliSarkar.com

برکت ہو گی (ابن ماجہ)۔ (10) اکٹھے ہو کر کھاؤ اور الگ الگ نہ کھاؤ کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے (ابن ماجہ)۔ (11) ایک شخص بغیر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے کھانا کھا رہا تھا اور جب وہ کھا چکا اور صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا تو لقمہ اٹھایا اور یہ کہا بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ شیطان اس شخص کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا اور جب اس نے اللہ سبحانہ تقدس کا نام لیا اور ذکر کیا تو جو کچھ اس شیطان کے پیٹ میں تھا اس نے اُگل دیا (ابوداؤد)۔ (12) کوئی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھانا کھائے اور نہ پانی پیئے کہ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا طریقہ ہے (مسلم)۔ (13) بندہ کو چاہیے کہ داہنے ہاتھ سے کھائے اور داہنے ہاتھ سے پیئے اور داہنے ہاتھ سے لے اور داہنے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے، بائیں ہاتھ سے پیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے لیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے دیتا ہے (ابن ماجہ)۔ (14) جو شخص بائیں ہاتھ کے ذریعے کھاتا ہے اس کے ساتھ شیطان کھاتا ہے اور جو شخص بائیں ہاتھ کے ذریعے پیتا ہے اس کے ساتھ شیطان پیتا ہے (احمد، طبرانی)۔ (15) تین انگلیوں سے کھانا انبیاء کرام کا طریقہ ہے (الجامع الصغیر)۔ (16) اے علی (رضی اللہ عنہ)! اپنے کھانے کا آغاز نمک سے کرو تو نمک پر ہی اسے ختم کرو کیونکہ نمک ستر بیماریوں کی شفا ہے۔ (17) تین لقمے نمکین کھانے سے پہلے اور تین لقمے کھانے کے بعد بنی آدم کو بہتر بلاؤں سے محفوظ کرتا ہے۔ (18) جو شخص کھانے کے بعد برتن کو چاٹ لے گا تو وہ برتن اس کے لیے استغفار کرے گا (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ (19) شیطان تمہارے ہر کام میں حاضر ہو جاتا ہے اور کھانے کے وقت بھی حاضر ہو جاتا ہے لہٰذا اگر کسی شخص سے لقمہ گر جائے اور اس میں کچھ لگ جائے تو صاف کر کے کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو انگلیاں چاٹ لے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے (مسلم)۔ (20) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان میں تشریف لائے تو روٹی کا ٹکڑا نیچے پڑا ہوا دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پکڑا اور صاف کیا اور پھر کھا لیا اور ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کر نہیں آئی (ابن ماجہ)۔ (21) روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمان و زمین کی برکات سے ہے اور جو شخص دسترخوان سے گری ہوئی روٹی کو کھا لے گا اس کی مغفرت ہو جائے گی (طبرانی)۔ (22) جو شخص دسترخوان پر گرا ہوا کھانا کھاتا ہے تو اس کی اولاد خوشنما چہروں والی پیدا

www.HaqWaliSarkar.com

ہوتی ہے اور وہ فقر سے محفوظ رہتا ہے (احیاء العلوم)۔ (23) جو کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑے اٹھا کر کھائے تو فراخی (خوشحالی) کی زندگی گزارتا ہے اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد بھی کم عقلی سے حفاظت رہتی ہے (کنز العمال)۔ (24) اللہ سبحانہ تقدس اس بندہ سے راضی ہوتا ہے کہ جب کھانے کا لقمہ کھاتا ہے تو اس پر اللہ سبحانہ تقدس کی حمد کرتا ہے اور جب پانی پیتا ہے تو اس پر اللہ سبحانہ تقدس کی حمد کرتا ہے (مسلم)۔ (25) کھانا کھانے والا شکر گزار ویسا ہی ہے جیسا روزہ دار صبر کرنے والا شخص ہو (ترمذی)۔ (26) کھانے کی برکت اس کے پہلے وضو کرنے اور اس کے بعد وضو (یعنی ہاتھ دھونا اور کلی کرنا ہے) کرنے میں ہے (ابوداؤد، ترمذی)۔ (27) کھانا کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا برکت ہے (طبرانی)۔ (28) کھانے کے وقت جوتے اتار لو کہ یہ سنتِ جمیلہ (اچھا طریقہ) ہے (حاکم)۔ (29) کھانا رکھا جائے تو جوتے اتار لو کہ اس میں تمہارے پاؤں کے لیے راحت ہے (حاکم)۔ (30) میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا (بخاری)۔ (31) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے کو کبھی عیب نہیں لگایا (یعنی بُرا نہیں کہا) اگر خواہش ہوئی تو کھالیا ورنہ چھوڑ دیا (متفق علیہ)۔ (32) آدمی اپنے پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں بھرتا اور آدمی کو اپنی پیٹھ سیدھی رکھنے کے لیے چند لقمے ہی کافی ہیں اور اگر اس سے زیادہ کھانا ضروری ہو تو ایک تہائی کھانے کے لیے، ایک تہائی پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے رکھو (طبرانی)۔ (33) کم ہنسنے اور کم کھانے کے ذریعے اپنے دلوں کو زندہ کرو اور بھوکا رہنے کے ذریعے انہیں پاک کرو تو یہ دل صاف اور نرم ہو جائیں گے (احیاء العلوم)۔ (34) زیادہ کھانے اور پینے کے ذریعے اپنے دل کو مردہ نہ کرو کہ دل کھیتی کی طرح ہے کہ جب اسے زیادہ پانی ملے تو وہ خراب ہو جاتی ہے (احیاء العلوم)۔ (35) جو شخص کم کھائے گا اس کا پیٹ صحیح اور دل صاف ہو جائے گا اور جو زیادہ کھائے گا اس کا پیٹ بیمار اور دل سخت ہو جائے گا (تاریخ ابن عساکر)۔ (36) مومن ایک آنت میں کھاتا ہے لیکن کافر یا منافق سات آنتوں میں کھاتا ہے (یعنی بسیار خور ہوتا ہے) (متفق علیہ)۔ (37) جو شخص چاندی یا سونے کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ اُتارتا ہے (مسلم، ابوداؤد)۔ (38) جب دسترخوان چنا جائے تو کوئی شخص دسترخوان سے نہ اٹھے جب تک دسترخوان نہ اٹھا لیا جائے اور کھانے سے ہاتھ نہ کھینچے اگرچہ کھانا کھا چکا ہو کہ جب تک سب لوگ فارغ نہ ہو جائیں اور اگر ہاتھ روکنا ہی چاہتا ہے تو معذرت پیش کرے کیونکہ اگر بغیر معذرت کیے ہاتھ روک لے گا تو اس

www.HaqWaliSarkar.com

کے ساتھ دوسرا شخص جو کھانا کھا رہا ہے شرمندہ ہوگا اور وہ بھی ہاتھ کھینچ لے گا اور شاید ابھی اس کو کھانے کی حاجت باقی ہو (ابن ماجه)۔ (39) جس گھر سے لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اس گھر کی طرف خیر و برکت اس سے بھی زیادہ تیزی سے آتی ہے جس قدر تیزی سے چھری اونٹ کی کوہان تک جاتی ہے (ابن ماجه)۔ (40) جس نے کھانے کے بعد خلال کیا اس نے اللہ سبحانہ تقدس کو خوش کیا۔ (41) جو شخص کھانا کھائے اور (دانتوں میں کچھ رہ جائے تو) اسے اگر خلال سے نکالے تو تھوک دے اور زبان سے نکالے تو نگل جائے۔ جس نے ایسا کیا اچھا کیا اور نہ کیا تو بھی حرج نہیں (ابن ماجه، ابوداؤد، دارمی)۔ (42) میری امت کے ان افراد کے کیا کہنے جو وضو اور کھانے میں خلال کرتے ہیں (احمد، المعجم الکبیر)۔ (43) وہ اضافی کھانا جو داڑھوں کے درمیان پھنسا رہ جاتا ہے وہ داڑھوں کو کمزور کر دیتا ہے (لہٰذا خلال کرو) (طبرانی)۔ (44) جب کسی کے ہاتھ میں چکنائی کی بُو ہو اور بغیر ہاتھ دھوئے سو جائے اور اس کو کچھ تکلیف پہنچ جائے تو وہ خود اپنے آپ ہی کو ملامت کرے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجه)۔ (45) شام کا کھانا ضرور کھاؤ اگرچہ مٹھی بھر کھجوریں ہی ہوں کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنا بوڑھا کر دیتا ہے (ترمذی)۔ (46) جس گھر میں کھجوریں ہیں اس گھر والے بھوکے نہیں اور جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس گھر والے بھوکے ہیں (مسلم)۔ (47) کدو استعمال کرو کیونکہ یہ دل کو مضبوط کرتا ہے اور دماغ کی صلاحیت میں اضافہ کرتا ہے اور مسور کی دال کھاؤ کیونکہ یہ دل کو نرم اور آنسوؤں کو زیادہ کرتی ہے اور اسے ستر انبیاء کرام کی زبانی پاکیزہ قرار دیا گیا ہے (مجمع الزوائد)۔ (48) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میٹھی چیزوں اور شہد کو پسند فرماتے تھے (بخاری)۔ (49) دنیا اور آخرت میں سالنوں کا سردار گوشت ہے اور دنیا اور آخرت میں مشروبات کا سردار پانی ہے اور دنیا اور آخرت میں راحت پہنچانے والی چیز قناعت ہے (طبرانی)۔

مہمانی

(1) تم صرف متقی شخص کا کھانا کھاؤ اور تمہارا کھانا بھی متقی ہی کھائے (ترمذی)۔ (2) جو شخص اللہ سبحانہ تقدس اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے (مسلم)۔ (3) مہمانی تین دن ہے

www.HaqWaliSarkar.com

اور مہمان کا جائزہ (پر تکلف کھانا) ایک دن اور ایک رات ہے اور اس (تین دن) کے بعد جو اتفاق پیش آئے تو وہ صدقہ ہے اور مہمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اتنے دنوں ٹھہرا رہے کہ میزبان کو تنگ کر ڈالے (ترمذی)۔ ❹ جس نے اپنے بھائی کی خواہش پوری کی تو اللہ سبحانہ تقدس اس کی مغفرت فرمادے گا اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کو خوش کیا اس نے اللہ سبحانہ تقدس کو خوش کیا (احیاء العلوم)۔ ❺ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جو چیز ہمارے پاس نہیں ہے اس کے بارے میں ہم مہمان کے لیے تکلف نہ کریں اور جو کچھ موجود ہو وہ پیش کردیں (احیاء العلوم)۔ ❻ مہمان کے لیے تکلف نہ کرو کیونکہ اس طرح تم اس سے نفرت کرنے لگو گے اور جو مہمان سے نفرت کرتا ہے وہ اللہ سبحانہ تقدس سے بغض رکھتا ہے اور جو اللہ سبحانہ تقدس سے بغض رکھتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اسے ناپسند رکھتا ہے (بیہقی)۔ ❼ اس کھانے پر (جو مہمانوں کے آگے سے بچ جائے) حساب نہیں ہوگا (احیاء العلوم)۔ ❽ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں ایک شخص کے یہاں گیا اور اس نے میری مہمانی نہیں کی۔ اب وہ میرے یہاں آئے تو کیا میں اس کی مہمانی کروں یا بدلہ لوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کی مہمانی کرو (ترمذی)۔ ❾ سنت یہ ہے کہ مہمان کو دروازہ تک رخصت کرنے جائے (ابن ماجہ)۔

پانی پینا

❶ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آبِ زم زم کا ایک ڈول لایا گیا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے کھڑے اسے پیا (متفق علیہ)۔ ❷ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی پینے میں تین بار سانس لیتے تھے (متفق علیہ)۔ ❸ ایک سانس میں پانی نہ پیو جیسے اونٹ پیتا ہے بلکہ دو اور تین مرتبہ میں پیو اور جب پیو تو بسم اللہ کہہ لو اور جب برتن کو منہ سے ہٹاؤ تو اللہ سبحانہ تقدس کی حمد کرو (ترمذی)۔ ❹ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا (ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ ❺ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشک کے دہانے سے منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے (مسلم)۔ ❻ کھڑے ہو کر ہرگز کوئی شخص پانی نہ پیئے اور جو بھول کر ایسا کر گزرے وہ قے کردے

www.HaqWaliSarkar.com

(جو پانی منہ میں ہو اسے باہر نکال دے) (مسلم)۔ ❼ اگر کھڑے ہو کر پینے والے شخص کو پتہ چل جائے کہ اس کے پیٹ میں کیا ہو رہا ہے تو وہ اسے قے کر دے (احمد)۔ ❽ ہاتھوں کو دھوؤ اور ان میں پانی پیو کہ ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ کوئی برتن نہیں (ابن ماجہ)۔ ❾ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کون سا مشروب زیادہ پاکیزہ ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میٹھا اور ٹھنڈا (احمد)۔ ❿ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پینے کی وہ چیز زیادہ پسند تھی جو شیریں اور ٹھنڈی ہو (ترمذی)۔ ⓫ ساقی (جو لوگوں کو پانی پلا رہا ہے) کہ وہ سب کے آخر میں پیئے گا (مسلم، احمد، ترمذی)۔ ⓬ پانی کو چوس کر پیو کہ یہ خوش گوار اور زود ہضم ہے اور بیماری سے بچاؤ ہے (کنز العمال)۔ ⓭ دنیا اور آخرت میں سالنوں کا سردار گوشت ہے اور دنیا اور آخرت میں مشروبات کا سردار پانی ہے اور دنیا اور آخرت میں راحت پہنچانے والی چیز قناعت ہے (طبرانی)۔ ⓮ جب (پانی پینے والے) برتن کو منہ سے ہٹاؤ تو اللہ سبحانہ تقدس کی حمد کرو (ترمذی)۔

لباس پہننا

❶ جو شخص تکبر کے طور پر تہبند گھسیٹے (یعنی اتنا نیچا کر لے کہ زمین سے لگ جائے) اس کی طرف اللہ سبحانہ تقدس نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا (متفق علیہ)۔ ❷ سفید کپڑے پہنو کہ وہ زیادہ پاکیزہ اور بہت ستھرے ہیں اور بہت پسندیدہ ہیں اور اس میں اپنے مُردوں کو کفن دو (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)۔ ❸ کیا تم نہیں سنتے بے شک پرانے کپڑے پہننا ایمان سے ہے، بے شک پرانے کپڑے پہننا ایمان سے ہے (ابو داؤد)۔ ❹ جو دنیا میں شہرت کا لباس پہنے گا اسے اللہ سبحانہ تقدس قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا (ابن ماجہ، احمد، ابو داؤد)۔ ❺ وہ بہترین لباس جس میں تم اپنی قبروں اور اپنی مسجدوں میں اللہ سبحانہ تقدس سے ملو وہ سفید کپڑے ہیں (ابن ماجہ)۔ ❻ کسی نے عرض کیا کہ کوئی شخص چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کا اچھا جوتا ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے، تکبر تو حق کو جھٹلانا اور لوگوں کو ذلیل سمجھنا ہے

www.HaqWaliSarkar.com

(مسلم)۔ ⑦ جو جمال کا لباس (یعنی خوبصورت لباس) پہننا چھوڑ دے حالانکہ وہ اس پر قادر ہو اور ایک روایت میں ہے کہ عاجزی وانکساری کی وجہ سے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو عزت کا جوڑا پہنائے گا اور جو اللہ سبحانہ تقدس کے لیے نکاح کرے تو اللہ سبحانہ تقدس اسے بادشاہی کا تاج پہنائے گا (ابوداؤد)۔ ⑧ دنیا میں ریشم وہی (مرد) پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں (متفق علیہ)۔ ⑨ بے شک شیطان سرخ رنگ کو پسند کرتا ہے تو تم (مرد) سرخ رنگ سے بچو اور ہر اس لباس سے بچو جو شہرت والا ہو (المعجم الاوسط)۔ ⑩ ایک شخص اترانے کے طور پر تہبند گھسیٹ رہا تھا تو زمین میں دھنسا دیا گیا اور اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا (بخاری)۔ ⑪ ٹخنوں سے نیچے تہبند کا جو حصہ ہے وہ آگ میں ہے (بخاری)۔ ⑫ ناف کے نیچے اور گھٹنوں کے اوپر کا حصہ شرم گاہ ہے (احمد)۔ ⑬ عورت شرم گاہ ہے (یعنی اس کے لیے مکمل جسم کا پردہ ضروری ہے) اور جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاڑتا ہے (ترمذی)۔ ⑭ اے اسماء! جب عورت بالغہ ہو جاتی ہے تو اس کے جسم کا صرف یہ اور یہ حصہ دکھائی دینا جائز ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ فرمایا (ابوداؤد)۔ ⑮ مومن کا تہبند آدھی پنڈلیوں تک ہے اور اس کے اور ٹخنوں کے درمیان میں ہو تو اس میں بھی حرج نہیں اور اس سے جو نیچے ہو وہ آگ میں ہے اور اللہ سبحانہ تقدس قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا جو تہبند کو ازراہِ تکبر گھسیٹے (ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ ⑯ اللہ سبحانہ تقدس کو یہ بات پسند ہے کہ اس کی نعمت کا اثر بندہ پر ظاہر ہو (ترمذی)۔ ⑰ ایک صحابی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے کپڑے گھٹیا تھے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس مال نہیں ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کس قسم کا مال ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس کا دیا ہوا ہر قسم کا مال ہے، اونٹ، گائے، بکریاں، گھوڑے اور غلام وغیرہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ سبحانہ تقدس نے تمہیں مال دیا ہے تو اس کی نعمت وکرامت کا اثر تم پر دکھائی دینا چاہیے (احمد، نسائی)۔ ⑱ سونا اور ریشم میری اُمت کی عورتوں کے لیے حلال ہے اور مردوں پر حرام ہے (ترمذی، نسائی)۔ ⑲ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قمیص پہنتے تو داہنی طرف سے شروع کرتے (ترمذی)۔ ⑳ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مرد پر لعنت کی ہے جو عورت کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی ہے جو مردانہ لباس پہنتی ہے (ابوداؤد)۔ ㉑ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.HaqWaliSarkar.com

کی خدمت میں چند قبطی کپڑے لائے گئے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو دیا اور یہ فرمایا کہ اس کے دو ٹکڑے کرلو، ایک کی اپنی قمیص بنوالو اور ایک اپنی بی بی (بیوی) کو دے دینا کہ وہ اوڑھنی بنالے گی۔ جب وہ صحابی چلنے لگے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بی بی سے کہہ دینا کہ اس کے نیچے کوئی دوسرا کپڑا لگالے تاکہ بدن نہ جھلکے (یعنی بدن نظر نہ آئے) (ابوداؤد)۔ (22) اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تم کو دنیا سے اتنا کافی ہو جیسے سوار مسافر کا توشہ اور امیروں کی مجلس سے اپنے آپ کو بچاؤ اور کسی کپڑے کو پرانا نہ سمجھو حتیٰ کہ اسے پیوند لگالو (ترمذی)۔ (23) کیا تم نہیں سنتے؟ کیا تم نہیں سنتے؟ بے شک پرانے کپڑے پہننا ایمان کی نشانی ہے، بے شک پرانے کپڑے پہننا ایمان کی نشانی ہے (ابوداؤد)۔ (24) تیر اندازی کرو اور موٹا کپڑا پہنو اور (کبھی کبھی) برہنہ پاؤں چلو (المعجم الکبیر، المعجم الاوسط)۔ (25) کھاؤ پیو اور خیرات کرو اور پہنو کہ جب تک اس میں فضول خرچی اور تکبر نہ ملے۔ (احمد، نسائی، ابن ماجہ)۔ (26) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قَسّی (یہ ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے) اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا (مسلم)۔ (27) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا پہنا اور یہ دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ (ترجمہ:۔ تمام خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے کپڑا پہنایا کہ جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت کرتا ہوں) پڑھی اور پھر یہ کہا کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنتے وقت یہ پڑھے اور پرانے کپڑے کو صدقہ کردے تو وہ زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ سبحانہ تقدس کی حفاظت ونگہبانی میں رہے گا (ترمذی)۔

عمامہ باندھنا

(1) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمامہ باندھتے تو دونوں شانوں کے درمیان شملہ لٹکاتے (ترمذی)۔ (2) عمامہ باندھنا اختیار کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس کو پیٹھ کے پیچھے لٹکالو (بیہقی)۔ (3) ہمارے اور مشرکین کے مابین یہ فرق ہے کہ ہمارے عمامے ٹوپیوں پر ہوتے ہیں (ترمذی)۔ (4) عمامے عرب کے تاج ہیں جب عرب عمامہ چھوڑ

www.HaqWaliSarkar.com

دیں گے تو اپنی عزت اتار دیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس ان کی عزت اتار دے گا (الجامع الصغیر)۔ ❺ عمامہ باندھو کہ تمہارا حلم (نرمی و درگزر) بڑھے گا (المعجم الکبیر)۔ ❻ عمامہ باندھو تمہارا وقار زیادہ ہوگا اور عمامے عرب کے تاج ہیں (بیہقی)۔ ❼ عمامے مسلمان کے وقار اور عرب کی عزت ہیں جب عرب عمامے اتار دیں گے تو اپنی عزت اتار دیں گے۔ ❽ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمامہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ فرشتوں کے تاج ایسے ہوتے ہیں (کنز العمال)۔ ❾ عمامے باندھو اور اگلی امتوں یعنی یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو کہ وہ عمامہ نہیں باندھتے (بیہقی)۔ ❿ بے شک اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے فرشتے عمامہ والوں پر درود بھیجتے ہیں (مجمع الزوائد)۔ ⓫ عمامے کے ساتھ ایک جمعہ بغیر عمامے کے ستر جمعہ پڑھنے کے برابر ہے (الفردوس)۔ ⓬ ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے اور ہر پیچ کہ جو مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا (کنز العمال)۔ ⓭ عمامہ بیٹھ کر اور شلوار کھڑے ہو کر پہننے سے بھول اور محتاجی بڑھتی ہے (سبل الھدیٰ والرشاد)۔

جوتے پہننا

❶ جو شخص اللہ سبحانہ تقدس اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ جھاڑنے سے پہلے اپنے موزے نہ پہنے (طبرانی)۔ ❷ جب جوتا پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اُتارے کہ داہنا پہننے میں پہلے ہو اور اُتارنے میں پیچھے (متفق علیہ)۔ ❸ جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوئے ہے گویا وہ سوار (کم تھکنے والا) ہے (مسلم)۔ ❹ کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے یا دونوں اتار دے یا دونوں پہن لے (متفق علیہ)۔ ❺ جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو فقط ایک جوتا پہن کر نہ چلے بلکہ تسمہ کو درست کر لے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے (مسلم)۔ ❻ جب کھانا رکھا جائے تو جوتے اتار لو کہ اس سے تمہارے پاؤں کے لیے راحت ہے (دارمی)۔ ❼ جب بیٹھو تو جوتے اتار لو کہ تمہارے قدم آرام پائیں گے (کنز العمال)۔ ❽

www.HaqWaliSarkar.com

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی چلا کریں (ابوداؤد)۔ ⑨ تیراندازی کرو اور موٹا کپڑا پہنو اور (کبھی کبھی) برہنہ پاؤں چلو (المعجم الکبیر)۔ ⑩ جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے ابتدا کرے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی اُلٹی) جانب سے ابتدا کرے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخری رہے۔ (بخاری)۔

زینت کرنا

① اسلام صفائی کا نام ہے تو تم لوگ صفائی اختیار کرو کیونکہ صرف صاف ستھرا شخص ہی جنت میں داخل ہوگا (المعجم الاوسط)۔ ② مونچھیں چھوٹی کرو اور داڑھی بڑھاؤ (نسائی)۔ ③ تین چیزیں (کوئی تحفتاً دے تو وہ) واپس نہیں لوٹانی چاہئیں۔ تکیہ، خوشبو و تیل اور دودھ (ترمذی)۔ ④ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت ہی عمدہ خوشبو لگاتے تھے یہاں تک کہ اس کی چمک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں آتی تھی (بخاری)۔ ⑤ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک قسم کی خوشبو تھی جس کو استعمال فرمایا کرتے تھے (ابوداؤد)۔ ⑥ مردانہ خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو تو ظاہر ہو لیکن رنگ ظاہر نہ ہو اور زنانہ خوشبو وہ ہے جس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر خوشبو ظاہر نہ ہو (ترمذی)۔ ⑦ عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے (ترمذی)۔ ⑧ جب کوئی عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لیے خوشبو لگاتی ہے تو وہ آگ ہے جو عیب ہے (المعجم الاوسط)۔ ⑨ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت سے سر میں تیل ڈالتے اور داڑھی میں کنگھا فرماتے (بہار شریعت)۔ ⑩ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب داڑھی پر تیل لگاتے تو سب سے پہلے نچلے ہونٹ کے نیچے والے حصے سے آغاز فرماتے تھے (المعجم الاوسط)۔ ⑪ جو اسلام میں بوڑھا ہوا تو یہ بڑھاپا اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا (ترمذی)۔ ⑫ جو شخص سفید بالوں کو زینت یعنی اچھا لگنے کے لیے اُکھاڑے گا تو قیامت کے دن وہ نیزہ ہو جائے گا جس سے اس کو بھونکا (چبھویا) جائے گا (کنز العمال)۔ ⑬ جس کے بال ہوں ان کا اکرام (یعنی

www.HaqWaliSarkar.com

دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی) کرے (ابوداؤد)۔ (14) آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو سیاہ خضاب کریں گے جیسے کبوتر کے پوٹے اور وہ لوگ جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے (ابوداؤد، نسائی)۔ (15) سب سے اچھی چیز جس سے سفید بالوں کا رنگ بدلا جائے مہندی یا کتم ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)۔ (16) ایک شخص گزرا جس نے مہندی کا خضاب کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ خوب اچھا ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص گزرا جس نے مہندی اور کتم کا خضاب کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ اس سے بھی اچھا ہے۔ پھر ایک تیسرا شخص گزرا جس نے زرد خضاب کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ان سب سے اچھا ہے (ابوداؤد)۔ (17) سب سے پہلے مہندی اور کتم کا خضاب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا اور سب سے پہلے سیاہ خضاب فرعون نے کیا (الفردوس)۔ (18) مومن کا خضاب زردی ہے اور مسلم کا خضاب سرخی ہے اور کافر کا خضاب سیاہی ہے (حاکم)۔ (19) بڑھاپے کی نشانی نہ اکھیڑو کہ وہ مسلمان کا نور ہے۔ جو اسلام میں بوڑھا ہو تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور اس سے اس کی برکت سے ایک گناہ مٹاتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کرتا ہے (ابوداؤد)۔ (20) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنگھا کرتے وقت آئینہ میں چہرہ دیکھتے تو اس طرح دعا فرماتے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ (ترجمہ:۔ اے اللہ سبحانہ تقدس! تو نے میری صورت اچھی بنائی، تو میری سیرت بھی اچھی فرمادے)۔ (21) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اقدس پر جو بال مبارک ہوتے وہ کان مبارک کی لو سے ذرا سا نیچے ہوتے اور مبارک شانوں کو چومتے (ترمذی)۔ (22) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک آدھے کانوں مبارک تک تھے (ترمذی)۔ (23) سر کے بالوں کی حجامت کروانا اچھا ہے (نسائی)۔ (24) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا کہ اس کا سر کچھ مونڈا ہوا ہے اور کچھ چھوڑ دیا گیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو اس سے منع کیا اور ارشاد فرمایا سارا سر مونڈ دو یا سارا سر چھوڑ دو (ابوداؤد)۔ (25) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے بال سیدھے رکھا کرتے تھے یعنی مانگ نہیں نکالتے تھے لیکن پھر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مانگ نکالی (بخاری)۔ (26) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک میں مانگ نکالنے کا ارادہ کرتی تو پیشانی مبارک کے بالوں کو دونوں جانب لٹکا دیتی یعنی آدھے بال دائیں جانب اور آدھے بال بائیں جانب کر دیتی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں مبارک کے بالکل درمیان کی سیدھ سے یعنی

www.HaqWaliSarkar.com

سر کے عین درمیان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک پیشانی پر مانگ نکالتی (ابوداؤد)۔ (27) اثمد پتھر کا سرمہ لگاؤ کہ وہ نگاہ کو جلا دیتا ہے اور پلک کے بال اگاتا ہے (ترمذی)۔ (28) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سرمہ دانی تھی جس سے ہر شب میں سرمہ کی تین سلائیاں اس (دائیں) آنکھ میں اور تین سلائیاں اس (بائیں) آنکھ میں لگاتے تھے (ترمذی)۔ (29) جو سرمہ لگائے تو اس کو چاہیے کہ طاق سلائیاں لگائے اور جو ایسا کرے تو بہتر ہے اور نہ کرے تو کوئی مضائقہ نہیں (ابوداؤد)۔ (30) خوبصورتی کے لیے گودنے اور گدوانے اور ابرو کے بال اکھیڑنے اور دانتوں کو رگڑنے اور اللہ سبحانہ تقدس کی پیدا کردہ صورت کو تبدیل کرنے والیوں پر اللہ سبحانہ تقدس کی لعنت ہے (متفق علیہ)۔

بال اور ناخن تراشنا

(1) پانچ چیزیں فطرت میں شامل ہیں۔ ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، بغل کے بال صاف کرنا، ناخن تراشنا اور مونچھیں چھوٹی کرنا (نسائی)۔ (2) طہارت چار قسم کی ہوتی ہے۔ مونچھ چھوٹی کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، ناخن تراشنا، مسواک کرنا (طبرانی)۔ (3) تم میں سے کوئی آسمان کی خبر کے متعلق سوال کرتا ہے اور اپنے ناخنوں کو پرندوں کے پنجوں کی طرح چھوڑ دیتا ہے جس میں جنابت اور میل کچیل جمع ہو جاتی ہے (احمد)۔ (4) مشرکین کی مخالفت کرو۔ داڑھیوں کو زیادہ کرو اور مونچھوں کو خوب کم کرو (بخاری)۔ (5) جو شخص اپنی مونچھیں چھوٹی نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں (نسائی)۔ (6) مونچھیں (کم از کم) ہونٹوں تک چھوٹی رکھو (طبرانی)۔ (7) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مونچھیں چھوٹی کرنے، ناخن تراشنے، زیر ناف بال صاف کرنے، بغلوں کے بال صاف کرنے کے بارے میں ہمارے لیے یہ وقت مقرر کیا تھا کہ ہم چالیس دن سے زیادہ اسے ترک نہ کریں (نسائی)۔ (8) جو شخص جمعہ کے دن ناخن ترشوائے اللہ سبحانہ تقدس اس کو دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن سے زائد یعنی دس دن تک (بہار شریعت)۔ (9) جو شخص جمعہ کے دن ناخن ترشوائے گا تو اسے اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت حاصل ہوگی اور اس کے گناہ معاف ہوں گے (بہار شریعت)۔

www.HaqWaliSarkar.com

سلام کرنا

(1) کھانا کھلاؤ اور جس کو پہچانتے ہو اور جس کو نہیں پہچانتے سب کو سلام کرو (متفق علیہ)۔ (2) جنت میں تم نہیں جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم مومن نہیں ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو اور کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو گے اور وہ یہ ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرنے کو پھیلاؤ (احمد، مسلم، ترمذی)۔ (3) جو شخص پہلے سلام کرے وہ رحمتِ الٰہی کا زیادہ مستحق ہے (ابوداؤد، ترمذی)۔ (4) اللہ سبحانہ تقدس سے قریب تر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے (احمد، ترمذی)۔ (5) جو شخص پہلے سلام کرتا ہے وہ تکبّر سے بَری ہے (بیہقی)۔ (6) لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز وہ ہے جو دعا کرنے میں عاجز ہو اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کرنے کے حوالے سے بخیل ہو (المعجم الاوسط)۔ (7) سلام بات چیت کرنے سے پہلے ہے (ترمذی)۔ (8) سوال سے پہلے سلام ہے اور جو شخص سلام سے پہلے سوال کرے تو اسے جواب نہ دو (کنز العمال)۔ (9) چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں (بخاری)۔ (10) سوار پیدل کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں (متفق علیہ)۔ (11) جب گھر والوں کے پاس جاؤ تو انھیں سلام کرو کہ تم پر اور تمہارے گھر والوں پر اس کی برکت ہوگی اور سلام بات چیت کرنے سے پہلے ہے (ترمذی)۔ (12) ایک شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں آیا اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے لیے دس (یعنی دس نیکیاں ہیں)۔ پھر دوسرا شخص آیا اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے لیے بیس (یعنی بیس نیکیاں ہیں)۔ پھر تیسرا شخص آیا اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو جواب دیا اور یہ بھی بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے لیے تیس (یعنی تیس نیکیاں ہیں)۔ پھر ایک

www.HaqWaliSarkar.com

شخص آیا اور اس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ کہا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کیلئے چالیس (یعنی چالیس نیکیاں ہیں) اور فضائل اسی طرح ہوتے ہیں یعنی جتنا کام زیادہ ہوگا ثواب بھی بڑھتا جائے گا (ترمذی، ابوداؤد)۔ ⓭ یہود و نصاریٰ کو ابتداً سلام نہ کرو اور جب تم ان سے ملو تو ان کو تنگ راستہ کی طرف مضطر کرو (مسلم)۔ ⓮ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سلام کریں تو ان کے جواب میں وعلیکم کہہ دو (بخاری)۔

مصافحہ اور معانقہ کرنا

❶ تمہارا آپس میں سلام کرنا مصافحہ سے مکمل ہوتا ہے (ترمذی)۔ ❷ جب دو مسلمان آپس میں (اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے) مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کو بخش دیا جاتا ہے (ترمذی)۔ ❸ جب کوئی دو مسلمان آپس میں ملیں اور پھر مصافحہ کریں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں بخش دیئے جاتے ہیں (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ ❹ آپس میں مصافحہ کرو کہ اس سے کینہ جاتا رہے گا اور آپس میں ہدیئے و تحفے دو کہ آپس میں محبت کرنے لگو گے اور دشمنی جاتی رہے گی (مالك)۔ ❺ مصافحہ کیا کرو کہ اس سے کینہ دور ہوگا (مؤطا امام مالك)۔ ❻ دو مسلمان مصافحہ کریں تو کوئی گناہ باقی نہ رہے گا بلکہ سارے جھڑ جاتے ہیں (بیہقی)۔ ❼ مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور ہاتھ پکڑے (مصافحہ کرے) تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے تیز آندھی کے دن میں خشک درخت کے پتے اور ان کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں (طبرانی)۔ ❽ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ سبحانہ تقدس دونوں کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی طرف محبت کی نظر سے دیکھے گا اور اگر اس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے (کنز العمال)۔ ❾ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا اور ان سے معانقہ فرمایا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا (بہار شریعت)۔ ❿ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.HaqWaliSarkar.com

کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اور ان کو بوسہ دیتے اور پھر اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیتیں اور بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں (ابوداؤد)۔ ⓫ حضرت زارع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم قبیلہ عبدالقیس کے ساتھ مدینہ میں پہنچے تو اپنی منزلوں سے جلدی جلدی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک اور پائے مبارک کو بوسہ دیتے (ابوداؤد)۔

چھینک اور جمائی

❶ اللہ سبحانہ تقدس کو چھینک پسند ہے اور جمائی ناپسند ہے لہٰذا جب کوئی شخص چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو جو مسلمان اس کو سنے اس پر یہ حق ہے کہ یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے کہ جب کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اُسے دفع کرے کیونکہ جب کوئی شخص جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے (بخاری)۔ ❷ جب بندہ (جمائی میں) ''ہا'' کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے (مسلم)۔ ❸ جب کسی کو چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھ والا یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہے اور جب یہ یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہہ لے تو چھینکنے والا اس کے جواب میں یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (بخاری)۔ ❹ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہ فرمایا، اسے دوبارہ چھینک آئی اور اسکے بعد تیسری مرتبہ چھینک آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے زکام ہو گیا ہے (یعنی بار بار چھینک آئے تو جواب دینے کی حاجت نہیں) (ترمذی)۔ ❺ جب کوئی چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو اسے جواب دو اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے تو اسے جواب نہ دو (مسلم)۔ ❻ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھینک آتی تو منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے چھپا لیتے اور آواز کو پست کرتے (ترمذی، ابوداؤد)۔ ❼ جب کسی کو جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے (مسلم)۔ ❽ جب کسی کو ڈکار یا چھینک آئے تو آواز کو بلند نہ کرے کہ شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ ان میں آواز بلند کی جائے (بیہقی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

گھر میں آنا جانا

1. جب گھر جاؤ تو سلام کیا کرو کہ یہ تمہارے اور تمہارے اہلِ خانہ کے لیے باعثِ برکت ہوگا (ترمذی)۔
2. جب کوئی شخص مکان میں آیا اور داخل ہوتے وقت اور کھانے کے وقت اس نے بسم اللہ پڑھ لی تو شیطان اپنی ذُرِّیَّت (اولاد) سے کہتا ہے کہ اس گھر میں نہ تمہیں رہنا ملے گا اور نہ کھانا ملے گا اور اگر داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی تو شیطان کہتا ہے اب تمہیں رہنے کی جگہ مل گئی اور کھانے کے وقت بھی بسم اللہ نہ پڑھی تو شیطان کہتا ہے کہ رہنے کی جگہ بھی ملی اور کھانا بھی ملا (مسلم)۔
3. جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو یوں کہے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا (ترجمہ:۔ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں تجھ سے اندر آنے اور باہر جانے کی بھلائی طلب کرتا ہوں۔ اللہ سبحانہ تقدس کے نام سے ہم اندر آئے اور اللہ سبحانہ تقدس کے نام سے باہر نکلے اور اللہ سبحانہ تقدس پر جو ہمارا رب ہے ہم نے بھروسہ کیا) اور پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے (ابوداؤد)۔
4. جب آدمی اپنے گھر کے دروازے سے باہر نکلتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں تو جب وہ آدمی کہتا ہے کہ بسم اللہ تو وہ فرشتے کہتے ہیں کہ تو نے سیدھی راہ اختیار کی اور جب آدمی کہتا ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تو فرشتے کہتے ہیں کہ اب تو ہر آفت سے محفوظ ہے اور جب آدمی کہتا ہے کہ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ تو فرشتے کہتے ہیں کہ اب تجھے کسی اور مدد کی حاجت نہیں۔ اس کے بعد اس آدمی کے دو شیطان جو اس پر مسلط ہوتے ہیں وہ اس سے ملتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں کہ اب تم اس کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو کہ اس نے تو سیدھا راستہ اختیار کیا، تمام آفات سے محفوظ ہو گیا اور اللہ سبحانہ تقدس کی امداد کے سوا دوسروں کی امداد سے بے نیاز ہو گیا (ابن ماجہ)۔
5. جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلے اور یوں کہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (ترجمہ:۔ اللہ سبحانہ تقدس کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ سبحانہ تقدس پر بھروسہ کیا اور اللہ سبحانہ تقدس کی مدد کے بغیر نہ کسی چیز سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ کچھ کرنے کی قوت) تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تو ہدایت دیا گیا اور تیری طرف سے کفایت کی گئی اور تجھے بچا لیا گیا

www.HaqWaliSarkar.com

(ابوداؤد)۔ ❺ ایک صحابی بغیر اجازت اندر داخل ہوئے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ واپس جاؤ اور السلام علیکم کہو اور پھر کہو کہ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ (ترمذی)۔ ❻ جو شخص اجازت طلب کرنے سے پہلے سلام نہ کرے اسے اجازت نہ دو (بہار شریعت)۔ ❼ عرض کیا گیا کہ (جب ہم گھر میں داخل ہوں تو) اجازت کیسے طلب کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی تسبیح، تحمید، تکبیر یا کھنکار کر گھر والوں سے اجازت طلب کرے (ابن ماجہ)۔ ❽ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اپنی والدہ کے ساتھ گھر میں رہتا ہوں تو کیا میں ان سے بھی اجازت لیا کروں؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں ان سے بھی اجازت لیا کرو۔ وہ آدمی پھر عرض گزار ہوا کہ میں تو ان کا خادم ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا کہ ان سے اجازت لیا کرو کہ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تم انہیں برہنہ دیکھو؟ اس نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر تم ان سے اجازت لیا کرو (مالک)۔ ❾ جب کوئی شخص (کسی کے گھر جائے اور گھر کے اندر جانے سے پہلے) تین بار اجازت مانگے اور جواب نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے (متفق علیہ)۔ ❿ جب کوئی شخص بلایا جائے تو اس کے لیے وہی بلاوا ہی اجازت ہے (بخاری)۔ ⓫ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک شخص نے حجرہ مبارک کے سوراخ سے جھانکا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوہے کی کنگھی سے سر مبارک کھجا رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو اس کو تیری آنکھ میں چبھو دیتا کیونکہ نظر سے بچاؤ کے لیے ہی تو (گھر کے اندر آنے کے لیے) اجازت طلب کرنے کا حکم ہے (ترمذی)۔ ⓬ (جب کوئی کسی کے گھر جائے تو) جس نے اجازت ملنے سے پہلے پردہ اٹھا کر کسی کے گھر میں نظر ڈالی اور گھر والوں کے ستر کو (یعنی بے پردگی کی حالت میں) دیکھا تو وہ اس حد کو پہنچا جو اس کے لیے جائز نہیں اور اگر اندر جھانکتے وقت سامنے سے کوئی اس کی آنکھیں پھوڑ دیتا تو میں اس پر کچھ غیرت نہ کرتا اور اگر کوئی ایسے گھر کے دروازے پر گیا جس پر پردہ نہیں اور اس کی نظر گھر والے کی عورت پر (اگر بلا ارادہ) پڑ گئی تو اس شخص کی خطا نہیں ہے بلکہ خطا گھر والوں کی ہے (کہ انہوں نے دروازے پر پردہ کیوں نہیں لٹکایا لیکن اگر جان بوجھ کر دیکھے گا تو گناہگار ہوگا) (ترمذی)۔ ⓭ ایک صحابی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضرِ خدمت ہوئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کون ہے؟ صحابی نے عرض کیا کہ ''میں'' ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں،

www.HaqWaliSarkar.com

میں کیا؟ گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا (ترمذی)۔

سونے کے آداب

(1) جب شام ہو جائے تو بچوں کو سمیٹ لو کیونکہ اس وقت جنات اور شیاطین منتشر ہوتے ہیں اور اچک لیتے ہیں (بخاری)۔ (2) سوتے وقت اپنے گھروں میں جلتی ہوئی آگ مت چھوڑا کرو (متفق علیہ)۔ (3) یہ آگ تمہاری دشمن ہے لہٰذا جب سویا کرو تو اسے بجھا دیا کرو (بخاری)۔ (4) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا ہے جبکہ چِت (سیدھا) لیٹا ہو (مسلم)۔ (5) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ سبحانہ تقدس پسند نہیں کرتا (ترمذی)۔ (6) ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور پاؤں سے ٹھوکر ماری اور ارشاد فرمایا کہ اے جُنْدُب! (یہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا نام ہے) یہ جہنمیوں کے لیٹنے کا طریقہ ہے (ابن ماجہ)۔ (7) جو شخص ایسی چھت پر رات میں رہے جس پر روک نہیں ہے یعنی دیوار یا منڈیر نہیں ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کی حفاظت سے ذمہ بری ہے (یعنی ایسی چھت پر نہ سوئے) (ابوداؤد)۔ (8) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس چھت پر سونے سے منع فرمایا کہ جس پر روک نہ ہو (ترمذی)۔ (9) جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے (یعنی عصر کے بعد نہیں سونا چاہیے) (مسند ابی یعلیٰ)۔ (10) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بستر پر تشریف لاتے تو دائیں پہلو پر آرام فرما ہوتے (بخاری)۔ (11) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو لیٹتے وقت دایاں ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور پھر یہ دعا فرماتے اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی (ترجمہ:۔ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں تیرے نام پر مرتا ہوں اور جیتا ہوں) (بخاری)۔ (12) (اپنے) ان جسموں کو پاک رکھو کہ اللہ سبحانہ تقدس تمہیں پاک رکھے گا۔ جو شخص رات کو پاک صاف ہو کر (باوضو) سوتا ہے تو اس کے جسم کے ساتھ لگنے والے کپڑے میں ایک فرشتہ رات بسر کرتا ہے۔ رات کو جب بھی وہ شخص کروٹ لیتا ہے تو فرشتہ اس کے لیے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! اپنے

www.HaqWaliSarkar.com

اس بندے کو بخش دے کہ یہ رات کو پاک صاف (اور باوضو) ہو کے سویا تھا (طبرانی)۔ (13) جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ پر یہ ڈالتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے لہٰذا سو جا، اگر بندہ بیدار ہو جائے اور اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز بھی پڑھ لے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے اور وہ خوش دل اور پاک نفس صبح کرتا ہے وگرنہ پلید طبیعت اور سست صبح پاتا ہے (متفق علیہ)۔ (14) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ (ترجمہ:۔ تمام تعریفیں اللہ سبحانہ تقدس کے لئے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد حیات (بیداری) عطا فرمائی اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے) (بخاری)۔

سفر کرنا

(1) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کے لیے جمعرات کے دن روانہ ہونا پسند فرماتے تھے (متفق علیہ)۔ (2) یا الٰہی! تو میری امت کے لیے صبح میں برکت دے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سریہ یا لشکر بھیجتے تو صبح کے وقت بھیجتے اور صخر رضی اللہ عنہ تاجر تھے اور یہ اپنی تجارت کا مال صبح کو بھیجتے اور یہ صاحبِ ثروت ہو گئے اور ان کا مال زیادہ ہو گیا (ترمذی، ابوداؤد)۔ (3) رات میں چلنے کو لازم کر لو (یعنی صرف دن میں ہی نہیں بلکہ رات کے کچھ حصے میں بھی سفر کرو) کیونکہ رات میں زمین لپیٹ دی جاتی ہے یعنی رات میں راستہ جلدی طے ہوتا ہے (ابوداؤد)۔ (4) تنہا سفر کرنے کے نقصان کا جیسے مجھے علم ہے اگر لوگوں کو بھی معلوم ہوتا تو کوئی شخص رات کو اکیلا سفر نہ کرتا (بخاری)۔ (5) ایک سوار شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان اور تین سوار جماعت ہیں (ترمذی)۔ (6) اللہ سبحانہ تقدس اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ محرم کے بغیر ایک دن رات کی مسافت کا سفر طے کرے (بخاری)۔ (7) تین قسم کی دعائیں مستجاب (مقبول) ہیں کہ ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی اپنے بیٹے کے لیے دعا (ترمذی)۔ (8) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر پر روانہ ہوتے چھ چیزیں اپنے ساتھ ضرور رکھتے۔ آئینہ، سرمہ

www.HaqWaliSarkar.com

دانی، قینچی، مسواک، کنگھا اور تیل کی شیشی (احیاء العلوم)۔ ⑨ سفر پر جانے سے پہلے گھر میں یہ دعا پڑھ کر جائیں اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا یُضِیْعُ وَدَائِعَهٗ (ترجمہ:۔ میں تم کو اللہ سبحانہ تقدس کے حوالے کرتا ہوں جو سونپی ہوئی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا) (ابن ماجہ)۔ ⑩ جب کسی بھی قسم کی سواری پر سوار ہوں تو پہلے تین تین بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سُبْحَانَ اللّٰه پڑھیں اور پھر ایک بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھیں اور پھر یہ دعا پڑھ کر سوار ہوں سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (ترجمہ:۔ اللہ سبحانہ تقدس پاک ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے لیے مسخر کیا اور ہم اس کو فرماں بردار نہیں بنا سکتے تھے اور بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے) (اور جس کو دعا یاد نہ ہو تو وہ کم از کم پہلے والے اذکار لازمی پڑھ لے)۔ ⑪ جب تین آدمی (یا اس سے زیادہ لوگ) سفر پر روانہ ہوں تو اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں (ابو داؤد)۔ ⑫ سفر میں قوم (سفر والوں) کا امیر وہ ہے جو ان (سفر والے) لوگوں کی خدمت کرے اور جو شخص خدمت کرنے میں سبقت لے جائے تو شہادت کے سوا کوئی دوسرا عمل اس سے فوقیت نہیں پا سکتا (بیہقی)۔ ⑬ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ جب تم سفر میں جاؤ تو اپنے ساتھیوں میں بہتر اور توشۂ سفر میں بڑھ کر رہو یعنی سفر میں خوشحالی اور فارغ البالی نصیب ہو۔ تو یوں کیا کرو کہ سفر میں یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کرو اور ہر سورت کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے شروع کرو اور اسی پر ختم کرو (اس طرح پانچ سورتوں کے ساتھ چھ بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی جائے گی) وہ سورتیں یہ ہیں سورۃ النصر اور چاروں قل شریف (مسند ابو یعلیٰ)۔ ⑭ جو شخص کسی منزل پر اترے اور یہ کلمات پڑھے اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (ترجمہ:۔ میں اللہ سبحانہ تقدس کے کلمات تامہ کے ساتھ ہر مخلوق کی شر سے پناہ چاہتا ہوں) تو وہ اس منزل سے کوچ کرنے تک ہر چیز کے نقصان سے محفوظ رہے گا (مسلم)۔ ⑮ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے کہ تمہیں کھانے پینے اور نیند سے باز رکھتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی اپنے سفر کے مقصد کو پورا کرلے تو گھر کی طرف جلد واپس آجائے (بخاری)۔ ⑯ دورانِ سفر جب کوئی مشکل ہو تو تین بار اس طرح پکاریں اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰه (اے اللہ سبحانہ تقدس کے بندو میری مدد کرو) (الحصن الحصین)۔ ⑰ جو شخص سفر کے دوران اللہ سبحانہ تقدس کی طرف توجہ رکھے اور اس کے ذکر میں مشغول رہے تو اللہ سبحانہ

www.HaqWaliSarkar.com

تقدس اس کے لیے ایک محافظ فرشتہ مقرر کر دیتا ہے اور جو بے ہودہ شعر و شاعری اور فضول باتوں میں مصروف رہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے پیچھے ایک شیطان لگا دیتا ہے (الحصن الحصین)۔ (18) ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (سفر کے دوران) ایک روز ہم منزل پر اترے تو منتشر ہو کر ٹھہرے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا منتشر ہو کر ٹھہرنا شیطان کی جانب سے ہے (ابو داؤد)۔ (19) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لشکر جب بلندی پر چڑھتا تو اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتا اور جب نیچے اترتا تو سُبْحَانَ اللّٰہ کہتا (ابو داؤد)۔ (20) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نفل ادا فرماتے (بخاری)۔ (21) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے اور تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور پھر لوگوں کے لیے مسجد میں ہی بیٹھ جاتے (مسلم، دارمی)۔ (22) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر والوں کے پاس سفر سے رات میں تشریف نہیں لاتے تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کو یا شام کو واپس تشریف لاتے (متفق علیہ)۔ (23) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا بوسہ لیتے تھے (المعجم الاوسط)۔

متفرق احادیث

(1) جب کوئی شخص دن کا آغاز نیکی کے ساتھ کرے اور اس کا اختتام بھی نیکی کے ساتھ کرے تو اللہ سبحانہ تقدس اپنے فرشتوں سے کہتا ہے کہ اس کے درمیان والے گناہ نہ لکھو (بیہقی)۔ (2) جب تمہیں اپنی نیکی خوش کرے اور اپنی برائی غمگین کرے تو تم کامل مومن ہو (احمد)۔ (3) ہر بھلائی صدقہ ہے (ترمذی)۔ (4) گناہ میں کسی کی اطاعت نہیں صرف بھلائی میں ہے (متفق علیہ)۔ (5) خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں (شَرْحُ السُّنَّۃ)۔ (6) بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہے جیسا کہ باپ کا حق بیٹے پر (بیہقی)۔ (7) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے

www.HaqWaliSarkar.com

بھی وہ پسند نہ کرے جو اسے خود پسند ہے (متفق علیہ)۔ (8) جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ سبحانہ تقدس غضب فرماتا ہے اور عرشِ الٰہی جُنبش کرنے لگتا ہے (بیہقی)۔ (9) اچھا گمان اچھی عبادت سے ہے (احمد، ابوداؤد)۔ (10) تم میں سے کوئی شخص جب اپنے بھائی یا اپنی ذات یا اپنے مال میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے اچھی لگے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے، کیونکہ نظر (لگ جانا) حق ہے (احمد، ابن ماجہ)۔ (11) جو آنسو آنکھ سے ہو اور جو غم دل سے ہو تو وہ اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے ہے اور اس کی رحمت کا حصہ ہے اور غم کا جو اظہار ہاتھ اور زبان سے ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے (مشکوٰۃ)۔ (12) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں بیٹھ کر ہم سے باتیں فرماتے اور جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ جب تک حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیتے کہ بعض ازواجِ مطہرات کے مکان میں تشریف لے گئے (بیہقی)۔ (13) جو شخص اس چیز کا دعویٰ کرے جو اُس کی نہ ہو تو وہ ہم میں سے نہیں اور وہ جہنم کو اپنا ٹھکانہ بنائے (احمد، بیہقی)۔ (14) جس کو کوئی چیز دی گئی تو اگر اس کے پاس کچھ ہے تو اس کا بدلہ دے اور بدلہ دینے پر قادر نہ ہو تو اُس کی ثنا کرے (ترمذی، ابوداؤد)۔ (15) جس کے ساتھ احسان کیا گیا اور اُس نے احسان کرنے والے کے لیے یہ کہا جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا تو پوری ثنا کر دی (ترمذی)۔ (16) مزدور کی مزدوری پسینہ سوکھنے سے پہلے دے دو (ابن ماجہ)۔ (17) اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خدا کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تو بھولے تو وہ یاد دلائے (بہار شریعت)۔ (18) اچھا ہم نشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے (بہار شریعت)۔ (19) جب کوئی شخص رات میں اپنے گھر والوں کو جگائے اور پھر وہ دونوں یا وہ اکیلا دو رکعتیں پڑھ لے تو وہ ذکر کرنے والوں میں لکھے جائیں گے (ابو داؤد، ابن ماجہ)۔ (20) اللہ سبحانہ تقدس کو دائمی عمل پیارا ہے اگرچہ تھوڑا ہو (متفق علیہ)۔ (21) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھڑے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہو گئے پھر آپ بیٹھنے لگے تو ہم بھی بیٹھنے لگے یعنی جنازے میں (مسلم)۔ (22) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوّلاً جنازے میں کھڑے ہوتے تھے پھر بعد میں بیٹھنے لگے (ابو داؤد، مالک)۔ (23) جو گمی چیز کو اپنے پاس جگہ دے وہ گمراہ ہے جب تک کہ اس کا اعلان نہ کرے (مسلم)۔ (24) مسلمان کی گم شدہ چیز آگ کی چنگاری ہے

www.HaqWaliSarkar.com

(دارمی)۔ (25) جو پڑی چیز پائے تو ایک یا دو عادلوں کو گواہ بنائے، نہ اسے چھپائے، نہ غائب کرے اور پھر اگر اس کا مالک ملے تو اسے لوٹا دے۔ وہ اللہ سبحانہ تقدس کا مال ہے جسے چاہے دے (احمد، ابوداؤد، دارمی)۔ (26) جس نے جانوروں یا شکار یا کھیتی باڑی کے کتوں کے سوا اور کتا پالا تو اس کے ثواب سے روزانہ ایک قیراط کم ہوگا (متفق علیہ)۔ (27) ایک بچھونا مرد کے لئے ہے اور ایک اس کی زوجہ کے لئے ہے اور تیسرا مہمان کے لیے ہے اور چوتھا شیطان کے لیے ہے (مسلم)۔ (28) جو شاندار کام اللہ سبحانہ تقدس کی حمد سے شروع نہ ہو تو وہ ناقص ہے (ابن ماجہ)۔ (29) دوست سے تھوڑی دوستی کر عجب نہیں کہ کسی دن وہ تیرا دشمن ہو جائے اور دشمن سے دشمنی تھوڑی کر دور نہیں کہ وہ کسی دن تیرا دوست ہو جائے (ترمذی)۔ (30) کوئی شخص ایسا نہ کرے کہ دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود بیٹھ جائے لیکن ہٹ جایا کرو اور جگہ کشادہ کر دیا کرو (متفق علیہ)۔ (31) جب کوئی شخص سایہ میں ہو اور سایہ سمٹ گیا تو اب وہ کچھ سایہ میں ہو گیا اور کچھ دھوپ میں ہو گیا تو وہاں سے اٹھ جائے (ابوداؤد)۔ (32) جب کوئی شخص کسی قوم کے پاس آئے اور اس کی خوشنودی کے لیے وہ لوگ جگہ میں وسعت کر دیں تو اللہ سبحانہ تقدس پر حق ہے کہ ان کو راضی کرے (طبرانی)۔ (33) گناہ کے بعد نیکی کر لو یہ اسے مٹا دے گی (احمد)۔ (34) مومن بھولا بھالا اور شریف ہوتا ہے، اور فاجر دھوکہ باز اور کمینہ خصلت ہوتا ہے (ترمذی)۔ (35) قلم کو اپنے کان پر رکھو کیونکہ اس سے مضمون زیادہ بہتر سمجھ میں آتا ہے (ترمذی)۔ (36) تم لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو، یہ ایک صدقہ ہے جو تم اپنے نفس پر کرو گے (بخاری)۔ (37) اللہ سبحانہ تقدس اپنے مومن بندے پر اپنے بچے پر شفقت کرنے والی ماں سے بھی زیادہ رحیم ہے (بخاری)۔ (38) جس نے کسی مسلمان کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی پس اس نے اللہ سبحانہ تقدس کو اذیت دی (المعجم الاوسط)۔ (39) نہ ابتدائی طور پر کسی کو نقصان پہنچانے کی اجازت ہے نہ (بدلے کے طور پر) کسی کو نقصان پہنچانے کی اجازت ہے (ابن ماجہ)۔ (40) جو کام لوگوں کے سامنے کرنے کو ناپسند کرتے ہو وہ تنہائی میں بھی نہ کیا کرو (الجامع الصغیر)۔ (41) بیوہ اور مسکین کی امداد و خبر گیری کرنے والا راہِ خدا میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے (بخاری)۔ (42) جس کا مال کم ہو، اہل و عیال زیادہ ہوں، نماز اچھی ہو اور وہ مسلمانوں کی غیبت بھی نہ کرے تو وہ قیامت کے دن آئے گا تو میرے ساتھ اس طرح ہوگا جس طرح یہ دو انگلیاں ہیں (مسند ابو یعلیٰ)۔

www.HaqWaliSarkar.com

چند سنہری باتیں

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالے گئے ہو کہ اچھے کام کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

(سورۃ اٰل عمران۔ آیت 110)

www.HaqWaliSarkar.com

رحمتِ الٰہی

اپنے پروردگار اور خالق کے متعلق اپنا گمان اچھے سے اچھا رکھیں کہ اللہ سبحانہ تقدس ہر بندے سے اس کے گمان کے مطابق ہی معاملہ فرماتا ہے۔ حدیثِ قدسی میں اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ

میرا بندہ میرے متعلق جیسا گمان رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ رکھتا ہوں (متفق علیہ)۔

اللہ سبحانہ تقدس اپنے عام بندے سے ستّر ماؤں سے بڑھ کر اور اپنے نیک بندوں سے تو اس سے بھی بہت زیادہ بڑھ کر محبت فرماتا ہے لیکن یہ بات بھی یاد رکھیں کہ یہ مثال صرف سمجھانے کے لیے ہے ورنہ اللہ سبحانہ تقدس کی محبت تو لامحدود ہے کہ وہ اپنے بندوں سے لاکھوں، کروڑوں ماؤں سے بڑھ کر محبت فرماتا ہے، لہٰذا اپنے دل میں یہ یقین پیدا کر لیں کہ اللہ سبحانہ تقدس آپ سے بہت زیادہ محبت فرماتا ہے اور جب یہ یقین دل میں پیدا ہو جائے گا تو دل کو اطمینان اور سکون نصیب ہو جائے گا اور بے شمار ذہنی پریشانیاں، فکریں اور الجھنیں ختم ہو جائیں گی۔

جن لوگوں کے دل میں یہ کیفیت بہت کمزور اور کم ہوتی ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس مجھ سے محبت فرماتا ہے تو جب دنیا کی پریشانی یا دکھ، تکلیف آتی ہے یا پھر دعائیں قبول نہیں ہوتیں تو ان لوگوں کا یہ یقین کہ اللہ سبحانہ تقدس ہم سے بے پناہ محبت فرماتا ہے مزید کمزور ہونا شروع ہو جاتا ہے اور پھر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید اللہ سبحانہ تقدس مجھ سے محبت نہیں کرتا، اگر اس کو مجھ سے محبت ہوتی یا میرا خیال ہوتا تو کیا اس نے مجھ کو ہی اتنی تکلیفیں دینی تھیں اور وہ تو میری بات (دعا) ہی نہیں سنتا وغیرہ وغیرہ اور ان لوگوں کو دیکھ کر جن کے پاس دنیاوی دولت یا عیش و آرام اور آسائشیں زیادہ ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس ان سے بہت محبت فرماتا ہے اس لیے ان کو اتنا عیش و آرام دے رکھا ہے۔ مگر اکثر اوقات حقیقت میں بات اس سے اُلٹ ہوتی ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب اللہ سبحانہ تقدس کسی بندے سے محبت فرماتا

www.HaqWaliSarkar.com

ہے تو اسے دنیا سے بچا لیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے (احمد، ترمذی)۔

لہٰذا زیادہ تر جن لوگوں کے پاس دنیا زیادہ ہوتی ہے وہ اللہ سبحانہ تقدس کے غضب میں ہوتے ہیں اور آخرت کا عذاب ان کے لیے تیار ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس زیادہ نافرمانوں کو ڈھیل دے دیتا ہے جسے ''استدراج'' کہا جاتا ہے۔ جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کی فوری پکڑ فرماتا ہے اور دنیا میں ہی اس کی سزا دیتا ہے تاکہ بندہ اپنی غلطی سے آگاہ ہو کر توبہ کر سکے لیکن اگر بندہ رب کی طرف سے اس تنبیہ اور کرم پر بالکل غور نہیں کرتا اور اپنی اصلاح اور توبہ کی طرف نہیں آتا تو پھر اللہ سبحانہ تقدس اس شخص کے گناہ کرنے پر فوری سزا نہیں دیتا بلکہ کچھ یا زیادہ عرصہ تک اس کو چھوڑے رہتا ہے اور پھر اس کو اس کے گناہوں کی سزا دیتا ہے جو کہ فوری سزا کی نسبت بہت ہی زیادہ ہوتی ہے اور اگر بندہ اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے اس تنبیہ اور کرم پر بھی اپنی اصلاح اور توبہ نہیں کرتا تو پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اس بندے کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور پھر نہ ہی اس کی پکڑ فرماتا ہے اور نہ ہی سزا دیتا ہے بلکہ اس کو ڈھیل دے دیتا ہے جس سے وہ مزید سے مزید گناہوں میں مبتلا ہوتا جاتا ہے اور اکثر اس کو توبہ کی توفیق بھی عطا نہیں ہوتی جس سے اس کی آخرت برباد ہو جاتی ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کا عذاب اس کے لیے تیار ہوتا ہے، اس کیفیت کو ''استدراج'' کہا جاتا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب تم دیکھو کہ اللہ سبحانہ تقدس دنیا میں گناہ گار بندے کو وہ چیزیں دے رہا ہے جو اسے پسند ہیں تو یہ استدراج (ڈھیل) ہے (احمد)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تم کسی بدعمل پر کسی نعمت کی وجہ سے رشک نہ کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ مرنے کے بعد کس چیز سے ملے گا کیونکہ اس کے لیے اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک نہ مرنے والا جان لیوا ہے یعنی جہنم کی آگ (مشکوٰۃ)۔

اس لیے حضرات اولیاء کرام اکثر اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! اگر ہم کوئی بھی غلطی کریں تو تُو فوراً ہماری پکڑ فرما اور ہمیں اس گناہ کا احساس عطا فرما تاکہ ہم اس گناہ اور غلطی سے

www.HaqWaliSarkar.com

آگاہ ہوسکیں اور اس پر توبہ کرسکیں کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس جس گناہ کی سزا دنیا میں نہیں دیتا تو پھر اس کی سزا آخرت میں دے گا کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب اللہ سبحانہ تقدس کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے (اس کے گناہوں کی) جلد ہی دنیا میں سزا دیتا ہے اور اگر کسی بندے سے برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے سبب اس گناہ کا بدلہ روک رکھتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دے گا (ترمذی)۔

لیکن اگر کوئی شخص اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہو اور اپنی زندگی دین کے احکامات کے مطابق گزارتا ہے اور پھر اس کے پاس دنیاوی مال وآسائش کثرت سے ہے تو یہ استدراج نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک آزمائش ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس مال ودولت دے کر آزماتا ہے کہ میرا بندہ اس کو دین کے کاموں میں استعمال کرتا ہے یا پھر حرام، گناہ یا دنیا کے فضول کاموں میں استعمال کرتا ہے کہ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ

تمہارے مال اور

اولاد محض آزمائش ہی ہیں اور اللہ سبحانہ تقدس کے پاس بڑا ثواب ہے (سورۃ التغابن۔آیت 15)۔

لہٰذا یاد رکھیں کہ جس سے اللہ سبحانہ تقدس محبت کرتا ہے اس کو دنیا سے بچاتا ہے اور اس کے گناہوں کی سزا دنیا ہی میں دے کر آخرت کیلئے اس کا نامہ اعمال گناہوں سے پاک فرمانا چاہتا ہے کیونکہ دنیاوی تکالیف اور پریشانیاں ہمارے گناہوں کو مٹا دیتی ہیں جیسے آپ اپنے بچے کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جاتے ہیں تو وہ اس کو ٹیکہ اور کڑوی دوائی دیتا ہے جو کہ بچے کو علاج نہیں بلکہ صرف تکلیف ہی نظر آتی ہے اور آپ ایسا نفرت کی وجہ سے نہیں بلکہ محبت کی وجہ سے کرتے ہیں اور اس کو جو وقتی طور پر تکلیف ہوتی ہے وہ آپ اس کو تکلیف دینے کیلئے نہیں بلکہ اس کو تکلیف سے بچانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔

اسی طرح گناہوں کے عذاب کو دور کرنے کیلئے اللہ سبحانہ تقدس انسان کو دنیا میں وقتی، ظاہری اور معمولی تکلیف دیتا ہے کہ حدیثِ پاک کے مطابق مسلمان کو جو بھی معمولی سے معمولی تکلیف آتی ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور ایک حدیثِ پاک میں یہاں تک مثال دے کر ارشاد فرمایا

www.HaqWaliSarkar.com

کہ اگر ایک شخص کی دو جیبیں ہوں اور ایک جیب میں اس نے کچھ روپے رکھے ہوں تو جب اس کو روپوں کی ضرورت پڑی تو وہ دوسری جیب میں روپے نکالنے کے لیے ہاتھ ڈالتا ہے اور روپے نہ ہونے کی وجہ سے اس کے ذہن پر پریشانی والا خیال آئے کہ کہیں میرے روپے گم تو نہیں ہو گئے اور پھر پہلی جیب میں ہاتھ ڈالا تو روپے مل گئے لیکن اس معمولی سی پریشانی کے خیال سے بھی اللہ سبحانہ تقدس اس پریشانی کے مطابق اس کے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ اسی طرح اگر کانٹا بھی چبھا تو اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو معاف کیا جائے گا اور جب آخرت میں انسان یہ دیکھے گا کہ دنیاوی پریشانیوں اور تکلیفوں کی وجہ سے اس کے اتنے زیادہ گناہ معاف فرما دیے گئے ہیں اور انعام واکرام عطا فرمائے گئے ہیں تو وہ حسرت کرے گا کہ کاش مجھے دنیا میں اور زیادہ تکلیفیں اور پریشانیاں آتیں تاکہ آج میرے زیادہ سے زیادہ گناہ معاف ہو جاتے اور میرے درجات مزید بلند ہوتے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مسلمان مرد اور عورت کے

جان و مال اور اولاد میں ہمیشہ بلا رہتی ہے (یعنی اکثر تکلیفوں اور پریشانیوں میں مبتلا رہتا ہے) یہاں تک کہ اللہ سبحانہ تقدس سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا (یعنی ان کے بدلے اللہ سبحانہ تقدس اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے) (ترمذی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس

کے عمل میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو گناہوں کا کفارہ بن سکے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو غم اور پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے (احمد)۔

اور حدیثِ قدسی میں اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ

مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں جس کو بخشنا چاہوں گا تو

اسے دنیا سے نہ نکالوں گا حتیٰ کہ اس کی گردن سے سارے کے سارے گناہ اس کی جسمانی بیماری اور رزق میں تنگی کے ذریعے نکال دوں گا (مشکوٰۃ)۔

www.HaqWaliSarkar.com

لہٰذا اللہ سبحانہ تقدس یہ معمولی تکلیف ہماری بڑی بڑی تکلیفوں یعنی عذاب کو دور کرنے کیلئے دیتا ہے اور متقین و مومنین اور حضرات اولیاء کرام، حضرات صحابہ کرام اور حضرات انبیاء کرام کو تکالیف و پریشانیاں ان کے درجات کی مزید بلندی اور اللہ سبحانہ تقدس کے ساتھ قرب اور تعلق کو مزید سے مزید تر مضبوط بنانے کیلئے آتی ہیں تا کہ اللہ سبحانہ تقدس کا مزید سے مزید فضل و کرم، انعام اکرام اور قربت و رضا حاصل ہو سکے تو یہ اللہ سبحانہ تقدس کی بے پناہ محبت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب بندہ کے لیے کوئی درجہ اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے مقدر ہو چکا ہو جہاں تک یہ اپنے عمل سے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ سبحانہ تقدس اسے اس کے جسم یا مال یا اولاد کی آفت میں مبتلا کر دیتا ہے اور پھر اسے اس پر صبر بھی دیتا ہے حتیٰ کہ وہ اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے جو رب کی طرف سے اس کے لیے مقدر ہو چکا تھا (احمد، داؤد)۔

اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ

عرض کیا گیا کہ لوگوں میں سخت مصیبت والے کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انبیاء کرام اور پھر ترتیب وار افضل لوگ کہ انسان اپنی دین داری کے مطابق مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور اگر اس کے دین میں سختی ہے تو اس کی بلائیں بھی سخت ہوں گی اور اگر اس کے دین میں نرمی ہو گی تو اس پر آسانی کی جائے گی اور ایسا ہی ہوتا رہے گا حتیٰ کہ وہ زمین پر بے گناہ ہو کر چلے گا (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)۔

اس لئے ایسے شخص کو جو کبھی بیمار نہیں ہوا اسے بد بخت فرمایا گیا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس غریب اور پریشان مومن کو امیر اور کم تکلیفوں والے مومن سے زیادہ پسند فرماتا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مال دار مومنین فقرا مومنین

کے پانچ سو سال بعد یعنی آدھا دن بعد جنت میں داخل ہوں گے (مشکوٰۃ)۔

صرف یہی نہیں بلکہ فقرا مومنین کو یہ شرف بھی عطا ہو گا کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہی میں جنت میں داخل کیے جائیں گے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میں وہ پہلا شخص ہوں جو جنت کی زنجیر ہلاؤں گا اور رب اللہ

www.HaqWaliSarkar.com

سبحانہ تقدس کھولے گا، پھر مجھے اس میں داخل فرمائے گا اور میرے ساتھ فقرا مومنین ہوں گے مگر یہ فخریہ نہیں کہتا (ترمذی، دارمی)۔

لہٰذا یہ شرف دنیا میں زیادہ مالی پریشانی میں اور تکلیفوں میں مبتلا مومنین کو ہی عطا ہوگا اس لیے تکالیف اور پریشانیاں آنے پر بھی صبر وشکر کا دامن نہ چھوڑیں اور نفس وشیطان کے وسواس میں پھنس کر اللہ سبحانہ تقدس کے ساتھ گمان اور کیفیت خراب نہ کریں کہ میرا رب مجھ سے محبت نہیں کرتا بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اپنے بندوں سے لاکھوں کروڑوں ماؤں سے بڑھ کر محبت فرماتا ہے۔

پھر اس کے علاوہ جو شخص اپنے گناہ پر نادم وشرمندہ ہوتا ہے پھر اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں اپنے گناہ کی معافی مانگتا ہے اور اگر گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہو تو متعلقہ شخص سے بھی معافی مانگتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے گناہ کو اپنے فضل وکرم اور رحمت وبخشش سے معاف فرما دیتا ہے کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کر لیتا ہے اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے (اور اس کے گناہ کو معاف فرما دیتا ہے) (متفق علیہ)۔

اور پھر اللہ سبحانہ تقدس نے اپنے بندوں پر مزید فضل وکرم فرمایا کہ بندہ جتنے مرضی زیادہ گناہوں کے باوجود بھی توبہ کرے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے اور پھر مزید فضل وکرم یہ فرمایا کہ بندہ جتنی بار مرضی توبہ کرے اللہ سبحانہ تقدس اس کی توبہ کو ہر بار قبول فرماتا ہے اور یہ فضل وکرم مرتے دم تک رہے گا کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے کنارے تک پہنچ جائیں اور پھر بھی تو مجھ سے معافی مانگے تو میں تجھے بخش دوں گا اور کچھ بھی پرواہ نہ کروں گا (ترمذی، احمد، دارمی)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مجھے اپنی عزت وجلال اور بلندی درجات کی قسم کہ میں اپنے بندوں کو بخشتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے معافی مانگتے رہیں گے (احمد)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اور جو شخص اپنے گناہوں کی وجہ سے اور اللہ سبحانہ تقدس کے خوف کی وجہ سے اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں روتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اپنے بندے کی اس کیفیت کی وجہ سے اس پر دوزخ کی آگ کو حرام فرما دیتا ہے کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

جس مسلمان کی آنکھ سے خوفِ الٰہی کی وجہ سے مکھی کے سر کے برابر بھی آنسو بہہ کر اس کے چہرے پر آ گرے تو اللہ سبحانہ تقدس اس پر دوزخ کو حرام فرما دے گا (ابن ماجہ، طبرانی)۔

بلکہ جس طرح کسی انسان کی کوئی چیز گم ہو جائے جو اسے جان سے پیاری ہو تو وہ کس قدر زیادہ چاہے گا کہ مجھے میری گم شدہ چیز مل جائے یا کسی ماں باپ کا کوئی بچہ گم ہو جائے تو والدین کس قدر زیادہ چاہیں گے کہ میرا گم شدہ بچہ مل جائے اور جب کسی کو اس کی گم شدہ محبوب چیز دوبارہ مل جائے تو وہ کس قدر خوش ہوتا ہے تو اسی طرح اللہ سبحانہ تقدس چونکہ اپنے بندوں سے محبت فرماتا ہے تو جب اس کا بندہ اللہ سبحانہ تقدس کے احکامات اور محبت سے منہ موڑ کر دنیا اور گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس بھی چاہتا ہے کہ میرا بندہ واپس میری بارگاہ میں لوٹ آئے اور توبہ کر لے اور پھر جیسے کوئی بندہ توبہ کرتا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں واپس لوٹ آتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس بے حد زیادہ خوش ہوتا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی جانوروں والی ہلاکت کی زمین میں اترے اور اس کے ساتھ سواری ہو جس پر اس کا کھانا اور پانی ہو۔ اس نے سانس لینے کے لیے درخت کے ساتھ سر رکھا اور سو گیا اور پھر جب جاگا تو اس کی سواری جا چکی تھی۔ وہ شخص اسے بہت ڈھونڈ رہا تھا حتیٰ کہ جب اس پر دھوپ یا پیاس یا جو اللہ سبحانہ تقدس نے چاہا غالب آ گئی تو بولا کہ میں اپنی اسی جگہ لوٹ جاؤں جہاں میں پہلے تھا کہ وہاں سو جاؤں حتیٰ کہ مر جاؤں اور پھر اپنا بازو سر پر مرنے کے لیے رکھ دیا۔ لیکن پھر جب وہ نیند سے جاگا تو اس کی سواری اس کے پاس کھڑی تھی جس پر اس کا کھانا اور پانی تھا، اللہ سبحانہ تقدس مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی بہت زیادہ خوش ہوتا ہے جو وہ اپنی سواری کے واپس ملنے سے خوش ہوتا ہے (متفق علیہ)۔

اس کے علاوہ جس شخص کو کچھ حد تک یہ یقین پیدا ہو جاتا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اپنے بندوں سے محبت فرماتا ہے تو

www.HaqWaliSarkar.com

شیطان انسان کو ایک اور وسوسے اور دھوکے میں مبتلا کر دیتا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس واقعی اپنے بندوں سے بہت محبت فرماتا ہے لیکن صرف تم سے محبت نہیں کرتا اور یوں بندہ یہ یقین کر لیتا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کو مجھ سے محبت نہیں ہے لیکن وہ دوسروں سے بہت محبت کرتا ہے لہٰذا انسان کو نفس اور شیطان کے وسواس اور دھوکوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اللہ سبحانہ تقدس نہ صرف اپنے بندوں کے ساتھ اس دنیا میں محبت والا معاملہ فرماتا ہے بلکہ روزِ حشر اور آخرت میں بھی اپنے بندوں سے محبت والا معاملہ فرمائے گا بلکہ جس قدر فضل و کرم اور رحمت و بخشش اس دنیا میں اپنے بندوں پر فرماتا ہے اس سے بھی ہزاروں لاکھوں گنا بڑھ کر روز محشر اور آخرت میں اپنے بندوں کے ساتھ محبت والا معاملہ فرماتے ہوئے بے حد فضل و کرم اور رحمتیں اور بخششیں عطا فرمائے گا کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس کے

پاس سو رحمتیں ہیں، ان میں سے اس نے ایک رحمت جن و انس اور حیوانات و حشرات الارض میں نازل کی جس سے وہ ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں اور رحم کرتے ہیں۔ اسی سے وحشی جانور اپنے بچوں پر رحم کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ تقدس نے ننانوے رحمتیں بچا رکھی ہیں کہ ان سے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا (مسلم، ابن ماجہ، احمد)۔

اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے فضل و کرم سے اپنی محبت عطا فرمائے اور یقین کی دولت عطا فرمائے اور اخلاص کے ساتھ اپنی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنا گمان اچھے سے اچھا رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

شکرِ الٰہی

اللہ سبحانہ تقدس کی اپنے بندے پر اس قدر نعمتیں ہیں کہ اگر وہ شمار بھی کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا کہ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ

تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے (سورۃ الرحمٰن۔ آیت 13)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اور اللہ سبحانہ تقدس قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ

اگر تم شکر کرو گے تو میں ضرور تمہیں اور زیادہ دوں گا البتہ تم نے میری ناشکری کی تو بے شک میرا عذاب بڑا سخت ہے (سورۃ ابراہیم۔آیت 7)۔

اللہ سبحانہ تقدس کی تمام نعمتوں میں سب سے بڑی اور اعلیٰ نعمت یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے ہمیں بغیر کسی محنت کے اور قربانی کے اسلام کی دولت عطا فرمائی کہ ہم مسلمان گھر میں پیدا ہوئے اور الحمدللہ ہم مسلمان ہیں۔اب ہم سوچیں کہ اگر ہم کسی یہودی، عیسائی یا کسی کافر کے گھر پیدا ہوتے تو کیا پتا ہمیں اسلام کی دولت ہی نصیب نہ ہوتی اور آخرت میں ہم جہنم میں جاتے۔

اسلام کی دولت کے بعد اللہ سبحانہ تقدس کی سب سے بڑی نعمت، احسان اور عطا بلا شک وشبہ ہم پر یہ ہے کہ ہمیں سرورِ کائنات حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بنایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہونا دنیا اور آخرت کا سب سے اعلیٰ اعزاز و اکرام ہے اور یہ اعزاز اتنا اعلیٰ ہے کہ بعض حضرات انبیاء کرام جو کہ مخلوق میں سب سے افضل ترین ہستیاں ہیں وہ بھی یہ دعا کرتے تھے کہ یا الٰہی! ہمیں اپنے محبوب حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بنا دے لہٰذا جس شخص نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کی قدر کر لی وہ انسان خوش قسمت ہے اور جس شخص نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کی قدر نہ کی تو وہ بد بخت ہے۔میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمانِ عالیشان ہے کہ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی

ہونا بہت ہی اونچا مقام ہے اور جس شخص نے یہ بات سمجھ لی تو وہ بہت خوش قسمت ہے اور جس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کی قدر نہ کی تو وہ بد قسمت ہے۔

لہٰذا ہر ایمان والے کے لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ تمام نعمتوں سے زیادہ اپنے مسلمان ہونے کا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کا شکر اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں ادا کیا کرے اور ہر روز تہہ دل سے کم از کم ایک بار ضرور شکر ادا کیا کرے کیونکہ جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا نہیں کرتا تو اللہ سبحانہ تقدس اس بندے کو پسند نہیں فرماتا۔

www.HaqWaliSarkar.com

اس کے علاوہ اس شکر کرنے کا عملی طور پر بھی اظہار کیا کریں کہ زیادہ سے زیادہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس ﷺ کا ذکر مبارک کریں اور سنیں، قرآنِ پاک اور آپ ﷺ کی نعت شریف پڑھنے اور سننے کا اہتمام رکھیں، آپ ﷺ کی سیرتِ مبارکہ اور احادیثِ مبارکہ پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں، آپ ﷺ کی سنتِ مبارکہ کو اپنانے کی بھرپور کوشش کریں اور خاص طور پر اپنی اولاد کے دلوں میں سب سے زیادہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس ﷺ کی عظمت اور ادب واحترام پیدا کرنے کی کوشش کریں بلکہ بحیثیت مسلمان ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ہر انسان کے دل میں اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس ﷺ کی محبت پیدا کرنے اور آپ ﷺ کی سنتِ مبارکہ، حسنِ اخلاق اور اعلیٰ ترین کردار کو لوگوں میں روشناس کروانے کی بھرپور کوشش کریں۔ میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالی شان ہے کہ

حضورِ اقدس ﷺ کے سب امتیوں پر واجب ہے کہ وہ تمام دنیا کو آپ ﷺ کی ذاتِ عالی سے روشناس کروائیں اور آپ ﷺ کی شانِ اقدس سے آگاہ کریں۔ بلاشک وشبہ سب انسانوں سے افضل اور کامل ترین شخصیت آپ ﷺ کی ہی ہے اور جس نے آپ ﷺ کی زندگی کا مطالعہ نہیں کیا، آپ ﷺ کی پیروی کی کوشش نہیں کی اور آپ ﷺ سے محبت اور تعلق نہ رکھا وہ محروم رہا خواہ اس نے سب علوم پر عبور حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہو۔

پھر ان دونوں نعمتوں کے بعد تیسری سب سے بڑی نعمت اور احسان اور فضل وکرم اللہ سبحانہ تقدس کا اپنے بندہ پر یہ ہوتا ہے کہ اس کو اپنے کسی محبوب بندے یعنی کسی ولی کامل، مرشد کامل سے نسبت ومحبت عطا فرمادے اور پھر اپنے فضل و کرم سے اسی پر اس کو موت عطا فرمائے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد اکمل حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان عالی شان ہے کہ

جب اللہ سبحانہ تقدس اپنے کسی بندے پر اپنی خاص نظر رحمت فرماتا ہے تو اس کو اپنے کسی ولی یعنی مرشد کامل سے نسبت عطا فرمادیتا ہے۔

لہٰذا وہ لوگ خوش قسمت ہیں کہ جس کو کسی مرشد کامل کی نسبت ومحبت عطا ہوتی ہے اور جو لوگ دنیا میں اللہ سبحانہ تقدس کی اس نعمت اور فضل وکرم سے محروم رہ جائیں گے تو روزِ محشر ان کو اس پر بہت افسوس اور حسرت ہوگی کہ کاش ہم بھی

www.HaqWaliSarkar.com

حضرات اولیاء کرام سے نسبت رکھنے والے لوگوں میں شامل ہوتے کہ جب وہ یہ دیکھیں گے کہ حضرات اولیاء کرام اور ان سے نسبت ومحبت رکھنے والوں پر اللہ سبحانہ تقدس کے کس قدر خاص انعام واکرام اور رحمتیں ہیں۔ میرے مرشد اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالی شان ہے کہ

مرنے کے بعد جب حشر کے دن لوگ حضرات اولیاء کرام کی شان دیکھیں گے اور ان سے نسبت ومحبت رکھنے والوں پر اللہ سبحانہ تقدس کے انعام واکرام اور رحمتیں دیکھیں گے تو حسرت کریں گے کہ اے کاش! دنیا میں ہم بھی اس گروہ میں شامل ہونے کی کوشش کرتے اور کسی نہ کسی مرشد کامل کے دستِ اقدس پر بیعت ہو جاتے اور جو کسی ولی کامل سے محبت رکھنے والا ہو گا وہ قیامت کے روز اللہ سبحانہ تقدس کے فضل وکرم سے آخرت میں حضرات اولیاء کرام اور شافع محشر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو گا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے مبارک کے سائے میں ہو گا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے مستفیض ہو گا۔

ان انعام واکرام کے علاوہ ایک بہت ہی بڑی اور خاص نعمت اور احسان اللہ سبحانہ تقدس کا ہم پر یہ ہے کہ ہمیں ایک آزاد ملک میں پیدا فرمایا اور پھر اس پر ایک مزید کرم یہ فرمایا کہ وہ آزاد ملک ایک اسلامی ریاست پاکستان ہے۔ ممکن ہے کہ اکثر لوگوں کو اس نعمت کا احساس تک نہ ہو کیونکہ انہوں نے کبھی غلامی اور جنگ والی زندگی کی مصیبتوں اور تکلیفوں کے متعلق سوچا بھی نہ ہو گا۔ ابھی بھی دنیا میں ان علاقوں کی طرف دیکھیں جن کو آزادی کی نعمت میسر نہیں ہے کہ وہ مسلمان وہاں کس قدر ظلم وستم اور مصائب وتکالیف میں مبتلا ہیں لہٰذا ہر پاکستانی کو دل سے اللہ سبحانہ تقدس کی اس نعمت کا بھی بے حد شکر کرنا چاہیے۔

اس کے علاوہ بندہ کو تمام روحانی، دینی اور دنیاوی نعمتوں پر بھی اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اس پر غور کرنا چاہیے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے ہمیں ان گنت نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ تم میری کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ پہلے تو روحانی اور دینی نعمتوں کا شکر ادا کرے جو کہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی ہیں اور ان کے ذریعے اللہ سبحانہ تقدس کا قرب حاصل ہو گا مثلاً ایمان کی دولت پر شکر ادا کرے، اسی طرح اگر اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں مال خرچ کرنے یا نماز پنجگانہ ادا کرنے، قرآنِ مجید پڑھنے، ذکر کرنے، صبر وشکر کرنے کی توفیق عطا ہوئی ہے تو اس پر اللہ سبحانہ

www.HaqWaliSarkar.com

تقدس کا شکر ادا کرے اور اسی طرح اگر زبان کی حفاظت اور نظر اور شرم گاہ کی حفاظت کی توفیق عطا ہوئی ہے تو اس پر شکر ادا کرے اور پھر اسی طرح اگر تقویٰ، توکل، اخلاص، یقین، ادب اور حسن اخلاق کی دولت حاصل ہے تو اس پر اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا کرے۔

پھر اس کے بعد دنیاوی نعمتوں پر غور کرے اور چھوٹی سے چھوٹی نعمت پر غور کرے اور اس کو محسوس کر کے اس پر شکر ادا کرے مثلاً انسان سوچے کہ اگر میں چلتا بھی ہوں تو یہ کس قدر بڑی نعمت ہے کہ جو لوگ کسی تکلیف کی وجہ سے بستر پر پڑ جاتے ہیں اور چلنے پھرنے سے قاصر ہو جاتے ہیں ان سے پوچھیں کہ چلنا پھرنا کس قدر بڑی نعمت ہے اور پھر دنیا کی ہر چیز انسان کے لیے نعمت ہے۔ میرے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالی شان ہے کہ

اپنے اندر اور اردگرد غور و فکر

کرتے رہو کہ جس اللہ سبحانہ تقدس نے تمہاری خوشی کے لئے ایک لاکھ سے زائد قسم کی تتلیاں پیدا فرمائیں، ہزاروں خوشبوئیں، ذائقے، رنگ پیدا فرمائے، ہر روز کا موسم بلکہ ہر وقت کا موسم دوسرے وقت کے موسم سے مختلف کیا اور ایک وقت میں بھی زمین کے مختلف حصوں پر مختلف اوقات میں موسم اور حالات مختلف پیدا فرمائے اور انسانی نباتات، حیوانات، پرندے وغیرہ پیدا فرمائے۔ ہماری سوچ سے کہیں وسیع کائنات بنائی اور اس قدر چھوٹے جسم بھی پیدا فرمائے کہ ہماری انگلی پر کروڑوں جراثیم موجود ہوں تو ہمیں ان کا بوجھ محسوس نہ ہو۔ ہر انسان کا چہرہ بلکہ یہاں تک کہ کسی کے انگوٹھے کی لکیریں بھی آپس میں نہیں ملتیں جو قدرت کا ایک خزانہ ہے۔ افسوس کہ ہم پھر بھی ناشکری کریں لہٰذا اگر ہم ہر وقت بھی سجدہ شکر میں رہیں تو پھر بھی شکر کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

اگر انسان اپنے سے اوپر والوں کو دیکھے گا یعنی جن لوگوں کو اللہ سبحانہ تقدس نے اس سے زیادہ دنیاوی نعمتوں مثلاً صحت، مال و دولت، حسن، اولاد اور عزت یا دیگر دنیاوی چیزوں سے نوازا ہو گا تو کبھی بھی دل میں صبر و شکر پیدا نہیں ہو گا اسی لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب تم میں سے کوئی اسے دیکھے جس کو اس سے مال و اعضا میں بڑائی دی گئی ہے تو اسے بھی دیکھ لے جو اس سے مال و اعضا میں نیچے ہے (متفق علیہ)۔

www.HaqWaliSarkar.com

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تم اپنے سے نیچے والوں کو دیکھو اور اپنے سے اوپر والوں کو نہ دیکھو اور یہ عمل اس وجہ سے ہے کہ تم اللہ سبحانہ تقدس کی نعمت کی ناقدری نہ کرو (مسلم)۔

لہٰذا ہمیں ہمیشہ اپنے سے نیچے والوں کو دیکھنا چاہیے یعنی جن کو اللہ سبحانہ تقدس نے دنیاوی نعمتیں ہم سے کم دی ہیں تاکہ ہمارے دل میں شکر کی کیفیت پیدا ہو۔ اگر دنیاوی سہولیات کم ہیں یا رزق میں تنگی ہے یا بیماری وغیرہ ہے تو ان لوگوں کے متعلق سوچیں جو آپ سے زیادہ ان پریشانیوں میں گرفتار ہیں تو دل میں شکر اور حوصلہ پیدا ہوگا۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ میرے پاس پہننے کے لیے جوتا نہیں تھا جس کی وجہ سے میں ننگے پاؤں چلتا پھرتا تھا تو ایک دفعہ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں اللہ سبحانہ تقدس کی اتنی عبادت کرتا ہوں اور میرے پاس جوتا بھی نہیں ہے اور ابھی اسی خیال میں تھا کہ میں نے آگے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے دونوں پاؤں کٹے ہوئے تھے، جب میں نے اسے دیکھا تو فوراً توبہ کی اور اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا کیا کہ کم از کم میرے دونوں پاؤں تو سلامت ہیں۔

دین کے معاملات میں بھی یہی بات ہے کہ جب دین پر چلتے ہوئے اور دین کی تبلیغ کرتے ہوئے اس وجہ سے پریشانیاں اور تکلیفیں آئیں اور مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑے تو دین کی خاطر اپنے سے زیادہ مخالفتیں اور تکلیفیں برداشت کرنے والوں کو دیکھنا چاہیے کہ اس سے دل میں حوصلہ اور ہمت پیدا ہوگی مثلاً حضرات اولیاء کرام، علمائے حق، حضرات صحابہ کرام، شہدائے کربلا اور حضرات انبیاء کرام کی زندگی کا مطالعہ کریں اور خاص طور پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کو پڑھیں کہ انہوں نے ایمان اور دین کی تبلیغ کی خاطر کس قدر مشکلات کا سامنا کیا تھا۔

لہٰذا ہمیں ہر وقت حتیٰ کہ تکلیفوں اور پریشانیوں میں بھی اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے کہ جو شکر کرتا ہے وہ بندہ ہی اللہ سبحانہ تقدس کو پسند آتا ہے لیکن انسان کی اکثر کیفیت یہ ہوتی ہے کہ اگر اللہ سبحانہ تقدس نے اسے سو میں سے پچانوے نعمتیں بھی دی ہوں اور صرف پانچ نعمتیں آزمائش کے لیے نہ دے تو انسان اپنی پوری زندگی ان پانچ نعمتوں کی ناشکری میں گزار دیتا ہے اور پچانوے نعمتوں کا کبھی شکر ادا نہیں کرتا اور حقیقت میں انسان کی دنیا میں یہی آزمائش ہے کہ وہ پچانوے نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے یا کہ پانچ نعمتیں جو کہ نہیں ملیں اس کی ناشکری میں زندگی گزار دیتا ہے تو جب اللہ

www.HaqWaliSarkar.com

سبحانہ تقدس نے انسان کو بے شمار نعمتیں دیں اور انسان اس پر بھی شکر نہیں کرتا تو اگر چند اور نعمتیں مل جائیں گی تو پھر بھلا وہ کیسے شکر کرے گا لہٰذا جو شکر کرتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس کو مزید اور عطا فرماتا ہے اور یہ نظام قدرت ہے کہ دنیا میں کسی بھی انسان کو تمام نعمتیں نہیں مل سکتیں کہ ہر ایک کو کچھ نہ کچھ تکالیف یا پریشانیاں رہتی ہیں۔ میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمانِ عالی شان ہے کہ

ناشکرا شخص اپنی ناشکری کی کیفیت کی وجہ سے نہ صرف خود نہایت پریشان رہتا ہے اور دوسروں سے ناخوش رہتا ہے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی بہت پریشانی اور تکلیف واذیت دیتا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کو بھی ناراض کرتا ہے اور شکر گزار بندہ پریشان اور تکلیف دہ حالات میں خود بھی خوش رہتا ہے اور اپنے اردگرد لوگوں کو بھی خوش اور پرسکون رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے اللہ سبحانہ تقدس کو بھی راضی رکھتا ہے لیکن اکثر لوگ بہت ہی ناشکرے ہوتے ہیں کہ جو نعمتیں ان کے پاس ہوتی ہیں ان کا کبھی بھی شکر ادا نہیں کرتے یا بہت کم اور کبھی کبھی شکر ادا کرتے ہیں اور جو نعمت نہ ملی ہو تو ساری زندگی اس نعمت کی ناشکری میں گزار دیں گے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہر وقت اور ہر حال میں اور ہر طرح کے حالات میں اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس شکر کرنے والے کو ہی زیادہ عطا فرماتا ہے اور مقام شکر مقام صبر سے بہت بلند ہے۔

پس اگر دین و دنیا میں کامیابی اور سکون و رحمت چاہتے ہیں تو دینی و روحانی اور دنیا کی ہر نعمت پر ہر وقت اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا کرتے رہیں اور کبھی بھی بعض نعمتوں کے نہ ہونے پر ناشکری اور شکوہ شکایت نہ کریں۔ اللہ سبحانہ تقدس ہمیں نفس و شیطان کے شر سے محفوظ رکھے اور ہر دم ہر نعمت کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اخلاص

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی (متفق علیہ)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس صرف وہی عمل قبول فرماتا ہے جو خالصتاً اس کے لیے ہو اور اسے کرنے سے محض اللہ سبحانہ تقدس کی رضامندی مقصود ہو (نسائی، طبرانی)۔

ایک مسلمان زندگی میں جو بھی اچھا عمل کرتا ہے اس عمل کے اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں قبول ہونے میں اور اس پر اجر ملنے کا انحصار اس بات پر ہے کہ کیا آپ اس عمل کو صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے کرتے ہیں یا پھر کسی اور نیت اور مقصد سے کرتے ہیں یا اس کا بدلہ کسی بھی صورت میں دنیا میں چاہتے ہیں۔ جس عمل کو اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے علاوہ کسی اور مقصد اور نیت سے کریں گے یا پھر جس عمل کو کر کے کسی بھی صورت میں اگر دنیا میں اس کا بدلہ چاہا مثلاً آپ نماز ادا کرتے ہیں یا پھر اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں یا پھر لوگوں کو تبلیغ کرتے ہیں اور پھر یہ خیال رکھیں کہ لوگ میرے اس نیک عمل کو دیکھ کر مجھے اچھا خیال کریں یعنی ان سے اس عمل کے بدلے عزت کے طالب ہوں یا پھر کسی کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور بعد میں یہ امید رکھیں کہ وہ بھی مجھ سے اچھا سلوک کرے یا پھر کسی پر احسان کر کے احسان جتلائیں تو وہ عمل کبھی بھی قابلِ قبول اور باعثِ ثواب نہیں ہوگا کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس کا فیصلہ قیامت میں سب سے پہلے ہوگا ان میں سے ایک وہ شہید ہوگا کہ اسے لایا جائے گا اور تب اللہ سبحانہ تقدس اس سے اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا اور فرمائے گا کہ اس کے شکریہ میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے کیونکہ تو نے اس لیے لڑائی کی تھی کہ تجھے بہادر کہا جائے لہٰذا وہ کہہ لیا گیا اور پھر اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے اسے منہ کے بل کھینچا جائے گا یہاں تک کہ آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ دوسرا شخص وہ ہوگا کہ جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآنِ مجید پڑھا کہ اسے لایا جائے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا اور وہ شخص اقرار کر لے گا۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ تو نے شکریہ میں کیا عمل کیا؟ وہ شخص عرض کرے گا کہ میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیری راہ میں قرآنِ مجید پڑھا۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے کیونکہ تو نے اس لیے علم سیکھا کہ تجھے عالم کہا جائے اور اس لیے قرآنِ مجید پڑھا تھا کہ قاری کہا جائے لہٰذا وہ کہہ لیا گیا

www.HaqWaliSarkar.com

اور پھر اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے اسے اوندھے منہ کھینچا جائے گا حتیٰ کہ آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ تیسرا وہ شخص ہوگا کہ جسے اللہ سبحانہ تقدس نے رزق میں وسعت دی اور ہر طرح کا مال بخشا کہ اسے لایا جائے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا اور وہ شخص اقرار کر لے گا۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ تو نے شکریہ میں کیا عمل کیا؟ وہ شخص عرض کرے گا کہ میں نے کوئی ایسا راہ نہ چھوڑا جہاں خرچ کرنا تجھے پیارا ہو مگر وہاں تیرے لیے خرچ کیا۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے کیونکہ تو نے یہ سخاوت اس لیے کی تھی کہ تجھے سخی کہا جائے لہٰذا وہ کہہ لیا گیا اور پھر اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے اسے اوندھے منہ گھسیٹا جائے گا اور پھر آگ میں جھونک دیا جائے گا (مسلم)۔

لہٰذا احادیثِ مبارکہ کے مطابق جس نے اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے کوئی عمل کیا تو اللہ سبحانہ تقدس صرف اسی عمل کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جس نے اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے عمل کیا تو وہ ریاکاری یا شرک اصغر (چھوٹا شرک) ہے اور اس عمل کا ثواب نہیں ملتا کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب اللہ سبحانہ

تقدس تمام اولین و آخرین کو اس دن میں جمع فرمائے گا جس میں شک نہیں تو ایک منادی ندا کرے گا کہ جس نے کوئی کام اللہ سبحانہ تقدس کے لیے کیا اور اس میں کسی کو شریک کر لیا وہ اپنے عمل کا ثواب اسی شریک سے طلب کرے کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس شرک سے بالکل بے نیاز ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جن چیزوں سے میں تم پر خوف کرتا ہوں ان سب

میں زیادہ خوفناک چیز چھوٹا شرک ہے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! چھوٹا شرک کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ریاکاری ہے (احمد، بیہقی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے (لوگوں کو) دکھانے کے لیے نماز پڑھی

اس نے شرک (شرکِ اصغر) کیا اور جس نے (لوگوں کو) دکھانے کے لیے روزہ رکھا اس نے شرک (شرکِ اصغر) کیا اور

www.HaqWaliSarkar.com

جس نے (لوگوں کو) دکھانے کے لیے صدقہ کیا اس نے شرک (شرکِ اصغر) کیا (احمد، بیہقی)۔

اس کے برعکس اگر آپ دنیا کا کوئی عام سا کام بھی یعنی کھانا، پینا، سونا اور نکاح کرنا بھی اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے مطابق کریں گے تو وہ بھی اللہ سبحانہ تقدس کی رضا اور ثواب کا باعث ہو گا۔ ان دنیاوی امور کے متعلق تو احکام شریعت موجود ہیں اور اگر کوئی ایسا عمل بھی ہو جس میں کوئی شریعت کا واضح حکم بھی نہ ہو لیکن اگر اس کا مقصد اللہ سبحانہ تقدس کی رضا ہو گا تو اس پر بھی اجر و ثواب ملے گا مثلاً ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صحابی کے گھر تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا کہ تم نے گھر میں یہ روشن دان کیوں بنوایا ہے؟ تو صحابی نے عرض کیا کہ اس لیے کہ اس میں سے ہوا اور روشنی آئے گی اور درحقیقت اس کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم اس روشن دان کو بنانے میں یہ نیت کرتے کہ اس میں سے اذان کی آواز آئے گی تو تمہیں اس کا اجر ملتا رہنا تھا کہ جب بھی اذان ہوتی تمہیں اس کا ثواب ملتا۔ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو شخص اللہ سبحانہ

تقدس کی رضا کے لیے نکاح کرتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس کو (روزِ حشر) بادشاہی کا تاج پہنائے گا (ابوداؤد)۔

اور حدیثِ پاک کے مطابق اگر کوئی شخص اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ہنستا کھیلتا ہو تو اس پر بھی اسے اجر و ثواب عطا کیا جائے گا اور اگر ان کو کھلاتا پلاتا ہے تو اس پر بھی اسے اجر و ثواب عطا کیا جائے گا اور حدیثِ پاک کے مطابق جب میاں بیوی اللہ سبحانہ تقدس کی رضا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے مطابق ایک دوسرے کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کریں یعنی آپس میں ہم بستری کریں یا چھیڑ چھاڑ وغیرہ کریں تو اس پر بھی ان کو اجر و ثواب عطا کیا جائے گا یعنی اگر انسان دنیاوی معاملات کو بھی اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے کرے گا تو بے حد اجر و ثواب پائے گا کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تسبیح میں صدقہ ہے اور ہر تکبیر میں صدقہ

ہے اور ہر حمد میں صدقہ ہے اور ہر تہلیل میں صدقہ ہے اور بھلائی کا حکم دینے میں صدقہ ہے اور بُرائی سے روکنے میں صدقہ ہے اور ہر ایک کی حلال صحبت (شریعت کے احکامات کے مطابق عملِ زوجیت) میں صدقہ ہے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول

www.HaqWaliSarkar.com

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرے تو اس میں بھی اسے ثواب ملتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بتاؤ اگر یہ شہوت حرام میں خرچ کرتا تو اس پر گناہ ہوتا؟ تو صحابہ نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسے ہی جب اسے حلال میں خرچ کرے گا تو اسے ثواب ملے گا (مسلم)۔

حتیٰ کہ مومن جب قضائے حاجت کے لیے جاتا ہے تو اس پر بھی اجر و ثواب پاتا ہے کہ اس کو کرنے میں بھی اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ پر عمل کرتا ہے مثلاً جب وہ بیت الخلا میں جائے گا تو پاکی اور طہارت کا خیال رکھے گا کہ حدیثِ پاک کے مطابق پیشاب کی بے احتیاطی کی وجہ سے بہت زیادہ لوگوں کو عذابِ قبر دیا جائے گا۔ لہٰذا جب اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے وہ پاک صاف رہے گا تو اس پر اس کو ثواب ملے گا، پھر بیت الخلا میں جاتے وقت سر ڈھانپ کر اور مقررہ دعا پڑھ کر پہلے الٹا پاؤں اندر رکھے گا اور بیٹھ کر طہارت کرے گا اور پھر قبلہ شریف کی جانب رخ کر کے یا پیٹھ کر کے نہیں بیٹھے گا اور پھر باہر نکلتے وقت سیدھا پاؤں باہر رکھے گا اور مقررہ دعا پڑھے گا تو ان سب سنتوں پر عمل کرنے سے بہت اجر و ثواب ملے گا۔ میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمانِ عالیشان ہے کہ

مومن کا ہر عمل مثلاً رزق کمانا، کھانا پینا، سونا جاگنا، ملنا جلنا، نکاح کرنا حتیٰ کہ قضائے حاجت کے لیے جانا بھی باعثِ ثواب اور اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کا سبب ہوتا ہے کیونکہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کا طالب ہوتا ہے اور اس کے ہر عمل کا مقصد اللہ سبحانہ تقدس کی رضا ہوتا ہے اور وہ اپنا ہر عمل حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے مطابق کرتا ہے۔

لہٰذا جس کی کیفیت اور نیت اللہ سبحانہ تقدس کے لیے خالص نہ ہوئی بلکہ دنیا یا دنیاوی چیزوں یا خواہشات یا عزت پانے کے لیے ہوئی تو اس کو ان کاموں میں تو کیا بلکہ نیکی کے بڑے بڑے کاموں میں بھی اجر و ثواب نہیں عطا کیا جائے گا کہ حدیثِ پاک کے مطابق ایسے عالمِ دین، شہید اور سخی کو اللہ سبحانہ تقدس کے ساتھ کیفیت اور نیت درست اور خالص نہ ہونے کی وجہ سے اجر و ثواب نہیں ملے گا جس کی وجہ سے وہ جہنم میں جائیں گے۔ لہٰذا ریاکاری سے اپنے آپ کو بچائیں اور اپنے اندر اخلاص کو پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ اگر اخلاص ہوگا تو نجات کے لیے تھوڑا سا عمل بھی کافی ہوگا اور بغیر اخلاص کے بہت سارا عمل بھی نجات کے لیے کافی نہیں ہوگا۔ بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ صرف ظاہری عمل کرنا ہی

www.HaqWaliSarkar.com

کافی ہے اور نیت اور کیفیت کی طرف خاص دھیان نہیں کرتے حالانکہ یہ سب سے اہم ترین بات ہے اور اچھی نیت اور کیفیت بندہ کے عمل سے بہتر ہے۔

حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے (طبرانی، المعجم الکبیر)۔

بلکہ نیت اور کیفیت تو ایسی چیز ہے کہ اگر کسی نیک عمل کے متعلق نیت اور کیفیت سچی اور پختہ ہو لیکن پوری کوشش کے باوجود اگر اس عمل کو نہ بھی کر سکے تو اللہ سبحانہ تقدس اپنے فضل و کرم سے اس کو اس عمل کی نیت پر ہی اس عمل کا ثواب عطا فرما دے گا کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو نیکی کا ارادہ کرے مگر اس کو نہ کر سکے تو اسے اللہ سبحانہ تقدس اپنے ہاں ایک پوری نیکی لکھتا ہے اور اگر ارادہ کرے اور اس نیکی کو کر لے تو اسے اپنے ہاں دس سے سات سو گنا تک بلکہ بہت زیادہ تک لکھ لیتا ہے (متفق علیہ)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

قیامت کے دن اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں ایک شخص پیش ہوگا جس کے داہنے ہاتھ میں اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا۔ وہ اپنے نامہ اعمال میں حج، عمرہ، جہاد، زکوٰۃ، صدقہ لکھا ہوا دیکھے گا تو عرض کرے گا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں نے اس میں سے کچھ بھی نہیں کیا، یہ میرا نامہ اعمال نہ ہوگا۔ اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرمائے گا یہ تمہارا ہی نامہ اعمال ہے۔ تم اپنی زندگی میں یہ کہتے تھے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو حج و عمرہ کرتا، صدقہ و خیرات کرتا اور جہاد کرتا۔ میں جانتا ہوں کہ تم اپنی اس نیت میں سچے ہو تو میں نے تم کو ان سب چیزوں کا ثواب عطا فرما دیا۔

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے مدینہ منورہ سے باہر تشریف لائے تو ارشاد فرمایا کہ مدینے میں بہت سے لوگ رہ گئے ہیں لیکن وہ ہمارے رنج و دکھ اور بھوک میں شریک ہیں جو ہم اس سفر میں اٹھا رہے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایسا کیوں ہے؟ حالانکہ وہ ہم سے دور ہیں۔ تو حضورِ

www.HaqWaliSarkar.com

اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ عذر کی وجہ سے ہمارے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہو سکے لیکن ان کی نیت ہماری نیت کی طرح ہے (متفق علیہ)۔

اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

بنی اسرائیل کا ایک آدمی قحط کے زمانے

میں ریت کے ڈھیر کے قریب سے گزرا تو اس نے کہا کہ اگر اس ٹیلے (ڈھیر) کے برابر میرے پاس گیہوں ہوتے تو میں فقیروں اور مساکین میں بانٹ دیتا۔ اللہ سبحانہ تقدس نے اُس زمانے کے نبی پر وحی نازل فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اے میرے نبی! اس شخص سے کہہ دو کہ وہ صدقہ اللہ سبحانہ تقدس نے قبول کر لیا ہے اور تجھے اتنا غلہ صدقہ کرنے کا اجر عطا کر دیا ہے (کیمیائے سعادت، تفسیرِ کبیر)۔

لہٰذا ہر انسان کو چاہیے کہ ہر چیز اور بات کے لیے اپنی کیفیت اور نیت اچھی سے اچھی رکھے اور پھر اپنے عمل میں ریاکاری یعنی شرک اصغر سے مکمل طور پر بچنے کی کوشش کرے اور اخلاص پیدا کرنے کی کوشش کرے اور اس کے لیے ایک سب سے بڑی اور اہم بات یہ ہے کہ زندگی بھر اپنے نیک عمل کو اپنی زبان سے کبھی بھی بیان نہ کریں کہ یوں وہ نیکی ضائع ہو جائے گی کیونکہ اس طرح وہ عمل ریاکاری میں داخل ہو جائے گا۔ اس لیے حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو اپنے عمل لوگوں کو سنائے تو اللہ سبحانہ تقدس اپنی مخلوق کے کانوں کو سنا دے گا اور اسے حقیر، ذلیل اور چھوٹا کر دے گا (بیہقی)۔

اور قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ

اے ایمان والو! احسان جتا کر اور اذیت پہنچا کر اپنے

صدقات ضائع نہ کرو (سورۃ البقرۃ۔ آیت 264)۔

بہر حال ہر روز اور ہر عمل کے وقت آپ اپنے آپ کو یاددہانی کرواتے رہا کریں کہ مجھے کسی بھی عمل کا دنیا میں کسی بھی طرح کسی بھی شخص سے اس کا بدلہ نہیں چاہیے بلکہ میرا ہر عمل خالص اللہ سبحانہ تقدس ہی کے لئے ہے اور مجھے ہر عمل کا

www.HaqWaliSarkar.com

بدلہ آخرت میں صرف اللہ سبحانہ تقدس سے ہی چاہیے۔ اللہ سبحانہ تقدس ہمیں اخلاص کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

بسم اللہ پڑھنا

گناہ کے کاموں کے علاوہ ہر نیک اور روزمرہ کے کاموں کے کرنے سے پہلے اللہ سبحانہ تقدس کا نام یعنی مخصوص دعائیں یا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ضرور پڑھ لیا کریں کہ جس کام کے کرنے سے پہلے اللہ سبحانہ تقدس کا نام نہ لیا جائے اس میں برکت اور رحمت نہیں ہوتی بلکہ اس کام میں شیطان اور اس کی نحوست اور شر شامل ہو جاتا ہے۔

بس اپنی عادت بنالیں کہ آپ نے ہر کام کرنے سے پہلے چاہے وہ چھوٹے سے چھوٹا کیوں نہ ہو، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ضرور پڑھنی ہے ورنہ وہ باعثِ برکت نہ ہوگا۔ مثلاً آپ کھانا کھاتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں پڑھیں گے تو شیطان آپ کے ساتھ کھانا کھائے گا اور اگر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لیں گے تو شیطان آپ کے ساتھ کھانا نہیں کھا سکے گا، اسی طرح گھر میں داخل ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر داخل ہوں گے تو شیطان آپ کے ساتھ گھر میں داخل نہیں ہو سکے گا، سونے سے قبل پاک صاف ہو کر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر ذکر کر کے سوئیں گے تو فرشتہ آپ کے ساتھ سوئے گا اور اگر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر کے بغیر سوئیں گے تو شیطان آپ کے ساتھ سوئے گا، اسی طرح کنگھی کرتے، سرمہ لگاتے، تیل لگاتے اور لباس پہنتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں پڑھیں گے تو شیطان بھی آپ کے ساتھ ان چیزوں کو استعمال کرے گا۔ پس روزمرہ کا کوئی بھی عمل باعثِ برکت ہوتا ہے یا باعثِ نحوست ہوتا ہے وہ آپ کا اس پر عمل کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یا مخصوص دعا پڑھنے پر منحصر ہوتا ہے۔

صرف یہی نہیں بلکہ وضو جیسی بابرکت چیز سے پہلے بھی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہ پڑھی جائے تو اس کی برکت میں کمی ہو جاتی ہے کہ حدیثِ پاک کے مطابق جس وضو سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھی جائے وہ کامل نہیں ہوتا اور جسم کا

www.HaqWaliSarkar.com

وہی حصہ بابرکت ہوتا ہے جس پر پانی بہتا ہے اور جس وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھی جائے تو وہ وضو کامل ہوتا ہے اور وضو کرنے سے پورا جسم بابرکت اور نورانی ہوتا ہے کہ جسم کے ہر عضو میں اس کی برکت پہنچتی ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا تو سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللہ پڑھے وضو کیا تو اس کا اتنا ہی بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گزرا (دار قطنی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو شاندار کام اللہ سبحانہ تقدس کی حمد سے شروع نہ ہو تو وہ ناقص ہے (ابن ماجہ)۔

بس اپنی زندگی میں ہر ہر عمل سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھا کریں تا کہ ہمارے کام باعثِ برکت ہوں نہ کہ باعثِ نحوست ہوں کہ شیطان اس عمل میں ہمارے ساتھ ہو کیونکہ شیطان ہمارے کام میں حاضر ہو جاتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اس کام میں وہ اپنی نحوست اور شر شامل کرے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

شیطان تمہارے ہر کام میں حاضر ہو جاتا ہے (مسلم)۔

ایک بزرگ نے کسی شخص کے شیطان کو خواب میں دیکھا کہ وہ بہت بری حالت میں ننگا، بھوکا، پیاسا اور بہت زیادہ کمزور اور پریشان حالت میں تھا تو اس سے پوچھا کہ تمہارا یہ حال کیسے ہو گیا؟ شیطان نے کہا کہ میں جس کے ساتھ ہوں وہ ہر عمل سے پہلے بسم اللہ پڑھتا ہے جس کی وجہ سے میں بے گھر، ننگا، بھوکا، پیاسا اور کمزور ہو گیا ہوں کیونکہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب کوئی شخص مکان میں آیا اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اس نے بسم اللہ پڑھ لی تو شیطان اپنی ذُرِّیَّت (اولاد) سے کہتا ہے کہ اس گھر میں نہ تمہیں رہنا ملے گا اور نہ کھانا ملے گا اور اگر داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی تو شیطان کہتا ہے اب تمہیں رہنے کی جگہ مل گئی اور کھانے پینے کے وقت بھی بسم اللہ نہ پڑھی تو شیطان کہتا ہے کہ رہنے کی جگہ بھی ملی اور کھانا بھی ملا (مسلم)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کرنا چاہے تو یہ دعا (اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَارَزَقْتَنَا) پڑھے۔ پھر اگر اس ہم بستری سے اولاد پیدا ہونا مقدر ہو گیا (یعنی حمل قرار پا گیا) تو شیطان اس بچے کو کبھی نقصان نہیں پہنچا ئے گا (ابوداؤد)۔

بلکہ جب انسان لباس اتارتا ہے اور ننگا ہوتا ہے تو اس وقت نہ صرف شیطان بلکہ خبیث جنات نر اور مادہ بھی اس شخص کے پاس آتے ہیں اور اس کو ننگا دیکھتے ہیں اور اس کے جسم میں اپنا شر اور نحوست پیدا کرتے ہیں لہٰذا سب سے زیادہ شیطانی شرور کا اثر انسان پر تب ہوتا ہے جب وہ ننگا ہوتا ہے اور اس سے بچنے کا طریقہ یہی ہے کہ بسم اللہ پڑھ لے یا مقررہ دعا پڑھ لے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کے ستر میں (یعنی جسم کو ننگا دیکھنے میں) پردہ یہ ہے کہ جب بیت الخلا کو جائے (یا جب بھی مکمل یا کچھ لباس جسم سے اتارے) تو بسم اللہ کہے (ترمذی)۔

اس لیے جب انسان ہم بستری کے لیے لباس اتارنے لگے یا جب انسان بیت الخلا یا غسل خانے میں جانے لگے تو اس وقت جو دعائیں تلقین کی گئی ہیں اس میں بھی خاص طور پر شیطان کے شر سے اور خبیث نر اور مادہ جنات کے شر سے حفاظت طلب کی جاتی ہے کیونکہ عام طور پر انسان ہم بستری کے لیے یا بیت الخلا میں حاجت کے دوران یا نہانے کے دوران ہی جسم سے لباس اتارتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر ویسے بھی کبھی لباس تبدیل کرنے کی ضرورت ہو تو بہتر ہے کہ ہم بسم اللہ اور بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا پڑھ لیں یا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر پھر لباس تبدیل کریں کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

یہ پاخانے (بیت الخلا) کی جگہ (ناپاک) جِنّات اور شیاطین کے حاضر رہنے کی جگہ ہے تو جب کوئی بیت الخلا کو جائے تو یہ دعا پڑھ لے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ (ترجمہ:۔ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں ناپاک نر اور مادہ جِنّات سے تیری پناہ مانگتا ہوں) (بخاری)۔

www.HaqWaliSarkar.com

کہ جب یہ دعا یا بسم اللہ پڑھیں گے تو اللہ سبحانہ تقدس آپ کے جسم اور شیاطین اور جنات کے درمیان ایک پردہ حائل فرمادے گا جس کی وجہ سے وہ نہ ہی آپ کو ننگا دیکھ سکیں گے اور نہ ہی ان کا کسی قسم کا شر اور نحوست آپ پر اثر انداز ہوگی۔ اس کے علاوہ معاشرے میں اور لوگوں میں شیطانی اثرات اور ناپاک اور خبیث نر اور مادہ جنات کا شر اور نحوست پیدا ہونے اور بیماریاں بڑھنے کی کثرت کی سب سے بڑی وجہ بھی بے حیائی و فحاشی کا عام ہونا، زنا کی کثرت اور میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات کا درست نہ ہونا ہے کہ ان کا تعلق شرم گاہ اور شہوت سے ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو کوئی مجھے اپنے دو جبڑوں اور دو ٹانگوں کے درمیان کی چیزوں (یعنی زبان اور شرم گاہ) کی ضمانت دے میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں (بخاری)۔

اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

فحاشی اور بدکاری جس قوم میں علی الاعلان اور کھلم کھلا ہونے لگے تو اس میں ایسی نئی نئی بیماریاں کثرت سے پیدا ہوں گی جو پہلے کبھی سننے میں نہ آئی ہوں۔

اسی طرح زندگی کے تمام اچھے اعمال کے متعلق حکم ہے کہ جس عمل سے پہلے اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر یا نام نہ لیا جائے شیطان اور اس کا شر اس میں ضرور شامل ہوتا ہے لہٰذا ہر عمل سے پہلے اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر یعنی مخصوص دعا یا بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔ اللہ سبحانہ تقدس ہم سب کو ہر عمل سے پہلے بلکہ ہر وقت اور ہر حال میں اپنا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

تبلیغِ دین

اللہ سبحانہ تقدس قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ

تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے کہ جو خیر کی طرف بلائے اور نیکی

www.HaqWaliSarkar.com

کا حکم دے اور برائی سے منع کرے کہ یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں (سورۃ آل عمران۔آیت 104)۔

ایک اور جگہ قرآنِ پاک میں اس امت کو بہترین فرمایا اور پھر اس کی ایک وجہ یہ بھی فرمائی کہ وہ اپنی بجائے دوسروں کی زیادہ فکر کرتے ہیں کہ قرآنِ پاک میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالے گئے ہو کہ اچھے کام کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو (سورۃ آل عمران۔آیت 110)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تم میں سے جو شخص بری بات دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے بدلے (یعنی روکے) اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے بدلے (کہ سمجھائے اور تبلیغ کرے) اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو (اس گناہ کو) دل سے ضرور برا جانے کہ یہ کمزور ایمان والا ہے (مسلم)۔

لہٰذا دین کی تبلیغ کرنا ہر مسلمان مرد و عورت کیلئے ضروری ہے کہ تبلیغ تمام اعمال کی ماں ہے۔ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ طاقت اور ہاتھ سے اور اپنی زبان سے یعنی تبلیغ سے برائی کو مٹانے اور نیکی پھیلانے کی بھرپور کوشش کرے۔ طاقت سے برائی کو روکنے کا حکم صرف وہاں ہوتا ہے جہاں آپ کے ماتحت یا زیرِ اثر لوگ ہوتے ہیں مثلاً ماں باپ اپنی اولاد کو اور حکمران اپنے ملک میں رہنے والوں کو اپنی طاقت اور ہاتھ سے برائی سے روکنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تبلیغ کا کام صرف علماء کرام کا ہی ہے، ہاں یہ بات درست ہے کہ ان کے کندھوں پر امت کو تبلیغِ دین کرنے کی ذمہ داری زیادہ ہے اور دین کے مسائل اور فقہ کی باتیں جو عام شخص نہیں سمجھ سکتا ان کو سمجھانا صرف ان کی ذمہ داری ہے مگر ہر مسلمان جتنا بھی دین کا علم رکھتا ہے اس کی تبلیغ کرنا اس مسلمان کے لیے لازم ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مجھ سے لوگوں کو پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو (بخاری)۔

مثلاً ہر مسلمان کم از کم یہ باتیں تو جانتا ہے کہ قرآن و حدیث میں اس بات کا حکم ہے کہ پانچ وقت کی نماز ادا کرو، کسی پر ظلم نہ کرو، بے حیائی، زنا و بدکاری نہ کرو، نہ جھوٹ بولو اور نہ کسی کی دل آزاری کرو اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ

www.HaqWaliSarkar.com

مطہرہ پر عمل کرو وغیرہ وغیرہ تو جن باتوں کا آپ کو علم ہے اس کی اپنے ملنے جلنے والوں کو تبلیغ کرتے رہیں۔ اس کے علاوہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم خود تو ٹھیک طرح عمل نہیں کرتے ہم کسی کو کیا تبلیغ کریں تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ دوسروں کو دین کی تبلیغ کرتے رہیں اگرچہ خود عمل نہ بھی کرتے ہوں کیونکہ اگر آپ ایسا کریں گے تو دوسروں کو تو فائدہ ہوگا ہی مگر اس کے ساتھ ساتھ اس تبلیغ کی برکت سے آپ کو بھی عمل کرنے کی توفیق عطا ہو سکتی ہے بلکہ آپ جس عمل کو کرنے میں سستی یا غفلت کا شکار ہیں تو اس عمل کی تبلیغ زیادہ کرنا شروع کر دیں کہ اس کی وجہ سے آپ کی اپنی سستی اور غفلت بھی کم ہوتی جائے گی۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ اپنے نیک اعمال بچانے کیلئے بھی دین کی تبلیغ کرنا ضروری ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے حضرت جبرائیل کو ایک ایسی بستی تباہ کرنے کا حکم دیا جس میں نیک عمل کرنے والے بھی بہت سے لوگ تھے مگر نہ تو وہ دین کی تبلیغ کرتے تھے اور نہ ہی لوگوں کو برائی سے روکنے کی کوشش کرتے تھے تو ان کو بھی عذاب دیا گیا کیونکہ ان کو صرف اپنے اعمال کی فکر تھی اور دوسرے لوگوں کی ان کو کوئی پرواہ نہ تھی کہ وہ نیک اعمال کرتے ہیں یا گناہ کرتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں بھی تباہی کی وجہ حدیثِ پاک میں یہی فرمائی گئی کہ جب بنی اسرائیل میں لوگوں نے گناہ کرنے شروع کیے تو ان کے نیک اور صاحبِ علم لوگوں نے ان کو پہلے تو گناہوں سے منع کیا لیکن جب وہ باز نہ آئے تو انہوں نے اس کی پرواہ نہ کی اور ان لوگوں سے ویسے ہی پہلے کی طرح محبت اور تعلقات جاری رکھے تو اللہ سبحانہ تقدس نے ان برے لوگوں کے دلوں کے ساتھ ان نیک لوگوں کے دلوں کو ملا دیا جس کی وجہ سے برے لوگوں کے دلوں کی خباثت اور نحوست نیک لوگوں کے دلوں پر غالب آ گئی اور وہ قوم بربادی کی طرف چلنا شروع ہو گئی۔ اسی لیے حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

کسی قوم کا کوئی آدمی ان کے درمیان گناہ کرتا ہو اور وہ اسے روکنے کی طاقت رکھتے ہوں لیکن پھر بھی نہ روکیں تو اللہ سبحانہ تقدس ان سب پر عذاب بھیجے گا اس سے پہلے کہ وہ مریں (ابوداؤد، ابن ماجہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان

www.HaqWaliSarkar.com

ہے، یا تو تم نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرتے رہو ورنہ اللہ سبحانہ تقدس جلد تم پر اپنا عذاب بھیجے گا اور پھر تم دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی (ترمذی)۔

بلکہ یاد رکھیں کہ صرف آپ کے سامنے گناہ ہونے کے متعلق ہی نہیں بلکہ یہ بھی فرمایا گیا کہ اگر پوری روئے زمین پر کہیں کوئی گناہ کیا جائے تو جو وہاں موجود تو ہو لیکن اس گناہ کو سخت ناپسند کرے تو ایسا ہی ہے کہ جیسے وہ وہاں موجود ہی نہیں یعنی اس کو گناہ نہیں ہوگا اور اگر پوری روئے زمین پر کسی جگہ کوئی گناہ ہوا اور وہ وہاں موجود تو نہیں لیکن جب اس کو اس گناہ کا علم ہوا تو وہ اس گناہ سے راضی ہو یعنی اس کو ناپسند نہ کیا تو وہ ایسے ہی ہے جیسے وہاں موجود ہو یعنی اس کو اس گناہ پر راضی رہنے کا گناہ ہوگا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب زمین میں گناہ کیا جائے تو جو وہاں موجود ہو اور اسے ناپسند کرے تو ایسا ہے جیسے وہاں موجود نہیں (یعنی اس کو گناہ نہیں ہوگا) اور جو موجود نہیں لیکن اس سے راضی ہے تو وہ ایسا ہے جیسے وہاں موجود ہے (یعنی اس کو گناہ ہوگا) (ابوداؤد)۔

پھر خود سوچیں کہ ایسی کیفیت والے شخص کا کیا حال ہوگا جو دنیا میں ہونے والے گناہوں کو ناپسند نہیں کرتا بلکہ بعض کو تو وہ اچھا خیال کرتا ہے کہ اس کے نامہ اعمال میں کس قدر زیادہ گناہ ہوں گے۔ لہٰذا دل سے برائی کو ضرور برا جاننا چاہیے چاہے وہ سامنے ہو یا دنیا کے کسی بھی کونے میں ہو کہ یہ گناہ گار ہونے سے بچنے کے لیے اور ایمان کے لیے نہایت ضروری ہے اور اسی لیے حدیثِ پاک میں برائی کو دل سے برا جاننا ایمان کا سب سے کمزور ترین درجہ فرمایا گیا ہے اور بہتر درجہ یہ ہے کہ اس گناہ کو ختم کرنے کے لیے تبلیغ کرے اور دعا و کوشش کرے اور جہاں ہاتھ سے یا طاقت سے روک سکتا ہو وہاں اپنے ہاتھ اور طاقت سے روکے۔ پس یاد رکھیں کہ ایمان کا سب سے کمزور ترین اور آخری درجہ یہ ہے کہ انسان کم از کم دل و دماغ سے مکمل طور پر برائی کو برائی اور نیکی کو نیکی سمجھتا ہو اور اگر ایک مسلمان کی یہ بھی کیفیت نہ رہے کہ وہ گناہ کو گناہ اور نیکی کو نیکی سمجھے تو وہ ایمان کی لذت سے بالکل خالی ہے اور صرف ایک مسلمان ہے۔

اللہ سبحانہ تقدس نے سورۃ العصر میں ارشاد فرمایا کہ

زمانے کی قسم! کہ انسان گھاٹے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے

www.HaqWaliSarkar.com

اور جنہوں نے نیک اعمال کیے اور ایک دوسرے کو حق کی ہدایت یعنی تبلیغ کی اور صبر کی تلقین کی (سورۃ العصر)۔

لہٰذا نیک اعمال کے علاوہ دین کی تبلیغ کرنا اور پھر اس کی وجہ سے آنے والی پریشانیوں پر صبر کرنا اور دوسروں کو بھی دین کی تبلیغ کی راہ میں آنے والی پریشانیوں پر صبر کی تلقین کرنا ہی حقیقی اور مکمل کامیابی ہے۔ اسی طرح جب لوگ دین کی تبلیغ کرنے کی وجہ سے آنے والی پریشانیوں پر صبر کرنا چھوڑ دیں گے تو پھر دلبرداشتہ ہو کر آہستہ آہستہ دین کی تبلیغ کرنا بھی کم کر دیں گے اور پھر بالآخر چھوڑ دیں گے۔ پھر جب لوگ دین کی تبلیغ کرنا چھوڑ دیں گے تو پھر لوگوں میں آہستہ آہستہ نیک اعمال بھی کم ہوتے جائیں گے اور برے اعمال زیادہ ہو جائیں گے، پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ نیک اعمال ختم ہو جائیں گے اور پھر جب نیک اعمال ختم ہو جائیں گے اور برے اعمال پیدا ہو جائیں گے تو آہستہ آہستہ لوگوں کے دل ایمان سے خالی ہونا شروع ہو جائیں گے اور پھر بالآخر لوگوں کے دلوں سے ایمان نکل جائے گا اور وہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے غافل ہو کر مکمل طور پر دنیا اور دنیا کی چیزوں کی محبت میں مبتلا ہو جائیں گے اور یہود و نصاریٰ اور کفار کے سکھائے ہوئے طرزِ زندگی اور اعمال پر عمل پیرا ہو جائیں گے۔ میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمانِ عالی شان ہے کہ

اگر نیکی کی دعوت نہیں دو گے تو بدی کی دعوت کے تحت آ جاؤ گے لہٰذا تبلیغ تمام اعمال کی ماں ہے اور جب لوگ دین کی تبلیغ کرنا چھوڑ دیں گے تو تمام نیکی کے اعمال معاشرے میں سے ختم ہونا شروع ہو جائیں گے اور قوم گمراہ ہونا شروع ہو جائے گی لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ دین کی تبلیغ میں کچھ نہ کچھ لازمی حصہ ڈالے کہ جس قدر زیادہ سے زیادہ لوگوں کو دین کی تبلیغ کر سکتا ہے کرے اور اگر کچھ نہیں کر سکتا تو کم از کم اپنے گھر والوں اور اپنے بیوی بچوں کو اور اپنے بچوں کی اولاد کو دین کی تبلیغ کرے اور ان کے دلوں میں اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دین کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کرے اور ہماری زندگی کا سب سے اول اور اہم کام دین کی تبلیغ ہونا چاہیے اور باقی تمام اعمال جو ہم دنیا میں کرتے ہیں ان کو بھی دین کی تبلیغ کرنے کا ذریعہ بنانے کی کوشش کریں اور ہر وقت دین کی تبلیغ کے لیے مواقع اور لوگوں کو تلاش کریں اور ہمیں چاہیے کہ ہر نیکی کے کام میں نیت اونچی سے اونچی اور اچھی سے اچھی رکھیں کہ اللہ سبحانہ تقدس نیت کے مطابق اجر عطا فرماتا ہے۔ روزِ محشر بعض لوگ اپنے نامہ اعمال میں ایسی نیکیاں دیکھیں گے جن کو انہوں نے دنیا میں

www.HaqWaliSarkar.com

نہیں کیا ہوگا تو وہ عرض کریں گے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! یہ نیکیاں کہاں سے آئیں؟ تو اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ جب تم پختہ اور سچی نیت کے ساتھ سوچتے تھے کہ اگر میرے پاس توفیق ہوتی تو میں فلاں فلاں نیکی کے کام کرتا تو میں نے اپنے فضل وکرم سے اس کا اجر وثواب تمہیں عطا فرما دیا ہے لہٰذا تبلیغ کے معاملے میں بھی یہ نیت ہو کہ میں نے دنیا کے تمام لوگوں کو دین کی تبلیغ کرنی ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اپنے فضل وکرم سے اس کے مطابق اجر عطا فرمائے گا۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہماری تبلیغ اور کوشش سے کچھ بھی نہیں ہوگا اور پھر تبلیغ کرنے کی کوشش چھوڑ دیتے ہیں لیکن یاد رکھیں کہ اصل معاملہ تو آپ کی نیت اور پھر اس کے لیے پوری کوشش کرنے کا ہے لہٰذا کوئی آپ کی تبلیغ اور کوشش سے نیکی کی طرف نہ بھی آئے پھر بھی ہمت اور حوصلہ اور نیت وکوشش جاری رکھیں کہ ہمارا کام نیکی کی دعوت دینا ہے اور ہدایت دینا اللہ سبحانہ تقدس کے اختیار میں ہے کہ وہ جسے چاہے ہدایت عطا فرمائے۔ اگر آپ دین کی تبلیغ کی کوشش اور نیت کو چھوڑ دیں گے تو پھر گناہ گار ہوں گے اور دین کی تبلیغ کی کیفیت کو اپنے اندر مضبوط رکھنے کے لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حضرات انبیاء کرام، حضرات صحابہ کرام اور حضرات اولیاء کرام اور علماء حق کی سیرت میں دین کی تبلیغ کے لیے ان کو آنے والی پریشانیوں اور تکلیفوں کا مطالعہ کریں تاکہ دین کی تبلیغ کرنے میں استقامت رہے۔

اس کے علاوہ دین کی تبلیغ نہایت ہی محبت اور نرمی یعنی حکمت کے ساتھ کرنی چاہیے کہ اکثر حکمت کے بغیر کی گئی تبلیغ فائدے کی بجائے نقصان دیتی ہے لہٰذا اللہ سبحانہ تقدس نے جہاں تبلیغ کا حکم فرمایا ہے وہاں حکمت اختیار کرنے کا بھی حکم ارشاد فرمایا ہے۔ میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالیشان ہے کہ

دین کی دعوت انتہائی پیار، محبت اور

دانائی وحکمت کے ساتھ دو اور فتنہ، فساد اور تشدد کے ذریعے دین کی تبلیغ کرنا دین کو مزید نقصان پہنچانے کے مترادف ہے اور طاقت کے ذریعے برائی کو روکنا صرف وہاں جائز ہے جہاں برائی صرف طاقت کے زور پر ہی ختم ہو سکتی ہو۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ لوگوں اور ماحول کو سمجھ کر پیار اور حکمت کے ساتھ دین کی تبلیغ کیا کریں اور دوسروں کو برا بھلا کہنے کی بجائے اپنا پیغام لوگوں تک پہنچائیں۔ بعض لوگ دین کی تبلیغ دوسرے عقیدے والوں کو برا بھلا کہنے میں سمجھتے ہیں اور اس طرح ایک لڑائی جھگڑے اور فتنہ وفساد اور تشدد کی فضا قائم ہوتی ہے اور فرقہ پرستی پروان چڑھتی ہے جس کی وجہ

www.HaqWaliSarkar.com

سے مسلمانوں کی طاقت اور مضبوطی ختم ہوجاتی ہے کہ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

اور تم سب مل کر اللہ

کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو (سورۃ آل عمران۔آیت 103)۔

قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

اور اللہ اور اس کے رسُول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو

نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہوجائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی صبر سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (سورۃ الانفال۔آیت 46)۔

اور اب تو دین اسلام سے زیادہ فرقہ ہماری پہچان بن گیا ہے کہ ہم خود کو مسلمان کہنے کی بجائے سنی کہنا زیادہ پسند کرتے ہیں حالانکہ ہمیں خود کو صرف مسلمان کہنا چاہیے اور کسی خاص موقع پر کسی خاص بات کی وضاحت کے لیے یا اپنے عقیدے کی وضاحت کے لیے یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں فلاں نظریے سے تعلق رکھتا ہوں لیکن ہر مقام اور ہر وقت خود کو سنی کہنے کی بجائے مسلمان کہنا چاہیے کہ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

اور اس سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو اللہ

سبحانہ تقدس کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں (سورۃ حٰمٓ السجدۃ۔آیت 33)۔

دین کی تبلیغ کا طریقہ کار اور انداز سیکھنے کے لیے حضرات اولیاء کاملین اور علمائے حق کی سیرت کا مطالعہ کریں کہ کس قدر محبت وشفقت اور حکمت کے ساتھ انہوں نے دین کی تبلیغ کا کام فرمایا اور سینکڑوں ہزاروں لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنے۔ میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالی شان ہے کہ

اے نام نہاد علماء! تم فرقہ پرستی کی دلیل

کہاں سے لاتے ہو حالانکہ قرآن وحدیث سے سمجھ نہیں آتی تو سابقہ چند سو سال کے حضرات اولیاء کرام کا طرزِ عمل تمہارے سامنے ہے کہ کس طرح محبت اور رواداری سے انہوں نے دینِ اسلام پھیلایا اور آج تم نے مسلمان حکومت کے تحت مسلمانی اکثریت کے ملک میں خود مسلمانوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے اور مسلمانوں کی رسوائی کا باعث بن کر دین کی

www.HaqWaliSarkar.com

راہ میں رکاوٹ بن گئے ہو، تو کیا تم اللہ سبحانہ تقدس کے حضور پیشی سے نہیں ڈرتے؟ اور جو مسلمانوں میں فرقہ پرستی کرتا ہے وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دل آزاری کرتا ہے البتہ نیک نیتی پر مبنی اختلاف جائز ہے۔

اسی طرح میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالی شان ہے کہ

فرقہ پرستی سے امت تقسیم ہوتی ہے اس لیے

فرقہ پرستی سے بچو اور فرقہ کی دعوت عام نہ دو اور اختلافات کو فرقہ پرستی تک نہ بڑھاؤ لہٰذا لوگوں کو فرقہ کی نہیں بلکہ دین کی دعوت دو اور فرقہ کی طرف بلانے کی بجائے اللہ سبحانہ تقدس کی جانب بلاؤ اور جس طرح والدین کے بچے آپس میں لڑیں تو والدین کو دکھ ہوتا ہے، اسی طرح حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت آپس میں لڑتی ہے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھ ہوتا ہے۔

ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ دین کی تبلیغ میں کسی نہ کسی طرح لازمی حصہ ڈالیں اور اس کے لیے علم بھی سیکھیں اور اپنے اندر عمل اور اخلاص بھی پیدا کریں تاکہ آپ اپنے علم سے لوگوں کو دین کے احکامات کے لیے قائل کر سکیں اور آپ کے عمل کو دیکھ کر لوگ متاثر ہو کر دین کی طرف آئیں اور آپ کے اخلاص کی وجہ سے اللہ سبحانہ تقدس اپنے فضل و کرم سے آپ کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ہدایت کی دولت نصیب فرمائے۔ اللہ سبحانہ تقدس ہم سب کو دین کی تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

قرآن پڑھنا

اکثر دیکھا جاتا ہے لوگوں کے گھروں میں قرآنِ پاک صرف اور صرف کسی فوتگی پر یا کسی بڑی پریشانی کے آنے پر یا گھر اور دکان کی برکت کیلئے پڑھا جاتا ہے اور اس کے علاوہ قرآنِ پاک پڑھنے کا کبھی خیال بھی نہیں آتا، لہٰذا کبھی سوچیں کہ کیا قرآنِ پاک اس لئے نازل ہوا تھا کہ ہم صرف ان موقعوں پر پڑھیں؟

قرآنِ پاک اللہ سبحانہ تقدس کی کتاب اور کلام ہے اور اس میں ہمارے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور زندگی گزارنے کے لیے تمام احکامات ہیں لہٰذا ہمیں چاہیے کہ صرف اللہ سبحانہ تقدس کی محبت میں ہم ہر روز قرآنِ پاک

www.HaqWaliSarkar.com

پڑھا کریں۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ روزانہ بہت دیر اور کافی زیادہ قرآنِ پاک پڑھیں بلکہ آپ ہر روز چاہے ایک رکوع پڑھیں مگر ضرور پڑھیں اور بہتر ہے کہ ساتھ ترجمہ وتفسیر بھی پڑھ لیں تاکہ سمجھ آئے کہ اللہ سبحانہ تقدس قرآنِ پاک میں ہمیں کیا فرماتا ہے اور سب سے بہتر یہ ہے حضرات اولیاء کرام سے محبت اور ادب رکھنے والے کسی مستند عالم دین سے ترجمہ پڑھا اور سمجھا جائے۔ اللہ سبحانہ تقدس بندے سے شکوہ کرتا ہے کہ جب تمہارے محبوب کا خط تمہارے پاس آتا ہے تو تم بڑے شوق اور محبت سے اسے پڑھتے ہو اور بار بار پڑھتے رہتے ہو اور میرا کلام تمہیں ایک بار پڑھنا بھی بوجھ لگتا ہے، تو کیا میری حیثیت تمہاری نظر میں تمہارے دوست سے بھی کم ہے؟

ہمیں ہر روز قرآنِ پاک پڑھنا چاہیے اور خاص طور پر اپنے بچوں کو قرآنِ پاک کی اور دین کی تعلیم لازمی دلوانی چاہیے کہ جو والدین اپنی اولاد کو قرآنِ پاک اور دین کی تعلیم نہیں دلوائیں گے، روزِ حشر ان کی اس معاملے میں پکڑ ہوگی اور عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ بعض بزرگانِ دین کا قول ہے کہ

ایک شخص جنت میں جا رہا ہوگا تو اس کی بیٹی جو کہ جہنم میں جا رہی ہوگی اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں عرض کرے گی کہ میرا باپ دنیا میں کبھی بھی مجھے نیکی کی تبلیغ نہیں کرتا تھا، نہ مجھے سمجھاتا تھا اور اگر شاید میرا باپ مجھے سمجھاتا یا ڈانٹتا تو میں بھی نیکی کی راہ پر چلتی تو اللہ سبحانہ تقدس اس سے فرمائے گا کہ اپنے باپ کو بھی اپنے ساتھ جہنم میں لے جا اور اسی طرح ایک شخص جہنم میں جا رہا ہوگا اور اس کی بیٹی جو جنت میں جا رہی ہوگی اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں حاضر ہوگی اور عرض کرے گی کہ دنیا میں میرا باپ مجھے نیکی کی ترغیب دیتا تھا اور گناہ کے کاموں پر ڈانٹتا تھا جس وجہ سے میں نیکی کے راستے پر چلنے کی کوشش کرتی تھی تو اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ اپنے باپ کو اپنے ساتھ جنت میں لے جا۔

لہٰذا والدین کا فرض ہے کہ اپنی اولاد کو قرآنِ پاک کی اور دین کی تعلیم دلوائیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور ادب اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنے کا شوق ان کے دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر آپ کی اولاد قرآنِ پاک پڑھتی ہے اور اس پر عمل کرتی ہے اور آپ ان کے اس عمل پر راضی ہوں تو آپ کو بھی اللہ سبحانہ تقدس انعام واکرام عطا فرمائے گا کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو قرآنِ مجید پڑھے اور اس کے احکام پر عمل کرے

www.HaqWaliSarkar.com

تو قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے اچھی ہوگی جو دنیا میں تمہارے گھروں کو منور کرتی ہے تو اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جو اس پر عامل (عمل کرنے والا) ہو (ابوداؤد، احمد)۔

مگر یہ بھی احتیاط رکھیں کہ اپنے بچوں کو قرآنِ پاک اور دین کی تعلیم ان سے دلوائیں جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات اولیاء کرام سے محبت، ادب اور تعلق رکھتے ہوں۔ اللہ سبحانہ تقدس تمام مسلمانوں کو ہر روز قرآنِ پاک پڑھنے اور اس کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی اور اپنی اولاد کو قرآنِ پاک کی تعلیم دلوانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعاء مانگنا

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ سبحانہ تقدس غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا (ترمذی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو اللہ سبحانہ تقدس سے نہ مانگے تو اللہ سبحانہ تقدس اس پر ناراض ہوتا ہے (ترمذی)۔

اللہ سبحانہ تقدس اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ بندہ اس سے دعاء مانگے اور دعاء مانگنے کا طریقہ بھی انسان کو سمجھایا کہ دعاء مانگتے وقت پورے یقین کی کیفیت کے ساتھ دعاء کرنی چاہیے اور عاجزی اور انکساری کی کیفیات بھی دل میں ہوں۔ اس کے علاوہ رو کر دعا کرنا اللہ سبحانہ تقدس کو بہت پسند ہے لہٰذا اگر رونا نہ بھی آئے تو فرمایا کہ رونے والی شکل بنالیا کرو اور ذکر کے بعد دعا کرنا زیادہ قبولیت کا باعث ہے اور دعاء مانگنے کو بھی عبادت فرمایا گیا ہے۔ دعاء مانگنے کے طریقے میں اس بات کی بھی تعلیم فرمائی گئی کہ پہلے اللہ سبحانہ تقدس کی حمد وثنا اور تعریفی کلمات ادا کیے جائیں اور پھر اس کے بعد اللہ سبحانہ تقدس سے حاجات طلب کی جائیں اور دعاء کی ابتدا میں بھی اور آخر میں بھی اپنے آقا اور نبی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا جائے کہ اس سے دعا کی قبولیت زیادہ ہوتی ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

انسان جو دعائیں اللہ سبحانہ تقدس سے کرتا ہے وہ دو حصوں میں تقسیم کی جاتی ہیں، ایک وہ دعائیں جو آخرت سے متعلق ہیں اور دوسری وہ جس کا تعلق دنیا اور دنیا کے امور سے ہو۔ وہ دعائیں جو دنیا سے متعلق ہوں وہ تین طریقوں سے قبول کی جاتی ہیں۔ پہلا تو یہ کہ اللہ سبحانہ تقدس اس دعاء کو بالکل اسی طرح قبول فرما لیتا ہے یعنی انسان جو مانگ رہا ہوتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس کو فوراً یا تاخیر سے وہ چیز عطا فرما دیتا ہے۔ دوسرا یہ کہ اگر کسی بھی طرح اس شخص کے لیے وہ چیز بہتر نہ ہو تو اللہ سبحانہ تقدس اس دعا کی وجہ سے اس چیز کی بجائے کوئی اور دنیاوی چیز عطا فرما دیتا ہے یا آنے والی کسی پریشانی یا بیماری کو ٹال دیتا ہے۔ تیسری یہ کہ اللہ سبحانہ تقدس اس دعا کے بدلے میں دنیا میں کچھ نہیں دیتا بلکہ اس کے نامہ اعمال میں جمع فرما دیتا ہے اور روزِ حشر اس کو اس کے بدلے میں نیکیاں عطا فرمائے گا تو تب انسان شدید حسرت کرے گا کہ کاش دنیا میں میری کوئی بھی دعا قبول نہ ہوتی اور آج روزِ حشر اس کے بدلے میں نیکیاں عطا کی جاتیں کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ایسا کوئی مسلمان نہیں جو کوئی ایسی دعا مانگے جس میں نہ گناہ ہو اور نہ قطع رحمی ہو مگر اللہ سبحانہ تقدس اسے تین باتوں میں سے ایک ضرور دیتا ہے، یا تو اس کی دعا یہاں قبول کر لیتا ہے، یا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ کر دیتا ہے، یا اس جیسی کوئی اور مصیبت ٹال دیتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ تب تو ہم خوب زیادہ دعائیں کریں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی عطا بہت زیادہ ہے (احمد)۔

دوسری دعائیں جن کا تعلق آخرت سے ہے کہ اس میں ہر طریقے سے آخرت کے متعلق ہی عطا کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نیکی کی توفیق بہت مانگتے ہیں لیکن اللہ سبحانہ تقدس ہماری دعاء قبول نہیں فرماتا تو یہ بات غیر مناسب ہے۔ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ انسان کی کیفیت یہ ہو کہ اگر میں دعاؤں میں اللہ سبحانہ تقدس کی محبت مانگ رہا ہوں اور وہ مجھے نصیب نہیں ہو رہی تو میرے مانگنے میں کمی ہے کہ میں صدق دل سے نہیں مانگ رہا کیونکہ یہ بات ممکن نہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس سے مانگا جائے اور اللہ سبحانہ تقدس عطا نہ فرمائے کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ جو میری طرف ایک قدم بڑھتا ہے میں اس کی طرف دس قدم بڑھتا ہوں جو میری شایانِ شان ہے اور جو چل کر میری طرف آتا ہے میری رحمت اس کی طرف دوڑ کر جاتی ہے اور اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ میں اپنے بندوں سے بے پناہ محبت کرتا ہوں۔

www.HaqWaliSarkar.com

بس انسان کو اپنی دعاؤں میں کیفیت کو بہتر سے بہتر کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے اور جس چیز کو وہ چاہتا ہے اس کو حاصل کرنے کی عملاً بھی کوشش کرے کہ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ انسان کے لیے وہی ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے یعنی مریض جب طبیب سے شفا چاہتا ہے تو صرف اس کو اپنا مرض بتانے پر اور شفایاب ہونے کی درخواست کرنے پر ہی اکتفاء نہیں کرتا بلکہ علاج چاہنے پر طبیب جو پرہیز اور دوا اس کے لیے مقرر کرتا ہے اس پر بھی عمل کرتا ہے، تب شفا ہوتی ہے۔ اگر انسان اللہ سبحانہ تقدس سے اس کی محبت مانگتا ہے اور اگر وہ اپنی دعا اور تڑپ میں سچا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان چیزوں کو بھی ترک کرے جس سے اللہ سبحانہ تقدس کی محبت میں کمی آتی ہے اور ان چیزوں کو اختیار کرے جن سے اللہ سبحانہ تقدس کی محبت میں اضافہ ہوتا ہو۔ مثلاً اگر کوئی شخص اپنے گھر بیٹھے یہ کہتا رہے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! مجھے مدینہ شریف کی حاضری عطا فرمادے کہ میں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ دوسری طرف دل میں یہ کیفیت بھی رکھے کہ جو مرضی ہو جائے میں اپنے شہر سے باہر کسی بھی حال میں نہیں جاؤں گا تو پھر بھلا وہ کیسے جا پائے گا لہٰذا اس شخص کو مدینہ شریف کی حاضری کے لیے اپنے شہر کو چھوڑنا ضروری ہے تبھی وہ مدینہ شریف پہنچ پائے گا لہٰذا اگر انسان اپنی دعا مانگنے میں سچا ہے تو عملاً بھی اس کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کرے گا اور یاد رکھیں کہ اللہ سبحانہ تقدس کی شان یہ بھی نہیں کہ انسان جتنا مانگے اللہ سبحانہ تقدس اتنا ہی عطا فرمادے بلکہ اللہ سبحانہ تقدس انسان کو اس سے کئی گنا بڑھ کر عطا فرماتا ہے۔

اللہ سبحانہ تقدس کو سب سے زیادہ محبوب وہ دعا ہوتی ہے جو ایک شخص کسی دوسرے کے لیے اس کی پس پشت کرتا ہے یعنی اس شخص کے سامنے نہیں کیونکہ اکثر انسان کسی شخص کے لیے اس کے سامنے اس کو دکھانے کے لیے دعاء کر دیتا ہے تو ممکن ہے کہ اس میں ریاکاری شامل ہو تو یہ دعا قبول نہیں ہوگی لیکن جب کوئی شخص کسی دوسرے کے لیے دل سے خیر خواہ ہو اور پھر اس کی بھلائی اور فائدے کے لیے اس کے لیے اخلاص سے دعاء کرے تو اللہ سبحانہ تقدس بہت خوش ہوتا ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کی بھلائی اور فائدہ طلب کر رہا ہے۔ جو شخص دل سے کسی کی بھلائی کا طالب ہوگا تو وہ سامنے دعا کی نسبت پس پشت تنہائی میں زیادہ دعاء کرے گا اور اس کو جتائے گا بھی نہیں کہ اگر پس پشت دعاء نہیں کرے گا یا پھر اس کو جتاتا رہے گا یا بتاتا رہے گا تو ممکن ہے کہ اس عمل میں اخلاص کی بجائے ریاکاری شامل ہو جائے۔ پھر اللہ سبحانہ تقدس کو وہ

www.HaqWaliSarkar.com

دعا سب سے زیادہ محبوب ہوتی ہے جو اللہ سبحانہ تقدس کا ولی کسی شخص کی بھلائی کے لیے دعا کرے کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس اپنے ولیوں کی دعاؤں کو بہت زیادہ قبول فرماتا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

بہت جلد قبول

ہونے والی دعا غائب شخص کی غائب شخص کے لیے دعا ہے (ترمذی، ابوداؤد)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مسلمان کی اپنے بھائی کے لیے اس کی پس پشت دعا ضرور

قبول ہوتی ہے کیونکہ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کے لیے اس کی پس پشت دعائے خیر کرتا ہے تو مقررہ فرشتہ کہتا ہے کہ آمین اور تجھے بھی اس جیسا ملے (جیسا تو نے اپنے بھائی کے لیے مانگا ہے) (مسلم)۔

اس کے علاوہ بعض افراد ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس ان کی دعاؤں کو ان کے گناہوں کے سبب قبول نہیں فرماتا جن میں خاص طور پر تین لوگوں کا ذکر فرمایا گیا کہ وہ لوگ جو دین کی تبلیغ چھوڑ دیتے ہیں اللہ سبحانہ تقدس ان کی دعاؤں کو قبول نہیں فرماتا اور دوسرے جو لوگ رزق حرام کماتے ہیں یا استعمال کرتے ہیں اللہ سبحانہ تقدس ان کی دعائیں بھی قبول نہیں فرماتا اور تیسرے وہ لوگ جو خوشی کے لمحات میں اپنے رب کو یاد نہیں کرتے اور اللہ سبحانہ تقدس کی نافرمانی کرتے ہیں تو اللہ سبحانہ تقدس ان کی دعاؤں کو قبول نہیں فرماتا۔ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

قسم ہے

اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یا تو اچھی بات کا حکم کرو گے اور بری بات سے منع کرو گے، یا پھر اللہ سبحانہ تقدس تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا، پھر دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی (ترمذی)۔

یعنی جب لوگ تبلیغ دین چھوڑ دیں گے تو اللہ سبحانہ تقدس ان کی دعاؤں کو قبول نہیں فرماتا بلکہ یہ ایک ایسا گناہ ہے کہ جب تبلیغ دین نہ کرنے کی وجہ سے کسی قوم پر اللہ سبحانہ تقدس کا غضب ہوتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اپنے اولیاء کرام کی دعائیں بھی ان کے لیے قبول نہیں فرماتا اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

آدمی پراگندہ اور گرد

www.HaqWaliSarkar.com

آلودہ بالوں کے ساتھ لمبے لمبے سفر کرتا ہے اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا اٹھا کر کہتا ہے کہ اے رب! اے رب! اور اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور حرام کی ہی غذا پاتا ہے تو ان وجوہات کی وجہ سے دعا کیسے قبول ہو (یعنی اگر دعا کے قبول ہونے کی خواہش ہو تو حلال رزق اختیار کرو کہ بغیر اس کے قبول دعا کے اسباب بیکار ہیں) (مسلم)۔

اور حدیثِ پاک میں ہے کہ

حضرت سعد نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمائیں کہ اللہ سبحانہ تقدس مجھے مستجاب الدعوات (یعنی جس کی دعائیں قبول ہوتی ہوں) بنادے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے سعد! اپنی غذا پاک کرلو مستجاب الدعوات ہو جاؤ گے، اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے! بندہ حرام کا لقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو اس کے چالیس دن کے عمل قبول نہیں ہوتے اور جس بندے کا گوشت حرام سے پلا بڑھا ہو اس کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے (المعجم الاوسط)۔

یعنی جو رزق حرام کماتا ہے یا استعمال کرتا ہے اللہ سبحانہ تقدس ان کی دعاؤں کو بھی قبول نہیں فرماتا اور دعاؤں کی قبولیت کے لیے یہی نسخہ ارشاد فرمایا گیا کہ رزق حرام سے مکمل طور پر پرہیز کرے اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جسے پسند ہو کہ اللہ سبحانہ تقدس مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے تو وہ خوشحالی کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے (اور اللہ سبحانہ تقدس کو یاد رکھے اور اس کی نافرمانی نہ کرے) (ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد)۔

یعنی جو شخص اپنے خوشی کے اوقات میں اپنے اللہ سبحانہ تقدس کو یاد نہیں رکھتا اور اس کے احکامات سے روگردانی کرتے ہوئے نافرمانی کرتا ہے تو وہ جب اپنی تکالیف میں دعائیں کرے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کی دعاؤں کو قبول نہیں فرمائے گا۔ اکثر لوگ جب خوشی کا موقع آتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس کا شکر کرنے کی بجائے اور اس خوشی کے اظہار میں صدقہ و خیرات کرنے کی بجائے معمولی زندگی سے بہت زیادہ بڑھ کر گناہ اور نافرمانی کے اعمال کر کے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور نفس اور شیطان انہیں یہ بات سمجھاتا ہے کہ خوشی کے موقع پر ہر گناہ جائز ہے اور یہی خوشی منانے کا صحیح طریقہ ہے کہ

www.HaqWaliSarkar.com

اگر خوشی کے موقع پر اللہ سبحانہ تقدس کے احکامات پر عمل کیا تو پھر خوشی محسوس ہی نہیں ہوگی۔ اس لیے ہمارے معاشرے میں سب سے زیادہ گناہ کا عروج خوشی کے موقعوں پر ہوتا ہے مثلاً بچوں کی ولادت، بچوں کی سالگرہ، نئے سال کی آمد (ہیپی نیوائیر) اور شادی پر سب سے زیادہ گناہ ہوتے ہیں اور شادی جو کہ ہمارے دنیاوی زندگی کا سب سے زیادہ خوشی کا موقع ہوتا ہے سب سے زیادہ گناہ مثلاً بے حیائی وفحاشی، فیشن وعریانیت، مال کا ناجائز جگہوں پر استعمال، ناجائز رسمیں، ناچ گانا، خلاف شرع امور شادی پر سب سے زیادہ ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ جو اپنی زندگی میں اپنی تکلیفوں اور پریشانیوں میں اپنے اللہ سبحانہ تقدس سے دعائیں کرتے ہیں تو اللہ سبحانہ تقدس ان کی دعاؤں کو قبول نہیں فرماتا بلکہ آسمان کے فرشتے بھی ایسے شخص کی دعاؤں کی آواز سن کر بیزار ہوتے ہیں اور ناگواری کا اظہار کرتے ہیں۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنی زندگی اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے مطابق گزاریں تاکہ دنیا اور آخرت میں اللہ سبحانہ تقدس ہماری دعاؤں اور التجاؤں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہم پر اپنی رحمت فرمائے۔

اس کے علاوہ خود دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ سب سے بہترین عمل یہ ہے کہ ہم اپنے لیے ایسے لوگوں سے ہمیشہ دعاؤں کی درخواست کرتے رہیں جو کہ متقی و پرہیزگار ہوں یا علماء حق ہوں یا حضرات اولیاء کرام ہوں کہ اللہ سبحانہ تقدس اپنے نیک بندوں کی دعاؤں کو بہت زیادہ اور جلد درجہ قبولیت عطا فرماتا ہے۔

اللہ سبحانہ تقدس ہم سب کو پوری محبت اور یقین اور عجز وانکساری اور رو کر اور اچھی کیفیات کے ساتھ دعا مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رحم کرنا

ہر مسلمان یہ چاہتا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اس کے ساتھ رحم والا، رحمت والا، بخشش والا اور پردہ پوشی والا معاملہ فرمائے یعنی اگر مجھ سے غلطیاں یا گناہ ہوں تو اللہ سبحانہ تقدس مجھے معاف فرمادے، میرے اندر جو عیب اور گناہ ہیں اللہ سبحانہ تقدس اس پر پردہ ڈالے رکھے اور وہ مخلوق سے پوشیدہ رہیں اور میری لاپرواہیوں کے باوجود بھی اللہ سبحانہ تقدس

www.HaqWaliSarkar.com

میرے ساتھ سختی والا معاملہ نہ فرمائے اور سزا نہ دے وغیرہ وغیرہ۔

اللہ سبحانہ تقدس بندوں سے فرماتا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میں تم سے نرمی، درگزر، رحم اور پردہ پوشی والا معاملہ رکھوں تو اس کا ایک طریقہ ہے کہ تم میری مخلوق کے ساتھ ایسا ہی رویہ رکھو تو پھر میں بھی تم سے ایسا ہی معاملہ رکھوں گا۔

حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح ارشاد فرمایا کہ

رحم کرنے والوں پر اللہ سبحانہ تقدس رحم فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا (ابوداؤد، ترمذی)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تمام مخلوق اللہ سبحانہ تقدس کی عیال ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک سب لوگوں سے پیارا شخص وہ ہے جو اس کی عیال یعنی تمام مخلوق کے ساتھ احسان کرے (ترمذی)۔

اور احادیثِ مبارکہ کے مطابق اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ جو دنیا میں لوگوں کے ساتھ درگزر اور نرمی کا رویہ رکھے گا روزِ حشر مجھے اس بندے پر سختی کرتے ہوئے شرم آئے گی اور جو لوگوں کا عیب دیکھے اور اس پر پردہ ڈالے اور کسی سے بھی کبھی بیان نہ کرے تو میں بھی دنیا اور آخرت میں اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے رکھوں گا اور جو لوگوں کے عیب دوسرے لوگوں کو بتاتا ہے میں بھی اس کے عیبوں کو دنیا اور آخرت میں مخلوق کے سامنے ظاہر کردوں گا کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو مسلمان (کسی کے گناہ یا عیب) کی پردہ پوشی کرے گا تو قیامت کے دن اللہ سبحانہ تقدس اس (کے گناہوں اور عیبوں) کی پردہ پوشی فرمائے گا (متفق علیہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو اپنے مسلمان بھائی کے خفیہ عیبوں کی تلاش کرے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے عیب ظاہر کردے گا اگرچہ وہ عیب اس کے گھر میں ہوں (ترمذی)۔

اور جو شخص لوگوں کو ان کی غلطیوں پر معاف نہیں کرے گا اللہ سبحانہ تقدس بھی اس کی غلطیوں پر اس کو معاف نہیں

www.HaqWaliSarkar.com

فرمائے گا اور جو لوگوں سے ان کی غلطیوں اور غلط رویہ کے باوجود بھی اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے اچھا رویہ رکھے اور ان کو معاف کر دیا کرے تو اللہ سبحانہ تقدس بھی اس کے گناہوں اور غلطیوں کو معاف فرما دیا کرے گا اور اس کے ساتھ درگزر والا معاملہ رکھے گا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! کون بندہ تیرے نزدیک عزت والا ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص جو باوجود قدرت کے دوسرے شخص کو معاف کر دے (بیہقی)۔

اور حدیثِ پاک کے مطابق جو شخص رات کو سونے سے پہلے اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے سب لوگوں کو معاف کر کے سوتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس ستّر ہزار فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے جو کہ ساری رات اس شخص کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں کہ یا الٰہی! اس شخص نے تیری رضا کے لیے سب کو معاف کر دیا تو بھی اس شخص کے سب گناہ معاف فرما دے۔ بس یہ بات واضح طریقے سے سمجھ لیں کہ اللہ سبحانہ تقدس آپ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ رکھے گا جیسا رویہ آپ کا اس کی مخلوق کے ساتھ ہوگا، لہٰذا لوگوں سے نرمی والا رویہ رکھیں، کبھی کسی سے غصہ نہ کریں اور لوگوں کی غلطیوں اور غلط رویہ کے باوجود ان کو معاف کر دیا کریں اور کسی کا عیب دیکھ کر کبھی کسی سے بیان نہ کریں بلکہ اس کی پردہ پوشی کریں، کبھی کسی کی بے عزتی نہ کریں، کبھی کسی کا دل نہ دکھائیں اور کسی سے سخت رویہ یا سخت لہجہ نہ رکھیں کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

بدترین سود مسلمان کی عزت میں ناحق دست درازی ہے (ابوداؤد، بیہقی)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس کو نرمی سے حصہ ملا اسے دنیا اور آخرت کی خیر کا حصہ ملا اور جو شخص نرمی کے حصے سے محروم رہا وہ دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے محروم رہا (شرح السنۃ)۔

یعنی جس انسان میں نرمی آجاتی ہے تو ہر ایک بھلائی اور خیر اس میں آنا شروع ہو جاتی ہے اور جس انسان سے نرمی چلی جاتی ہے تو ہر بھلائی اور خیر اس سے دور ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ دینِ اسلام میں مسلمانوں کو صرف مومنین سے ہی نہیں بلکہ مسلمانوں، انسانوں اور حتیٰ کہ جانوروں سے بھی اچھا رویہ رکھنے کی سختی سے تاکید فرمائی گئی ہے کہ حدیثِ پاک میں

www.HaqWaliSarkar.com

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت نے بلی کو قید رکھا جس کی وجہ سے وہ بلی بھوک سے مر گئی اور اگر وہ اس کو کھلا چھوڑتی تو وہ شکار کر کے اپنا پیٹ بھر لیتی اور بھوکی نہ مرتی تو اس وجہ سے اس عورت کو عذاب دیا گیا اور بنی اسرائیل کی ایک گنہگار عورت ایک جگہ سے گزری تو ایک کتا دیکھا جو گرمی کی شدت میں پیاس کی وجہ سے برے حال میں تھا تو وہ عورت پاس ایک کنویں پر گئی اور برتن وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے بڑی مشکل سے تھوڑا تھوڑا پانی لا کر اس کتے کی پیاس بجھائی تو اللہ سبحانہ تقدس نے اس عمل کی وجہ سے اس عورت کو بخش دیا یعنی جانوروں سے بھی حسنِ سلوک اور بد سلوکی پر ثواب اور عذاب ہوگا حتیٰ کہ جن جانوروں کو شریعت میں مارنے کا بھی حکم ہے تو ان کے متعلق بھی فرمایا کہ ان کو بھی تکلیف دے کر، کاٹ کر یا جلا کر یا زیادہ تکلیف دے کر نہ مارو بلکہ یکدم مارنے کی کوشش کرو کہ ان کو کم سے کم تکلیف ہو۔

یہ تو جانوروں سے رویہ رکھنے کی بات ہے اور پھر انسانوں اور پھر مسلمانوں اور ان سے بڑھ کر مومنین کو تکلیف دینے والا تو اللہ سبحانہ تقدس کے غضب کا بہت حق دار ہوگا اور ان سے حسن سلوک کرنے والا اور ان کی مدد کرنے والا اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت کا حق دار ہوگا کیونکہ بندہ مومن اللہ سبحانہ تقدس کے پیاروں میں ہے۔ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مومن اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک بعض فرشتوں سے زیادہ عزت والا ہے (ابن ماجہ)۔

اور پھر کسی ولی اللہ سے بدسلوکی کرنا، اس کو برا بھلا کہنا، اس کی غیبت یا چغلی کرنا یا اس پر بہتان باندھنا یا اس کی دل آزاری کرنا تو بہت ہی بڑا گناہ ہے اور اگر کوئی شخص کسی ولی اللہ سے بغض وعداوت رکھتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس نہایت ہی غضب ناک ہوتا ہے اور حدیثِ قدسی میں اللہ سبحانہ تقدس یہاں تک ارشاد فرماتا ہے کہ

جو میرے کسی ولی سے عداوت (یا بغض) رکھتا ہے تو اس کے خلاف میرا اعلانِ جنگ ہے (بخاری)۔

لہٰذا جو اِن حضرات اولیاء کرام سے اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے محبت اور ادب رکھتا ہے وہ اللہ سبحانہ تقدس کی خاص نظرِ رحمت میں رہتا ہے اور اس کے لیے اللہ سبحانہ تقدس کی بے پناہ بخشش، کرم اور فضل ہے۔ پس یاد رکھنا چاہیے کہ حقوق اللہ سے زیادہ سخت معاملہ حقوق العباد کا ہے کہ اگر انسان کوئی ایسا گناہ کرتا ہے کہ جو بندے اور اللہ سبحانہ تقدس کے درمیان ہے تو اس کی معافی اور بخشش آسان ہوتی ہے کہ بندہ جب اللہ سبحانہ تقدس سے معافی مانگتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس

www.HaqWaliSarkar.com

اس کو معاف فرما دیتا ہے یا کوئی ایسے اعمال کرتا ہے مثلاً کسی ذکر کی مجلس میں شامل ہوا تو اس کی وجہ سے اس کے ان گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے لیکن وہ گناہ جو حقوق العباد سے متعلق ہیں اس کی معافی تب تک نہیں ہو گی جب تک وہ اس شخص سے معافی نہ مانگ لے اور وہ شخص اس کو معاف نہ کر دے جس کے ساتھ اس نے زیادتی کی، ظلم کیا یا اس کی چغلی و غیبت یا برائی وغیرہ کی۔ اس لیے جن لوگوں کے ساتھ آپ زیادتی کر جاتے ہیں تو ان سے دنیا میں معافی مانگ کر معاملہ صاف کر لینا چاہیے ورنہ آخرت میں اس کا بدلہ دینا پڑے گا اور وہاں پر اس کا بدلہ اپنی نیکیاں ان کو دے کر یا ان کے گناہ اپنے نامہ اعمال میں ڈال کر ہو گا اور اگر وہ دنیا میں یا آخرت میں آپ کو معاف کر دے تو پھر معافی ہو جائے گی ورنہ ہر حال میں ہر انسان کو چاہے وہ جتنا مرضی نیک ہو اسے اس کا بدلہ دینا پڑے گا۔

لہٰذا انسان کو چاہیے کہ ہر ایک سے اچھا رویہ رکھے کہ جیسا رویہ مخلوق کے ساتھ ہو گا ویسا ہی معاملہ اللہ سبحانہ تقدس آپ کے ساتھ فرمائے گا۔ اللہ سبحانہ تقدس ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

حسنِ اخلاق

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تم میں سے سب سے زیادہ میرا محبوب وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو گا (بخاری)۔

اکثر لوگ حسنِ اخلاق کا مطلب صرف اتنا ہی سمجھتے ہیں کہ جو لوگوں کے ساتھ اچھے طریقے سے مسکرا کر مل رہا ہے وہ با اخلاق ہے۔ گو یہ بھی حسنِ اخلاق کا ایک حصہ ہے مگر جب ان سے کوئی برا رویہ یا سلوک کرتا ہے تو وہ بھی اس کا جواب اسی طرح دیتے ہیں یعنی بدسلوکی کا جواب بدسلوکی سے اور اچھے سلوک کا جواب اچھے سلوک سے دیتے ہیں لیکن حقیقت میں تو یہ بدلہ ہے۔ اعلیٰ اور حقیقی حسنِ اخلاق تو یہ ہے کہ جو آپ کے ساتھ بدسلوکی کرے آپ اس کے ساتھ بھی اچھا سلوک کریں یعنی برا سلوک کرنے والے کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ میرے مُرشِدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا

www.HaqWaliSarkar.com

فرمانِ عالی شان ہے کہ

مخالف کے لیے تو ہر کوئی بد دعا کرتا ہے لیکن حسنِ اخلاق تو یہ ہے کہ مخالف کے لیے بھی دعا کی جائے اور اچھا سلوک کرنے والے کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور برا سلوک کرنے والے کے ساتھ برا سلوک کرنا تو بدلہ ہے اور حسنِ اخلاق تو یہ ہے کہ برا سلوک کرنے والے کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ مبارک بھی یہی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دشمنوں سے بھی حسنِ سلوک فرماتے تھے اور ان کے لیے بھی دعا فرمایا کرتے تھے اور ان کو معاف فرما دیتے تھے۔ جب مکہ فتح کیا گیا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عام اعلان فرما دیا کہ سب کو معاف کر دیا گیا ہے کیونکہ سب کو ڈر تھا کہ اب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے ان ظلموں کا بدلہ لیں گے جو ہم نے ان پر کیے تھے اور جب کافروں نے طائف میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتھر مارے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک زخمی ہو گیا اور خون مبارک نکلنے لگا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے حاضر خدمت ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے حاضر ہوا ہوں کہ طائف کے گرد جو پہاڑ ہیں ان کو پکڑ کر ملا دوں جس سے یہ سب لوگ مر جائیں اور ان کو سزا ملے، لیکن اللہ سبحانہ تقدس نے حکم فرمایا ہے کہ اگر میرا محبوب اجازت دے تو پھر ایسا کرنا ورنہ واپس لوٹ آنا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رہنے دو کہ یہ لوگ نہیں جانتے کہ میں کون ہوں اور اگر یہ نہیں تو شاید ان کی آنے والی نسلیں مسلمان ہو جائیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان طائف والوں کے لیے معافی اور ہدایت کی دعا فرمائی بلکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دشمنوں اور غیر مسلموں کی ہدایت کے لیے ہمیشہ دعائیں فرماتے رہتے تھے اور ان کے لیے بہت فکر مند رہتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس کیفیت مبارکہ کو اللہ سبحانہ تقدس قرآنِ مجید میں بیان فرمایا اور اس کی قسم بھی کھائی کہ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے کہ

مجھے رسول کے اس فرمان کی قسم کہ اے

میرے پروردگار! یہ لوگ ایمان نہیں لاتے، تو ان سے درگزر فرما (سورۃ الزخرف۔ آیت 88)۔

لہٰذا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرات انبیاء کرام، حضرات صحابہ کرام، حضرات اولیاء کرام اور علمائے حق اور صالحین کی زندگیوں کا مطالعہ کرنا چاہیے کہ انہوں نے حسنِ اخلاق کی کیسی کیسی مثالیں قائم کیں اور ساری زندگی حسنِ اخلاق کا ایک

www.HaqWaliSarkar.com

عملی نمونہ بن کر دکھایا تا کہ ان کے صدقے ہمیں بھی حسن اخلاق کا فیض حاصل ہو سکے۔

پس جان لیں کہ کامل اور اعلیٰ اخلاق یہی ہے کہ جب آپ اپنے سے برا سلوک کرنے والے کے ساتھ بھی اچھا سلوک کریں اور ان کے لیے بھی دعا کریں اور ان کو دل سے معاف کر دیں اور اگر آپ اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے کسی سے مسکرا کر اچھے طریقے سے ملتے ہیں تو یہ بھی حسنِ اخلاق میں سے ہے اور اس چھوٹے سے عمل کا انعام و اکرام یہ ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ سبحانہ تقدس دونوں کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی طرف محبت کی نظر سے دیکھے گا اور اگر اس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے (کنز العمال)۔

یہی حسنِ اخلاق وہ عمل ہے جس کے بارے میں اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ روزِ حشر ترازو میں سب سے وزنی اور بھاری عمل انسان کا حسنِ اخلاق ہوگا اور انسان صرف حسنِ اخلاق کی وجہ سے ان اعلیٰ مقامات پر پہنچ جاتا ہے جہاں بڑے بڑے عبادت گزار بھی نہیں پہنچ پاتے لہٰذا جس کا اخلاق اچھا ہوگا اس کو روزِ حشر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب اور ساتھ نصیب ہوگا۔ اللہ سبحانہ تقدس ہم سب کو با اخلاق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

محبت

ہر انسان طبیعتاً کسی نہ کسی طرح کے لوگوں کو پسند کرتا ہے اور ان کی طرف میلان رکھتا ہے، کوئی حضرات اولیاء کرام سے، کوئی علماء کرام سے، کوئی دنیادار اور مالدار لوگوں سے، کوئی پڑھے لکھے لوگوں سے، کوئی سیاستدانوں اور حکمرانوں سے، کوئی فحش اور بے حیا قسم کے لوگوں سے، کوئی غیر مسلموں سے، کوئی کسی خاص کھیل والوں سے اور کوئی میڈیا کی بے حیا دنیا کے لوگوں سے وغیرہ وغیرہ۔ ایک ایمان والے مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ صرف ان لوگوں سے محبت

www.HaqWaliSarkar.com

کرے اوران ہی سے تعلق ومیل جول اور میلان ورغبت رکھے جو رضائے الٰہی، محبتِ الٰہی اور قربِ الٰہی کا ذریعہ ہوں اور وہ لوگ صرف اور صرف حضرات اولیاء کرام، علماء کرام اور صالحین ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے کہ

یا الٰہی! مجھے اپنی محبت نصیب فرما اور اس کی محبت بھی نصیب فرما جس کی محبت تیرے ہاں فائدہ دے (ترمذی)۔

اور ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ جو لوگ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں ان کے لیے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے اور انبیاء اور شہدا ان پر غبطہ (رشک) کریں گے (ترمذی)۔

کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس نے اس بات کا وعدہ فرمایا ہے کہ جو شخص جس قوم یا جس شخص سے محبت رکھے گا وہ آخرت میں اسی کے ساتھ ہوگا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر افسوس کہ تو نے اس کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ میں نے تیاری تو نہیں کی مگر اللہ سبحانہ تقدس اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم (آخرت میں) اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو (متفق علیہ)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام کے بعد میں نے مسلمانوں کو کسی بات پر اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا وہ اس بات پر ہوئے اور حضرات صحابہ کرام کے سوالات پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی وضاحت فرما دی کہ اگر کوئی کسی سے محبت کرتا ہے لیکن اس سے ملاقات نہیں کر سکا یا ویسے نیک اعمال نہیں کر سکا لیکن پھر بھی اللہ سبحانہ تقدس اس محبت کی وجہ سے اس کو روزِ حشر اس کا ساتھ عطا فرمائے گا کہ حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ

عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس شخص کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں کہ جو کسی قوم سے محبت کرے اور ان سے ملا نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان (قیامت کے دن) اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے گا (متفق علیہ)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اسی طرح ایک حدیثِ پاک کے مطابق جو شخص جس قوم سے مشابہت رکھے گا روزِ حشر وہ اسی قوم میں اٹھایا جائے گا کیونکہ مشابہت انسان اس کی اختیار کرتا ہے جس سے محبت رکھتا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو شخص جس قوم سے مشابہت رکھے گا تو وہ (آخرت میں) ان ہی میں سے ہوگا (ابوداؤد، احمد)۔

لہٰذا غور کریں کہ ہم کس قسم کے لوگوں سے محبت رکھتے ہیں اور کس کی مشابہت اختیار کرتے ہیں کہ اگر دنیا دار مالداروں سے، سیاستدانوں سے محبت ہوگی تو آخرت میں انہی کے ساتھ ہوں گے، اگر غیر مسلموں سے محبت اور مشابہت ہوگی تو آخرت میں انہی کے ساتھ ہوں گے، اگر میڈیا کی بے حیا دنیا اور بے حیا اور فحش لوگوں سے محبت اور مشابہت ہوگی تو آخرت میں انہی کے ساتھ ہوں گے اور اگر حضرات اولیاء کرام، علماء کرام اور صالحین سے محبت اور مشابہت ہوگی تو آخرت میں انہی کے ساتھ ہوں گے اور حضرات اولیاء کرام، علماء کرام اور صالحین کا یہ گروہ اللہ سبحانہ تقدس کے فضل و رحمت سے دو جہاں کے سردار، شافعِ محشر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب و رحمت میں مقام پائیں گے اور اس لئے جو شخص ان سے محبت رکھے گا وہ آخرت میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کے سائے میں جگہ پائے گا۔ میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں حضور خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمانِ عالی شان ہے کہ

ایک بہت ہی آسان پرکھ ہمارے آخرت کے

انجام کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دستیاب ہوئی ہے جس میں فرمایا گیا کہ آخرت میں آدمی اسی قوم کے ساتھ اٹھایا جائے گا جس سے وہ مشابہت اور محبت رکھتا ہو لہٰذا ابھی دیکھ لو کہ تمہیں کس سے محبت ہے اور تم نے کس کی مشابہت اختیار کی ہے اور کس قوم کو پسند کرتے ہو، اگر زندگی میں اپنے وقت کے حضرات اولیاء کرام سے محبت و تعلق ہے تو آخرت میں انہی کے ساتھ ہوگے اور اگر فاسق و فاجر لوگوں سے تعلق اور محبت ہے اور ان کی باتیں گھنٹوں سن کر بھی جی نہیں بھرتا اور ان کی تصویریں اپنے گھر میں لگا رکھی ہیں اور ان کا چہرہ دیکھ کر تمہیں خوشی ہوتی ہے لیکن اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نیک لوگوں کی باتیں چند منٹ سن کر طبیعت پر بوجھ محسوس ہوتا ہے تو انجام انہی برے لوگوں کے ساتھ جہنم میں ہونے کا قوی امکان ہے، باقی اللہ سبحانہ تقدس مالک و مختار ہے جسے چاہے بخش دے۔

www.HaqWaliSarkar.com

لہٰذا ابھی غور کر کے دیکھ لیں کہ آخرت میں آپ کس قسم کے لوگوں کے ساتھ ہوں گے یعنی آپ کو کس قسم کے لوگوں کے ساتھ محبت ہے اور آپ کس قسم کے لوگوں اور قوم کی مشابہت اور طرزِ زندگی اپناتے ہیں تو دیکھیں کہ اس قسم کے لوگوں کے انجام کے متعلق اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ اللہ سبحانہ تقدس حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر امتی کے دل میں نیک بندوں، علماء کرام اور حضرات اولیاء کرام کی محبت پیدا فرمائے۔ آمین!

شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ سبحانہ تقدس قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ

اے اللہ! ہمیں سیدھا راستہ چلا ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا (سورۃ الفاتحہ۔ آیت 5،6)۔

قرآنِ مجید کی پہلی سورت اور قرآنِ پاک کا خلاصہ سورۃ الفاتحہ ہے۔ اس میں ہم اللہ سبحانہ تقدس کی حمد وثنا کے بعد جو دعا کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! ہمیں سیدھا راستہ چلا اور پھر اگلی آیت میں اس راستے کے بارے میں آگاہی فرمائی کہ ان لوگوں کے راستے پر چلا جن پر تو نے انعام فرمایا۔ حالانکہ یوں بھی ہوسکتا تھا کہ یہ کہا جاتا کہ قرآن وسنت کے راستے پر چلا لیکن فرمایا کہ ان لوگوں کے راستے پر چلا جن پر تو نے انعام فرمایا اور قرآنِ پاک کے فرمان کے مطابق انعام یافتہ گروہ چار ہیں اور وہ انبیاء، شہدا، صدیقین اور صالحین ہیں۔ حضرات انبیاء کرام کا سلسلہ تو ختم ہو گیا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سبحانہ تقدس کے آخری نبی ہیں اور تمام حضرات انبیاء کرام کے سردار اور امام ہیں۔ شہدا جو فقط اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے اور اللہ سبحانہ تقدس کے حکم کے مطابق شہید ہوتے ہیں وہ شہید ہونے کے بعد انعام یافتہ لوگوں میں شمار ہوتے ہیں لیکن اس دنیا سے جا چکے ہوتے ہیں اور باقی ہمارے سامنے صدیقین اور صالحین کا گروہ ہے۔ ان دونوں میں سے صدیقین کا گروہ افضل ہے کہ یہ نیک تو ہوتے ہی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کو اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک خاص تعلق اور قربت یعنی ولایت بھی

www.HaqWaliSarkar.com

حاصل ہوتی ہے اور دوسرے لوگوں کو بھی اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فیض سے مستفیض فرماتے ہیں۔ اس لیے قرآنِ پاک میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صدیقین کے ساتھ ہو جاؤ (سورۃ التوبہ۔ آیت 119)۔

سب کا اتفاق ہے کہ صدیقین سے مراد حضرات اولیاء کرام کا گروہ ہے لہٰذا ہر شخص کو چاہیے کہ صدیقین یعنی حضرات اولیاء کرام میں سے کسی کو ڈھونڈے اور اس کی سنگت اور تعلق حاصل کرے اور اس سے محبت اور آداب رکھے تاکہ اس کا دل حق پر قائم رہ سکے اور دین کا علم حضرات اولیاء کرام سے محبت رکھنے والے علماء کرام سے حاصل کرے اور ایسے ہی علماء کرام کی کتابیں پڑھے اور اگر کسی جگہ دونوں باتیں اکٹھی ہوں کہ کوئی ولی اللہ بھی ہو اور عالمِ دین بھی ہو تو دونوں مقصد ایک ہی جگہ پر پورے ہو جائیں گے۔ جس کو صدیقین کے گروہ میں سے کوئی نہ ملے تو وہ صالحین سے اپنا تعلق اور محبت رکھے اور اس کے ساتھ ساتھ کسی صاحبِ مزار ولیِ کامل سے اپنا تعلق اور محبت رکھے۔

حضرات اولیاء کرام کے راستے پر چلنے کا مطلب یہ ہرگز نہیں سوچنا چاہیے کہ قرآن وسنت کے راستے کو چھوڑ دینا ہے۔ ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ اصل راستہ تو قرآن وحدیث کا راستہ ہی ہے اور چلنا بھی اسی پر ہے لیکن کس طرح چلنا ہے اور قرآن وحدیث میں کیا فرمایا گیا ہے یہ سمجھنے کے لیے ان لوگوں سے قرآن وحدیث کا مطلب سمجھیں جن سے اللہ سبحانہ تقدس راضی ہے اور ان کو ولایت حاصل ہے اور اسی لیے فرمایا کہ ان لوگوں کے راستے پر چلا جن پر تو نے انعام فرمایا کہ مختلف عقیدے والے لوگوں کی بجائے ان انعام یافتہ بندوں سے تعلق رکھیں تاکہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عشق وادب اور روحانی تعلق اور فیوض وبرکات کی دولت حاصل ہو اور یقین کی کیفیت عطا ہو اور ان حضرات اولیاء کرام سے تعلق ومحبت رکھنے والے علماء کرام جس طرح سمجھاتے ہیں اس کے مطابق قرآن وحدیث پر عمل کرتے ہوئے اپنے عقائد واعمال درست رکھیں کہ یہی سیدھا راستہ ہے کہ حضرات اولیاء کرام سے تعلق ومحبت رکھنے اور ان کا ادب واحترام کرنے کا حکم قرآن وحدیث میں بڑی تاکید کے ساتھ موجود ہے۔

اگر کسی قسم کا کوئی تعین ہمارے پاس نہ ہوگا تو ہم سیدھا راستہ کیسے جان پائیں گے؟ کہ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے اور ہر فرقہ اور ہر غلط سے غلط عقیدے والا گروہ بھی قرآن وحدیث کے ہی دلائل پیش کرتا ہے۔ اگر آپ

www.HaqWaliSarkar.com

درست فرقے کے عقیدے پر بھی قائم ہیں تو پھر بھی سوچتے رہیں گے کہ دوسرے عقائد کے علماء بھی تو قرآن وحدیث کے دلائل سے ہی بات کر رہے ہیں اور اگر وہ ٹھیک ہوئے تو کیا میں گمراہی میں مروں گا اور اس طرح یقین کی دولت حاصل نہیں کر پاتے۔ حقیقت میں جو حضرات اولیاء کرام سے اپنا تعلق ومحبت اور ادب واحترام نہیں رکھتے اور ان کی شان و عظمت کے قائل نہیں ہوتے وہ یقین کی دولت پر نہ ہونے کی وجہ سے بعض اوقات دیگر فرقوں والے نام نہاد مصنوعی اہل علم لوگوں کی باتیں سن کر اپنے عقائد خراب کر لیتے ہیں اور صراطِ مستقیم اور راہِ حق سے بھٹک جاتے ہیں اور پھر ساری زندگی گمراہی میں گزار دیتے ہیں۔ لیکن جو لوگ صدیقین یعنی حضرات اولیاء کرام کے ساتھ اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کیلئے اور دین اور ایمان کیلئے تعلق ومحبت اور ادب واحترام رکھتے ہیں وہ ان حضرات اولیاء کرام کی روحانی توجہ اور نسبت کے فیض ونور اور برکت سے پختہ یقین کی کیفیت پر رہتے ہیں اور اللہ سبحانہ تقدس ان لوگوں کو مشاہدہ بھی کروا دیتا ہے کہ وہ راہِ حق پر ہیں اور انہی حضرات اولیاء کرام کے فیض اور تعلق کی برکت سے انسان حضرات اولیاء کرام سے محبت رکھنے والے علماء حق کے بتائے ہوئے عقائد اور اعمال پر مکمل یقین کی کیفیت کے ساتھ عمل کر کے صراطِ مستقیم پر قائم رہتا ہے۔

مختلف عقیدے والے لوگ وہ آیات جو کفار کیلئے نازل ہوئیں وہ ان کو حضرات اولیاء کرام اور ان کے ماننے والوں کیلئے ثابت کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور حضرات اولیاء کرام حتیٰ کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت کو ماننے اور ان کی محبت اور ادب واحترام کو نہ صرف غلط بلکہ شرک تک ثابت کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں حالانکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظاہری حیاتِ مبارکہ کے آخری دور میں واضح ارشاد فرمایا تھا جس کا مفہوم ہے کہ اب مجھے کوئی خوف نہیں کہ میری امت شرکِ اکبر کرے گی یعنی میری امت پر شرک کا دروازہ بند کر دیا گیا ہاں لیکن میری امت ریا کاری (شرکِ اصغر) اور دنیا کی محبت میں ضرور مبتلا ہوگی کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

بے شک مجھے

یہ خطرہ نہیں کہ میرے بعد شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے (بخاری)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ

عرض کیا گیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد شرک کرے گی؟ تو

www.HaqWaliSarkar.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں لیکن خیال رہے کہ وہ لوگ نہ سورج کو پوجیں گے، نہ چاند کو، نہ پتھر کو، نہ بت کو (یعنی شرک اکبر میں مبتلا نہیں ہوں گے) لیکن ریا کاری (شرکِ اصغر) کریں گے (احمد، بیہقی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا کہ عرب کے نمازی اسے پوجیں (یعنی شرک اکبر کریں) لیکن انہیں بھڑکانے (یعنی آپس میں لڑانے) میں مشغول ہے (مسلم)۔

لہٰذا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد شریف کے بعد اللہ سبحانہ تقدس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس امت کے لیے شرکِ اکبر کا دروازہ بند فرما دیا لیکن یہ امت (شرک اصغر) ریا کاری اور دنیا کی محبت میں مبتلا ہوگی۔ اسی لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکمل مطمئن ہو کر ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی امت پر شرک کا خوف نہیں اور جن چیزوں میں امت نے مبتلا ہونا تھا اس کا خوف فرما دیا کہ میری امت میرے بعد ریا کاری اور شرک اصغر اور دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جائے گی لیکن اس کے باوجود ایک گروہ ایسا ہے کہ ہر بات پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات اولیاء کرام سے محبت کرنے والوں پر ہر وقت شرک کا فتویٰ لگانے کی فکر میں رہتے ہیں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک میں تمہیں تمہارے مال، جان، اولاد اور ہر چیز سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس کسی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہی ایمان کی لذت سے لطف اندوز ہوگا۔ پہلی یہ کہ اللہ سبحانہ تقدس اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے (پوری کائنات میں) سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ دوسری یہ کہ صرف اللہ سبحانہ تقدس ہی کے لیے کسی سے محبت رکھے۔ تیسری یہ کہ اسے دوبارہ کافر بننا اس قدر ناپسند ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا ناپسند ہے (بخاری)۔

لہٰذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور ادب کرے اور پھر اللہ

www.HaqWaliSarkar.com

سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کی وجہ سے حضرات اولیاء کرام سے محبت وادب رکھے اور پھر جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دل میں رکھتے ہوئے قرآن وحدیث کو پڑھیں گے تو بڑی ہی آسانی سے ہر بات سمجھ میں آجائے گی۔قرآنِ پاک میں ایسی آیات بھی ملیں گی کہ جن کا مفہوم اس قسم کا ہوتا ہے کہ سوائے اللہ سبحانہ تقدس کے کسی کے پاس کوئی اختیار،علم، طاقت یا فیض نہیں ہے وغیرہ وغیرہ اور قرآنِ پاک میں ایسی آیات بھی ملیں گی کہ جن میں خود اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے پسندیدہ بندوں کو اختیارات، طاقت اور فیض عطا فرمایا ہے۔بات کچھ یوں ہے کہ دو چیزیں ہیں، ایک ذاتی اور دوسری عطائی۔جب بھی ذاتی اختیارات، طاقت، علم یا فیض کا ذکر ہوگا تو یوں ہی فرمایا جائے گا کہ اللہ سبحانہ تقدس کے سوا کسی کے پاس ذرہ بھر بھی کچھ نہیں ہے کیونکہ ذاتی اختیارات، طاقت، علم اور فیض اللہ سبحانہ تقدس کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔بس ذاتی اختیارات، طاقت، علم یا فیض صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس ہی کے لیے ہے کہ نہ اس نے کسی سے کچھ لیا اور نہ کسی اور نے اس کو دیا بلکہ جو کچھ بھی ہے وہ اللہ سبحانہ تقدس کا ذاتی ہے اور یہ بات صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس ہی کے لیے ہے اور جو اللہ سبحانہ تقدس کے علاوہ کسی اور کے لیے اس کو مانے تو وہ شخص شرک کا مرتکب ہوگا۔

لیکن اللہ سبحانہ تقدس نے اس بات سے بھی انکار نہیں فرمایا کہ میں نے کسی کو کچھ عطا نہیں کیا بلکہ جا بجا قرآن و حدیث میں اللہ سبحانہ تقدس نے اس بات کا اظہار فرمایا ہے کہ بے شک ہر چیز کا مالک ومختار صرف اور صرف میں ہی ہوں لیکن میں نے اپنے فضل ورحمت سے جس کو جس قدر زیادہ چاہا، جیسے چاہا اور جب چاہا عطا فرمایا ہے۔لہٰذا اللہ سبحانہ تقدس کے سوا جس کے پاس جو بھی اختیارات، طاقت، علم اور فیض ہے وہ اللہ سبحانہ تقدس کا عطا کردہ ہے یعنی عطائی ہے اور جو یہ سمجھے کہ اگر کسی بزرگ یا کسی نبی کے پاس جو فیض ہے وہ اللہ سبحانہ تقدس کا عطا کردہ نہیں بلکہ اس کا ذاتی ہے تو یہ بھی شرک ہے۔اللہ سبحانہ تقدس نے اپنی عطا اور فضل سے اپنے بندوں اور اپنے اولیاء کرام کو اور ان سے بڑھ کر صحابہ کرام اور پھر حضرات انبیاء کرام اور پھر ان سب سے بڑھ کر کائنات کی سب سے افضل ہستی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے شمار انعام و اکرام، علم، طاقت، فیض اور اختیارات عطا فرمائے۔پس حضرات اولیاء کرام اور حضرات انبیاء کرام اللہ سبحانہ تقدس کی عطا اور فضل سے صاحبِ اختیار اور صاحبِ فیض اور صاحبِ عطا ہیں بلکہ اللہ سبحانہ تقدس کے حکم اور فضل سے دوسرے لوگوں کو

www.HaqWaliSarkar.com

بھی اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت اور عطا کی دولت ان سے اور ان کے ذریعے سے نصیب ہوتی ہے اور جو شخص یہ بات تسلیم ہی نہ کرے تو اس کا دین ہی نہ رہا کیونکہ اس نے دین کے سب سے اہم حصے کو چھوڑ دیا اور قرآنِ مجید کی آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ مبارکہ کا منکر ہو گیا۔

قرآنِ پاک میں اللہ سبحانہ تقدس خود فرماتا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اپنے رسولوں کو علمِ غیب عطا فرماتا ہے، قرآنِ پاک میں خود اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے اختیار میں ہوا کر دی اور پھر وہ ہوا حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے چلتی تھی، قرآنِ پاک میں اللہ سبحانہ تقدس خود فرماتا ہے کہ چرند پرند اور مخلوقات اور جنات کو اللہ سبحانہ تقدس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے بس میں کر دیا، قرآنِ پاک میں اللہ سبحانہ تقدس خود فرماتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں شفا دیتا ہوں، میں مردے زندہ کرتا ہوں، میں مٹی کے پرندے میں جان ڈالتا ہوں اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے اور میں تم کو خبر دیتا ہوں جو تم گھروں میں کھاتے ہو اور گھروں میں رکھ کر آتے ہو، قرآنِ پاک میں اللہ سبحانہ تقدس خود فرماتا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کے کسی محبوب بندے کے جسم سے لگی ہوئی قمیص بھی باعثِ برکت اور باعثِ فیض ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے مبارک سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی لوٹ آئی، قرآنِ پاک میں اللہ سبحانہ تقدس خود فرماتا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کے ولی آصف بن برخیا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں پلک جھپکنے سے پہلے ملکہ بلقیس کا تخت حاضر کر دیا اور اس کے علاوہ قرآنِ پاک میں جا بجا اللہ سبحانہ تقدس نے اپنے محبوب بندوں کو بے شمار انعام و اکرام عطا فرمانے کا ذکر فرمایا ہے۔

یہ بات ہر مسلمان بالکل واضح طریقے سے جانتا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کے بعد پوری کائنات میں تمام حضرات اولیاء کرام، حضرات صحابہ کرام، حضرات انبیاء کرام اور تمام فرشتوں سے بڑھ کر اعلیٰ و ارفع ذات اور سب سے کامل ترین ذات حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے لہٰذا اللہ سبحانہ تقدس نے سب سے زیادہ محبت و قربت، شان و عظمت، بلندیِ درجات، علم، طاقت، فیض اور اختیارات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے اور سب سے زیادہ قابلِ ادب و احترام اور سب سے زیادہ محبت اور اتباع کے لائق صرف اور صرف حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عطاؤں کے تذکرے جا بجا قرآنِ پاک میں فرماتا ہے کہ میرا محبوب وہ ہے جس کو میں نے خاتم

www.HaqWaliSarkar.com

الانبیاء بنایا اور تمام انبیاء کی سرداری عطا فرمائی، میرا محبوب وہ ہے جس کو پوری کائنات سے میں نے سب سے افضل و اعلیٰ مقام عطا فرمایا، میرا محبوب وہ ہے جس پر ایمان لانے اور جس کی مدد و حمایت کرنے کے وعدہ پر ہی میں نے انبیاء کرام کو مقامِ نبوت عطا فرمایا، میرا محبوب وہ ہے کہ میں جس کی قسمیں قرآنِ پاک میں اٹھاتا ہوں، میرا محبوب وہ ہے جس کی رضا پر میں نے کعبہ کو قبلہ بنا دیا، میرا محبوب وہ ہے جو اپنی مرضی سے کچھ نہیں فرماتا اور ان کا فرمان خالص وحی ہوتا ہے، میرا محبوب وہ ہے جس پر میں نے قرآنِ مجید نازل فرمایا اور اس قرآن کو اگر پہاڑوں پر بھی نازل فرماتا تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتے، میرا محبوب وہ ہے جس کو میں نے علمِ غیب عطا فرمایا، میرا محبوب وہ ہے جس کی اطاعت میری اطاعت ہے اور جس کا ہر حکم میرا حکم ہے، میرا محبوب وہ ہے کہ اس سے محبت کرنے والا اور اس کی اتباع کرنے والا ہی میرا محبوب بن سکتا ہے، میرا محبوب وہ ہے کہ جس کا دنیا میں تشریف لانا میرا تم پر سب سے بڑا احسان ہے، میرا محبوب وہ ہے کہ جو اپنی امت سے اس قدر محبت کرتا ہے کہ ان کی خیر خواہی اور بھلائی کے لیے حریص ہے، میرا محبوب وہ ہے جو شاہد ہے، مبشر ہے، نذیر ہے، سراجِ منیر ہے، رؤف ہے اور رحیم ہے، میرا محبوب وہ ہے کہ جس کو میں نے جسمانی معراج عطا فرمائی اور اس نے بلا حجاب میرا دیدار کیا، میرا محبوب وہ ہے کہ جس کو میں نے تمام عالمین کے لیے اور تمام مخلوقات کے لیے رحمت بنایا، میرا محبوب وہ ہے کہ جس کے ادب و احترام پر ہی دین قائم ہے اور جس کی بارگاہ میں معمولی سے معمولی بے ادبی بھی مجھے اس قدر ناپسند ہے کہ جو کوئی ان کی بارگاہ میں معمولی سے معمولی بے ادبی کرے میں اس کے تمام اعمال اور نیکیاں برباد کر دیتا ہوں، میرا محبوب وہ ہے جو تمام مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے، میرا محبوب وہ ہے کہ جس کے سیرت و کردار تمام کائنات کے لیے نمونہ ہے، میرا محبوب وہ ہے کہ جو شخص ان کے ہاتھ پر بیعت ہوا وہ مجھ سے بیعت ہوا، میرا محبوب وہ ہے جس کا دشمن پر خاک پھینکنا درحقیقت میرا خاک پھینکنا ہے، میرا محبوب وہ ہے جو اخلاق کے سب سے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہے کہ پوری کائنات میں اول سے آخر تک سب سے اونچا کردار، اخلاق، سیرت اور عادات میرے محبوب کی ہیں، میرا محبوب وہ ہے کہ جن کو روزِ حشر مقامِ محمود پر فائز فرماؤں گا، میرا محبوب وہ ہے کہ جس کو روزِ حشر حوضِ کوثر عطا فرماؤں گا، میرا محبوب وہ ہے کہ جس کو میں نے شفاعتِ کبریٰ عطا فرمائی ہے کہ ان کی شفاعت سے اس قدر تعداد میں گناہگاروں کو جہنم سے آزادی عطا کروں گا کہ میرا محبوب راضی ہو جائے گا، میرا محبوب وہ ہے کہ جس کو میں نے خیرِ کثیر عطا فرمائی، میرا محبوب وہ ہے کہ جن کے ذکر کو

www.HaqWaliSarkar.com

میں نے ایسی بلندی عطا فرمائی کہ ازل سے ان کا ذکر میرے ذکر کے ساتھ ہے اور تا ابد ان کا ذکر میرے ذکر کے ساتھ رہے گا، میرا محبوب وہ ہے جس پر نہ صرف ایمان والوں کو میں نے درود پڑھنے کا حکم فرمایا بلکہ میرے ملائکہ بھی میرے محبوب پر درود بھیجتے ہیں اور میں خود ربِ محمد ہو کر بھی اپنے محبوب پر درود بھیجتا ہوں اور اپنے محبوب سے محبت کرتا ہوں بلکہ صرف محبت ہی اپنے محبوب سے کرتا ہوں اور صرف اس سے محبت کرتا ہوں جو میرے محبوب سے محبت کرتا ہے۔

صرف یہی نہیں بلکہ اللہ سبحانہ تقدس نے اپنے نیک بندوں کو جو کچھ عطا فرمایا وہ اپنے محبوب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے صدقے اور ان کے ذریعے عطا فرمایا جس کے متعلق خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی واضح ارشاد فرمایا کہ

میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ سبحانہ تقدس دیتا ہے (بخاری)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو کیونکہ قاسم (صرف) میں ہی ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں (متفق علیہ)۔

یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح طور پر فرما دیا کہ قاسم صرف میں ہی ہوں کہ پوری کائنات میں اللہ سبحانہ تقدس کی رحمتیں اور فیض تقسیم فرمانے والا میں ہی ہوں۔ لہٰذا وہ لوگ جو شرک کے نام پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت، شان، درجات کی بلندی، اختیارات، ادب واحترام کو ایمان کے خلاف بتاتے ہیں ان لوگوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے ورنہ آپ کا دین وایمان برباد ہو جائے گا بلکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور ادب کیلئے دلیل مانگنا بھی ایمان کو کم کر دیتا ہے کیونکہ ایمان تو درحقیقت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور ادب اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت کو تسلیم کرنا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح ارشاد فرمایا کہ

تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری)۔

یعنی مال ودولت، جائیداد، سونے، مکان، کپڑے، زیورات، عزت، مرتبہ ومنصب، والدین، اولاد، بہن بھائی، اپنی خواہشات، اپنی لذتوں، اپنی تمناؤں اور ضرورتوں سے بڑھ کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہونا ضروری ہے ورنہ

www.HaqWaliSarkar.com

ایمان مکمل نہیں ہوگا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جتنی محبت کم ہوگی اتنا ایمان بھی کم ہوگا اور اگر محبت نہیں ہوگی تو ایمان بھی بالکل نہیں ہوگا چاہے کوئی شخص نمازیں اور قرآن کثرت سے پڑھتا ہو۔

اس کے علاوہ بعض لوگوں کے ذہن میں صرف اتنی ہی بات ہوتی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، ادب اور ذکر صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لیے ضروری ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے ابتدائے کائنات سے ہی اپنی محبت اور ذکر کے ساتھ اپنے محبوب کی محبت اور ذکر کو بھی لازمی رکھا ہے اور کسی بھی دور میں، مقام میں، دنیا میں، آخرت میں، قبر و حشر میں، جنت میں، آسمانوں اور عرش پر، حور و ملائکہ کی زبان پر اور اول سے آخر کسی بھی صاحبِ ایمان شخص کے دل و زبان پر ایسا نہیں ہوا اور نہ ہوگا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی محبت اور ذکر ہوا اور اس کے محبوب کی محبت اور ذکر نہ ہوا لہٰذا اول سے آخر تک اللہ سبحانہ تقدس نے جس کو بھی اپنے فضل و کرم اور رحمت سے نوازا اس کو اپنے محبوب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور ذکر کے صدقے اور وسیلے سے نوازا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے پاس حضرت جبرائیل

آئے اور کہا کہ میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رب نے پوچھا ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیسے بلند کیا؟ (کہ قرآنِ مجید کی سورہ الم نشرح میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے تمہارا ذکر تمہاری خاطر بلند فرما دیا)۔ میں نے کہا کہ اللہ سبحانہ تقدس ہی بہتر جانتا ہے۔ اس پر حضرت جبرائیل نے کہا کہ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ جب بھی میرا ذکر (ہوا ہے یا) ہوگا اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بھی (ہوا ہے اور) ہوگا (جامع البیان)۔

بلکہ اللہ سبحانہ تقدس بھی جس طرح اپنے محبوب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت فرماتا ہے اسی طرح اللہ سبحانہ تقدس نے خود بھی اپنے ذکر سے اپنے محبوب کے ذکر کو جدا نہیں فرمایا لہٰذا کائنات کو تخلیق فرمایا تو عرش، آسمانوں اور جنت میں اپنے نام مبارک کے ساتھ اپنے محبوب کا نام مبارک بھی تحریر فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب اللہ سبحانہ تقدس

نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو آپ کو نام کے ساتھ ابو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیت سے بلایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا الٰہی! میری یہ کنیت کیسے ہے تو اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ اپنا سر اٹھاؤ۔ آپ نے اوپر دیکھا تو عرش پر نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.HaqWaliSarkar.com

جلوہ گر تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا کہ یا الٰہی! یہ نور کس کا ہے؟ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نور ہے اور یہ آپ کی اولاد میں سے ہوں گے، ان کا نام آسمانوں میں ''احمد'' ہے اور زمین پر ''محمد'' ہے اور اگر میں انہیں پیدا نہ کرتا تو نہ تمہیں پیدا کرتا اور نہ زمین و آسمان کو پیدا کرتا (المواہب اللدنیہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا کہ اے میرے اللہ سبحانہ تقدس! میں آپ سے بواسطہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درخواست کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما دیجئے۔ اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم (علیہ السلام)! تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کیسے پہچانا حالانکہ ابھی میں نے ان کو (دنیا میں) پیدا ہی نہیں کیا؟ (حضرت آدم علیہ السلام نے) عرض کیا کہ جب آپ نے مجھ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی طرف سے روح میرے اندر پھونکی تو میں نے سر جو اٹھایا تو عرش کے پایوں پر ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' لکھا ہوا دیکھا۔ سو میں نے جان لیا کہ آپ نے اپنے نام پاک کے ساتھ ایسے ہی شخص کے نام کو ملایا ہے جو آپ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہوگا۔ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ واقعی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارے ہیں اور جب تم نے ان کے واسطہ سے مجھ سے درخواست کی ہے تو میں نے تمہاری مغفرت کی اور اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ہوتے تو میں تمہیں بھی پیدا نہ کرتا (حاکم، الوفاء باحوال المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

اور جب اللہ سبحانہ تقدس نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش مبارکہ سے قبل حضرات انبیاء کرام کی ارواح مبارکہ کو نبوت دینے کا وعدہ فرمانا چاہا تو اس سے پہلے تمام حضرات انبیاء کرام کی ارواح مبارکہ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد و حمایت کرنے کا وعدہ لیا اور پھر اس وعدہ پر اللہ سبحانہ تقدس نے حضرات انبیاء کرام کی ارواح مبارکہ سے ان کو نبوت دینے کا وعدہ فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام کو نبوت بھی اللہ سبحانہ تقدس نے اپنے محبوب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے وسیلے سے عطا فرمائی اور اس واقعہ کو میثاق انبیاء کہا جاتا ہے اور اس کا ذکر اللہ سبحانہ تقدس نے قرآن مجید میں بھی ارشاد فرمایا کہ

اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یاد کرو وہ وقت) جب اللہ نے تمام انبیاء سے (اس بات کا) پختہ عہد لیا تھا

www.HaqWaliSarkar.com

کہ جو کچھ میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کروں پھر تشریف لائے تمہارے پاس (سب سے عظمت والا) وہ رسول کہ تمہاری (ان) کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لے آنا اور ضرور ضرور اس کی مدد (حمایت) کرنا۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری ذمہ لیا، سب (انبیاء) نے عرض کیا کہ ہم نے اقرار کیا (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کہ تم ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں تو جو کوئی (اس عہد سے) اس کے بعد پھرے (اور آنے والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لائے) تو وہی لوگ فاسق ہیں (سورۃ آل عمران۔ آیت 81، 82)۔

اس لیے جب بھی حضرات انبیاء کرام دنیا میں تشریف لاتے تھے تو وہ اللہ سبحانہ تقدس کی وحدانیت اور اسلام کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت سے بھی اپنی اپنی امتوں کو آگاہ فرماتے تھے اور پھر اللہ سبحانہ تقدس نے جتنی بھی کتابیں اور صحائف نازل فرمائے ان میں بھی جا بجا کثرت سے اپنے محبوب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر فرمایا اور یوں ہر دور میں ہر صاحبِ ایمان حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر مبارک اور محبت سے اپنے دلوں اور زبانوں کو منور کیا کرتے تھے یوں تمام حضرات انبیاء کرام اور صاحبِ ایمان حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء خوانی اور ذکر اپنے اپنے الفاظ میں کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ تمام حضرات انبیاء کرام کو نبوت اللہ سبحانہ تقدس نے اس دنیا میں تشریف لانے پر عطا فرمائی لیکن اپنے محبوب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش مبارکہ سے پہلے ہی نبوت سے سرفراز فرمایا اور خاتم الانبیاء اور سردار الانبیاء کے مقام پر فائز فرمایا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کب سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے (احمد، بخاری)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ

حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کب سے نبوت کے ساتھ مشرف ہو چکے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

www.HaqWaliSarkar.com

کہ جب اللہ سبحانہ تقدس نے زمین کو پیدا فرمایا اور آسمانوں کا قصد فرمایا اور ان کو سات طبقات کی صورت میں تخلیق فرمایا اور عرش کو ان سے پہلے بنایا تو عرش کے پائے پر ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ'' لکھا اور جنت کو پیدا فرمایا جس میں بعد ازاں حضرت آدم (علیہ السلام) اور حضرت حوا (رضی اللہ عنہا) کو ٹھہرایا تو میرا نام نامی جنت کے دروازوں پر، اس کے درختوں کے پتوں پر اور اہلِ جنت کے خیموں پر لکھا حالانکہ ابھی آدم (علیہ السلام) کی روح اور جسم کا باہمی تعلق نہیں ہوا تھا۔ پس جب ان کی روح کو جسم میں داخل فرمایا اور زندگی عطا فرمائی تب انہوں نے عرشِ معظم کی طرف نگاہ اٹھائی تو میرے نام کو عرش پر لکھا ہوا دیکھا، اس وقت اللہ سبحانہ تقدس نے انہیں بتایا کہ یہ تمہاری اولاد کے سردار ہیں۔ جب ان کو شیطان نے دھوکہ دیا تو انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں توبہ کی اور میرے نام سے ہی شفاعت طلب کی (الوفاء باحوال المصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

اور جب انسان اس دنیا سے چلا جائے گا یعنی اس کی موت واقع ہو جائے گی تو قبر میں جو سوال پوچھے جائیں گے ان میں سے ایک سوال حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہوگا اور اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ پاک بھی اس شخص کو کروائی جائے گی اور پوچھا جائے گا کہ کیا تم ان کو پہچانتے ہو؟ جو صاحبِ ایمان ہوگا وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچان لے گا اور جو صاحبِ ایمان نہیں ہوگا وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں پہچان پائے گا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

جب بندے کو قبر میں رکھا جاتا

ہے اور اس کے ساتھی لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے اور پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ تو ان صاحب کے متعلق کیا کہتا تھا (اور اس شخص کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ مبارکہ کروائی جائے گی) تو مومن کہہ دیتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ تب اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنا دوزخ کا ٹھکانہ دیکھ لے جسے اللہ سبحانہ تقدس نے جنت کے ٹھکانے سے بدل دیا لہٰذا وہ ان دونوں کو دیکھتا ہے۔ لیکن منافق اور کافر سے کہا جاتا ہے کہ ان صاحب (یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ تو وہ کہے گا کہ میں نہیں جانتا اور جو لوگ کہتے تھے وہی میں کہتا تھا لہٰذا اس سے کہا جاتا ہے کہ تو نے نہ پہچانا اور قرآن نہ پڑھا۔ پھر لوہے کے ہتھوڑے سے مار ماری جاتی ہے جس سے وہ ایسی چیخیں مارتا ہے کہ جن وانس کے علاوہ تمام قریبی چیزیں سنتی ہیں (متفق علیہ)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اور پھر آخرت میں بھی اللہ سبحانہ تقدس کی تمام رحمتیں اور فضل وکرم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے ہی ساری مخلوق کو حاصل ہوگا کہ روزِ محشر کو تمام مخلوق کی پیاس اللہ سبحانہ تقدس اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کردہ حوضِ کوثر کے ذریعے ہی بجھائے گا کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرا حوض ایک مہینہ کی مسافت کا ہے اور اس کے گوشے برابر ہیں، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، اس کی خوشبو مُشک سے زیادہ اچھی ہے، اس کے کوزے آسمان کے تاروں کی طرح ہیں اور جو اس میں سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا (متفق علیہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

بے شک اللہ سبحانہ تقدس کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرما دی گئیں اور بے شک مجھے یہ خطرہ نہیں کہ میرے بعد تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے (بخاری)۔

اور پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی التجا اور گریہ وزاری کی وجہ سے ہی اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت اس کے غضب پر غالب آئے گی اور اللہ سبحانہ تقدس حساب کتاب کا سلسلہ شروع فرمائے گا کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

روزِ حشر شفاعت کے لیے سب لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں اپنے رب کے پاس اس کے مقرر گھر میں حاضری کی اجازت مانگوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی۔ جب میں اللہ سبحانہ تقدس کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا، پھر اللہ سبحانہ تقدس جتنا چاہے گا مجھے چھوڑے رکھے گا اور پھر فرمائے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی، مانگو کہ تم کو دیا جائے گا۔ تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ سبحانہ تقدس کی وہ حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر شفاعت کروں گا اور میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ پھر میں وہاں سے چلوں گا اور انہیں آگ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا۔ پھر دوسری بار لوٹوں گا اور اپنے رب سے اس کے گھر میں اجازت مانگوں گا اور مجھے وہاں کی اجازت دی جائے گی۔ جب میں اللہ سبحانہ تقدس کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر

www.HaqWaliSarkar.com

جاؤں گا، جب تک اللہ سبحانہ تقدس چاہے گا اتنا مجھے سجدے میں چھوڑے رکھے گا اور پھر فرمائے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی، مانگو کہ دیئے جاؤ گے۔ تب میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ایسی حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا اور پھر شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ پھر میں روانہ ہوں گا اور انہیں آگ سے نکالوں گا اور انہیں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری بار لوٹوں گا اور اپنے رب سے اس کی جگہ میں اجازت مانگوں گا اور مجھے اس پر اجازت دی جائے گی۔ جب میں اللہ سبحانہ تقدس کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا، جب تک اللہ سبحانہ تقدس مجھے چھوڑے رکھنا چاہے گا چھوڑے رکھے گا۔ پھر رب فرمائے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی وہ حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا اور پھر شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ پھر میں وہاں سے روانہ ہوں گا اور انہیں آگ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا حتیٰ کہ آگ میں صرف وہ ہی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے روکا یعنی جن پر ہمیشگی ضروری ہوگئی۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی کہ قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر اٹھائے۔ اور پھر ارشاد فرمایا کہ یہ مقامِ محمود وہ ہے جس کا تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا ہے (متفق علیہ)۔

اور پھر حضورِ اقدس کی شفاعت اور وسیلے سے ہی اللہ سبحانہ تقدس اس قدر گناہ گاروں کو جہنم سے آزادی عطا فرما کر جنت میں داخل فرمائے گا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہو جائیں گے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ہر نبی کی ایک دعا خصوصاً قبول ہوتی ہے تو ہر نبی نے اپنی وہ دعا یہاں استعمال کر لی اور میں نے اپنی دعا روزِ قیامت کے لیے (اپنی امت کی شفاعت کے واسطے) بچا رکھی ہے چنانچہ میری وہ دعا ان شاء اللہ تعالیٰ میرے ہر اس امتی کو پہنچے گی جو اس طرح مرے کہ اللہ سبحانہ تقدس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو (متفق علیہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مجھے اختیار دیا گیا کہ چاہے میں قیامت کے روز

www.HaqWaliSarkar.com

شفاعت کرلوں یا پھر میری امت میں سے آدھی امت کو جنت میں داخل کر دیا جائے۔ میں نے اس میں سے شفاعت کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ عام ہوگی (ابن ماجہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے پاس اللہ سبحانہ تقدس کے پاس سے آنے والا آیا تو مجھے اختیار دیا کہ میں شفاعت اختیار کروں یا میری آدھی امت کو جنت میں داخل فرمائے تو میں نے شفاعت اختیار کی اور یہ شفاعت اس شخص کے لیے ہے جو کسی چیز کو اللہ سبحانہ تقدس کا شریک نہ ٹھہرائے (ترمذی، ابن ماجہ)۔

مزید ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت منظور ہوگی (مسلم)۔

مزید ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

روزِ حشر حضرات انبیاء کرام کے لیے سونے کے منبر ہوں گے جن پر وہ تشریف فرما ہوں گے اور میں اپنے منبر پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ اللہ سبحانہ تقدس کے سامنے اس خوف سے کھڑا ہوں گا کہ ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دیا جائے اور میری امت رہ جائے۔ میں اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں عرض کروں گا کہ میری امت میری امت۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا چاہتے ہو جو میں تمہاری امت کے ساتھ کروں۔ میں عرض کروں گا کہ ان کو حساب سے جلدی فارغ فرما دے حتیٰ کہ جن لوگوں کو جہنم کی طرف بھیجا جا رہا ہے میں ان کو جنت کا پروانہ دے دوں۔ پھر جہنم کا داروغہ مالک کہے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے اپنی امت پر اپنے رب کے غضب کے لیے کچھ بھی نہیں چھوڑا (خصائص الکبریٰ)۔

لہٰذا جو لوگ دنیا میں اپنے آقا اور نبی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے ہوں گے اور اتباع کرنے کی اور نیک اعمال کرنے کی کوشش کرتے ہوں گے تو وہ آخرت میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے وسیلے سے بخشے جائیں گے اور جنت میں اعلیٰ درجات حاصل کریں گے اور مجھ جیسے گناہ گار جس کے نامہ اعمال میں کوئی نیکی نہیں ہوگی صرف اپنے مرشد

www.HaqWaliSarkar.com

کامل کی نسبت کے صدقے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے بخشے جائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔لیکن اگر روزِ محشر مجھے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہوسکی تو یہ صرف اور صرف میری حد سے تجاوز کرنے والی خطاؤں، نافرمانیوں اور گستاخیوں کے سبب ہی ہوگا کیونکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ تو اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں ہمیشہ ہماری بخشش کے لیے دعا گو رہی ہے اور آخرت تک رہے گی کہ حدیثِ مبارکہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میری اور تمہاری

مثال ایسی ہے کہ میں تم کو آگ سے بچانے کیلئے کمر سے پکڑ کر روک لیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ آگ سے بچنے کیلئے میرے پاس آؤ لیکن تم میری بات نہیں مانتے اور آگ میں گرتے جاتے ہو (مسلم)۔

اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے ساتھ محبت کی کیفیت کو قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے یوں فرمایا کہ تمہارا نبی تمہاری بھلائی اور خیر خواہی چاہنے میں بہت ہی حریص یعنی آرزومند ہیں اور وہ اپنی امت پر بہت ہی رحم فرمانے والے اور شفیق ہیں کہ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں گزرتا ہے۔تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال شفیق اور مہربان ہیں (سورۃ التوبۃ۔آیت 128)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میری حیات بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔میرے حضور میں تمہارے اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو جس کے عمل اچھے ہوتے ہیں اس پر میں اللہ سبحانہ تقدس کی حمد کرتا ہوں اور جس کے عمل بُرے ہوتے ہیں تو میں اس کے لئے استغفار کرتا ہوں (مسند بزار، مجمع الزوائد)۔

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے اللہ سبحانہ تقدس سے اور اپنے نبی اور آقا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے انتہاء محبت کرے اور حضرات اولیاء کرام اور کسی مرشدِ کامل سے اپنا تعلق رکھے اور پھر اس کیفیت پر ہر حال میں قائم رہنے کا دل میں عہد کرے اور اسی پر اپنے خاتمے کا طلب گار رہو جیسا کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس کسی میں یہ تین

www.HaqWaliSarkar.com

باتیں ہوں گی وہی ایمان کی لذت سے لطف اندوز ہوگا۔ پہلی یہ کہ اللہ سبحانہ تقدس اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے (پوری کائنات میں) سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ دوسری یہ کہ صرف اللہ سبحانہ تقدس ہی کے لیے کسی سے محبت رکھے۔ تیسری یہ کہ اسے دوبارہ کافر بننا اس قدر ناپسند ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا ناپسند ہے (بخاری)۔

اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت صرف زبان کے دعویٰ سے ہی ممکن نہیں ہے بلکہ جو لوگ صرف ایمان اور دین زبان کے دعووں تک محدود سمجھتے ہیں ان کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تین چیزیں ایسی ہیں کہ

وہ جس میں پائی جائیں گی نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں (اور وہ تین چیزیں یہ ہیں) میرے اہلِ بیت سے دشمنی رکھنا، علی (رضی اللہ عنہ) سے بغض رکھنا اور اور یہ کہنا کہ ایمان (فقط) کلام (یعنی زبانی دعویٰ کرنے) کا نام ہے (دیلمی)۔

لہٰذا اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت چار بنیادی چیزوں پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

پہلی یہ کہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق عقیدہ درست ہو کیونکہ اگر عقیدہ درست نہیں ہوگا تو کوئی بھی عمل اس کا قابل قبول نہ ہوگا کہ سب سے بنیادی چیز عقیدے کی درستگی ہے اس لیے حضرات اولیاء کرام فرماتے ہیں کہ اعمال سے زیادہ عقیدے کی اہمیت ہے کیونکہ اگر اعمال برے ہوں گے تو توبہ و استغفار سے یا بعض نیک اعمال کی وجہ سے شفاعت کے نور سے اس کے گناہوں کی بخشش ممکن ہے لیکن اگر عقیدہ میں خرابی ہوئی تو کوئی عمل قابل قبول نہ ہوگا اور بخشش کا کوئی ذریعہ نہ ہوگا۔

دوسری یہ کہ اللہ سبحانہ تقدس کے ہر حکم کی اطاعت کرے اور ہر عمل میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرے کیونکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع سے ہی اللہ سبحانہ تقدس کی محبت اور قربت حاصل ہوتی ہے اور جو اپنے نبی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع نہیں کرتا وہ اللہ سبحانہ تقدس کی محبت کا فیض حاصل نہیں کر پاتا کہ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ

(اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تم فرما دو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سبحانہ تقدس سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع (پیروی) کرو تب اللہ سبحانہ تقدس (خود بخود) تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ سبحانہ تقدس بخشنے

www.HaqWaliSarkar.com

والا مہربان ہے (سورۃ آل عمران۔ آیت 31)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو میری سنت سے محبت رکھے گا اس نے مجھ سے

محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا (ترمذی)۔

بلکہ جو لوگ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی اتباع سے بالکل منہ موڑ لیں گے تو ان لوگوں کے لیے جہنم کی وعید فرمائی گئی ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے تمام امتی جنت میں داخل ہوں گے مگر جس

نے میرا انکار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ انکار کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ ہی میرا منکر ہے (بخاری)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

چھ قسم کے لوگوں پر میں لعنت کرتا ہوں اور اللہ سبحانہ تقدس بھی

ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہے وہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان چھ لوگوں میں سے چھٹے شخص کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ شخص جو میری سنت (مطہرہ) کا تارک ہو (ترمذی، ابن حبان، حاکم)۔

تیسری یہ کہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کثرت سے ذکر کرنے والا ہو کیونکہ جو شخص جس سے محبت رکھتا ہے اسی کا کثرت سے اور اچھے سے اچھے الفاظ میں ذکر کرتا ہے لہٰذا جو شخص اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و قربت حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کثرت سے ذکر کیا کرے بلکہ ہر حال میں اور ہر وقت اس کی زبان یا پھر قلب و ذہن ذکر میں مشغول ہونا چاہیے اور بندہ مومن کی نشانی یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ وہ ہر وقت ذکر میں مشغول رہتا ہے اور منافق بھی ذکر کرتا ہے مگر بہت تھوڑا کرتا ہے اس لیے اللہ سبحانہ تقدس نے ایمان والوں کو کثرت سے ذکر کرنے کا حکم فرمایا کہ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے کہ

پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو کھڑے اور

www.HaqWaliSarkar.com

بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے (سورۃ النساء۔ آیت 103)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

کوئی چیز اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر سے بڑھ کر اللہ سبحانہ تقدس

کے عذاب سے نجات نہیں دیتی (بیہقی)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو قوم ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں نہ تو اللہ سبحانہ

تقدس کا ذکر کرے اور نہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے تو یہ مجلس ان پر حسرت کا سبب ہوگی اور اگر اللہ سبحانہ تقدس چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے (ترمذی)۔

اور چوتھی یہ کہ جس سے اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت فرماتے ہیں ان سے بھی محبت کرے اور ان کا ادب واحترام کرے کہ ملائکہ، حضرات انبیاء کرام، حضرات صحابہ کرام، حضرات اولیاء کرام، علماء حق اور نیک بندوں سے ان کے اپنے اپنے مرتبے اور مقام کے بقدر محبت اور ادب رکھے کہ اگر اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوبوں سے محبت نہیں کرے گا تو محبت الٰہی اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دولت سے محروم رہے گا اور جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کے ولیوں سے بغض وعداوت رکھے گا تو نہ صرف اللہ سبحانہ تقدس کی محبت کے فیض سے محروم رہے گا بلکہ اللہ سبحانہ تقدس اس کے خلاف اعلان جنگ فرما دیتا ہے۔ کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا

ہے کہ جو میرے کسی ولی سے عداوت (یا بغض) رکھے گا اس کے خلاف میرا اعلان جنگ ہے (بخاری)

اسی طرح حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے میرے صحابہ سے محبت کی تو میری محبت کی

وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں ستایا تو اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ سبحانہ تقدس کو تکلیف دی اور جس نے اللہ سبحانہ تقدس کو تکلیف

www.HaqWaliSarkar.com

دی تو قریب ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اس کو پکڑے (ترمذی)۔

اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام امت میں سب سے زیادہ محبت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میری امت پر واجب ہے کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا شکر ادا کرتی رہے اور ان سے محبت کرے (کنز العمال)۔

بلکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے محبت قائم رکھنا کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور ایک حدیثِ پاک میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے تو اسّی ہزار فرشتے اس شخص کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ

جس نے علی (رضی اللہ عنہ) سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے علی (رضی اللہ عنہ) سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا (حاکم)۔

اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل بیت کے متعلق ارشاد فرمایا کہ

میری محبت کے لیے میرے اہل بیت سے محبت کرو (ترمذی)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس کی قسم کہ کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا جب تک وہ ان (میرے اہل بیت) سے اللہ سبحانہ تقدس کے لیے اور میری قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے (ابن ماجہ)۔

اور پھر اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے متعلق ارشاد فرمایا کہ

فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے اس

www.HaqWaliSarkar.com

کی تکلیف میری تکلیف ہے اور جو چیز اسے اذیت دے میرے لیے بھی اذیت ناک ہے (ترمذی)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تمہارے غضب کی وجہ سے

اللہ سبحانہ تقدس غضب ناک ہوتا ہے اور تمہارے راضی ہونے کی وجہ اللہ سبحانہ تقدس راضی ہوتا ہے (حاکم)۔

اور پھر حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ

جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے

چاہیے کہ وہ ان دونوں (حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ) سے بھی محبت کرے (نسائی)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے ان دونوں (حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ) سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا (احمد)۔

اور ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

حسین (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے اور میں حسین

(رضی اللہ عنہ) سے ہوں۔ اللہ سبحانہ تقدس اس شخص کو محبوب رکھتا ہے جو حسین سے محبت رکھے (ترمذی)۔

لہٰذا ایمان کے لیے ان حضرات سے محبت کرنا بھی ضروری ہے جس سے اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت فرماتے ہیں اور جو شخص بھی اللہ سبحانہ تقدس سے محبت رکھتا ہے اس کی تعظیم ضروری ہے اور پھر خاص طور پر حضرات اولیاء کرام ہیں کہ ان کی تعظیم وعقیدت بہت ضروری ہے کیونکہ ان حضرات سے دشمنی اور بغض رکھنے والے کے خلاف اللہ سبحانہ تقدس اعلانِ جنگ فرما دیتا ہے کہ حدیثِ قدسی میں ہے کہ

جو میرے کسی ولی سے عداوت (یا بغض) رکھے گا اس کے

خلاف میرا اعلان جنگ ہے (بخاری)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اس کے علاوہ جن بے جان اشیاء سے بھی اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت فرماتے ہیں ان سے بھی عقیدت ومحبت رکھنا ضروری ہے مثلاً حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

یہ طابہ (یعنی مدینہ منورہ) ہے اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (متفق علیہ)۔

اور اللہ سبحانہ تقدس نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا کہ

اس میں کھلی نشانیاں ہیں (ان میں سے ایک) ابراہیم (علیہ السلام) کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے (سورۃ آل عمران۔ آیت 97)۔

اور پھر ایک اور جگہ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں (سورۃ البقرۃ۔ آیت 158)۔

اور پس اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں دعا ہے کہ وہ ہم سب مسلمانوں کو اپنی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت عطا فرمائے اور ان کی نسبت سے حضرات انبیاء کرام، حضرات صحابہ کرام اور حضرات اولیاء کرام سے محبت وعقیدت اور ادب واحترام کی دولت عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ سبحانہ تقدس قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ

اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا فرماؤں گا اور اگر تم نے میری ناشکری کی تو بے شک میرا عذاب بہت سخت ہے (سورۃ ابراہیم۔ آیت 7)۔

ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کی عطا کردہ ہر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی نعمت کا

www.HaqWaliSarkar.com

شکر ادا کرے کہ جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا کرتا ہے وہ اپنی ہی دنیا اور آخرت کا فائدہ کرتا ہے۔ پھر تمام دنیاوی نعمتوں سے بڑھ کر ایمان کی نعمت سب سے بڑی ہے، لہٰذا اس لیے سب سے بڑھ کر اس نعمت پر شکر ادا کرنا واجب ہے اور جتنی بڑی اور عظیم نعمت ہوگی اس پر شکر بھی اسی قدر زیادہ اور شدت کے ساتھ واجب ہوگا۔ پھر یہ ایمان کی نعمت، قرآن کی نعمت اور اللہ سبحانہ تقدس کو پہچاننے کی نعمت جس کے ذریعے سے ملی وہ سب نعمتوں سے بڑی نعمت ہے اور وہ ہمارے نبی، ہمارے پیغمبر، ایمان کی جان، صاحبِ قرآن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ

بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے ایک (عظمت والا) رسول بھیجا (سورۃ آل عمران۔ آیت 164)۔

یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا میں ہمارے درمیان تشریف لانا اللہ سبحانہ تقدس کا ہم پر سب سے بڑا احسان اور فضل ہے۔ ایک دفعہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس سے بڑا اللہ سبحانہ تقدس کا ہم پر کیا احسان ہوگا کہ آپ عرشوں پر رہنے والے، اللہ سبحانہ تقدس کے محبوب، حضرات انبیاء کرام کے سردار ہمارے درمیان یعنی انسانوں میں تشریف فرما ہیں۔ پس اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے ہمیں عطا ہونے والی سب سے بڑی نعمت و رحمت دین اسلام کی ہے اور پھر اس کے بعد سب سے بڑی نعمت و رحمت اور سب سے خاص تحفہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے تو اللہ سبحانہ تقدس کی ہر نعمت کا شکر ادا کرنے سے زیادہ اس نعمت کا شکر ادا کرنا ہر مسلمان کے لیے واجب ترین ہے بلکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس تو وہ ذاتِ اقدس ہے کہ جن کے ذریعے اور جن کے صدقے دنیا اور آخرت میں اللہ سبحانہ تقدس کی رحمتیں ہمیں عطا ہوئی ہیں اور ہوں گی لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا میں تشریف آوری جو کہ ہم پر اللہ سبحانہ تقدس کا احسانِ عظیم اور نعمتِ عظیم ہے اس پر شکر ادا کرنا ہر ایمان والے پر لازم ہے کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حضرات صحابہ کرام کے) ایک حلقے کے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے اپنے دین کی طرف جو ہماری رہنمائی کی

www.HaqWaliSarkar.com

ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے جو ہم پر احسان کیا ہے اس پر ہم اللہ سبحانہ تقدس کی حمد بیان کرنے کے لیے اور اللہ سبحانہ تقدس سے دعا کرنے کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! کیا تم لوگ صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہوئے ہو؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! ہم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم سے قسم اس لیے نہیں لی کہ میں تم پر کوئی الزم لگا رہا ہوں بلکہ ابھی حضرت جبرائیل امین میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ سبحانہ تقدس تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار فرما رہا ہے (نسائی)۔

اور کسی ایسے دن کو ہر سال اہتمام کے ساتھ منایا جائے جس دن اللہ سبحانہ تقدس نے کوئی نہایت ہی خاص انعام و اکرام فرمایا ہو تو یہ خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ یہودی یومِ عاشورہ (دس محرم) کا روزہ رکھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے اس دن روزہ رکھنے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ دن (ہمارے لیے) متبرک ہے کہ یہ وہ مبارک دن ہے جس دن اللہ سبحانہ تقدس نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی (کہ یہ ہمارا یومِ نجات ہے) پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سے زیادہ موسیٰ (علیہ السلام) کا حق دار میں ہوں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا اور (صحابہ کرام کو) اس دن روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا (بخاری)۔

یعنی دس محرم کے دن اللہ سبحانہ تقدس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم پر احسان فرمایا اور ان کو فرعون سے نجات دی تو شکرانے کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دس محرم کے دن روزہ رکھا اور یہودی بھی اسی کی تقلید میں روزہ رکھتے تھے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو بھی روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا لیکن یہودیوں کی مشابہت سے بچنے کے لیے دسویں محرم کے ساتھ نویں یا گیارہویں محرم کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا یا پھر دسویں محرم کے ساتھ نویں اور گیارہویں دونوں روزے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ لہٰذا جس دن اللہ سبحانہ تقدس نے سب سے بڑا احسان

www.HaqWaliSarkar.com

اور انعام واکرام فرمایا یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا میں تشریف آوری ہوئی تو اس دن کو سب سے زیادہ اہمیت اور خصوصیت کے ساتھ کیوں نہیں منانا چاہیے؟ لہٰذا عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانا اور اس کا اہتمام کرنا اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے عین مطابق ہے اور اس دن ذکر اذکار کی محافل کا انعقاد کرنا جس میں اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا کیا جائے اور خاص طور پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک ہو تو نہایت ہی عمدہ ترین عمل اور نیکی ہے بلکہ پورا سال اور پوری زندگی اس عمل کو دہراتے رہنا چاہیے اور میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالی شان ہے کہ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبتِ مبارکہ بلکہ حضرات اولیاء کرام کی نسبت سے بھی کسی محفل یا اجتماع کا انعقاد کرنا اللہ سبحانہ تقدس کے کرم کو مدعو کرنے کا اور خصوصی رحمت حاصل کرنے کا بہترین طریقہ ہے لیکن یہ فیوض و برکات تب حاصل ہوں گے جب شریعت کے احکامات کے مطابق ان اعمال کو ادا کیا جائے۔

یاد رکھیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد شریف کی خوشی منانے پر جو انعام واکرام اللہ سبحانہ تقدس عطا فرماتا ہے وہ بیان سے باہر ہیں کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے اہلِ خانہ میں سے کسی نے اسے بہت برے حال میں دیکھا تو اس سے پوچھا کہ کیسے ہو؟ ابولہب نے کہا میں سخت عذاب میں ہوں اور کبھی بھی اس سے چھٹکارا نہیں ملتا ہاں (اس عمل کی جزا کے طور پر) مجھے کچھ سیراب کیا جاتا ہے کہ میں نے (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں) ثویبہ کو آزاد کیا تھا (بخاری)۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عذاب میں کمی کی وجہ یہ تھی کہ پیر کے دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تھی اور ثویبہ نے ابولہب کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشخبری سنائی تو اس نے اس خوشی میں اسی وقت ثویبہ کو آزاد کر دیا جو کہ ابولہب کی لونڈی تھی۔

ابولہب جو کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچا تھا جب اس کو اس کی لونڈی ثویبہ نے آ کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کی خبر سنائی تو ابولہب نے اپنے بھتیجے یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کی خبر سنی تو بہت خوش ہوا اور اسی خوشی میں

www.HaqWaliSarkar.com

اس نے اپنی لونڈی جو کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خبر لے کر آئی اس کو آزاد کر دیا۔ لیکن ابولہب نے اسلام قبول نہ کیا اور وہ بدترین کافر تھا جس کی مذمت میں قرآنِ مجید کی سورت بھی نازل ہوئی لیکن پھر بھی اس کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی کرنے کی وجہ سے عذاب میں کمی ملتی ہے۔ اب خود سوچئے کہ جو مسلمان ہو اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہو اگر وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی پورے اخلاص اور دل کی کیفیت کے ساتھ خوشی منائے گا تو وہ کس قدر زیادہ اللہ سبحانہ تقدس کی رحمتوں کو حاصل کرے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ دنیا اور آخرت میں کامیابی پائے گا۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے میلاد شریف کے بارے میں اصل تخریج کا پتہ چلا جو صحیحین سے ثابت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود کو عاشورہ (دس محرم) کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس پر انہوں نے کہا کہ اس دن اللہ سبحانہ تقدس نے فرعون کو غرق کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی لہٰذا ہم اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجالانے کے لیے اس دن کا روزہ رکھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم موسیٰ (علیہ السلام) کے زیادہ حقدار ہیں لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی عاشورہ کے روزے کا اہتمام فرمایا اور صحابہ کرام کو بھی عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس حدیثِ پاک سے ثابت ہوا کہ کسی مقررہ دن میں اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے کسی احسان وانعام کے عطا ہونے پر یا کسی مصیبت کے ٹل جانے پر اللہ سبحانہ تقدس کا شکر بجالانا چاہیے اور ہر سال اس دن کی یاد تازہ کرنا بھی مناسب تر ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس کا شکر نماز وسجدہ، روزہ، صدقہ وتلاوتِ قرآن اور دیگر عبادات کے ذریعے بجالایا جاسکتا ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے بڑھ کر اللہ سبحانہ تقدس کی نعمتوں میں سے کون سی نعمت ہوسکتی ہے؟ لہٰذا اس لیے اس دن ضرور سجدہ شکر بجالانا چاہیے۔

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جب ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے جس کے بارے میں قرآنِ مجید میں مذمت نازل ہوئی کہ اس کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد کی رات خوشی کرنے پر یہ جزا (عذاب میں کمی) دی جاتی ہے تو اس توحید پرست مسلمان امتی کی جزا کا کیا عالم ہوگا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور لکھتے ہیں کہ ہمیشہ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، شام، یمن غرض کہ مشرق سے مغرب تک تمام لوگ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں اور جب ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہیں تو ان کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی اور ذکرِ میلاد کرنے اور سننے کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں جس

www.HaqWaliSarkar.com

سے بے پناہ اجر و کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ یہ روایت میلاد کے موقع پر خوشی منانے اور مال صدقہ کرنے والوں کے لئے دلیل اور سند ہے کہ ابولہب جس کی مذمت میں قرآنِ مجید کی سورۃ نازل ہوئی جب وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں لونڈی آزاد کر کے عذاب میں کمی حاصل کر لیتا ہے تو اس مسلمان کا کیا مقام ہوگا جس کے دل میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہو اور پھر وہ ایسے موقع پر خوشی کا اظہار کرے۔ ہاں لیکن عوام کی ایجاد کردہ بدعات مثلاً ناچ گانے یا خلافِ شرع امور سے بچنا ضروری ہے کیونکہ ان کے ذریعے انسان میلاد شریف کی برکت سے محروم ہو جاتا ہے اور لکھتے ہیں کہ ہمیشہ سے مسلمانوں کا یہ دستور رہا ہے کہ ربیع الاول کے مہینہ میں میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں اور صدقات و خیرات اور خوشی کے اظہار کا اہتمام کرتے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں اور اس موقع پر وہ ولادت باسعادت کے واقعات بھی بیان کرتے ہیں۔

امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جہاں تک میلاد شریف کے دن اعمالِ صالحہ کا تعلق ہے تو اس روز ہر وہ فعل اور عمل انجام دیا جائے جس سے اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں شکر کا اظہار ہو مثلاً تلاوتِ قرآنِ مجید، فقراء و مساکین کو کھانا کھلانا، صدقات و خیرات کرنا، محفلِ نعت کا انعقاد کرنا اور ایسے واقعات سنانا جو دلوں کو آخرت اور اعمالِ حسنہ کی طرف مائل کریں۔

امام جلال الدین کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا دن بڑا ہی مقدس، با برکت اور قابلِ تکریم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اگر ایک مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی منائے تو نجات اور سعادت حاصل کر لیتا ہے، اس لیے اس موقع پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرنا اور اپنی مالی حیثیت کے مطابق کچھ نہ کچھ اہتمام کرنا بہت ہی مناسب ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدِ گرامی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ میں ہر سال حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد شریف کے موقع پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا لیکن ایک سال مال کی تنگی کی وجہ سے کھانے کا اہتمام نہ کر سکا مگر میں نے کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد شریف کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کر دیے۔ رات کو میں نے خواب

www.HaqWaliSarkar.com

میں دیکھا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش وخرم تشریف فرما ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے دن ایک ایسی میلاد کی محفل میں شامل ہوا جس میں لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود وسلام پیش کررہے تھے اور وہ واقعات بیان کررہے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے موقع پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہوا تو اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر انوار وتجلیات کی بارش شروع ہوگئی۔ میں نے غور وخوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار ان ملائکہ کی وجہ سے ہیں جو ایسی مجالس میں شرکت کرنے والوں پر مامور کیے ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوارِ ملائکہ کے ساتھ ساتھ رحمتِ باری تعالیٰ کا نزول بھی ہورہا تھا۔

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ دنیا کے کونے کونے اور مختلف ممالک میں بسنے والے تمام اہل اسلام ہمیشہ سے ربیع الاول کے مہینے میں میلاد شریف مناتے ہیں۔ اس موقع پر وہ تمام نیک کام کرتے آئے ہیں جو خوشی، نیکی اور محبت کا مظہر ہوتے ہیں اور صدقات وخیرات کی تمام ممکنہ صورتیں بروئے کار لاتے ہیں اور میلاد شریف کے چرچے کرتے ہیں جن کی برکات ان پر ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ بعثت کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا عقیقہ خود کیا۔ میں کہتا ہوں کہ میرے لیے اس حدیث کی ایک اور اصل بھی ظاہر ہوئی ہے جسے امام بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ بعثت کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی طرف سے ایک عقیقہ خود کیا اور اس کے ساتھ یہ روایت بھی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدِ امجد حضرت عبدالمطلب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے ساتویں دن عقیقہ کیا حالانکہ عقیقہ دوبارہ نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا اس قول میں تطبیق یوں ہوگی کہ وہ عقیقہ جسے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کیا یہ اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے جہانوں کے لیے رحمت للعالمین بنا کر معبوث کرنے پر اظہارِ تشکر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لیے باعثِ شرف ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اپنی ذات پر درود وسلام بھیجا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمارے لیے یہ مستحب ہے کہ ہم اظہارِ تشکر کے طور پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے روز مسلمانوں کا اجتماعِ عام منعقد کیا کریں، کھانا کھلائیں اور اس طرح کی دیگر تقریبات کا اہتمام کریں اور

www.HaqWaliSarkar.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت پر خوشیوں کا اظہار کیا کریں۔

امام شمس الدین الجزری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور اس سے پوچھا گیا کہ تیرا کیا حال ہے؟ وہ کہنے لگا کہ آگ میں جل رہا ہوں لیکن ہر پیر کے دن میرے عذاب میں تخفیف (کمی) کر دی جاتی ہے اور انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ ہر پیر کے دن میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی نکلتا ہے جسے میں پی لیتا ہوں اور یہ عذاب کی کمی میرے لیے اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت کی خوشخبری دی۔ جب ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے کہ جس کے بارے میں قرآنِ مجید میں مذمت نازل ہوئی کہ پیر کی رات اس کے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے تو پھر اس توحید پرست امتی کا کیا حال ہوگا جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد شریف پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرے اور حسبِ طاقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی وجہ سے مال خرچ کرے۔ مجھے اپنی عمر کی قسم! بے شک اس کی جزا اللہ سبحانہ تقدس ضرور دے گا اور اپنے فضل و کرم سے اسے جنت کی نعمتوں میں داخل کرے گا۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ہمیشہ سے اہلِ اسلام حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینہ میں میلاد شریف کی محفلوں کا اہتمام کرتے آئے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں اور صدقات و خیرات کرتے ہیں، اظہارِ مسرت کرتے ہیں، نیکیوں میں کثرت کرتے ہیں اور میلاد شریف کے چرچے کیے جاتے ہیں۔ یوں ہر مسلمان میلاد شریف کی برکات سے فیض یاب ہوتا ہے۔

امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ لوگ ماہِ میلادِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اجتماعات کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور اس کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات و خیرات دیتے ہیں اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں، نیکیاں کثرت سے کرتے ہیں اور مولود شریف کے واقعات پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں اس کی خصوصی برکات اور بے پناہ فضل و کرم ان پر ظاہر ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ آج تک تمام تابعین اور ائمہ و محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اہتمام کرنا بہت ہی زیادہ باعثِ برکت اور رحمت ہے اور آئندہ سارا سال فیوض و برکات کا سبب ہوتا ہے اور اس عمل سے اللہ سبحانہ

www.HaqWaliSarkar.com

تقدس کی بے پناہ رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

پس یاد رکھیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد شریف کی خوشی منانا ایمان کا حصہ ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کی رحمتوں اور برکتوں کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ کم از کم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے مہینے میں اور پھر خاص طور پر ولادتِ باسعادت کے دن یعنی بارہ ربیع الاول کو اس کا خاص طور پر اہتمام کرنا بہت ہی زیادہ باعثِ برکت ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک سنیں اور سنائیں، نعت خوانی کا اہتمام ہو، زیادہ سے زیادہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ مبارکہ کا ذکر کریں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و کردار اور اخلاق اور شان و عظمت اور ادب و احترام کا تذکرہ کریں اور حضرات صحابہ کرام اور حضرات اولیاء کرام کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کے واقعات کا ذکر کریں اور سنیں اور اس کے علاوہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ کھانا کھلائیں۔ لیکن یہ بات بھی یاد رکھیں کہ میلاد شریف کی رحمتیں اور برکتیں تب حاصل ہوں گی جب کوئی خلاف شرع عمل نہیں کیا جائے گا اور اگر میلاد النبی کی خوشی میں کوئی ایسا عمل کریں گے جو کہ خلاف شرع ہے تو میلاد شریف کی برکتوں اور رحمتوں سے محروم ہو جائیں گے لہٰذا عوام الناس کو بھی چاہیے کہ ایسی محفلوں یا اجتماع میں جانے سے مکمل طور پر گریز کریں جن میں کوئی خلافِ شرع عمل کیا جاتا ہو۔

اس ضمن میں ہم گھر میں ایک محفل پاک کا اہتمام بھی کر سکتے ہیں جو کہ بہت ہی اچھا اور باعثِ برکت ہے کہ جن میں یہ تمام امور اکٹھے ادا ہو سکتے ہیں اور اس سے گھر کو بھی برکت حاصل ہو گی اور پھر اس کے علاوہ ایسی محفلوں میں زیادہ سے زیادہ شامل ہونے کی کوشش بھی کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ اگر کوئی شخص عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی میں محافل اور صدقہ و خیرات کے علاوہ مساجد، گھر یا بازار کی سجاوٹ کا اہتمام کرتا ہے تو یہ بھی ایک اچھا عمل ہے اور فیوض و برکات کا سبب ہے لیکن اس میں دو باتوں کا خاص دھیان رکھیں کہ اگر آپ لائیٹنگ کا اہتمام کر رہے ہیں تو اس میں خاص طور پر خیال رکھیں کہ اس کا کنکشن آپ کے یا لوگوں کے گھر سے یعنی میٹر سے ہو جس کا بل آتا ہو اور اگر آپ براہ راست بجلی کی تاروں سے لائیٹنگ کرتے ہیں یعنی بجلی چوری کرتے ہیں تو اس سے بہتر ہے آپ لائیٹنگ نہ کریں کیونکہ ایسا کرنا نیکی کی بجائے گناہ کا باعث ہو گا۔

اس کے علاوہ اس موقع پر مختلف چیزوں سے سجاوٹ وغیرہ کا بھی اہتمام کر سکتے ہیں اور جھنڈے اور جھنڈیاں بھی

www.HaqWaliSarkar.com

لگا سکتے ہیں لیکن اس میں بھی یہ بات یاد رکھیں کہ عید میلاد النبی ﷺ گزرنے کے بعد اس سجاوٹ کے تمام تر سامان کو اتار کر سنبھالنے والا سامان کو سنبھال کر رکھیں تا کہ اگلے سال پھر کام آسکے اور نہ سنبھالنے والا سامان اکٹھا کر کے دریا یا پانی وغیرہ میں بہا دیں یا جلا کر خاک مٹی میں دفن کر دیں یا پانی میں بہا دیں۔ اکثر ایسی جھنڈیاں بھی جن پر خانہ کعبہ، مسجد نبوی یا نعلین پاک یا کوئی تحریر لکھی ہوتی ہے ان کو اتار کر سنبھالا نہیں جاتا یا پھر بہایا نہیں جاتا جس کی وجہ سے وہ آہستہ آہستہ بوسیدہ ہو کر زمین پر گرتی ہیں اور بے ادبی کا باعث بنتی ہیں لہٰذا سجاوٹ کے اہتمام کے ساتھ ساتھ بعد میں ان کو سنبھالنے کا اہتمام بھی جوش و خروش سے ہونا چاہیے تا کہ بے ادبی سے محفوظ رہ سکیں۔ اس کے علاوہ ان موقعوں پر فضول اور غیر شرعی امور سے اجتناب اور پرہیز کرنا چاہیے اور جو پہاڑیاں وغیرہ بنانے کا رواج ہے اس سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

اس کے علاوہ ہر ایمان والے پر یہ بات واجب ہے کہ وہ تمام انسانوں کو حضورِ اقدس ﷺ کے اعلیٰ ترین کردار و اخلاق اور آپ ﷺ کی شان و عظمت اور عشق و ادب سے روشناس کروائے اور کم از کم پوری کوشش اور قوت سے اپنے قریبی ملنے جلنے والوں کو اور خاص طور پر اپنی نسل کو ان باتوں کی تعلیم و تربیت دے۔ اللہ سبحانہ تقدس قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو (سورۃ الضحیٰ۔ آیت 11)۔

اور میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالی شان ہے کہ

حضورِ اقدس ﷺ کے سب امتیوں پر واجب ہے کہ وہ تمام دنیا کو آپ ﷺ کی ذاتِ عالی سے روشناس کروائیں اور آپ ﷺ کی شان سے آگاہ کریں کہ بلا شک و شبہ سب انسانوں سے افضل اور کامل ترین شخصیت آپ ﷺ کی ہی ہے اور جس نے آپ ﷺ کی زندگی کا مطالعہ نہیں کیا، آپ ﷺ کی پیروی کی کوشش نہیں کی اور آپ ﷺ سے محبت اور تعلق نہ رکھا وہ محروم رہا خواہ اس نے باقی علوم پر عبور حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہو۔

اور خاص طور پر اس موقع پر لوگوں کے دلوں میں اس بات کا احساس اور شکر پیدا کرنے کی زیادہ کوشش کرنی چاہیے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے ہمیں حضورِ اقدس ﷺ کی امت میں پیدا فرما کر ہم پر سب سے بڑا احسان اور فضل و کرم

www.HaqWaliSarkar.com

فرمایا ہے اور لوگوں کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ پر استقامت کے ساتھ عمل کرنے کی اور درود شریف پابندی سے پڑھنے کی خاص ترغیب دینی چاہیے کہ میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالی شان ہے کہ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

امتی ہونا بہت ہی اونچا مقام ہے اور جس شخص نے یہی بات سمجھ لی تو وہ خوش قسمت ہے اور جس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کی قدر نہ کی وہ بدقسمت ہے اور آج کے دور میں سنتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کشتی نوح ہے، خود بھی اس میں سوار ہو جاؤ اور اپنے متعلقین کو بھی سوار کر لو۔

قصہ مختصر کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا میں تشریف آوری اللہ سبحانہ تقدس کی سب سے بڑی نعمت ہے لہٰذا میلادِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانا اللہ سبحانہ تقدس کی خاص رحمت اور بخشش حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس ہم سب کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و ادب اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرنے اور سننے کی توفیق عطا فرمائے اور میلادِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ محافل کا اہتمام کرنے کی اور اس میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سنتِ مطہرہ

اپنے ہر عمل کو یعنی عبادت کرنا، لوگوں سے اچھا سلوک رکھنا، حقوق العباد کا خیال رکھنا، مال کمانا اور خرچ کرنا اور حتیٰ کہ روزمرہ کے دنیاوی کاموں کو بھی اللہ سبحانہ تقدس کا حکم سمجھ کر کرنا چاہیے مثلاً اگر آپ نے کھانا پینا بھی ہے تو نیت یہ ہو کہ اللہ سبحانہ تقدس کا قرآنِ پاک میں حکم ہے کہ کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی مت کرو، لہٰذا میں اس لئے کھا پی رہا ہوں کہ یہ میرے اللہ سبحانہ تقدس کا حکم ہے، اگر سونا ہے تو یہ نیت ہو کہ میں اس لئے سو رہا ہوں کہ یہ میرے اللہ سبحانہ تقدس کا حکم ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے نیند سونے کیلئے عطا فرمائی ہے حتیٰ کہ اگر آپ نکاح کرتے ہیں تو اس کا مقصد صرف جنسی خواہش کی تکمیل نہ ہو بلکہ اللہ سبحانہ تقدس کا حکم ہو کہ اپنے ایمان اور اپنی نظر اور شرمگاہ کی حفاظت کے لیے نکاح کریں۔

اس کے علاوہ زندگی کے تمام اعمال کو کرنے کیلئے جو دوسری اہم ضروری بات ہے وہ یہ کہ ان اعمال کو کیسے اور کس

www.HaqWaliSarkar.com

طریقے سے ادا کیا جائے؟ مثلاً کھانا کھانے کا حکم تو رب کی طرف سے ہو گیا مگر کھانا کس طریقے سے کھانا ہے؟ تو یاد رکھیں کہ اللہ سبحانہ تقدس کو پوری کائنات میں صرف اور صرف اپنے محبوب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ مبارک پسند ہے اور اللہ سبحانہ تقدس صرف اسی بندے کو پسند فرماتا ہے جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ مبارک اپنائے۔ اس لیے قرآنِ پاک میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! تم فرما دو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ آل عمران۔ آیت 31)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو میری سنت سے محبت رکھے گا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا (ترمذی)۔

اور اللہ سبحانہ تقدس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت ارشاد فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی اللہ سبحانہ تقدس کی نافرمانی ہے۔ قرآنِ پاک میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

جو رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرتا ہے تو اس نے اللہ سبحان تقدس کی اطاعت کی (سورۃ النساء۔ آیت 80)۔

اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ سبحانہ تقدس کی نافرمانی کی (حاکم)۔

لہٰذا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طریقے سے کھانا تناول فرماتے تھے اسی طریقے کے مطابق کھانا کھائیں جس کو ہم سنت طریقہ کہتے ہیں۔ پس جو عمل بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مبارکہ کے مطابق کریں گے مثلاً عبادات کرنا، مال کمانا اور خرچ کرنا، شادی کرنا، لوگوں سے تعلقات رکھنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، چلنا پھرنا، آنا جانا، اٹھنا بیٹھنا، بننا سنورنا

www.HaqWaliSarkar.com

وغیرہ تو وہ عمل اللہ سبحانہ تقدس کو بے حد محبوب ہوگا اور جو عمل حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنت طریقے کے مطابق نہیں ہوگا وہ عمل رب کو پسند نہیں آئے گا۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد کچھ دیر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں سو جائے یا آرام کرے جس کو قیلولہ کہتے ہیں کہ یہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے تو وہ اس شخص سے بہت افضل ہے جو نفلی نماز ادا کر رہا ہو۔ لہٰذا ہر عمل اللہ سبحانہ تقدس کا حکم سمجھ کر اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مبارکہ کے مطابق کریں گے تو آپ کا ہر عمل عبادت اور اطاعت میں شمار ہوگا اور آپ کیلئے بے پناہ نیکیوں اور درجات کی بلندی کا سبب ہوگا۔

لیکن افسوس کی بات ہے کہ آج مسلمانوں کا ایک گروہ سب سے اچھے اور عمدہ ترین طریقوں یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مبارکہ کی بجائے غیر مسلموں کے طریقوں اور ان کی تقلید کو پسند کرتا ہے اور ان کی پسندیدگی اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ وہ یہ بھی سوچ نہیں پاتے کہ اس پر عمل کر کے ہم کس قدر بے حیائی، بداخلاقی، غیر مہذبانہ اور برائی کی راہ پر چل رہے ہیں اور اپنے معاشرے، اپنے ملک، اپنے خاندان، اپنی اولاد اور اپنی ازدواجی زندگی کو کس قدر تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ اگر غیر مسلموں کی تقلید کے جنون کو کچھ دیر بھلا کر سوچیں گے تو بڑے آرام سے سمجھ آ جائے گا کہ ہم اپنے دین اور دنیا اور اپنی نسلوں کو کس قدر تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ پس جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کی بجائے غیر مسلموں کے طریقوں کو پسند کرتا ہے وہ جاہل، اندھا اور بے وقوف ہے اور خطرہ ہے کہ روزِ حشر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے بھی محروم رہ جائے کیونکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو شخص جس قوم سے مشابہت کرے گا تو وہ (آخرت میں) ان ہی میں سے ہوگا (ابوداؤد)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے تمام امتی جنت میں داخل ہوں گے مگر (وہ نہیں) جس نے میرا انکار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ انکار کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہی میرا منکر ہے (بخاری)۔

www.HaqWaliSarkar.com

تو جان لیں کہ اگر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے امیدوار ہیں تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ پر عمل کرنے کی کوشش کریں کہ جو شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مبارکہ پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس گناہ گار کو اللہ سبحانہ تقدس کے فضل سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت ضرور نصیب ہو گی لیکن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی امید دل میں رکھ کر جان بوجھ کر اعمال یا سنت سے منہ موڑ لینا بالکل بھی مناسب نہیں ہے کہ ہم کہیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے محروم نہ رہ جائیں کہ نفس و شیطان انسان کو گمراہی کی طرف رغبت دلاتا ہے کہ یہ اس طرح ہے کہ انسان نماز کے لیے کھڑا ہو اور پھر نماز میں کچھ بھی نہ پڑھے اور ادھر اُدھر دیکھتا رہے بلکہ عجیب و غریب حرکتیں کرے اور ارکان بھی ٹھیک طرح ادا نہ کرے اور پھر یہ گمان رکھے کہ اللہ سبحانہ تقدس کریم اور رحیم ہے میری نماز کو ضرور قبول فرمائے گا تو یہ بہت بے وقوفی کی بات ہے بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ اپنی طرف سے نماز کو پوری توجہ اور یکسوئی سے ادا کرنے کی کوشش کرے اور اس کے آداب و ارکان کا بھی دھیان رکھے اور پھر گمان رکھے کہ میری یہ ٹوٹی پھوٹی نماز قابل قبول تو نہیں ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں التجا کرے کہ تو اپنے فضل اور کرم سے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور نسبت کے صدقے میری اس نماز کو اپنی پاک بارگاہ میں قبولیت کا شرف عطا فرما۔

اس کے علاوہ شفاعت کی دولت ان کو ملے گی جو حالتِ ایمان میں ہوں گے چاہے وہ گناہ گار ہوں گے اور جو ایمان سے بالکل خالی ہوں گے خطرہ ہے کہ وہ شفاعت کی دولت سے محروم رہ جائیں کہ حدیثِ پاک کے مطابق اللہ سبحانہ تقدس اپنے محبوب بندوں کے عرض کرنے پر فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے انہیں بھی جہنم سے نکال لاؤ اور ان کی شفاعت سے جنت میں داخل فرما دے گا اور پھر آخری جماعت وہ ہو گی کہ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر بھی ایمان ہے اور تم اسے جانتے ہو اور وہ تمہیں جانتا ہے اسے بھی جہنم سے لے آؤ اور ان کی شفاعت قبول فرمائے گا اور ایمان کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ انسان کم از کم برائی کو برائی اور اچھائی کو اچھائی سمجھے یعنی چاہے وہ گناہ کر رہا ہے لیکن اس کا دل و دماغ یہ بات جانتا ہو کہ یہ برائی اور گناہ ہے لیکن جب انسان گناہ کو گناہ اور نیکی کو نیکی بھی نہیں سمجھتا تو وہ ایمان سے خالی ہو جاتا ہے اور ایسے لوگوں کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ باقی اللہ سبحانہ تقدس مالک و مختار ہے کہ جس کو چاہے بخشے اور جس کو چاہے نہ بخشے۔

www.HaqWaliSarkar.com

آج کے دور میں تو بعض مسلمانوں کا یہ حال بھی ہو چکا ہے کہ وہ دین کا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنت طریقوں کا مذاق اُڑاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کا جان بوجھ کر مذاق اڑاتا ہے وہ درحقیقت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑاتا ہے ہاں اگر بے علمی میں کرتا ہے تو ایک الگ بات ہے کیونکہ کسی چیز کی بد تعریفی کرنا اس کو بنانے والے کی بدتعریفی کرنا ہوتا ہے، کسی کھانے کو بدذائقہ کہنے والا درحقیقت کھانا پکانے والے کی بد تعریفی کر رہا ہوتا ہے اور اگر کھانے کی تعریفیں کرتے جائیں تو کھانا پکانے والا خود بخود خوش ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ کھانے کی یہ تعریف درحقیقت میری ہی تعریف ہے۔ اس لئے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو میری سنت سے محبت رکھتا ہے وہ درحقیقت مجھ سے محبت رکھتا ہے اور مزید ارشاد فرمایا کہ جس نے میری سنت کو چھوڑ دیا وہ میرا منکر ہے۔ پس اسی طرح جو شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کو جان بوجھ کر اہمیت نہیں دیتا، وہ درحقیقت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہمیت نہیں دیتا، جو شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کو جان بوجھ کر برا سمجھتا ہے وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا سمجھتا ہے اور جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کا جان بوجھ کر مذاق اڑاتا ہے وہ درحقیقت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑاتا ہے تو پھر جو شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ پر عمل کرنے والے انسان کا صرف اس وجہ سے مذاق اڑائے یا کوئی ہلکی بات کہے کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ پر عمل کر رہا ہے تو درحقیقت اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے متعلق ایسی بات کر رہا ہے اور خود سوچیں کہ جو اللہ سبحانہ تقدس کے بعد کائنات کی سب سے اعلیٰ اور افضل ہستی اور اللہ سبحانہ تقدس کے محبوب بلکہ وجہِ کائنات کے سنت طریقے کے متعلق نازیبا بات کہے تو کیا وہ بندہ ذرہ برابر بھی اللہ سبحانہ تقدس کو پسند آئے گا؟ بالکل نہیں بلکہ وہ بدبخت ترین اور بدترین انسان ہے کیونکہ تمام کے تمام دین کی بنیاد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، اتباع اور تعظیم وتوقیر پر ہے۔ لہٰذا ایسے لوگوں کو فوراً اللہ سبحانہ تقدس کے حضور توبہ کرنی چاہیے اور اگر آئندہ سے خود سنتِ مطہرہ پر عمل نہیں بھی کر سکتے تو کم از کم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کا احترام اپنے دل میں ضرور پیدا کریں اور سنت پر عمل کرنے والے کو اچھا خیال کریں کہ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

بے شک رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حیات

(سنت) مبارکہ (میں) تمہارے لئے بہترین نمونہ (عمل موجود) ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور آخرت کی امید رکھتا

www.HaqWaliSarkar.com

ہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہو (سورۃ الاحزاب۔ آیت 21)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اس بات کا اتنا خیال رکھا کہ کسی بھی عمل میں ہماری مشابہت غیر مسلموں سے نہ ہو، حتیٰ کہ نیکی کے کاموں میں بھی اس بات کا اہتمام فرمایا۔ مثلاً پہلے جب سر میں کنگھی کی جاتی تھی تو ایک طرف سے مانگ نکالی جاتی تھی لیکن جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ یہود کا یہ طریقہ ہے کہ اسی طرح کنگھی کرتے ہیں تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ان کی طرح کنگھی نہیں کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم درمیان سے مانگ نکالیں گے۔ اسی طرح دسویں محرم کا روزہ یہودی رکھا کرتے تھے کیونکہ اس روز اللہ سبحانہ تقدس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو فرعون سے نجات عطا فرمائی کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ یہودی یومِ عاشورہ (دس محرم) کا روزہ رکھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے اس دن روزہ رکھنے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ دن (ہمارے لیے) متبرک ہے کہ یہ وہ مبارک دن ہے جس دن اللہ سبحانہ تقدس نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی (کہ یہ ہمارا یومِ نجات ہے) پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سے زیادہ موسیٰ (علیہ السلام) کا حق دار میں ہوں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا اور (صحابہ کرام کو) اس دن روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا (بخاری)۔

لیکن صرف یہودیوں کی مشابہت سے بچنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم ایک روزہ نہیں رکھیں گے اور دسویں محرم کا ایک روزہ رکھنے سے منع فرمایا حالانکہ یہ نیکی کا کام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم تین یعنی نویں، دسویں اور گیارھویں کا روزہ رکھیں گے یا کم از کم دو روزے نویں دسویں یا دسویں گیارھویں کا روزہ رکھیں گے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اس بات کا اتنا اہتمام کیا کہ نیکی کے کام میں بھی ہماری مشابہت غیر مسلموں سے نہ ہو کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو شخص ہمارے غیر کے ساتھ مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں لہٰذا یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت نہ کرو (ترمذی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے علاوہ کسی کی مشابہت اختیار کرے تو تم لوگ یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت نہ کرو (المعجم الاوسط)۔

لیکن آج ہم مسلمان زندگی کے ایک ایک کام میں چاہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کو چھوڑ کر صرف اور صرف غیر مسلموں کی پیروی کی جائے یا اپنی مرضی کے مطابق اس عمل کو کیا جائے چاہے وہ گھٹیا سے گھٹیا ترین کام ہوں یا مشکل سے مشکل اور نقصانات دینے والے اور زندگی اور نسلیں برباد کرنے والے کام ہوں۔ اسی کیفیت کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میری امت پر ایک زمانہ ایسا ضرور آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا، بالکل ہو بہو ایک دوسرے کے مطابق (یعنی میری امت بنی اسرائیل کی پیروی کرے گی) یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سے کسی نے اپنی ماں سے اعلانیہ بدفعلی کی ہوگی تو میری امت میں ضرور کوئی ہوگا جو ایسا فعل کرے گا (ترمذی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

چھ قسم کے لوگوں پر میں لعنت کرتا ہوں اور اللہ سبحانہ تقدس بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہے اور وہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان چھ لوگوں میں سے چھٹے شخص کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ شخص جو میری سنت (مطہرہ) کا تارک ہو (ترمذی، ابن حبان، حاکم)۔

یاد رکھیں کہ یہود و نصاریٰ کا سب سے بڑا مشن مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنا ہے اور اس لیے وہ مسلمانوں کو بے حیائی، فحاشی، فیشن، عریانیت، غیر اسلامی کلچر اور غیر اسلامی تعلیمی نظام وغیرہ جیسی چیزوں کی طرف لانے کی بھرپور کوشش میں مصروف ہیں اور مسلمانوں کے دلوں سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو نکالنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور جس کے دل سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کم ہونا شروع ہو جاتی ہے وہ یہود و نصاریٰ کے بنائے ہوئے اس طرزِ زندگی کو اپنانا شروع کر دیتا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو یہود و نصاریٰ اور کفار اپنے اس مشن میں کافی حد تک کامیاب بھی ہو رہے ہیں

www.HaqWaliSarkar.com

کہ آج مسلمانوں کا ایک بڑا گروہ دنیا کی محبت میں ڈوب کر یہود و نصاریٰ اور کفار کی باتوں اور طریقوں پر عمل کرنا اچھا خیال کرتا ہے اور دین کے احکامات اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ پر عمل کرنا ان کو ایک مصیبت لگتا ہے اور بعض تو ان سے متنفر بھی نظر آتے ہیں اور بعض کے نزدیک تو دین صرف ایک مذاق اور جاہلانہ طرزِ زندگی ہے (نعوذ باللہ)۔

لہٰذا ہمیں اس بات کا خاص الخاص اہتمام کرنا چاہیے کہ اپنی زندگی کے ہر عمل میں غیر مسلموں کے طریقوں پہ چلنے کی بجائے اپنے آقا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ پر چلنے کی کوشش کریں کہ جو ایسا کرتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس سے محبت فرماتا ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس ہم سب کو اور تا قیامت ہماری نسلوں کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور سنتِ مطہرہ سے محبت عطا فرمائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عشق و ادب عطا فرمائے۔ آمین!

دنیادار پیر

اللہ سبحانہ تقدس نے حدیثِ قدسی میں ارشاد فرمایا کہ

جو میرے ولی سے عداوت (یا بغض) رکھے گا تو اس کے

خلاف میرا اعلانِ جنگ ہے (بخاری)۔

ہر مذہب میں دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں، ایک تو وہ جو اس مذہب کا درست علم رکھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں اور ایک طبقہ وہ ہوتا ہے جو بے علم اور جاہل ہوتا ہے۔ کبھی بھی جاہل لوگوں کے عقائد و اعمال کی وجہ سے اس مذہب یا گروہ کو غلط نہیں کہہ سکتے مثلاً ایک شخص کہے کہ میں ایک مسلمان ہوں اور وہ زنا کرتا ہو، بے حیائی کو درست خیال کرتا ہو اور شریعت پر عمل نہ کرتا ہو تو اس کو دیکھ کر آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ مذہبِ اسلام غلط ہو گیا بلکہ تنقید اس شخص پر ہو گی جو یہ عمل کرنے والا ہو گا کہ وہ جاہل، بے وقوف اور قابلِ سزا ہے۔ اس کی وجہ سے وہ جس مذہب پر ہے اس کو غلط کہنے والا دراصل خود ہی بے وقوف اور جاہل ہے کیونکہ اس مذہب کے صحیح اور غلط ہونے کا فیصلہ اس شخص کے نہیں بلکہ مذہب کے عقائد سے ہوتا ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

بعض لوگ اسی طریقہ پر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں مثلاً کسی شخص کو بے عمل عالمِ دین یا شریعت کے خلاف چلنے والے کسی جھوٹے پیر یا کسی بے وقوف جاہل مرید کے متعلق باتیں بتا کر یا اسے دکھا کر لوگوں کا ذہن حضرات اولیاء کرام سے گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ بات تو تب درست ہو کہ تمام حضرات اولیاء کرام اور حضرات اولیاء کرام کو ماننے والے علماء کرام ان غلط عقائد و اعمال اور اس پر عمل کرنے والے ان غلط لوگوں کو درست مانتے ہوں لیکن دیکھیں کہ علماء کرام اور حضرات اولیاء کرام خود ایسے لوگوں کو گمراہ جانتے ہیں بلکہ لوگوں کو ایسے گمراہ لوگوں سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمانِ عالی شان ہے کہ

اگر کوئی شخص جو ولایت کے فیض کا دعویٰ کرتا ہو،

آپ کو کرامات دکھائے حتیٰ کہ ہوا میں اُڑ کر بھی دکھا دے لیکن اگر وہ شریعت کے احکامات کے خلاف چلتا ہے تو اس شخص سے بچو بلکہ اگر ممکن ہو تو اس شخص کے شہر سے بھی باہر نکل جاؤ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کو دیکھ دیکھ کر تمہارے دل میں اس کی محبت پیدا ہو جائے اور پھر اس کی پیروی میں تم بھی شریعت پر عمل کرنا چھوڑ دو اور اگر کسی بزرگ کی باتوں کی سمجھ نہ آئے تو پھر نہ اس کی پیروی کرو اور نہ اس سے بغض و اختلاف رکھو بلکہ اس کو چھوڑ کر کسی دوسرے صاحبِ شریعت و طریقت بزرگ کی قربت اور صحبت میں چلے جاؤ۔

جان لیں کہ اللہ سبحانہ تقدس کے ولیوں کی محبت اور ان کا ادب ایمان کا حصہ ہے اور ان سے بغض و دشمنی ایمان کی بربادی کا باعث ہے کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس اس کے خلاف اعلانِ جنگ فرما دیتا ہے۔ لہٰذا جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے حضرات اولیاء کرام سے محبت رکھتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس سے محبت فرماتا ہے، جو حضرات اولیاء کرام کا ادب و احترام کرتا ہے اور ان کی شان و عظمت کو مانتا ہے اس پر اللہ سبحانہ تقدس کی خاص رحمت اور فضل ہوتا ہے بلکہ حضرات اولیاء کرام کے پاس اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے عقیدت و محبت سے بیٹھنا بھی باعثِ رحمت ہے اور گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔ اسی لیے قرآنِ پاک میں اللہ سبحانہ تقدس نے حکم فرمایا کہ

اور اپنے آپ کو رو کے رہو ان لوگوں کے ساتھ جو صبح و شام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں اور اپنی آنکھوں کو ان سے مت پھیریئے (سورۃ کہف۔ آیت 28)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ وہ ذاکرین ایسے ہم نشین ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا کبھی بد بخت و محروم نہیں رہتا (بخاری)۔

اور مزید ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ سبحانہ تقدس یاد آئے (ابن ماجہ)۔

اللہ سبحانہ تقدس کے لئے کسی سے محبت کرنا جو کہ اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک محبوب ترین عملوں میں سے ہے وہ انہی حضرات اولیاء کرام کی محبت ہے کیونکہ ظاہری بات ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کیلئے کسی دنیا سے محبت کرنے والے یا بے حیا اور حرام کھانے والے یا لوگوں پر ظلم کرنے والے یا برائی پھیلانے والے سے محبت نہیں ہوسکتی اور بلکہ محبت تو دور کی بات ہے حدیثِ پاک کے مطابق جو کسی گناہ گار اور دنیا سے محبت کرنے والے کی معمولی تعریف بھی کردے تو اللہ سبحانہ تقدس اس قدر غضب ناک ہوتا ہے کہ عرش کانپ اٹھتا ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس کو سب سے زیادہ پیارا عمل اللہ سبحانہ تقدس کے لیے محبت رکھنا اور اللہ سبحانہ تقدس کے لیے بغض رکھنا ہے (احمد)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

بہترین عمل اللہ سبحانہ تقدس کے لیے محبت اور اللہ سبحانہ تقدس کے لیے عداوت ہے (ابوداؤد)۔

اور مزید ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو کسی سے اللہ سبحانہ تقدس کے لیے محبت رکھے اور اللہ سبحانہ تقدس کے لیے دشمنی رکھے اور اللہ سبحانہ تقدس کے لیے دے اور اللہ سبحانہ تقدس کے لیے منع کرے تو اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا (ابوداؤد)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اور مزید ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ جو لوگ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں ان کے لیے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے اور انبیاء وشہدا ان پر غبطہ (رشک) کریں گے (ترمذی)۔

لیکن یہ بھی نہایت تلخ حقیقت ہے کہ ہمارے معاشرے میں بے شمار افراد ایسے ہیں جو کہ دنیا دار یا بدکردار ہونے کے باوجود خود کو پیر کا نام دے کر معاشرے کو اور لوگوں کے ایمان کو تباہ و برباد کرنے کے درپے ہیں اور ایسے لوگ دین کے سب سے بڑے مجرم اور گناہ گار ہیں۔

میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمانِ عالی شان ہے کہ

جو چیز بازار میں سب سے اعلیٰ قسم کی اور سب سے قیمتی ہوتی ہے لوگ ہمیشہ اسی چیز کی نقل بنا کر بازار میں فروخت کرتے ہیں اور لوگ کبھی بھی ہلکی یا گھٹیا چیز کی نقل نہیں بناتے۔ اسی طرح معاشرے میں سب سے اعلیٰ ترین افراد حضرات اولیاء کرام اور علماء حق ہوتے ہیں لہٰذا دنیا میں لوگ سب سے زیادہ انہی کی نقل کرتے ہیں اور ناقص اور گھٹیا افراد ان حضرات کا بھیس اور نام اختیار کر کے اور ان حضرات کی نقالی کر کے خود کو معاشرے کے سامنے پیش کرتے ہیں حالانکہ ان میں سے زیادہ تر افراد ایسے ہوتے ہیں جو کہ معاشرے میں رہنے والے عام دنیادار اور فاسق وفاجر مسلمان سے بھی ہزاروں گنا زیادہ گھٹیا اور بدکردار ہوتے ہیں۔

پس یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ معاشرے میں جن لوگوں کی سب سے زیادہ نقل کی جاتی ہے وہ پیر صاحبان اور علماء کرام ہیں لہٰذا عوام کو چاہیے کہ معاشرے میں موجود ان افراد کو دیکھ کر جو کہ فاسق وفاجر ہونے کے باوجود خود کو پیر یا عالمِ دین کے نام سے متعارف کرواتے ہیں صاحبِ فیض پیر صاحبان اور باعمل علماء کرام سے بدظن اور متنفر نہ ہوں بلکہ معاشرے میں موجود صاحبِ فیض پیر صاحبان اور باعمل علماء کرام کو تلاش کریں اور خود بھی ان کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوں اور دوسرے لوگوں کو بھی ان کی طرف راغب کرنے کی کوشش کریں۔ جس طرح دنیا میں کوئی بہت قیمتی یا خاص چیز خریدنی ہو تو بہت سی دکانوں بلکہ کئی دن کافی جگہوں پر چھان بین کی جاتی ہے اور پھر بڑی احتیاط اور دیکھ بھال

www.HaqWaliSarkar.com

اورسوچ بچار کراس کوخریدتے ہیں تواسی طرح زندگی میں کسی مرشد کامل سے نسبت پیدا کرنا یا کسی عالم دین سے مستفیض ہونا زندگی کا اہم ترین فیصلہ ہے لہٰذا اس کے لیے بہت احتیاط کی ضرورت ہے اور بہت گھومنے پھرنے اور تلاش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ صرف حضرات اولیاء کرام اور علماء حق سے ہی آپ کا رابطہ ہو اور دنیادار اور فاسق وفاجر پیر اور عالم کہلانے والے لوگوں کے شر اور مکر سے بچ سکیں اور لوگوں کو بھی بچا سکیں۔

اگر ہم اپنے معاشرے میں چاروں اطراف نظر دوڑائیں تو یہ بات بڑی واضح طور پر دکھائی دیتی ہے کہ ہمارے معاشرے میں نام نہاد اور دنیادار اور بدکردار پیر اور مولوی کہلانے والوں کی بھرمار ہے جس کی وجہ سے عوام الناس دین سے اور پیر صاحبان اور علماء کرام سے بیزار ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ یہ برائی دیگر برائیوں کی طرح ہر دور میں موجود رہی ہے لیکن جس طرح اس دور میں تمام برائیاں اس عروج پر پہنچ رہی ہیں جہاں تک پہلے ادوار میں نہیں تھیں اسی طرح دنیادار اور بدکردار افراد کا پیر اور مولوی بن کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی برائی بھی اس دور میں بہت عروج پر ہے اور یہ بدترین فتنوں میں سے سب سے بدترین فتنہ ہے کیونکہ ان کی وجہ سے امت مسلمہ کی ایک بہت ہی بڑی تعداد دین حق سے بیزار ہو رہی ہے اور وہ مختلف قسم کے گمراہ عقیدوں کے پیروکار بنتے جا رہے ہیں۔

شیطان کا طریقہ کار بھی یہی ہے کہ جو عمل سب سے اہم اور خاص ہوتا ہے اس عمل کو برباد کرنے کے لیے شیطان سب سے زیادہ زور لگاتا ہے مثلاً نماز اور دیگر فرائض جو کہ دین کی بنیاد ہیں شیطان سب سے زیادہ اس سے روکنے کی کوشش کرتا ہے اور جو نیک اعمال کرتے ہیں ان کو تکبر اور ریاکاری میں مبتلا کر کے سارے اعمال ضائع کروا دیتا ہے اسی طرح شیطان کا سب سے زیادہ اہم مشن یہی ہے کہ معاشرے میں دنیادار اور بدکردار پیر اور مولوی کہلانے والے لوگوں کو تیار کرے یا جو صاحب فیض پیر صاحبان ہیں یا باعمل علماء کرام ہیں ان کو گمراہ کر کے دنیادار اور بدکردار بنا دے۔

لہٰذا عوام الناس کو چاہیے کہ معاشرے میں موجود دنیادار اور بدکردار پیر اور مولوی دیکھ کر حضرات اولیاء کرام اور علماء حق سے بیزار ہونے کی بجائے اور اپنے علاوہ دیگر لوگوں کی گمراہی کا باعث بننے کی بجائے اس فتنے کو معاشرے سے ختم کرنے کی کوشش کر کے دین کی خدمت میں اپنا حصہ ڈالیں اور معاشرے میں موجود حضرات اولیاء کرام اور علماء حق کو تلاش کریں اور ان کو معاشرے میں موجود لوگوں سے متعارف کروائیں جن کی تعداد لازمی طور پر ان دنیادار اور بدکردار

www.HaqWaliSarkar.com

پیر اور مولوی کہلانے والوں سے بہت ہی کم ہوگی۔

اس خانقاہی نظام میں ایک اور غلطی عمومی طور پر نظر آتی ہے کہ وہ صاحبزادے کا سجادہ نشین ہونا ہے کہ جو پیر صاحبان صاحبِ فیض اور متقی و پرہیز گار ہوتے ہیں وہ بھی اس معاملے میں احتیاط نہیں کرتے اور اکثر دنیادار بلکہ فاسق و فاجر بیٹے کو بھی سجادہ نشین منتخب کر دیتے ہیں جس کا نتیجہ خرابی کے سوا کچھ نہیں نکلتا حالانکہ پیر صاحبان کو صرف صاحبِ فیض اور متقی و پرہیز گار بیٹے کو ہی سجادہ نشین بنانا چاہیے اور اگر نہیں ہے تو اپنی اولاد کو خلافت ہی نہیں دینی چاہیے کہ یہ کوئی میراث یا جائیداد نہیں ہے کہ اولاد میں تقسیم ہو۔ جس طرح کسی بڑے سے بڑے عالم دین کے کسی جاہل بیٹے سے صرف اس لیے فتویٰ لینا کہ وہ فلاں عالم دین کا بیٹا ہے تو یہ دین کی بربادی ہوگی کہ اس کو فتویٰ دینے کے لیے خود بھی قابل ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح ضروری نہیں کہ ایک پیر کا بیٹا لازمی پیر بنے اگر وہ اس قابل ہے تو بہت ہی اعلیٰ اور عمدہ بات ہے لیکن اگر وہ اس قابل نہیں ہے تو اس کو خلیفہ اور سجادہ نشین بنانا بہت ہی بڑی تباہی و بربادی کی بات ہے اور چونکہ پیر صاحبان کے صاحبزادوں کو یقین ہوتا ہے کہ والد کے مرنے کے بعد مجھے خلافت اور سجادہ نشین کا عہدہ ملے گا تو وہ دین کے معاملات میں اور اپنی اصلاح کے لیے ذرہ بھر بھی کوشش نہیں کرتے اور بعض اوقات اپنے عام مریدوں سے بھی زیادہ دنیادار اور فاسق و فاجر ہوتے ہیں اور تکبر اور ریاکاری اور خواہشات میں حد سے زیادہ مبتلا ہوتے ہیں اور اس کی سب سے بڑی وجہ لوگوں کی طرف سے ملنے والی عزت، محبت اور مالی نذرانے و خدمت ہوتی ہے لیکن اگر انہیں علم ہو کہ اگر ہم اس قابل ہوئے تو پھر خلافت حاصل ہوگی تو ممکن ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرتے اور متقی و پرہیز گار بن جاتے۔ اس نظام کی خرابی کی وجہ سے معاشرے میں کئی اولیاء کاملین کی مسندوں پر ان کی اولاد نسل در نسل پیر بن کر براجمان رہتی ہے اور ان کے غلط کردار، بداخلاقیاں اور دنیا کی محبت کو دیکھ کر لوگ نہ صرف ان سے بلکہ ان صاحبِ مزار اولیاء کاملین سے بھی متنفر ہونے لگتے ہیں اور گمان کر لیتے ہیں کہ جس طرح کے یہ پیر ہیں اور لوگ ان کی عزت و تعریف کر رہے ہیں وہ صاحبِ مزار اولیاء کاملین بھی ایسے ہی ہوں گے لہٰذا اس معاملے میں صاحبِ فیض اور متقی و پرہیز گار پیر صاحبان کو بہت ہی احتیاط کرنی چاہیے۔

اس معاملے میں عوام کو بھی عقل سے کام لینا چاہیے کہ جس کے بیعت ہو رہے ہیں اس کو دیکھیں کہ وہ کیا ہے؟ یہ نہ

www.HaqWaliSarkar.com

دیکھیں کہ کس کی اولاد ہے کیونکہ آپ نے اس سے بیعت کرنی ہے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا ہے ہاں اگر کوئی کسی ولی کامل کی اولاد ہے تو اس نسبت سے صرف اس کا احترام کر سکتے ہیں لیکن اس سے عقیدت رکھنا یا اس کی بیعت کرنا یا اس کی تقلید کرنا بہت ہی غلط اور گمراہ کن بات ہے۔ اگر آپ کو کوئی ایسا پیر یا سجادہ نشین نظر آئے کہ جس کے والد بہت ہی کامل ترین ولی اللہ تھے لیکن وہ خود متقی و پرہیز گار نہیں ہے تو صرف اس صاحبِ مزار ولی کامل کو دیکھ کر یا ان کی عقیدت میں اس پیر کی ہرگز ہرگز بیعت نہ کریں اور نہ ہی اس سے عقیدت رکھیں۔ کسی ولی کامل کے دنیادار سجادہ نشین سے ہزاروں گنا بڑھ کر بہتر ہے کہ آپ کسی اور متقی و پرہیز گار پیر کی بیعت کر لیں اس طرح اس فتنے میں کمی پیدا ہو سکتی ہے اور ممکن ہے کہ جب سجادہ نشین پیر صاحبان کو یہ علم ہوگا کہ میرے ولی کامل والد کی وجہ سے کوئی بھی مجھ سے عقیدت یا بیعت نہیں کرے گا تو عین ممکن ہے کہ وہ اپنی اصلاح کی طرف راغب ہوں اور متقی و پرہیز گار بننے کی کوشش کریں۔ جب ان کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم جو مرضی کریں یا جیسے مرضی زندگی گزاریں یہ لوگ ہمارے والد یا پھر دادا پردادا کی وجہ سے عقیدت و بیعت کرتے رہیں گے تو اکثر اوقات وہ صاحبزادگان اپنی اصلاح تو دور کی بات ہے خود کو گناہوں سے بچانے کی کوشش بھی چھوڑ دیتے ہیں لہٰذا اس معاملہ میں عوام الناس بھی بہت زیادہ قصوروار ہے۔

آنکھیں بند کر کے سجادہ نشین بنانے کی خرابی کے علاوہ بھی اکثر صاحبِ فیض اور متقی و پرہیز گار جب یہ دیکھتے ہیں کہ ان کے سلسلہ میں کوئی ایسا کامل یا متقی و پرہیز گار مرید نہیں ہے تو پھر کسی دنیادار مرید کو ہی خلافت دے دیتے ہیں اور اسے پیر بنا دیتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ خلافت کسی نہ کسی کو تو لازمی دینی چاہیے لہٰذا اگر کوئی متقی و پرہیز گار مرید نہیں ملا تو کیا کریں اور پھر کسی دنیادار مرید کو ہی خلافت دے کر اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں اور وہ مرید اپنے پیر کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد پیر بن کر معاشرے میں بہت سی خرابیوں کا باعث بنتا ہے لہٰذا اگر کسی ولی کامل کو اپنے مریدین میں کوئی کامل مرید نہیں ملتا تو اس کو چاہیے کہ کسی کو بھی خلافت نہ دے اور یونہی اس دنیا سے تشریف لے جائے اور یہ گمان کرے کہ اللہ سبحانہ تقدس کو یہی منظور تھا اور اگر اللہ سبحانہ تقدس کو منظور ہوتا کہ آگے کسی کو خلافت دی جائے تو اللہ سبحانہ تقدس لازمی طور پر کوئی کامل مرید بھی عطا فرما دیتا اور اللہ سبحانہ تقدس جو فرماتا ہے وہ ہمیشہ بہتر ہی ہوتا ہے چاہے وہ ہمیں بہتر نہ بھی لگے۔

www.HaqWaliSarkar.com

قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

اور ممکن ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ (حقیقتاً) تمہارے لئے بہتر ہو، اور (یہ بھی) ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ (حقیقتاً) تمہارے لئے بری ہو، اور اللہ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے (سورۃ البقرۃ۔آیت 216)۔

اس کے علاوہ حضرات اولیاء کرام کے مزارات بھی اسلامی معاشرے کا ایک خاص سرمایہ ہیں کہ جس طرح ان حضرات اولیاء کرام نے اپنی ظاہری حیات مبارکہ میں لوگوں کو اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و معرفت اور روحانی فیض سے مستفیض فرمایا اسی طرح یہ ہستیاں اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی لوگوں کو اس فیض سے مستفیض فرماتی ہیں بلکہ اولیاء کاملین کا فیض پردہ فرمانے کے بعد ستر گنا بڑھ جاتا ہے۔ مرشدِ اکمل غوث الاغیاث حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اولیاء کاملین کا فرمانِ عالی شان ہے کہ

جب کوئی ولیِ کامل اس دنیا سے پردہ فرما جاتا ہے تو لوگوں کا اس کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے کیونکہ پردہ فرمانے کے بعد ولیِ کامل کا فیض ستر گنا بڑھ جاتا ہے۔

لہٰذا حضرات اولیاء کرام کے مزارات انوار و تجلیات اور فیوض و برکات کے مراکز ہیں لیکن بدقسمتی سے یہ مزارات بھی دیگر فتنوں کی طرح بے شمار فتنوں کی لپیٹ میں ہیں جس کی وجہ سے لوگ بدکردار اور دنیادار پیر اور مولوی کہلانے والوں کے ساتھ ساتھ حضرات اولیاء کرام کے مزارات کے ماحول کو دیکھ کر بھی دینِ حق سے بیزار ہو رہے ہیں اور اس میں مکمل قصوروار ان مزارات کے انتظامی امور سنبھالنے والے افراد ہوتے ہیں۔ پس یہ بھی بہت ہی اہم مسئلہ ہے لہٰذا ان مزارات کے انتظامات سنبھالنے والوں یا محکمہ اوقاف والوں کو جو کہ کئی بڑے بڑے مزارات کا انتظام سنبھالتے ہیں خاص طور پر سختی کے ساتھ چاہیے کہ جو بھی غیر شرعی امور ان جگہوں میں بے وقوف اور جاہل افراد کرتے ہیں ان کو روکیں اور ان باتوں کی طرف خاص طور پر دھیان رکھیں اور اکثر اوقات صحیح نیت ہونے کے باوجود کئی باتوں اور چیزوں کی طرف لوگوں کا دھیان نہیں جاتا لہٰذا کوشش کر کے چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف بھی دھیان رکھنے کی کوشش کی جائے اور ان

www.HaqWaliSarkar.com

کی اصلاح کرنی چاہیے۔

سب سے پہلی خاص بات تو یہ کہ مزارات پر عورتوں اور مردوں کا اکٹھے ہونا روکا جائے کہ مردوں کا الگ انتظام ہو اور عورتوں کا بالکل الگ باپردہ انتظام ہو۔ بعض مزارات پر جایا جائے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ کسی سیر گاہ میں آ گئے ہیں کہ مرد و خواتین اکٹھے پھرتے اور سیر کرتے اور کھاتے پیتے نظر آتے ہیں جیسے کسی دعوت میں آئے ہوں تو ایسے افراد کا مزارات پر آنے سے بہتر ہے کہ وہ اپنے گھر میں رہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ مزارات پر عورتوں اور مردوں کا مکمل سختی کے ساتھ الگ انتظام نہ ہونے کی وجہ سے لڑکوں اور لڑکیوں کی ایک تعداد اپنی ناپاک اور ناجائز محبت کی ملاقاتوں کی جگہ مزارات کو مقرر کر لیتے ہیں اور وہاں پر ملاقاتوں کے ذریعے اپنی محبت کو پروان چڑھاتے ہیں حالانکہ مزارات صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بڑھانے کے مراکز ہیں اور پھر وہاں پر اس قسم کی حرکات کا لوگوں کو علم ہوتا ہے تو لوگوں کی ایک بڑی تعداد مزارات سے بیزار اور بدظن ہو جاتی ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ مزارات پر مکمل طور پر نہایت سختی کے ساتھ ایسے انتظامات ہوں کہ مرد اور خواتین الگ ہوں اور ان کی ملاقات ممکن نہ ہو اور پردے کا خاص اہتمام ہو۔

دوسری بات کہ یہ بھی ایک تلخ اور کڑوی حقیقت ہے کہ بعض مزارات سے ملحقہ گلیوں اور حتیٰ کہ بعض مزاروں کی حدود کے اندر بھی بہت سے لوگ نشہ کرنے والے موجود ہوتے ہیں اور مزارات پر آنے والے افراد کو یوں لگتا ہے کہ یہ دربار نشہ کرنے والوں کا مرکز ہے اور وہ بدظن ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ جو ان حضرات کی پرواہ کیے بغیر محبت و عقیدت سے حاضری دیتے رہتے ہیں۔ اس معاملہ میں تو دربار شریف کی انتظامیہ کے علاوہ حکومت اور ذمہ دار اداروں کو بھی سختی سے کارروائی کرنی چاہیے اور مزارات سے ملحقہ گلیوں اور مزارات کو ان افراد سے خالی اور پاک کرنا چاہیے کہ یہ ان کی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔

تیسری بات یہ کہ مزارات پر لنگر شریف کھلانے یا تقسیم کرنے کا طریقہ کار بہتر سے بہتر ہونا چاہیے کہ اچھی طرح بٹھا کر صاف ستھرے طریقے سے کھانا کھلایا جائے یا اچھی طرح کسی چیز میں پیک کر کے لنگر شریف تقسیم کیا جائے تاکہ رزق ضائع نہ ہو کیونکہ اکثر مزارات پر لنگر شریف کھلانے اور تقسیم کرنے کا طریقہ کار بہت ہی ناقص ہوتا ہے جس کی وجہ

www.HaqWaliSarkar.com

سے لوگوں کی عزتِ نفس بھی مجروح ہوتی ہے اور رزق کی بے حرمتی بھی بہت ہی زیادہ ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ مزارات پر وضو خانوں اور بیت الخلا وغیرہ کا انتظام اعلیٰ اور صاف ستھرا ہونا چاہیے اور ناقص انتظامات اور گندگی کی وجہ سے لوگوں کا مزارات سے بیزاری اور اعتراض کا باعث بنتا ہے لہٰذا انتظامیہ کو چاہیے کہ مزارات پر ہر طرح صفائی کے انتظامات کا خیال رکھیں اور اس کے لیے لوگوں کو تنخواہ پر مقرر کریں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ حضرات اولیاء کرام کی قبروں کو زمین سے اونچا کر کے بنانا چاہیے کہ اگر کوئی عقیدت و محبت میں قبر شریف کو چومنا چاہے تو اس کو جھکنا نہ پڑے اور سجدہ کی مشابہت پیدا نہ ہو کیونکہ جب قبر شریف زمین سے بہت ہی کم اونچی ہوگی تو جب کوئی قبر شریف کو بوسہ دینے کے لیے بیٹھ کر جھک کر بوسہ دے گا تو بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ قبروں کو سجدہ کر رہے ہیں حالانکہ ان کے قلب و خیال میں اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا لہٰذا اس دور میں نئے نئے عقائد کے فرقے پیدا ہونے کی وجہ سے عام لوگوں میں شکوک و شبہات پیدا ہو جاتے ہیں تو لوگوں میں اس شک و شبہ کو دور کرنے کے لیے سب سے بہتر یہی ہے کہ قبر شریف کو اتنا اونچا بنایا جائے کہ کھڑے ہو کر قبر شریف کا بوسہ لیا جائے تاکہ سجدے کا شائبہ پیدا نہ ہو بلکہ مزید بہتر تو یہ ہے کہ قبر شریف کے گرد ذرا سا فاصلے پر جنگلہ وغیرہ لگا دینا چاہیے تاکہ لوگ قبر شریف سے دور ہونے کی وجہ سے بوسہ نہ لے سکیں اور تمام شکوک و شبہات دور رہیں اور پھر کبھی کبھی کسی سمجھدار شخص کی ڈیوٹی اور نگرانی میں جنگلہ کھول کر لوگوں کو قبر شریف کے پاس جانے کی اجازت دی جائے۔

اس کے علاوہ بھی دیگر چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی دھیان رکھیں کہ مزارات پر کسی بھی قسم کے غیر شرعی افعال نہ ہوں اور مزارات کے تمام انتظامات و معاملات کو شریعتِ مطہرہ کے مطابق درست کیا جائے اور مزارات پر ذکر و تبلیغ کی محافل کا کثرت سے اہتمام کرنے کا خاص انتظام کرنا چاہیے تاکہ وہاں پر آنے والے افراد روحانی فیوض و برکات سے مستفیض ہوں۔

لہٰذا محکمہ اوقاف کو اور مزارات کے انتظامی امور سنبھالنے والے افراد اور خاص طور پر سجادگان اور پیر صاحبان کو ایسی باتوں کا نہایت سختی سے اہتمام کرنا چاہیے اور ہر وقت دھیان رکھنا چاہیے اور اپنے اسلامی معاشرے کے اس قیمتی سرمائے کی حفاظت کرنی چاہیے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ حضرات اولیاء کرام کے مزارات سے فیوض و برکات حاصل

www.HaqWaliSarkar.com

کریں اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور انوار کی دولت حاصل کریں۔

اس کے علاوہ معاشرے میں موجود پیری مریدی اور روحانی علاج کے نام پر عورتوں کے ساتھ بدکاری اور شہوت وہوس پوری کرنے کی اس برائی کو روکنے کے لیے عوام الناس کو بھی یہ قدم اٹھانا بہت ہی ضروری ہے کہ وہ اپنے گھر کی عورتوں کو اکیلے نہ ہی کسی بھی ولی اللہ کے مزار شریف پر بھیجیں اور نہ ہی کسی پیر یا دم یا روحانی علاج کرنے والے کے پاس اکیلے کسی عورت کو بھیجیں حتیٰ کہ اپنے یا عورت کے اپنے پیر ومرشد کے پاس بھی اپنے گھر کی کسی عورت کو اکیلے نہ بھیجیں۔ لہٰذا عورتوں کو اپنے محرم یا شوہر کے ساتھ ہی ایسی جگہوں پر جانا چاہیے تاکہ عورت کے ساتھ کسی کو بھی تنہائی کا موقع میسر نہ آسکے اور برائی کا خدشہ ہی پیدا نہ ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ ابتدا میں کسی کی نیت میں خرابی نہ بھی ہو لیکن مرد اور عورت کی تنہائی کی وجہ سے ان میں سے کسی ایک کے دل میں برائی کا خیال پیدا ہو جائے۔ اس معاملے میں عورتوں کو خود بھی چاہیے کہ بہت احتیاط اختیار کریں اور کبھی بھی کسی بھی حال میں اپنے یا کسی پیر سے یا روحانی علاج ودم کرنے والے کے ساتھ تنہائی میں ملاقات نہ کریں بلکہ اپنے کسی محرم یا شوہر کے ساتھ ہی ملاقات کریں اور اگر کسی وقت بہت مجبوری ہو اور کوئی محرم موجود نہ ہو تو پھر بھی اکیلے ملاقات نہ کریں بلکہ کچھ عورتوں کے ساتھ مل کر ملاقات کریں اور اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو بہتر یہی ہے کہ کچھ دن انتظار کرلیں اور پھر اپنے کسی محرم کے ساتھ یا زیادہ عورتوں کی موجودگی میں ملاقات کریں تاکہ کسی کے دل میں بھی برائی کے خیال کا راستہ نہ کھل سکے کیونکہ برائی کا خیال اور اس کو عملی طور پر پورا کرنے کا خیال اکثر تنہائی میسر آنے کی صورت ہی میں پیدا ہوتا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب مرد عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا

ہے تو تیسرا ان کے درمیان شیطان ہوتا ہے (ترمذی)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جن عورتوں کے خاوند غائب ہوں ان کے پاس نہ

جاؤ (یعنی جب عورت گھر میں اکیلی ہو تو وہاں نہیں جانا چاہیے) کیونکہ تم میں سے ہر ایک کے خون کے ساتھ شیطان گردش کرتا ہے (ترمذی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

عورتوں کے پاس جانے سے بچو (جب وہ اکیلی ہوں) عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دیور کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دیور تو موت ہے (متفق علیہ)۔

یعنی کسی بھی مرد کو کسی تنہا عورت کے پاس اکیلے ملاقات کے لیے نہیں جانا چاہیے اور اسی طرح کسی بھی عورت کو کسی تنہا مرد کے پاس اکیلے ملاقات کے لیے نہیں جانا چاہیے چاہے وہ قریبی سے قریبی رشتہ دار ہو یا پھر روحانی علاج یا دم کرنے والا یا کوئی پیر بزرگ یا اپنا پیر و مرشد ہی کیوں نہ ہو کیونکہ برائی اور بدکاری کا خیال اکثر تب ہی پیدا ہوتا ہے جب مرد اور عورت کو تنہائی کا موقع میسر آئے یا پھر تنہائی کا موقع ملنے کی امید ہو۔ اگر تنہائی میسر آئے بغیر پہلے ہی کسی کے دل میں برائی اور بدکاری کا خیال پیدا ہو بھی جائے تو پھر بھی اس کو عملی طور پر پورا کرنے کے لیے تنہائی کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا اگر معاشرے میں موجود افراد اس معاملے میں نہایت ہی خاص احتیاط کریں تو بہت زیادہ حد تک اس برائی کو معاشرے سے ختم کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے اور اس کے لیے کم از کم اتنا ضروری ہے کہ ہر مرد اور عورت اپنے گھر کے تمام افراد اور بچوں کا اس معاملے میں دھیان رکھیں۔

اس کے علاوہ معاشرے میں موجود نیک اور متقی پیر صاحبان اور روحانی علاج و دم کرنے والے نیک افراد کو بھی اس معاملے میں نہایت ہی زیادہ احتیاط اختیار کرنی چاہیے کہ کسی بھی عورت سے تنہائی میں ملاقات نہ کریں کیونکہ ممکن ہے کہ فی الحال آپ کی نیت اور ارادہ برائی سے پاک ہو لیکن عورتوں کے ساتھ تنہائی میں ملاقات کرنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ غیر محسوس طریقے سے نفس اور شیطان آپ کو اس گناہ اور برائی کے خیال اور اس پر عمل کرنے کے ارادے کی خواہش میں اس قدر زیادہ مبتلا کر دے گا کہ پھر پوری کوشش کے باوجود بھی آپ اس گناہ اور بدکاری سے نہیں بچ سکیں گے لہٰذا اس سے بچنے کا حل صرف یہی ہے کہ مکمل طور پر کسی بھی عورت سے تنہائی میں ملاقات کرنے کے دروازے کو ہمیشہ کے لیے بند کر دیا جائے۔ اس پر عمل کیے بغیر نیک اور متقی پیر صاحبان اور روحانی علاج و دم کرنے والے نیک افراد اپنی نیکی اور تقویٰ کو قائم رکھنے میں اکثر و بیشتر ناکام ہی ہوں گے۔

www.HaqWaliSarkar.com

اس کے علاوہ معاشرے میں موجود صاحبِ فیض نیک اور متقی پیر صاحبان یا روحانی علاج ودم کرنے والے نیک افراد کو اگر اپنی ذات اور کیفیات کے متعلق مکمل اعتبار بھی ہو کہ وہ عورتوں سے تنہائی میں ملاقات کے باوجود بھی کسی بھی صورت برائی کی طرف راغب نہیں ہوں گے تو اس کے باوجود پھر بھی ان کو اس معاملے میں مکمل احتیاط کرنی چاہیے کہ اگر وہ اللہ سبحانہ تقدس کے خاص فضل وکرم سے اس برائی کے خیال کی طرف راغب ہونے سے محفوظ بھی رہیں گے لیکن ان کی تقلید میں دوسرے افراد یا ان کے مرید اور خلفاء بھی اس معاملے میں احتیاط نہیں کریں گے جس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ان میں سے اکثر لوگ برائی اور بدکاری میں مبتلا ہو جائیں گے لہٰذا قصہ مختصر یہ کہ اعلیٰ اور مضبوط ایمان والے صاحبِ فیض پیر صاحبان یا افراد کو بھی اس معاملے میں مکمل احتیاط اختیار کرنی چاہیے تا کہ ان کے مرید اور خلفاء بھی ان کی تقلید کرتے ہوئے اس معاملے میں احتیاط اختیار کریں اور یوں معاشرے میں روحانی فیض کے سلاسل سے منسلک لوگوں میں یہ برائی اور گناہ کسی بھی طرح پیدا ہونے کی راہ نہ پا سکے۔

پس اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ اقدس میں دعا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس ہمیں حضرات اولیاء کرام اور ان کے ماننے والے علماء کرام سے عقیدت اور محبت عطا فرمائے اور اس پر ہی ہمارا خاتمہ فرمائے اور تمام امت مسلمہ کو دنیادار اور بدکردار پیر اور مولوی کہلانے والے لوگوں کے فتنوں سے محفوظ فرمائے اور حضرات اولیاء کرام اور علماء حق کے فیوض وبرکات کو عوام الناس میں عام فرمائے اور حضرات اولیاء کرام کے تمام مزارات کو ہر طرح کے انتظامی امور کی خامیوں اور غفلتوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

بیعت ہونا

قرآنِ پاک میں اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جدوجہد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ (سورۃ المائدۃ۔ آیت 35)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اور میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالیشان ہے کہ

کسی مرشدِ کامل کے ساتھ تعلق ہو جانا

دنیا کا سب سے بڑا عہدہ ہے اور اگر اس کے مقابلے میں کسی کو پوری دنیا کا بادشاہ بھی بنا دیا جائے تو وہ عہدہ بھی اس کے سامنے ہیچ (کم) ہے اور کسی ولی کامل سے محبت رکھنے والا قیامت کے دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوگا۔

کسی پیر سے بیعت ہونے سے پہلے اچھی طرح تسلی کر لیں کہ آپ کہیں غلط جگہ بیعت تو نہیں ہو رہے کیونکہ یہ زندگی کا بہت ہی اہم فیصلہ ہوتا ہے۔ اس کے لئے سب سے اہم بات دیکھنے کی یہ ہے کہ پیر از خود بھی شریعت کی پابندی کی کوشش کرتا ہو اور اپنے اردگرد لوگوں کو بھی شریعت کی پابندی کی تبلیغ و تلقین کرتا ہو۔ بعض لوگ شریعت کی پابندی سے دور نام نہاد پیر کہلانے والوں کی بیعت کر لیتے ہیں حتیٰ کہ بعض بے وقوف اور جاہل لوگ تو ایسے گمراہ لوگوں کی بیعت کر لیتے ہیں جو کہ کھلم کھلا شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہیں بلکہ بعض تو اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کو بھی شریعت کے خلاف چلنے کی تلقین کرتے ہیں حتیٰ کہ فرائض اور فرض نمازوں کی ادائیگی سے بھی روکتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ بیعت صرف اور صرف شریعت پر عمل کرنے اور کروانے کی کوشش کرنے والے کسی صاحبِ فیض بزرگ ولی اللہ سے ہوتی ہے۔ جو شریعت کے خلاف چلے اس کی بیعت کرنا ہی جائز نہیں ہے اور اگر آپ کسی ایسے شخص کے بیعت ہو بھی جاتے ہیں تو آپ کی بیعت ہی نہیں ہوئی لہٰذا جب آپ کو عقل آ جائے اور ہدایت کی دولت نصیب ہو جائے تو بغیر دیر کیے اس کو چھوڑ کر کسی صاحبِ شریعت اور صاحبِ طریقت پیر کی بیعت اختیار کر لیں۔ پس سمجھ لیں کہ جو شریعت کی پابندی نہیں کرتا وہ آپ کو اپنے ذہن سے جتنا مرضی بڑے سے بڑا ولی اللہ محسوس ہو لیکن پھر بھی اس سے دور رہیں۔ میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالی شان ہے کہ

اگر کوئی تمہیں کرامات بھی دکھائے حتیٰ

کہ ہوا میں اڑ کر بھی دکھائے لیکن اگر وہ شریعت کی خلاف ورزی کرتا ہو تو اس شخص سے بچنے کی کوشش کرو بلکہ اس کے شہر سے باہر چلے جاؤ کہ اس کی حرکتیں دیکھ دیکھ کر یا اس سے لوگوں کو دنیاوی فوائد ہوتے ہوئے دیکھ کر کہیں تمہارا دل اس کی طرف راغب نہ ہو جائے اور پھر اس کی عقیدت میں تم بھی شریعت پر عمل کرنا چھوڑ دو۔

www.HaqWaliSarkar.com

اس سلسلہ میں جن لوگوں کا نقطہ نظر غلط ہوتا ہے اور دین کا علم نہیں رکھتے وہی غلط اور نام نہاد پیروں کے جال میں پھنستے ہیں کیونکہ اکثر لوگوں کا ذہن یہ ہوتا ہے کہ جس نے کوئی مسئلہ حل کر دیا، یا کوئی تکلیف ٹھیک کر دی تو وہ لازمی کوئی ولی اللہ ہی ہے اور حقیقت میں وہ چاہے مسلمان بھی نہ ہو کیونکہ اکثر ایسے لوگ جادوگر اور عاملین ہوتے ہیں جو کہ شیطان کے چیلے اور شاگرد ہوتے ہیں حتیٰ کہ زیادہ تر کھلم کھلا کفر بھی کرتے ہیں یا پھر دنیادار اور گمراہ نام نہاد پیر کہلانے والے کالے علم کے عامل ہوتے ہیں جو کہ طریقت کے نام پر اپنے ماننے والوں کو خلافِ شریعت یا گمراہی کے راستے پر چلاتے ہیں۔ اس لیے یاد رکھیں کہ صرف اور صرف دنیاوی فائدہ پہنچانے والا ولی اللہ نہیں ہوتا بلکہ وہ کوئی کافر یا جادوگر یا عامل بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس کا ولی اور لوگوں کا مرشد درست عقائد کا مالک، شریعت کا پابند اور دین پر عمل کرنے اور کروانے والا ہوتا ہے اور پھر صاحبِ طریقت و صاحبِ فیض اور صاحبِ ولایت ہوتا ہے۔ لہٰذا جب آپ کی کیفیت درست ہو گی تو اللہ سبحانہ تقدس آپ کو کسی نہ کسی ولی اللہ کا تعلق عطا فرما دے گا اور درست کیفیت یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے طالب بن کر اور آخرت اور دین کی رغبت دل میں رکھ کر پیرِ کامل کی تلاش کریں اور دعا کریں۔ اگر آپ دنیا اور دنیاوی فائدوں کو دل سے نکال کر صرف آخرت کی محبت دل میں رکھتے ہوئے اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں دعا کریں گے کہ یا الٰہی! مجھے کسی ولی کامل سے تعلق عطا فرما دے تا کہ میں تیرے اور تیرے محبوب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و قربت کی دولت حاصل کر سکوں تو اللہ سبحانہ تقدس صرف آپ کے لیے کسی ولی کامل سے نسبت و بیعت کا وسیلہ بنا دے گا کہ اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ

اور یہ کہ انسان کو وہی کچھ ملے گا جس کی اُس نے کوشش کی

ہو گی (سورۃ النجم۔ آیت 39)۔

اس کے علاوہ جس طرح بیعت ہونے سے پہلے پیر کی تسلی کر لینا ضروری ہے اسی طرح بیعت ہونے والے کی اچھی نیت ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ اگر کوئی مرشدِ کامل ہے اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب اور ولی ہے لیکن بیعت ہونے والے کی نیت ایمان میں اضافہ، اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور قربت حاصل کرنے اور آخرت کا فائدہ حاصل کرنے کی بجائے دنیا اور دنیاوی چیزوں کا حصول ہے تو بھی نتیجہ غلط نکلتا ہے کہ کچھ عرصے

www.HaqWaliSarkar.com

بعد اس دنیادار مرید کے دل میں اللہ سبحانہ تقدس کے اس ولی یعنی اپنے پیر کے خلاف دنیاوی فائدے نہ ملنے پر مخالفت پیدا ہو جائے گی۔ ایسے مرید بیعت ہوتے وقت دل میں یہ خیال رکھتے ہیں کہ پیر سے بیعت ہو کر روحانی فیض کے ساتھ ساتھ میرے دنیاوی مسائل اور پریشانیاں ختم یا کم ہو جائیں گی یا مال اور کاروبار میں برکت اور اضافہ ہو گا یا پھر میں جو دعا کروں گا یا چاہوں گا تو وہ مجھے مل جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

یہ بات یاد رکھیں کہ بے شک حضرات اولیاء کرام کی دعاؤں سے روحانی اور دینی فیوض و برکات کے علاوہ بے انتہا برکتیں اور دنیاوی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں لیکن جس طرح یہ بات یقینی ہے کہ ہر جاندار کو موت واقع ہو جائے گی یا جو شخص بھی بوڑھا ہوتا ہے دوبارہ جوان نہیں ہو سکتا اسی طرح یہ دنیا کا نظام ہے کہ جوں جوں انسان کی عمر بڑھتی ہے انسان کی پریشانیاں بھی بڑھتی ہیں، چھوٹی عمر میں پریشانیاں محدود اور چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں اور پھر جوانی میں پریشانیاں زیادہ بڑھ جاتی ہیں، پھر شادی کے بعد اور زیادہ ہو جاتی ہیں اور پھر بچے ہوئے تو اور زیادہ بڑھ گئیں کہ بچوں کی بیماری، تکلیف اور اس وقت مالی تنگی برداشت کرنا اور بھی مشکل ہو جاتا ہے، پھر جب بچے جوان ہوئے تو اور زیادہ ہو گئیں کہ کئی والدین اولاد کی نافرمانیوں اور برے ہونے کی پریشانی کی وجہ سے بیمار ہو جاتے ہیں، پھر بچوں کی شادیوں اور پھر شادیوں کے بعد لڑکی اور اس کے سسرال کی پریشانیاں اور بہو اور اس کے گھر والوں کی پریشانیاں شروع ہو جاتی ہیں اور ساتھ ساتھ بڑھاپا ہونے کی وجہ سے کمزوری اور بیماری کی زیادتی ہوتی جاتی ہے۔ لہٰذا جو شخص اس لیے بیعت ہو کہ پریشانیاں کم ہوں گی تو اس کی یہ امید کبھی پوری نہیں ہوتی اور کچھ عرصہ گزرنے کے بعد پریشانیاں بڑھتی ہیں اور اس کی کیفیت کمزور ہوتی جاتی ہے اور آخر کار نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مرید بدظن ہو جاتا ہے کہ مجھے بیعت ہونے کا اور نیکی کے کام مثلاً نماز، ذکر، سنت کی پابندی کا کیا فائدہ ہوا کہ میرے مسائل اور پریشانیاں تو کم ہونے کی بجائے بڑھ رہی ہیں لہٰذا وہ نیک اعمال اور مرشد سے بدظن ہو جاتا ہے جو کہ بہت نقصان دہ ہے کہ یہ معاملہ بھی بہت خطرناک ہے کیونکہ کسی ولی اللہ سے دشمنی یا بغض رکھنے سے اللہ سبحانہ تقدس اعلانِ جنگ فرماتا ہے کہ حدیثِ قدسی میں اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ

جو میرے کسی ولی سے دشمنی (یا بغض) رکھتا ہے تو میرا اس کے خلاف اعلانِ جنگ ہے (بخاری)۔

www.HaqWaliSarkar.com

ایسے افراد اکثر نہ صرف اپنے پیر کے بلکہ تمام صاحبِ فیض پیر صاحبان کے بھی خلاف ہو جاتے ہیں اور پھر ان میں سے اکثر عاملین کے پاس چلے جاتے ہیں اور ان دنیا دار پیروں اور عاملین کی دکان داری بڑھانے کا باعث بنتے ہیں اور اپنا ایمان بھی برباد کرتے ہیں اور ان کی اس تباہی کی وجہ دنیا کی محبت اور ہر پریشانی اور مسئلہ سے چھٹکارا حاصل کرنے کی ناجائز اور اندھا دھند خواہش ہوتی ہے جو کہ ممکن ہی نہیں ہے۔

اس لئے جب بیعت ہونے والے کی نیت درست ہو اور پیر ولی اللہ ہو اور یہ دونوں باتیں ہوں اور پھر مرید اپنے مرشد سے محبت اور آداب رکھے تو پھر فائدہ برآمد ہوتا ہے اور بیعت ہونے کے فیوض و برکات اور فوائد بیعت ہونے والے کو محسوس ہوتے ہیں۔ پس بیعت ہونے والے کو دنیاوی باتوں کی خواہش کو دل سے نکال کر صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور قربت اور آخرت کے فائدوں کے لئے کسی صاحبِ شریعت ولی اللہ کی بیعت کرنی چاہیے چاہے وہاں سے اس کو ذرہ بھر بھی دنیاوی فائدہ حاصل نہ ہو۔ جو لوگ صرف دنیاوی فائدوں کے حصول کے پیچھے بھاگتے ہیں وہ لازماً غلط اور دنیادار اور گمراہ نام نہاد پیروں کے پاس پہنچ جاتے ہیں اور ان کے عقیدت مند بن جاتے ہیں اور بعض لوگ تو عاملوں اور جادوگروں کے پاس پہنچ کر ان کے عقیدت مند بن جاتے ہیں اور پھر ایسے لوگوں کی عقیدت میں اپنا دین اور ایمان ضائع کر کے اپنی آخرت برباد کر لیتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی دنیا اور مال و دولت برباد کر لیتے ہیں اور عورتیں اپنی عزت بھی برباد کر لیتی ہیں۔ کسی درویشِ کامل سے نسبت کا فائدہ اگرچہ دنیا میں بھی بہت سی صورتوں میں محسوس اور نصیب ہوتا ہے لیکن درحقیقت اس نسبت کا اصل اور مکمل فائدہ مرنے کے بعد نصیب ہوگا جس طرح باقی اعمال کے اجر اور فیوض و برکات حقیقت میں اور مکمل طور پر مرنے کے بعد ہی نصیب ہوں گے لیکن ان نیک اعمال کے روحانی اثرات دنیا میں بھی کسی حد تک انسان محسوس کرتا ہے اور حاصل کرتا ہے۔ میرے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمانِ عالیشان ہے کہ

بیعت کی حقیقت مرنے کے بعد اور قیامت کے دن کھلے گی اور مرشدِ کامل کی نسبت کا یہ فائدہ ہے کہ مرید حالتِ نزع کی تکلیف یعنی موت کے وقت کی تکلیف سے بچ جائے گا اور قبر میں اس کی دستگیری ہوگی اور عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا اور آخرت میں اپنے مرشد کے ساتھ کھڑا ہوگا اور اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت کے سائے میں اور

www.HaqWaliSarkar.com

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جگہ پائے گا اور شفاعت سے جنت میں جگہ پائے گا لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ کسی ولی اللہ یعنی مرشدِ کامل سے نسبت پیدا کر لے اور جو لوگ اس سعادت سے محروم رہ جائیں گے وہ روزِ حشر حسرت کریں گے کہ کاش ان کا بھی کسی مرشدِ کامل سے تعلق ہوتا۔

بعض لوگوں کے ذہن میں یہ بات ہوتی ہے کہ کیا عورتوں کو بیعت ہونا چاہیے؟ تو یاد رکھیں کہ عورتوں کو بھی بیعت ہونے کی اسی قدر ضرورت ہے جس قدر مردوں کو ضرورت ہے بلکہ عورتوں کے بیعت ہونے کے فوائد اور اچھے اثرات زیادہ ہوتے ہیں حتیٰ کہ اگر شادی سے پہلے بیعت ہوں تو ان کی اولاد میں بھی اس روحانی فیض کے اثرات منتقل ہو سکتے ہیں۔ قرآنِ مجید میں خصوصاً عورتوں کا ذکر فرما کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ آپ ان سے ضرور بیعت لیں کہ اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! جب تمہارے حضور مومن عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور چوری نہ کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ اپنے ہاتھوں اور ٹانگوں کے درمیان کوئی بہتان اٹھائیں گی اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ الممتحنۃ۔ آیت 12)۔

اس کے علاوہ بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ جہاں شوہر بیعت ہے بیوی بھی از خود اس پیر کی بیعت ہو گئی یا اس کو بھی اسی پیر کا بیعت ہونا پڑے گا۔ یہ غلط بات ہے کیونکہ بیعت ہونا ہر ایک کا اپنا الگ معاملہ ہے لہٰذا دونوں میاں بیوی اکٹھے ایک جگہ پر بھی بیعت ہو سکتے ہیں اور شوہر کسی اور جگہ اور بیوی کسی اور جگہ بیعت ہو سکتی ہے۔ اسی طرح اولاد کا معاملہ ہے کہ ماں باپ کہیں اور اولاد کہیں اور بیعت ہو سکتی ہے اور بہن بھائی بھی الگ الگ جگہوں پر بیعت ہو سکتے ہیں اور سب لوگ اکٹھے ایک جگہ پر بھی بیعت ہو سکتے ہیں۔

اللہ سبحانہ تقدس تمام مسلمانوں کو حضرات اولیاء کرام کی محبت اور نسبت عطا فرمائے اور کسی مُرشدِ کامل کی بیعت و نسبت عطا فرمائے۔ آمین!

www.HaqWaliSarkar.com

روحانی علاج

اکثر لوگ اپنے دنیاوی مسائل اور علاج کے لئے ایسے عاملوں کے پاس بغیر سوچے سمجھے چلے جاتے ہیں جو کہ شرکیہ اور شیطانی کلام یعنی جادو اور کالے علم وغیرہ سے علاج کرتے ہیں اور ان میں اکثر کھلم کھلا کفر بھی کرتے ہیں یا پھر بدعقیدہ ہوتے ہیں یا پھر فاسق و فاجر اور بدکار ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ ان عاملوں کے پاس جا کر ایک تو یہ کہ اپنا دین و ایمان برباد کرتے ہیں کیونکہ جادوگر کو کافر کہا گیا ہے اس لئے کہ وہ شیطان کا چیلہ ہوتا ہے اور شیطان سے مدد اور طاقت حاصل کرتا ہے بلکہ جو شخص کوئی بات پوچھنے کسی نجومی کے پاس جائے تو حدیثِ پاک کے مطابق اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں تو جو کسی جادوگر کے پاس جائے گا تو خود سوچیے کہ اس کے کتنے اعمال برباد ہوں گے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو کسی نجومی کے پاس جائے اور اس سے کوئی بات پوچھے (اور اس پر یقین کرے) تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں (مسلم)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے علمِ نجوم کا حصہ حاصل کیا اس نے جادو کا حصہ حاصل کیا اور جس نے اسے بڑھایا اتنا ہی اسے بڑھایا (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔

مزید ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

حسد اور چغلی اور کہانت نہ مجھ سے ہیں اور نہ میں ان سے ہوں (طبرانی)۔

لہٰذا اگر آپ اپنے ایمان کو تباہ و برباد ہونے سے بچانا چاہتے ہیں تو کبھی بھی کسی بھی صورت میں اور کسی بھی حالات میں نجومی، کاہن اور جادو وغیرہ کرنے والوں کے پاس اپنے دنیاوی فائدوں کے لیے مت جائیں کیونکہ ان کے

www.HaqWaliSarkar.com

پاس جانے سے اگر آپ کو وقتی طور پر کوئی دنیاوی فائدہ ہو بھی گیا تو اس کی وجہ سے آپ کے دل میں اس کی ایک عقیدت پیدا ہو جائے گی اور پھر جس طرح دین کے متعلق اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اس کے غلط یا کفریہ عقائد و نظریات و خیالات ہیں آپ اس سے بھی اثر انداز ہوں گے اور اپنا ایمان بالکل تباہ و برباد کر لیں گے اور اپنی دنیا کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت بھی خراب کر لیں گے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو شخص کاہن اور جوتشی کے

پاس جائے اور اس کے بیان کو سچا جانے تو قرآنِ پاک اور دینِ اسلام سے الگ ہو گیا (احمد، ابوداؤد)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تین شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے، شراب کی

مداومت کرنے والا اور قاطع رحم اور جادو کی تصدیق کرنے والا (احمد)۔

اگر آپ یہ سمجھ کر ایسے لوگوں کے پاس جائیں گے کہ میں ان کی باتوں سے اثر انداز نہیں ہوتا اور صرف اپنا مسئلہ حل کرواؤں گا تو یاد رکھیں کہ ان کے پاس جانا ہی گناہ ہے اور توکل کے خلاف ہے اور بعض لوگوں کے پاس بعض مقاصد کے لیے جانا تو شرک کے زمرے میں بھی آ سکتا ہے۔ ہمارے نیک اور دین دار لوگ بھی جو دنیا کی محبت میں مبتلا ہوتے ہیں اور مضبوط ایمان نہیں رکھتے جب ان پر بھی کوئی دنیاوی پریشانی آتی ہے تو اپنے پیر کامل کو اور حضرات اولیاء کرام کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کے پاس بھاگے بھاگے جاتے ہیں اور اپنی روحانیت اور ایمان میں خرابی پیدا کر لیتے ہیں۔ میرے مرشد اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالیشان ہے کہ

اگر کوئی شخص تمہیں ہوا میں اڑ کر بھی دکھا دے یا بڑے سے بڑا دنیاوی

فائدہ بھی پہنچا دے لیکن اگر وہ شخص شریعت کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس شخص سے بچو اور ایسے بچو جیسے تم شیر سے بچتے ہو اور کوشش کرو کہ کبھی اس شخص سے ملاقات بھی نہ ہو بلکہ کوشش کرو کہ ایسے شخص کے شہر سے باہر چلے جاؤ کہ کہیں اس کی حرکات و واقعات دیکھ کر تمہارے دل میں اس کی محبت نہ پیدا ہو جائے اور پھر تم راہِ حق سے گمراہ ہو جاؤ اور اپنی دنیا اور آخرت برباد کر لو۔

www.HaqWaliSarkar.com

ایسے عاملوں کے پاس جانے سے دوسرا نقصان یہ ہوتا ہے کہ وہ آپ کو چھوڑتے نہیں ہیں یعنی پہلے تو وقتی طور پر کوئی فائدہ پہنچادیں گے مگر بعد میں وہ آپ کو اپنے اشاروں اور حکموں پر چلانے کی کوشش کریں گے اور جب آپ ان کے اشاروں پر نہیں چلیں گے اور ان کے مطالبے پورے نہیں کرتے رہیں گے تو وہ اُلٹا آپ پر جادو وغیرہ کر کے پوری زندگی آپ کو نقصان پہنچانے اور اپنے تابع کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے اور آپ کے دشمن بن جائیں گے۔ اس کے علاوہ آپ سے بار بار زبردستی مال و دولت حاصل کرتے رہیں گے اور زبردستی اپنی عزت کروائیں گے اور جو عورتیں ان کے پاس جاتی ہیں ان سے مال و دولت لوٹنے کے علاوہ علاج کے بہانے سے ان سے اپنی ہوس پوری کرتے ہیں یا بعض اس سے بھی بڑھ کر زنا بھی کرتے ہیں اور پھر بار بار ان کو اپنی ہوس پوری کرنے کے لیے یا بدکاری کے لیے مجبور کرتے رہتے ہیں اور اگر آپ نے انکار کر دیا تو وہ آپ کو جادو وغیرہ کے ذریعے سے پوری طرح تباہ و برباد کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ لہٰذا جو مرد اور عورتیں ایسے عاملوں کے پاس جاتے ہیں وہ مال و دولت اور اپنی عزت برباد کرنے کے علاوہ اپنی ساری زندگی ان کی دشمنی کے چکر میں بھی پھنسے رہتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی زندگی نہایت ہی اذیت ناک ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی ایک تکلیف ختم کروانے کے چکر میں بے شمار مصیبتوں اور تکلیفوں میں زندگی بھر پھنس جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ ایسے عاملین اور دنیادار پیر اور مولویوں کے پاس جانے کا ایک سب سے بڑا نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ ایسے افراد اپنے علم اور شخصیت کو ثابت کرنے کے لیے غلط باتیں لوگوں کو بتاتے ہیں جن سے لوگوں کے درمیان نفرتیں پیدا ہوتی ہیں اور لڑائی جھگڑا اور طلاقیں تک ہو جاتی ہیں مثلاً اگر کوئی عورت علاج کے لیے آئی تو اس کو یہ کہہ دیا کہ تمہاری ساس، بہو یا فلاں رشتہ دار تم پر جادو کرواتی ہے یا تمہارے خلاف ہے جس کی وجہ سے ان میں آپس میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ صرف اور صرف اس شخص کی باتیں ہوتی ہیں۔ وہ عاملین یہ اس لیے کرتے ہیں کہ ان کی دکان داری مضبوط ہو اور ایسے لوگوں کے پاس عورتیں ہی پھنستی ہیں۔

اسی طرح کے لوگوں کے پاس جانے سے شریعت نے روکا ہے کہ نیک لوگ غیر شرعی جھاڑ پھونک نہیں کرواتے یعنی جادو وغیرہ کے ذریعے علاج و تعویذ دھاگہ نہیں کرواتے بلکہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہوئے صرف بزرگانِ دین سے ہی رجوع کرتے ہیں جو کہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیض، مدد اور طاقت سے دعا، علاج، دم اور تعویذ

www.HaqWaliSarkar.com

دھاگہ کرتے ہیں۔اس لئے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جھاڑ پھونک (دم) میں حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو(مسلم)۔

لہٰذا امراض ومسائل کے روحانی علاج مثلاً دعا، دم، تعویذ ودھاگہ وغیرہ کیلئے صرف اور صرف حضرات اولیاء کرام یا علماء کرام کے پاس ہی جائیں۔اگر وہ میسر نہ ہوں تو کسی ولی اللہ کے مزار پر حاضری دیا کریں اور وہاں پر اپنے امراض ومسائل کیلئے اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں دعا اور استغفار کیا کریں۔

اس کے علاوہ ایک اور اہم بات کہ بعض لوگ حضرات اولیاء کرام یا ان سے محبت رکھنے والے لوگوں سے دعا یا دم وتعویذ دھاگہ کروانے کو بالکل غلط بلکہ شرک سمجھتے ہیں حالانکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی بار دم کروانے کا حکم فرمایا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے گھر میں ایک لڑکی تھی جس کے چہرے پہ زردی تھی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے دم کراؤ کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے(متفق علیہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوتے تو اپنے پر تعوذ کی آیات دم کرتے اور اپنا ہاتھ وہاں پھیرتے اور جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ بیماری ہوئی جس میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وہی دعائیں دم کرتی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دم کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پھیرتی (متفق علیہ)۔

اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کی ایک جماعت کسی گھاٹ پر گزری جس میں ایک سانپ یا بچھو کا ڈسا ہوا تھا تو گھاٹ والوں میں سے ایک شخص ان کے پاس آ کر بولا کہ کیا تم میں سے کوئی دم کرنے والا ہے کیونکہ گھاٹ میں ایک شخص بچھو یا سانپ کا کاٹا ہوا ہے۔اس پر صحابہ کرام میں سے ایک صاحب کچھ

www.HaqWaliSarkar.com

بکریوں کی شرط پر چلے گئے اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ پس وہ صاحب اپنے ساتھیوں کے پاس کچھ بکریاں لائے۔ بعض صحابہ کرام نے ناپسند کیا اور وہ بولے کہ تم نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے، یہاں تک کہ وہ اصحاب مدینہ منورہ آئے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں صاحب نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یقیناً اجرت لینے کی سب سے زیادہ لائق کتاب اللہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ تم نے ٹھیک کیا، (بکریاں) بانٹ لو اور اپنے ساتھ ہمارا حصہ بھی رکھو (بخاری)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جھاڑ پھونک سے منع فرمایا جس میں شیطان سے مدد لی جاتی تھی یا شرک کیا جاتا تھا لہٰذا جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو دم اور جھاڑ پھونک سے منع فرمایا کیونکہ بعض لوگ زمانہ جاہلیت میں دم کرتے یا کرواتے تھے تو بعض صحابی جو کہ زمانہ جاہلیت میں مختلف منتروں کے ذریعے دم، جھاڑ پھونک کرتے تھے حاضرِ خدمت ہوئے اور مسئلہ عرض کیا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو تم پڑھتے ہو میرے سامنے پیش کرو۔ جب انہوں نے وہ منتر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کیے تو ان کو سن کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم اس میں حرج نہیں دیکھتے یعنی اس منتر میں کوئی شرکیہ یا توکل کے خلاف لفظ نہیں ہے لہٰذا تم میں سے جو اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے وہ اسے نفع پہنچائے کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (شرکیہ وشیطانی) دم پھونک سے منع فرمایا تو عمرو ابن حزم رضی اللہ عنہ کے گھر والے آ گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے پاس دم ہے جسے ہم بچھو کے کاٹنے پر دم کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم اس میں حرج نہیں دیکھتے، تم میں سے جو اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے وہ اسے نفع پہنچائے (مسلم)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جاہلیت میں جھاڑا کرتے تھے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے سامنے پیش کرو، جھاڑ پھونک (دم) میں حرج نہیں جب تک اس میں

www.HaqWaliSarkar.com

شرک نہ ہو (مسلم)۔

پس آپ خود سوچیئے کہ جو شخص قرآنی آیات یا اسماء پاک یا روحانی توجہ سے علاج و دعا کرے تو وہ کیسے غلط ہو سکتا ہے۔ اس لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود فرما دیا کرتے تھے کہ اسے دم کرواؤ کیونکہ اسے نظر لگی ہے۔ پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ جب روحانی علاج یا دم وغیرہ کروانا ہو تو عاملوں یا جادوگروں یا خلافِ شریعت چلنے والے دنیادار پیروں کے پاس جانے کی بجائے حضرات اولیاء کرام اور صاحبِ شریعت اور نیک لوگوں کے پاس جائیں۔ اللہ سبحانہ تقدس تمام امت مسلمہ کے مردوں اور بالخصوص عورتوں کو عاملوں اور جادوگروں کے فتنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

رزقِ حلال

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ہر امت کا کوئی فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے (ترمذی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس بندے کو حرام غذا دی گئی وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا (بیہقی)۔

کسی بزرگ سے دین کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ دس میں سے نو حصے دین یہ ہے کہ رزق کو حلال طریقے سے کمایا جائے، حلال اور اچھے طریقے سے کھایا اور استعمال کیا جائے اور حلال اور جائز جگہوں پر خرچ کیا جائے اور باقی دین کا ایک حصہ باقی چیزوں سے پورا کرو۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کے مطابق جسم کا جو حصہ حرام مال سے پرورش پاتا ہے وہ جہنم میں جائے گا اور حرام مال کمانے اور استعمال کرنے والوں کی عبادات اور دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کیلئے مکمل رزقِ حلال کمانے والا ہوگا وہ آخرت میں نبیوں کا قرب حاصل کرے گا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

سچا اور امانت دار تاجر (آخرت میں) پیغمبروں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ

www.HaqWaliSarkar.com

ہوگا (دارمی، ترمذی، دارقطنی)۔

اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

لوگوں میں ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ انسان پرواہ نہ کرے گا کہ مال کہاں سے لیا، حلال (ذرائع) سے یا حرام سے (بخاری)۔

یعنی لوگ یہ نہیں سوچیں گے کہ ہمارے پاس آنے والا مال حلال ہے یا حرام ہے اور بس اندھوں کی طرح مال کمانے اور اسے حاصل کرنے کے چکر میں لگے رہیں گے چاہے اس کے لیے ان کو دھوکہ دہی کرنا پڑے، چاہے رشوت لینی پڑے، چاہے کسی کا مال کھانا پڑے، چاہے چوری کرنی پڑے اور چاہے اپنے ہی بھائی اور ماں باپ کا مال ہی کیوں نہ کھانا پڑے کہ جائیداد میں زیادہ سے زیادہ حصہ کھانے کے چکر میں بھائی بھائی آپس میں گہرے دشمن بن جاتے ہیں اور بھائی بھائی پر ظلم وستم کرتا ہے اور اس کو محتاج وفقیر بنا دیتا ہے۔

جب بندہ حرام طریقے سے رزق کماتا ہے تو نہ صرف اپنا بلکہ ان تمام لوگوں کی بربادی کا باعث بھی بنتا ہے جو اس کے مال سے کھاتے پیتے اور استعمال کرتے ہیں یعنی اس کے ماں باپ، بیوی اور بچے کہ وہ شخص ان سب کو رزقِ حرام کھلا کر ان سب کے لئے جہنم کے دروازے کھولتا ہے۔ لہٰذا حرام کمانے سے بچیں اور گھر کی عورتوں کو بھی چاہیے کہ وہ اس بات میں مردوں کی مدد کریں اور ساتھ دیں کہ ان کا بھی اس معاملے میں بہت اہم کردار ہوتا ہے کیونکہ جتنی بھی حلال کمائی ہے اس میں اگر خواتین گزارا کرلیں اور اپنی خواہشات اور نمود ونمائش اور فیشن اور لباس وزیورات کی تکمیل کیلئے مردوں کو زیادہ مال کے لئے مجبور نہ کریں تو اکثر مرد حرام کمانے سے محفوظ رہیں گے ورنہ ان مردوں کے ساتھ وہ عورتیں بھی گناہ گار ہوں گی۔

ایک شخص دوسرے کو سمجھانے لگا کہ حرام کیوں کماتے ہو؟ تو وہ کہنے لگا کہ میری بیوی کہتی ہے کہ مجھے اور روپے لا کر دو ورنہ میں تمہارے ساتھ نہیں رہوں گی اور گھر چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔ اس نے پوچھا کہ گھر میں کھانے پینے کیلئے پیسے نہیں ہوتے؟ وہ کہنے لگا کہ گھر کے اخراجات تو پورے ہوجاتے ہیں مگر میری بیوی اور بچوں کو فضول خواہشات، نمود ونمائش، فیشن کی بیماری ہے اور خاندان کی ہر شادی میں جانے کیلئے ہر بار نئے کپڑے اور جوتے درکار ہوتے ہیں جو کہ

www.HaqWaliSarkar.com

میری کمائی اور تنخواہ میں پورے نہیں ہوتے، اس لئے اپنے گھر اور بچوں کیلئے رزقِ حرام کماتا ہوں۔ لہٰذا مسلمان عورتوں کو چاہیے کہ وہ اس بات کا دھیان رکھیں کہ اگر ہم اپنے شوہر کی تنخواہ یا کمائی پر صبر نہیں کریں گی اور پھر زیادہ سے زیادہ چیزوں کا مطالبہ کرتی رہیں گی تو پھر لازماً ہمارے شوہر حرام کمائی کی طرف دھیان کریں گے جس کی وجہ سے آپ خود بھی گناہ گار ہوں گی اور آپ کی اولاد حرام رزق کھانے کی وجہ سے جہنم میں جائے گی بلکہ آپ کا فرض ہے کہ اگر آپ کا شوہر یا والد یا بھائی یا بیٹا حرام طریقے سے رزق کماتا ہے تو محبت بھرے انداز اور اچھے طریقے سے ان کو رزقِ حرام کمانے سے منع کرنے کی بار بار کوشش کریں۔ اللہ سبحانہ تقدس ہم سب کو رزقِ حلال کمانے اور رزق حلال کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

سود لینا اور دینا

اللہ سبحانہ تقدس نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا کہ

اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو، پھر اگر تم نہ چھوڑو گے تو اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے جنگ کے لیے خبردار (تیار) ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو، نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ اور نہ تمہیں نقصان ہو (سورۃ البقرۃ۔ آیت 278، 279)۔

اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

سود (کا گناہ) ستر درجے ہے اور ان میں سب سے کم درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے (ابن ماجہ، بیہقی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

سود کا ایک درہم جس کو جان بوجھ کر کوئی کھائے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت (گناہ) ہے (احمد، دارقطنی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

مزید ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ

سود لینے والے اور سود دینے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور یہ فرمایا کہ وہ سب برابر ہیں (مسلم)۔

کہ سود لینے والے اور سود دینے والے اور اس کے گواہوں اور اس کا کاغذ تک لکھنے والوں پر لعنت فرمائی گئی ہے لہٰذا سود ایک لعنت ہے اور ہمارے معاشرے میں اس کی ہوا بہت تیز ہو رہی ہے اور اکثر لوگ اس میں قباحت نہیں سمجھتے یا اس کے گناہ اور نقصانات سے واقف نہیں ہوتے اور لاعلمی میں اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بینکوں کا تقریباً زیادہ نظام سودی ہے اور اس کو کاروبار بتا کر اور سمجھا کر لوگوں کو مطمئن کرتے ہیں بلکہ پوری دنیا میں قرضوں کو دینے کا نظام سودی ہے کہ غریب ملکوں کو یہ قرض دیا جاتا ہے اور پھر ان ملکوں کا خون نچوڑا جاتا ہے اور ان کی معیشت کو تباہ و برباد کر دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اکثر قرض دینے والے مال دار لوگ سود پر لوگوں کو قرض دینے کا کاروبار کرتے ہیں کہ جب لوگ کسی مالی پریشانی میں پھنسے ہوتے ہیں تو سود پر قرض لے لیتے ہیں اور یہ ایسے ہی ہے کہ کسی کی ٹانگ پر زخم ہو اور زخم کی پریشانی سے بچنے کیلئے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے کوئی بے وقوف اپنی ٹانگ ہی کاٹ ڈالے اور پھر بعد میں ساری زندگی محتاج رہے۔ حالانکہ ہونا تو یوں چاہیے تھا کہ اگر ٹانگ پر زخم ہے تو اس کا علاج کروائے اور آرام نہ بھی آئے تو اس کی تکلیف کو برداشت کرے کہ یہ تکلیف ٹانگ کاٹنے کی تکلیف اور ٹانگ کے بغیر زندگی گزارنے سے بہت آسان اور کم ہے۔

دنیا میں اس کا نقصان یہ ہے کہ جو سود پر قرض لے گا اس کا کاروبار اور رزق تباہ و برباد ہو کر ہی رہے گا اور یہ بات یاد رکھیں کہ اگر آپ نے سود پر قرض لیا تو آپ کا کاروبار، آپ کا سرمایہ اور آپ کی جائیداد سب کچھ برباد ہو جائے گا اور آپ کو سمجھ بھی نہ آئے گی۔ ہاں اگر آپ کو دنیا میں کوئی ایسے لوگ نظر آئیں جو سود میں مبتلا ہوں اور پھر بھی ان کا سرمایہ تباہ و برباد نہیں ہوتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ان پر اللہ سبحانہ تقدس کا غضب اور جلال ہے اور وہ اللہ سبحانہ تقدس کی سخت ترین پکڑ میں ہیں کہ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ

اللہ سود کو نابود (گھٹاتا ہے) اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ

www.HaqWaliSarkar.com

سبحانہ تقدس کسی ناشکرے گناہ گار کو دوست نہیں رکھتا (سورۃ البقرۃ۔آیت 276)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

سود سے بظاہر اگرچہ مال زیادہ ہو مگر نتیجہ یہ ہے کہ

مال کم ہوگا (احمد، ابن ماجہ، بیہقی)۔

میرے مرشد اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالی شان ہے کہ

جو شخص سود لیتا یا دیتا ہے تو اس

پر آخرت کے عذاب کے علاوہ دنیا میں اس کا کاروبار اور رزق اور جائیداد تباہ و برباد ہو جاتی ہے اور اگر کسی ایسے شخص کو دیکھیں کہ سود کے باوجود اس کا مال، کاروبار تباہ و برباد نہیں ہوتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہے اس پر اللہ سبحانہ تقدس کا بے حد غضب اور ناراضگی ہے اور وہ استدراج (ڈھیل) میں ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس جب کسی پر بہت زیادہ غضب ناک ہوتا ہے تو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔

جو لوگ سود پر قرض لیتے ہیں تو ان کو لگتا ہے کہ وہ قرض اتار پائیں گے لیکن ایسا نہیں ہوتا بلکہ ان کا کاروبار تباہ و برباد ہونا شروع ہو جاتا ہے اور ان کا رزق تنگ ہونا شروع ہو جاتا ہے اور وہ قرض تو دور کی بات سود بھی ادا نہیں کر پاتے اور یوں سود بڑھتا جاتا ہے اور پھر رزق اتنا تنگ ہو جاتا ہے کہ گھر کے اخراجات اور روٹی بھی پوری نہیں ہوتی۔ اس مقام پر پہنچ کر دو صورتیں ہوتی ہیں، اگر تو اس کے پاس کوئی جائیداد یا سونا وغیرہ ہو تو وہ سارا کچھ بیچ کر خلاصی پالے گا مگر اپنی جائیداد سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اور دوسری صورت یہ کہ اگر کوئی ایسی چیز نہیں کہ بیچ کر اس خباثت سے نجات حاصل کر سکے تو پھر وہ لوگوں سے بھاگتا اور چھپتا رہتا ہے جس سے بچوں کی تعلیم بھی رک جاتی ہے اور بعض اوقات تو شہر تک چھوڑنا پڑتا ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس ہم سب کو سود کی لعنت سے محفوظ فرمائے اور کسی بھی طرح اس میں شامل ہونے سے بچا کر رکھے۔ آمین!

رزق کا احترام

www.HaqWaliSarkar.com

حدیثِ پاک میں ہے کہ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان میں تشریف لائے تو روٹی کا ٹکڑا نیچے پڑا ہوا دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پکڑا اور پھر صاف کیا اور اسے کھالیا اور ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اچھی چیز (روٹی) کا احترام کرو کہ یہ چیز (روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کر نہیں آئی (ابن ماجہ)۔

اکثر جگہ دیکھا جاتا ہے کہ رزق کا احترام نہیں کیا جاتا اور کھانے پینے کی اشیاء کو زمین پر اور نالیوں میں پھینک دیا جاتا ہے۔ ہمارا تکبر اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے مطابق اپنے کھانے کے برتن کو اچھی طرح صاف کریں تاکہ برتن میں بچا ہوا کھانا برتن کو دھوتے وقت نالیوں میں نہ جائے یا ہم کھانے پینے کی اشیاء کو زمین پر یا کوڑا دان میں پھینک دیتے ہیں اور اس طرح کرنے سے رزق سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔ خود سوچئے کہ جس رزق میں آپ برکت کی دعا کرتے ہیں اسی رزق کو آپ گندگی میں پھینک دیتے ہیں تو پھر بھلا برکت کیسے ہوگی؟ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے رزق میں برکت ہو تو حتی الامکان کوشش کریں کہ اپنے ہاتھوں سے اور اپنے گھروں میں رزق کی بے حرمتی ہونے سے بچائیں۔

ہمیں چاہیے کہ اس رزق کی قدر کریں کہ گندم کا ایک دانہ تیار ہونے میں قدرت کے تین سو ساٹھ خزانے خرچ ہوتے ہیں یعنی قدرت کے تین سو ساٹھ مراحل میں سے گزر کر گندم کا دانہ تیار ہوتا ہے اور اسی طرح سبزیاں، پھل اور دیگر کھانے پینے کی چیزیں ہیں تو اللہ سبحانہ تقدس کی عطا کردہ نعمتوں کو ایک محبوب اور قیمتی تحفہ جانیں۔ لہٰذا جب کھانا کھائیں تو اپنی پلیٹ کو اس طرح صاف کریں کہ ایک ذرہ برابر کھانا بھی برتن میں باقی نہ رہے تاکہ نالیوں میں جانے سے بچ جائے، اس لیے سنت طریقہ ہے کہ اپنے کھانے کے برتن کو اچھی طرح صاف کرلیں اور مزید یہ کہ اس میں پانی ڈال کر اچھی طرح صاف کرلیں تاکہ ایک ذرہ بھی ضائع نہ ہو بلکہ یہاں تک فرمایا کہ کھانے کے بعد اپنی انگلیاں بھی اچھی طرح چاٹ لینی چاہییں تاکہ ہاتھوں میں جو کھانے کے ذرات لگے ہوں وہ بھی ضائع نہ ہوں کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو شخص برتن چاٹ لیتا ہے اور انگلیاں چاٹ لیتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اسے دنیا اور آخرت میں سیر

www.HaqWaliSarkar.com

کرے گا (یعنی وہ دنیا اور آخرت میں بھوکا پیاسا نہیں رہے گا) (طبرانی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو شخص کھانے کے بعد برتن کو چاٹ لے گا تو وہ برتن اس کے لیے استغفار کرے گا (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)۔

مزید ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

شیطان تمہارے ہر کام میں حاضر ہو جاتا ہے اور کھانے کے وقت میں حاضر ہو جاتا ہے لہٰذا اگر کسی شخص سے لقمہ گر جائے اور اس پر کچھ لگ جائے تو صاف کر کے کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور جب کھانے سے فارغ ہو تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے (مسلم)۔

اور اگر چھوٹے بچے کھانا کھانے کے دوران کھانا وغیرہ زمین پر گرا کر ضائع کر دیں تو اس کو بھی گندی جگہ پر نہ گرائیں بلکہ اس کو گھر کی چھت وغیرہ یا ایسی جگہ پر رکھ دیں جہاں سے جانور یا پرندے وغیرہ کھا سکیں کہ یوں رزق کی بے حرمتی سے بھی بچ جائیں گے اور جانوروں و پرندوں کو کھلانے کا ثواب بھی مل جائے گا۔ اس کے علاوہ اسی طرح روٹی یا پھل وغیرہ اور دیگر کھانے پینے کی چیزوں میں بھی بے حد احتیاط کریں۔ اس معاملے کی زیادہ احتیاط عورتوں کو کرنی چاہیے کیونکہ عورتیں ہی گھروں کا انتظام سنبھالتی ہیں۔

آج لوگوں کی کمائی تو بہت ہے لیکن اس کمائی میں برکت نہیں ہے اور آپ اکثر لوگوں سے یہ سنیں گے کہ مال تو بہت آتا ہے لیکن پتہ ہی نہیں چلتا کہ کیسے خرچ ہو جاتا ہے، یہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ ان کے رزق میں برکت نہیں ہوتی۔ ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ وہ کاروبار فرماتے تھے اور ان کا کاروبار بہت ہی بڑھتا گیا اور بہت مال ہو گیا۔ انہوں نے کسی اور بزرگ سے کہا کہ آپ کوئی ایسی دعا کریں کہ میرا کاروبار کم ہو جائے کہ مجھے اتنے زیادہ مال کی ضرورت نہیں ہے تو انہوں نے فرمایا کہ تم ایسے کرو کہ چلتے ہوئے اونٹ پر جوار کی روٹی کھاؤ۔ لہٰذا انہوں نے ایسا ہی کیا اور جب وہ لقمہ توڑتے تو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نیچے گر پڑتے اور وہ اونٹ کو روکتے اور بٹھاتے اور پھر ادب سے وہ ٹکڑے اٹھا کر رکھ لیتے۔ پھر

www.HaqWaliSarkar.com

وہ اونٹ پر بیٹھتے اور پھر چلتے ہوئے اونٹ پر لقمہ توڑتے اور ہر بار اونٹ سے اتر کر وہ ٹکڑے اٹھاتے۔ کچھ عرصہ بعد ان کا کاروبار پہلے سے بھی کئی گنا زیادہ بڑھ گیا۔ وہ پھر اسی بزرگ کے پاس گئے اور شکایت کی تو وہ بڑے حیران ہوئے اور پوچھنے پر انہوں نے روٹی کھانے کا سارا واقعہ بتایا کہ کس طرح ہر لقمہ توڑتے وقت میں نیچے اتر کر روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اٹھاتا تھا۔ وہ بزرگ فرمانے لگے کہ یہی وجہ ہے کہ تم نے رزق کا اس قدر احترام کیا تو تمہارا کاروبار مزید بڑھ گیا اور میں نے تمہیں اس لیے چلتے ہوئے اونٹ پر روٹی کھانے کو کہا تھا کہ جب تم جوار کی روٹی کا ٹکڑا توڑو گے تو لازمی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے زمین پر گریں گے اور تم اونٹ پر بیٹھے ہونے کی وجہ سے وہ ٹکڑے نہیں اٹھاؤ گے تو تمہارے ہاتھ سے رزق کی بے حرمتی کی وجہ سے تمہارے کاروبار سے برکت ختم ہو جاتی تھی مگر تم نے کمال احترام کیا اور ہر لقمہ پر اتنی تکلیف اور دقت برداشت کر کے وہ ذرے اٹھائے اس لیے تمہارے رزق میں مزید برکت اور اضافہ ہو گیا۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم رزق کا بے حد احترام کریں اور کھانے پینے کی نعمتوں کو ضائع مت کریں اور گندگی والی جگہوں پر نہ پھینکیں اور جو اشیاء ضائع یا خراب ہو جائیں تو ان کو جانوروں اور پرندوں کو کھلا دیں۔ جب ہم رزق اور کھانے پینے کی اشیاء کا احترام کریں گے تو ہمارے رزق میں خود بخود برکت پیدا ہونی شروع ہو جائے گی۔ اللہ سبحانہ تقدس ہم سب کو رزق کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

دنیاوی محبت

میڈیا میں فلموں، ڈراموں اور گانوں کی وجہ سے ہماری نئی نسل میں سے اکثر افراد کا دھیان دنیاوی ہوس اور محبت کی طرف بڑھتا جا رہا ہے اور لڑکوں کی اور لڑکیوں کی محفلوں میں اکثر صرف دنیاوی محبت اور ہوس کا ذکر نمایاں ہوتا ہے وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ لڑکے اور لڑکی کی محبت ہی اس دنیا کی سب سے زیادہ اہم، سب سے زیادہ لذت دار، سب سے زیادہ سکون دینے والی چیز ہے اور اس کے برعکس جو لڑکا یا لڑکی حقیقت پسند ہو اور اس کے خلاف ہو تو وہ فضول اور بیکار انسان تصور کیا جاتا ہے۔ لڑکا اور لڑکی کی محبت کو نہ صرف درست خیال کیا جاتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ میڈیا اور اس سے

www.HaqWaliSarkar.com

اثر انداز افراد یہ بھی سکھاتے ہیں کہ اس محبت کی خاطر ماں، باپ، بہن، بھائی، رشتہ دار حتیٰ کہ دین کو بھی ٹھکرانا پڑے تو کوئی پرواہ نہیں اور بے انتہا غلاظت اور خباثت یہ کہ شادی شدہ مرد اور عورت بھی کسی سے پیار کر کے اپنے بچوں تک کو بھی ٹھکرا دے تو یہی اصل زندگی اور آزادی ہے۔ اس معاملہ میں بھی میڈیا ہی سب سے اہم کردار ادا کر رہا ہے کہ فلموں اور ڈراموں کے ذریعے لوگوں کو اس لڑکا اور لڑکی کی محبت کی طرف راغب کرنے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے اور اس کو زندگی کا سب سے اہم اور خوبصورت مقصد بتایا جاتا ہے۔ اس میڈیا کے دکھائے گئے گندے، فحش اور بے حیا مناظر کو دیکھ دیکھ کر ہماری نئی نسل بالکل تباہ و برباد ہو کر رہ گئی ہے اور بجائے اس کے کہ نوجوان نسل کی صلاحیتیں ملک و معاشرہ سنوارنے اور گھر اور عزیز و اقارب کی بہتری کیلئے خرچ ہوں وہ زیادہ تر اس بے حیائی کی نذر ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھیں کہ ہماری نوجوان نسل کی سب سے قیمتی اور صلاحیتوں والی عمر جس میں وہ ایک کامیاب اور کارآمد شخص بن سکتے ہیں اور دین کے لیے اور اپنے ملک کے لیے اور اپنے خاندان کے لیے کچھ کر سکتے ہیں اس کو لڑکے لڑکیوں کی محبت اور بے حیائی اور فحاشی کے چکر میں ضائع کر دیتے ہیں اور معاشرے میں ایک بیکار انسان ثابت ہوتے ہیں۔

ایک گھر میں بالکل سکون ہوتا ہے مگر اچانک اس گھر کے ایک نوجوان لڑکے یا لڑکی کو کسی سے ناجائز تعلق ہو جاتا ہے حالانکہ وہ محبت نہیں بلکہ صرف شہوت ہوتی ہے جس کو پورا کرنے کا اس کو ایک ذریعہ مل جاتا ہے لیکن شیطان مسلسل شہوت اور ہوس پوری کروانے کے باوجود اس کو یہ احساس دلائے رکھتا ہے کہ تمہیں کائنات کی سب سے حسین چیز یعنی محبت ہو گئی ہے اور اس میں اس کو اتنا پاگل کر دیتا ہے کہ آہستہ آہستہ گھر والوں اور ماں باپ کا گستاخ اور بے ادب ہو جاتا ہے اور بعض اوقات تو اولاد ماں باپ سے گالی گلوچ اور مار پیٹ بھی شروع کر دیتی ہے کیونکہ ماں باپ اس بات کے قائل نہیں ہوتے۔ بعض نوجوان ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کو شہوت پوری کرنے کا موقع میسر نہیں آتا یا وہ اس کی ہمت نہیں کر پاتے تو وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ محبت ہوس اور شہوت نہیں ہے بلکہ محبت ہے اور پھر اپنی اس کیفیت کو درست ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ یہ بھی ایک فتنہ ہی ہے اور جو لوگ ایسی کیفیت میں مبتلا ہوتے ہیں اور ان کی اگر بعد میں جب کسی دوسری جگہ شادی ہو جاتی ہے تو لڑکی اپنے شوہر کے ساتھ اور لڑکا اپنی بیوی کے ساتھ مطمئن اور محبت والی زندگی نہیں گزار پاتا اور زندگی اذیت ناک گزرتی ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

اس معاملے میں لڑکیاں بے وقوف بنتی ہیں کیونکہ نقصان انہی کا ہوتا ہے اور انہی کی عزت اور زندگیاں برباد ہوتی ہیں اور پھر وہ ساری زندگی رو کر اور اس غم میں گزارتی ہیں۔ اس لئے لڑکیوں کو چاہیے کہ لڑکوں کے ہاتھوں بے وقوف نہ بنیں اور اپنی زندگی، جذبات اور عزت برباد نہ کریں۔ اول تو زیادہ تر ایسی محبت کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ لڑکا لڑکی سے اپنی شہوت اور ہوس پوری کرتا رہتا ہے کہ دونوں یا تو زنا کرتے رہتے ہیں یا زنا کے راستے پر چلتے رہتے ہیں یعنی ایک دوسرے کو ہاتھ لگانا یا جسم لگانا، بوس و کنار کرنا یا بے حیائی والی باتیں کرنا اور دونوں صورتوں میں ان کا شمار زانیوں میں ہوتا ہے اور جب لڑکی شادی کی بات کرتی ہے تو لڑکا کسی بہانے سے ٹالتا رہتا ہے اور پھر کسی بات پر جھگڑ کر چھوڑ کر چلا جاتا ہے کیونکہ وہ صرف پیار کے نام پر اپنی شہوت اور ہوس پوری کر رہا ہوتا ہے۔ وہ یہ جانتے ہوئے کہ یہ لڑکی مجھ سے بغیر شادی کے حرام کاری اور بے غیرتی کر رہی ہے تو بھلا اس کو کیسے اپنی بیوی بنانے پر رضامند ہوگا کیونکہ بری اور بدکار عورتیں صرف لوگوں کو گھر سے باہر اچھی لگتی ہیں لیکن گھر کے اندر کبھی بری عورت کو کوئی پسند نہیں کرتا، مگر یہ بات لڑکی کو تب سمجھ آتی ہے کہ جب شادی کے اصرار کرنے پر لڑکا چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

دوسرا یہ کہ اس سے آگے بات بڑھ بھی جائے یعنی لڑکا اور لڑکی اپنے گھر والوں کو اصرار کریں کہ ہم وہیں شادی کریں گے تو دونوں گھروں میں لڑائی جھگڑے اور فتنہ و فساد پیدا ہو جاتا ہے اور بے شمار نقصانات کے بعد بھی کچھ بات نہیں بن پاتی۔ تیسرا یہ کہ اگر جھگڑا کر کے دونوں کے گھر والے ان کی شادی کروا بھی دیں تو کچھ ہی عرصہ کے بعد دونوں کی محبت نفرت میں بدل جاتی ہے اور نتیجہ طلاق کی صورت میں نکلتا ہے کیونکہ محبت کی شادیوں میں زیادہ تر طلاق ہی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس جو شادی ماں باپ اپنی مرضی سے کروائیں وہ محبت کی شادیوں سے بہت ہی بہتر رہتی ہیں اور کامیاب اور باعثِ برکت ہوتی ہیں۔

لہٰذا میڈیا کی دکھائی گئی اس گندگی اور بے حیائی سے متاثر ہونے کی بجائے ہوش کیجیے اور اپنی محبت کے جذبات سنبھال کر رکھیے۔ اگر محبت کرنی ہے تو ضرور کریں مگر لڑکا اپنی بیوی کے ساتھ اور لڑکی اپنے شوہر کے ساتھ کرے اور دل کھول کر کرے اور جس قدر زیادہ مرضی کرے مگر وہاں پر بے شمار لوگوں کے سمجھانے کے باوجود بھی اور دین کے تقاضوں کے باوجود بھی میاں بیوی کو ایک دوسرے سے محبت کرنا، ایک دوسرے کا خیال رکھنا، ایک دوسرے سے درگزر کرنا اور

www.HaqWaliSarkar.com

ایک دوسرے کیلئے قربانی دینا ایک مصیبت لگتا ہے کیونکہ شیطان اور نفس حرام کی طرف رغبت دلاتا ہے اور اس طرف جانے کے ہزاروں راستے دکھاتا ہے اور حلال سے روکتا ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس ہماری نوجوان نسل کو شہوت پرستی اور ناپاک محبت سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

بے حیائی

پچھلے چند سالوں میں بے حیائی و فحاشی مسلمانوں میں جس قدر بڑھی ہوئی ہے اس کی مثال نہیں ملتی اور اس کی سب سے بڑی وجہ میڈیا، کیبل، فلمیں، گانے، انٹرنیٹ اور موبائل ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ فرمایا تھا کہ ایک وقت ایسا ہوگا کہ گھر گھر میں ناچ گانا ہوگا تو حضرات صحابہ کرام بڑے حیران ہوئے کہ یہ کس طرح ممکن ہوگا؟ لیکن دیکھیں کہ آج گھر گھر میں ننگے سے ننگا ناچ گانا دیکھا جاتا ہے اور فحش ترین ننگے مناظر دیکھے جاتے ہیں بلکہ طوائف خانوں میں جا کر بھی انسان اس قدر زیادہ کھل کر وہ بے حیائی اور گندگی نہیں دیکھ سکتا جو تفریح اور آزادی کے نام پر اکثر گھروں میں نوجوان نسل اس بے حیائی اور گندگی کو بڑے ہی آرام سے شب و روز دیکھتی ہے اور اس بے حیائی و فحاشی نے ہمارے معاشرے، ہمارے گھروں کی زندگی اور ہماری نسلوں کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔

بعض لوگوں کے نزدیک گندے سے گندے مناظر فلموں اور میڈیا میں دیکھنا، ایک دوسرے سے بے حیائی اور فحاشی کی باتیں کرنا، مشت زنی اور زنا وغیرہ میں مبتلا ہونا، عورتوں اور مردوں سے ناجائز تعلقات رکھنا اور فیشن کے نام پر عورتوں کا زیادہ سے زیادہ ننگے اور بے حیا لباس پہننے کی کوشش میں لگے رہنا کوئی معمولی سا بھی عیب نہیں بلکہ لطف، تفریح اور آزادی ہے لیکن درحقیقت یہ انسان کی آزادی نہیں ہے بلکہ شیطان کے جال میں قید ہے اور آزادی تو اصل میں شیطان اور شیطانیت کی ہے۔ آج غیر مسلموں کی بڑی تعداد آزادی کے نام پر اور بالخصوص عورتوں کی آزادی اور حقوق کے نام پر عورتوں کو دین سے متنفر کر کے بے حیائی و فحاشی اور جنسی بے راہ روی کو بڑی تیزی کے ساتھ فروغ دینے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس کے لیے عورت کو یہ بات سمجھائی جا رہی ہے کہ اگر تم اپنے خالق اللہ سبحانہ تقدس اور اپنے نبی

www.HaqWaliSarkar.com

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات اور رضا پر چلتے ہوئے بے حیائی وفحاشی سے منہ موڑ کر باپردہ زندگی گزاروگی اور زنا اور بے حیائی جیسی چیزوں سے مکمل اجتناب کروگی اور اپنی زندگی میں اپنے شوہر کی تابعداری کروگی اور بچے پیدا کروگی تو تم مظلوموں اور قیدیوں کی طرح اور جانوروں جیسی زندگی بسر کروگی حالانکہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اس امت کے آخر زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو اونچی اونچی سواریوں پر سوار ہوں گے یہاں تک کہ وہ مسجدوں کے دروازوں پر آئیں گے، ان کی عورتیں ایسا لباس پہنیں گی کہ وہ ننگی ہوں گی (یعنی عریاں لباس یا اتنا باریک لباس کہ جسم نظر آئے) (حاکم)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

دو گروہ جو کہ دوزخی ہیں ابھی وہ ظاہر نہیں ہوئے۔ ایک گروہ حکام کا ہے جن کے ساتھ کوڑے ہوں گے اور وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسرا گروہ ان عورتوں کا ہوگا جو کہ لباس بھی پہنے ہوں گی مگر پھر بھی ننگی ہوں گی۔ وہ عورتیں مردوں کے دل اپنی طرف مائل کریں گی اور اپنے دل مردوں کی طرف مائل کریں گی۔ ان کے سر کے بال یوں ہوں گے جیسے بختی اونٹ کی کوہان ہوتی ہے اور ایسی عورتیں جنت کی خوشبو بھی نہ پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو دور دور تک پہنچتی ہے (مسلم)۔

مزید ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

کسی قوم میں بے حیائی اس وقت تک عام نہیں ہوتی جب تک وہ اعلانیہ طور پر انہیں نہیں کرتے اور اس وقت ان کے درمیان طاعون اور مختلف طرح کی بیماریاں عام ہو جائیں گی جو ان سے پہلے لوگوں میں نہیں تھیں (ابن ماجہ)۔

مزید ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

عورت جب پانچ نمازیں پڑھے اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے

www.HaqWaliSarkar.com

سے چاہے داخل ہوجائے (مشکوٰۃ)۔

مگر آج کی بعض مسلمان عورتیں اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کی تابعداری کو ایک مظلومانہ زندگی تصور کررہی ہیں اور یہود و نصاریٰ کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلنا اور اس کی پابندی کرنا اپنی آزادی سمجھ رہی ہیں حالانکہ دنیا میں کوئی بھی کبھی آزادی سے زندگی نہیں گزار سکتا کہ ہر کوئی کسی نہ کسی نظریات اور قانون کا پابند ہوتا ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ دین کی پابندی سے آزاد کرکے اس کو یہود و نصاریٰ اور نفس و شیطان کا پابند اور قیدی بنایا جارہا ہے۔ اس کی وجہ سے بے حیائی، فیشن میں زیادہ سے زیادہ ننگے ہونے کی خواہش، بے پردگی اور شوہر کی نافرمانی عورتوں کی زندگی کا سب سے اہم ترین اور سب سے حسین اور لطف و تفریح سے بھرپور حصہ بنتا جارہا ہے اور یہی شیطان اور یہود و نصاریٰ کی سب سے اہم اور بڑی خواہش ہے۔ آزادی کے اس نظریے کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں مشت زنی، لواطت اور زنا کی اتنی کثرت ہوچکی ہے کہ جس کا عام شخص تصور بھی نہیں کرسکتا اور زنا کی ان تمام صورتوں کی کثرت کی وجہ سے اب تو زنا کی سب سے بدترین صورت حال معاشرے میں پیدا ہوتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ ان میں سے پہلی یہ ہے کہ عورت عورت کے ساتھ اپنی شہوت پوری کرے گی اور حدیثِ پاک میں اس کو قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ارشاد فرمایا گیا ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ

یہ قربِ قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے کہ مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے (جنسی طور پر) لطف اندوز ہوں گی (دیلمی)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس تین آدمیوں کا لا الہ الا اللہ کہنے کی گواہی قبول نہیں فرماتا۔ پہلا قومِ لوط کا عمل کرنے اور کروانے والا (یعنی مرد کا مرد کے ساتھ بدفعلی کرنا)، دوسرا آپس میں بدکاری کرنے والی دو عورتیں اور تیسرا ظالم حکمران (دیلمی)۔

اور دوسری یہ کہ عورت شادی شدہ ہونے کے باوجود اور شوہر سے اپنی شہوت پوری کرنے کی سہولت کے باوجود

www.HaqWaliSarkar.com

بھی کسی اور مرد کی طرف راغب ہو اور اس سے شہوت اور ہوس پوری کرے اور زنا کرے اور ایسی حالت میں وہ یہ بھی بھول جاتی ہے کہ وہ ماں ہے لیکن وہ اپنے بچوں کو فراموش کر کے اس گندگی اور غلاظت میں مبتلا ہو جاتی ہے کہ معاشرے میں بے شمار واقعات ایسے بھی نظر آتے ہیں کہ شادی شدہ عورت کو کسی محلے دار یا گھر میں زیادہ آنے جانے والے سے محبت ہو گئی حالانکہ اس کا شوہر بھی اس کے پاس موجود ہوتا ہے جس سے وہ اپنی شہوت پوری کر رہی ہوتی ہے یا کر سکتی ہے مگر پھر بھی کسی اور مرد کی طرف راغب ہونا شروع ہو جاتی ہے اور وہ یہ نہیں سوچتی کہ اس کے ایسا کرنے سے اس کی اولاد کی زندگی کا کیا ہو گا اور ان پر کیا غلط اثرات پڑیں گے؟ دنیا میں محبت اور شفقت کا سب سے حسین روپ ماں کی صورت میں ہوتا ہے کہ اس سے زیادہ قربانی دینے والا اور پاکیزہ محبت کا رشتہ دنیا میں کوئی اور نہیں ہے مگر اب تو ایک عورت کی مامتا جو دنیا کی سب سے حسین اور خوبصورت ترین چیز ہے وہ بھی اس بے حیائی اور کمینے پن کا شکار ہو رہی ہے حالانکہ اکثر جانور کی ماں بھی اپنی شہوت پوری کرنے کی بجائے اپنے چھوٹے بچوں کی پرورش کرتی ہیں جب تک وہ خود مختار نہ ہو جائیں کیونکہ ان کے نزدیک اپنی شہوت پوری کرنے سے زیادہ ضروری بچوں کی نگہداشت ہوتی ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس عورتوں کو عقل عطا فرمائے کہ شیطان حرام کی طرف بے شمار راہیں اور اس پر چلنے کے بے شمار بہانے اور طریقے دکھاتا اور سمجھاتا ہے اور حلال کی طرف یعنی بیویوں کو اپنے شوہروں کے پاس جانے سے روکنے کے بے شمار راستے و بہانے اور طریقے ان کے ذہن میں ڈالتا رہتا ہے۔

اس بے حیائی اور فحاشی، بے پردگی اور میڈیا کی غلاظت اور گندگی کی وجہ سے بے حیائی اور فحاشی کی سب خباثتوں سے بڑھ کر بڑی خباثت اور گندگی بھی معاشرے میں بڑھتی ہوئی نظر آ رہی ہے کہ ایک گھر کے اندر رہنے والے لوگوں کے آپس میں ناجائز تعلقات پیدا ہو رہے ہیں اور حتیٰ کہ محرم رشتوں کا پاکیزہ تقدس بھی اس ناپاکی اور گندگی سے متاثر ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے کہ مرد اور عورت آپس میں محرم ہونے کے باوجود بھی زنا کی گندگی میں مبتلا ہو رہے ہیں اور بعض جگہ تو دنیا کا سب سے زیادہ تقدس والا رشتہ یعنی باپ اور بیٹی کا رشتہ بھی اس گندگی کی دلدل میں دھنستا ہوا نظر آتا ہے۔ ان تمام واقعات کا مشاہدہ ہم اپنے معاشرے میں اور ملنے جلنے والے افراد سے سنتے رہتے ہیں۔ اللہ سبحانہ تقدس ہم سب کو معاف فرمائے اور ہدایت عطا فرمائے اور باقی تمام امتِ مسلمہ کو ان گناہوں کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔

www.HaqWaliSarkar.com

اس بے حیائی اور فحاشی اور میڈیا کی وجہ سے ہمارے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں اور مردوں اور عورتوں کی توجہ اپنی شخصیت اور کردار سنوارنے اور اپنے گھر اور اپنے معاشرے اور اپنے ملک کو بہتر بنانے اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنے کی بجائے مکمل طور پر اپنی شہوت کو پورا کرنے اور اس کیلئے مختلف مواقع اور طریقے اور لوگ ڈھونڈنے میں خرچ ہوتی ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ بلکہ ایک تحقیق کے مطابق ستر فیصد ادویات ذہنی امراض کے لیے بنتی ہیں کہ لوگ ذہن کی مختلف قسم کی امراض میں مبتلا ہوتے ہیں اور میڈیکل ریسرچ کے مطابق سب سے زیادہ لوگوں کو ذہنی امراض SEX اور اس سے متعلقہ امور کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ جن میں شادی جلدی نہ ہونے کی وجہ ہے، مشت زنی اور زنا کی وجہ ہے، میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات درست نہ ہونے کی وجہ ہے، لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کی وجہ ہے، عورتوں کے ریپ کی وجہ ہے اور بے حیائی کے زیادہ قدردان ممالک میں جہاں جنسی آزادی ہے وہاں پر بار بار لڑکے یا لڑکی سے جنسی تعلق ختم ہونے کی وجہ ہے اور باپ کا اپنی بیٹی کے ساتھ اور بھائیوں کا اپنی بہن کے ساتھ ریپ کرنے کی وجہ ہے۔ ان سب کا ایک ہی مشترکہ حل ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق بچوں کے بالغ ہوتے ہی شادی کر دی جائے اور میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات اور گھریلو تعلقات بالکل درست رہیں تو ان مسائل پر کافی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ مردوں اور عورتوں میں شرعی پردہ نہ ہونے کے سبب آئے دن بچیاں گھروں سے لڑکوں کے ساتھ بھاگ جاتی ہیں جس کی وجہ ان کا لڑکوں کے ساتھ ملنا جلنا یا اکٹھے ہونا ہوتا ہے اور وہ کبھی سکول و کالج میں لڑکے اور لڑکیوں کی اکٹھی تعلیم کی صورت میں ہوتا ہے، کبھی محلے کے لڑکوں یا بھائی کے دوستوں کا گھر میں کھلا آنے جانے کی صورت میں ہوتا ہے، کبھی کسی رشتہ دار یا ملازم کا گھر میں زیادہ آنے جانے یا رہنے کی صورت میں ہوتا ہے، کبھی پڑھنے کیلئے گھر میں مرد ٹیچر کو بلوا کر لڑکیوں کو ان کے ساتھ تنہائی دینے کی صورت میں ہوتا ہے اور کہیں شادیوں، تقریبوں اور گھر سے باہر آپس میں گھلنے ملنے کی وجہ سے ہوتا ہے اور نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ کبھی سکول کے لڑکے کے ساتھ، کبھی محلے کے لڑکے یا بھائی کا دوست بن کر آنے والے لڑکے کے ساتھ، کبھی اپنے ٹیچر کے ساتھ، کبھی گھر آ کر رہنے والے رشتہ دار لڑکے یا زیادہ رہنے والے ملازم لڑکے کے ساتھ بچیاں بھاگ جاتی ہیں مگر پھر بھی ان لوگوں کو عقل نہیں آتی کہ اگر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات

www.HaqWaliSarkar.com

کے مطابق شرعی پردے کا لحاظ رکھا جائے تو ایسے واقعات میں بہت زیادہ حد تک کمی ہو سکتی ہے لیکن اس میں نقصانات اور گندگی کے باوجود بھی نہ جانے پھر بھی مسلمانوں کے اس گروہ کو عقل کیوں نہیں آتی کہ پھر بھی وہ لوگ بے حیائی وفحاشی کے قدردان ہیں حالانکہ بے حیائی وفحاشی میں مبتلا شخص تو جانور سے بھی بے حد بدتر ہے۔

دینِ اسلام میں شرم وحیا کو جو مقام حاصل ہے وہ یہاں تک ہے کہ حدیثِ پاک کے مطابق اگر حیا نہیں ہے تو ایمان بھی نہیں ہے اور فرمایا کہ جب انسان حیا نہ کرے تو جو چاہے مرضی کرے بلکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان اور شرمگاہ کی حفاظت پر جنت کی ضمانت کا وعدہ فرمایا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

حیا اور

ایمان دونوں ساتھ ہیں اور جب ایک کو اٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے (بیہقی)۔

ایک حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو کوئی مجھے اپنے دو جبڑوں اور دو ٹانگوں کے

درمیان کی چیزوں (یعنی زبان اور شرمگاہ) کی ضمانت دے تو میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں (بخاری)۔

اور قرآنِ پاک میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی

پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے (سورۃ النور۔ آیت 19)۔

بلکہ ایسا شخص جو کہ بے حیائی وفحاشی میں مبتلا نہ بھی ہو اور صرف بے حیائی وفحاشی پر مبنی گفتگو کرتا ہو تو اللہ سبحانہ تقدس اس پر بھی رحمت نہیں فرماتا کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس اس کو دوست

نہیں رکھتا جو بے حیائی کی باتیں کرنے والا اور بدزبان ہو (ترمذی)۔

وہ مسلمان جو بے حیائی کو برا خیال نہیں کرتے وہ نہ جانے کس طرح اس کو جائز سمجھتے ہیں حالانکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے دینِ اسلام کا اگر کوئی دوسرا نام ہوتا تو وہ دینِ حیا ہوتا۔

www.HaqWaliSarkar.com

لہٰذا دینِ اسلام میں تو بے حیائی وفحاشی کا تصور تک نہیں ہے بلکہ اسلام میں تو ایسی شرم وحیا کا حکم فرمایا گیا ہے کہ اگر میاں بیوی ایک دوسرے کے قریب جائیں یعنی بوس وکنار، چھیڑ چھاڑ یا ہم بستری وغیرہ کریں جو کہ حلال اور باعثِ ثواب ہے اور بے حیائی نہیں ہے لیکن پھر بھی اگر اس جائز بات کا ذکر میاں بیوی کسی سے کریں تو اس کی بھی اسلام نے اجازت نہیں فرمائی بلکہ ایسے شخص کی ایسی بات کو بتانا زنا کے برابر بتایا گیا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ایسا ہرگز نہ کرو (کہ میاں بیوی آپس میں ہونے والی ہم بستری یا بوس وکنار وغیرہ کی باتیں کسی سے کریں) اس کی مثال ایسے ہے جیسا کہ شیطان کی کسی شیطانہ سے ملاقات ہوئی اور وہ شیطان اور شیطانہ سب لوگوں کے سامنے ہی کھلے عام ہم بستری کرنے لگیں۔

یہود ونصاریٰ کے پیدا کردہ سب سے بڑے فتنوں میں سے ایک فتنہ بے حیائی وفحاشی اور فیشن وعریانیت ہے۔ یہودیوں نے اپنے اس ہتھیار کے ذریعے مسلمانوں کو تباہ وبرباد کرنے کا منصوبہ بنا رکھا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جب مسلمان بے حیائی وفحاشی میں مبتلا ہوں گے اور ان کے اندر ناپاکی اور خباثت پیدا ہو جائے گی تو اس کی وجہ سے ان کی نسلوں کے دلوں سے حلال وحرام کی تمیز، رشتوں کا تقدس، بڑے چھوٹوں کا ادب نکل جائے گا حتیٰ کہ آہستہ آہستہ اس بے حیائی وفحاشی اور فیشن وعریانیت کی وجہ سے مسلمانوں کے دلوں سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت وعظمت اور ادب و احترام بھی ختم ہو جائے گا اور ان کے دلوں میں دین سے بیزاری اور نفرت پیدا ہونا شروع ہو جائے گی اور پھر جانوروں کی طرح آزادی کے طالب ہو کر جانوروں سے بدتر اور ذلت والی زندگی اور کلچر کو پسند کریں گے۔

لہٰذا یہود ونصاریٰ اپنی پوری طاقت اور مال ودولت مسلمانوں میں بے حیائی وفحاشی اور فیشن وعریانیت پھیلانے میں خرچ کر رہے ہیں اور کافی حد تک ملکِ پاکستان میں بھی اس معاملے میں ان کو کامیابی حاصل ہو رہی ہے اور بعض دیگر مسلم ممالک میں تو حد سے زیادہ کامیابی مل چکی ہے۔ اسی فتنے کے متعلق حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

میں نے اپنے بعد مردوں پر سب سے زیادہ مضر (نقصان دہ) فتنہ عورتوں سے بڑھ کر کوئی نہ چھوڑا (متفق علیہ)۔

www.HaqWaliSarkar.com

یعنی عورتوں کی بے حیائی وفحاشی سب سے بڑا فتنہ ہوگا اور اس فتنہ کا ایک اور بہت ہی خطرناک اثر یہ ہے کہ ہمارے معاشرے کا جو خاندانی نظام ہے وہ بالکل تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا کہ جس معاشرے میں جس قدر بے حیائی و فحاشی اور عورتوں کی آزادی اور حقوق کے نام پر اپنے مذہب اور حقوق سے بغاوت بڑھی ہے تو اس معاشرے میں خاندان تباہ و برباد ہو گئے ہیں جس کے نتیجے میں بوڑھے ماں باپ کی جگہ گھروں کی بجائے اولڈ ایج ہومز (بوڑھے لوگوں کے گھر) بن گئی ہے اور طلاقوں کی شرح بہت ہی زیادہ بڑھ رہی ہے اور اگلی نسلوں کی زندگیاں تباہ و برباد ہو رہی ہیں۔ اس خرابی کی ایک اور بہت بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ بیویاں اپنے شوہروں کے حقوق کا خیال نہیں رکھتیں۔ بہت سے لوگ یہ بات نہیں جانتے ہوں گے کہ غیر مسلم ممالک میں مسلمان ہونے والوں کی ایک بڑی تعداد اسلام کے خاندانی نظام سے متاثر ہو کر مسلمان ہوتے ہیں کہ جس میں ماں باپ، اولاد اور میاں بیوی کے حقوق رکھے ہیں لیکن غیر مسلم دشمن عناصر اس خاندانی نظام کی ہر ذمہ داری اور تمام حقوق کو ایک مصیبت اور ظلم بیان کر کے مسلمانوں کو اس سے متنفر کر رہے ہیں۔

مسلمانوں میں بے حیائی وفحاشی پھیلانے کا یہود و نصاریٰ کا یہ سب سے اہم مشن صدیوں سے جاری ہے اور اس ہتھیار کو یہود و نصاریٰ نے سب سے زیادہ مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا ہے۔ اس کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ تاریخ میں یہودیوں اور عیسائیوں کو مسلمانوں سے ہمیشہ بدترین شکست ہوتی رہی اور خاص طور پر جب سلطان محمد فاتح نے قسطنطنیہ اور صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس فتح کیا تو ان جنگوں میں لاکھوں عیسائی مارے گئے، اس دوران انہوں نے بہت سی سازشیں بھی کیں مگر کامیاب نہ ہوئیں۔ ان شدید ناکامیوں کے بعد عیسائی رہنماؤں نے اکٹھے ہو کر بہت سوچ بچار کیا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ہم مسلمانوں سے تعداد میں زیادہ اور جنگی ساز و سامان میں زیادہ ہونے کے باوجود بھی ہار جاتے ہیں تو ان میں سے کچھ عقل مند لوگوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ مسلمان صرف اور صرف اپنی قوتِ ایمان اور جذبہ جہاد کی وجہ سے سب پر غالب رہتے ہیں اور وہ دنیاوی چیزوں کی محبت اور رغبت نہیں رکھتے لیکن نماز اور قرآن پڑھنے کے پابند ہیں اور دل میں خوفِ الٰہی اور رضائے الٰہی کی دولت رکھتے ہیں اور گناہوں اور بے حیائی وفحاشی سے دور ہیں۔

لہٰذا عیسائیوں نے اس کا ایک ہی حل ڈھونڈا کہ مسلمانوں کے درمیان بے حیائی وفحاشی پھیلائی جائے کہ جس کی وجہ سے ان کا جذبہ جہاد اور جذبہ ایمان ختم ہو جائے گا اور دنیا کی رنگینیوں کی طرف مائل ہونا شروع ہو جائیں گے کیونکہ

www.HaqWaliSarkar.com

عیسائیوں کی راتیں زنا اور شراب سے بھرپور تھیں اور وہ بے حیائی وفحاشی کو کسی بھی حال میں نہیں چھوڑ سکتے تھے اس لیے ان کی فوج میں وہ بہادری اور قوت نہیں تھی۔ انہوں نے مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لیے ان میں بے حیائی وفحاشی پھیلانے کا منصوبہ بنایا اور اس کے لیے بہت سی بے حیا عورتیں مسلمانوں کے درمیان بھیجیں جو کہ بھیس بدل کر مسلمانوں کو بے حیائی اور زنا کی جانب راغب کرنے کی کوشش کرنے لگیں لیکن ان کی یہ کوشش بھی ناکام ہوگئی کیونکہ مسلمان مجاہدین کسی بھی حال میں ان کی طرف راغب نہیں ہوتے تھے۔ اس ناکامی کی بعد پھر تمام عیسائی رہنماؤں نے مل کر مشاورت کی کہ اب کیا کیا جائے۔ اسی دوران شیطان ایک شخص کے ذہن میں یہ مشورہ دینے میں کامیاب ہوا کہ وہ لوگ مسلمانوں میں عورتوں کی بجائے عورتوں کی ننگی تصاویر دکھانے اور پھیلانے کا ذریعہ بنائیں کہ اس طرح وہ آہستہ آہستہ ان کے ذریعے عورتوں کی طرف مائل ہونا شروع ہوں گے۔ لہٰذا سب کو یہ مشورہ پسند آیا اور ان عیسائیوں نے دنیا سے بہترین تصویر بنانے والے لوگوں کو اکٹھا کیا اور اپنی خوبصورت ترین عیسائی عورتوں کی ننگی اور نیم عریاں تصاویر بنانا شروع کیں اور بعض ایسی جگہیں مقرر کیں جہاں ان تصاویر کی باقاعدہ نمائش کی جاتی تھی۔ عیسائی لوگوں اور فوجیوں کی کثیر تعداد تو پہلے ہی زنا اور شراب کی کثرت سے عادی تھی لیکن تصاویر کو دیکھنے کے لیے عیسائیوں کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ چند مسلمان بھی آنے جانے لگے۔ صلاح الدین ایوبی کو بھی جب اس بات کا علم ہوا تو اس نے اس کے خلاف بہت ہی سختی سے سدباب کیا اور ایسی جگہوں کو بند کروادیا لیکن عیسائیوں نے سالہا سال اس پر محنت کی جس کا کچھ نہ کچھ اثر مسلمانوں پر اور مسلمان مجاہدین پر بھی ہوا اور ان لوگوں کا رجحان بھی آہستہ آہستہ زنا اور شراب کی طرف جانے لگا اور وہ چوری چھپے اس گناہ کی طرف راغب ہونے لگے۔ جب عیسائیوں نے دیکھا کہ اس سے مسلمانوں میں بے حیائی اور فحاشی پھیلنے میں مدد مل رہی ہے اور وہ زنا اور شراب کی طرف مائل ہو رہے ہیں تو انہوں نے اس عمل کو مستقل طور پر مسلمانوں کے خلاف ایک ایٹمی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا کہ جو قوم ان کے جنگی ساز وسامان اور فوجیوں کی تعداد اور بے شمار سازشوں سے بھی کمزور نہیں ہو رہی تھی وہ اس بے حیائی اور فحاشی کی وجہ سے کمزوری کی طرف جانا شروع ہوگئی تھی، اب عیسائیوں نے مزید اس پر محنت کی اور عورتوں کی مزید زیادہ خوبصورت اور رنگین اور فحش تصاویر بنانا شروع کیں اور مسلمانوں کو پوری قوت کے ساتھ اس بے حیائی کے فتنے میں مبتلا کرنے کی کوشش کی۔

www.HaqWaliSarkar.com

بہر حال وقت کے ساتھ ساتھ یہ فتنہ بڑھتا گیا اور اس کے نتائج مسلمانوں کی قوت کمزور ہونے کی صورت میں پیدا ہوئے اور پھر ایک وہ وقت بھی آیا کہ مسلمانوں کی قوت اور طاقت دنیا کی محبت، بے حیائی وفحاشی اور فیشن اور زیب و زینت کی طرف ہوگئی۔ جب سائنس نے ترقی کی اور کیمرا ایجاد ہوا تو اس بے حیائی وفحاشی نے مزید عروج پکڑا اور عورتوں کی بے حیائی اور فحش مناظر پر مبنی تصاویر بہت تیزی سے لوگوں میں پھیلائی گئیں اور اس کے لیے عیسائیوں نے بہت ہی کثیر تعداد میں مال و دولت خرچ کیا اور پھر جب ٹی وی ایجاد ہوا تو اس فتنہ نے اور زیادہ زور پکڑا اور انٹرنیٹ اور موبائل نے تو اس فتنے میں ایک ایسا زبردست سیلاب پیدا کیا کہ ایسی برائی اور خباثت کا کبھی کسی دور میں کسی نے اندازہ بھی نہ کیا ہوگا اور جس کا کبھی کسی نے خواب بھی نہ دیکھا ہوگا۔ ان ننگی تصاویر کے فتنے نے ننگی اور نیم عریاں فلموں کی اور مناظر کی صورت اختیار کر لی جس کو حقیقت میں عملی طور پر کیا جاتا ہے۔ اس بے حیائی اور فحاشی کی انتہا نے پوری نسل اور آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی تباہ و برباد کر دیا ہے اور یہ انسانیت شراب اور بے حیائی کے اس نشے میں ایسی مست و بدحال ہو رہی ہے کہ ان کو ایمان کی وقعت اور لذت کا تصور تک بھول چکا ہے اور وہ دین کو چند ایک باتوں پر عمل کرنے کے سوا کچھ نہیں سمجھتے اور ان کے قلوب اللہ سبحانہ تقدس، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات اولیاء کرام کی محبت سے نا آشنا ہوتے جا رہے ہیں اور اسی فتنے کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں نے اپنے بعد سب سے زیادہ نقصان دہ فتنہ عورتوں یعنی بے حیائی اور فحاشی کو چھوڑا ہے۔

اس بے حیائی وفحاشی کی وجہ سے مسلمانوں کے مرد حضرات تو تباہ و برباد ہو ہی رہے تھے لیکن اس پر بھی انہوں نے بس نہیں کی بلکہ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی اس بے حیائی وفحاشی کی طرف راغب کرنے کی فکر شروع کر دی کہ مسلمان عورتیں بھی زنا اور بے حیائی وفحاشی میں مبتلا ہوں اور مردوں میں بھی مزید بے حیائی وفحاشی اور زنا کے اسباب پیدا ہوں۔ ان کے لیے صرف عورتوں کی فحش اور ننگی تصاویر اور نیم عریاں اور ننگی فلمیں اور گانے کارگر ثابت نہیں ہو سکتے تھے لہٰذا انہوں نے مزید سوچ بچار کی اور یہ وہ وقت تھا کہ جب عیسائیوں کے ساتھ ساتھ یہودی بھی مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کی فکر میں تھے اور اس فکر نے دونوں دشمنوں کو آپس میں اتحاد پر مجبور کیا حالانکہ یہودی اور عیسائی آپس میں بہت ہی سخت ترین دشمن رہے ہیں مگر مسلمانوں کی تباہی کی خاطر دونوں نے اس مشن میں اتحاد قائم کر لیا۔ یہودی قوم کے لوگ

www.HaqWaliSarkar.com

بہت ہی شاطر اور چالاک ذہن کے مالک تھے لیکن ان کے پاس قوت نہیں تھی لہٰذا انہوں نے اپنے ذہن سے مسلمانوں کے خلاف منصوبے بنائے اور اس کے لیے عیسائیوں اور غیر مسلموں نے تعاون کیا۔ یہودیوں نے بے حیائی وفحاشی کے فروغ کے لیے عورتوں کی بے حیائی پر مبنی تصاویر اور فلموں کو انتہا پر لے جانے کی مزید کوششیں کیں اور پھر اس کو آزادی کے نام پر لوگوں اور نوجوان نسل میں عام کرنا شروع کر دیا اور پھر مسلمان عورتوں کو بے حیائی کی طرف راغب کرنے کے لیے بہت ہی مکاری کے ساتھ عورتوں کو بھی استعمال کیا اور ان کو ان کے حقوق اور آزادی کے نام پر بے حیائی پر اکسانا شروع کیا اور ایک ایسا نظام بنایا جس کے تحت عورتیں آزادی کے نام پر بے حیائی وفحاشی کا سرٹیفکیٹ حاصل کر سکیں اور اس کو سرکاری سطح پر قانونی عزت حاصل ہو اور یوں جس طرح آج شراب کا لائسنس ملتا ہے اسی طرح عورتوں کو بھی بے حیائی کا لائسنس ملے اور اس پر ان کو باعزت بھی تصور کیا جائے اور اب پوری دنیا میں اور ہر مذہب میں اس لبرل ازم کے حامی اور آزاد خیال لوگ ہیں جو کہ اپنے مذہب سے بڑھ کر آزاد خیالی اور بے حیائی وفحاشی کے فروغ کے حامی ہیں اور یہ سب کچھ یہودیوں کی دجالی سازشیں ہیں۔

اس مقصد کے لیے سب سے پہلے 1920ء کے قریب قریب عورتوں کا مقابلہ حسن کروایا اور عورتوں کے حسن کو ایک نمائش کے طور پر پیش کیا گیا اور عورتوں کے ذہن میں اپنا برقعہ اور چادر اتار کر اپنی خوبصورتی کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے کا خیال دل میں پیدا کیا گیا تاکہ عورتیں معاشرے میں بے پردہ ہو کر اور لوگوں کے سامنے خوبصورت بن کر نکلیں اور یوں مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی بے حیائی وفحاشی کی طرف راغب کرنا شروع کیا اور پھر فیشن کے نام پر آہستہ آہستہ یہودیوں کے زیر اثر لوگوں نے ننگے لباس بنانا شروع کیے۔ اس کے لیے سب سے پہلا لباس جو تیار کیا گیا وہ ناچنے والی عورتوں کے لیے بنایا گیا اور اس کو اس طرح بنایا گیا کہ ناچنے کے دوران اس کی کمر اور پیٹ سے ذرا سا کپڑا ہٹ جاتا تھا، پھر آہستہ آہستہ یہ معاشرے کا حصہ بنتا گیا اور پھر نئے نئے انداز کے ساتھ اور فیشن اور ڈیزائننگ کے ساتھ ایسے لباس بنانے کی شروعات ہوئی کہ جس سے جسم کے کچھ کچھ اعضاء نظر آئیں یا چست لباس بنائے گئے یا پھر بالکل باریک کپڑا استعمال کیا گیا جس سے جسم نظر آنا شروع ہو جائے بہرحال اب تو جو حالات ہیں وہ سب کے سامنے ہیں کہ عورتوں کی لباس اور فیشن اور خوبصورت بننے کے نام پر جو بے حیائی وفحاشی ہے وہ تاریخ میں کبھی نہیں ہوئی۔

www.HaqWaliSarkar.com

پھر اس کے علاوہ انہوں نے آہستہ آہستہ ایک ایسے معاشرے کی بنیاد رکھنا شروع کی جس میں مرد اور عورتیں اکٹھی ہوں تاکہ عورتوں اور مردوں میں جو ایک حیا اور پردہ ہے وہ ختم ہو سکے اس کے لیے دفتروں، دکانوں، کارخانوں، سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں مرد اور عورت کو اکٹھے رہنے اور آپس میں بے تکلف ہونے کے اسباب پیدا کیے تاکہ زنا اور بے حیائی و فحاشی کی کثرت ہو سکے کیونکہ جب مردوں اور عورتوں میں آپس میں بات کرنے میں بے تکلفی ہو جاتی ہے تو جب کبھی تنہائی کا موقع میسر ہو جائے یا تنہائی کا موقع ملنے کا یقین ہو تو انسان بڑی ہی جلدی زنا کی طرف مائل ہو جاتا ہے بہ نسبت ایسے مرد یا عورت کی طرف جس سے آپ بات چیت میں اور میل جول میں بے تکلف نہ ہوں۔ پوری دنیا میں زنا اور ریپ کی کثرت اسی حالات میں زیادہ ہوتی ہے جہاں تنہائی کے اسباب مختلف صورتوں میں ہوتے ہیں۔ معاشرے میں لڑکیوں کی تعلیم کے لیے اور ان عورتوں کے لیے جو مجبوری کی وجہ سے کوئی نوکری وغیرہ کرتی ہیں ایک ایسا مضبوط اور سخت نظام مرتب کرنا چاہیے کہ جہاں ان لڑکیوں اور عورتوں کا مردوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو اور بے حیائی و فحاشی کے تمام اسباب کی ہر طرح سے پابندی ہو کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

(اکیلی) عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دیور کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ دیور تو موت ہے (متفق علیہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جن عورتوں کے خاوند غائب ہوں (یعنی جب عورت اکیلی ہو تو) ان کے پاس نہ جاؤ کیونکہ شیطان تم سے ہر ایک کے خون میں گردش کرتا ہے (ترمذی)۔

مزید ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب مرد عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو تیسرا ان کے درمیان شیطان ہوتا ہے (ترمذی)۔

جب سکولوں میں لڑکے اور لڑکیاں اور دکانوں، دفاتر، ہسپتالوں، کارخانوں یا دیگر جگہوں پر عورتیں اور مرد ایک ہی جگہ پر سالہا سال یا کچھ عرصہ بے پردگی یا بے تکلفی کے ساتھ اکٹھے رہتے ہوں تو پہلے آہستہ آہستہ بدنظری اور پھر بے

www.HaqWaliSarkar.com

تکلفی بڑھتی ہے اور پھر بے تکلفی بڑھنے کے بعد بے حیائی کی گفتگو ہونے لگتی ہے اور پھر چھیڑ چھاڑ اور زنا تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور کم ہی مرد اور عورتیں اس قسم کی برائیوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

پھر اس کے ساتھ معاشرے کو مزید تباہ و برباد کرنے کے لیے خاندانی نظام پر بھی ڈاکہ ڈالا گیا تاکہ معاشرہ بیرونی اور اندرونی طور پر مکمل طور پر تباہ ہو جائے اور بچنے کی کسی طرف سے کوئی راہ میسر نہ آ سکے کیونکہ اس بے حیائی و فحاشی کے باوجود بھی ایک چیز ابھی بھی بہت بڑی رکاوٹ تھی وہ یہ تھی کہ اسلام کے اندر خاندانی نظام ہے کہ گھروں میں ماں باپ کی اولاد کے ساتھ اور اولاد کی ماں باپ کے ساتھ اور میاں کی بیوی کے ساتھ اور بیوی کی میاں کے ساتھ محبت اور اولاد کا ماں باپ کا ادب و احترام کرنا اور بیویوں کا اپنے شوہروں کا ادب و احترام کرنا ایک مضبوط خاندانی نظام بناتا ہے۔ جب تک ایک مضبوط خاندان رہتا ہے تو اس بے حیائی و فحاشی کے اس قدر تباہ کن اثرات مرتب نہیں ہو سکتے تھے، چونکہ خاندان کا سب سے مضبوط ستون اس گھر کی عورت ہوتی ہے لہٰذا جب تک ایک عورت اپنے گھر میں صحیح رہتی تو معاشرے میں مرد اور عورتوں کی ایک بڑی تعداد بے حیائی و فحاشی کی دلدل کی گندگی میں کبھی بھی نہیں پھنستی۔ اس لیے انہوں نے پھر آزادی اور حقوق اور مردوں کی برابری کے نام پر عورتوں کی ایسی ذہنی تربیت کرنی شروع کی کہ وہ اپنے گھر اور نسل کو مضبوط بنانے کی بجائے ان کی تباہی کا باعث بن جائیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے معاشرے میں ایسے نظریات کی تشہیر شروع کی جس سے خاندانی نظام کی دھجیاں اڑ جائیں اور معاشرے میں ہر مرد اور عورت کو بے حیائی کا عادی بنا دیا جائے بلکہ اس بے حیائی کو باعزت اور اپنا حق سمجھا جائے اور ہر طرح کے زنا کی کھلم کھلا آزادی میسر آئے حتیٰ کہ مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ عزت اور حق کے ساتھ نہ صرف کھلم کھلا زنا کر سکیں بلکہ آپس میں شادیاں بھی کر سکیں اور اب تک کئی ممالک میں یہ بے حیائی اور فحاشی کی انتہا قانونی حیثیت بھی حاصل کر چکی ہے کہ اٹھارہ سال کے بعد لڑکا اور لڑکی اپنی مرضی سے شادی کے بغیر بھی جس کے ساتھ اور جتنی دیر مرضی زنا کاری جاری رکھ سکتے ہیں اور چاہے تو روز افراد بدل بدل کر ان سے اپنی مرضی سے زنا کر سکتے ہیں اور دو لڑکے یا دو لڑکیاں آپس میں شادی بھی کر سکتی ہیں اور ان لوگوں کے شادی کرنے اور جسمانی تعلقات کو ویسے ہی عزت دی جاتی ہے جیسے ایک میاں بیوی کی شادی اور جسمانی تعلقات کو عزت اور اہمیت دی جاتی ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس تمام امتِ مسلمہ کو ان گناہوں کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ لہٰذا انہوں نے ایک ایسا

www.HaqWaliSarkar.com

ایجنڈا تیار کیا جس کو آزاد خیال لبرل ازم کے حامی گروہ نے دنیا میں قانونی حیثیت دلانا شروع کی کہ اس سے پہلے وہ کئی عورتوں کے ذہن کو کافی حد تک گمراہ کرنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ اس ایجنڈے کو انہوں نے باقاعدہ طور پر بڑی بڑی کانفرنسیں کر کے پیش کیا اور ان کو دنیا میں باقاعدہ طور پر لاگو کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اس ایجنڈے کی جو خاص چیزیں تھیں وہ یہ تھیں کہ

1. وراثت اور طلاق میں عورتیں مردوں کے ساتھ برابری رکھتی ہوں کہ عورتوں کو جائیداد میں وراثت بھی مردوں کے برابر ملے اور جس طرح مرد کو طلاق دینے کا حق ہے اس طرح عورتوں کو بھی مردوں کو طلاق دینے کا حق حاصل ہو۔
2. مردوں کی مردوں کے ساتھ شہوت پوری کرنا اور عورتوں کی عورتوں کے ساتھ شہوت پوری کرنا بلکہ دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ باقاعدہ نکاح کرنا قانونی حیثیت کا درجہ رکھے اور جس طرح ہمارے معاشرے میں میاں بیوی کے تعلق کو برا نہیں سمجھا جاتا بلکہ ان کو اچھا خیال کیا جاتا ہے اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اس طرح دو مردوں یا دو عورتوں کے جنسی و جسمانی تعلق بلکہ شادی کو بھی برا اور گناہ خیال نہ کیا جائے بلکہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔
3. عورتیں اپنے گھر کا کام کرنے سے انکار کر دیں یعنی عورتوں کے ذہن میں یہ بات پیدا کی جائے کہ یہ کام تمہاری ذمہ داری نہیں ہے لہٰذا تم اگر اپنے گھر کے کام کاج کرتی ہو مثلاً کھانا پکانا، کپڑے دھونا، صفائی کرنا وغیرہ تو تم ایک نوکرنی کی حیثیت رکھتی ہو لہٰذا معاشرے نے تمہیں سینکڑوں سالوں سے نوکرانی بنا کر رکھا تھا اب وقت ہے کہ اپنے حقوق حاصل کرو اور اس کے لیے گھروں کے کام کاج کو اپنی ذمہ داری نہ سمجھو اور اگر کام کرنا ہی ہے تو اس کام پر اپنے گھر والوں سے اس کے بدلے اجرت یا معاوضہ لو۔
4. عورتیں حمل اور بچہ پیدا کرنے اور اس کو دودھ پلانے کی پابند نہیں ہے اور نہ ہی ان کے ذمہ یہ فرض ہے اور اگر شوہر بچہ پیدا کرنے کا خواہش مند ہے تو بچہ پیدا کرنے اور دودھ پلانے کی اجرت اور معاوضہ ادا کرے۔
5. اگر عورت کا ہم بستری کا دل نہ چاہ رہا ہو اور صرف شوہر کے کہنے پر عورت ہم بستری کرے تو یہ زنا یا ریپ قرار دیا جائے گا یعنی شوہر نے اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری نہیں کی بلکہ اس کا ریپ کیا ہے لہٰذا عورتوں کو یہ بات سمجھائی جائے کہ اگر تمہارا شوہر اصرار کر کے تمہارے ساتھ ہم بستری کرتا ہے تو حقیقت میں تمہارے شوہر نے تمہارے ساتھ ہم بستری

www.HaqWaliSarkar.com

نہیں کی بلکہ تمہارا ریپ کیا ہے لہٰذا اس صورت میں عورت ویسے ہی مظلوم ہوگی جس طرح ایک عورت کے ساتھ کوئی غیر شخص زبردستی زنا یعنی ریپ کرے اور مرد ویسے ہی ظالم ہوگا جس طرح ایک مرد کسی عورت کا ریپ کرنے والا ظالم اور گناہ گار ہوتا ہے اور اگر عورت کا دل کر رہا ہے اور شوہر کا دل نہیں کر رہا اور شوہر عورت کے اصرار پر ہم بستری کرے تو یہ زنا یا ریپ نہیں ہوگا۔

6 جسم فروشی کو ایک باعزت پیشہ سمجھا جائے اور ان عورتوں کو طوائف نہ کہا جائے بلکہ sexual worker کہا جائے جیسے باقی لوگ دیگر کام کر کے پیسے کماتے ہیں اس طرح وہ بھی اپنے جسم کو استعمال کر کے پیسے کماتی ہیں لہٰذا ان کو بھی دوسرے کام کرنے والے افراد کی طرح باعزت سمجھا جائے اور اکثر ممالک میں تو مرد بھی یہ کام کرتے ہیں کہ عورتوں کو بھی اس معاشرے میں مردوں کی طرح زنا کی عادت ہوتی ہے اور وہ بدل بدل کر مردوں سے زنا کرنے میں تسکین سمجھتی ہیں۔ لہٰذا عورتیں ان مردوں کو مال دے کر ان کے پاس جا کر یا گھر بلا کر ان سے زنا کرتی ہیں جس طرح مرد عورتوں کے ساتھ کرتے ہیں اور ایسا کر کے ان کو لگتا ہے کہ ہم مردوں کی برابری کر رہی ہیں اور ہم بھی مردوں کی طرح آزاد ہیں۔

بہرحال اس ایجنڈے کا مقصد عورتوں کے حقوق کے نام پر جنسی بے راہ روی پیدا کرنا اور خاندانی نظام کو تباہ و برباد کرنا ہے اور پوری دنیا میں یہود و نصاریٰ اس کے لیے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں اور بہت حد تک اس میں کامیابی حاصل کر رہے ہیں کہ یورپ کے بعض ممالک میں ان پر عمل درآمد بھی کیا جاتا ہے۔

ہم لوگ مسلمان ہیں اور ہمارا مقصد صرف اور صرف دنیا کی لذتوں کو حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ اللہ سبحانہ تقدس کے احکامات پر عمل کرنا اور اپنی آخرت کو بہتر بنانا ہے۔ ہمیں یہ سوچ لینا چاہیے کہ ہم نے یہود و نصاریٰ کی پیروی کرنی ہے یا اپنے رب کی اطاعت کرنی ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف اسی لیے واضح طور پر ارشاد فرما دیا تھا کہ قیامت تک کبھی بھی یہود و نصاریٰ کی تقلید اور پیروی نہ کرنا کہ یہ تمہارے خیر خواہ کبھی بھی نہیں ہو سکتے اور قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو (اپنا) دوست (خیر خواہ) نہ سمجھو۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جس نے انہیں دوست بنایا تو بے شک وہ انہی میں سے ہو (جائے) گا (سورۃ المائدہ۔ آیت 51)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو شخص ہمارے غیر کے ساتھ مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں لہٰذا یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت نہ کرو (ترمذی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے علاوہ کسی کی مشابہت اختیار کرے تو تم لوگ یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت نہ کرو (المعجم الاوسط)۔

لہٰذا جو شخص صرف اور صرف اپنے آقا اور نبی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ اور احکامات کے مطابق چلے گا وہی کامیاب ہوگا اور میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالیشان ہے کہ

مسلمانوں کی اکثریت ہمیشہ دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں زیادہ باحیا ہوگی اور یہی ایمان کی بہتری کی علامت ہے اور غربت کے باوجود اللہ سبحانہ تقدس کا زیادہ شکر کرنے والی ہوگی۔

جو شخص اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارے گا اور اپنے نفس اور خواہشات کو آزاد چھوڑے گا تو وہ شخص اپنی آخرت کو مکمل طور پر برباد کرلے گا اور جہنم کے عذاب میں مبتلا ہوگا۔ ہماری زندگی کا مقصد ہی یہی ہے کہ ہم اپنے خالق اللہ سبحانہ تقدس کی بندگی اور اطاعت کریں اور اپنی ذات، اپنی مرضی اور اپنے نفس اور خواہشات کو اللہ سبحانہ تقدس کے احکامات اور اور رضا کے قید خانے میں قید رکھیں اور اپنے رب اور رسول حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اختیار کریں۔ اس سے بڑھ کر کائنات میں اور کیا سعادت ہوگی کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں اپنی غلامی میں قبول فرمالیں بلکہ تا قیامت ہماری نسلوں کو بلکہ تمام امتِ مسلمہ کو اپنی غلامی میں قبولیت کا شرف عطا فرمادیں اور ساری زندگی اپنی محبت اور رضا کے قید خانے میں قید رکھیں اور باوجود ہمارے چاہنے اور تڑپنے کے پھر بھی کبھی ہمیں اس قید سے رہا نہ کریں اور اس قید خانے میں ہی ہماری موت واقع ہوجائے تاکہ دنیا اور آخرت کی تمام سعادتیں، کرم نوازیاں اور عنایتیں حاصل کرسکیں کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے (مسلم، ترمذی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اور میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالی شان ہے کہ

بیعت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی

مرضی کو مکمل طور پر چھوڑ کر اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت اور مرضی اور اپنے ہر ایک طریقے کو چھوڑ کر اپنے نبی حضورِ اقدس ﷺ کے طریقہ مبارک یعنی سنتِ مطہرہ کو اختیار کیا جائے اور اپنے مرشدِ کامل کے ہر حکم کو دل سے تسلیم کیا جائے اور اپنے دل سے ہر ایک کی محبت کو ختم کر کے اللہ سبحانہ تقدس، حضورِ اقدس ﷺ اور اپنے مرشدِ کامل سے محبت کی جائے۔

اور میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالیشان ہے کہ

اگر اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس

ﷺ کے راستہ پر چل کر تکلیف پہنچے تو کچھ غم نہیں اور اگر نافرمانی پر چل کر راحت آئے تو خطرناک ہے۔

جہاں ایک طرف حضورِ اقدس ﷺ نے عورتوں کی بے حیائی و فحاشی کو اپنے بعد سب سے زیادہ نقصان دہ فتنہ ارشاد فرمایا وہاں دوسری طرف ان سب باتوں کے برعکس نیک عورتوں کے متعلق حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

مجھے دنیا کی تین چیزیں محبوب ہیں۔ ایک خوشبو، دوسری نیک عورت (جو نیکی پر مدد کرتی ہے یعنی اپنے گھر والوں کو دین کے کاموں سے روکتی نہ ہو بلکہ ان کو نیکی کے کاموں کی ترغیب دیتی ہے اور اپنے جذبات کو ایک طرف رکھ کر دین کے کاموں میں رکاوٹ بننے کی بجائے مددگار ہوتی ہے) اور تیسری نماز جو کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے (احمد، حاکم، بیہقی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اپنی اولاد کو برابر دو، اگر میں کسی کو فضیلت دیتا تو

لڑکیوں کو فضیلت دیتا (طبرانی)۔

پس آپ اگر اپنا ملک، معاشرہ، ایمان، گھر اور نسل بچانا چاہتے ہیں تو اس گندگی اور ناپاک ترین غلاظت یعنی بے حیائی و فحاشی اور فیشن و عریانیت کو معاشرے سے باہر پھینکنے میں مدد کریں اور اس کے لیے سب سے اہم اور ضروری احتیاط

www.HaqWaliSarkar.com

یہ ہے کہ اپنے گھر میں رہنے والے لوگوں کا اور خاص طور پر چھوٹے اور بڑے بچوں کا خیال رکھیں کہ ان کو کبھی بھی اپنے گھر میں بھی اور باہر بھی یہ موقع نہ دیں کہ وہ کسی لڑکے یا لڑکی کے ساتھ تنہائی میں ہوں۔ اس معاملے میں لڑکے اور لڑکی دونوں کا دھیان رکھیں کہ لڑکے کو کسی لڑکی حتیٰ کہ کسی لڑکے کے ساتھ بھی تنہا رہنے کا موقع میسر نہ آئے اور لڑکی کو کسی لڑکے حتیٰ کہ کسی لڑکی کے ساتھ بھی کچھ دیر بھی تنہا رہنے کا موقع میسر نہ آئے۔

اللہ سبحانہ تقدس ہم سب کو اور خاص طور پر ہماری آنے والی نسلوں کو بے حیائی اور فحاشی کی ناپاک غلاظت اور بدترین فتنے سے زیادہ سے زیادہ محفوظ رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کو شرم وحیا کی پاکیزہ اور نورانی دولت عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

عورت

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اے عورتو! خوب خیرات کرو کیونکہ مجھے دکھایا گیا ہے کہ تم زیادہ دوزخ والی ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہ کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لعن طعن کرتی ہو اور خاوند کی ناشکر گزار ہو (متفق علیہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں عورتیں کم تھیں۔ عرض کیا گیا کہ عورتیں کہاں تھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کو لباس اور زیورات کی محبت نے مشغول کیے رکھا ہے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے جہنم میں جانے کی وجہ زیادہ تر ان کی بے حیائی اور بے پردگی اور لباس اور زیورات کی محبت اور خاوند کی ناشکری اور زبان کی حفاظت نہ کرنا ارشاد فرمائی ہے لہٰذا عورتوں کو چاہیے کہ ان باتوں کی طرف خاص دھیان رکھیں اور اس سے بچنے کی بھرپور کوشش کریں اور اس معاملے کو معمولی نہ سمجھیں۔

www.HaqWaliSarkar.com

اکثر گھروں میں جھگڑے بھی اس بات پر ہوتے ہیں کہ جب بیوی اکثر خاوند کی ناشکری کرتی رہتی ہے اور بدزبانی کرتی رہتی ہے اور لعن طعن کرتی ہے تو آخر کار خاوند بھی بیویوں سے بیزار ہو جاتے ہیں اور پھر آپس کا پیار محبت ختم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر بیوی خاوند کی ناشکری نہ کرے اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ کرنے کی اور لعن طعن کرنے کی بجائے خوش رہے تو خاوند بھی اس سے خوش رہے گا اور اس کی محبت اس کے دل میں خود بخود پیدا ہونا شروع ہو جائے گی۔ بعض عورتیں شروع شروع میں اس بات کی کوشش بھی کرتی ہیں لیکن اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کیلئے نہیں بلکہ اس کا بدلہ چاہنے کیلئے، تو پھر جب ان کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ میں خاوند کی ناشکری بھی نہیں کر رہی پھر بھی میرا خاوند مجھ سے اتنی محبت نہیں کر رہا جتنا میں نے سوچا تھا تو پھر وہ بعد میں بہت ہی زیادہ غصہ کرنا شروع کر دیتی ہیں اور پھر پچھلی کسر بھی نکالتی ہیں لہٰذا عورتوں کو چاہیے کہ اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کیلئے اپنے خاوند کی ناشکری سے باز رہیں تاکہ وہ اس عمل کو خوشی سے اور مستقل کر سکیں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا تو وہ اللہ سبحانہ تقدس کا بھی شکر ادا نہیں کرتا (ترمذی، ابوداؤد)۔

اور بیوی پر خاوند کا حق اس قدر زیادہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا ہے کہ یہاں تک ارشاد فرمایا گیا کہ اگر شریعت میں سجدۂ تعظیمی کی اجازت ہوتی تو بیوی کو حکم دیا جاتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدۂ تعظیمی کرتی کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اگر آدمی کا آدمی کے لیے سجدہ (تعظیمی) کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کا اس کے ذمے بہت بڑا حق ہے (احمد)۔

دوسری بات زیورات اور لباس کی محبت ہے تو عورتوں کو اس میں بھی بہت احتیاط برتنی چاہیے کہ زیورات اور لباس اسی قدر استعمال کریں جس قدر بالکل آسانی سے شوہر مہیا کر سکتا ہے۔ یہ نہیں کہ ہر شادی میں جانے کے لیے نئے نئے کپڑے درکار ہوں یا مہنگے اور نئے نئے کپڑے پہننے کا شوق ہو اور شوہر اس وجہ سے حرام کمائی کی طرف راغب ہو یا اس کو

www.HaqWaliSarkar.com

پورا کرنے کے لیے دن رات پریشانی اور اذیت میں مبتلا رہے یا پھر ان کا انتظام نہ کرنے کی وجہ سے میاں بیوی میں جھگڑا رہے۔ لہٰذا بیوی کو چاہیے کہ کم زیور اور کم لباس میں گزارا کرنے والی ہوتا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی رضا بھی حاصل ہو اور شوہر کو پریشانی بھی نہ ہو۔

اس کے علاوہ لباس اس طرح کا پہنیں جس طرح شریعت میں تقاضا ہے کہ فیشن کے نام پر بے حیا لباس یا ننگے لباس پہننا گناہِ کبیرہ ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ عورتیں بدترین عورتیں ہوں گی جو ایسا لباس پہنیں جس سے جسم کا شرعی پردہ نہ ہو سکے مثلاً اتنا باریک لباس پہننا کہ جس سے جسم نظر آئے یا اتنا چست (فٹنگ والے) لباس پہننا کہ جس سے جسم کے تمام اعضا حتیٰ کہ پوشیدہ اعضا کی بناوٹ بھی لباس کے باوجود عین باعین نظر آئے یا کھلے گلے والے لباس یا بغیر بازو والے لباس وغیرہ پہننا کہ جس سے جسم کا وہ حصہ بالکل ہی ننگا نظر آئے جس پر کسی کی نگاہ پڑنا جائز نہیں ہے۔ ان عورتوں کو ایک فتنہ اور بدکار فرمایا گیا جو ایسے ننگے لباس پہن کر لوگوں میں اور باہر بازاروں میں گھومتی پھرتی ہیں اور جس قوم میں ایسی عورتیں ہوں اس قوم پر اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت نہیں برستی کہ حدیثِ مبارکہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس لعنت کرے دیکھنے والے پر (یعنی جو عورتوں کو شہوت اور بدنظری سے دیکھتا ہے) اور اس پر جو دیکھی جاتی ہے (یعنی وہ جو بغیر شرعی پردہ کے بے پردگی سے باہر جائے) (بیہقی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اس امت کے آخر زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو اونچی اونچی سواریوں پر سوار ہوں گے یہاں تک کہ وہ مسجدوں کے دروازوں پر آئیں گے، ان کی عورتیں ایسا لباس پہنیں گی کہ وہ ننگی ہوں گی (یعنی عریاں لباس یا اتنا باریک لباس کہ جسم نظر آئے) (حاکم)۔

مزید ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

عورت قابلِ ستر ہے یعنی سر سے پاؤں تک پوشیدہ رہنے کے قابل ہے اور جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے اور مردوں کو اچھا کر کے

www.HaqWaliSarkar.com

دکھاتا ہے (ترمذی)۔

مزید ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

دو گروہ جو کہ دوزخی ہیں ابھی وہ ظاہر نہیں ہوئے۔ ایک گروہ حکام کا گروہ ہے جن کے ساتھ کوڑے ہوں گے اور وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسرا گروہ ان عورتوں کا ہوگا جو کہ لباس بھی پہنے ہوں گی مگر پھر بھی ننگی ہوں گی۔ وہ عورتیں مردوں کے دل اپنی طرف مائل کریں گی اور اپنے دل مردوں کی طرف مائل کریں گی۔ ان کے سر کے بال یوں ہوں گے جیسے بختی اونٹ کی کوہان ہوتی ہے اور ایسی عورتیں جنت کی خوشبو بھی نہ پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو دور دور تک پہنچتی ہے (مسلم)۔

اس کے علاوہ عورتوں کو عورتوں والا لباس پہننا چاہیے کہ عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ مردانہ لباس پہنے کہ ایسی عورتوں پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مرد پر لعنت کی ہے جو عورت کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی ہے جو مردانہ لباس پہنتی ہے (ابوداؤد)۔

لہٰذا مسلمان ایمان والی عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ عورتوں والا لباس پہنے اور ایسا لباس پہنے کہ جس سے زیادہ سے زیادہ پردے کا اہتمام ہو سکے اور پھر جب لوگوں میں جائے تو برقعہ وغیرہ پہنے یا کم از کم بڑی چادر لازمی لے جس سے جسم کا پردہ ہو سکے۔

پھر ایک اور زبردست بیماری ہمارے معاشرے میں ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ ہم لباس کے معاملہ میں احتیاط نہیں کرتے کہ ہمیں چاہیے کہ کم سے کم لباس بنوائیں لیکن حال یہ ہوتا ہے کہ لباس پر لباس بنواتے رہتے ہیں اور پرانے لباس گھروں میں جمع کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ مرتے دم تک یہی حال رہتا ہے اور پھر جب مرنے کے بعد مرنے والے کے لباس الماریوں، پیٹیوں یا سٹور میں سے نکالے جاتے ہیں تو حقیقتاً کئی کئی سو سوٹ برآمد ہوتے ہیں۔ اس کا وبال اور گناہ اس قدر ہے کہ آپ اس کا تصور نہیں کر سکتے اور جو مر گیا وہ ساری زندگی اس کے گناہ کا بوجھ اٹھاتا رہتا ہے۔ ان لباسوں میں اکثر اوقات زیادہ تر قیمتی اور عمدہ لباس ہوتے ہیں کیونکہ جب بھی کوئی شادی یا خاص پروگرام ہوتا ہے تو

www.HaqWaliSarkar.com

عورتیں نیا لباس بنواتی ہیں اور ظاہری بات ہے کہ وہ لباس عام استعمال والا نہیں ہوتا بلکہ عمدہ اور قیمتی ہوتا ہے جو کہ عام معمول میں پہننا خاصا مشکل ہوتا ہے لہٰذا اس لباس کو پہن کر محفوظ کر کے رکھ دیا جاتا ہے۔ جب دوبارہ کوئی شادی یا پروگرام ہوتا ہے تو یہ گوارہ ہی نہیں ہوتا کہ ایک بار پہنا ہوا لباس دوبارہ پہن لیں لہٰذا پھر دوبارہ نیا لباس خریدا جاتا ہے اور اس طرح لباسوں کا ایک ڈھیر لگ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی توفیق نہیں ہوتی کہ اس لباس کو کسی کو خیرات کر دیں یا تحفتاً کسی غریب کو دے دیں جس کی وجہ سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سینکڑوں لباس گھر کے سٹور میں جمع ہو چکے ہوتے ہیں۔

طریقہ کار یہ ہونا چاہیے کہ اول تو ہر شادی یا پروگرام کے لیے نیا لباس بنوانا ہی فضول بات ہے اور پھر بھی اگر لباس بنوانا چاہیں تو کم از کم پچھلے لباس کسی غریب کو دے دینے چاہییں۔ جو لباس مستقل استعمال میں رہتے ہیں اور جن قیمتی اور عمدہ لباسوں کو بار بار خوشی کے موقعوں پر استعمال کرنا ہو تو بس انہی لباسوں کو اپنے پاس رکھنا چاہیے اور پھر فالتو لباس جو آپ نے کبھی استعمال نہیں کرنے ان کو اپنے پاس ہرگز ہرگز نہیں رکھنا چاہیے بلکہ سٹور یا الماری میں رکھنے کی بجائے وہ لباس کسی کو دے دیئے جائیں اور ہمیشہ اتنے لباس ہی آپ کے پاس ہوں جن کو مستقل استعمال کرنا ہے چاہے وہ کم ہوں یا زیادہ ہوں۔ یہ بیماری اور گناہ صرف عورتوں تک محدود نہیں ہے بلکہ مردوں میں بھی یہ مرض و گناہ پایا جاتا ہے۔

لہٰذا عورت کو چاہیے کہ اپنے شوہر کا ادب و احترام کرے اور جن امور میں شریعت نے شوہر کا حکم ماننے کی تاکید فرمائی ہے ان پر لازمی عمل کرے اور خاوند کی ناشکری نہ کرے، اس کی برائی کسی سے بیان نہ کرے، اور اس سے لڑائی جھگڑا نہ کرے اور طعنے نہ دیتی رہے اور اس کے علاوہ لباس اور زیورات کی محبت میں اس قدر گرفتار نہ ہو جس کی وجہ سے شوہر سے لڑائی جھگڑے یا طعنوں کی نوبت آئے یا پھر شوہر حلال کمائی سے حرام کمائی کی طرف راغب ہو۔ پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عورتوں کو زیادہ خیرات کرنے کی تاکید بھی فرمائی کہ جب انسان اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے نیکی کے کاموں پر مال خرچ کرتا ہے تو اس کے لیے بے شمار انعام و اکرام میں سے ایک انعام و اکرام یہ بھی ہے کہ اس کی برکت سے اللہ سبحانہ تقدس کے غضب اور عذاب اور گناہوں میں کمی ہوتی ہے۔

لہٰذا جو عورت ایسی ہو کہ فرائض ادا کرے اور باحیا اور باپردہ ہو اور اپنے شوہر کے حقوق ٹھیک ادا کرے اور اپنی زبان کی حفاظت کرے وہ اعزاز و اکرام کے ساتھ جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو سکتی ہے کہ

www.HaqWaliSarkar.com

حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

عورت جب پانچ نمازیں پڑھے اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے (مشکوٰۃ)۔

اور پھر ایسی عورت جو کہ نہ صرف خود نیک ہو بلکہ اپنے جذبات کو ایک طرف رکھ کر اپنے گھر والوں کو نیکی کے کاموں میں مددگار ہو کہ وہ اپنے گھر والوں کو گناہوں سے روکنے والی ہو اور ان کو نیکی کے کاموں اور دین کی خدمت کی طرف ترغیب دلائے اور اپنے جذبات اور وقت اور خواہشات کی قربانی دیتے ہوئے ان کی نیکی کے کاموں میں مدد کرنے والی ہو تو ایسی عورت کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ مجھے بہت محبوب ہے کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مجھے دنیا کی تین چیزیں محبوب ہیں۔ ایک خوشبو، دوسری نیک عورت (جو نیکی پر مدد کرتی ہے یعنی اپنے گھر والوں کو دین کے کاموں سے روکتی نہ ہو بلکہ ان کو نیکی کے کاموں کی ترغیب دیتی ہے اور اپنے جذبات کو ایک طرف رکھ کر دین کے کاموں میں رکاوٹ بننے کی بجائے مددگار ہوتی ہے) اور تیسری نماز جو کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے (احمد، حاکم، بیہقی)۔

کتنی بڑی سعادت کی بات ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین محبوب چیزوں میں سے ایک چیز نیک عورت ہے اور یہ اعزاز مردوں کو حاصل نہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ

میں نے اپنے بعد مردوں پر سب سے زیادہ مضر (نقصان دہ) فتنہ عورتوں سے بڑھ کر کوئی نہ چھوڑا (متفق علیہ)۔

حدیثِ پاک میں سب سے بڑا فتنہ عورتوں کا فتنہ ارشاد فرمایا گیا ہے کیونکہ اکثر جو زیادہ اچھا ہوتا ہے اگر وہ برا ہو تو بہت ہی برا ہوتا ہے۔ مثلاً حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں میں سب سے بہترین لوگ علمائے حق کو ارشاد فرمایا اور لوگوں میں سب سے بدترین لوگ علمائے سُوء کو ارشاد فرمایا اور اسی طرح لوگوں کے علاوہ جگہوں میں بھی یہی معاملہ ہے کہ خانہ کعبہ میں ایک نیکی کا کرنا ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے تو وہاں پر ایک گناہ کا کرنا بھی ایک لاکھ گناہوں کے برابر ہے۔ اسی

www.HaqWaliSarkar.com

طرح مومنوں کیلئے انعام واکرام کا بہترین مہینہ رمضان المبارک ہے اوراس میں بھی یہی معاملہ ہے کہ جو رمضان المبارک میں اللہ سبحانہ تقدس سے بخشش مانگے اور رمضان المبارک کا احترام کرے تو اس کے لئے اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت اور بخشش بہت ہی بے پناہ ہے اور رمضان المبارک میں ستر گنا اجر بڑھا دیا جاتا ہے مگر جو رمضان المبارک میں بھی گناہِ کبیرہ سے باز نہ آئے تو اس کے لئے پکڑ اور عذاب بھی بے پناہ ہے وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح جب عورت اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے مطابق زندگی گزارے اور اپنی زبان اور اپنی عصمت کی حفاظت کرے، اپنے شوہر کے حقوق ادا کرے، نماز اور روزے اور پردے کی پابندی کرے اور لوگوں کو بالخصوص اپنے گھر والوں کو دین پر مدد کرنے والی ہو تو وہ دنیا کی بہترین اور خوبصورت ترین چیز ہے اور اگر وہی عورت اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے خلاف اپنی خواہشات وجذبات کے مطابق اور فیشن اور بے حیائی اور بے پردگی میں زندگی گزارے اور اپنے گھر والوں کو دین پر چلنے سے روکنے والی ہو اور دین کی بجائے دنیا اور بے حیائی وفحاشی کی طرف کھینچنے والی ہو اور اپنے شوہر کے حقوق کا خیال نہ رکھنے والی ہو تو وہ دنیا کا سب سے بدترین فتنہ ہوگی اور صرف وہ خود ہی ایک خرابی نہیں ہوگی بلکہ وہ دنیا کے بے شمار گناہوں اور خرابیوں اور خرافات اور لڑائی جھگڑے اور فتنہ وفساد اور بے حیائی وفحاشی اور گھروں اور نسلوں کو تباہ وبرباد کرنے کی وجہ ہوگی۔

حدیثِ پاک کے مطابق جس قوم میں بے پردگی اور بے حیائی پھیل جاتی ہے اللہ سبحانہ تقدس اس قوم کی دعا قبول نہیں فرماتا اور وہ قوم اللہ سبحانہ تقدس کے عذاب کو اپنے اوپر حلال کر لیتی ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس اس قوم کی دعا قبول نہیں کرتا جس کی عورتیں جھانجن پہنتی ہوں (یعنی کسی غیر محرم کے لیے پہنتی ہو یا اس جھانجن کی آواز غیر محرم تک جاتی ہو)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس بستی میں زنا اور سود ظاہر ہوگا انہوں نے اپنے لیے اللہ سبحانہ تقدس کے عذاب کو حلال کر لیا (حاکم)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اور حدیثِ پاک کے مطابق ایک ایسا دور آئے گا کہ عورتیں مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور ایسا کرنے کے لیے وہ اپنی حرکات وسکنات سے یا گفتگو کے ذریعے اپنی طرف مائل کریں گی یا زیادہ سے زیادہ خوبصورت بن کر یا ننگے سے ننگا لباس پہن کر ان کے سامنے جائیں گی اور اس دور میں عورتیں لباس تو پہنیں گی لیکن پھر بھی ننگی ہوں گی یعنی لباس تو ہوگا مگر اس قسم کا ہوگا کہ زیادہ سے زیادہ ننگا جسم دکھائی دے گا اور جو لباس ہوگا وہ یا تو اتنا باریک ہوگا کہ جسم نظر آئے گا یا وہ اتنا تنگ اور چُست ہوگا کہ جسم کے تمام اعضا کی بناوٹ مکمل طور پر نظر آئے گی اور ایسا کرنے والی عورتیں جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو دور دور تک پہنچتی ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

دو گروہ جو کہ دوزخی ہیں ابھی وہ ظاہر نہیں ہوئے۔ ایک گروہ حکام کا گروہ ہے جن کے ساتھ کوڑے ہوں گے اور وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسرا گروہ ان عورتوں کا ہوگا جو کہ لباس بھی پہنے ہوں گی مگر پھر بھی ننگی ہوں گی۔ وہ عورتیں مردوں کے دل اپنی طرف مائل کریں گی اور اپنے دل مردوں کی طرف مائل کریں گی۔ ان کے سر کے بال یوں ہوں گے جیسے بختی اونٹ کی کوہان ہوتی ہے اور ایسی عورتیں جنت کی خوشبو بھی نہ پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو دور دور تک پہنچتی ہے (مسلم)۔

ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حضرات صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ بتاؤ عورت کے لیے سب سے بہتر کون سی چیز ہے؟ تمام حضرات صحابہ کرام اس سوال کا جواب سوچنے لگے کیونکہ کسی کو بھی اس کا جواب سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی وہاں موجود تھا اور مجھے بھی اس سوال کا جواب نہ آیا لہٰذا میں فوراً گھر آیا اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آج حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سوال کیا ہے بتاؤ میں کیا جواب دوں کہ عورتوں کے لیے کیا چیز سب سے بہتر ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ عورت کے لیے سب سے بہتر چیز یہ ہے کہ کوئی غیر مرد اسے نہ دیکھے یعنی وہ شرعی پردہ کرے اور نہ ہی وہ عورت کسی مرد کو دیکھے (یعنی وہ اپنی نظروں کی حفاظت کرے کہ باحیا اور باپردہ ہو)۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ جواب جا کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے یعنی

www.HaqWaliSarkar.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے اس جواب کی تصدیق فرمائی۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا خود بھی پردہ کا بہت ہی زیادہ اہتمام فرمایا کرتی تھیں اور دوسروں کو بھی اس کی بہت تلقین فرماتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے نہ صرف زندگی بھر پردہ کا نہایت خاص اہتمام فرمایا بلکہ آپ کی یہ خواہش تھی کہ مرنے کے بعد بھی جس قدر زیادہ سے زیادہ ہو سکے میرے جسم کے پردہ کا اہتمام رہے۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے ظاہری وصال مبارک سے پہلے اپنے مرض کے دوران ایک دن حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کیا کوئی ایسا طریقہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص میرے جنازے کو بھی نہ دیکھ سکے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہا کی خواہش تھی کہ مرنے کے بعد بھی میرے جسم کی بے پردگی نہ ہو۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میں نے ملک حبشہ میں دیکھا تھا کہ وہاں پر لوگ مرنے والے شخص کی چارپائی پر درختوں کی شاخیں باندھ کر اوپر ایک کپڑا ڈال دیا کرتے تھے جس سے وہ چارپائی ایک ڈولی کی سی صورت اختیار کر جاتی تھی اور ہر طرح مکمل پردہ ہو جاتا تھا۔

پھر حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا کھجور کی شاخیں لائیں اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو ڈولی بنا کر دکھائی تو آپ رضی اللہ عنہا نے جب اس ڈولی کو دیکھا تو نہایت پسند فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جب میرا جنازہ تیار ہو جائے تو اسی قسم کی ڈولی تیار کرنا اور مجھے دفن کرنے کے لیے رات کے وقت جانا اور ہرگز کسی دوسرے کو میرے جنازے کی اطلاع نہ دینا، میری وفات کے بعد تم مجھے غسل دینا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پانی دینے میں تمہاری مدد کریں گے اور اس کے علاوہ کسی اور کو کمرہ میں داخل نہ ہونے دینا۔ لہٰذا آپ رضی اللہ عنہا کی وصیت کے مطابق اسی طرح اہتمام کیا گیا اور اور ہر لحاظ سے پردے کا خاص اہتمام کیا گیا۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اس شرم وحیا اور پردہ کی کیفیت مبارکہ پر کہ آپ رضی اللہ عنہا اس قدر پردہ کا اہتمام فرماتی تھیں تو اللہ سبحانہ تقدس نے آخرت میں آپ رضی اللہ عنہا کو ایک ایسے انعام واکرام سے نوازا جو کسی اور کو عطا نہیں ہوگا کہ روزِ حشر بھی اللہ سبحانہ تقدس آپ رضی اللہ عنہا کے پردہ کا خاص اہتمام فرمائے گا اور آپ رضی اللہ عنہا کو مخلوق کی نظروں سے چھپا کر رکھے گا۔ لیکن ظاہری بات ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا میدانِ حشر میں تشریف لائیں گی اور پھر وہاں سے گزر کر پل صراط سے گزر کر جنت

www.HaqWaliSarkar.com

میں تشریف لے جائیں گی تو آپ رضی اللہ عنہا کے پردے اور عزت و مرتبے کی وجہ سے دو باتوں کا اہتمام فرمایا جائے گا، پہلی تو یہ کہ جب آپ رضی اللہ عنہا میدانِ حشر میں اور پل صراط پر تشریف لائیں گی تو ایک منادی اعلان کرے گا اور رب کا حکم سنائے گا کہ تمام اہلِ محشر اپنی نگاہیں نیچی کر لیں اور گردنیں جھکا لیں کیونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرنے والی ہیں اور پھر رب کے حکم سے سب کی گردنیں اور نگاہیں خود بخود جھک جائیں گی اور آپ رضی اللہ عنہا وہاں سے گزر جائیں گی اور پھر مزید پردے کے اہتمام کی خاطر آپ رضی اللہ عنہا کے لیے جنت سے ستر ہزار حوروں کو بلایا جائے گا جو آپ رضی اللہ عنہا کو اپنے جھرمٹ میں لے کر میدانِ حشر اور پل صراط سے گزریں گی اور جنت تک آپ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ رہیں گی تاکہ کسی بھی شخص کی نگاہیں کسی بھی طرح آپ رضی اللہ عنہا پر پڑنے کا کوئی احتمال باقی نہ رہ جائے اور کوئی شخص آپ رضی اللہ عنہا کے قریب سے بھی نہ گزر سکے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی اسی پردہ کے متعلق ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

روزِ قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا کہ اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تاکہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پل صراط سے گزر جائیں۔ پس آپ (رضی اللہ عنہا) گزر جائیں گی اور آپ (رضی اللہ عنہا) کے ساتھ حورِ عین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی (کنز العمال)۔

اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی پردے کی اوٹ سے یہ اعلان کرے گا کہ اے اہلِ محشر! اپنی نظریں جھکا لو حتیٰ کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گزر جائیں (حاکم)۔

لہٰذا عورتوں کو چاہیے کہ دنیا کی بدترین چیز یا بدترین فتنہ بننے کی بجائے دنیا کی بہترین چیز بنیں یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسندیدہ عورتوں میں اپنا نام لکھوانے کی کوشش کریں کہ روزِ حشر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو دیکھ کر خوش ہوں اور اس کے لیے سب سے اول اور بہتر چیز عورت کے لیے یہ ہے کہ وہ باپردہ اور حیادار ہو اور نہ ہی وہ اپنا بناؤ سنگھار اور زیب و زینت کسی پر ظاہر کرے اور نہ ہی وہ کسی کو دیکھے یعنی اپنی نظروں کی حفاظت کرے یعنی عورت شرعی پردہ کرے کہ جسم اور جسم کی بناوٹ نظر نہ آئے اور اس کے باوجود اگر کوئی شخص اس کو بری نظر سے دیکھے تو پھر اس عورت پر گناہ نہیں ہوگا اور گناہ

www.HaqWaliSarkar.com

صرف دیکھنے والے پر ہوگا لیکن اگر عورت شرعی پردہ نہ کرے اور پھر کوئی مرد اسے بری نظر سے دیکھے تو پھر دونوں پر گناہ ہوگا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس لعنت کرے دیکھنے والے پر (یعنی جو عورتوں کو شہوت اور بری نظر سے دیکھتا ہے) اور اس پر جو دیکھی جاتی ہے (یعنی وہ جو بغیر شرعی پردہ کے بے پردگی سے باہر جائے) (بیہقی)۔

اور پھر اس کے علاوہ نظر کی احتیاط کرنا صرف مردوں کے لیے ہی نہیں ہے جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے بلکہ عورت کے لیے بھی حکم ہے کہ کسی مرد کو بری نظر یا ضرورت نہ ہونے کے باوجود دیکھتی نہ رہے کہ اگر عورت کسی مرد کو یا کسی عورت کو بری نظر سے دیکھے گی تو وہ بھی مرد کی طرح گناہ گار ہوگی بلکہ زیادہ گناہ گار ہوگی کیونکہ عورت کو اللہ سبحانہ تقدس نے مرد کے مقابلے میں شرم وحیا بہت زیادہ عطا فرمائی ہے اور عورتوں کو چاہیے کہ اگر کسی جائز ضرورت کے تحت کسی مرد سے گفتگو کرنی پڑے تو محبت اور نرمی والے لہجہ میں گفتگو نہ کرے کہ عورت کا محبت بھرا انداز گفتگو اور مسکراہٹ میں ایک جادو ہوتا ہے جس کا کچھ نہ کچھ اثر مرد پر لازمی ہوتا ہے اور جس کے دل میں اس معاملہ میں ایمان کمزور ہوگا یا برائی ہوگی تو وہ بہت جلد اس عورت کے ساتھ برائی کے خیال میں مبتلا ہو جائے گا لہٰذا قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے مردوں اور عورتوں کو بے حیائی سے بچنے کی تلقین فرمائی اور شرم گاہ اور اپنی نظروں کی حفاظت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور پھر مزید عورتوں کو پردہ کرنے اور اپنے جسم کی بناوٹ اور بناؤ سنگھار کا حکم ارشاد فرمایا۔ جب مرد اور عورت دونوں اپنی شرم گاہوں کی ہر طرح اور ہر برائی سے حفاظت کریں گے اور اپنی نظروں کی حفاظت کریں گے اور عورتیں مکمل پردہ کریں گی تو بے حیائی کی ہر طرح کی راہ بند ہو جائے گی اور مزید یہ کہ غیر مرد اور غیر عورت کو آپس میں اگر ضرورت کے تحت گفتگو کرنی بھی پڑے تو نرم اور محبت والے لہجے اور انداز میں کبھی بھی گفتگو نہ کریں کہ اس سے بھی بے حیائی کا خیال اور راستہ کھل سکتا ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے بہت ستھرا (پاکیزہ بات) ہے، بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے (سورۃ النور۔ آیت 30)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اور قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں (سورۃ النور۔ آیت 31)۔

اور قرآنِ مجید میں مزید اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

اے اَزواجِ پیغمبر! تم عورتوں میں سے کسی ایک کی بھی مثل نہیں ہو، اگر تم پرہیز گار رہنا چاہتی ہو تو (مَردوں سے حسبِ ضرورت) بات کرنے میں نرم لہجہ اختیار نہ کرنا کہ جس کے دل میں (نِفاق کی) بیماری ہے (کہیں) وہ لالچ کرنے لگے اور (ہمیشہ) محفوظ بات کرنا اور اپنے گھروں میں سکون سے قیام پذیر رہنا اور پرانی جاہلیت کی طرح زیب وزینت کا اظہار مت کرنا اور نماز قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت گزاری میں رہنا۔ بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) اہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک ونقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے (سورۃ الاحزاب۔ آیت 32، 33)۔

اسی طرح حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں کہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے (جو کہ نابینا تھے)۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں (ازواج مطہرات) سے فرمایا کہ پردہ کرلو تو انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ تو نابینا ہیں لہٰذا وہ ہمیں نہیں دیکھیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم بھی نابینا ہو، تم انہیں نہیں دیکھو گی؟ (ترمذی)۔

کہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کی عورتوں کی تعلیم وتربیت کے لیے ازواج مطہرات کو بھی منع فرما دیا تاکہ کسی بھی عورت کے لیے کوئی دلیل باقی نہ رہ جائے اور ازواج مطہرات کا یوں زندگی گزارنا امت کی تمام عورتوں کے لیے نمونہ بن جائے۔

ایک دفعہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بہن

www.HaqWaliSarkar.com

تھیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضرِ خدمت ہوئیں تو ان پر باریک کپڑے تھے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے اپنا منہ پھیر لیا اور ان سے ارشاد فرمایا کہ اے اسماء! عورت جب بالغ ہو جائے تو یہ جائز نہیں کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ دیکھا جائے سوائے اس کے اور اپنے ہاتھوں اور چہرے کی طرف اشارہ فرمایا اور حضرت عائشہ صدیقہ کا قول مبارک ہے کہ جب میں اپنے حجرے میں جس میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جایا کرتی تھی اور یہیں اپنی چادر اتار دیا کرتی تھی اور میں کہتی تھی کہ یہاں تو میرے شوہر اور والد ہیں اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اور ان کو وہاں دفن کر دیا گیا تو جب بھی میں وہاں جاتی تو اللہ سبحانہ تقدس قسم! میں عمر (رضی اللہ عنہ) سے حیا کی وجہ سے اپنے اوپر اچھی طرح چادر لے کر جاتی یعنی آپ رضی اللہ عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر شریف سے بھی حیا آتی تھی اور آپ رضی اللہ عنہا ان کی قبر شریف سے بھی پردہ فرمایا کرتی تھیں۔

ان تمام باتوں کے باوجود پھر بھی کوئی بے پردگی کی حمایت کرے تو وہ کس قدر بے وقوف ہے اور جو بے پردگی اور بے حیائی کا قدردان ہو اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرنے والا ہو تو اس کے لیے اللہ سبحانہ تقدس نے واضح عذاب کی وعید سنائی ہے کہ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ

بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے (سورۃ النور۔ آیت 19)۔

لہٰذا جو عورتیں بھی اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے باوجود پردہ کا خیال نہیں رکھتیں اور بے پردگی سے نامحرموں کے سامنے پھرتی رہتی ہیں وہ گناہ گار ہوں گی اور جو جتنی زیادہ بے پردگی اپنائے گی اس قدر زیادہ اللہ سبحانہ تقدس کے غضب کا شکار ہو گی کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

شب معراج میں نے اپنی امت کی عورتوں میں سے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اس کا دماغ پگھل رہا تھا۔ میں نے جبرائیل امیں سے پوچھا کہ اس کو یہ سزا کیوں دی جا رہی ہے تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ وہ عورت ہے جو اپنے سر کے بالوں کو نامحرموں سے نہ چھپاتی تھی (عیون الاخبار)۔

www.HaqWaliSarkar.com

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میں نے شب معراج اپنی امت کی عورتوں میں سے ایک عورت کو دیکھا کہ جس کے بدن کا گوشت آگ کی قینچی سے کاٹا جا رہا تھا۔ میں سے جبرائیل امیں سے پوچھا کہ اس کو یہ سزا کیوں دی جا رہی ہے تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ وہ عورت ہے جو اپنے آپ کو نامحرموں کے سامنے پیش کیا کرتی تھی (عیون الاخبار)۔

مزید ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو عورت خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے شائستہ نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے زینت کرے اور اگر کوئی عورت کسی غیر کے لئے زینت کرے تو اس نے اپنے اس عمل سے اپنے دین کو نابود کیا اور خدا کو اپنے اوپر غضبناک کیا (مستدرک الوسائل)۔

دوسری بہترین چیز عورتوں کیلئے یہ ہے کہ وہ بدزبان نہ ہوں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیثِ پاک میں ایک بدزبان عورت جو کہ نیک اعمال کرنے والی تھی اس کو جہنم کی وعید سنائی اور ایک عام عورت جو کہ بالکل بدزبان نہ تھی اس کو جنت کی بشارت فرمائی اور احادیثِ مبارکہ میں زبان کی حفاظت کی بہت سخت تاکید فرمائی گئی ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو کوئی مجھے اپنے دو جبڑوں اور دو ٹانگوں کے درمیان کی چیزوں (زبان اور شرم گاہ) کی ضمانت دے تو میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں (بخاری)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ

عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں بی بی کہ اس کی نماز، روزے اور صدقات کی فراوانی کا چرچا ہے مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے ستاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ آگ میں ہے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ فلاں عورت کہ اس کی نماز، صدقات اور روزے کی کمی کا ذکر ہوتا ہے اور وہ تو پنیر کے چند ٹکڑے ہی خیرات کرتی ہے مگر وہ اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ جنتی ہے (احمد، بیہقی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اے عورتو! خوب خیرات کرو کیونکہ مجھے دکھایا گیا

کہ تم زیادہ دوزخ والی ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہ کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری ہو (متفق علیہ)۔

اور پھر عورت کو چاہیے کہ سب سے زیادہ اپنے گھر والوں اور خاص طور پر اپنے شوہر سے یا شوہر کے متعلق بدزبانی سے مکمل پرہیز کرے اور اس کی ناشکری نہ کرتی رہے اور لڑائی جھگڑا نہ کرے کہ یہ بہت بڑے گناہ ہیں اور اعمال ضائع کرنے کا سبب بن جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے شوہر کی برائی یا عیب اپنی زبان سے کبھی بھی بھول کر بھی کسی سے بیان نہ کرے کہ یہ عمل اسے جہنم میں لے جانے کا سبب بنے گا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

جو عورت خاوند کے عیب کو بیان کرے

تو وہ دوزخ کی آگ اپنے اوپر تیز کرتی ہے اور اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بناتی ہے (طبرانی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اے عورتو! خوب خیرات کرو کیونکہ مجھے دکھایا گیا

ہے کہ تم زیادہ دوزخ والی ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہ کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری ہو (متفق علیہ)۔

اور مزید ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میں نے دوزخ کو دیکھا تو آج جیسا

بھیانک منظر کبھی نہیں دیکھا اور دیکھا کہ دوزخ میں اکثر عورتیں ہیں۔ عرض کیا گیا کہ زیادہ تر عورتیں کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتیں ناشکری کرتی ہیں۔ عرض کیا گیا کہ کیا اللہ سبحانہ تقدس کی ناشکری کرتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں بلکہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور خاوند کے احسان کو فراموش کر دیتی ہیں۔ تم اگر زمانہ بھر احسان کرو پھر وہ تم میں کوئی ناپسند بات دیکھے تو کہے گی کہ میں نے تجھ میں کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں (احمد)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے یہ کہے کہ میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی تو ایسی عورت کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں (مکارم الاخلاق)۔

اور تیسری بہترین چیز کہ عورت کو چاہیے کہ شوہر کو کبھی بھی ازدواجی تعلقات سے منع نہ کرے اور جس وقت شوہر کی طبیعت کا میلان ہو تو خوشی سے میاں کے ساتھ بوس و کنار یا ہم بستری وغیرہ کرے اور جو عورت نفس اور شیطان کے وسواس میں آ کر اپنے شوہر کو ازدواجی تعلقات سے منع کرتی ہیں ان پر اللہ سبحانہ تقدس اور تمام فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے تو وہ انکار کر دے اور خاوند ناراض ہو کر رات گزارے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں (متفق علیہ)۔

اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو شخص اپنی بیوی کو اپنے پاس بستر پر بلائے، وہ انکار کر دے تو اللہ سبحانہ تقدس اس سے ناراض رہتا ہے یہاں تک کہ شوہر اس (بیوی) سے راضی ہو جائے (مسلم)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب شوہر اپنی بیوی کو اپنی حاجت پوری کرنے کیلئے بلائے تو عورت کو فوراً اس کا حکم ماننا چاہیے اگرچہ وہ کھانا پکانے میں مشغول ہو (ترمذی)۔

اس معاملے کو اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قدر اہمیت عطا فرمائی ہے کہ اس کے لیے عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزے اور نفلی عبادات سے منع فرما دیا کہ ایسا نہ ہو کہ عورت نفلی عبادات میں خود کو مشغول رکھے اور شوہر کے حق یعنی ازدواجی تعلق کو نظر انداز کرتی رہے اور اس کے لیے اس قدر سختی فرمائی کہ اللہ سبحانہ تقدس عورت کی ایسی نفلی عبادت کو قبول نہیں فرماتا بلکہ ایسی نفلی عبادت پر عورت کو ثواب کی بجائے گناہ ہوتا ہے جو شوہر کے ساتھ

www.HaqWaliSarkar.com

ازدواجی تعلقات میں رکاوٹ پیدا کرے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ

اس (شوہر) سے اپنے نفس کو (شہوت، ہم بستری سے) نہ روکے اور فرض کے سوا کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے اور اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو وہ گناہ گار ہوگی اور بغیر اجازت اس کا کوئی نفلی عمل مقبول نہیں اور اگر عورت نے کر لیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے، اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ سبحانہ تقدس اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ اگرچہ شوہر ظالم ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اگرچہ شوہر ظالم ہو (ابوداؤد)۔

اور پھر جو عورت ایسی ہو جو کہ شریعت کے حکم کے مطابق پردہ کرے اور حیادار ہو یعنی اپنی شرم گاہ اور اپنی نظروں کی حفاظت کر لے اور اپنی زبان کی حفاظت کرے اور خاص طور پر اپنے شوہر سے بدزبانی، طعنہ زنی، نہ کرے اور زبان سے اس کا عیب کسی سے بیان نہ کرے اور اس کی ناشکری نہ کرے اور اپنے شوہر کو کبھی بھی ازدواجی تعلقات سے منع نہ کرے بلکہ خوشی کے ساتھ خود بھی اس کو اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کرے اور نماز، روزے اور حرام و حلال کی پابندی رکھے تو اللہ سبحانہ تقدس ایسی عورت کو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل فرمائے گا اور وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گی جنت میں داخل ہوگی۔

حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

عورت جب پانچ نمازیں پڑھے اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے (مشکوٰۃ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ

جس عورت میں چار خوبیاں ہوں اور جب وہ فوت ہوگی تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو بغیر حساب کے بخش دے گا۔ پہلی یہ کہ وہ ضروریاتِ دین کا علم جانتی ہو، دوسری یہ کہ خاوند کو راضی کرنے والی ہو، تیسری یہ

www.HaqWaliSarkar.com

کہ اللہ سبحانہ تقدس کے محرمات کا خیال کرنے والی ہو اور چوتھی یہ کہ پردہ کرنے والی ہو۔

چوتھی چیز یہ ہے کہ زیورات اور لباس کی محبت میں مبتلا نہ ہوں یعنی فیشن اور دکھلاوے کی طرف مائل نہ ہوں کہ جو عورت شوہر کے علاوہ دوسروں کے لیے بنتی سنورتی ہے وہ گنہگار ہوتی ہے اور پھر اکثر لباس اور زیورات کی محبت اور زیادتی کی طلب کی وجہ سے بیویاں شوہروں سے لڑتی ہیں جس سے شوہروں کا حرام کمائی کی طرف دھیان جاتا ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے جہنم میں جانے کی زیادہ تر وجہ یہ بیان فرمائی کہ وہ خاوندوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کریں گی اور بے حیائی، فیشن یعنی لباس اور زیورات کی محبت میں مبتلا ہو جائیں گی کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں عورتیں کم تھیں۔ عرض کیا گیا کہ عورتیں کہاں تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کو زیورات اور لباس کی محبت نے مشغول کیے رکھا ہے۔

اللہ سبحانہ تقدس تمام مسلمان عورتوں کو ہدایت عطا فرمائے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کو خاوند کی ناشکری اور زیورات اور لباس کی محبت سے بچائے اور باحیا اور باپردہ بنائے۔

آمین! ثم آمین!

والدین اور شوہر کے حقوق

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

عورت پر سب لوگوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا (حاکم)۔

لہٰذا مرد کے لئے دنیا میں سب سے زیادہ اس کے حسنِ سلوک کے مستحق اس کے ماں باپ ہیں اور اس میں سے ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے۔ اس لئے مرد حضرات کو چاہیے کہ اس میں بہت احتیاط رکھیں اور اس مرد کو بدبخت فرمایا گیا

www.HaqWaliSarkar.com

ہے کہ جو ماں باپ کو بڑھاپے میں پائے اور اپنی بخشش نہ کروا سکے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہوتا ہے کہ ہمارے ماں باپ ہمارے ساتھ غلط رویہ، غلط سلوک یا غلط بات کرتے ہیں اس لئے ہم بدتمیزی کرتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ اگر ماں باپ آپ کو غلط بھی کہیں یا فضول بھی بولیں تو پھر بھی اولاد کا حق ہے کہ خاموشی سے سنتی رہے اور کبھی کسی دوسرے کے سامنے ماں باپ کی برائی نہ کرے اور نہ ماں باپ کو آگے سے بولے یا بدتمیزی کرے اور یوں بھی نہیں کرنا چاہیے کہ ماں باپ زیادتی کریں تو ماں باپ سے حسنِ سلوک یا ان کی مالی یا جسمانی خدمت کرنا بند کر دے بلکہ ماں باپ کے برے سلوک کے باوجود بھی حسنِ سلوک اور خدمت جاری رکھے اور اپنی زبان سے کبھی ان کے متعلق غلط بات نہ نکالے بلکہ قرآنِ پاک میں اللہ سبحانہ تقدس نے تو یہاں تک ارشاد فرمایا کہ

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنا اور اگر تمہاری زندگی میں وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچ جائے تو ان کو اُف تک نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے ادب سے بات کرنا اور ان کے سامنے عاجزی اور رحم دلی کا بازو جھکائے رکھنا اور یہ دعا کرنا کہ اے میرے رب! ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی تھی (سورۃ بنی اسرآئیل۔ آیت 23، 24)۔

اگر ماں باپ غلط سلوک کرتے ہیں یا ناجائز ہی ناراض رہتے ہیں تو یہ ان کا فعل ہے اور وہ اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دہ ہوں گے کہ ماں باپ کے ذمہ بھی اولاد کے حقوق ہیں۔ اگر وہ جان بوجھ کر اولاد کو تکلیف دیتے ہیں یا ناجائز ناراض رہ کر ذہنی اذیت دیتے ہیں تو وہ اپنے رب کو ناراض کریں گے اور گناہ گار ہوں گے مگر اولاد کے لیے پھر بھی یہ جائز نہیں ہے کہ کسی بھی حالت میں کسی بھی طریقے سے ماں باپ سے برا سلوک کریں چاہے ماں باپ برے سے برا سلوک ہی کیوں نہ کریں۔

ہاں لیکن یہ بات بھی لازمی یاد رکھیں کہ اگر ماں باپ کوئی ایسی بات کہتے ہیں کہ جو اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے خلاف ہے تو پھر ماں باپ کی اطاعت کرنا واجب نہیں ہے یعنی ان کی بات نہیں ماننی چاہیے کیونکہ خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے کیونکہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس

www.HaqWaliSarkar.com

کی نافرمانی میں کسی کی اِطاعت نہیں (مسلم)۔

مثلاً ماں باپ کہیں کہ نماز نہ پڑھو یا داڑھی نہ رکھو یا بیوی سے گالی گلوچ کرو یا اس کو مارو پیٹو یا حرام کماؤ یا کسی کا حق کھاؤ یا کسی پر ظلم کرو وغیرہ وغیرہ۔ لیکن پھر بھی یہ نہیں کہ ماں باپ اگر ایسی غلط باتیں کہیں تو پھر ماں باپ سے بدتمیزی یا گالی گلوچ یا مار پٹائی کرنا شروع کر دے بلکہ بات صرف یہ ہے کہ ماں باپ کی اس بات کو ہرگز نہ مانے لیکن اس کے باوجود ان سے اپنا مالی اور جسمانی حسنِ سلوک جاری رکھے کہ اسی میں ہی دین و دنیا کی بھلائی ہے۔

مرد حضرات کے لئے شادی سے پہلے بھی اور شادی کے بعد بھی ماں اور پھر باپ کا حق سب سے زیادہ ہے لیکن عورتوں کا معاملہ کچھ جدا ہے کہ ان کیلئے شادی سے پہلے ماں باپ کا حق سب سے زیادہ ہے لیکن شادی کے بعد شوہر کا حق ماں باپ سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے یعنی شادی کے بعد عورت پر سب سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے۔ اگر ماں باپ کچھ اور کہیں اور شوہر کچھ اور کہے تو بیوی کو شوہر کی بات ماننی چاہیے کہ جیسے مرد کو ماں باپ کچھ اور کہیں اور بیوی کچھ اور کہے تو ماں باپ کی بات مانے اگر اس میں خالق کی نافرمانی نہ ہوتی ہو۔ پس عورت کو چاہیے کہ شادی سے پہلے ماں باپ کے حقوق کا خیال رکھے اور شادی کے بعد شوہر کے حقوق کا خیال رکھے، شوہر کی خدمت کرے، اس کی برائی کسی سے بیان نہ کرے، اس سے لڑائی جھگڑا نہ کرے اور اس کی بات مانے اور اس کے گھر اور گھر والوں کی خدمت کرے۔

شوہر کے تمام حقوق سے بڑھ کر پہلا اور سب سے زیادہ اہم حق یہ ہے کہ کبھی بھی شوہر کو ساتھ سونے سے یعنی بوس و کنار، چھیڑ چھاڑ اور ہم بستری کرنے سے نہ روکے اور بیویوں میں سب سے بری وہ عورتیں ہیں جو اپنے شوہر کو اس حق سے روکتی ہیں اور نخرے اور بہانے کرتی ہیں۔ ایسی عورتیں جب تک دوبارہ اپنے شوہر کے پاس نہ جائیں اور اپنے شوہر کو اس معاملے میں خوش نہ کریں تو ان پر اللہ سبحانہ تقدس کی لعنت برستی رہتی ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت اور بخشش سے دور رہتی ہیں۔ ایسی بابرکت راتوں اور لمحوں میں جن میں اللہ سبحانہ تقدس گناہ گاروں کو کثرت سے بخشتا ہے اور اپنی رحمت کی بارشیں فرماتا ہے ان میں بھی ایسی عورتیں اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت اور بخشش حاصل نہیں کر پاتیں۔ اس لیے حدیثِ پاک میں یہاں تک فرمایا گیا ہے کہ شوہر جب عورت کو ہم بستری وغیرہ کیلئے اپنے پاس بلائے تو اگرچہ وہ کھانا ہی کیوں نہ پکا رہی ہو اس کو فوراً روک کر پہلے شوہر کے پاس خوشی سے حاضر ہو اور غصہ یا بیزاری کیے بغیر خوشی سے شوہر کی ضرورت

www.HaqWaliSarkar.com

پوری کرے اور پھر بعد میں کھانا پکالے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب شوہر اپنی بیوی

کو اپنی حاجت پوری کرنے کیلئے بلائے تو عورت کو فوراً اس کا حکم ماننا چاہیے اگرچہ وہ کھانا پکانے میں مشغول ہو (ترمذی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے تو وہ

انکار کردے اور خاوند ناراض ہو کر رات گزارے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں (متفق علیہ)۔

مزید ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے

بچھونے (یعنی اس کے ساتھ سونے اور ہم بستری) کو نہ چھوڑے اور اس کی قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو (طبرانی)۔

بلکہ صرف یہی نہیں کہ شوہر کے بلانے پر صرف دنیاوی کاموں کو چھوڑ کر شوہر کے پاس جانے کا حکم ہے بلکہ اللہ سبحانہ تقدس نے بھی فرائض وواجبات کے علاوہ نفلی عبادات کرنے سے زیادہ اس جسمانی تعلق کو اہمیت دی ہے۔ اس لئے حدیثِ پاک کے مطابق عورت کیلئے جائز نہیں کہ شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھے اور اگر رکھے گی تو گناہ گار ہوگی ہاں اگر شوہر اجازت دے تو رکھ سکتی ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ روزے کی حالت میں ہم بستری کرنا منع ہے کہ اگر شوہر کا دل چاہ رہا ہے اور بیوی نے نفلی روزہ رکھا ہے تو شوہر ہم بستری نہ کر پائے گا اور یہ بات اللہ سبحانہ تقدس کو پسند نہیں ہے اس لئے اللہ سبحانہ تقدس نے عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

شوہر کا عورت پر حق یہ ہے کہ اس (شوہر) سے اپنے نفس کو (شہوت وہم بستری سے) نہ روکے اور فرض کے سوا کسی دن بغیر اس (خاوند) کی اجازت کے روزہ نہ رکھے اور اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو وہ گناہ گار ہوگی اور بغیر اجازت اس کا کوئی عمل مقبول نہیں اور اگر عورت نے کر لیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر

www.HaqWaliSarkar.com

اجازت اس کے گھر سے نہ جائے، اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ سبحانہ تقدس اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ عرض کی گئی کہ اگرچہ شوہر ظالم ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اگرچہ شوہر ظالم ہو (ابوداؤد)۔

اکثر عورتیں کہتی ہیں کہ ہمارے شوہر نے ہماری بات نہیں مانی یا ہمارے ساتھ غلط سلوک کیا یا غصے میں بولے اس لئے ہم نے اپنے شوہر کے حقوق کا خیال نہیں رکھا۔ یاد رکھیں کہ شیطان اور اس کے چیلے ہر وقت اسی کوشش اور جستجو میں لگے رہتے ہیں کہ کسی بھی طرح میاں بیوی میں جدائی اور دوری ڈال دیں کیونکہ باقی لوگوں کے تعلقات میں خرابی ہو تو وہ ایک خرابی ہے لیکن میاں بیوی کے تعلق میں لڑائی جھگڑا، خرابی اور دوری ہو تو یہ بے شمار خرابیوں اور برائیوں اور برے اثرات کی بہت بااثر وجہ ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

شیطان پانی پر اپنا تخت بچھاتا ہے اور پھر اپنے مختلف لشکروں کو لوگوں میں فتنے ڈالنے کے لیے بھیجتا ہے۔ ان میں سے ایک آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں فتنہ پھیلایا۔ ابلیس کہتا ہے کہ تم نے کچھ نہیں کیا۔ پھر ایک دوسرا آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس میں اور اس کی بیوی میں جدائی (نفرت، طلاق) نہ ڈال دی۔ ابلیس خوشی سے اسے اپنے پاس بٹھاتا ہے اور کہتا ہے کہ تو بہت اچھا ہے (مسلم)۔

لہٰذا اسی لیے جب بھی بیوی کو شوہر کی کسی بات پر یا ویسے ہی کسی بات پر غصہ یا ناگواری ہو تو سب سے پہلی اور فوراً سوچ اس کے دل میں یہی آتی ہے کہ میں نے اپنے شوہر کو اپنے قریب نہیں آنے دینا اور یہی وہ خیال ہے جس کو شیطان ہر دم بیویوں کے دلوں میں ڈالنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ لہٰذا شیطان کی بات مان کر شیطان کی راہ پر چلنے کی بجائے اپنے غصے کو جو کہ حرام ہے اور شیطان کا آپ پر حاوی ہونے کا ایک بڑا ذریعہ اور راستہ ہے، ٹھنڈا کر کے یہ سوچیں کہ میں نے اپنے اللہ سبحانہ تقدس کا حکم ماننا ہے اور اسے راضی کرنا ہے۔ پس شوہر اگرچہ کچھ غلط کہے یا کرے یا زیادتی کرے پھر بھی بیوی کو چاہیے کہ کبھی بھی حقِ زوجیت سے منع نہ کرے اور شوہر سے بدزبانی نہ کرے اور لوگوں سے اس کی برائی بیان نہ کرے اور اس کی خدمت میں لگی رہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

عورت جب پانچ نمازیں پڑھے اور ماہِ

www.HaqWaliSarkar.com

رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے (مشکوٰۃ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو عورت خاوند کے عیب کو بیان کرے تو وہ دوزخ کی آگ اپنے اوپر تیز کرتی ہے اور اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بناتی ہے (طبرانی)۔

مگر اس کے برعکس یہ بھی نہیں کہ شوہر بیوی کے ساتھ جیسا مرضی سلوک کرے، اس پر ظلم کرے، اس کو مارے پیٹے یا اس کو ذلیل کرے کہ ایسے مرد کو حدیثِ پاک میں کمینہ اور بدترین شخص فرمایا گیا ہے اور وہ اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں اپنے اس عمل کا جواب دہ ہوگا اور گناہ گار ہوگا اور دنیا میں اس کے رزق میں کمی ہوگی اور آخرت میں عذاب ہوگا۔ لہٰذا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مسلمانوں میں کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں اور ان میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا ہو (ترمذی)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

بیوی کی عزت کرنے والا کریم ہے اور بیوی کو ذلیل کرنے والا کمینہ ہے اور مزید ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت کو گالی دیتا ہے آسمان کے تمام فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔

میرے دادا مرشد حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ اپنی محفل سے ان لوگوں کو اٹھا دیا کرتے تھے جو اپنی بیویوں کو مارا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ بیوی کو مارنے والے کو آخرت میں عذاب اور دنیا میں رزق کی کمی ہوگی۔

اکثر مردوں سے پوچھیں جو زنا وغیرہ جیسی چیزوں میں مبتلا ہوتے ہیں تو ان کا جواب یہی ہوتا ہے کہ ہماری بیویاں انکار اور نخرے کرتی رہی ہیں اور ایک عرصہ صبر کرنے کے بعد ہمارا ذہن گناہوں کی طرف چلا گیا ہے۔ یاد رکھیں کہ اگر بیوی کے مسلسل انکار کی وجہ سے شوہر زنا کی طرف راغب ہوتا ہے تو مرد کے ساتھ ساتھ عورت بھی گناہ گار ہوگی لیکن اگر عورت ہم بستری سے انکار نہیں کرتی اور مرد از خود گناہوں کی طرف جائے تو پھر عورت گناہ گار نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر اولاد

www.HaqWaliSarkar.com

بالغ ہو جائے اور وہ شادی کے قابل ہو اور ماں باپ جان بوجھ کر یا فضول بہانوں یا باتوں کی وجہ سے اولاد کی شادی نہ کریں اور پھر اولاد زنا کرے تو ماں باپ بھی برابر کے گناہ گار ہوں گے لیکن اگر ماں باپ نکاح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن پھر بھی شادی نہیں ہوتی تو پھر ان کے لئے گناہ سے رہائی ہو سکتی ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو چاہیے کہ اس کا نام اچھا رکھے اور اسے اچھی تعلیم دے، پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے اور اگر بچہ بالغ ہو جائے گا اور اس کا نکاح نہ کیا اور اس نے کوئی گناہ کر لیا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہے (بیہقی)۔

جن گھروں میں اولاد اور والدین ایک دوسرے کے ساتھ اور بیوی اور شوہر ایک دوسرے کے ساتھ بدسلوکی اور ظلم کریں اور بدلے لیں اور اپنے حقوق ادا نہ کریں تو وہ گھر ایک عذاب بن جاتا ہے حالانکہ انسان کا گھر اس کے لئے دنیا کی سب سے پرسکون اور آرام کی جگہ ہونی چاہیے۔ پس یاد رکھیں کہ اگرچہ ماں باپ اولاد کے ساتھ اور شوہر بیوی کے ساتھ برا سلوک بھی کریں تو پھر بھی وہ اس کو برداشت کر کے اپنے حقوق ادا کرتے رہیں کہ ہر انسان اپنے اعمال کا جواب دہ ہے اور ماں باپ اور شوہر کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ماں باپ اپنی اولاد پر زیادتی کرتے رہیں یا ان سے خواہ مخواہ ناراض رہیں یا اولاد کے منانے سے بھی نہ مانیں اور شوہر اپنی بیوی سے برا سلوک کرتا رہے، اس کو مارے پیٹے یا اس کی بے عزتی کرتا رہے اور اگر وہ ایسا کریں گے تو اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں جواب دہ ہوں گے اور گناہ گار ہوں گے یعنی ماں باپ اپنی اولاد سے برا سلوک کریں یا شوہر اپنی بیوی سے برا سلوک کرے تو اس کی وجہ سے وہ اللہ سبحانہ تقدس کے عذاب میں گرفتار ہو سکتے ہیں اور جہنم میں جا سکتے ہیں۔

پس ہر مرد و عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے سے ملنے جلنے والوں کو یہی ترغیب دے کہ عورت اپنے شوہر کی اور اولاد اپنے ماں باپ کی عزت کرے اور ان کے حقوق کا خیال رکھے اور ماں باپ اپنی اولاد سے اور شوہر اپنی بیوی سے محبت کرے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو پھر ہی ہمارے گھروں اور معاشرے میں سکون ہوگا۔ اس لیے اس شخص کو بدترین انسان کہا گیا ہے جو بیوی کو اپنے خاوند سے غلط رویہ رکھنے پر اور اولاد کو اپنے ماں باپ سے غلط سلوک کرنے پر

www.HaqWaliSarkar.com

اکسائے۔ اکثر گھروں میں لڑائی میں یہی نقطہ ہوتا ہے کہ شوہر کو بیوی نے کچھ کہا اور ماں باپ نے اس سے اُلٹ کہا تو اگر بیوی کی بات مانی تو ماں باپ ناراض ہوتے ہیں اور ماں باپ کی بات مانی تو بیوی ناراض ہوتی ہے اور دونوں صورتوں میں گھر کا سکون برباد ہوتا ہے۔ ٹھیک بات تو یہ ہے کہ بیوی کو اس معاملے میں کھینچا تانی نہیں کرنی چاہیے اور جاننا چاہیے کہ شوہر کے ذمے مجھ سے زیادہ اس کے ماں باپ کا حق ہے تو خوشی سے اور دل سے اپنے شوہر کو خود کہے کہ جیسے آپ کے ماں باپ کہتے ہیں آپ ویسا ہی کریں اور یہ نہیں کہ پھر اس پر منہ بنا کر بیٹھی رہے بلکہ اس پر خوش رہنے کی کوشش کرے تو اس رویے سے شوہر اور سسرال والے دونوں خوش رہیں گے اور اصل بات تو یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کی خوشنودی حاصل ہوگی اور آخرت اچھی ہوگی۔

یہ کتنی عجیب بات ہے کہ شوہر اپنے ماں باپ کی بات ماننے کی بجائے بیوی کی بات مانے تو بیوی کو وہ ایک اچھا انسان لگتا ہے اور اگر وہ بیوی کی بجائے ماں باپ کی بات مانے تو بیوی کو ظالم اور خیال نہ رکھنے والا شوہر لگے گا لیکن اس کے برعکس اس بیوی کا بھائی اپنی بیوی کی بجائے اگر ماں باپ کی بات مانے تو اس عورت کی نگاہ میں اس کا بھائی ایک اچھا انسان ہوتا ہے اور اگر ماں باپ کی بجائے بیوی کی بات مانے تو وہ نافرمان اور ایک برا انسان لگتا ہے یعنی دونوں طرف نقطہ نظر مختلف ہوتا ہے۔ یہ انسان کی نفسا نفسی ہے کہ ہر جگہ اپنے ہی متعلق سوچو اور دوسروں کے متعلق نہ سوچا جائے حالانکہ انسان کو دونوں طرف ایک ہی نقطہ نظر رکھنا چاہیے چاہے وہ جو بھی ہو۔ اگر ایک عورت اس بات کو ٹھیک خیال کرتی ہے کہ شوہر پر بیوی کے حقوق کا مطلب یہ ہے کہ شوہر ماں باپ کی بجائے بیوی کی بات کو اہمیت دے تو پھر اپنے ماں باپ اور بھائیوں کو بھی یہی بات سمجھائے مگر وہاں تو بیٹا یا بھائی اگر بیوی کی بات مان لے تو اس کو بیوی کا غلام کہا جاتا ہے۔ ہم نے زندگی میں اکثریت ایسے ہی لوگوں کی دیکھی ہے جو دوہرا نقطہ نظر ہی رکھتے ہیں۔ اپنے بیٹے کیلئے اس لیے دکھی رہیں گے کہ وہ بیوی کی بات مانتا ہے اور ہماری بات نہیں مانتا اور بیٹی کے معاملے میں اس لیے دکھی رہیں گے کہ بیٹی کا شوہر اس کی بات نہیں مانتا اور اپنے ماں باپ کی بات مانتا ہے۔ یہی دوہرا نقطہ نظر جو کہ غلط ہے گھروں میں لڑائیوں کی وجہ بنتا ہے اور اگر ہر کوئی دونوں طرف ایک ہی نقطہ نظر رکھے تو گھروں کے جھگڑوں میں بہت حد تک کمی ہو جائے گی۔ اللہ سبحانہ تقدس ہم سب مسلمان مردوں اور عورتوں کو عقل اور دین کی سمجھ عطا فرمائے اور ہر ایک کے ساتھ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق

www.HaqWaliSarkar.com

سلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اولاد کے حقوق

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اپنی اولاد کا اکرام کرو اور انہیں اچھے آداب سکھاؤ (ابن ماجہ)۔

والدین کے حقوق کا ذکر تو معاشرے میں اکثر سنا جاتا ہے لیکن یاد رکھیں کہ جس طرح والدین کے جو حقوق اللہ سبحانہ تقدس نے اولاد کے ذمے رکھے ہیں اگر وہ ان سے بے پرواہی کرتا ہے اور اس میں جان بوجھ کر غفلت برتتا ہے تو وہ گناہ گار ہوگا اور اس وجہ سے جہنم میں جا سکتا ہے اسی طرح اولاد کے جو حقوق اللہ سبحانہ تقدس نے والدین پر رکھے ہیں اگر والدین اس میں جان بوجھ کر غفلت برتیں گے تو وہ بھی گناہ گار ہوں گے اور اس وجہ سے وہ بھی جہنم میں جا سکتے ہیں۔ اکثر ماں باپ کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ وہ صرف اولاد کو ماں باپ کے حقوق بڑی سختی سے یاد دلاتے رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم جو مرضی کریں کہ ماں باپ ہونے کی وجہ سے ہماری پکڑ نہیں ہوگی اور اس بنیاد پر اپنے رویہ اور اپنی زبان سے اپنی اولاد کو تکلیف دیتے رہتے ہیں اور اپنی اولاد کو خوامخواہ مارتے یا جھڑکتے رہتے ہیں جو کہ مناسب نہیں ہے، ہاں اگر تربیت یا اصلاح کے لیے والدین ڈانٹتے یا مارتے ہیں تو وہ اولاد کے لیے فائدہ مند ہے اور اس پر گناہ نہیں اور یہ سلسلہ بچوں کی شادی کے بعد بھی جاری رہتا ہے بلکہ بہت ہی زیادہ بڑھ جاتا ہے اور والدین نہ صرف اپنی بہو بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اپنے بیٹے کو بھی ذہنی اذیت دیتے رہتے ہیں اور بعض اوقات یہ رویہ اس قدر شدت اختیار کر جاتا ہے کہ اولاد بے بس ہو جاتی ہے اور اپنے جذبات پر قابو نہ رکھنے کی وجہ سے ماں باپ کے حقوق سے غافل ہو جاتی ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر ماں باپ بھی اپنی اولاد کو یا کسی اور کو جان بوجھ کر تکلیف دیں گے اور ان کے حقوق پورے نہیں کریں گے یا خوامخواہ ناراض رہ کر ان کو ذہنی اذیت اور پریشانی میں مبتلا رکھیں گے تو سخت گناہ گار ہوں گے کہ اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں سب لوگوں کے اپنے اپنے اعمال کا حساب ہوگا۔

www.HaqWaliSarkar.com

اولاد کے حقوق میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم یہ ضرور سوچتے ہیں کہ اگر ہم مر گئے تو ہمارے بعد ہماری اولاد کا کیا ہوگا مگر کبھی یہ نہیں سوچتے کہ جب اولاد مرے گی تو اس کے بعد اولاد کا کیا حال ہوگا؟ تو سوچئے کہ کیا آپ کی اولاد ایسے اعمال کرتی ہے جو کہ مرنے کے بعد ان کو فائدہ دیں گے؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی اولاد کو میری اور حضرات انبیاء کرام، حضرات صحابہ کرام اور حضرات اولیاء کرام کی محبت سکھاؤ کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اپنی اولاد کو تین چیزوں کا ادب سکھاؤ۔ اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت، اہل بیت کی محبت اور قرآن کی تلاوت (الجامع الصغیر)۔

لہٰذا آپ کے ذمہ یہ فرض ہے کہ اپنی اولاد کو دین کی اور اللہ سبحانہ تقدس، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرات انبیاء کرام، حضرات اہل بیتِ اطہار، حضرات صحابہ کرام اور حضرات اولیاء کرام کی محبت اور آداب سکھائیں اور قرآنِ پاک اور دین کی تعلیم دلوائیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کے متعلق بتائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت اور ادب واحترام، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام ومرتبہ اور حضرات صحابہ کرام اور حضرات اولیاء کرام کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کے بارے میں آگاہ کریں تاکہ آپ کی اولاد صرف اپنا ہی نہیں بلکہ آپ کی بھلائی کا بھی سبب بنے۔ جو شخص دین سیکھ کر اس پر عمل کرتا ہے اور اس کے والدین اس بات سے خوش ہوں تو والدین کو بھی روزِ حشر انعام واکرام سے نوازا جائے گا کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

جو شخص قرآنِ مجید پڑھے اور

اس کے احکام پر عمل کرے تو قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے اچھی ہوگی جو دنیا میں تمہارے گھروں کو منور کرتی ہے تو اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جو اس پر عامل (عمل کرنے والا) ہو (ابوداؤد، احمد)۔

اگر والدین اپنی اولاد کو نیکی کی تلقین کرنے والے ہوں تو اولاد زندگی بھر جو بھی نیک عمل کرے گی اس کا ثواب والدین کو بھی عطا کیا جائے گا۔ دوسری صورت میں کہ اگر آپ اپنی اولاد کے دل میں اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس

www.HaqWaliSarkar.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ ان کے دل میں دنیا اور دنیاوی چیزوں کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ دنیا کی محبت میں مبتلا رہتی ہے تو مرنے کے بعد ان کا حال تو برا ہوگا ہی مگر اس کے علاوہ وہ آپ کے لئے بھی عذاب کا باعث بنے گی۔ اسی لیے اللہ سبحانہ تقدس نے قرآنِ مجید میں مال اور اولاد کو بندہ کے لیے سب سے اہم آزمائش فرمایا ہے۔ بعض بزرگانِ دین کا قول ہے کہ

ایک شخص جنت میں جا رہا ہوگا تو اس کی بیٹی جو کہ جہنم میں جا رہی ہوگی اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں عرض کرے گی کہ میرا باپ دنیا میں کبھی بھی مجھے نیکی کی تبلیغ نہیں کرتا تھا، نہ مجھے سمجھاتا تھا اور اگر شاید میرا باپ مجھے سمجھاتا یا ڈانٹتا تو میں بھی نیکی کی راہ پر چلتی تو اللہ سبحانہ تقدس اس لڑکی سے فرمائے گا کہ اپنے باپ کو بھی اپنے ساتھ جہنم میں لے جا اور ایک شخص جہنم میں جا رہا ہوگا اور اس کی بیٹی جو جنت میں جا رہی ہوگی اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں حاضر خدمت ہوگی اور عرض کرے گی کہ دنیا میں میرا باپ مجھے نیکی کی ترغیب دیتا تھا اور گناہ کے کاموں پر ڈانٹتا تھا جس وجہ سے میں نیکی کے راستے پر چلنے کی کوشش کرتی تھی تو اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ اپنے باپ کو اپنے ساتھ جنت میں لے جا۔

لہٰذا والدین کا یہ سب سے بڑا فرض ہے کہ اپنی اولاد اور نسل کو دین کی محبت اور شوق دلائے اور گناہوں سے نفرت اور نیکی کے کاموں کی رغبت دلائے اور اپنے بچوں کو اور خاص طور پر اپنی بیٹیوں کو بے حیائی اور فحاشی اور غیر مسلموں کے طرزِ زندگی اور طریقوں کو اپنانے سے مکمل طور پر بھرپور طریقے سے بچانے کی کوشش کرے ورنہ روزِ حشر آپ کی اس معاملہ میں پکڑ ہوگی اور عذاب ہوگا۔

پس والدین کو کم از کم ان چیزوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔

1. جب بچہ پیدا ہو اس کو کسی نیک بندے سے گھٹی دلوائیں اور کان میں اذان و تکبیر کہلوائیں اور پھر ساتویں دن اس کی ٹنڈ کروا کر بالوں کے برابر چاندی کی قیمت صدقہ کریں اور اس کا اچھا اور اسلامی نام رکھیں اور اس کی طرف سے عقیقہ کریں۔ اکثر لوگ اپنے بچے یا بچی کا عقیقہ نہیں کرتے لہٰذا اگر بچوں کا عقیقہ نہیں کیا تو عمر کے کسی بھی حصہ میں ان کا

www.HaqWaliSarkar.com

عقیقہ کر سکتے ہیں اور اگر والدین نے عقیقہ نہیں کیا تو اولاد بڑے ہو کر خود اپنا عقیقہ کر سکتی ہے بلکہ لازمی کر لینا چاہیے۔ ❷ لڑکی کی پیدائش کو کبھی بھی برا خیال نہ کریں بلکہ لڑکے سے زیادہ اہمیت اور محبت دیں کیونکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں دونوں میں سے کسی کو اہمیت دیتا تو لڑکیوں کو دیتا۔ ❸ سارے بچوں میں ہر چیز اور ہر بات میں عدل وانصاف والا معاملہ رکھیں بلکہ حدیثِ پاک میں بوسہ لینے میں بھی عدل کا حکم فرمایا گیا ہے۔ ❹ اپنے بیٹے کو حسبِ ضرورت دنیاوی تعلیم کے علاوہ کمانے کے لیے کسی نہ کسی ہنر کی تعلیم دلوائیں یا کوئی ہنر سکھائیں اور اپنی بیٹی کو حسبِ ضرورت دنیاوی تعلیم کے علاوہ گھر داری کے معاملات بھی لازمی سکھائیں جس میں گھر کا انتظام سنبھالنا، مہمان داری کرنا، کھانا پکانا اور کپڑے سلائی کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ یہ نہ ہو کہ آپ اپنی بیٹی کو صرف دنیاوی تعلیم پڑھاتے رہیں اور کام کاج کی عادت ہی نہ ہو تو ایسی صورت میں شادی کے بعد آپ کی بیٹی کی زندگی بہت مشکل اور پریشان ہو جائے گی اور کام کاج کی عادت نہ ہونے کی وجہ سے اس کو اپنی زندگی میں خاصی تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ ❺ اپنے بچوں کو بے حیائی وفحاشی سے بچانے کی مکمل کوشش کریں اور اپنی بچیوں کو پردہ کی سختی سے خاص ترغیب دیں اور یہ عمل آہستہ آہستہ بچپن سے ہی شروع کر دینا چاہیے تاکہ بالغ ہونے کے بعد ان کو پردے کا اہتمام کرنا عجیب نہ لگے اور بچپن ہی سے بچیوں کو لڑکوں کے یا عریاں لباس پہنانے سے پرہیز کرنا چاہیے اور باپردہ لباس پہنانا چاہیے۔ اگر بچپن میں اس کو لڑکوں والے یا عریاں لباس پہنائیں گے تو اس کو اس کا شوق اور عادت پیدا ہو جائے گی اور بالغ ہونے کے بعد ایسے لباس کو چھوڑنا اس کے لیے مشکل ہو جائے گا۔ ❻ بچوں کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآنِ پاک کی اور دین کی تعلیم بھی لازمی دیں یا اپنے بچوں کو گھر میں کوئی نہ کوئی دینی کتابیں پڑھنے کی ترغیب دیتے رہنا چاہیے تاکہ وہ کچھ نہ کچھ اسلام کے متعلق بھی علم حاصل کریں۔ ❼ بچوں کے دلوں میں اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات اولیاء کرام کی محبت پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور ان کو اچھے آداب سکھائیں۔ ❽ جب بچے جوان ہو جائیں تو جلد از جلد ان کی شادی کا انتظام کر کے ان کی شادی کروا دیں اور اپنے بیٹے کو بیوی کے ساتھ اور اپنی بیٹی کو شوہر کے ساتھ حسن سلوک کی خاص طور پر سختی سے ترغیب دیں کہ اگر ایسا نہیں کریں گے اور بیٹا اپنی بیوی کے ساتھ یا بیٹی اپنے شوہر کے ساتھ بدسلوکی کریں گے اور حقوق کا خیال نہیں رکھیں گے تو اولاد کے ساتھ ساتھ والدین بھی گناہ گار ہوں گے۔ اگر کوئی خاص مجبوری نہ ہو تو بچی کی شادی ملکی

www.HaqWaliSarkar.com

قانون کے مطابق اٹھارہ سال میں کر دینی چاہیے اور لڑکے کی کمائی شروع ہوتے ہی اس کی بھی شادی کر دینی چاہیے۔

⑨ والدین کو اپنی اولاد چھوٹے بچوں اور بچیوں کو خاص طور پر یہ بات بھی سختی سے لازمی سمجھانی چاہیے کہ اگر کوئی شخص اپنی گود میں بٹھائے یا چومے وغیرہ تو اس کو وہ بچے خود منع کر دیں کیونکہ بعض لوگ چھوٹے بچوں کو بڑے ہی عجیب طریقوں سے چومتے وغیرہ ہیں یا گود میں بٹھاتے ہیں اور ان میں سے اکثر لوگ تو حدِ شہوت تک پہنچے ہوتے ہیں۔ اگر شہوت والا معاملہ نہ بھی ہو تو پھر بھی بچوں کو چومنے سے اور گود میں بٹھانے سے بڑے لوگوں کو بھی منع کرنا چاہیے اور اپنے بچوں کو بھی یہ بات سختی سے سمجھانی چاہیے کہ کبھی بھی کسی کی گود میں نہ بیٹھیں اور نہ ہی چومنے وغیرہ دیں چاہے وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ ⑩ جب بچے بالغ ہونے کے قریب ہوں تو والد کو چاہیے کہ اپنے بیٹے کو اور والدہ کو چاہیے کے اپنی بیٹی کو بالغ ہونے کے تمام معاملات اور مسائل سے پہلے ہی آگاہ کر دے اور بالغ ہونے کے بعد بلوغت کی کیفیات بھی سمجھائیں اور ان معاملات میں ان کی رہنمائی کریں تاکہ جوان ہونے کے بعد اپنی کیفیات اور مسائل کو باہر غلط لوگوں سے سمجھنے یا پریشان ہونے کی بجائے گھر میں اپنے والدین سے اچھے ماحول میں اچھی طرح تمام معاملات کو سمجھ سکیں اور غلط ماحول اور گناہوں سے بچ سکیں۔ ⑪ جب اپنے بچوں کی شادی کریں تو بچی کو مردوں کی طبیعت اور مزاج کے متعلق سمجھانا چاہیے اور لڑکے کو عورت کی طبیعت اور مزاج کے مطابق سمجھانا چاہیے تاکہ دونوں ایک دوسرے کے مزاج کو سمجھ کر ایک دوسرے کے ساتھ اچھی زندگی بسر کر سکیں کیونکہ عورت اور مرد کے مزاج میں خاصا فرق ہوتا ہے۔ عام طور پر ایک دوسرے کے مزاج کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اختلافات اور لڑائیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اپنی بچی کو اپنے خاوند کے ساتھ اچھا سلوک رکھنے کی سختی سے ترغیب اور حکم دینا چاہیے اور اپنے بیٹے کو بیوی کے ساتھ اچھا سلوک رکھنے کی سختی سے ترغیب اور حکم دینا چاہیے اور اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو آپ بھی ان کی آپس کی بدسلوکیوں کے گناہ گار ہوں گے۔

اس کے علاوہ بچوں کی پیدائش کے حوالے سے ہمارے معاشرے میں ایک اور مرض اور گناہ ہے کہ جب ہم اپنے بیٹے کی شادی کرتے ہیں اور بہو گھر آتی ہے تو اگر اس کے گھر پہلی بیٹی ہو تو اس کو سسرال والے برا مناتے ہیں حالانکہ حدیثِ پاک کے مطابق جس گھر میں پہلی بیٹی پیدا ہو تو وہ ان کے لیے باعثِ برکت اور رحمت ہے۔ پھر اگر کوئی پہلی بیٹی کی دفعہ کچھ نہ کہیں لیکن دوسری بیٹی پیدا ہو جانے پر بہت برا مناتے ہیں حتیٰ کہ بہو یعنی ان بچیوں کی ماں کو برا بھلا اور منحوس

www.HaqWaliSarkar.com

کہنا شروع کر دیتے ہیں یا صرف لڑکیاں پیدا کرنے والی عورت کے طعنے دیتے ہیں۔ بعض جگہ تو معاملہ اس سے بھی آگے چلا جاتا ہے کہ اس عورت کو سیدھا سیدھا کہہ دیا جاتا ہے کہ اگر تمہارے گھر اب بیٹی پیدا ہوئی تو طلاق دے دی جائے گی۔ اب خود سوچیں کہ اس میں اس بیچاری عورت کا کیا قصور ہے کہ یہ تو اللہ سبحانہ تقدس کے اختیار میں ہے کہ کسی کو اولاد دے یا نہ دے یا کسی کو بیٹا دے یا کسی کو بیٹی دے۔ اگر اپنی بہو کی بجائے آپ کی اپنی بیٹی ہو تو کیا پھر بھی آپ اس کے سسرال والوں کو یہ کہیں گے کہ اگر ہماری بیٹی کے تیسری بیٹی ہوئی تو ہماری بیٹی کو طلاق دے دینا۔ ان تمام معاملات میں گو مرد بھی کہیں کہیں شامل ہوتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ خود عورت ہونے کے باوجود عورتیں ہی اس فتنے میں آگے آگے ہوتی ہیں جس میں ساس اور نندیں پیش پیش ہوتی ہیں لہٰذا ان کو چاہیے کہ اللہ سبحانہ تقدس کا کچھ خوف کریں اور اس کے عذاب سے ڈریں۔ گو بیٹے کی پیدائش کی خواہش رکھنا کوئی بری بات نہیں ہے لیکن یہ نہیں کہ اگر بیٹی پیدا ہو یا پھر ساری بیٹیاں پیدا ہوں تو اس بات کو اچھا نہ سمجھا جائے اور ان کی ماں کو برا بھلا کہا جائے یا طلاق دے دی جائے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہاں تک ارشاد فرمایا کہ

اپنی اولاد کو برابر دو، اگر میں کسی کو فضیلت دیتا تو لڑکیوں کو فضیلت دیتا (طبرانی)۔

اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیٹیوں سے بے انتہا محبت فرماتے تھے اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے متعلق تو یہاں تک فرمایا کرتے تھے کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور جو اس کو تکلیف دیتا ہے وہ مجھے تکلیف دیتا ہے اور جو اس سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جب حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضرِ خدمت ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازروئے محبت اپنی لاڈلی بیٹی کے استقبال کے لیے کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اسے بوسہ دیتے اور پھر آپ رضی اللہ عنہا کو اپنی جگہ پر بٹھا دیتے۔

اس کے علاوہ والدین کو چاہیے کہ اپنے تمام بچوں میں عدل و انصاف رکھیں کہ سب کو ایک جیسی چیزیں اور سہولیات دیں بلکہ ظاہری طور پر اولاد سے پیار جتانے میں بھی عدل و انصاف رکھیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بچوں کو چومنے اور بوسہ لینے میں بھی عدل رکھو کہ یہ نہیں کہ ایک بچے کو زیادہ پیار کرو اور دوسرے کو کم کرو اور اسی طرح اہمیت دینے میں بھی عدل و انصاف والا پیمانہ رکھو کہ جیسے بعض لوگ اپنے بیٹوں کو بیٹیوں سے زیادہ اہمیت دیتے

www.HaqWaliSarkar.com

ہیں کہ یہ تو بہت سخت گناہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے حد ناپسند ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہاں تک بچیوں کو بچوں کے برابر اہمیت دینے پر زور دیا کہ ارشاد فرمایا اگر میں فضیلت دیتا تو بیٹیوں کو دیتا اور حدیثِ پاک میں بیٹوں سے زیادہ بیٹیوں کی اچھی تربیت کرنے پر زور دیا ہے اور ان کی پرورش پر اجر وثواب بھی زیادہ رکھا ہے اور قیامت والے دن بھی بیٹیوں کی اچھی یا بری پرورش کی وجہ سے جنت کی خوشخبری یا جہنم کی وعید ہے اور اس بارے میں حدیثِ مبارکہ پیچھے ذکر کر دی گئی ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس شخص کی بیٹی ہو اور پھر نہ اسے برائی دی، نہ زندہ دفن کیا اور نہ اس پر اپنے مذکر (بیٹے) کو ترجیح دی تو اللہ سبحانہ تقدس اسے جنت میں داخل کرے گا (ابوداؤد)۔

لہٰذا جس کی تین یا دو یا ایک بھی بیٹی ہو اور وہ اس کو اپنے بیٹے سے کم اہمیت نہ دے اور اس کے ساتھ محبت و شفقت اور انصاف والا رویہ رکھے اور اس کو دین کی تعلیم دلوائے اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اس کے دل میں پیدا کرے اور بے حیائی وفحاشی کی بجائے باحیا اور باپردہ رہنے کی نہایت سختی سے تاکید کرے اور پھر اس کا اچھی جگہ یعنی دین دار جگہ جلد از جلد نکاح کرے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو بخش دے گا اور اس کو روزِ حشر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ اور قرب نصیب ہوگا۔ بچیوں کو بچوں کے برابر یا زیادہ محبت دینے کا مطلب یہ نہیں کہ آپ اپنی بیٹی کی ہر ناجائز اور گناہوں پر مبنی خواہشات کو بھی پورا کرتے رہیں اور اس کو بے حیائی، ناچ گانے، فیشن اور بے پردگی کی اجازت دے دیں یا پھر بیٹی کو بھی اتنا پڑھائیں جتنا بیٹوں کو پڑھائیں کہ یہ ہر گھر اور ماحول کے مطابق معاملہ مختلف ہوتا ہے۔

والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کی اچھی تعلیم وتربیت کریں اور انہیں اچھے آداب سکھائیں اور اپنی اولاد کے ساتھ محبت اور شفقت والا رویہ رکھیں کہ جو اپنی اولاد کے ساتھ محبت اور شفقت والا رویہ نہیں رکھتا وہ شخص اللہ سبحانہ تقدس کو پسند نہیں آئے گا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں آپ نے ایک شخص کو کسی علاقے کا گورنر مقرر کیا اور اس کو تمام احکامات سمجھا رہے تھے کہ اس دوران اس شخص کا صاحبزادہ آیا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی گود میں بیٹھ کر کھیلنے لگا اور آپ رضی اللہ عنہ نے بھی اس سے پیار ومحبت اور شفقت وانس فرمایا۔ وہ شخص جس کو آپ رضی اللہ عنہ نے گورنر مقرر کیا تھا یہ سب دیکھ کر بہت حیران ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ! میرے دس بیٹے ہیں اور میں نے آج تک ان

www.HaqWaliSarkar.com

میں سے کسی ایک کو بھی اس طرح پیار و محبت اور شفقت و انس نہیں کیا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔ جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے یہ الفاظ سنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو اس علاقے کا گورنر مقرر کرنے سے منع کر دیا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی اولاد سے پیار و محبت اور شفقت و انس نہیں کرتا تو وہ مخلوقِ خدا سے کیسے پیار و محبت اور شفقت و انس کر سکتا ہے۔

اللہ سبحانہ تقدس تمام والدین کو اللہ سبحانہ تقدس کے حکم کے مطابق اپنی اولاد اور نسل کی تربیت و پرورش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

پریشانیاں اور تکالیف

انسان کی زندگی میں جتنی بھی تکلیفیں اور پریشانیاں آتی ہیں ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ تکلیفیں اور پریشانیاں ہیں جو اللہ سبحانہ تقدس انسان کو بطور آزمائش کے دیتا ہے کہ جیسے قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے کچھ خوف سے اور کچھ بھوک سے اور مال و جان اور پھلوں کے نقصان سے اور آپ (ﷺ) خوشخبری دیں صبر کرنے والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں کہ ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں اور رحمت ہے اور یہی لوگ سیدھی راہ پر ہیں (سورۃ البقرۃ۔ آیت 155 تا 157)۔

ایک اور جگہ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ خسارے میں پڑنے والے ہیں (سورۃ المنافقون۔ آیت 9)۔

www.HaqWaliSarkar.com

لہٰذا اللہ سبحانہ تقدس ہر انسان کو مختلف چیزوں کے ذریعے سے آزماتا ہے اور بطور آزمائش اس کی زندگی میں بعض چیزوں کی کمی رہتی ہے کہ وہ ان چیزوں کے نہ ہونے پر صبر و شکر کرتا ہے یا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی ناشکری اور شکوہ شکایت کرتا ہے۔

انسان کو چاہیے کہ جو نعمتیں کثیر تعداد میں اللہ سبحانہ تقدس نے عطا فرمائی ہیں ان پر ہر وقت شکر ادا کرتا رہے اور جو نعمتیں نہیں ہیں ان پر صبر و رضا سے کام لے اور جو ان آزمائشوں میں صبر و رضا کا مظاہرہ کرتا ہے اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت اس کے شامل حال ہوتی ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کی رضا اور محبت حاصل کرتا ہے کہ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

اے ایمان والو! تم صبر اور نماز سے مدد چاہو، بیشک اللہ سبحانہ تقدس صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (سورۃ البقرۃ۔ آیت 153)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب اللہ سبحانہ تقدس کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزماتا ہے۔ پس جو اس (آزمائش) پر راضی ہوا تو اس کے لیے اللہ سبحانہ تقدس کی رضا ہے اور جو ناراض ہوا تو اس کے لیے ناراضگی ہے (ترمذی)۔

اس کے علاوہ تکلیفوں اور پریشانیوں کا دوسرا حصہ وہ ہے جو کہ ہمارے گناہوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور ہماری زندگی میں زیادہ تر بلکہ نوے (90) فیصد پریشانیاں اور تکلیفیں اسی حصہ سے متعلقہ ہوتی ہیں۔ اگر ہم گناہوں سے پرہیز کریں اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے مطابق مکمل زندگی گزاریں تو یہ پریشانیاں اور تکلیفیں بھی پیدا نہ ہوں اور اگر ہیں تو ختم ہو جائیں گی۔ اس کے حل کے لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو طریقہ ارشاد فرمایا وہ یہ ہے کہ پہلی بات تو یہ کہ وہ پوری نیت اور ارادہ کے ساتھ مکمل کوشش کرے کہ گناہ نہ ہوں اور پھر جب کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے مقابل کوئی اضافی نیکی کرے تاکہ اس گناہ کا کفارہ بن سکے اور خاص طور پر اگر وہ نیکی مال کے متعلق ہو تو بہتر ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں مال خرچ کرنا گناہوں کی معافی کا ذریعہ بنتا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کے

www.HaqWaliSarkar.com

غضب اور جہنم کی آگ کو دور کرتا ہے اور آفات و بلیات سے بھی حفاظت کرتا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

گناہ کے بعد نیکی کرلو یہ اسے مٹادے گی (احمد)۔

اور مزید ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اے عورتو! خوب خیرات کرو کیونکہ مجھے دکھایا گیا کہ تم زیادہ دوزخ والی ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہ کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری ہو (متفق علیہ)۔

کہ جب کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو مدمقابل کوئی نیکی کرے یا مال خرچ کرے یا پوری کیفیت اور سچے دل کے ساتھ استغفار کرے کہ جب انسان سچے دل سے توبہ و استغفار کرتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اے لوگو! اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں توبہ کیا کرو کہ دیکھو میں دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں (مسلم)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

گناہ سے (سچی) توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو (ابن ماجہ، طبرانی، بیہقی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

شیطان نے اللہ سبحانہ تقدس سے کہا کہ یارب! تیری عزت کی قسم میں تیرے بندوں کو اس وقت تک بہکاؤں گا جب تک ان کی جانیں ان کے جسموں میں رہیں گی، تو اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ مجھے اپنی عزت و جلال اور بلندیِ درجات کی قسم کہ میں انہیں بخشتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے معافی مانگتے رہیں گے (احمد)۔

www.HaqWaliSarkar.com

لیکن جب انسان گناہ کرتا ہے اور پھر اس کے مدمقابل کوئی نیکی نہیں کرتا یا استغفار نہیں کرتا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے اس گناہ کو مٹانے کے لیے اس کو کوئی تکلیف یا پریشانی دے دیتا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب بندے کے گناہ زیادہ ہوجاتے ہیں اور اس کے عمل میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو گناہوں کا کفارہ بن سکے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو غم اور پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوجائے (احمد)۔

اس تکلیف و پریشانی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اس کے ذریعے سے بندے کے گناہ کو معاف فرما دیتا ہے لہٰذا نیک مسلمان کے سارے گناہوں کی سزا اللہ سبحانہ تقدس دنیا میں تکلیف اور پریشانی کی صورت میں دے کر گناہوں سے پاک فرما دیتا ہے اور روزِ حشر وہ عزت اور کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مسلمان مرد اور عورت کے جان و مال اور اولاد میں ہمیشہ بلا رہتی ہے (یعنی اکثر تکلیف و پریشانی میں مبتلا رہتا ہے) یہاں تک کہ اللہ سبحانہ تقدس سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا (یعنی اس کے بدلے اللہ سبحانہ تقدس اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے) (مالک، ترمذی)۔

لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں زندگی میں تکلیفیں اور پریشانیاں کم سے کم ہوں تو پوری قوت اور ارادے کے ساتھ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے مطابق زندگی بسر کریں اور بھرپور کوشش کریں کہ گناہ سرزد نہ ہوں اور پھر جب کوئی گناہ ہوجائیں تو ان پر استغفار کریں اور ان کے مدمقابل کوئی خاص نیکیاں یا دین اور نیکی کی راہ میں مال خرچ کریں۔ اپنی زندگی سے تکلیفوں اور پریشانیوں کو کم کرنے کا حل صرف اور صرف یہی ہے ورنہ لاکھوں کوششوں اور سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے باوجود ہماری بیماریاں اور پریشانیاں بڑھتی جائیں گی۔

اس کے علاوہ انسان پر جو دنیاوی آفات و بلیات، پریشانیاں اور مصیبتیں، تکلیفیں اور بیماریاں آتی ہیں وہ زیادہ تر تین وجوہات یعنی تین طرح کے گناہوں کی وجہ سے زیادہ آتی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ انسان پر جو آفات و بلیات آتی ہیں اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں مال نہیں خرچ کرتے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس

www.HaqWaliSarkar.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ہر امت کا کوئی فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے (ترمذی)۔

اور ان آفات و بلیات سے حفاظت کے لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں مال خرچ کیا کرو کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

صدقے میں جلدی کرو کہ بلا صدقے کو نہیں پھلانگتی (مشکوٰۃ)۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے مال میں سے زیادہ سے زیادہ مال لازمی اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں خرچ کریں تاکہ ہر طرح کی آفات و بلیات سے محفوظ رہیں۔ اس کے علاوہ مال کے خرچ کے بہت زیادہ فیوض و برکات بھی ہیں کہ اس سے اللہ سبحانہ تقدس کا غضب اور جہنم کی آگ بھی دور ہوتی ہے اور بری موت سے حفاظت ہوتی ہے اور برائی سے بچنے کی توفیق بھی حاصل ہوتی ہے اور گناہوں کی بخشش بھی ہوتی ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

صدقہ خطا کو ایسے

دور کرتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے (احمد، ابن ماجہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کر دیتا ہے (طبرانی)۔

اور ان آفات و بلیات سے حفاظت کے لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں مال خرچ کیا کرو اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مسلمان کا صدقہ عمر میں زیادتی کا سبب ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس اس کی وجہ سے تکبر و فخر کو دور فرما دیتا ہے (طبرانی)۔

اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہمارے پاس جب بھی مال آئے تو ہم سب سے پہلے اس میں سے اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں خرچ کریں اور پھر اس کے بعد اپنے ذاتی اخراجات کے لیے خرچ کریں اور ہم سب دیکھیں کہ ہم اپنے مال میں سے کتنا صدقہ کرتے ہیں اور مدارس و مساجد میں، لوگوں کو کھلانے اور پہنانے میں، غریبوں کی مدد کرنے میں، بیواؤں اور

www.HaqWaliSarkar.com

یتیموں کی امداد میں اور دین کی اشاعت کے کاموں میں ہم کتنا مال دیتے ہیں۔اس کے لئے ضروری نہیں کہ آپ امیر ہی ہوں بلکہ اکثر غریب لوگوں کا مال خرچ کرنا زیادہ مقبول ہوتا ہے مثلاً ایک غریب ایک ہزار یا ایک سو روپے اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو وہ اپنے مال کا دسواں حصہ اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں دے دیتا ہے مگر امیر ہزاروں یا لاکھوں روپے دے کر بھی اپنے مال کا دسواں حصہ اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں نہیں دے پاتا اور یوں غریب کم مال دے کر بھی امیر سے آگے نکل جاتا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ایک درہم ایک لاکھ درہم سے بڑھ گیا۔

عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ کیسے ممکن ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص کے پاس کثیر مال ہے، اس نے اس میں سے ایک لاکھ درہم صدقہ کیے اور ایک شخص کے پاس صرف دو درہم ہیں تو اس نے ان میں سے ایک کو صدقہ کر دیا (نسائی)۔

مال خرچ کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جب بھی آپ کی تنخواہ آئے یا مہینے کا منافع آئے تو گھر کے ہر فرد حتیٰ کہ چھوٹے بچے کی طرف سے بھی یعنی ان کی نیت کر کے بھی کچھ نہ کچھ روپے نیکی کے کام میں ضرور خرچ کریں تا کہ آفات وبلیات میں زیادہ سے زیادہ کمی ہو اور یہ عمل آپ نے ساری زندگی کرنا ہے۔مال کی کمی کی وجہ سے مال کا نیکی کی راہ میں خرچ کرنا نہ روکیں کیونکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق اگر آپ کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو تو کھجور کی گٹھلی یا کھجور کا چھلکا ہی اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں صدقہ کر دو لیکن یہ نہ ہو کہ آپ اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں صدقہ نہ کریں لہٰذا اگر بہت ہی حالات خراب ہو جائیں پھر بھی کم از کم گھر کے ہر فرد کی طرف سے ایک ایک روپیہ ہی اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں ضرور خرچ کریں کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

دوزخ سے بچو صدقہ دے کر خواہ کھجور

کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے، جسے یہ بھی نہ ملے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہہ کر (بخاری)۔

مزید ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو اگرچہ اپنے

www.HaqWaliSarkar.com

زیور ہی سے ہو (متفق علیہ)۔

لہٰذا جب ہم اپنی ہر کمائی سے زیادہ سے زیادہ مال اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں خرچ کریں گے تو خود کو، گھر کو اور اپنے گھر والوں کو بے شمار آفات و بلیات سے محفوظ رکھیں گے اور جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتا وہ اللہ سبحانہ تقدس کی ناراضگی کا مستحق ہوتا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس اس کے رزق میں برکت بھی عطا نہیں فرماتا کہ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو، بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (سورۃ البقرۃ۔ آیت 195)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

(مال) خرچ کر اور شمار نہ کر کہ اللہ سبحانہ تقدس شمار کر کے دے گا اور بند نہ کر کہ اللہ سبحانہ تقدس بھی تجھ پر بند کر دے گا۔ کچھ دے جو تجھے استطاعت ہو (متفق علیہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

بخل سے بچو کہ بخل نے اگلوں کو ہلاک کیا، اسی بخل نے انہیں خون بہانے اور حرام کو حلال کرنے پر آمادہ کیا (مسلم)۔

دوسری چیز پریشانیاں اور مصیبتیں بڑھنے کی وجہ ہماری اپنی زبان ہے کہ ہم زبان سے فضول اور لوگوں کو تکلیف دینے والی باتیں کرتے ہیں جو کہ بعد میں ہمارے لیے ہی پریشانیوں کا سبب بنتا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق زیادہ تر پریشانیاں انسان کی زندگی میں صرف اور صرف اپنی ہی زبان کی وجہ سے آتی ہیں اور اسی احتیاط کی وجہ سے حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے منہ میں چھوٹے چھوٹے پتھر رکھتے تھے کہ کہیں بے دھیانی میں کوئی فضول جملہ زبان سے نہ نکل جائے اور ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اسی زبان نے انسان کو ہلاکت میں ڈالا ہے۔ انسان سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس کی زبان کی وجہ سے کتنی بڑی بڑی پریشانیاں آ سکتی ہیں لہٰذا اپنی زبان کی حفاظت کریں اور زبان سے سرزد ہونے والے گناہوں مثلاً چغلی، غیبت، بہتان، طعنہ زنی، جھوٹ، ہنسی مذاق اور لوگوں کا دل دکھانے والی باتوں سے بچنے

www.HaqWaliSarkar.com

کی کوشش کریں کہ اسی میں ہماری بھلائی ہے اور اگر ہم غور کریں تو یہ جان لیں گے کہ ایک میاں بیوی کے تعلقات میں خرابی اکثر اسی زبان کی وجہ سے آتی ہے، اولاد اور والدین کے تعلقات بھی اکثر اسی زبان کی وجہ سے خراب ہوتے ہیں حتیٰ کہ کسی علاقے یا ملک کے حالات بھی اکثر اسی زبان کی وجہ سے خراب ہوتے ہیں اور ان سب پر جس قدر بھی پریشانیاں اور تکالیف آتی ہیں وہ زیادہ تر اسی زبان کی وجہ سے آتی ہیں۔ اس لیے حدیثِ پاک میں خاموشی کو ہزار عبادت کے برابر قرار دیا گیا اور ناجائز باتوں سے خاموشی اختیار کرنے والے کو دنیا اور آخرت میں نجات کی خوشخبری سنائی گئی اور زبان اور شرمگاہ کی حفاظت پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی ضمانت عطا فرمائی کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو کوئی مجھے اپنے دو جبڑوں اور دو ٹانگوں کے درمیان کی چیزوں (یعنی زبان اور شرمگاہ) کی ضمانت دے میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں (بخاری)۔

اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ زبان کی وجہ سے جو دنیا میں پریشانیاں اور تکلیفیں آتی ہیں وہ تو الگ ہیں اس کے علاوہ سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنی زبان کی بے احتیاطی اور لاپرواہی کی وجہ سے اپنی آخرت بھی برباد کر لیتا ہے اور اسی کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں کو آگ (جہنم) میں کون سی چیز زیادہ لے جاتی ہے وہ دو خالی چیزیں یعنی منہ اور شرمگاہ ہیں (ترمذی، ابن ماجہ)۔

اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زندگی کا یہ معمول بنالیں کہ جب بھی ہم پر کوئی پریشانی یا تکلیف آئے تو ہم سب سے پہلے یہ غور کریں کہ ہم نے کون سا ایسا جملہ یا لفظ اپنی زبان سے ادا کیا ہے جس کی وجہ سے یہ تکلیف یا پریشانی مجھ پر آئی ہے اور یاد رکھیں جب ہم اپنی زندگی کا یہ معمول بنالیں گے اور اپنے اعمال کا محاسبہ کر کے دیکھیں گے تو ہم اپنی زندگی کی اکثر تکالیف اور پریشانیوں سے نجات حاصل کر لیں گے۔ حدیثِ پاک کے مطابق انسان کے اعمال نامہ میں زیادہ تر خطائیں بھی صرف اس کی زبان کی وجہ سے ہوتی ہیں کیونکہ زبان کے گناہوں کا مرض ایک ایسا مرض ہے کہ بہت کم لوگ اس سے بچتے ہیں کہ شیطان و نفس اس میں بڑی آسانی کے ساتھ انسان کو مبتلا کر دیتا ہے۔ وہ لوگ جو مال حلال طریقے

www.HaqWaliSarkar.com

سے کماتے ہیں اور حلال طریقے سے خرچ کرتے ہیں، زنا اور بے حیائی سے بھی بچے رہتے ہیں اور نماز، ذکر اور سنتِ مطہرہ پر عمل کرنے کی پابندی کرتے ہیں وہ بھی بہت کثرت سے زبان کے گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور زبان سے اس قدر زیادہ گناہ کرتے ہیں کہ وہ بعض اوقات اس کی تمام نیکیوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہو جاتے ہیں اور یوں وہ لوگ زبان ہی کی وجہ سے جہنم میں چلے جائیں گے کیونکہ باقی گناہ انسان کبھی کبھی کرتا ہے یا کبھی کبھی کرنے کا موقع ملتا ہے لیکن زبان کے گناہ ایسے ہیں کہ جس کو آپ ہر روز بہت کثیر تعداد میں بڑی آسانی سے اور غیر محسوس طریقے سے بیٹھے بیٹھے سب لوگوں کے سامنے کھل کے کر سکتے ہیں اور آپ کو روکنے والا بھی کوئی نہیں ہوتا کیونکہ ہر شخص خود بھی اس میں مبتلا ہوتا ہے اور لوگوں کو زبان کے گناہ سننے میں لذت اور مزہ بھی آتا ہے کہ شیطان اور نفس لوگوں کو زبان کے گناہ سننے کی طرف مائل کیے رکھتا ہے۔

زبان سے ہونے والے اکثر گناہِ کبیرہ ہی ہوتے ہیں لیکن چونکہ اس پر کوئی سزا اور ملامت نہیں ہوتی اس لیے ہمیں اس کی برائی محسوس نہیں ہوتی لیکن نامہ اعمال میں ان کا گناہ بہت ہی زیادہ بھاری ہوگا مثال کے طور پر حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

غیبت کرنا زنا سے بھی زیادہ سخت (بری) چیز ہے (بیہقی)۔

اور سود ایک ایسا گناہِ کبیرہ ہے کہ جو شخص سود کے گناہ میں مبتلا ہوتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیتا ہے جس کا ذکر قرآنِ مجید میں آیا ہے اور احادیثِ مبارکہ کے مطابق سود کے ایک درہم کا گناہ چھتیس بار زنا کرنے سے زیادہ ہے اور ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ ستر بار ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے اور پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

بدترین سود کسی مسلمان کی آبرو (عزت) میں ناحق دست درازی ہے (ابوداؤد، بیہقی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

سود سے بڑھ کر گناہ کسی مسلمان کی ناحق بے عزتی کرنا ہے (احمد)۔

www.HaqWaliSarkar.com

یعنی آپ اپنی زبان سے کسی مسلمان کے متعلق ایسی بات کریں جس سے اس کی عزت کم ہوتی ہو تو اس کا گناہ سود کے گناہ سے بھی زیادہ ہے اور زبان سے ہونے والے گناہوں میں سے زیادہ تر گناہ ایسے ہی ہوتے ہیں جس سے دوسروں کی عزت میں کمی ہوتی ہے یا پھر کسی کی دل آزاری ہوتی ہے اور حدیثِ پاک کے مطابق شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ کسی کی دل آزاری کرنا ہے۔

لہٰذا اپنے آپ کو اپنی زبان کے غلط استعمال سے روکیں اور اچھی جگہ پر استعمال کرنا سیکھیں کہ ذکر و عبادت اور دین کی گفتگو اور دین کی تبلیغ کے لیے اس زبان کو استعمال کریں۔ جب زبان کو اچھی بات کرنے کے لیے استعمال نہیں کریں گے تو اللہ سبحانہ تقدس کی ناراضگی کا سبب بنے گا مثلاً اگر ہر عمل کرنے سے پہلے اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر نہیں کریں گے تو اس عمل میں شیطان شامل ہوگا اور اس عمل میں شیطانی اثرات پیدا ہوں گے کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

جب کوئی شخص مکان میں آیا اور داخل ہوتے وقت اور کھانے کے وقت اس نے بسم اللہ پڑھ لی تو شیطان اپنی ذریت (اولاد) سے کہتا ہے کہ اس گھر میں نہ تمہیں رہنا ملے گا اور نہ کھانا ملے گا اور اگر داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی تو شیطان کہتا ہے اب تمہیں رہنے کی جگہ مل گئی اور کھانے کے وقت بھی بسم اللہ نہ پڑھی تو شیطان کہتا ہے کہ رہنے کی جگہ بھی ملی اور کھانا بھی ملا (مسلم)۔

اس طرح جب ہم اپنی زبان سے دین کی تبلیغ نہیں کریں گے تو ہم پر اللہ سبحانہ تقدس کا غضب اور عذاب نازل ہوگا کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یا تو اچھی بات کا حکم کرو گے اور بری بات سے منع کرو گے، یا پھر اللہ سبحانہ تقدس تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا، پھر دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی (ترمذی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

کسی قوم کا کوئی آدمی ان کے درمیان گناہ کرتا ہو اور وہ اسے روکنے کی طاقت رکھتے ہوں لیکن پھر بھی نہ روکیں تو اللہ سبحانہ تقدس ان سب پر عذاب بھیجے گا اس سے پہلے کہ وہ

www.HaqWaliSarkar.com

مریں (ابوداؤد، ابن ماجہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

لوگ اگر بری بات دیکھیں اور باوجود قدرت کے

اس کو نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس ان پر ایسا عذاب بھیجے گا جو سب کو گھیر لے گا (ابن ماجہ، ترمذی)۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زبان کی حفاظت کریں تاکہ بے شمار پریشانیوں اور مصیبتوں اور بے شمار گناہوں سے بھی بچے رہیں اور دنیا اور آخرت میں کامیابی نصیب ہو سکے۔

تیسری بات کہ انسان کی زندگی میں جو تکلیفیں اور بیماریاں آتی ہیں اس کی وجہ شرم گاہ سے متعلق معاملات ہیں کہ جیسے اوپر حدیثِ مبارکہ میں ذکر ہوا کہ اپنی شرم گاہ اور زبان کی حفاظت پر جنت کی خوشخبری اور ان کے غلط استعمال پر جہنم کی وعید ہے۔ شرم گاہ کے معاملات کے متعلق پہلی چیز بے حیائی اور فحاشی ہے اور دوسری چیز میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات ہیں۔ اگر ہم غور کریں اور کچھ عرصہ قبل کی طرف نگاہ کریں اور اب کے دور کی طرف نگاہ کریں تو صاف نظر آ جائے گا کہ جب سے کمپیوٹر، انٹرنیٹ، کیبل، ٹی وی، فلموں اور گانوں کی ابتدا ہوئی ہے اور جس قدر بے حیائی بڑھتی جا رہی ہے اسی قدر بیماریاں بھی بڑھ رہی ہیں۔ آج سے پچاس ساٹھ سال قبل جب اتنی بے حیائی اور فحاشی نہ تھی تو لوگوں میں امراض بھی بہت کم تھے اور آج جب بے حیائی و فحاشی بڑھتی جا رہی ہے تو ٹیکنالوجی، سائنس اور میڈیکل کی ترقی کے باوجود لوگ بیماریوں کا پہلے کی نسبت ہزاروں گنا بڑھ کر شکار ہو رہے ہیں کیونکہ آج کل گانے سننا اور بے حیا اور فحش تصاویر اور فلمیں دیکھنا اور لڑکے اور لڑکیوں کا ناچنا اور فیشن کے نام پر زیادہ سے زیادہ ننگا ہونا اور بننا سنورنا، عورتوں کی بے پردگی اور لڑکے اور لڑکیوں کا محبت کے نام پر ایک دوسرے سے تعلق پیدا کرنا نہ صرف عام ہو رہا ہے بلکہ اس کو برائی سمجھنے کی بجائے زندگی کی تفریح اور سب سے حسین لمحات سمجھے جاتے ہیں اور ان گناہوں کی کثرت کی وجہ سے لڑکیوں اور لڑکوں میں مشت زنی اور زنا کی کثرت ہو رہی ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

کسی قوم میں بے حیائی اس وقت تک عام نہیں ہوتی جب

تک وہ اعلانیہ طور پر انہیں نہیں کرتے اور اس وقت ان کے درمیان طاعون اور مختلف طرح کی بیماریاں عام ہو جائیں گی

www.HaqWaliSarkar.com

جوان سے پہلے لوگوں میں نہیں تھیں (ابن ماجہ)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس بستی میں زنا اور سود ظاہر ہوگا انہوں نے اپنے

لیے اللہ سبحانہ تقدس کے عذاب کو حلال کرلیا (حاکم)۔

اس کے علاوہ شیطانی قوتوں، جادو جنات اور اثرات کے مسائل لوگوں میں کثرت سے بڑھنے کی وجہ بھی بے حیائی اور فحاشی ہے کیونکہ جہاں بے حیائی اور فحاشی ہوتی ہے وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت نازل نہیں ہوتی بلکہ صرف شیطان اور شیطانی قوتیں اور شیطانی اثرات ہوتے ہیں اور طاقت ور سے طاقت ور ہوتے رہتے ہیں۔ حدیثِ پاک کے مطابق جس گھر میں جنبی یعنی ایسا شخص جس پر غسل فرض ہو موجود ہو تو اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے یہاں تک کہ وہ شخص غسل کرلے اور پاک ہوجائے اور خود سوچیں کہ جہاں زنا یا بے حیائی و فحاشی ہو تو وہاں رحمت کے فرشتے کیسے آئیں گے۔ مگر جہاں پر پاکیزگی، حیا و ایمان اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات اولیاء کرام کا ذکر اور محبت اور اطاعت ہوتی ہے وہاں رحمت اور نور کی کثرت اور رحمت کے فرشتوں کی آمد و رفت رہتی ہے اور شیطانیت کمزور ہوتی رہتی ہے اور جب بھی بے حیائی پھیلتی ہے تو پوری قوم پر بیماریوں اور شیطانی اثرات کی صورت میں عذاب نازل ہوتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ شرم گاہ سے زنا کرنا تو زنا کی بدترین حالت ہے اور جو شخص نظر کی حفاظت نہیں کرتا اور آنکھوں سے دوسروں کو بری نظر سے دیکھتا ہے یا بے حیا اور فحش مناظر یا فلمیں دیکھتا ہے تو یہ نظر کا زنا ہے اور اگر بے حیائی پر مبنی باتیں سنتا ہے تو وہ کانوں کا زنا ہے اور بے حیائی پر مبنی گفتگو کرتا ہے تو وہ زبان کا زنا ہے اور اگر کوئی جسم کی خوبصورتی سے دوسروں کو مائل کرنے کی کوشش کرتا ہے یا عورتیں بے پردہ ہوکر یا بن سنور کر لوگوں کے سامنے جاتی ہیں تو وہ جسم کا زنا ہے۔ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا

پکڑنا ہے، اور پیر کا زنا چلنا ہے اور دل کا زنا آرزو اور تمنا کرنا اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے (مسلم)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس لعنت کرے دیکھنے والے پر (یعنی جو شہوت اور بری نظر سے کسی کو دیکھتا ہے) اور اس پر جو دیکھی جاتی ہے (یعنی جو بغیر شرعی پردہ کے بے پردگی سے باہر جائے) (بیہقی)۔

پھر شرم گاہ کے معاملات میں دوسری چیز میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات بھی ہیں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ جن میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات درست نہیں ہوتے ان کی شرم گاہ کے معاملات کی وجہ سے انفرادی طور پر وہ میاں بیوی بیماریوں اور شیطانی اثرات میں کثرت سے مبتلا ہوتے ہیں۔ میاں بیوی کو چاہیے کہ دونوں ایک دوسرے کی جنسی وجسمانی ضرورت وشہوت کا لازمی خیال رکھیں چونکہ عام طور پر عورتیں اس معاملہ میں نفس وشیطان کے مکر وفریب میں پھنس کر بے احتیاطی کرتی ہیں یعنی عورتیں ہی زیادہ تر اپنے شوہر کو ہم بستری سے منع کرتی ہیں تو عورتیں ہی زیادہ تر بیماریوں اور شیطانی اثرات میں مبتلا ہوتی ہیں۔ لہٰذا عورتوں کو خاص طور پر اس بات کی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترغیب وحکم ارشاد فرمایا۔

حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر (ہم بستری کے لیے) بلائے تو وہ انکار کردے اور خاوند ناراض ہو کر رات گزارے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں (متفق علیہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے (یعنی اس کے ساتھ سونے اور ہم بستری) کو نہ چھوڑے اور اس کی قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو (طبرانی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب شوہر اپنی بیوی کو اپنی حاجت پوری کرنے (ہم بستری) کے لیے بلائے تو عورت کو فوراً اس کا حکم ماننا چاہیے اگرچہ وہ کھانا پکانے میں مشغول ہو (ترمذی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

حتیٰ کہ اللہ سبحانہ تقدس نے اس ازدواجی تعلقات کو اس قدر اہمیت عطا فرمائی ہے کہ عورت کو نفلی روزہ شوہر کی اجازت کے بغیر رکھنے سے منع فرمایا جس کی وجہ یہ ہے کہ روزہ کی حالت میں ہم بستری کرنا منع ہے اور شوہر کا دل چاہ رہا ہو تو عورت کے نفلی روزہ کی وجہ سے وہ ہم بستری نہ کر پائے گا حالانکہ روزہ دن کی حالت میں ہوتا ہے اور مرد کچھ گھنٹے صبر کر کے رات کو ہم بستری کر سکتا ہے جو کہ ہم بستری کے لیے بہترین وقت بھی ہے لیکن اللہ سبحانہ تقدس اس کی وجہ سے نہ صرف عورت کا روزہ قبول نہ فرمائے گا بلکہ عورت کو روزہ رکھنے پر ثواب کی بجائے گناہ ہوگا کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس (شوہر) سے اپنے نفس کو (شہوت، ہم بستری سے) نہ روکے اور فرض کے سوا کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے اور اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو وہ گناہ گار ہوگی اور بغیر اجازت اس کا کوئی عمل مقبول نہیں اور اگر عورت نے کر لیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے، اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ سبحانہ تقدس اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ اگرچہ شوہر ظالم ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اگرچہ شوہر ظالم ہو (ابوداؤد)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

عورت جب پانچ نمازیں پڑھے اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو (مشکوٰۃ)۔

لہٰذا عورت کو چاہیے کہ کبھی بھی شوہر کو ازدواجی تعلقات سے منع نہ کرے اور خوشی خوشی شوہر کی جنسی ضرورت کا خیال رکھے اور اس کی اطاعت کرے۔ اسی طرح شوہر پر بھی واجب ہے کہ وہ بھی اپنی بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک کے ساتھ پیش آئے کہ بیوی کو مارنے والے اور اس کو گالی گلوچ کرنے اور اس کو دوسروں کے سامنے ذلیل کرنے والے شوہر کو کمینہ ارشاد فرمایا گیا ہے اور اس کو آخرت میں عذاب اور دنیا میں رزق کی کمی ہوگی اور اس کے علاوہ اس پر بھی واجب ہے کہ وہ بھی اپنی بیوی کی جنسی ضرورت اور شہوت کا خیال رکھے کہ اگر بیوی کی ہم بستری کی خواہش ہو اور شوہر انکار کرے تو شوہر بھی گناہ گار ہوگا لہٰذا میاں بیوی دونوں میں سے اگر کوئی بھی دوسرے کی جنسی ضرورت و شہوت کا خیال نہیں رکھتا اور

www.HaqWaliSarkar.com

غصہ یا کسی اور وجہ سے منع کرتا ہے تو وہ دنیا میں بیماریوں اور شیطانی اثرات میں کثرت سے مبتلا ہوگا اور روزِ حشر عذاب میں گرفتار ہوگا۔

پس اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں بیماریوں اور تکلیفوں میں کمی ہو تو ہمیں اپنے معاشرے سے بے حیائی و فحاشی کو ختم کرنا ہوگا اور میاں بیوی کو اپنے ازدواجی تعلقات درست رکھنے ہوں گے اور اگر پریشانیوں اور مصیبتوں سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرنی ہوگی اور اس سے سرزد ہونے والے گناہوں سے بچنا ہوگا اور اپنی زبان کو ذکرِ الٰہی اور نیکی کی باتوں اور دین کی تبلیغ میں مصروف کرنا ہوگا اور اگر آفات و بلیات سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمارے معاشرے کے لوگوں کو رزقِ حلال کمانا ہوگا اور پھر اس رزقِ حلال کو ذاتی اور گھریلو جائز اخراجات میں خرچ کرنا ہوگا اور فضول اور گناہ کے کاموں میں مال خرچ کرنے سے پرہیز کرنا ہوگا اور پھر ہر تنخواہ میں سے زیادہ سے زیادہ مال و دولت فلاحی، نیکی اور دین کے کاموں میں خرچ کرنا ہوگا۔ اللہ سبحانہ تقدس ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اسلامی کاغذات کا احترام

اکثر مسلمان اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ ایسے لکھائی والے کاغذ جن پر اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا بزرگانِ دین کا نام لکھا ہوتا ہے اس کو کوڑے دان میں یا زمین پر پھینک دیتے ہیں کہ ایسا کرنا بے ادبی ہے اور ادب سے بڑھ کر کوئی بھی عمل اور نیکی نہیں ہے۔ حتیٰ کہ لوگوں کی اکثریت کا حال ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہاتھ میں اگر دینی کتاب وغیرہ بھی ہو تو نیچے فرش پر بیٹھنے پر وہ اس کتاب کو نیچے فرش پر ہی رکھ دیتے ہیں۔ کتنی عجیب بات ہے کہ ان کو یہ خیال نہیں رہتا کہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک وغیرہ اس میں لکھا ہوگا یا پھر ان لوگوں کا شاید اس طرف دھیان ہی نہیں جاتا کہ یہ بے ادبی ہے۔ یاد رکھیں کہ کوئی دینی کتاب یا کوئی ایسا کاغذ جس پر اللہ سبحانہ تقدس کا یا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک لکھا ہو تو دور کی بات ہے اگر کسی کاغذ، اخبار، شاپنگ بیگ اور لفافہ پر دینی تحریر کے علاوہ کچھ اور بھی الفاظ وغیرہ تحریر ہوں تو ان کو بھی زمین پر یا کوڑے میں نہیں پھینکنا چاہیے۔

www.HaqWaliSarkar.com

مجھے (مصنف) خواب میں ایک بار اس بات کی بشارت ہوئی اور فرمایا گیا کہ انسان پر کئی پریشانیاں اس وجہ سے آتی ہیں کہ اس کے ہاتھ سے لکھائی والے کاغذ وغیرہ نیچے گرتے ہیں۔ اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ گھر میں ایک بڑا شاپنگ بیگ کیل پر لٹکا لیں اور جو بھی کوئی اخبار کا ٹکڑا یا لکھائی والا کاغذ چاہے اس پر حروفِ تہجی ہی لکھے ہوں اس میں ڈالتے جائیں، پھر بعد میں اس کو نہر یا دریا وغیرہ میں بہا دیں یا پھر جلا کر مٹی میں دبا دیں یا پانی میں بہا دیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہر طرف ایسے کاغذ گرے نظر آتے ہیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ کم از کم آپ کے گھر میں یا آپ کے ہاتھ سے ایسا نہ ہو اس کی ضرور کوشش کریں۔ باقی اگر باہر سڑک وغیرہ پر کوئی ایسا کاغذ ہو تو اسے اٹھا کر اونچی جگہ رکھ دیں تو یہ بھی نیکی ہے۔

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کا اس وقت کا واقعہ ہے جب وہ تائب نہیں ہوئے تھے اور ایک رات گھر واپس آ رہے تھے کہ اچانک زمین پر ایک کاغذ پڑا نظر آیا اور دیکھا کہ اس پر اللہ سبحانہ تقدس کا نام لکھا ہوا ہے۔ انہوں نے وہ کاغذ اٹھایا اور بڑے ادب سے رکھ لیا اور گھر آ کر اس کو صاف کر کے اچھی طرح خوشبو لگائی۔ رات کو سوئے تو خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ تم نے اس کاغذ کو سڑک سے اٹھایا اور اسم ''اللہ'' کا ادب کیا اور اس کو معطر کیا تو اس کے صلہ میں اللہ سبحانہ تقدس نے تمہارے دل کو معطر کر دیا ہے۔ جب وہ صبح بیدار ہوئے تو دل کی حالت ہی بدل چکی تھی اور گناہوں سے نفرت ہو گئی اور پھر راہِ حق کی تلاش میں نکلے اور کسی مرشدِ کامل سے بیعت ہوئے اور پھر مقامِ ولایت حاصل کیا۔

لہٰذا کوئی بھی لکھائی والا کاغذ نیچے زمین پر نہ پھینکیں بلکہ ان کو گھر میں ہی کسی جگہ اکٹھا کرتے جائیں اور پھر ویسے ہی جلا کر یا پھر پانی وغیرہ میں بہا دیں۔ اللہ سبحانہ تقدس ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

تعلیمی نظام

میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمانِ عالی شان ہے کہ

افسوس کہ پاکستان کے تعلیمی نظام میں

www.HaqWaliSarkar.com

انگریزی زبان کو لازمی قرار دینے کی بنا پر اکثریت ان پڑھ رہ گئی ہے اور ان میں احساس کمتری پیدا ہو گیا ہے حالانکہ یہ صرف زبان ہے علم نہیں ہے۔ دنیا میں ہزاروں زبانیں ہیں اور تمام حکمت ایک ہی زبان کے ذریعے مشکل ہے بلکہ یہ انسانیت کی مشترکہ میراث ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر زبان اور علاقے سے وابستہ حکمت کو سمجھ کر اپنا لیا جائے اور اس کے لیے چند افراد کا ہر زبان میں ماہر ہونا کافی ہے۔ صرف انگریزی زبان کو لازمی قرار دینے سے علم کی نفی ہوتی ہے۔ ہر علم کا ماہر طالب علم اگر صرف انگریزی میں ناکام رہے تو وہ ناکام قرار پاتا ہے اور صرف انگریزی جملے بولنے لکھنے والا تعلیم یافتہ خیال کیا جاتا ہے چاہے وہ کسی بھی علم کا ماہر نہ ہو اور یہ عام لوگوں کے لیے مشکل زبان ہے اور قوم انگریزی نہ بولنے والوں کی صلاحیتوں سے اور علوم سے محروم رہتی ہے۔ انگریزی سے فائدے بہت ہی کم اور نقصان بہت ہی زیادہ ہوئے ہیں لیکن پھر بھی انگریزی پر ایک اہم زبان ہونے کی بنا پر اس پر مکمل پابندی بھی نقصان دہ ہے۔

اور میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار نے فرمایا کہ

صرف دنیاوی تعلیم کی کثرت کی وجہ سے اخلاقی جہالت بڑھ رہی ہے اور جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ تعلیم میں ہنر، معلومات اور زبان کی آگہی ہے لیکن اخلاق و انسانیت کی طرف توجہ نہیں ہے یعنی چور اور ڈاکو کو اسلحہ دے رہے ہیں۔

کسی بھی ملک کا اہم ترین ہتھیار اور طاقت اس کا تعلیمی نظام ہے کہ آنے والی نسلوں کو جس طرح کی تعلیم دی جائے گی ان کا ذہن اس کے مطابق ڈھلتا ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور ہمارا مذہب اسلام ہے، ہماری اسلامی زبان عربی اور ملکی زبان اردو ہے۔ چونکہ ہم پاکستانیوں نے ذہنی طور پر یہود و نصاریٰ کی غلامی اختیار کی ہوئی ہے اس لیے انہی کی تقلید اور اتباع میں ہمارے ذہن گم ہیں۔ ہمارے تعلیمی اداروں میں غیر مسلموں کے تعلیمی نظام کی نقالی کی جاتی ہے اور اکثر تعلیمی ادارے تو یہود و نصاریٰ کے قبضے میں ہیں اور وہ ان کے ذریعے ہماری نسلوں کو دینِ اسلام سے بھرپور طریقے سے متنفر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ملک کی محبت سے غافل کر رہے ہیں اور ان کے اندر آزاد خیالی کا زہر گھول رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ سب کے سامنے موجود ہے کہ ہماری نئی نسل دین سے کس قدر دور ہے جس کی وجہ سے ظلم و ستم، رشوت و سفارش، بے حیائی و فحاشی، رشتوں کے تقدس کی پامالی، اپنے بڑوں سے بدتمیزی، گھر کے سکون کی بربادی اور ملک

www.HaqWaliSarkar.com

پاکستان کی بربادی کا دور دورہ ہو رہا ہے اور ہر انسان نفسا نفسی کے عالم میں ہے۔

ہمارے تعلیمی نصاب اور تعلیمی نظام کو آہستہ آہستہ بدلا جا رہا ہے اور ہمارے تعلیمی نصاب سے ہر اس چیز کو ختم کیا جا رہا ہے جس سے دینِ اسلام کی اور اپنے ملکِ پاکستان کی محبت اور علم میں اضافہ ہوتا ہو اور اس کی جگہ صرف انگریزی اور غیر مسلم شخصیات کو پڑھایا جا رہا ہے جس کا ایک ذرہ بھر فائدہ نہیں ہے بلکہ نقصان ہے اور بعض تعلیمی ادارے تو اخلاقی طور پر اس حد تک گر چکے ہیں کہ اپنے ہی تاریخی مسلم حکمرانوں کو جنہوں نے عدل و انصاف اور لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی مثالیں قائم کیں ان کی زندگی کو اس طریقے سے پڑھایا اور بتایا جاتا ہے کہ وہ بے حد عیاش، ظالم، متکبر اور برے لوگ تھے اور حتیٰ کہ اگر کسی جگہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک کرنا پڑے تو ان کا تعارف اور ذکر بالکل ایک عام سادہ سے انسان کی طرح کیا جاتا ہے اور غیر مسلم دشمن شخصیات کا ذکر بڑی بڑی تعریفوں کے ساتھ اور بڑی تفصیل کے ساتھ کیا جاتا ہے اور اس کے لیے ان تعلیمی اداروں میں اسلام دشمن غیر مسلموں کی لکھی ہوئی کتابیں اور نصاب پڑھایا جاتا ہے اور اس تمام تعلیمی نظام کا مقصد صرف یہی ہے کہ ہماری نسل ایسی تعلیم کے بعد اسلام کے خلاف ہو جائے اور یہود و نصاریٰ کی عاشق اور دیوانی ہو جائے اور نفس و شیطان کے پیچھے چلتے ہوئے گمراہی کی زندگی بسر کر کے اپنی آخرت برباد کر لے۔

اس کے علاوہ ہمارے تعلیمی نظام میں ایسی تقریبات بھی تعلیم کا حصہ بن چکی ہیں جن میں ناچ گانا اور بے حیائی کا ہونا لازم ہے اور اکثر ناچ گانا سیکھنے کی ایک الگ باقاعدہ کلاس ہوتی ہے جس کے بغیر آپ تعلیمی ادارہ چلا نہیں سکتے تاکہ دینِ اسلام سے دوری کے ساتھ ساتھ ہماری نسلیں بے حیائی و فحاشی کو اپنی تعلیم و تربیت کا حصہ سمجھیں اور اس ناچ گانے کو بھی برائی کی بجائے عزت کا معیار سمجھیں اور اس کا نتیجہ معاشرے میں دیکھیں کہ اگر کسی کی بیٹی کسی شادی یا پروگرام میں عورتوں اور مردوں کے سامنے بے حیا اور فحش گانوں پر ناچ دکھائے تو سب لوگ بلکہ اس کے ماں باپ بھی اس کی تعریف کرتے ہیں اور بڑی عزت اور فخر محسوس کرتے ہیں لیکن اگر یہی کام کوئی عورت باہر کسی اور جگہ کرے تو اس کو طوائف کہتے ہیں۔

آخر ایسے لوگ جو اپنے دین یا اپنے ملکِ پاکستان سے محبت رکھنے والے ہوں وہ بھلا ان چیزوں کو کس طرح تعلیمی نصاب میں اور اپنی نسلوں کی تربیت کے لیے اچھا اور بہتر خیال کریں گے۔ پس تعلیمی نظام کو اس طرح چلانے

www.HaqWaliSarkar.com

والے سب لوگ درحقیقت وہ لوگ ہیں جو یہود و نصاریٰ کی محبت اور ان کی اندھا دھند تقلید میں گرفتار ہیں اور دینِ اسلام اور ملکِ پاکستان کی محبت سے خالی ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہماری آئندہ نسلیں دینِ اسلام کی محبت کو چھوڑ دیں اور اپنے ملکِ پاکستان کو بھی خود برباد کر دیں اور بس یہود و نصاریٰ کے سکھائے گئے طرزِ زندگی اور آزاد خیالی اور بے حیائی و فحاشی کے دیوانے بن جائیں اور ان کی غلامی اختیار کر لیں۔ یہی یہود و نصاریٰ کا منصوبہ اور خواہش ہے اور بے حد افسوس ہے کہ ملکِ پاکستان کے لوگوں کا ایک طبقہ اس گناہ میں ان کا بھرپور ساتھ دے رہا ہے۔

لہٰذا دینِ اسلام اور ملکِ پاکستان سے محبت رکھنے والے با اثر پڑھے لکھے لوگوں کو چاہیے کہ ایسے تعلیمی ادارے قائم کریں جن میں اسلامی کلچر اور خصوصاً اخلاقِ حسنہ سکھایا جائے اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سکھائی جائے اور دین سیکھنے اور سکھانے کی بھرپور ترغیب دی جائے اور قرآنِ پاک اور حدیثِ پاک کی تعلیم دی جائے تاکہ ان اداروں میں پڑھنے والے بچے با اخلاق، با کردار، دین سے محبت کرنے والے اور عاشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوں۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ کوئی بھی زبان سکھائی جائے چاہے وہ انگریزی ہو یا دنیا کی تمام زبانیں ہوں تو اس میں حرج نہیں ہے یعنی انگریزی کو ایک زبان سمجھ کر سیکھیں تو کوئی حرج نہیں ہے بلکہ دنیا کی تمام زبانیں بھی سیکھ لیں تو کوئی حرج نہیں بلکہ اچھا ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ کسی دوسرے ملک کی زبان کو سیکھنا معاشرے میں عزت کا معیار بنا دیا جائے تو یہ سراسر غلط ہے بلکہ غلط ترین ہے کیونکہ اس طرح آپ اپنے معاشرے اور نوجوان نسل کو تباہ کر دیں گے کہ آپ معاشرے میں جس قدر مرضی انگریزی سیکھنے والے پیدا کر دیں مگر پھر بھی معاشرے کا بہت بڑا حصہ ہمیشہ اس سے محروم رہے گا۔

انگریزی صرف ایک غیر ملکی زبان ہے کہ اس کو سیکھنا کوئی ہنر نہیں اور نہ ہی کوئی علم ہے یعنی آپ کسی کو صرف انگریزی سکھا کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ نے اسے بہت علم سکھا دیا بلکہ بات یوں ہے کہ آپ اپنی نسلوں کو ایک غیر ملکی انگریزی زبان میں علم سکھا رہے ہیں۔ اگر صرف انگریزی سیکھنا علم ہے تو انگریزوں کے ملک میں صفائی کرنے والا اور گٹر صاف کرنے والا بھی اور بالکل ان پڑھ شخص بھی انگریزی بولتا ہے تو کیا آپ ان کو صاحبِ علم کہیں گے؟ بالکل نہیں کیونکہ زبان سیکھنے سے علوم حاصل نہیں ہوتے۔ پھر دنیا میں اور تمام ادوار میں ہر زبان میں کمال سے کمال صاحبِ علم اور صاحبِ ہنر لوگ رہتے ہیں جن کو اپنی علاقائی یا ملکی زبان کے علاوہ کوئی زبان نہیں آتی اور یاد رکھیں کہ ہمیشہ صرف وہی قومیں ترقی

www.HaqWaliSarkar.com

کرتی ہیں جو اپنی قوم کو اپنی ملکی یا علاقائی زبان میں علوم سکھاتی ہیں۔ اگر آپ اپنی قوم کی ایک بہت بڑی تعداد کو صاحبِ علم بنانا چاہتے ہیں تو ان کو اپنی ملکی زبان میں علم منتقل کریں تاکہ ہمارے ملک کا بچہ بچہ صاحبِ علم ہو۔ وہی علوم جو انہیں انگریزی میں سکھانے کی کوشش کر رہے ہیں ان کی اپنی زبان میں سکھائیں جس سے ہر بچہ بڑی آسانی سے اور عزت سے صاحبِ علم بن جائے گا۔

باقی رہا انگریزی زبان کا معاملہ تو گو انگریزی زبان دنیا میں ایک اہمیت کی حامل ہے اور بعض لوگوں کو اس کی اشد ضرورت بھی پڑ سکتی ہے یعنی اس کے بغیر ان کا گزارہ نہ ہو جیسے ملک سے باہر کاروبار یا تعلقات کے لیے یا ملکی یا سیاسی سطح کے لوگوں کے لیے انگریزی ضروری ہو سکتی ہے لیکن ایسے افراد معاشرے میں بہت کم ہوتے ہیں تو یہ ان لوگوں پر چھوڑ دینا چاہیے کہ جس کو ضرورت ہو وہ ضرور انگریزی زبان سیکھے بلکہ زیادہ زبانیں بھی سیکھے کیونکہ غیر ملکی زبان کا سیکھنا کوئی غلط بات نہیں بلکہ اچھا ہے اور دین کے معاملات کے لیے بھی بہت اچھا ہے کہ اگر کوئی دین کا کام وسیع پیمانے پر کرنا چاہتا ہے تو وہ کسی ملک میں جا کر یا اس زبان کے لوگوں کو دین کی تبلیغ کر سکتا ہے لیکن ان کی زبان نہ جاننے والا جتنا مرضی بڑا صاحبِ علم ہو ان لوگوں کو تبلیغ نہیں کر سکتا۔ اس لیے دین کے لیے اگر کوئی غیر ملکی زبان سیکھتا ہے تو یہ زبان سیکھنا بہت ہی بڑے اجر و ثواب کا باعث ہوگا۔

پس شکایت یہ ہے کہ ہم انگریزی کو زبان نہیں سمجھتے بلکہ صاحبِ علم ہونے کی سند سمجھتے ہیں اور انگریزی میں پڑھنا لکھنا عزت کا معیار سمجھتے ہیں جو کہ بالکل غلط ہے مثلاً ایک شخص انگریزی سیکھ تو لیتا ہے مگر اس کو یہ نہیں پتا کہ نماز کیسے پڑھنی ہے یا قرآنِ مجید پڑھنا نہیں آتا یا اپنے ملک کی تاریخ ٹھیک طرح نہیں جانتا یا اسلامی تاریخ سے بے خبر ہے وغیرہ وغیرہ تو وہ صاحبِ علم کیسے ہوگا اور اگر انگریزی سیکھنے کو صاحبِ علم ہونا یا عزت کا معیار سمجھیں گے تو یہ تو سمجھنے والوں کی سب سے بڑی بے وقوفی ہے۔ زبان سیکھنا اور اس کو پڑھنا اور لکھنا سیکھنا بھی گو ایک علم ہے کہ ملک کے ہر شخص کو پڑھنا لکھنا ضرور آنا چاہیے لیکن اس کے لیے اپنے ملک یا علاقے کی زبان میں پڑھنا لکھنا ہی کافی ہے اور اس کو ساری زندگی کبھی دوسرے ملکوں کی زبان یا انگریزی زبان کی ضرورت ہی نہ پڑے گی تو صرف انگریزی کی وجہ سے اپنے ملک کی بے شمار نوجوان نسل کو پیچھے چھوڑ دینا بھلا کہاں کی عقل مندی ہے۔ ایک شخص ذہین ہے اور وہ بہت سے علم اور باتیں اپنی زبان میں سیکھ کر

www.HaqWaliSarkar.com

معاشرے میں ایک اہم کردار ادا کرسکتا ہے لیکن اگر اس کو انگریزی زبان نہیں آتی تو وہ بالکل ناکارہ تصور ہوگا۔ اگر وہ غیر ملکی زبان سیکھنے کی اہلیت نہیں رکھتا تو اس سے علم حاصل کرنے کا حق تو نہ چھینیں کہ اس کو اپنے ملک میں اپنی زبان میں تو علم سکھائیں اور پڑھنا لکھنا سکھائیں اور ہنر سکھائیں تاکہ وہ بھی معاشرے میں پڑھا لکھا ہنر مند تصور کیا جائے اور باعزت زندگی گزار سکے۔

اگر آپ کسی بھی ملک کی زبان اپنے ملک میں ہر جگہ لازمی قرار دیں گے تو پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ نے ان کی غلامی اختیار کرلی ہے اور دوسرا یہ کہ آپ نے لوگوں کو تعلیم سے دور کرنے کا راستہ پیدا کرکے اپنی آنے والی نوجوان نسل کی ایک بڑی تعداد کو بیکار کردیا ہے اور ان کو احساس کمتری کا شکار بنادیا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنی آنے والی نسلوں کو صرف مکمل اپنی ہی زبان میں علم منتقل کریں اور اس کے علاوہ اپنی مذہبی زبان عربی کو جس قدر ممکن ہو اس قدر تعلیمی نظام میں ضروری قرار دیا جائے کہ کم از کم صرف اتنی عربی سکھائی جائے کہ سکول میں پڑھنے والے ہر بچے کو قرآنِ پاک پڑھنا اچھی طرح آجائے اور نماز، اذکار، دعائیں اور تلاوت کرنا سیکھ جائے اور چند سورتیں یاد کرلے۔ لیکن یاد رکھیں کہ پھر بھی عربی زبان کو مکمل سیکھنا اور اس پر عبور حاصل کرنا بہت مشکل کام ہے یعنی اپنی اسلامی زبان بھی تعلیمی نصاب میں لازم کر دی جائے تو بہت مشکل ہوگی کیونکہ کسی دوسری زبان پر عبور حاصل کرنا بہت مشکل کام ہوتا ہے۔ لہٰذا انگریزی کو بھی ایک ہلکے پھلکے انداز میں کچھ حد تک سکھا دیا جائے اور پھر جس کو کسی وجہ سے انگریزی سیکھنے کی زندگی میں ضرورت ہو اور اس میں مہارت حاصل کرنا چاہے تو اس کے لیے انگریزی سکھانے والے الگ سے اعلیٰ ترین ادارے قائم کیے جائیں بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ پورے ملک میں ایسے اعلیٰ ادارے قائم کیے جائیں جہاں پر صرف انگریزی نہیں بلکہ دنیا کی تمام اہم زبانیں سکھانے کا بھی اہتمام ہو لیکن ان کو تعلیمی نصاب کا حصہ نہیں بنانا چاہیے۔

یاد رکھیں کہ انسان عام طور پر صرف ایک ہی زبان پر عبور حاصل کرسکتا ہے بلکہ یہ کہنا کہ عبور حاصل کرلیا یہ بھی غلط ہے کہ اردو بولنے والے اردو پر عبور نہیں رکھتے اور انگریزی زبان بولنے والے انگریزی زبان پر عبور نہیں رکھتے بلکہ صرف اس زبان میں بول سکتے ہیں تو زیادہ انسان صرف ایک زبان میں مکمل گفتگو کرسکتے ہیں مثلاً اگر آپ غور کریں تو جس کو انگریزی بولنا ہی اپنی عزت کا معیار لگتا ہے اور وہ اس کو اپنی زندگی میں شامل کرلیتے ہیں تو ان کو اکثر اردو بولنا مشکل لگتا

www.HaqWaliSarkar.com

ہے یا یوں کہہ لیں کہ جس طرح اردو بولنے والوں کی انگریزی کمزور ہوتی ہے اسی طرح اکثر انگریزی بولنے والوں کی اردو کمزور ہوتی ہے کیونکہ دو زبانوں پر عبور حاصل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اور بہت کم لوگ اتنے ذہین ہوتے ہیں کہ وہ دو زبانوں پر عبور حاصل کر لیں۔ لہٰذا انگریزی کو معاشرے میں ایک زبان سمجھ کر سکھایا جائے نہ کہ اس کو علم سیکھنے کا ذریعہ بنایا جائے کہ اس سے ہم اپنے ملک اور نوجوان نسل کو اس قدر تباہ کر رہے ہیں کہ شاید جو کسی ایٹمی ہتھیار سے بھی تباہی نہ ہو۔

اس کے علاوہ ہمارے نظام تعلیم کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ غیر مسلموں کی پیروی اور محبت میں ہم بھی ان کی طرح لڑکوں اور لڑکیوں کے تعلیمی مراکز اکٹھے بناتے ہیں یعنی لڑکے اور لڑکیوں کو اکٹھے پڑھایا جاتا ہے جس کا نتیجہ بے حیائی کے سوا کچھ نہیں نکلتا اور لڑکوں اور لڑکیوں کا پڑھائی سے زیادہ دھیان اور توجہ ایک دوسرے کی طرف ہوتی ہے اور دوسروں کی توجہ اپنی طرف کرنے میں ہوتی ہے۔ اکثر لڑکے اور لڑکیاں کسی نہ کسی کے تصوراتی محبت کے خیالوں میں گم رہتے ہیں۔ لڑکے لڑکیوں کے ساتھ اور لڑکیاں لڑکوں کے ساتھ بے تکلفی اور بدنظری اور ایک دوسرے کے متعلق گفتگو کرتے ہیں اور بری باتوں کو بچپن ہی سے سیکھنا شروع کر دیتے ہیں اور جوانی تک یہ باتیں ان کی زندگی کے معمول میں شامل ہو جاتی ہیں اور پھر جوانی میں بلکہ بعض تو کالجوں اور سکولوں میں ہی ایک دوسرے کو چھیڑ چھاڑ یا بوس وکنار کی برائی اور خباثت وگندگی میں مبتلا ہونے لگتے ہیں اور یوں وہ زنا کے اس راستے پر چلتے ہوئے زانیوں میں شمار ہوتے ہیں اور اب بڑھتی ہوئی بے حیائی اور فحاشی اور بے پردگی اور میڈیا کی گندگی کی وجہ سے نوبت یہاں تک پہنچنا شروع ہو گئی ہے کہ کالجوں بلکہ سکولوں کے بہت سے لڑکے اور لڑکیاں آپس میں زنا بھی کرتے ہیں اور بچپن سے ہی ایسے ماحول میں رہنے والے بچے جب کالجوں میں جاتے ہیں اور والدین لڑکوں کو لڑکوں کے کالج میں اور لڑکیوں کو لڑکیوں کے کالج میں داخل کروا بھی دیں تو وہاں بھی اپنی شہوت کے اس جوش کو روک نہیں پاتے کیونکہ بچپن ہی سے انہیں حیا کی تعلیم وتربیت نہیں دی گئی اور بارہ تیرہ سال تک لڑکے اور لڑکیوں کو اکٹھا پڑھا کر ان کی حیا کو ختم کر دیا گیا تھا جس کے نتیجے میں لڑکے لڑکوں کے ساتھ اور لڑکیاں لڑکیوں کے ساتھ شہوت پوری کرتے نظر آتے ہیں جو کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ بچپن ہی سے لڑکوں اور لڑکیوں کے تعلیمی ادارے بالکل الگ اور علیحدہ جگہوں پر ہونے چاہئیں چاہے وہ سرکاری تعلیمی ادارے ہوں یا پھر پرائیویٹ تعلیمی ادارے ہوں تاکہ لڑکوں اور لڑکیوں میں حیا باقی رہے

www.HaqWaliSarkar.com

اور وہ دونوں جدائی میں زنا کے قریب جانے کا تصور بھی نہ کر سکیں اور لوگوں کو بھی چاہیے کہ اپنے لڑکوں کو صرف لڑکوں کے سکول میں اور لڑکیوں کو لڑکیوں کے سکول میں داخل کروانے کی کوشش کریں تا کہ آپ کی اولاد بچپن سے ہی اس برائی سے بچی رہی اور جوانی میں بھی اس سے بچنے کی کوشش کرے۔

اس کے علاوہ لڑکیوں کے تعلیمی مراکز میں اس بات کا بھی خاص خیال رکھا جائے کہ بڑی اور بالغ بچیوں کا یونیفارم اس طرح کا ہونا چاہیے کہ جس سے زیادہ سے زیادہ پردہ کا اہتمام ہو سکے یا کم از کم اس بات کی اجازت ہو کہ جو بچیاں پردہ کرنا چاہیں ان کے لیے باپردہ یونیفارم بلکہ چادر یا برقعہ کی بھی اجازت ہو اور جو نہ کرنا چاہے وہ نہ کرے لیکن جو خود ہی شوق سے بالغ ہونے کے بعد پردہ کرنا چاہے تو تعلیمی اداروں میں اس پر رکاوٹ بالکل بھی نہ ہو بلکہ ان کی حوصلہ افزائی اور عزت افزائی کی جائے اور سکول کی ایسی تمام بچیوں کی چادر یا برقعہ ایک جیسا مقرر کر دیا جائے تا کہ سکول کے یونیفارم کی حیثیت اختیار کر جائے۔

اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمارے ملک کے بااثر لوگوں کو سمجھ آئے اور وہ اس ملک کے تعلیمی نظام کو اس طرح بنائیں جس سے ہمارا پورا معاشرہ ترقی کی راہوں پر گامزن ہو سکے اور اس تعلیمی نظام میں سب سے اہم مقصد اسلامی تعلیمات اور اخلاق و کردار سکھانا اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اپنے ملکِ پاکستان کی محبت پیدا کرنا ہو۔ آمین! ثم آمین!

پاکستان بنانے کا مقصد

پاکستان کو بنانے کا مقصد صرف ایک ملک بنانا نہیں تھا بلکہ ایک ایسا ملک بنانا تھا جہاں دینِ حق کو قائم و دائم کیا جا سکے اور ہر مسلمان اس ملک میں دینِ اسلام پر آزادی سے عمل کرے۔ پاکستان کی تحریک کا نعرہ ہی اس کا مقصد واضح کر دیتا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''۔ لیکن جب پاکستان بن گیا تو یہودیوں نے فوراً یہ دعویٰ کیا تھا کہ ہم دنیا کے نقشے سے پاکستان کا نام و نشان مٹا دیں گے اور آئندہ آنے والی نسلیں پاکستان کا نام تک نہ جانتی ہوں گی۔ پھر

www.HaqWaliSarkar.com

یہود و نصاریٰ نے یہ بات پھیلانا شروع کر دی کہ پاکستان دین کے نام پر نہیں بنا اور نہ ہی اس کا مقصد یہ ہے کہ یہاں پر دینِ اسلام کے قانون نافذ کیے جائیں بلکہ پاکستان کو آزادی کے لیے حاصل کیا گیا ہے تاکہ یہاں پر رہنے والے جس طرح چاہیں آزادی سے زندگی بسر کریں اور ان کو کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہ ہو چاہے وہ شراب نوشی ہو، زنا کاری ہو، ناچ گانا ہو، بے حیائی و فحاشی ہو اور اسلام سے مخالف ہر چیز کی آزادی ہو اور اگر پابندی ہو تو دینِ اسلام کے احکامات پر عمل کرنے کی پابندی ہو یعنی پاکستان بنانے کے مقصد کو بالکل ہی متضاد اور الٹ طریقے سے بیان کرنا شروع کیا اور عوام الناس میں میڈیا اور تعلیمی نظام کے ذریعے یہ بات ان کے ذہنوں میں ڈالنی شروع کی۔ اس کے ساتھ ساتھ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کو بھی غلط پہلو سے پیش کیا کہ وہ حضرات تو دین سے بالکل دور اور آزاد خیالی کے قائل تھے اور ان حضرات کا پاکستان بنانے کا مقصد دینِ اسلام کا نفاذ نہیں تھا۔

اس مقصد کے لیے انہوں نے قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کی کتابوں کو عوام الناس سے پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی۔ ضرورت تو اس بات کی تھی کہ ان دونوں شخصیات کی روحانی اور دینی پہلو والی شخصیت کو پوری قوم کے سامنے اور تعلیمی نصاب میں بیان کیا جاتا اور میڈیا پر فخر کے ساتھ بیان کیا جاتا لیکن ان کے متعلق صرف ایک پہلو واضح کیا جاتا ہے کہ وہ آزاد خیالی کے مالک تھے بلکہ اب تو کوشش کی جاتی ہے کہ ان کے نام تک تعلیمی نصاب سے ختم کر دیے جائیں۔ یہود و نصاریٰ کی یہ کوششیں قیام پاکستان کے وقت سے ہی شروع ہو گئی تھیں اور انہوں نے پاکستان کے متعلق غلط باتیں پھیلانا شروع کر دیں، اسی لیے قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ

''میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ لوگوں کا ایک طبقہ جو دانستہ طور پر شرارت کرنا چاہتا ہے یہ پروپیگنڈا کر رہا ہے کہ پاکستان کے دستور کی اساس شریعت پر نہیں کی جائے گی۔ آج بھی اسلامی اصولوں کا زندگی پر اسی طرح اطلاق ہوتا ہے جس طرح تیرہ سو برس پہلے ہوتا تھا''۔

علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرات اولیاء کرام سے بے پناہ عقیدت و محبت رکھتے تھے اور حضرت قبلہ عالم پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بہت محبت کرتے تھے اور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ قائد

www.HaqWaliSarkar.com

اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ولی اللہ ہیں۔ پاکستان بنانے میں حضرات اولیاء کرام اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ پاک مکمل طور پر شامل تھی۔ جب قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ 1930ء میں ہندوؤں کے منفی رویے اور مسلمانوں کی بے حسی کے سبب دل برداشتہ ہو کر انگلستان چلے گئے تو علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو واپس لانے کے لیے بہت کوشش کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خطوط لکھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ واپس تشریف لے آئیں اور مسلمانوں کی قیادت کا ذمہ اٹھائیں۔ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو واپس لانے کے لیے لیاقت علی خان صاحب خود لندن گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو واپس آنے پر قائل کیا۔ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ واپس آئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بعض دوستوں سے فرمایا کہ درحقیقت میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر واپس آیا ہوں کہ خواب میں مجھے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''محمد علی واپس ہندوستان میں جاؤ اور وہاں کے مسلمانوں کی قیادت کرو اور میں تمہارے ساتھ ہوں اور ان شاء اللہ تعالیٰ تم کامیاب ہو گے''۔ قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ خواب سنایا اور تاکید کی کہ میری زندگی میں یہ خواب کسی سے بیان نہ کرنا۔

اب ذیل میں قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چند اقوال پڑھ کر اندازہ کریں کہ پاکستان بنانے کا مقصد کیا تھا۔

1. پاکستان مشیتِ ایزدی اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روحانی فیضان ہے کہ جس قوم کو برطانوی سامراج اور ہندو سرمایہ دار نے قرطاسِ ہند سے حرفِ غلط کی طرح مٹانے کی سازش کر رکھی تھی آج وہ قوم آزاد ہے اور اس کا اپنا ملک، جھنڈا، حکومت، سکہ ہے اور اپنا آئین و دستور ہے۔ پاکستان تحفۂ خداوندی ہے اور اس تحفہ کی حفاظت کرنا ہر پاکستانی مرد و زن، بچے، بوڑھے اور جوان کا فرض ہے۔
2. میں کون ہوتا ہوں آپ کو آئین دینے والا۔ ہمارا آئین تو ہمیں آج سے تیرہ سو سال پہلے ہی ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دے دیا تھا۔ ہمیں تو صرف اس آئین کی پیروی کرتے ہوئے اسے نافذ کرنا ہے اور اس کی بنیاد پر اس مملکت میں اسلام کا عظیم نظام حکومت قائم کرنا ہے اور یہ پاکستان ہے۔
3. میری آرزو ہے کہ پاکستان صحیح معنوں میں ایک ایسی مملکت بن جائے کہ ایک بار پھر دنیا کے سامنے حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سنہری دور کی تصویر عملی طور پر کھنچ جائے۔ اللہ سبحانہ تقدس میری اس آرزو کو پورا کرے گا (ان شاء اللہ

www.HaqWaliSarkar.com

تعالیٰ)۔

❹ پاکستان کا منشا (مطلب) صرف آزادی اور خودمختاری کا حصول نہیں بلکہ وہ اسلامی نظریہ حیات ہے جو ایک بیش قیمت عطیے اور خزانے کی حیثیت سے ہم تک پہنچی ہے جسے ہم نے صرف قائم رکھنا ہے بلکہ ہم توقع کرتے ہیں کہ دوسرے بھی اس کے فوائد اور حصول میں ہمارے شریک ہو جائیں۔

❺ ہم اپنی حکومت قائم کرنے کے لیے علاقہ مانگتے ہیں جس میں ہم اسلامی عدل وانصاف کی تاریخ دہرائیں گے۔

❻ میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اسوۂ حسنہ پر چلنے میں ہے جو ہمیں قانون عطا کرنے والے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لیے بنایا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی جمہوریت کی بنیاد صحیح معنوں میں اسلامی تصورات اور اصولوں پر رکھیں۔

❼ مسلمانو! میں نے بہت دنیا دیکھی ہے اور بہت شہرت و دولت حاصل کی ہے۔ اب مجھے زندگی میں ایک ہی تمنا ہے کہ سب مسلمانوں کو آزاد اور خودمختار دیکھوں۔ میری خواہش ہے کہ دم واپس میرا دل، ایمان اور میرا ضمیر گواہی دے کہ اے جناح! تم نے اسلام کے دفاع کا حق ادا کر دیا اور تم نے مسلمانوں کا دفاع کرنے کا اور مسلمانوں میں تنظیم اور اتحاد پیدا کرنے کا فرض ادا کر دیا اور میرا رب تعالیٰ یہ کہے کہ بے شک تم مسلمانوں میں پیدا ہوئے اور مسلمان ہی مرے اور تم نے کفر کی طاقتوں کے مقابلے میں اسلام کا پرچم سربلند رکھا۔

❽ میرا ایمان ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روحانی فیض ہے کہ پاکستان وجود میں آیا۔ اب پاکستانیوں کا فرض ہے کہ وہ اسے خلافتِ راشدہ کا نمونہ بنائیں تاکہ اللہ سبحانہ تقدس اپنا وعدہ پورا کرے اور مسلمانوں کو زمین کی بادشاہت دے۔

اس کے علاوہ پاکستان کے متعلق یہ حقیقت بھی بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ پاکستان درحقیقت امیر ملت حضرت قبلہ عالم پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (علی پور سیّداں) ہی کی کوششوں اور دعاؤں اور توجہ سے بنا لیکن حیرانگی اور تعجب کی بات یہ ہے کہ اس کے باوجود علمی کتب میں قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر مبارک لکھا ہوا نظر نہیں آتا۔ تحریکِ پاکستان میں سب سے زیادہ ذاتی رقم بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خرچ فرمائی اور سب سے زیادہ آپ کے حکم سے ہی لوگوں نے بہت زیادہ مالی فنڈ دیا۔ اس کے علاوہ زیادہ تر لوگ صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر ہی اس تحریک میں شامل ہوئے حتیٰ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علماء کرام اور پیر صاحبان کو بھی اس میں شامل ہونے پر رضامند کیا اور بڑے بڑے

www.HaqWaliSarkar.com

جلسوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ خود بھی شامل ہوتے تھے۔

قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت قبلہ عالم پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (علی پور سیّداں) سے اس قدر عقیدت و محبت رکھتے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں بیٹھنا اپنی سعادت سمجھتے تھے اور قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے لیکن حالات کے پیش نظر اس کی زیادہ تشہیر نہیں کی اور علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ بچپن ہی سے اپنے والد کی وجہ سے سلسلہ قادریہ میں بیعت تھے اس لیے قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو باقاعدہ بیعت نہ فرمایا۔ 1943ء میں قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر چاقو سے حملہ کر کے ان کو زخمی کر دیا گیا تو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ایک خط تحریر فرمایا کہ

قوم نے مجھے امیر ملت مقرر کیا ہے اور پاکستان کے لیے جو کوششیں آپ کر رہے ہیں وہ دراصل میرا کام ہے لیکن اب میں سو سال سے زیادہ عمر کا ضعیف اور ناتواں شخص ہوں۔ میرا بوجھ جو آپ پر پڑا ہے اس میں آپ کی امداد کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں، آپ مطمئن رہیں اور میں آپ کو پہلے ہی مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ آپ کو حصولِ مقصد میں کتنی بھی دشواریاں آئیں آپ پیچھے نہ ہٹیں اور آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ اپنے مقصد سے ذرہ بھر نہیں ہٹیں گے۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے خط کے ساتھ قرآن شریف، تسبیح، جائے نماز اور دوسری دیگر قیمتی چیزیں تحفے میں بھیجیں۔ چند دنوں بعد قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خط کا جواب بھیجا اور لکھا کہ ”جب آپ کی دعا میرے شاملِ حال ہے تو میں اپنے مقصد میں ابھی سے کامیاب ہوں اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میری راہ میں کتنی بھی تکلیفیں کیوں نہ آئیں میں اپنے مقصد سے پیچھے نہ ہٹوں گا۔ آپ نے مجھے قرآن شریف اس لیے عنایت فرمایا کہ میں مسلمانوں کا لیڈر ہوں اور جب تک قرآن شریف اور دین کا علم نہیں سیکھوں گا تو میں کیا لیڈری کر سکتا ہوں لہٰذا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ باقاعدگی سے قرآن شریف پڑھتا رہوں گا اور دین کا علم حاصل کروں گا۔ آپ نے مجھے جائے نماز اس لیے عطا کی ہے کہ جب میں اللہ سبحانہ تقدس کا حکم نہیں مانتا تو مخلوق میرا حکم کیوں مانے گی لہٰذا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ باقاعدگی سے نماز پڑھا کروں گا اور تسبیح آپ نے اس لیے عطا کی ہے کہ میں اس پر درود شریف پڑھا کروں کیونکہ جو شخص اپنے پیغمبر

www.HaqWaliSarkar.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں پڑھتا تو اس پر اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت کس طرح ہو سکتی ہے لہٰذا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ باقاعدگی سے درود شریف پڑھا کروں گا''۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ جواب پڑھا تو فرمایا کہ دیکھو قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میرے دل کی بات کو جان لیا۔

قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کئی بار لوگوں کو مجمع میں یہ بات کہی کہ میرا یہ ایمان ہے کہ پاکستان ضرور بنے گا کیونکہ امیر ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے فرما چکے ہیں کہ پاکستان ضرور بنے گا اور مجھے یقینِ کامل ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان کو ضرور سچا فرمائے گا۔ 1946ء میں انتخابات میں کامیابی پر حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مبارکباد کا خط بھیجا اور جواب میں قائداعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی خط بھیجا اور لکھا کہ ''حضور یہ سب کا سب صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کی ہمت اور دعا کا صلہ ہے اور اب یقیناً پاکستان بن جائے گا''۔

لہٰذا یہ پاکستان امیر ملت حضرت قبلہ عالم پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرات اولیاء کرام کی ایک نشانی ہے اور اس پاکستان کا مقصد یہی تھا کہ ایک ملک حاصل کیا جائے جہاں پر صرف اللہ سبحانہ تقدس کی وحدانیت اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و ادب اور اتباع پر کوئی رکاوٹ نہ ہو اور یہاں پر حضرات اولیاء کرام کی عزت و حرمت لوگوں کے دلوں میں قائم رہے۔ پس یہ ملک پاکستان حضرات اولیاء کرام نے بنایا اور ان شاء اللہ تعالیٰ جب تک حضرات اولیاء کرام سے محبت کرنے والے لوگ موجود ہیں ملکِ پاکستان قائم و دائم رہے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

پاکستان زندہ باد　　پاکستان پائندہ باد

فتنۂ قادیانیت

فتنۂ قادیانیت اس دور کے عظیم ترین فتنوں میں سے ہے جس کی بنیاد ایک بدبخت شخص مرزا قادیانی نے رکھی اور اس نے نبوت کا دعویٰ کیا کہ میں اللہ کا نبی ہوں۔ لہٰذا مرزا قادیانی کافر ہے اور اس کا شمار ان تیس جھوٹے دجالوں میں ہوتا ہے جس کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثِ مبارکہ ہے اور اس کو ماننے والے یا ان کے مذہب کو درست

www.HaqWaliSarkar.com

کہنے والے بھی بلا شک وشبہ کافر ہیں کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

عنقریب میری امت میں

تیس کذاب پیدا ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کا زعم (دعویٰ) ہوگا کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ترمذی، ابوداؤد)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا

(ابوداؤد، ترمذی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

رسولوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا ہے (متفق علیہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے پانچ نام ہیں، میں محمد اور احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ سبحانہ تقدس کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں فرمائے گا اور میں عاقب ہوں یعنی آخری نبی ہوں (بخاری)۔

مرزا قادیانی ایک ایسا بدبخت اور لعنتی شخص تھا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس کو اللہ سبحانہ تقدس کا نبی ماننے والے قادیانی، احمدی یا مرزائی کہلاتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ اس سے پہلے اس نے حضرت امام مہدی ہونے کا اور پھر حضرت عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا اور پھر نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس کے لیے حضرت امام مہدی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنا ہی بدبختی اور لعنتی ہونے کے لیے کافی تھا پھر اس نے اس سے بڑھ کر مسیح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا اور پھر اپنے اصل مقصد کی طرف آیا یعنی نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ بھی دعویٰ کیا کہ وحی کا سلسلہ بند نہیں ہوا اور مجھ پر وحی کا نزول ہوتا ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثِ پاک کے مطابق ان تیس جھوٹے لوگوں میں شامل ہو گیا جو نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ وہ خود بھی جہنمی ہوا اور اپنے ہزاروں ماننے والوں کو بھی جہنم کا مستحق بنایا اور اس امت میں ایک بدترین فتنہ پیدا کر

www.HaqWaliSarkar.com

گیا۔ اللہ سبحانہ تقدس ہر ایک مسلمان کو بلکہ ہر ایک انسان کو قادیانیت کے فتنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

مرزا قادیانی نے نبوت کے دعویٰ کے بعد آہستہ آہستہ یہ دعویٰ کرنا شروع کر دیا کہ وہ بہت سے انبیاء کرام سے افضل ہے۔ پھر اس کے بعد اس نے یہ دعویٰ کرنا شروع کر دیا کہ میرا مقام انبیاء کرام سے بڑھ کر ہے، پھر اس کے بعد اس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برابری کا دعویٰ شروع کر دیا، پھر اس کے بعد اس نے یہ دعویٰ بھی کرنا شروع کر دیا کہ میرا مقام حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی بہت افضل و اعلیٰ ہے اور یہ بھی دعویٰ کیا کہ میں حقیقت میں ''محمد'' ہی ہوں کیونکہ پہلے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے مگر وہ دین کا کام مکمل نہ کر سکے یا ٹھیک طریقے سے نہ کر سکے لہٰذا اب ''محمد'' کی روح دوبارہ دین کی اشاعت کا کام پورا کرنے آئی ہے اور میرے وجود میں ان کی روح مبارک ہے یعنی میں ''محمد'' ہوں اور پہلے تشریف لائے ہوئے ''محمد'' سے ہر لحاظ سے بہت زیادہ کامل اور مکمل اور افضل ہوں یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرزا قادیانی بن کر دوبارہ پیدا ہوئے ہیں اور اس بار پہلے سے بہت افضل اور اعلیٰ ہیں (نعوذ باللہ!)۔

اس کے علاوہ اس نے خدائی کا بھی دعویٰ کیا اور پھر ان تمام دعوؤں کے ساتھ ساتھ اس نے تمام انبیاء کرام، صحابہ کرام کی شان میں بے حد توہین آمیز گستاخانہ باتیں بھی کیں جس کو پڑھ کر بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ کس ذہنیت کا مالک تھا۔

قادیانیوں کا طریقہ واردات یوں ہے کہ وہ لوگوں میں، عوام میں اور میڈیا میں اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم بھی مسلمان ہیں لیکن یہ مذہبی لوگ ہمیں مسلمانوں میں شمار نہیں کرتے اور اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لیے کہتے ہیں کہ ہم بھی وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو کہ مسلمان پڑھتے ہیں اور ہم نماز بھی پڑھتے ہیں۔ یہ بات بھی جان لیں کہ قادیانیوں کا یہ دعویٰ بھی سراسر جھوٹا ہے۔ پہلی بات یہ کہ وہ جو کلمہ پڑھتے ہیں اس میں ''محمد'' سے مراد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہیں بلکہ مرزا قادیانی ہے۔ قادیانیوں کو یہ ہی کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں والا کلمہ پڑھیں اور ''محمد'' سے مراد اور نیت مرزا قادیانی کی رکھیں۔ دوسری بات کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں مسلمان کیوں نہیں سمجھتے تو یہ قادیانیوں کا اپنا عقیدہ ہے کہ جو شخص بھی چاہے وہ مرزا قادیانی کو جانتا ہے یا نہیں اگر وہ مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتا تو وہ مسلمان نہیں ہے بلکہ کافر ہے بلکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے کافروں سے بھی بہت زیادہ بڑھ کر ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا، اس سے تعلقات رکھنا اور ان

www.HaqWaliSarkar.com

کا جنازہ تک پڑھنا جائز نہیں ہے حتیٰ کہ مرزا قادیانی نے اپنے ایک فرمانبردار بیٹے کا نمازِ جنازہ صرف اس لیے نہیں پڑھا کیونکہ وہ مرزا قادیانی کی نبوت کے دعویٰ کو جھوٹ اور غلط کہتا تھا۔

اللہ سبحانہ تقدس تمام مسلمانوں کو اس عظیم فتنہ سے یعنی قادیانیت کے فتنے سے محفوظ فرمائے اور جو لوگ ان کی دھوکے اور فریب سے بھری باتوں میں آ کر قادیانی ہو چکے ہیں اللہ سبحانہ تقدس ان کو بھی دوبارہ ہدایت کی دولت عطا فرمائے اور اسلام کی دولت سے فیض یاب فرمائے کیونکہ وہ لوگ جو ان کی باتوں کے دھوکے میں آ جاتے ہیں اور قادیانیت اختیار کر لیتے ہیں اگر وہ قادیانی مرزا قادیانی کی تحریر کردہ کتابیں اور عقائد کو پڑھ لیں تو وہ کبھی بھی قادیانی نہ رہیں اور توبہ کر کے مسلمان ہو جائیں کیونکہ مرزا قادیانی کی باتیں اس قدر غیر معقول اور عجیب و غریب ہیں کہ کوئی ناسمجھ بھی ان کو پڑھ کر درست نہیں سمجھ سکتا۔ میں حیران ہوتا تھا کہ مرزا قادیانی کی اتنی غیر معقول باتیں پڑھ کر پھر بھی لوگ قادیانی کیسے رہ سکتے ہیں اور پھر جب قادیانیوں کی باتیں سنیں جو کہ دوبارہ مسلمان ہوئے تو تب سمجھ میں آیا کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ مسلمان ہونے والے قادیانیوں کا بیان ہے کہ قادیانیوں کو مرزا قادیانی کی کتابیں اور تحریریں پڑھنے سے روکا جاتا ہے کہ آپ کو ان کی باتیں سمجھ میں آنے والی نہیں ہیں اور جب ہم نے کسی طرح مرزا قادیانی کی کتابیں حاصل کر کے ان کا مطالعہ کیا تو ہماری آنکھیں کھل گئیں اور ہم نے اس پر لعنت بھیجی اور دوبارہ مسلمان ہوئے۔

اب ذیل میں مرزا قادیانی اور قادیانیوں کے عقائد کے متعلق ان کی ہی صرف چند تحریریں ہیں جس کو پڑھ کر آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ قادیانی مسلمان نہیں بلکہ بدترین کافر اور ایک عظیم فتنہ ہیں۔

1. جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو اللہ نے الہام کے ذریعے مجھے یہ خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے (مرزا قادیانی)۔
2. وہ آخری مہدی جس کی بشارت آج سے تیرہ سو سال پہلے رسول کریم نے دی تھی وہ میں ہوں (مرزا قادیانی)۔
3. یہ بات سچ ہے کہ اللہ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے (مرزا قادیانی)۔
4. میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں اللہ کی تمام کتابوں میں پیشین گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا (مرزا قادیانی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

5. میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں (مرزا قادیانی)۔

6. سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں رسول بھیجا (مرزا قادیانی)۔

7. ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول (مرزا قادیانی) کو قبول نہ کیا اور مبارک ہے وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کہ میرے بغیر سب تاریکی ہے (مرزا قادیانی)۔

8. اللہ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے (مرزا قادیانی)۔

9. تمام مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو وہ لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں (مرزا بشیر الدین قادیانی)۔

10. قادیان میں اللہ نے پھر دوبارہ ''محمد'' کو اتارا تا کہ اپنے وعدہ کو پورا کرے (بشیر الدین قادیانی)۔

11. یہ اس لیے ہے کہ اللہ کا وعدہ تھا کہ ایک دفعہ خاتم النبیین کو دنیا میں دوبارہ مبعوث کرے گا۔ پس مسیح موعود خود ''محمد رسول اللہ'' ہے جو اشاعتِ اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے (بشیر احمد قادیانی)۔

12. جس نے میرے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان فرق کیا اور دونوں کو الگ الگ سمجھا اس نے نہ مجھے شناخت کیا اور نہ پہچانا اور نہ ہی دیکھا اور سمجھا (مرزا قادیانی)۔

13. اگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا منکر کافر نہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول مسیح موعود (مرزا قادیانی) آپ کی روحانیت پہلے سے زیادہ مضبوط اور کامل ہے آپ کا انکار کفر نہ ہو (بشیر احمد قادیانی)۔

14. میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں (مرزا قادیانی)۔

15. ایک بار مجھے الہام ہوا کہ خدا قادیان میں نازل ہوگا اپنے وعدے کے مطابق (مرزا قادیانی)۔

16. پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعتِ اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس

www.HaqWaliSarkar.com

لیے ہم کو کسی نئے کلمے کی ضرورت ہی نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو نئے کلمے کی ضرورت پیش آتی یعنی جب قادیانی کلمہ پڑھتے ہیں تو اس میں لفظ ''محمد'' سے مراد مرزا قایانی ہوتا ہے (بشیر احمد قادیانی)۔

⑰ مرزا قادیانی کے عین ''محمد'' ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں اور ایسا ہونا قدیم سے مقدر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک بروز محمد جمیع کمالاتِ محمدی کے مبعوث ہوگا (مرزا بشیر احمد قادیانی)۔

⑱ اللہ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان (معجزات) دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبیوں پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے (مرزا قادیانی)۔

⑲ اور خدا میرے لیے اس قدر نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانے میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے (مرزا قادیانی)۔

⑳ پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز، اسرائیلی یوسف یعنی حضرت یوسف علیہ السلام سے بڑھ کر ہے (مرزا قادیانی)۔

㉑ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں (مرزا قادیانی)۔

㉒ نبی (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے دین کی اشاعت پوری نہ ہوسکی اور اب میں نے پوری کی ہے (مرزا قادیانی)۔

㉓ ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی اور مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اس لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن اتارا جائے (مرزا بشیر احمد قادیانی)۔

㉔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اور اس طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں (مرزا قادیانی)۔

㉕ میرے اس دعویٰ کے بنیاد حدیث نہیں ہے بلکہ قرآن اور وحی ہے جو کہ میرے پر نازل ہوتی ہے۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور باقی دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں (مرزا قادیانی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

(26) ابوبکر وعمر کیا تھے؟ وہ تو مرزا قادیانی کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے (عقیدہ قادیانیت)۔

(27) جو شخص قرآن پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہیے کہ ابو ہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے (مرزا قادیانی)۔

(28) پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اور اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی (یعنی مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی (یعنی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) کی تلاش کرتے ہو (مرزا قادیانی)۔

(29) کربلا میرے روز کی سیر گاہ ہے اور حسین (یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) جیسے سینکڑوں میری جیب میں ہیں (مرزا قادیانی)۔

(30) میں خدا کا کشتہ ہوں اور تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے، پس فرق کھلا کھلا ہے (مرزا قادیانی)۔

(31) آج تم میں ایک ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہے (مرزا قادیانی)۔

(32) (جو مرزا قادیانی کو نہیں مانتے وہ) دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں (مرزا قادیانی)۔

(33) جو محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر ہے بلکہ پکا کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے (عقیدہ قادیانیت)۔

(34) ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں (مرزا محمود احمد قادیانی)۔

(35) ہاں آپ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی عادت تھی (مرزا قادیانی)۔

(36) یہ بھی یاد رہے کہ آپ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی (مرزا قادیانی)۔

(37) یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ شراب پیا کرتے تھے (مرزا قادیانی)۔

(38) یورپ جو زنا کاری سے بھر گیا ہے اور جو بے حیائی اور فحاشی وہاں پھیلی ہے یہ سب یسوع (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی تعلیم ہے لہٰذا کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا (مرزا قادیانی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

(39) یہ میں ہوں جو بشارتوں کے مطابق آیا ہوں اور عیسیٰ کی کیا مجال کہ وہ میرے منبر پر پاؤں بھی رکھ سکے (مرزا قادیانی)۔

(40) اگر مسیح ابن مریم میرے زمانے میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہوئے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلاسکتا (مرزا قادیانی)۔

یہ صرف چند کلمات ہیں اور مرزا قادیانی کی تو تمام کتابیں اور تحریریں اس طرح کے کفریہ کلمات اور توہین آمیز باتوں سے بھری پڑی ہیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ فتنۂ قادیانیت کو پیدا کرنے والے یہود و نصاریٰ ہی ہیں یعنی یہود و نصاریٰ نے مسلمانوں میں جو فتنے پیدا کیے ان میں سے ایک عظیم ترین فتنہ ''فتنۂ قادیانیت'' ہے۔

1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد انگریزوں نے ایک وفد ہندوستان بھیجا کہ وہ ہندوستان کا ہر طرح جائزہ لیں اور رپورٹ کریں۔ اس وفد نے اپنا کام کرنے کے بعد ایک رپورٹ تیار کر کے حکومتِ برطانیہ کو پیش کی جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ

''ملک ہندوستان کے مسلمانوں کی آبادی کی اکثریت اندھا دھند اپنے پیروں یعنی روحانی رہنماؤں کی پیروی کرتی ہے۔ اگر اس معاملے میں ہم ایک ایسے آدمی کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں جو اس بات کے لیے تیار ہو کہ اپنے ظلّی نبی ہونے کا اعلان کر دے تو لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس کے گرد جمع ہو جائے گی لیکن اس مقصد کے لیے مسلمان عوام میں سے کسی شخص کو ترغیب دینا بہت مشکل کام ہے۔ اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو ایسے شخص کی نبوت کو ہم سرکاری سرپرستی میں پروان چڑھا سکتے ہیں اور وہ شخص مسلمانوں میں اسلام کے ایک اہم رکن جہاد کی مخالفت بھی پیدا کرے۔''

اس کے بعد ان انگریزوں کی نظر مرزا قادیانی پر پڑی اور انہوں نے مرزا قادیانی کو اپنے اس منصوبے کے متعلق بتایا کہ ہمیں ایک شخص کی تلاش ہے جو کہ مسلمانوں میں تباہی اور انتشار پیدا کرنے کے لیے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرے یعنی نبوت کا دعویٰ کرے۔ مرزا قادیانی کیونکہ پہلے سے ہی انگریزوں کا غلام تھا لہٰذا اس نے مال و دولت کے لالچ میں انگریزوں کے تلوے چاٹتے ہوئے فوراً رضامندی کا اظہار کیا اور نبوت کا دعویٰ کرنے کے سفر پر چل نکلا اور شیطانیت اور خباثت کی انتہا کر دی۔ مرزا قادیانی اور اس کے آباؤ اجداد انگریزوں کے نہایت ہی خاص وفادار اور غلام تھے اور اپنا

www.HaqWaliSarkar.com

ایمان مال و دولت کے عوض ان انگریزوں کے ہاتھ فروخت کر چکے تھے۔اس انگریزی غلامی کا دعویٰ بھی خود مرزا قادیانی عمر بھر کرتا رہا اور آئندہ آنے والے قادیانیوں کو بھی اس کی ترغیب دے گیا۔ذیل میں اس کی چند تحریریں درج ہیں۔

1. سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ایک تو یہ کہ خدا کی اطاعت کریں۔دوسرا یہ کہ اس سلطنت کی اطاعت کریں جس میں امن قائم ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سائے میں ہمیں پناہ دی اور وہ سلطنت حکومتِ برطانیہ ہے (مرزا قادیانی)۔
2. اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزوں کی سلطنت کے امن بخش سایہ میں ہی پیدا ہوئی ہے (مرزا قادیانی)۔
3. برطانیہ کی حکومت کی خاطر جنگ کرنا نہ صرف ہمارا مذہبی فریضہ ہے بلکہ اسلامی ممالک پر برطانیہ کا قبضہ تحریک احمدیت کے پھیلاؤ کا واحد ذریعہ ہے (اخبار الفضل)۔
4. اب غور کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس (برطانوی حکومت) کی فتح سے کیوں خوشی نہ ہو۔عراق و عرب ہو کہ شام و فلسطین ہو ہم ہر جگہ اپنی (یعنی برطانیہ کی) تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں (اخبار الفضل)۔
5. میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنتِ انگریز کی تائید و حمایت میں ہی گزرا ہے اور میں نے ممانعتِ جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خوانی اور مسیح خوانی کی بے اصل روایتیں (یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے متعلق احادیثِ مبارکہ) اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل (یعنی جہاد کے بارے میں قرآنِ مجید کی آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ مبارکہ) جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے مٹ جائیں (مرزا قادیانی)۔

جب مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا یعنی یہ دعویٰ کیا کہ میں اللہ کا نبی ہوں تو عام مسلمانوں میں زبردست ہلچل مچ گئی اور تمام علماء کرام اور بزرگانِ دین اس فتنہ کی سرکوبی میں مشغول ہو گئے اور حضرت قبلہ عالم پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (علی پور سیّداں شریف) ان میں سرفہرست تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں مسلمانوں میں تبلیغ کا بہت کام کیا، مختلف علاقوں میں جا کر بے شمار جگہوں میں جلسے منعقد کرتے اور ان میں مرزا قادیانی کے اس جھوٹے دعویٰ سے

www.HaqWaliSarkar.com

آگاہ کرتے اور لوگوں کو ختمِ نبوت کے معنیٰ کو سمجھاتے اور دینِ حق کی تبلیغ فرماتے۔ اس کے علاوہ جلسوں میں مختلف علماء کرام سے بھی تقریریں کرواتے اور ان جلسوں کا خرچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود اپنی جیب سے برداشت کرتے اور اس طرح یہ سلسلہ چلتا رہا۔ مرزا قادیانی جس شہر میں جاتا اس شہر کے مسلمان آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس شہر میں آنے کی دعوت دیتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑے شوق کے ساتھ ان کے ساتھ جاتے اور اس شہر میں جگہ جگہ جلسوں کا انعقاد فرما کر لوگوں کو تبلیغ فرماتے۔

جہاں تمام علماء کرام اس مشن میں لگے ہوئے تھے وہاں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی پیش پیش تھے اور مرزا کو چیلنج کرتے رہے۔ پھر ایک دن ایک جلسے میں جمعہ کے بعد حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو عرض کی کہ میں تو گھر سے شکار کرنے آیا تھا مگر مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ شکار میرے مقدر میں نہیں ہے بلکہ اللہ سبحانہ تقدس نے آپ کے مقدر میں لکھا ہوا ہے اور آپ کے ذریعے ہی اس فتنے کا خاتمہ ہوگا لہٰذا آپ ٹھہریں اور اپنا کام کریں اور میں واپس جاتا ہوں۔

لہٰذا قبلہ عالم پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تبلیغ کے ذریعے کوشش فرماتے رہے اور پھر بالآخر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے ساتھ مباہلے کا فیصلہ فرمایا اور 25 اور 26 مئی کی درمیانی رات کو جلسے میں قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان فرمایا کہ ''میں مرزا کو چوبیس گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں کہ وہ آ کر میرے ساتھ مباہلہ کرے۔ پھر فرمایا کہ میں آپ سب لوگوں کے سامنے یہ اعلان کرتا ہوں کہ اللہ سبحانہ تقدس کے فضل و کرم سے وہ میرے مقابلے کو نہیں آئے گا کیونکہ میرا نبی سچا ہے اور آخری نبی ہے اور میں صدقِ دل سے اپنے اس سچے نبی کا ایک غلام ہوں اور سن لو کہ اللہ سبحانہ تقدس آئندہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں اس جھوٹے اور لعین اور نبوت کا دعویٰ کرنے والے مرزا قادیانی سے نجات عطا فرمائے گا''۔ اس بات پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کے تھوڑی ہی دیر کے بعد مرزا کو ہیضہ ہو گیا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کے اس مرض میں زیادہ شدت آتی گئی اور پھر یہ حال ہو گیا کہ اس کو بار بار قے بھی آنے لگی اور قے میں سے بھی نجاست یعنی پاخانہ برآمد ہوتا تھا اور پھر بالآخر رات گزرنے کے بعد 26 مئی کی صبح کو ہی وہ بدبخت اپنی ہی نجاست میں گرا اور مر گیا۔ یوں مسلمانوں کو اس جھوٹے اور لعین مرزا قادیانی سے نجات مل گئی۔ جلد ہی یہ خبر پورے لاہور میں پھیل گئی اور مسلمانوں

www.HaqWaliSarkar.com

نے اس بات کی بہت خوشی منائی اور اس کے بعد زیادہ تر قادیانیوں نے توبہ کر کے دوبارہ اسلام قبول کیا اور مسلمان ہوئے اور جو قادیانی بچے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت پر اتر آئے اور ساری زندگی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبردست مخالفت میں لگے رہے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ مکمل ثابت قدمی سے ڈٹے رہے اور مسلمانوں کو قادیانیت سے بچاتے رہے۔ یوں حضرت قبلہ عالم پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس سے اللہ سبحانہ تقدس نے مسلمانوں کو اس فتنہ یعنی مرزا قادیانی سے نجات عطا فرمائی۔

حضور قبلہ عالم پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ علی پور سیّداں نے سرِ عام مباہلہ میں یہ بات لوگوں کے سامنے ظاہر کر دی کہ مرزا قادیانی جھوٹا اور لعنتی ہے لیکن مرزا قادیانی خود تو مر گیا مگر ایک فتنہ پیچھے چھوڑ گیا۔ اس کے چند پیروکار چھپے چھپے آہستہ آہستہ قادیانیت کی تبلیغ کرتے رہے اور غیر اسلامی طاقتوں نے ان کا بھرپور ساتھ دیا اور مالی امداد اور تعاون بھی کیا تا کہ قادیانیت کو اسلام کے خلاف استعمال کیا جا سکے اور اب دنیا میں قادیانیوں کی ایک خاطر خواہ تعداد بن چکی ہے اور عیسائی ممالک انگلینڈ، کینیڈا اور امریکہ ان کی بہت حمایت اور تعاون کرتے ہیں بلکہ اس وقت تو مسلمانوں پر وہ پورا زور لگا رہے ہیں کہ ان (قادیانیوں) کو مسلمانوں میں شمار کیا جائے اور مسلم ممالک میں ان کو مسلمانوں والے تمام قانونی اور معاشرتی حقوق فراہم کیے جائیں۔ پاکستان میں بھی یہ فتنہ زور پکڑ رہا ہے اور پاکستان میں ختمِ نبوت کے قانون میں ترمیم کی کوشش بھی قادیانیوں کی ہی سازش ہے اور امریکہ اور عیسائی ممالک بھی اس کوشش میں ہیں کیونکہ اگر مسلمان ان کو غیر مسلم اور کافر نہیں مانیں گے اور ان کو مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ جانیں گے تو وہ خود ہی دائرہ اسلام سے نکل جائیں گے اور مسلمان نہیں رہیں گے کیونکہ جو خاتم الانبیاء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کے آنے کا قائل ہے یا اس قسم کا عقیدہ رکھنے والوں کو وہ کافر خیال نہیں کرتا تو وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔ مسلمان ہونے کے لیے یہ عقیدہ لازم ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور قیامت تک کوئی بھی نبی نہیں آئے گا اور جس کا یہ عقیدہ نہ ہو وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔ آج وہ مسلمان جو دین سے بالکل دور ہیں اور خاص طور پر یہود و نصاریٰ کی محبت اور تقلید میں اندھے ہیں وہ لوگ ان قادیانیوں کی چکنی چپڑی باتیں سن کر متاثر ہو جاتے ہیں یا پھر قادیانی لوگ مفلس ترین لوگوں کو مال و دولت کا لالچ دے کر قادیانیت کی طرف مائل کر لیتے ہیں اور ظلم یہ ہے کہ قادیانی اسلام کے نام پر مسلمانوں کو قادیانیت کی طرف دعوت دے

www.HaqWaliSarkar.com

رہے ہیں اور یہ سب سے بڑا فتنہ ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس ہر مسلمان کو قادیانیت کے اس فتنے سے محفوظ فرمائے اور ہر مسلمان کو حالتِ اسلام اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں ہی موت عطا فرمائے۔ آمین!

ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ اس فتنے سے باخبر رہے اور اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس فتنے کی سرکوبی کی کوشش کرے اور اس کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت کے متعلق زیادہ سے زیادہ تبلیغ کرے کیونکہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ تمام مسلمانوں بلکہ تمام انسانیت کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت سے آگاہ کرے۔ اللہ سبحانہ تقدس ہر مسلمان اور انسان کو قادیانیت کے فتنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

شادی اور اولاد

انسان جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے پیدا ہونے سے قبل اس کے ماں باپ کے اعمال اور روحانی کیفیات کا اثر بھی بچے پر اکثر ہوتا ہے کہ جس طرح ماں باپ کی صحت اور کمزوری یا کسی بیماری کا اثر اکثر بچوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ ہر انسان بڑا ہو کر نکاح کرتا ہے، پھر اس سے اولاد ہوتی ہے، پھر وہ بچے بڑے ہو کر نکاح کرتے ہیں، پھر ان سے اولاد ہوتی ہے اور یہ سلسلہ آگے سے آگے چلتا رہتا ہے۔ لہٰذا یہ نکاح اور پھر اس سے اولاد پیدا ہونا ہی بقائے انسانی کا ذریعہ ہے اور مشیتِ الٰہی ہے اور اگر یہ نہ ہو تو انسان کا وجود ہی ختم ہو جائے اور نسلِ انسانی آگے نہ چل سکے۔

جب ایک لڑکے اور لڑکی کی شادی ہوتی ہے تو اس شادی سے پہلے ان دونوں کی زندگی کس طرح سے گزری ہے اس کا اثر بھی آنے والی اولاد پر ہوتا ہے۔ اگر تو انہوں نے گناہوں میں، بداخلاقی میں، بے حیائی و فحاشی اور زنا کاری میں زندگی گزاری تو ان کے ان گناہوں کی نحوست اور خباثت کے اثرات آنے والی زندگی پر اور پیدا ہونے والی اولاد پر ہوں گے۔ اس لیے والدین کا فرض ہے کہ وہ بھرپور کوشش کریں کہ اپنی اولاد کو نیکی اور تقویٰ و پرہیزگاری کی زندگی گزارنے کی ترغیب دیں تاکہ آپ کی اولاد سے جو نسل آگے چلے وہ نیک اور پرہیزگار ہو۔ پھر اگر کسی نے شادی سے پہلے اپنی زندگی گناہوں میں بسر کی اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے بے خبر رہے تو چاہیے کہ شادی سے پہلے اچھی

www.HaqWaliSarkar.com

طرح اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی سچے دل سے توبہ کرلیں اور عہد کریں کہ آئندہ زندگی عبادت و ذکر اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و اتباع میں گزاروں گا کیونکہ انسان جب سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور جب کوئی گناہوں کی زندگی سے توبہ کر کے پلٹ کر نیکی کی زندگی کی طرف آتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس نہ صرف اس کے سارے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے بلکہ اس کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل فرما دیتا ہے۔

حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

بے نمازی شخص کی نحوست چالیس گھروں تک جاتی ہے۔

تو جب ان دو بے نمازیوں یا فاسق و فاجر اور بے حیائی و فحاشی میں مبتلا لڑکا اور لڑکی کے وجود سے ایک بچہ پیدا ہو گا تو اس بچہ کے وجود میں خیر و برکت نہیں بلکہ نحوست ہو گی اور اسی لیے کہتے ہیں کہ نیک والدین بہت بڑی نعمت ہیں۔ لہٰذا چاہیے کہ شادی سے قبل لڑکا اور لڑکی اپنے گناہوں سے خوب خوب توبہ کریں اور اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں رو رو کر اپنے آنسوؤں سے اپنے دل اور روح کی گندگی کو دھوئیں تاکہ اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت سے ان کے دل صاف ہوں اور اس کے نور سے ان کے دل نورانی ہوں۔ اس کے علاوہ خود گناہوں کی بخشش مانگنے کے ساتھ ساتھ نیک لوگوں سے بھی اپنے گناہوں کی بخشش کی دعا کروانی چاہیے کہ ان کی دعاؤں میں بہت ہی زیادہ برکت ہوتی ہے۔ پھر اس کے بعد بہت اہم بات یہ ہے کہ شادی کس نیت سے کی جا رہی ہے کیونکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی (متفق علیہ)۔

یعنی انسان کی جو نیت ہو گی اسی کے مطابق اجر و ثواب اور فیوض و برکات ملیں گے۔ حدیثِ پاک کے مطابق جس نے اللہ سبحانہ تقدس کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ سبحانہ تقدس کے لیے ہو گی اور جس نے مال یا عورت یا شہرت کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہو گی۔ ایک اور حدیثِ پاک کا مفہوم ہے کہ روزِ حشر ایک عالمِ دین کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ تم نے دنیا میں کیا کیا؟ تو وہ کہے گا کہ میں نے ساری زندگی دین سیکھا اور سکھایا تو اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ تم نے میری رضا کے لیے نہیں کیا تھا بلکہ شہرت اور عزت حاصل کرنے کے لیے کیا تھا اس لیے

www.HaqWaliSarkar.com

تمہارے لیے آج کوئی بھی اجر نہیں ہے اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا یعنی اگر نیکی کے بڑے سے بڑے کام میں بھی نیت درست نہ ہوگی تو اجر نہیں ملے گا اور اگر کوئی عام دنیاوی عمل بھی ہو جو کہ ظاہراً نیکی کا کام نہ بھی ہو تو اگر اس میں بھی کوئی اچھی نیت شامل کر لیں گے تو اس میں بھی اجر و ثواب مل جائے گا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صحابی کے مکان پر تشریف لے کر گئے تو گھر کے روشن دان کو دیکھ کر پوچھا کہ تم نے گھر میں یہ روشن دان کیوں بنوایا ہے؟ تو صحابی نے عرض کیا کہ اس لیے کہ اس میں سے ہوا اور روشنی آئے گی اور حقیقتاً اس کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم یہ نیت کرتے کہ اس روشن دان میں سے اذان کی آواز آئے گی تو جب بھی اذان ہوتی تمہیں اس کا اجر و ثواب عطا کیا جاتا۔

شادی کرنے میں سب سے اہم نیت یہ ہے کہ مسلمان اللہ سبحانہ تقدس کا حکم سمجھ کر نکاح کرے کہ یہی مشیتِ الٰہی ہے اور اسی میں اللہ سبحانہ تقدس کی رضا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے نکاح کرنے کا خود حکم فرمایا ہے کہ

اور تم اپنے بے نکاح مردوں

اور عورتوں کا نکاح کر دو اور اپنے نیک غلاموں اور باندیوں کا اور اگر وہ فقیر ہیں تو اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ وسعت والا، بہت جاننے والا ہے (سورۃ النور۔ آیت 32)۔

ایک اور جگہ قرآنِ پاک میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے لیے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی، بے شک اس میں غور و فکر کرنے والے لوگوں کے لیے ضرور نشانیاں ہیں (سورۃ الروم۔ آیت 21)۔

لہٰذا جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کا حکم سمجھ کر صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے نکاح کرتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو بے حد انعام و اکرام سے نوازتا ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے

نکاح کرے تو اللہ سبحانہ تقدس اسے (آخرت میں) بادشاہی کا تاج پہنائے گا (ابوداؤد)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اس کے بعد نکاح کرنے میں دوسری اہم نیت یہ ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک اور سنتِ مطہرہ سمجھتے ہوئے نکاح کرے کہ یہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ بھی ہے اور حکم بھی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو اتنا مال رکھتا ہے کہ نکاح کرلے اور پھر نکاح نہ کرے تو وہ ہم میں سے نہیں (حاکم، بیہقی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

نکاح میری سنت اور میرا طریقہ ہے تو جو میری سنت پہ عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں (ابن ماجہ)۔

اکثر لوگ شادی صرف اور صرف اپنی شہوت کو پورا کرنے اور لذت حاصل کرنے کی نیت سے کرتے ہیں اور اس میں کوئی بھی اچھی نیت نہیں رکھتے اور نہ ہی ایمان کی حفاظت کی نیت ہوتی ہے۔ گو شادی کا ایک اہم مقصد شہوت کو پورا کرنا بھی ہوتا ہے مگر اس کے پورا کرنے میں بھی انسان کی نیت اہم ہے۔ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو کوئی مجھے اپنے دو جبڑوں اور دو ٹانگوں کے درمیان کی چیزوں (یعنی زبان اور شرمگاہ) کی ضمانت دے میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں (بخاری)۔

اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

نکاح نگاہ نیچی کرنے والا اور شرمگاہ کا محافظ ہے (متفق علیہ)۔

یعنی نکاح سے شرمگاہ اور نظر کی حفاظت ہوتی ہے اور زنا اور بدنظری انسان کے ایمان کو برباد کردیتی ہے۔ اسی لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں کو جہنم میں کون سی چیز زیادہ لے جاتی ہے وہ دو خالی چیزیں یعنی منہ اور شرمگاہ ہیں (ترمذی، ابن ماجہ)۔

لہٰذا اکثر انسان جہنم میں انہی دو چیزوں یعنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت نہ کرنے کی وجہ سے جائیں گے۔

www.HaqWaliSarkar.com

اور نکاح کرنے کی اچھی نیت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمائی کہ انسان اپنے ایمان کی حفاظت کی نیت سے نکاح کرے کہ نکاح کر کے میں بدنظری، زنا اور برے خیالات سے بچا رہوں۔ برے لوگوں کی تو الگ بات ہے کہ وہ تو نکاح کر کے بھی زنا اور بدنظری نہیں چھوڑتے اور نکاح کے بعد بھی بدکار عورتوں سے تعلقات نہیں چھوڑتے اور ہر وقت زنا کی کوشش میں لگے رہتے ہیں، مگر جو نیک لوگ ہیں اور ان گناہوں سے بچ کے رہنا چاہتے ہیں تو نکاح اس میں مددگار ہوتا ہے۔ اسی لیے حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب تم میں سے کوئی نکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ ہائے افسوس! ابنِ آدم نے مجھ سے اپنا دو تہائی دین بچا لیا (حاکم)۔

پھر نکاح کرنے میں اس نیت کے علاوہ نیک اولاد کے حصول کی نیت بھی ہو کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں اضافہ ہو اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے اور نیک لوگوں کا اضافہ ہو اور نکاح کا سب سے اہم اور بڑا مقصد یہی ہے کہ نسل انسانی چلتی رہے لہٰذا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا کہ

محبت کرنے والی، (زیادہ) بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری کثرتِ اولاد کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا (ابوداؤد، نسائی)۔

لہٰذا اولاد کا حصول اپنے مقصد کے لیے نہ ہو کہ اولاد صرف دنیا میں بے اولادی کے طعنے سے بچنے کے لیے یا پھر اپنی خوشی کے لیے یا اپنے بڑھاپے کے سہارے کے لیے پیدا کریں بلکہ اولاد حاصل کرنے کی نیت یہ ہو کہ اللہ سبحانہ تقدس کا حکم اور رضا پوری ہوگی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں اضافہ ہوگا اور تا قیامت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں اضافہ ہوتا رہے اور پھر یہ کوشش کرے کہ عورت کی صحت کے لحاظ سے جس قدر زیادہ اولاد پیدا کر سکتے ہیں اس قدر اولاد پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ یہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند ہے۔

آج کل جو فیملی پلاننگ کی وبا ہے کہ اکثر مسلمانوں کی زبان پر ''بچے دو ہی اچھے'' کا نعرہ ہے وہ یہود و نصاریٰ کا پڑھایا ہوا سبق ہے اور یہود و نصاریٰ کروڑوں اربوں روپے خرچ کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں دو بچے پیدا کرنے کا رواج ہو جائے اور وہ اس کو اچھا خیال کریں۔ زیادہ بچوں کو مصیبت یا جاہلیت یا رزق کی کمی کا خوف دلا کر غلط کہا جاتا ہے۔ پہلی

www.HaqWaliSarkar.com

بات کہ آخر ہر انسان دو بچوں کا ہی ذکر کیوں کرتا ہے کہ لاکھوں لوگ ہیں کوئی مختصر فیملی کو تین بچوں کے ساتھ یا چار بچوں کے ساتھ کیوں نہیں سمجھتا۔ ہم اس طوطے کی طرح ہیں جس کے پاس بولنے کے لیے اپنی زبان بھی نہیں ہے بلکہ مالک نے جو لفظ سکھا دیے ہیں وہی بولتا جاتا ہے۔ فیملی پلاننگ میں بچے دو ہی اچھے کی حقیقت یہ ہے کہ یہ دراصل نسل کشی کا طریقہ ہے۔ اگر آپ کسی قوم کو کچھ عرصے کے بعد ختم کرنا چاہتے ہیں تو ان میں دو بچوں کا رواج پیدا کر دیں کیونکہ اس سے یہ ہوگا کہ ہر دو انسان یعنی میاں اور بیوی سے اولاد پیدا ہوتی ہے اور وہ دو لوگ اپنے بعد معاشرے میں صرف دو لوگوں کو چھوڑ جاتے ہیں۔ اب دیکھیں کہ معاشرے میں لاتعداد افراد ایسے ہیں کہ جو چھوٹی عمر میں مر جاتے ہیں اور نکاح کر کے اولاد پیدا ہی نہیں کر پاتے یا نکاح ہی نہ ہوا اور ان سے بھی اولاد نہ ہوئی یا پھر کسی کا نکاح ہوا اور وہ بے اولاد رہے اور ان سے بھی اولاد پیدا نہ ہوگی۔ لہٰذا جو اولاد پیدا کرتے ہیں وہ صرف اپنی تعداد کے برابر صرف دو بچے پیدا کرتے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ مثلاً اگر پاکستان کی عوام چودہ کروڑ ہے تو ہماری اگلی نسل کی تعداد دس کروڑ ہوگی اور اس سے اگلی نسل کی تعداد چھ کروڑ اور پھر اس سے اگلی نسل ایک یا دو کروڑ عوام رہ جائے گی یعنی یہود و نصاریٰ نے جو بم اور میزائل گرا کر پاکستانی عوام کو قتل کرنا تھا انہوں نے وہ سب کچھ کرنے کے لیے فیملی پلاننگ کا بم پاکستان پر گرایا اور ہم مسلمان خود ہی اپنی نسل کشی کر رہے ہیں یعنی فیملی پلاننگ درحقیقت ہماری نسل کشی ہے۔ لہٰذا جو فیملی پلاننگ کا قائل ہے وہ دراصل مسلمانوں کی نسل کشی کی اس مہم میں یہود و نصاریٰ کا ساتھی ہے۔

اس فیملی پلاننگ کا دوسرا اہم مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں نہ تو دین کے کاموں کے لیے افراد وقف ہو سکیں گے اور نہ ہی پاکستانی فوج کو فوجی دستیاب ہو سکیں گے کہ جب ہمارے دو بچے ہوں گے جس میں سے اکثر ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہوگی یا دونوں لڑکے ہوئے یا دونوں لڑکیاں ہوئیں تو کوئی بھی والدین اپنے کسی بھی بچے کو نہ تو دین کے لیے چھوڑیں گے اور نہ ہی فوج میں بھرتی کروائیں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آئندہ کچھ سالوں تک پاکستانی فوج کو بھرتی کرنے کے لیے کوئی شخص میسر نہ ہوگا اور یہ فوج کمزور ہونا شروع ہو جائے گی اور اگر کوئی شامل بھی ہوا تو اس کو اپنے ملک پر جان لٹانے سے زیادہ اپنے اکیلے بے سہارا والدین کی فکر زیادہ ہوگی لہٰذا ہماری فوج کمزور رہے گی جس سے یہود و نصاریٰ کا مقصد پورا ہو جائے گا اور نہ ہی کوئی والدین اپنی اولاد کو دین کے کاموں کے لیے وقف کریں گے کہ اگر اپنے ایک ہی

www.HaqWaliSarkar.com

بیٹے کو بھی وقف کر دیا تو پھر والدین کا خیال کون رکھے گا۔ اس لیے ہر مسلمان مرد و عورت کو سوچنا چاہیے کہ اول تو بڑھاپے کے لیے بھی ایک لڑکا ہو تو مشکل ہو گا بلکہ زیادہ اولاد ہو تو بڑھاپا آسان رہتا ہے کہ زیادہ بچے مل جل کر اور معاشی طور پر والدین کو سنبھال لیں گے اور پھر دین کے لیے اور فوج کے لیے بھی افراد چاہییں۔ لہٰذا دین کے لحاظ سے بھی اور اپنے ملک کی فلاح و بہبود اور طاقت کے لیے بھی اور اپنا بڑھاپا اچھا گزارنے کے لیے بھی زیادہ اولاد ضروری ہے۔

اس لیے ہمیں چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ اولاد پیدا کریں کہ جس قدر ہمت ہو لیکن اگر عورت کو کوئی جسمانی یا نسوانی تکلیف یا اس قدر کمزوری ہے کہ وہ مزید اولاد پیدا نہیں کر سکتی تو الگ بات ہے لیکن پھر بھی پوری کوشش زیادہ اولاد پیدا کرنے کی ہونی چاہیے۔ آج کے دور سے پہلے ہمیشہ زیادہ اولاد فخر سمجھی جاتی تھی اور یہ بھی یاد رکھیں کہ زیادہ اولاد ہونے سے رزق میں تنگی نہیں ہوتی بلکہ ہر بچہ اپنا رزق ساتھ لاتا ہے۔ اس لیے رزق کی تنگی کے خوف سے اپنی اولاد پیدا نہ کرنا یہ غلط ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا جس نے اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ سمجھتے ہوئے اور اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں اضافے کے لیے اور نیک اولاد کے حصول کے لیے نکاح کیا تو وہ نکاح اس کے لیے بہت زیادہ باعثِ برکت اور باعثِ رحمت ہے کہ حدیثِ پاک کے مطابق جو اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے نکاح کرتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اسے روزِ آخرت بادشاہی کا تاج پہنائے گا یعنی جو شخص نکاح اور نکاح کے بعد تمام ازدواجی تعلقات اور ازدواجی معاملات کو صرف اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے مطابق کرے گا تو اس کا اجر یہ ہے کہ حشر کے دن وہ بادشاہوں کی طرح ہو گا یعنی اس کو کوئی تکلیف اور پریشانی نہ ہو گی اور وہ اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت میں آرام سے ہو گا اور پھر اعزاز کے طور پر اس کو بادشاہی کا تاج بھی پہنایا جائے گا۔ پس نکاح سے پہلے اپنی نیت اچھی کر لیں اور اگر شادی ہو چکی ہے تو اب بھی اپنی نیت درست کر لیں کیونکہ نیت اور کیفیت پر ہی اجر و ثواب ملے گا اور قبولیت کا دار و مدار نیت پر ہے۔

ہمارے معاشرے میں بڑھتے ہوئے مسائل میں ایک بہت بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنے بچوں کی شادی کی عمر کا ٹھیک تعین نہیں کر پاتے اور اولاد کے رشتوں کی وجہ سے ماں باپ کی پریشانی بڑھتی جاتی ہے، اکثر والدین بیمار ہو جاتے ہیں اور پوچھنے پر پتا چلتا ہے کہ بچوں کے رشتے نہیں ہو رہے اس لئے پریشان ہیں۔ اصل حیرت انگیز بات یہ ہوتی

www.HaqWaliSarkar.com

ہے کہ جب ان سے پوچھا جائے کہ کیا آپ کے بچوں کا کبھی کوئی رشتہ ہی نہیں آیا کہ جواب بھی تک ان کی شادی نہیں ہوئی تو جواب یہ ہوتا ہے کہ رشتے تو بہت آئے تھے لیکن اس وقت ہماری اولاد کی عمر بہت ہی چھوٹی تھی حالانکہ وہ اٹھارہ سال کے ہو چکے ہوتے ہیں لیکن جب سے شادی کا سوچنا شروع کیا ہے تو اب رشتے آتے ہی نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرا جواب یہ ہوتا ہے کہ رشتے تو بہت آتے رہے مگر ہمیں کوئی رشتہ پسند آیا ہی نہیں اور اب تو ناپسند رشتہ بھی نہیں آتا۔ لہٰذا بہت کم جگہ ایسا دیکھا جاتا ہے کہ بچوں کا کبھی رشتہ آیا ہی نہ ہو اور اگر ایسا معاملہ ہو تو اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں زیادہ سے زیادہ توبہ و استغفار کرنی چاہیے کہ کہیں آپ کے کسی گناہ یا غلطی کی وجہ سے ایسا نہ ہو رہا ہو اور اگر نظرِ بد یا جادو و جنات کا مسئلہ محسوس ہو تو کسی بزرگ ولی اللہ سے علاج و دعا کروانی چاہیے۔

سب سے پہلے تو یہ کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کے مطابق جب بچے بالغ ہو جائیں تو شادی میں جلدی کرنی چاہیے۔ ہاں لڑکے کے معاملے میں حالات کے پیشِ نظر کچھ دیر ہو سکتی ہے وہ اس وجہ سے کہ وہ کچھ کاروبار یا نوکری کے قابل ہو سکے تاکہ اپنی بیوی کا خرچہ، نان و نفقہ اٹھا سکے لیکن بچی کے معاملے میں تو بالکل دیر یا بہانہ نہیں کرنا چاہیے کہ اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ ہم نے بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ ان کی بچی پڑھ رہی ہوتی ہے یا پھر ابھی تک انہوں نے شادی کے متعلق سوچا نہیں ہوتا اور بہت عمدہ اور اچھے رشتے آتے ہیں مگر ماں باپ سوچ میں مبتلا ہوتے ہیں کہ کیا کریں؟ ایسے اکثر لوگوں کو ہم نے مشورہ دیا اور انہوں نے فوراً بچی کی شادی کر دی اور آج وہ اپنے گھروں میں خوش و خرم ہیں اور بہت سے ایسے لوگ بھی دیکھے کہ جن کو سمجھاتے رہو کہ اتنے اچھے رشتے آئے ہیں اپنی بچی کا رشتہ کر دو کہ اگر ایک دو جماعتیں اور پڑھ لے گی یا دو چار سال اور گزر جائیں گے تو کیا حاصل ہوگا؟ سوائے اس کے کہ سارے اچھے رشتے ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ مگر وہ اس بات پر راضی نہیں ہوتے اور بعد میں دیکھا ہے کہ وہ اپنے بچوں کے رشتے دس دس سال ڈھونڈتے رہتے ہیں مگر رشتہ نہیں ملتا۔

اس کے علاوہ لوگوں کا ایک بہانہ یہ بھی ہوتا ہے کہ ابھی تو ہماری بچی بہت چھوٹی ہے حالانکہ ان کی بچیاں شرعی طور پر بالغ ہونے کے علاوہ ملکی قانون کے حساب سے بھی بالغ یعنی اٹھارہ سال کی ہو چکی ہوتی ہیں۔ دوسری طرف انہی کی بچیوں اور بچوں کا حال یہ ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نہ جانے ہمارے والدین کو کب لگے گا کہ ہم جوان ہو گئے ہیں اور نہ

www.HaqWaliSarkar.com

جانے کب ہماری شادی کریں گے؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق جب بچے بالغ ہو جائیں اور والدین جان بوجھ کر بچوں کی شادی نہ کریں یا تاخیر کرتے جائیں اور بچے گناہ مثلاً بدنظری یا زنا وغیرہ کریں تو والدین بھی گناہ گار ہوں گے۔ اب سوچیں کہ قصور کس کا ہے؟ کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس کے بچہ پیدا ہو تو چاہیے

کہ اس کا نام اچھا رکھے اور اسے اچھی تعلیم دے۔ پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے، اگر بچہ بالغ ہو جائے گا اور اس کا نکاح نہ کیا اور اس نے کوئی گناہ کر لیا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہے (بیہقی)۔

دوسری بات یہ کہ لوگوں کو رشتے پسند نہیں آتے اور عمر گزر جاتی ہے اور بچوں کی شادی نہیں ہو پاتی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کے مطابق بہترین بات یہ ہے کہ نکاح دین داری دیکھ کر کرنا چاہیے اور اگر کوئی ایسا رشتہ آئے جس کی دین داری، شرافت اور اخلاق پسند ہو مگر کسی دولت، بلند وقار یا خوبصورتی وغیرہ کی وجہ سے اس کو ٹھکرا دیا جائے تو معاشرے میں ایک لمبا چوڑا فساد برپا ہو جائے گا۔ اکثر لوگوں نے بچوں کے رشتے کرنے میں کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ تصور دل میں رکھا ہوتا ہے اور قدرتی بات ہے کہ ہر چیز ہر انسان میں ہر وقت پوری نہیں ہوتی اور ہر انسان میں کچھ نہ کچھ کمی یا خامی ضرور ہوتی ہے مگر لوگ اپنے تصوراتی اور ہر خامی سے پاک رشتے کی تلاش میں بچوں کیلئے آئے ہوئے بیشمار اچھے اچھے رشتے ٹھکرا دیتے ہیں۔ پھر بعد میں انجام یہ دیکھا ہے کہ جب رشتے آنا بالکل بند ہو جاتے ہیں اور بچوں کی عمر کچھ پکی ہونے لگتی ہے اور ان کے چہرے سے بڑا پن نظر آنا شروع ہو جاتا ہے تو فکر شروع ہوتی ہے۔ پہلے خود رشتے چل کر دروازے پر آتے تھے مگر اب لڑکوں کے رشتوں کے علاوہ لڑکیوں کے رشتوں کی تلاش میں بھی گھومنا پھرنا پڑتا ہے اور آخر میں مجبوراً کسی ایسی جگہ رشتہ طے کر دیا جاتا ہے جو شروع میں آنے والے رشتوں سے بہت کم بہتر ہوتا ہے۔

آپ خود سوچیں کہ جب آپ اپنے بیٹے کا رشتہ ڈھونڈتے ہیں تو خواہش ہوتی ہے کہ لڑکی بڑی عمر کی نہ ہو اور اگر کوئی ایسا رشتہ دیکھیں جس میں آپ کو بچی کی عمر کچھ زیادہ لگتی ہو تو آپ انکار کر دیتے ہیں، اسی طرح آپ کی بچی کے رشتے کا بھی معاملہ ایسے ہی ہے۔ اس لئے جس کو آپ چھوٹی عمر کہتے ہیں اصل میں وہی عمر رشتہ کرنے کی ہے اور اسی لئے اس عمر میں بچیوں کے رشتے بہت آتے ہیں مگر ایسے لوگوں کو کون سمجھائے اور کبھی بچوں کے جذبات کی طرف بھی دھیان کریں کہ

www.HaqWaliSarkar.com

ان کو نکاح کی ضرورت ہے۔ ادھر ماں باپ یہ کہہ کہہ کر کہ ابھی تو میرے بچوں کی شادی کی عمر نہیں ہوئی اچھے سے اچھے رشتے ٹھکراتے رہتے ہیں اور دوسری طرف وہی بچے شادی نہ ہونے کی وجہ سے بے حیائی، مشت زنی، زنا، لواطت جیسی گندگی میں مبتلا ہونے لگتے ہیں یا پھر لڑکا کسی لڑکی کے اور لڑکی کسی لڑکے کے جھوٹے پیار جو کہ اپنی ہوس اور شہوت پوری کرنے کا ذریعہ ہے میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے دونوں کے گھروں میں ایک لڑائی جھگڑا اور فتنہ وفساد پیدا ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ شادی کے معاملات میں ایک اور بہت بڑی رکاوٹ ہوتی ہے کہ لوگ اپنی برادری سے باہر رشتہ کرنا اپنی عزت کا مسئلہ بنا لیتے ہیں اور جب برادری میں کوئی رشتہ نہیں ملتا تو شادی ہی نہیں کرتے چاہے لڑکے یا لڑکی کی عمر تیس یا چالیس سال ہی کیوں نہ ہو جائے۔ رشتہ کرنے میں بہتر بات یہی ہے کہ پہلے رشتہ داروں میں رشتہ تلاش کرنا چاہیے اور اگر رشتے داروں میں رشتہ نہ ہو تو اپنی برادری میں رشتہ تلاش کر کے رشتہ کر دیں لیکن اگر کسی کو اپنے لڑکے یا لڑکی کے لیے اپنی برادری میں کوشش کے باوجود بھی رشتہ نہ ملے تو پھر چاہیے کہ غیر برادری میں فوری رشتہ کر دے مگر یہ سخت ہی غلط اور گناہ کی بات ہے کہ اگر برادری میں رشتہ نہ ملنے پر بھی لڑکے یا لڑکی کی شادی ہی نہ کی جائے اور ان کی عمریں تیس سال سے بھی زیادہ ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے لازمی ہے کہ اکثر لڑکے اور لڑکیاں اپنی شہوت پوری کرنے کے اسباب ڈھونڈیں گے اور گناہ اور زنا یا زنا کے اسباب اور اقسام میں مبتلا ہوں گے لہٰذا رشتہ داروں اور برادری میں رشتہ نہ ملنے پر غیر برادری میں بھی رشتہ کرنے میں کوئی حرج اور گناہ نہیں ہے لیکن اگر رشتہ نہیں کریں گے تو گناہ بلکہ گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہوں گے۔

لہٰذا تمام پریشانیوں کا حل یہی ہے کہ ہم غیر مسلموں یا دین کو ایک مذاق سمجھنے والے بے وقوف لوگوں کی بجائے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتوں اور حکموں پر عمل کریں اور بچوں کی شادی کا اور خاص طور پر بچیوں کی شادی کا جلد سے جلد انتظام کرنے کی کوشش کریں۔ اب ملکی قانون کے حساب سے اٹھارہ سال میں بچوں کو بالغ تصور کیا جاتا ہے اور ان کا شناختی کارڈ بنتا ہے اور پھر نکاح ہو سکتا ہے حالانکہ شرعی طور پر وہ کافی پہلے بالغ ہو چکے ہوتے ہیں۔ لہٰذا دعا تو یہی ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس حکمرانوں کو ہدایت دے اور وہ اس قانون میں تبدیلی کر کے شادی کی عمر میں کچھ جلدی کی رعایت کریں۔

www.HaqWaliSarkar.com

بہر حال ملک کے قانون کی پابندی کے بغیر گزارہ نہیں اس لیے اٹھارہ سال سے زیادہ تاخیر کرنا خاص طور پر بچی کی شادی کے لیے بہت ہی بڑی بے وقوفی کی بات ہے، لہٰذا آپ اٹھارہ سال سے پہلے ہی بچی کا رشتہ، منگنی طے کر دیں اور پھر اٹھارہ سال کی ہوتے ہی رخصتی کر دینی چاہیے اور لڑکے کے معاملے میں بھی کوشش کریں کہ جلد از جلد وہ کمانے کا اہل ہو جائے تا کہ اس کا بھی رشتہ جلد از جلد کر دیا جائے۔

اس کے علاوہ یہ ضروری ہے کہ جب آپ اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے اور ایمان کی حفاظت کے لیے اور نیک اولاد کے حصول کے لیے نکاح کریں گے تو کسی نیک اور باحیا اور دین پر چلنے والے ساتھی کا انتخاب کریں گے کیونکہ جو صرف دنیا یا پھر نفس کے لیے نکاح کرتا ہے وہ صرف مال و دولت، عزت یا خوبصورتی کو دیکھ کر اور دین کو نظر انداز کر کے نکاح کرتا ہے اور جو صرف اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے نکاح کرتا ہے وہ سب سے پہلے دین داری کو دیکھتا ہے اور اسی کو اہمیت دیتا ہے اور باقی چیزوں کو بعد میں دیکھتا ہے۔ اسی لیے نکاح دین داری کو دیکھ کر کرنے کی تاکید فرمائی گئی ہے کہ نکاح کرنے میں سب سے پہلی جو چیز دیکھی جائے وہ لڑکے یا لڑکی کی دین داری ہو اسی لیے حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

عورت سے چار وجوہات کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، اس کے مال کی وجہ سے، اس کے خاندان کی وجہ سے، اس کے حسن کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے اور تمہارے ہاتھ گرد آلود ہوں کہ تم دین والی کو اختیار کرو (متفق علیہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب تمہیں وہ شخص نکاح کا پیغام دے جس کی دین داری اور اخلاق تم کو پسند ہیں تو نکاح کر دو اور اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنے اور لمبے چوڑے فساد برپا ہو جائیں گے (ترمذی)۔

لہٰذا جو شخص دین کو بالکل نظر انداز کر کے صرف دنیاوی چیزوں کو دیکھ کر نکاح کرتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو ذلت اور رسوائی عطا کرتا ہے لیکن اگر دین کے ساتھ ساتھ حسن اور مال و دولت بھی ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن نکاح کرنے کی وجہ حسن اور مال و دولت نہ ہو بلکہ دین داری ہو۔ قصہ مختصر کہ اگر آپ اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے طالب ہیں تو

www.HaqWaliSarkar.com

نیک اور دین پر چلنے والے لوگوں کو دیکھنا چاہیے اور ان سے نکاح کرنا چاہیے۔

پھر نکاح ہونے کا طریقہ بھی بہت اہمیت رکھتا ہے اور اس میں پہلی بات تو یہ کہ لین دین اور مالی معاملات اتنے سخت اور زیادہ ہوتے ہیں جن میں جہیز بھی شامل ہے کہ انسان بہت ہی مشکل میں پڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے نکاح کی برکت کم ہو جاتی ہے اور اس میں نحوست پیدا ہوتی ہے اور اکثر لوگ صرف شادی کے موقعوں پر فضول رسموں کو پورا کرنے کے لیے مالی معاملات کی تنگی کی وجہ سے سود پر بھی قرضہ لے لیتے ہیں یعنی لوگ زیادہ تر سود پر قرض شادی کے موقعوں پر لیتے ہیں کہ ہم مجبور ہیں کہ اگر فلاں فلاں چیز یا فلاں فلاں کھانا یا مالی معاملات نہ ہوں گے تو ہمارے بچے کی شادی نہ ہو گی۔ یاد رکھیں کہ سود بہت ہی بڑا گناہِ کبیرہ ہے کہ سود لینے دینے والے کے خلاف اللہ سبحانہ تقدس نے قرآنِ پاک میں اعلانِ جنگ فرمایا ہے اور سود کے ایک درہم کا گناہ اپنی ماں سے ستّر دفعہ زنا کرنے کے گناہ سے بھی زیادہ ہے۔ اسی لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

بڑی برکت والا نکاح وہ ہے جس میں (مالی لین دین کا) بوجھ کم ہو (بیہقی)۔

پھر نکاح کی ساری رسمیں شریعت کے خلاف ہوتی ہیں اور بعض تو گناہِ کبیرہ ہوتے ہیں جن میں عورتوں کی بے حیائی و فحاشی اور ناچ گانا بھی شامل ہے بلکہ بعض جگہ تو خاندان کے لڑکے اور لڑکیوں کا اکٹھا ناچ گانا ہوتا ہے، بے پردگی اور فحش کلامی کی انتہا ہوتی ہے جو کہ بے حد بے حیائی اور فحاشی کا سبب ہوتا ہے اور بعض جگہ تو شراب نوشی اور مجرے تک کروائے جاتے ہیں کہ طوائفوں کو بلوا کر ننگا ناچ گانا ہوتا ہے۔ بعض جگہ تو شادی والے افراد بھی شراب پی کر ان طوائفوں کے ساتھ طوائفوں کی طرح ناچتے ہیں اور خاندان کے چھوٹے چھوٹے بچے اور بچیاں بھی اپنے بڑوں کو طوائفوں کے ساتھ ناچتے اور جانوروں جیسی حرکتیں کرتے ہوئے دیکھتے ہیں اور پھر کبھی کبھی شادی سے فارغ ہو کر ان کے ساتھ زنا کی تقریب بھی منعقد کی جاتی ہے۔ بعض جگہوں پر تو عورتیں بھی اس معاملے میں مردوں کی حمایت میں ہوتی ہیں کہ کوئی بات نہیں آج شادی ہے اور خوشی کا دن ہے لہٰذا ان کو جو مرضی کرنے دو۔ بعض جگہوں پر اپنے ہی خاندان کی بچیوں کے ناچنے کی تقریب لوگوں کے سامنے منعقد کی جاتی ہے اور آپ خود سوچیں کہ اگر کوئی عورت مردوں کے سامنے ناچتی ہے اور اس کا یہ پیشہ ہو تو ہم اس کو طوائف کہتے ہیں اور وہی کام ہماری بیٹی یا بہن شادی کے موقع پر کرے تو وہ ایک قابلِ فخر اور قابلِ تحسین عمل بن

www.HaqWaliSarkar.com

جاتا ہے بلکہ لوگوں کو فخر سے بتایا جاتا ہے کہ میری بیٹی بہت اچھا ناچتی ہے۔ نہ جانے ہماری عقل کہاں گئی ہے کہ جو کام صدیوں سے اور آج بھی کرنے سے کسی عورت کو طوائف کا لقب دیا جاتا ہے وہ آج شیطان نے یہود و نصاریٰ کے ذریعے ہماری نظر میں باعثِ عزت بنا دیا ہے۔ اس عمل میں میڈیا کے ساتھ ساتھ ہمارا تعلیمی نظام بھی سرفہرست ہے کہ ہمارے سکولوں میں اب ناچنے گانے کی الگ سے باقاعدہ کلاس ہوتی ہے اور سکول کے پروگراموں میں لڑکوں اور لڑکیوں کا اکٹھا ناچ گانا ہوتا ہے تاکہ ہماری نسل کو لڑکے اور لڑکی کا اکٹھے ناچنا بے حیائی اور فحاشی نہ لگے بلکہ اپنی تعلیم و تربیت کا ایک اہم حصہ لگے اور باعثِ عزت لگے۔

اس کے علاوہ ویڈیو اور تصویریں بنانے کی بھی بھرمار ہوتی ہے جو کہ بے حد نحوست اور خباثت کا باعث ہے اور کھانا کھڑے ہو کر کھایا جاتا ہے اور سب سے زیادہ رزق کی بے حرمتی شادی کے موقعوں پر ہوتی ہے کہ حد سے زیادہ کھانا ضائع ہوتا ہے۔ لہٰذا اس نکاح میں خیر و برکات کیسے ہو سکتی ہیں جس میں ہر عمل شریعت کے خلاف ہو اور گناہِ کبیرہ ہوں۔ پھر جن جن لوگوں کو شادی میں شرکت کے لیے بلایا جاتا ہے وہ شادی میں نئے کپڑے اور جوتے پہن کر نہ جانا اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں جو کہ بالکل فضول سوچ ہے اور اس کی وجہ سے جتنے گھروں کو شادی کی دعوت ہوتی ہے ان میں بھی ایک فساد اور لڑائی جھگڑا شروع ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں لازمی کوشش کرنی چاہیے کہ شادی میں فضول اور غیر شرعی رسموں اور ناچ گانے کی بجائے اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر کیا جانا چاہیے اور سنت کے مطابق نکاح اور شادی کرنی چاہیے اور اس میں کسی بھی طرح لڑکے اور لڑکی والوں کے لیے مالی معاملات کا بوجھ نہیں ہونا چاہیے۔

نکاح کرنے کے لیے بہترین جگہ مسجد فرمائی گئی کہ وہاں بالکل سادگی کے ساتھ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر کے ساتھ نکاح کی رسم ہو اور اس سے اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت، کرم اور برکت نکاح میں شامل ہوگی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

نکاح کا اعلان کیا کرو اور یہ کام مسجدوں میں کیا کرو (مشکوٰۃ)۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ مسجد سب سے بہترین اور نورانی و بابرکت جگہ ہے اور اس بہترین جگہ پر نکاح کرنے سے نکاح میں بھی برکت پیدا ہوگی۔ ایک حدیثِ پاک کے مطابق جو خوشی کے لمحات میں اللہ سبحانہ تقدس کو یاد نہیں کرتا اور پھر

www.HaqWaliSarkar.com

غمی میں اللہ سبحانہ تقدس کو یاد کرتا ہے یا دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ کتنی غیر مانوس آواز ہے تو اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ شادی کے موقع پر ناچ گانوں کی تقریب کی بجائے اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کا اہتمام کیا جائے اور سنتِ مطہرہ کے مطابق تمام تقریبات ہوں۔ اب دیکھیں کہ جب خوشی کا موقع ہوتا ہے تو ہم سب سے قریبی لوگوں کو سب سے پہلے اطلاع کرتے ہیں اور بھرپور تقاضا کرتے ہیں کہ وہ لازمی اس شادی میں شامل ہوں بلکہ جن سے ناراضگی ہوتی ہے ان کو بھی اکثر منا کر شادی میں شامل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ہماری شادیوں میں صرف ایک پابندی ہوتی ہے اور وہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کی اور ان کے احکامات پر عمل کرنے کی پابندی ہے اور اس کے علاوہ ہر بات کی اجازت ہوتی ہے تو پھر اس نکاح میں اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت کیسے شامل ہوگی؟۔

اس کے علاوہ کوشش کرنی چاہیے کہ اس خاص موقع پر بے حیائی اور فضول چیزوں پر مال خرچ کرنے کی بجائے صدقہ وخیرات کی کوشش کریں کہ مال کا نیکی کے کاموں میں خرچ کرنا اجر وثواب کے علاوہ آفات وبلیات سے حفاظت کا بھی ذریعہ ہے مگر شادی پر فضول اور غلط کاموں پر تو بے شمار روپے خرچ کیے جاتے ہیں مگر نیکی کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے ایک روپیہ بھی نہیں ہوتا بلکہ یہاں تک دیکھا جاتا ہے کہ شادی اور دعوتِ ولیمہ میں غریب لوگوں بلکہ غریب رشتہ داروں تک کو چھوڑ دیا جاتا ہے جس کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

بدترین کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں مالدار تو بلائے جائیں اور فقرا چھوڑ دیے جائیں (متفق علیہ)۔

پہلے ادوار میں جب کوئی خوشی کا موقع ہوتا تھا اور کوئی شخص شادیوں پر، بچوں کی ولادت پر، سالگرہ پر یا دیگر کسی خوشی کے موقع پر خوشی کا اظہار کرنا چاہتا تھا تو وہ غریب اور نادار لوگوں میں کھانا، کپڑے اور مال ودولت تقسیم کیا کرتا تھا جو کہ باعثِ ثواب اور باعثِ برکت ورحمت ہے اور آفات وبلیات اور آئندہ آنے والی پریشانیوں سے حفاظت کا ذریعہ بھی ہے۔ لیکن آج ہر خوشی کے موقع پر فضول اور بے حیائی اور فحاشی والے عمل کیے جاتے ہیں اور روپے فضول کاموں اور رسموں میں لٹائے جاتے ہیں جو کہ باعثِ خباثت اور باعثِ تکالیف اور باعثِ آفات وبلیّات بنتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جب بھی کوئی خوشی کا موقع آئے تو جس قدر ممکن ہو سکے اپنی استطاعت کے مطابق اللہ سبحانہ تقدس

www.HaqWaliSarkar.com

کی راہ میں مال خرچ کریں۔

پھر شادی کے بعد ازدواجی تعلقات کا بھی بہت اثر ہوتا ہے کہ بے حیائی کے اس دور میں اکثر لوگ حیا کا ذرا بھی خیال نہیں رکھتے بلکہ حرام اور حلال کا بھی خیال نہیں رکھتے جس کی وجہ سے لڑکے اور لڑکی کے جسم میں برکت نہیں رہتی اور جسم میں ایک طرح کی نحوست اور بے برکتی پیدا ہو جاتی ہے اور میاں بیوی کو ایک دوسرے کے ساتھ شہوت پوری کرنے میں قلبی اور روحانی سکون نہیں ہوتا بلکہ صرف شہوت پوری ہوتی ہے اور دل بیزار اور بوجھل ہوتا ہے لیکن جب اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے مطابق ازدواجی تعلقات قائم کریں گے تو وہ تعلق شہوت پوری ہونے کے ساتھ ساتھ آپس میں پیار و محبت بڑھنے کا اور روحانی و قلبی سکون کا بھی باعث بنتا ہے لہٰذا کوشش کرنی چاہیے کہ حرام و حلال کا خیال رکھیں۔ اس میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ حیض کے دنوں میں اور پیچھے کے مقام میں ہم بستری کرنا سخت گناہ ہے اور اللہ سبحانہ تقدس اس پر نظرِ رحمت نہیں فرماتا اور ایسا کرنا نہ صرف حرام اور گناہ کا باعث ہے بلکہ اس سے بہت سے ذہنی اور جسمانی امراض بھی پیدا ہوتے ہیں لہٰذا کبھی بھی بھول کر ان اعمال کو نہیں کرنا چاہیے اور جس سے کبھی غلطی سے ایسا فعل سرزد ہو جائے تو وہ اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں اپنے اس گناہ کی استغفار اور توبہ کرے اور کفارے کے طور پر کچھ مال بھی صدقہ کرے۔ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

عورت کے پیچھے

کے مقام میں صحبت کرنے سے بچو اور حالتِ حیض (ماہانہ ناپاکی) میں ہم بستری سے پرہیز کرو (ترمذی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو شخص اپنی بیوی سے اس کے پیچھے کے مقام میں

صحبت کرے تو وہ ملعون ہے (احمد)۔

اس کے علاوہ حیا کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور ناپسندیدہ چیزوں سے بچنا چاہیے جن میں سب سے بری چیز عورت یا مرد کا ایک دوسرے کی شرم گاہ کو منہ لگانا یا چومنا یا چاٹنا ہوتا ہے کہ یہ بہت ہی زیادہ بری حرکت اور نحوست کا باعث ہوتا ہے اور خاص طور پر زبان سے برکت ختم ہو جاتی ہے اور اس میں نحوست پیدا ہو جاتی ہے اور بعض بیماریوں اور خرابیوں کا باعث

www.HaqWaliSarkar.com

بنتا ہے اور یہ بھی سوچنا چاہیے کہ شرم گاہ پیشاب اور گندگی خارج ہونے کی جگہ ہے اور زبان اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کرنے اور کھانے کی جگہ ہے تو منہ اور زبان کو شرم گاہ کے ساتھ نہیں لگانا چاہیے البتہ جسم کے دوسرے حصے اگر شرم گاہ سے لگتے ہیں تو کچھ بھی حرج نہیں ہے اور ہاتھ سے بھی ایک دوسرے کی شرم گاہ کو چھیڑ سکتے ہیں اور پکڑ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک دوسرے کی شرم گاہ کی طرف نظر بھی کر سکتے ہیں لیکن زیادہ دیر تک دیکھنا مناسب نہیں اور اگر ایک دوسرے کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھیں تو زیادہ بہتر ہے اور عورت کی شرم گاہ کے اندرونی حصہ کی طرف تو بالکل بھی نظر نہیں کرنی چاہیے کہ اس سے ذہن میں نحوست پیدا ہوتی ہے اس لیے ہم بستری کے وقت عورت کی شرم گاہ کی طرف دیکھنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔

اس کے علاوہ جب ہم بستری کے لیے لباس اتارنے لگیں تو مقررہ دعا یا بسم اللہ ضرور پڑھ لیں کہ اس کی برکت سے شیطان ہم بستری کے عمل میں شامل نہیں ہوگا اور اس کے شر اور خباثت سے محفوظ رہیں گے بلکہ اگر اس ہم بستری سے حمل ہوا تو اس حمل سے پیدا ہونے والا بچہ بھی شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تم میں کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کرنا چاہے تو یہ دعا اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا (ترجمہ:۔ اے اللہ سبحانہ تقدس! تو ہم کو شیطان سے بچا اور جو اولاد ہم کو عطا ہو اسے بھی شیطان سے بچا) پڑھے۔ پھر اگر اس ہم بستری سے اولاد پیدا ہونا مقدر ہو گیا (یعنی حمل قرار پا گیا) تو شیطان اس بچے کو کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا (ابوداؤد)۔

اور جب کوئی شخص لباس اتارتا ہے تو شیطان کے علاوہ خبیث جنات بھی متوجہ ہوتے ہیں اور آپ کو ننگا دیکھتے ہیں اور اپنا شر پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جنات کی آنکھوں

اور بنی آدم کے ستر میں (یعنی جسم کو ننگا دیکھنے میں) پردہ یہ ہے کہ جب بیت الخلا کو جائے تو بسم اللہ کہے (ترمذی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

شیطان تمہارے ہر کام میں حاضر ہو جاتا ہے (مسلم)۔

www.HaqWaliSarkar.com

لہٰذا لباس اتارنے سے پہلے مقررہ دعا یا بسم اللہ ضرور پڑھ لینی چاہیے تا کہ شیطان اور خبیث جنات ہم بستری کے اس عمل میں اپنا شر پیدا نہ کر سکیں اور آپ میاں بیوی کو اس حالت میں ننگا نہ دیکھ سکیں۔

اس کے علاوہ جب ہم بستری کے لیے لباس اتاریں تو میاں بیوی اپنے اوپر چادر لے کر رکھیں کہ اکیلے کمرے میں بھی بالکل ننگے ہونا حیا کے خلاف ہے لیکن یہ بھی نہیں کہ مکمل ہم بستری کے دوران چادر سے مکمل جسم کو ڈھانپ کر رکھنے کی کوشش میں شہوت کی لذت کی طرف دھیان نہ کریں۔ جب لباس اتاریں تو چاہیے کہ میاں بیوی چہرے کے علاوہ جسم پر چادر رکھیں اور اس حالت میں وہ ایک دوسرے کے جسم پر ہاتھ پھیر سکتے ہیں اور چہرے اور گردن پر بوس و کنار کر سکتے ہیں اور جب سینے پر بوس و کنار کرنے لگیں تو اگر اتنے حصے سے چادر ہٹ بھی جائے تو کوئی حرج کی بات نہیں ہے اور جب ہم بستری کرنے لگیں تو چادر اس طرح لیں کہ کم از کم دونوں کی شرم گاہ چادر سے لازمی ڈھک جائے اور پھر فارغ ہو کر دونوں اپنے جسم پر چادر ڈال کر لیٹ جائیں۔ اس دوران اگر شہوت کے جوش میں کچھ دیر چادر ادھر ادھر ہو بھی جائے تو حرج نہیں ہے کہ بعد میں پھر اسے درست کر لیں۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اس کی طرف اتنی توجہ دیتے ہیں کہ اگر ذرا بھی چادر ادھر ادھر ہو گئی تو شہوت کی طرف سے دھیان ہٹا کر چادر ٹھیک کرنے کی طرف دھیان مرکوز کر لیتے ہیں جس سے شہوت کا تسلسل ٹوٹ جاتا ہے اور میاں بیوی جنسی لذت مکمل طور پر حاصل نہیں کر پاتے۔ بہر حال مکمل طور پر جنسی لذت کی طرف دھیان رکھتے ہوئے جس قدر ممکن ہو چادر سے پردہ کا خیال رکھنے کی مکمل کوشش کریں۔ میاں بیوی کپڑے اتاریں اور چادر وغیرہ نہ لیں اور ایسے ہی بالکل ننگے ہو کر لیٹے رہیں یا بوس و کنار اور ہم بستری کے وقت چادر اتار کر رکھ دیں تو یہ حیا کے بالکل خلاف ہے اور ناپسندیدہ ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میاں بیوی کو ہم

بستری کے وقت جانوروں کی طرح بالکل ننگا نہیں ہونا چاہیے (ترمذی)۔

اس کے علاوہ اگر ہم بستری سے پہلے وضو کر لیں تو یہ بہت برکت کا باعث ہوتا ہے اور اسی طرح اگر ہم بستری کے بعد غسل کرنے سے پہلے دوبارہ ہم بستری کرنا چاہیں تو لازمی وضو کر لینا چاہیے اور اس کے علاوہ اگر ہم بستری کے بعد اور غسل کرنے سے پہلے کچھ کھانا پینا چاہیں تو بھی وضو کر لینا چاہیے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

www.HaqWaliSarkar.com

کہ

جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جائے (یعنی ہم بستری کرے) اور پھر (غسل سے پہلے) دوبارہ آنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وضو کر لے (مسلم)۔

یاد رکھیں کہ میاں بیوی کے تعلقات میں زیادہ تر خرابی انہی ازدواجی تعلقات کی وجہ سے ہوتی ہے اور جن میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات درست رہتے ہیں اور اس معاملے میں لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا تو ان دونوں میں پیار و محبت قائم رہتا ہے۔ اس معاملے میں مرد کو چاہیے کہ غلط اور حرام طریقے سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کرے اور جو مرد ایسا کرتا ہے اس پر اللہ سبحانہ تقدس کی لعنت ہوتی ہے اور بیوی کا دل بھی اس سے بیزار ہونا شروع ہو جاتا ہے اور مرد کو یہ بھی چاہیے کہ ازدواجی تعلق میں بیوی کے جذبات اور کیفیات کا بھی دھیان رکھے کہ یہ بہت ہی اہم اور ضروری بات ہے، یہ نہیں کہ صرف اپنی شہوت پوری کرنے کی طرف دھیان ہو بلکہ بیوی کے جذبات اور شہوت پوری ہونے کی طرف بھی دھیان رکھے۔ اس کے لیے پہلا بنیادی اصول یہ ہے کہ مرد کو چاہیے کہ جسم اور لباس صاف ستھرا ہو اور منہ بھی صاف اور بدبو سے پاک ہو کہ اگر شوہر کے جسم اور لباس سے پسینہ کی بدبو آ رہی ہو یا منہ سے بدبو آ رہی ہو تو عورت کا مرد کے قریب آنے کا دل نہیں کرے گا اور اگر جسم اور لباس صاف ستھرا ہو اور خوشبو لگائی ہو اور منہ اور دانت بھی صاف ہوں تو عورت کا مرد کے قریب آنے کو خود دل کرے گا۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ صرف عورت کو ہی اس بات کا اہتمام کرنے کی تاکید کی جاتی ہے حالانکہ دونوں میاں بیوی کو صفائی اور خوشبو کا اہتمام کرنا چاہیے بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ عورت سے زیادہ مرد کو اس بات کا اہتمام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ دوسری بنیادی بات یہ ہے کہ ہم بستری کرنے میں جلدی نہ کرے بلکہ ہم بستری سے پہلے بیوی سے چھیڑ چھاڑ اور بوس و کنار کرتا رہے جس قدر زیادہ دیر تک کر سکتا ہے یا جس قدر اور جتنی دیر تک بیوی کہے اور پھر بعد میں آخر میں ہم بستری کرے اور فارغ ہونے کے بعد بھی فوراً بیوی سے الگ نہ ہو جائے بلکہ کچھ دیر بیوی کے ساتھ لیٹا رہے اور اس حالت میں شوہر کا تو نہیں لیکن بیوی کا دل چاہتا ہے کہ شوہر کچھ دیر ساتھ لیٹے اور ہلکا پھلکا بوس و کنار کرے۔ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مرد کو چاہیے کہ اپنی بیوی پر جانور کی طرح نہ گرے

www.HaqWaliSarkar.com

کہ صحبت سے پہلے قاصد ہوتا ہے۔لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قاصد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بوس وکنار وغیرہ۔

عورت کے لیے سب سے ضروری یہ ہے کہ وہ کبھی بھی کسی بھی صورت میں مرد کو ازدواجی تعلق سے منع نہ کرے کہ اس سے گھر میں ایک لڑائی اور فتنہ شروع ہوجاتا ہے اور مرد کا دل اس سے بیزار ہونا شروع ہوجائے گا۔حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب شوہر اپنی بیوی کو اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے (یعنی ہم بستری کے لیے) بلائے تو عورت کو فوراً اس کا حکم ماننا چاہیے اگرچہ وہ کھانا پکانے میں مشغول ہو (ترمذی)۔

عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنے سے بھی اسی لیے منع فرمایا گیا ہے کہ روزہ میں ہم بستری وغیرہ کرنا منع ہوتا ہے لہٰذا نفلی عبادات سے زیادہ اللہ سبحانہ تقدس نے اس ازدواجی تعلق کو اہمیت دی ہے کیونکہ اگر شوہر کا دل چاہ رہا ہے تو عورت کے روزہ کی وجہ سے ازدواجی تعلق قائم نہ کرسکے گا اور یہ اللہ سبحانہ تقدس کو پسند نہیں ہے حالانکہ روزہ صرف دن کے وقت ہوتا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس (شوہر) سے اپنے نفس کو (شہوت، ہم بستری سے) نہ روکے اور فرض کے سوا کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے اور اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو وہ گناہ گار ہوگی اور بغیر اجازت اس کا کوئی عمل مقبول نہیں اور اگر عورت نے کرلیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے، اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ سبحانہ تقدس اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔عرض کیا گیا اگرچہ شوہر ظالم ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اگرچہ شوہر ظالم ہو (ابوداؤد)۔

بلکہ اللہ سبحانہ تقدس نے میاں بیوی کے اس ازدواجی تعلق میں ثواب بھی رکھا ہے کہ جب میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ ہم بستری کریں گے تو اللہ سبحانہ تقدس دونوں کو ثواب عطا فرمائے گا اور خوش ہوگا اور اگر میاں بیوی آپس میں ویسے ہی چھیڑ چھاڑ یا ہنسی مذاق بھی کریں تو اس عمل پر بھی اللہ سبحانہ تقدس ثواب عطا فرمائے گا اور خوش ہوتا ہے

www.HaqWaliSarkar.com

کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تسبیح میں صدقہ ہے اور ہر تکبیر میں صدقہ ہے اور ہر حمد میں صدقہ ہے اور ہر تہلیل میں صدقہ ہے اور بھلائی کا حکم دینے میں صدقہ ہے اور برائی سے روکنے میں صدقہ ہے اور ہر ایک کی حلال صحبت (عمل زوجیت) میں صدقہ ہے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرے تو اس میں بھی اسے ثواب ملتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بتاؤ اگر یہ شہوت حرام میں خرچ کرتا تو اس پر گناہ ہوتا؟ تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسے ہی جب اسے حلال میں خرچ کرے گا تو اسے ثواب ملے گا (مسلم)۔

اور جو بیوی اپنے شوہر کو ازدواجی تعلق قائم کرنے سے منع کرے تو اللہ سبحانہ تقدس کی لعنت اس پر برستی ہے اور اللہ سبحانہ تقدس اس کی نماز اور عبادت و ذکر کو بھی قبول نہیں فرماتا اور آسمان کے تمام فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں جب تک وہ شوہر سے اپنے انکار کی معافی نہ مانگے اور اپنے شوہر سے ازدواجی تعلقات قائم نہیں کر لیتی۔ لہٰذا جن میاں بیوی میں ازدواجی تعلقات مکمل درست ہوتے ہیں اکثر وہی شادیاں حقیقت میں کامیاب ہوتی ہیں اور آپس میں پیار و محبت قائم رہتا ہے اور جن میاں بیوی میں لڑائی جھگڑا رہتا ہے ان میں زیادہ تر وہی ہوتے ہیں جن کے آپس میں ازدواجی تعلقات درست نہیں ہوتے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے تو وہ انکار کر دے اور خاوند ناراض ہو کر رات گزارے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں (متفق علیہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تین شخص جس کی نماز ان کے سروں سے بالشت بھر اونچی نہیں اٹھتی، ایک وہ شخص جو کسی ایسی قوم کی امامت کرے جو اس سے ناراض ہو، دوسری وہ عورت جو اس حال میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس پر ناراض ہو اور تیسرا آپس میں ناراض رہنے والے مسلمان (ابن ماجہ)۔

اس کے علاوہ اگر بچے ہوں تو یہ بہت ہی خاص احتیاط رکھیں کہ اگر کمرے میں بچے بھی سوتے ہیں تو پہلی بات یہ

www.HaqWaliSarkar.com

کہ میاں بیوی ہم بستری کے وقت بچوں کو الگ بستر پر سلائیں یا خود الگ بستر پر چلے جائیں اور اس کا انتظام نہ ہو تو اپنے اور بچوں کے درمیان تکیہ یا کوئی چیز وغیرہ رکھ دیں کہ شہوت کی کیفیت میں اور ہم بستری کے دوران میاں بیوی کے جسم کا کوئی حصہ یا ہاتھ وغیرہ بھی بچوں کو نہیں لگنا چاہیے کہ یہ بہت ہی اہم اور ضروری مسئلہ ہے اور اس میں مبالغہ کی حد تک احتیاط کرنی چاہیے۔ مزید یہ کہ بچوں کی موجودگی میں کسی قسم کی کوئی آواز نہ نکالیں اور بالکل خاموشی سے ہم بستری کریں اور ہم بستری کے وقت کمرے میں مکمل اندھیرا کریں تاکہ اگر کسی بچہ کی آنکھ کھل بھی جائے تو وہ ماں باپ کو ایسی حالت میں نہ دیکھ سکے۔ عورت کو چاہیے کہ مکمل قمیص نہ اتارے بلکہ اس کو ویسے ہی سینے سے اوپر تک اکٹھا کر لے تاکہ اگر کوئی بچہ اٹھ جاتا ہے تو عورت فوراً قمیص نیچے کر سکے اور بچہ کو کچھ محسوس نہ ہو کیونکہ نچلا حصہ تو چادر سے ڈھکا ہو تو کچھ محسوس نہیں ہوتا اور اگر سارے جسم کو چادر سے ڈھکنے کی کوشش کریں گے تو بچہ کو عجیب محسوس ہوگا۔ سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ اگر گھر میں انتظام ہو تو جب بچے اس قدر بڑے ہو جائیں کہ ان کو جو دیکھیں وہ یاد رہے تو ان کو الگ کمرے میں سلانا چاہیے تاکہ کسی قسم کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔

بعض میاں بیوی دوسرے لوگوں کے سامنے بھی ایک دوسرے کو چھیڑنے سے باز نہیں آتے جو کہ سخت گناہ ہے کہ ان کو صرف اکیلے کمرے میں ایسا کرنا چاہیے یا پھر میاں اپنے دوستوں سے اور بیوی اپنی سہیلیوں سے اپنی ہم بستری یا چھیڑ چھاڑ کی باتیں اور دوسرے فریق کی جسمانی خوبصورتی اور شہواتی اداؤں کو بیان کرتے ہیں اور سننے والے بڑے مزے لے لے کر اس کو سنتے ہیں جو کہ سخت ترین گناہ ہے اور پھر مرد کے دوست اس سننے والے کی بیوی کو اور عورت کی سہیلیاں اس کے خاوند کو اس کی بتائی ہوئی باتوں کو تصور کر کے اس کے متعلق سوچتے ہیں اور پھر اگر ملاقات ہو تو وہ ساری باتیں ان کے ذہنوں میں گھوم رہی ہوتی ہیں اس لیے حدیثِ پاک میں اس کو کھلے زنا کے جیسا فرمایا گیا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ایسا ہرگز نہ کرو (کہ میاں یا بیوی آپس میں ہونے والی ہم بستری یا بوس وکنار وغیرہ کی باتیں کسی سے کریں) کہ اس کی مثال ایسے ہے جیسا کہ شیطان کی کسی شیطانہ سے ملاقات ہوئی اور وہ شیطان اور شیطانہ سب لوگوں کے سامنے ہی کھلے عام ہم بستری کرنے لگیں۔

www.HaqWaliSarkar.com

اس کے علاوہ حدیثِ مبارکہ کے مطابق میں ایسے شوہروں اور ایسی بیویوں کو قیامت کے روز بدترین لوگوں میں شمار کیا جائے گا لہٰذا کبھی بھی میاں یا بیوی کو اپنے ازدواجی تعلقات کے متعلق کسی سے کسی بھی قسم کی گفتگو نہیں کرنی چاہیے۔ اگر کوئی مسئلہ درپیش ہے تو کسی نیک اور راز رکھنے والے سمجھدار بندے سے مشورے کے طور پر بات کر سکتے ہیں کہ وہ اس کے اس ازدواجی مسئلہ کو حل کر سکے اور ان کی بات کو راز بھی رکھ سکے۔

پھر جب عورت کو حمل ہو تو بچہ نو ماہ تک اس کے پیٹ میں رہتا ہے تو اس وقت ماں کیا کرتی ہے اور کیا سوچتی ہے اس کا اولاد پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے مثلاً عورت اگر فلموں گانوں کی شوقین ہوگی یا بے حیا ہوگی یا گالی گلوچ یا چغلی وغیبت اور غصے میں دن گزرتا ہوگا وغیرہ وغیرہ تو اس کے ہر عمل کی نحوست کا اثر بچے پر بھی پڑے گا اور اسی طرح اگر عورت کی کیفیات اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کرنے والی ہوں گی اور نماز، قرآن، ذکر اور سنت کی پابندی کا اہتمام کرتی ہوگی تو اس کی کیفیات اور اعمال کے انوار سے اس بچے کو بھی حصہ ملے گا۔ میرے مُرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمانِ عالیشان ہے کہ

عورتوں کو بیعت کی زیادہ ضرورت ہے اور نوجوان لڑکیوں کو بھی کیونکہ شادی سے قبل اگر باطنی فیض اور اللہ سبحانہ تقدس کی قربت میں سے حصہ مل گیا تو اس کی برکت سے اس کی نسل میں اس کے اثرات ہوں گے۔

اس کے علاوہ رزقِ حلال اور رزقِ حرام کا معاملہ بھی بہت اہم ہے کہ اس کا اثر انسان کی روحانیت اور دین پر بہت ہی زبردست ہوتا ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کے مطابق حرام مال سے پرورش پایا گیا جسم جہنم کا حقدار ہے اور اس بندے کی دعائیں اللہ سبحانہ تقدس قبول نہیں فرماتا جو حرام مال سے پرورش پاتا ہے یا حرام پہنتا ہے یا حرام استعمال کرتا ہے۔ اگر مرد حرام مال کمائی کماتا ہوگا تو ظاہری بات ہے کہ بچے کی پرورش حرام مال سے ہوگی۔ اس لیے والدین کو چاہیے کہ اولاد کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لیے حرام کمائی سے مکمل پرہیز کریں کہ جو بچہ ماں کے پیٹ میں اور پھر پیدا ہونے کے بعد بڑے ہونے تک حرام کمائی کی غذا کھاتا رہا اور حرام کی کمائی استعمال کرتا رہا اور حرام کی کمائی سے لباس پہنتا رہا تو آپ خود سوچیں کہ آپ کے اس بچے کے جسم اور دل وروح میں نورانیت ہوگی یا بے انتہا خباثت اور بے برکتی اور نحوست ہوگی۔

www.HaqWaliSarkar.com

پھر خوراک کے معاملے میں بہت بہتر اور باعثِ برکت بات یہ ہے کہ جو رزقِ حلال بچوں کو کھلایا پلایا جاتا ہے، ماں اس بات کا خاص اہتمام کرے کہ کھانے پینے کی ہر چیز باوضو ہو کر اور ذکر کرتی ہوئی تیار کرے اور اپنے چھوٹے بچے کو جب دودھ پلائے تو وضو اور ذکر کرتے ہوئے دودھ پلائے۔ حضرات اولیاء کرام تو یہاں تک ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر کھانا پکانے والا ایک بار بھی چمچ غصے میں کھانے کے برتن پر مارے تو اس کھانے کو مت کھاؤ کہ اس میں غصے کی نحوست شامل ہے۔ آج ہماری مسلمان عورتوں کا یہ حال ہے کہ خود ہی اکثر فضول غصے میں رہتی ہیں اور اپنے شوہر اور سسرال والوں سے بھی لڑتی جھگڑتی رہتی ہیں جو کہ گناہ ہے اور پھر اس غصے کی حالت میں کھانا پکانا وغیرہ ہوتا ہے تو اس کھانے میں برکت کی بجائے نحوست شامل ہو جاتی ہے۔ حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے بچپن میں کچھ روحانی کمالات اپنے اندر محسوس کیے تو والدہ سے عرض کیا تو ان کی والدہ نے فرمایا کہ یہ میرے دودھ کا اثر ہے کہ میں نے کبھی بھی تجھے بغیر وضو اور ذکر کے دودھ نہیں پلایا، اگر تم سخت سردیوں کی رات میں بھی دودھ پینے کے لیے روتے تو میں اٹھ کر پہلے وضو کرتی اور پھر ذکر کرتے ہوئے تمہیں دودھ پلاتی۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر ماں اپنے بچے کو اپنا دودھ مکمل طور پر دو سال نہیں پلاتی تو وہ گناہگار ہو گی کہ اس دودھ پر اس بچے کا حق ہے اور ماں اپنے بچے کو دودھ نہ پلا کر اس کی حق تلفی اور خیانت کرے گی۔ اکثر عورتیں ہمیشہ دودھ پلانے کی کوفت سے بچنے کے لیے ساتھ فیڈر لگا دیتی ہیں اور پھر بچہ آہستہ آہستہ فیڈر کا عادی ہو کر ماں کا دودھ پینا کم کر دیتا ہے یا چھوڑ دیتا ہے تو پھر ماں یہ کہہ کر بری الذمہ ہو جاتی ہے کہ میرا بچہ ہی میرا دودھ نہیں پیتا میں کیا کروں۔ اگر وہ عورت پریشانی سے بچنے کے لیے فیڈر نہ لگاتی تو وہ پوری مدت تک ماں کا ہی دودھ پیتا رہتا لہٰذا اس صورت میں بس ماں ہی گناہ گار ہو گی۔ اس کے علاوہ اس وقت جو دنیا میں عورتوں کی چھاتی کا کینسر بہت بڑھ رہا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ عورتیں اپنے بچوں کو مکمل دودھ نہیں پلاتیں۔

پھر بچوں کی تربیت اور اچھا ماحول دینا بھی ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ اکثر اچھے لوگ برے ماحول کی وجہ سے برے ہو جاتے ہیں اور کئی برے لوگ اچھے ماحول کی وجہ سے اچھے ہو جاتے ہیں تو ماں باپ کا فرض یہ ہے کہ اس کو دین کی اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور ادب سکھائے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

www.HaqWaliSarkar.com

فرمایا کہ

اپنی اولاد کو تین چیزوں کا ادب سکھاؤ۔ اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت، اہل بیت کی محبت اور قرآن کی تلاوت (الجامع الصغیر)۔

اور میرے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمانِ عالی شان ہے کہ

والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی ترغیب دیتے رہیں اور اپنے بچوں کو قرآنِ پاک اور دین کی تعلیم دلوائیں وگرنہ روزِ محشر والدین کی پکڑ ہوگی۔

لہٰذا والدین کو چاہیے کہ دنیاوی تعلیم اور ہنر کے ساتھ ساتھ دین اور قرآنِ پاک کی تعلیم اولاد کو لازمی دیں۔ اگر والدین خود نیک بھی ہیں لیکن اپنی اولاد کو دین کی رغبت اور تعلیم نہ دی ہوگی اور ان کو پوری قوت کے ساتھ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہ سکھائی ہوگی تو روزِ محشر وہی اولاد خود بھی جہنم میں جائے گی اور اگر اس کے والدین جنت میں جا رہے ہوں گے تو اس کو بھی اپنے ساتھ جہنم میں لے جائے گی۔ بعض بزرگانِ دین کا قول ہے کہ

ایک شخص جنت میں

جا رہا ہوگا تو اس کی بیٹی جو کہ جہنم میں جا رہی ہوگی اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوگی اور عرض کرے گی کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میرا باپ نیک تھا مگر زندگی میں مجھے نیکی کی تبلیغ نہیں کیا کرتا تھا، برے کاموں سے کبھی نہیں روکتا تھا اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی ترغیب نہیں دیتا تھا۔ اگر میرا باپ مجھے دنیا میں نیکی کی طرف راغب کرنے کی بھرپور کوشش کرتا تو شاید میں بھی آج جنت میں جا رہی ہوتی تو اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ جا اور اپنے باپ کو بھی اپنے ساتھ جہنم میں لے جا۔ اسی طرح ایک شخص جہنم میں جا رہا ہوگا تو اس کی بیٹی جو جنت میں جا رہی ہوگی اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوگی اور عرض کرے گی کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میرا باپ دنیا میں مجھے دین پر چلنے کی ترغیب دیتا تھا اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میرے دل میں ڈالنے کی کوشش کرتا رہتا تھا اور برے کاموں پر ڈانٹتا تھا اور نیکی پر خوش ہوتا تھا لہٰذا آج اسی کی وجہ سے میں جنت میں جا رہی ہوں تو اللہ سبحانہ تقدس اس لڑکی کو

www.HaqWaliSarkar.com

فرمائے گا کہ اے لڑکی! اپنے باپ کو اپنے ساتھ جنت میں لے جا۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے قرآنِ مجید پڑھا اور اس کو یاد کر لیا اور اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا تو اس کے گھر والوں میں سے دس لوگوں کے بارے میں اللہ سبحانہ تقدس اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی تھی (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)۔

یعنی ہم اپنی اولاد کی وجہ سے بخشے بھی جا سکتے ہیں اور عذاب بھی دیے جا سکتے ہیں۔ اس لیے قرآنِ مجید میں اولاد اور مال کو انسان کی آزمائش فرمایا گیا ہے کہ اگر ہم نے اپنی اولاد کو دنیا کی محبت اور مال و دولت کی محبت سکھائی اور بے حیائی اور بے پردگی کی ترغیب دی اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے پر چلنے کی ترغیب نہ دی تو ہماری اولاد ہمیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائے گی اور اگر اپنی اولاد کو اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سکھائی اور دین کا علم سکھایا اور دین کی محبت اور دین کی خدمت کی ترغیب دی تو پھر یہی اولاد ہمارے جنت میں جانے کا ذریعہ بنے گی اور اگر کوشش کے باوجود اولاد نیکی کی راہ پر نہیں آتی تو پھر والدین پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

پھر آج کل ہمارے معاشرے میں ایک بہت بدترین گناہ اور خباثت بھی بڑھ رہی ہے کہ طلاق کا ذکر کرنا معمولی بات ہو گیا ہے کہ میاں بیوی میں ذرا سا جھگڑا ہوا تو ساتھ ہی میاں طلاق کی دھمکی دینا شروع کر دیتا ہے یا بیوی طلاق مانگنا شروع ہو جاتی ہے جو کہ بہت ہی بری بات ہے کہ حدیثِ پاک کے مطابق اللہ سبحانہ تقدس کی نظر میں حلال چیزوں میں سب سے ناپسندیدہ چیز طلاق ہے اور بلاضرورت جو طلاق دینے یا لینے کی بات کرے وہ اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جو عورت اپنے خاوند سے بلاضرورت طلاق مانگے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے (دارمی، ترمذی، ابوداؤد، احمد، ابن ماجہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ناپسندیدہ ترین حلال چیز اللہ سبحانہ تقدس کے

www.HaqWaliSarkar.com

نزدیک طلاق ہے (ابوداؤد)۔

مزید ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

کوئی شے روئے زمین پر طلاق سے

زیادہ ناپسندیدہ اللہ سبحانہ تقدس نے پیدا نہیں کی (دارقطنی)۔

اکثر میاں بیوی سے جب پوچھیں تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ ہم طلاق کے متعلق دل سے نہیں چاہتے بس غصے میں آ کر اس طرح کے الفاظ کہہ دیتے ہیں کہ میاں کو زیادہ غصہ آیا تو کہنے لگا کہ میرا دل کرتا ہے کہ تمہیں طلاق دے دوں یا تم میرے گھر سے چلی جاؤ اور اپنے ماں باپ کے پاس جا کر رہو یا میرا تمہارے ساتھ گزارہ نہیں ہوسکتا وغیرہ وغیرہ اور اسی طرح بیوی بھی اس طرح کی باتیں غصہ میں آ کر کرتی ہے مگر پھر اسی عادت کی وجہ سے آہستہ آہستہ یہ نوبت بھی آجاتی ہے کہ لڑائی میں غصہ کے دوران عورت طلاق مانگنے کی بات کرنے لگتی ہے اور مرد طلاق دینے کی بات کرنے لگتا ہے اور پھر غصہ میں عورت کے بار بار طلاق مانگنے کی وجہ سے یا اپنے بے پناہ غصے کی وجہ سے مرد عورت کو طلاق دے دیتا ہے جس سے نہ صرف دونوں میاں بیوی کی زندگی تباہ ہوجاتی ہے بلکہ اگر کوئی بچہ ہے تو اس کی زندگی بھی خراب ہوجاتی ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کے غضب اور ناراضگی کے بھی حق دار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اب تو ایک اور اس سے بھی زیادہ بڑی اور بدترین خباثت اور برائی بھی بہت پیدا ہوچکی ہے کہ میاں بیوی میں شرعاً طلاق مغلظہ یعنی مکمل طلاق بھی ہوجاتی ہے مگر کچھ دنوں بعد یا کچھ عرصے بعد جب غصہ دور ہوجاتا ہے تو دونوں کو افسوس ہوتا ہے کہ یہ ہم نے کیا کیا ہے اور پھر دونوں میاں بیوی صلح کر لیتے ہیں اور دوبارہ وہ دونوں بغیر حلالہ کیے اکٹھے رہتے ہیں جو کہ حرام ہے اور ساری زندگی یوں ہی گزار دیتے ہیں اور اس دوران ان سے اولاد بھی ہوتی ہے جو کہ حرام کی ہوگی اور بعض اوقات یہ طلاق والا معاملہ کئی بار بھی ہوجاتا ہے۔

حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ شوہر بیوی کو طلاق دے

دے گا مگر پھر بھی وہ مرد اسی فراش (بستر) پر مقیم رہے گا (یعنی میاں بیوی اکٹھے رہیں گے) اور جب تک یہ دونوں اکٹھے رہیں گے زنا کرتے رہیں گے (طبرانی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

لہٰذا اپنی اولاد کو اور خاص طور پر اپنے بیٹے کو یہ بات سمجھانی چاہیے کہ کبھی بھی جتنا مرضی لڑائی جھگڑا ہو یا بیوی بدتمیزی یا گالی گلوچ ہی کیوں نہ کرے کبھی بھی غصہ میں آ کر طلاق کا ذکر نہ کرے اور گھر سے چلے جانے کی بات نہ کرے اور پھر طلاق دینے کے بعد زندگی بھر پچھتانا پڑے۔

اگر حقیقتاً ایسے حالات ہو جائیں کہ طلاق کے سوا کوئی حل نہ ہو اور گھر اور خاندان کے بڑوں کا مشورہ بھی یہی ہو تو پھر بھی غصہ کی بجائے سمجھداری اور عقل سے اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے مطابق طلاق دیں۔ اس کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایک طلاق دے دیں اور پھر اس کے بعد تین ماہ تک رجوع نہ کریں تو عورت کو طلاق ہو جائے گی اور اب وہ آزاد ہے کہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔ اس طلاق کو سب سے بہترین طلاق ''طلاق احسن'' کہا جاتا ہے۔ اس طریقہ میں یہ گنجائش باقی رہتی ہے کہ اگر طلاق کے بعد کبھی میاں بیوی کو حالات کے پیش نظر اس بات کا افسوس ہو اور وہ بغیر حلالہ کے دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں لہٰذا بہتر طریقہ تو یہی ہے لیکن یہ ایک طلاق قائم رہے گی اور اس کے بعد دو طلاقوں کی گنجائش باقی رہ جائے گی اور اسی طرح دو طلاقوں کے بعد بھی یہی معاملہ ہو گا لیکن ایک طلاق کی گنجائش باقی رہ جائے گی۔

اس کے علاوہ اگر تین طلاقیں بھی دینا چاہتے ہیں تو بہتر طریقہ یہی ہے کہ تین طلاقیں اکٹھی نہ دیں بلکہ ہر ماہ ایک ایک طلاق دیں کہ تین طلاقیں تین ماہ میں دیں اور جب تین طلاقیں ہو جائیں گی پھر وہ عورت آزاد ہے کہ کسی اور مرد سے نکاح کر سکتی ہے لیکن اس صورت میں اگر کبھی دونوں دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو حلالہ شرط ہے ورنہ وہ دونوں کبھی بھی دوبارہ نکاح نہیں کر سکتے۔ اس طلاق دینے کی صورت میں یہ گنجائش رہتی ہے کہ جب تک تین ماہ میں تین طلاقیں پوری نہیں ہوتیں میاں بیوی دوبارہ رجوع کر سکتے ہیں اور میاں بیوی بن کر ساری زندگی گزار سکتے ہیں اس طلاق کو ''طلاق حسن'' کہتے ہیں۔

آج کل اکثر لوگ جب طلاق دینا چاہتے ہیں تو غصہ میں آ کر ایک ہی دفعہ تین طلاقیں دے دیتے ہیں بلکہ اکثر لوگوں کے جذبات اور غصے اور بے وقوفی کا تو یہ حال دیکھنے کو ملتا ہے کہ تین طلاقیں دینے سے بھی ان کا پیٹ نہیں بھرتا اور غصے میں آ کر اس طرح کے الفاظ کہتے ہیں کہ میں نے تم کو ہزاروں لاکھوں بار طلاق دی یا میرے طرف سے تم پر ہر روز

www.HaqWaliSarkar.com

طلاق ہے وغیرہ وغیرہ۔ ایسا کہنا گناہ اور دین کے ساتھ مذاق ہے اور حضورِ اقدس نے اس بات سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس ہمیں عقل اور شعور عطا فرمائے۔ اس کے علاوہ طلاق کا معاملہ بہت پیچیدہ ہوتا ہے لہٰذا جب بھی کوئی اس قسم کا معاملہ پیش آئے تو عام مولوی حضرات سے بھی اس کا مسئلہ نہیں پوچھنا چاہیے بلکہ کسی مستند عالم دین ومفتیان کرام سے اس بارے میں اچھی طرح جاننا چاہیے کہ معاملہ کیا پیش آیا ہے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر ماں باپ اپنے بیٹے کو اپنی بیوی کے ساتھ اور اپنی بیٹی کو اپنے خاوند کے ساتھ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم مبارک کے مطابق اچھا سلوک اور رویہ رکھنے کی تربیت وتاکید نہیں کریں گے اور ان کا بیٹا اپنی بیوی کے ساتھ یا ان کی بیٹی اپنے شوہر کے ساتھ جو بھی بدسلوکی کرے گی اور حقوق کا خیال نہیں رکھیں گے تو ان کے ساتھ ساتھ ماں باپ بھی گناہ گار ہوں گے۔ معاشرے میں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ خاص طور پر ماں باپ اپنی بیٹی کو اور خصوصاً اپنے بیٹے کو دوسرے فریق پر اپنا رعب اور دبدبہ رکھنے کے اور سخت اور حقوق تلف رویہ رکھنے کے طریقے سکھاتے ہیں اور اس کی تربیت وتاکید کرتے ہیں لہٰذا یہ سخت گناہ ہے۔ ماں باپ کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو دوسرے فریق کی بدسلوکی کے باوجود بھی دوسرے فریق کے ساتھ اچھا رویہ اور سلوک رکھنے کی تلقین کرتے رہیں اور اگر تربیت اور تلقین کے باوجود اولاد دوسرے فریق کے ساتھ اچھا رویہ نہیں رکھتی تو پھر ماں باپ گناہ گار نہیں ہوں گے بلکہ اولاد خود اس کی ذمہ دار اور گناہ گار ہوگی۔

پس ہمیں ان تمام معاملات کے متعلق سوچنا چاہیے کہ اپنی شادی کرنے سے لے کر بچے پیدا ہونے تک اور پھر اپنے بچوں کی شادی کرنے تک ہمیں اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو مدِ نظر رکھنا چاہیے تاکہ ہماری نسلیں نیک اور اچھائی پر چلنے والی ہوں اور غور کر کے دیکھیں کہ ایسے حضرات اولیاء کرام جو پیدائشی ولی اللہ ہوئے ہیں اکثر ان کے والدین کی زندگیاں بھی کمال تقویٰ اور پرہیزگاری میں گزرتی تھیں اور وہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پناہ محبت کرنے والے اور بہت باحیا تھے۔ اسی لیے اکثر داناؤں کا قول ہے کہ اگر نیک معاشرہ چاہتے ہو اور چاہتے ہو کہ معاشرے میں نیک اور اچھے لوگ پیدا ہوں تو نیک ماؤں کو پیدا کرو کہ نیک ماؤں کے پیٹ سے ہی نیک لوگ جنم لیتے ہیں اور یاد رکھیں کہ اگر ماں باپ کی دلی اور حقیقی خواہش ہو کہ ہماری اولاد نیک ہو اور وہ اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ

www.HaqWaliSarkar.com

میں سچے دل سے اپنی اولاد کے نیک ہونے کی دعا کریں تو اس کا یقیناً اولاد پر بہت زبردست اثر ہوگا۔ ہم اکثر معاشرے میں جو یہ دیکھتے ہیں کہ ماں باپ اولاد کے نیک ہونے کی دعا کرتے ہیں یا بزرگوں سے دعا کرواتے ہیں تو درحقیقت ان کی نیت اور کیفیت یہ ہوتی ہے کہ اولاد ہماری فرمانبردار بن جائے کہ اگر ہم حرام کام کرنے کا بھی کہیں یا نماز نہ پڑھنے کا کہیں یا سنت کی پابندی سے روکیں یا کسی پر ظلم کرنے کو کہیں تو ہماری اولاد ہماری فرمانبرداری کرے۔ لہٰذا خوش قسمت ہے وہ اولاد جن کے والدین دل سے یہ چاہیں کہ ہماری اولاد ہماری نہیں بلکہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری اور اطاعت کرے اور وہ اپنی اولاد کے لیے حقیقت میں نیک ہونے کی دعائیں کرنے والے ہوں۔

اللہ سبحانہ تقدس تمام امتِ مسلمہ کو یہود و نصاریٰ اور قادیانیت اور بے حیائی و فحاشی کے فتنے سے محفوظ فرمائے اور ہم سب کو اپنے احکامات اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو نیک اعمال کرنے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام مسلمانوں کے دلوں میں حضرات اولیاء کرام کی محبت پیدا فرمائے اور دنیا اور آخرت میں ان کا ساتھ عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

احادیثِ مبارکہ

(1) جو شخص میری امت تک پہنچانے کے لیے دینی امور کی چالیس احادیث یاد کرلے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اسے قیامت کے دن عالمِ دین کی حیثیت سے اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا (بیہقی)۔ (2) انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ اس سے منقطع ہوجاتا ہے مگر تین عملوں کے ثواب کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ایک اس کے صدقہ جاریہ کا ثواب، دوسرا اس کے علم کا ثواب کہ لوگوں کو اس سے نفع پہنچتا رہے اور تیسرا نیک اولاد کہ جو اس کے لیے دعا کرتی رہے (مسلم)۔ (3) علم و حکمت کی بات بہترین ہدیہ و تحفہ ہے جسے سن کر تُو یاد کرلے اور پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے تو یہ ایک سال کی عبادت کے برابر ہے (احیاء العلوم)۔ (4) مجھ سے لوگوں کو پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہی ہو (بخاری)۔ (5) تم میں سے جو شخص بُری بات دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے بدل (روک) دے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے بدلے (کہ سمجھائے اور تبلیغ کرے) اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو (اس گناہ کو) دل سے ضرور برا جانے کہ یہ کمزور ایمان والا ہے (مسلم)۔

www.HaqWaliSarkar.com

چند اسلامی معلومات

www.HaqWaliSarkar.com

قرآنِ پاک کے متعلق

1. لفظِ قرآن کا مطلب ''بار بار پڑھی جانے والی کتاب'' ہے۔
2. قرآنِ پاک اللہ سبحانہ تقدس کی چوتھی اور آخری الہامی کتاب ہے۔
3. قرآنِ مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ سبحانہ تقدس نے لیا ہوا ہے۔
4. قرآنِ پاک میں لفظ قرآن ستّر (70) بار آیا ہے۔
5. قرآنِ مجید کی پہلی وحی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر چالیس (40) سال کی عمر شریف میں غارِ حرا میں نازل ہوئی۔
6. قرآنِ مجید حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر تقریباً تئیس (23) سال کے عرصے میں نازل ہوا۔
7. نزول کے اعتبار سے قرآنِ پاک کی سب سے پہلی آیات سورۃ العلق کی آیت نمبر ایک تا پانچ ہیں۔
8. سورۃ النصر سب سے آخر میں نازل ہونے والی مکمل سورۃ ہے۔
9. قرآنِ پاک کی سب سے بڑی سورۃ ''سورۃ البقرۃ'' ہے۔
10. قرآنِ پاک کی سب سے چھوٹی سورۃ ''سورۃ الکوثر'' ہے۔
11. قرآنِ پاک میں کل سورتوں کی تعداد ایک سو چودہ (114) ہے۔
12. قرآنِ پاک میں کل رکوع کی تعداد تقریباً پانچ سو اٹھاون (558) ہے۔
13. قرآنِ پاک میں کل آیات کی تعداد تقریباً چھ ہزار دو سو چھتیس (6236) ہے (صحیح قول کے مطابق)۔
14. قرآنِ پاک کا حروف کے لحاظ سے نصف سورۃ کہف کی آیت انیس کا لفظ ''وَلْيَتَلَطَّفْ'' ہے۔
15. قرآنِ پاک کی سب سے طویل آیت سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر دو سو بیاسی (282) ہے۔
16. سورۃ یٰسٓ کو قرآنِ پاک کا قلب کہا جاتا ہے۔
17. قرآنِ پاک میں جس سورۃ کے اندر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تلاوت کی جاتی ہے اس کا نام سورۃ نمل ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

(18) سورۃ مجادلہ میں اللہ سبحانہ تقدس کا اسم ہر آیت میں دہرایا گیا ہے اور سورۃ حشر کی آیت نمبر تئیس (23) میں سب سے زیادہ اسماء الحسنیٰ آئے ہیں۔

(19) اللہ سبحانہ تقدس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قرآنِ پاک میں چار مرتبہ ذکر فرمایا۔

(20) سورۃ الفاتحہ قرآنِ مجید کی وہ پہلی سورت ہے جو ایک ہی وحی میں مکمل نازل ہوئی اور یہ سورۃ دو مرتبہ نازل ہوئی۔

(21) قرآنِ پاک میں سب سے زیادہ نماز کی تلقین فرمائی گئی ہے اور قرآنِ پاک میں نماز کا ذکر تقریباً سات سو (700) مرتبہ آیا ہے۔

(22) سورۃ آل عمران میں دو مشہور غزوات غزوہ بدر اور غزوہ احد کا ذکر ہے۔

(23) قرآنِ پاک میں مکی سورتوں (جو ہجرتِ مدینہ سے قبل حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئیں) کی تعداد ستاسی ہے۔

(24) قرآنِ پاک میں مدنی سورتوں (جو ہجرتِ مدینہ کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئیں) کی تعداد ستائیس ہے۔

(25) قرآنِ پاک کی سورۃ انفال مدینہ منورہ میں نازل ہونے والی پہلی سورت ہے۔

(26) قرآنِ پاک میں چھبیس (26) حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے نام مبارک آئے ہیں۔

(27) اللہ سبحانہ تقدس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآنِ پاک کی سورۃ الصّف کی آیت نمبر چھ (6) میں ذکر فرمایا۔

(28) قرآنِ پاک میں آیاتِ سجدہ (کہ جب وہ آیاتِ سجدہ پڑھی جائیں تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہوتا ہے) کی تعداد چودہ (14) ہے اور پہلا سجدہ تلاوت سورۃ الاعراف کی آیت نمبر دو سو چھ (206) میں آیا ہے اور آخری سجدہ تلاوت سورۃ العلق کی آیت نمبر انیس (19) میں آیا ہے۔

(29) قرآنِ پاک کی سورۂ مائدہ کی آیت نمبر چھ (6) میں وضو کے فرائض کا ذکر ہے۔

(30) قرآنِ پاک کی سورۃ توبہ میں زکوٰۃ کے آٹھ (8) مصارف کا ذکر کیا گیا ہے۔

(31) قرآنِ پاک کی آخری وحی کے کاتب حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں۔

www.HaqWaliSarkar.com

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق

1. حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمین پر اسم گرامی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آسمانوں پر حضرت احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔
2. حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدِ محترم کا اسم گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد محترم کا وصال شریف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت سے چھ ماہ قبل مدینہ طیبہ میں ہوا اور ان کا مدفن مدینہ طیبہ کے قریب دار النابغۃ میں ہے۔
3. حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ کا اسم گرامی حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا ہے اور جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک چھ برس ہوئی تو آپ کی والدہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدامجد حضرت عبدالمطلب کے ننھیال بنو عدی بن نجار تشریف لے گئیں اور وہاں مختصر قیام کے بعد مکہ واپس روانہ ہوئیں اور جب مقامِ ابواء پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ کی طبیعت ناساز ہوگئی اور اسی مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ نے وصال فرمایا اور اسی مقام پر آپ رضی اللہ عنہا کی تدفین ہوئی۔
4. حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ نے کچھ دن دودھ پلایا اور ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ثویبہ نے بھی دودھ پلایا اور ولادتِ باسعادت کے ساتویں روز انیس ربیع الاول کو عبدالمطلب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عقیقہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرب کے دستور کے مطابق چھ ماہ کی عمر میں دائی حضرت بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کر دیا گیا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ گھر لے گئیں۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالا اور اپنا دودھ پلایا۔ جب حضرت بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واپس مکہ مکرمہ لا کر حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک چار برس تھی۔
5. حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا کا اسم گرامی حضرت عبدالمطلب اور دادی کا اسم گرامی حضرت فاطمہ ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کے پردہ فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کفالت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا محترم حضرت

www.HaqWaliSarkar.com

عبدالمطلب نے کی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک آٹھ برس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا محترم نے ایک سو دس سال کی عمر میں وفات پائی۔

6. حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا کے پردہ فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابوطالب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کفالت کی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف انچاس برس آٹھ مہینے اور گیارہ دن ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ستاسی سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت محبت کرتے تھے اور دشمنوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع بھی کرتے تھے۔

7. حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نانا کا اسم گرامی وہب بن عبدمناف ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نانی کا اسم گرامی بَرَّہ ہے۔

8. حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعلق عرب کے مشہور خاندان قریش کی شاخ بنی ہاشم سے تھا۔

9. حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاول کو پیر کے روز صبح صادق کے وقت ہوئی۔

10. جس رات میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک منتقل ہوا اس رات میں قریشِ مکہ کے جانوروں کو زبان دی گئی اور انہوں نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔

11. حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت پر اللہ سبحانہ تقدس نے پوری زمین کو نور سے روشن فرمایا اور حضرت آمنہ بی بی رضی اللہ عنہا نے بھی اس نور کو دیکھا اور اس نور کی برکت سے ملکِ شام کے محلات تک دیکھ لیے۔

12. حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت پر مشرق اور مغرب اور کعبہ کی چھت پر فرشتوں نے پرچم نصب کیے۔

13. حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت پر ستر ہزار حورانِ بہشت کو استقبال کے لیے نیچے فضا میں اتارا گیا اور بعض کو حضرت آمنہ بی بی رضی اللہ عنہا کے گھر پر مامور کیا گیا۔

14. حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت پر فرشتوں اور جنت کے پرندوں کو بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استقبال کے لیے مامور کیا گیا اور ان سب نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔

15. حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقتِ ولادت حضرت آمنہ بی بی رضی اللہ عنہا کو جنت کا مشروب پلایا گیا اور جنت سے حضرت

www.HaqWaliSarkar.com

بی بی آسیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت بی بی مریم رضی اللہ عنہا کو آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت کرنے کے لیے بھیجا گیا۔

(16) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقتِ ولادت پہاڑوں کی چوٹیاں معمول سے زیادہ بلند ہوگئیں اور دریاؤں اور سمندروں کی سطح کچھ اونچی ہوگئیں اور ولادت کے دن سورج کو بھی نور سے نوازا گیا۔

(17) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی میں اللہ سبحانہ تقدس نے پورا سال تمام عرب کی عورتوں کو صرف بیٹے عطا فرمائے تاکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے سال کوئی بھی عرب کے جاہلانہ اور ظالم دستور کے مطابق بیٹیوں کو قتل یا زندہ دفن نہ کرے۔

(18) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی میں قحط کو دور کر دیا گیا اور عرب کے تمام درخت پھل دار ہو گئے اور کھیت ہرے بھرے ہو گئے۔

(19) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبِ ولادت اللہ سبحانہ تقدس نے آسمانوں پر زبرجد اور یاقوت کے مینار بنا کر روشن فرمائے جن کو شبِ معراج خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا گیا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں شبِ ولادت سے روشن ہیں۔

(20) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبِ ولادت اللہ سبحانہ تقدس نے جنت میں نہرِ کوثر کے کناروں پر مشکِ اذفر سے معطر ستر ہزار درخت اگائے اور ان کو پھلوں سے لادا گیا اور ان کی خوشبو کو اہلِ جنت کیلئے بخور بنایا۔

(21) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی برکت سے کعبہ کے اندر رکھے ہوئے تین سو ساٹھ بت خود بخود ٹوٹ کر گر پڑے اور کعبہ شریف پر تین دن تک لرزہ طاری رہا اور کعبہ شریف میں سے یہ آواز سنائی دیتی رہی کہ اب اللہ سبحانہ تقدس میرے نور کو لوٹا دے گا اور جو حق در جوق توحید پرست میری زیارت کو آئیں گے اور اب اللہ سبحانہ تقدس مجھ کو جاہلیت سے پاک کر دے گا۔

(22) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت پر قصرِ ایران (ایران کا محل) پر اتنا شدید زلزلہ آیا کہ اس کے چودہ کنگرے (یعنی عمارت کے اوپر خوبصورتی کے لیے بنائے گئے مینار) گر گئے۔

(23) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت پر فارس کا مشہور آتش کدہ جس کی آگ ہزار برس سے روشن تھی وہ

www.HaqWaliSarkar.com

خود بخود بجھ گئی۔

(24) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت پر دریائے ساوہ خشک ہو گیا اور شیطان ملعون کو ستر طوقوں میں جکڑ کر بحرِ عمیق میں اُلٹا کر کے ڈال دیا گیا اور اس کی ذرّیات اور سرکش جنوں کو بھی پابندِ زنجیر کر کے بند کر دیا گیا۔

(25) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت سے پہلے شیاطین پہلے آسمان تک چلے جاتے تھے اور وہاں سے کان لگا کر فرشتوں کی باتیں سن لیتے تھے لیکن شبِ ولادت سے شیاطین کا ہمیشہ کیلئے پہلے آسمان تک جانا روک دیا گیا یعنی کوئی شیطان اب پہلے آسمان تک نہیں جا سکتا۔

(26) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرہ سال کی عمر میں پہلی بار اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ ملک شام کا تجارتی سفر فرمایا اور پچیس سال کی عمر میں تجارت کی غرض سے حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مال لے کر ملک شام کا دوسرا سفر فرمایا۔

(27) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلا نکاح تقریباً پچیس برس کی عمر مبارک میں حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اور اس وقت ان کی عمر چالیس برس تھی اور جب تک آپ رضی اللہ عنہا حیات رہیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرا نکاح نہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری اولاد بھی آپ رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر سے ہے سوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے کہ وہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہوئے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لونڈی تھیں۔

(28) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی چالیس سال کی عمر میں نازل ہوئی اور نبوت کے اعلان کا حکم ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت چالیس برس کی عمر شریف میں فرمایا اور تین سال تک پوشیدہ طور پر تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیتے رہے اور تین سال کے بعد اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قبیلے والوں کو جمع کر کے دعوتِ اسلام دی لیکن انہوں نے دعوت قبول نہ کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ہو گئے۔

(29) کفارِ مکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور مسلمان ہونے والے افراد پر ظلم و ستم کرتے رہے اور اعلانِ نبوت کے ساتویں سال کفار نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان والوں کا مکمل بائیکاٹ کر کے ایک گھاٹی شعب ابی طالب تک محصور کر دیا اور وہاں پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خاندان بنو ہاشم نے بے حد تکالیف و پریشانیوں کا سامنا کیا۔

(30) تین سال کی تکالیف و مصائب برداشت کرنے کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لائے اور شعب ابی

www.HaqWaliSarkar.com

طالب سے باہر آنے کے آٹھ ماہ بعد ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابو طالب کی وفات ہوگئی اور ابو طالب کی وفات کے تین یا پانچ دن بعد ہی حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سال کا نام عام الحزن یعنی غم کا سال رکھا اور اسی سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے ہوا۔

(31) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت کے دسویں سال جسمِ ظاہری کے ساتھ حالت بیداری میں ستائیس رجب کو معراج شریف عطا ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسمانوں اور عرش کی سیر کرائی گئی اور اللہ سبحانہ تقدس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا حجاب اپنا دیدارِ پاک عطا فرمایا اور یہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص معجزہ ہے۔

(32) جب کفار مکہ ایمان نہ لائے اور ان کی سرکشی بڑھتی رہی تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ دین کے لیے مکہ مکرمہ کے قرب وجوار کی بستیوں کا رخ فرمایا اور طائف کے سفر پر روانہ ہوئے تاکہ وہاں پر تبلیغ دین لوگوں تک پہنچا سکیں لیکن وہاں کے لوگوں نے بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ برا سلوک کیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پتھر برسائے اور اتنے پتھر برسائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک خون سے بھر گئے۔

(33) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں رہنے والے کفار اور مکہ مکرمہ کے قرب وجوار میں رہنے والے کفار کو تبلیغ فرماتے رہے لیکن ساتھ ساتھ حج کے موقع پر آنے والے قبائل کو بھی دعوت اسلام دیتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر سال کچھ لوگ اسلام لے آتے اور اعلانِ نبوت کے گیارہویں سال خزرج قبیلے کے چھ افراد نے اسلام قبول کیا اور بارہویں سال بارہ افراد نے اسلام قبول کیا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور تاریخ اسلام میں اس بیعت کا نام بیعتِ عقبہ اولیٰ ہے اور تیرہویں سال مدینے منورہ سے آئے ہوئے 72 افراد نے اسلام قبول کیا اور بیعت کی اور اسے بیعت عقبہ ثانیہ کہتے ہیں اور انہوں نے واپس آکر مدینہ منورہ میں دعوتِ اسلام دینا شروع کی۔

(34) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اعلان نبوت کے تقریباً تیرہ سال بعد مکہ سے مدینہ شریف ہجرت کا حکم ہوا اور مسلمانوں کو مدینہ شریف بھیجنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ شریف کی طرف ہجرت فرمائی اور راستے میں تین دن اور تین راتیں غارِ ثور میں قیام فرمایا اور مکہ میں اپنے بستر پر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو لٹایا اور حکم فرمایا کہ امانتیں لوٹا کر آجانا۔

www.HaqWaliSarkar.com

(35) ہجرت کے سات ماہ بعد ماہ شوال میں ام المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رخصت ہو کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر تشریف لائیں اور اسی سال مسجد قبا اور مسجد نبوی کی تعمیر کی گئی اور پہلا جمعہ ادا فرمایا اور اذان و اقامت کی ابتدا ہوئی۔

(36) ہجرت کے دوسرے سال سترہ رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک کو غزوہ بدر ہوا جس میں مجاہدین صحابہ کرام کی تعداد تین سو تیرہ تھی اور اس میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور اسی سال قبلہ تبدیل ہوا یعنی بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا اور اسی سال رمضان المبارک کے روزے فرض کئے گئے اور نمازِ عیدین اور قربانی کا حکم دیا گیا اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا کا نکاح حضرت سیّدنا علی المرتضٰی سے اسی سال ہوا اور اسی سال میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک ہوا۔

(37) ہجرت کے تیسرے سال غزوہ احد ہوا اور ایک قول کے مطابق اسی سال شراب کو حرام قرار دیا گیا اور اسی سال حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدہ زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

(38) ہجرت کے چوتھے سال نمازِ خوف کا حکم نازل ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدہ زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور نمازِ قصر اور پردے کا حکم بھی اسی سال نازل ہوا۔

(39) ہجرت کے پانچویں سال حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور غزوہ احزاب یعنی غزوہ خندق اور غزوہ بنی مصطلق اسی سال واقع ہوئے اور تیمم کا حکم بھی اسی سال نازل ہوا۔

(40) ہجرت کے چھٹے سال صلح حدیبیہ اور بیعتِ رضوان واقع ہوئے اور اسی سال حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف بادشاہوں کے نام اسلام کی دعوت پر مشتمل خطوط روانہ فرمائے اور حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے اسلام قبول کیا۔

(41) ہجرت کے ساتویں سال غزوہ خیبر اور غزوہ ذات الرقاع واقع ہوئے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی سال حضرت سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

(42) ہجرت کے بعد آٹھویں سال حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لختِ جگر حضرت سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی اور اسی سال حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور بغیر کسی

www.HaqWaliSarkar.com

جنگ اور لڑائی کے مکہ فتح ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے تمام دشمنوں کو معاف فرما دیا اور غزوہ حنین اسی سال واقع ہوا۔

43 ہجرت کے نویں سال شاہِ حبشہ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اور اسی سال مختلف وفود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اسی سال حج کی فرضیت کا حکم نازل ہوا اور غزوہ تبوک بھی اسی سال ہوا۔

44 ہجرت کے دسویں سال حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت سیّدنا ابراہیم کا وصال مبارک ہوا اور اسی سال حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج ادا فرمایا جس کو حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔

45 ہجرت کے گیارہویں سال حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ظاہری تریسٹھ برس کی عمر شریف میں حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پُر انوار مدینہ شریف میں ہے۔

46 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس لشکر میں خود شرکت فرمائی ہو اس کو غزوہ کہتے ہیں اور غزوات کی تعداد ستائیس ہے۔

47 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس لشکر میں خود شرکت نہ فرمائی ہو بلکہ اپنے اصحاب میں سے کسی کو دشمن کی سرکوبی کے لیے بھیجا ہو تو اسے سریہ کہتے ہیں اور سرایا (سریہ کی جمع) کی تعداد پینتالیس (45) ہے۔

48 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھوڑوں میں سَکْب، مُرْتَجِز، لِزَاز، طِرِف، وَرْد، لَحِیْف اور یَعْسُوْب شامل تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک اونٹنی کا نام قَصْوٰی تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خچر کا نام فِضَّہ اور دُلدُل تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دراز گوش کا نام یَعْفُوْر تھا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس جانور پر سواری فرمائی وہ ساری زندگی جوان رہا اور بوڑھا نہ ہوا۔

49 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلواروں میں اَلْمَاثُوْر، ذُوالْفِقَار، قلعی، بَتَّار، اَلْحَتَف، رَسُوْب، مِخْذَم، عَضْب، قَضِیْب، صَمْصَامَۃٌ اور اَللُّحَیْف شامل تھیں۔

50 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمانوں میں الروحاء، شوحط، الصفراء، السداس، الزوراء اور الکتوم شامل ہیں۔

51 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہوں میں فِضَّۃٌ، ذَاتُ الْفُضُوْلِ، ذَاتُ الْوِشَاح، ذَاتُ الْحَوَاشِی، اَلْبَتْرَاءُ اور اَلْخِرْنَق شامل ہیں۔

www.HaqWaliSarkar.com

ازواجِ مطہرات کے متعلق

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گیارہ ازواجِ مطہرات جو کہ تمام اُمت کی مائیں ہیں ان کے اسماءِ گرامی اور مختصر حالات درج ذیل ہیں۔

حضرت سیّدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا

جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پچیس برس کے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک چالیس سال تھی اور نکاح کے بعد آپ رضی اللہ عنہا پچیس سال تک حیات رہیں اور آپ رضی اللہ عنہا کی حیات میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی اور عورت سے شادی نہ فرمائی اور آپ رضی اللہ عنہا نے ہجرت سے تین برس پہلے پینسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہا کو خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے مکہ مکرمہ کے مشہور قبرستان حجون (بیت المعلیٰ) میں لحد میں اتارا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی گئی کیونکہ تب نمازِ جنازہ کا حکم نازل نہ ہوا تھا۔

حضرت سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا بھی قدیم الاسلام تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند حضرت سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ پہلے حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی اور بعد میں پھر مکہ مکرمہ تشریف لائیں جہاں آپ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کی وفات ہوگئی۔ حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کی وفات کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح مکہ مکرمہ میں ہوا اور وہیں آپ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی اور مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد جب آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک بہت زیادہ ہوگئی تو آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے کردی اور آپ رضی اللہ عنہا کا وصال چوّن یا پچپن ہجری میں ہوا۔

www.HaqWaliSarkar.com

حضرت سیّدہ عائشہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چھ سال کی عمر میں ہوا لیکن رخصتی نو سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت میں نو سال گزارے اور جس وقت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہوا تب آپ رضی اللہ عنہا کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کے سوا کسی کنواری عورت سے نکاح نہ فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہا نے چھیاسٹھ سال کی عمر میں سن اٹھاون ہجری میں مدینہ منورہ میں وصال فرمایا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ رضی اللہ عنہا کی وصیت کے مطابق آپ رضی اللہ عنہا کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

حضرت سیّدہ حفصہ بنتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور قدیم الاسلام تھیں اور مدینہ منورہ ہجرت کے بعد ان کے شوہر غزوہ بدر میں شہید ہو گئے۔ اس کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا سے سن تین ہجری میں نکاح فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا وصال پینتالیس ہجری میں ساٹھ یا تریسٹھ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں ہوا اور آپ رضی اللہ عنہا جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

حضرت سیّدہ ام سلمہ بنت امیہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی قدیم الاسلام تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا نے حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت فرمائی اور سن چار ہجری میں آپ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر حضرت ابوسلمہ عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا جو کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے۔ اس کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے چوراسی سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں وصال فرمایا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ رضی اللہ عنہا جنت

www.HaqWaliSarkar.com

البقیع میں مدفون ہیں۔

حضرت سیّدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بھی قدیم الاسلام تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا نے حبشہ کی طرف دوسری ہجرت فرمائی اور وہاں آپ رضی اللہ عنہا کے شوہر نے عیسائی مذہب اختیار کیا اور مرتد ہو کر وہیں مر گیا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کا سن سات ہجری میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح ہوا اور آپ رضی اللہ عنہا نے سن چوالیس ہجری میں مدینہ منورہ میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

حضرت سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ہجرت فرمانے والی عورتوں میں شامل ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے ہوا لیکن ان سے طلاق کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن پانچ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے سب سے پہلے پردہ فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے سن بیس یا اکیس ہجری میں ترپین سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

حضرت سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا حضرت ہارون علیہ السلام بن عمران علیہ السلام کی اولاد سے تھیں اور غزوہ خیبر میں قید ہو کر آئیں جبکہ آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا شوہر قتل ہو گیا تھا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کو آزاد فرما کر اپنی زوجیت میں لیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے سن پچاس ہجری میں ساٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

حضرت سیّدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور اس کے بعد ہجرت کے دو سال اور سات ماہ بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا اور دو یا تین ماہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ

www.HaqWaliSarkar.com

رہیں اور تیس سال کی عمر میں ربیع الثانی میں انتقال کر گئیں۔ حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد آپ رضی اللہ عنہا وہ واحد ام المومنین ہیں جنہوں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات میں پردہ فرمایا۔

حضرت سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا غزوہ بنو مصطلق میں قید ہو کر آئیں اور غنیمت کے وقت حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا کو مکاتبہ بنا دیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدلِ کتابت ادا فرما کر سن چھ ہجری میں آپ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک بیس سال تھی۔ جب آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا تو لوگوں نے بنو مصطلق کے تمام غلاموں کو آزاد کر دیا اور آپ رضی اللہ عنہا کے اس نکاح کی برکت سے سو خاندان آزاد ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے پینسٹھ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

حضرت سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری زوجہ مطہرہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح پہلے مسعود بن عمرو بن عمیر ثقفی سے ہوا لیکن مفارقت ہو گئی اور پھر ابو رہم بن عبد العزی سے نکاح کیا جو مر گیا۔ آخر میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے دس میل دور مقام سرف میں سن سات ہجری میں عمرۃ القضاء کی واپسی پر نکاح فرمایا اور جس مکان میں آپ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی اسی مکان میں آپ رضی اللہ عنہا کا وصال اکیاون ہجری میں ہوا اور مقام سرف میں مدفون ہوئیں۔

www.HaqWaliSarkar.com

اولادِ اطہار کے متعلق

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری اولاد پاک حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر سے ہے سوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے کہ وہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر سے ہیں جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لونڈی تھیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سارے صاحبزادے چھوٹی عمر میں ہی اس دنیا سے پردہ فرما گئے۔ کافروں نے اس بات پر جشن اور خوشیاں منائیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لینے والا کوئی نہ ہوگا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سارے صاحبزادے پردہ فرما گئے ہیں تب اللہ سبحانہ تقدس نے سورۃ الکوثر نازل فرمائی جس میں ارشاد فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ہی جڑ کٹے اور بے نام ونشان ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل پاک تا قیامت جاری رہے گی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پاک کے اسماء گرامی اور مختصر حالات درج ذیل ہیں۔

حضرت سیّدنا قاسم رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کرام میں اعلانِ نبوت سے پہلے پیدا ہوئے اور اعلانِ نبوت سے پہلے ہی انتقال فرما گئے اور بعض روایات کے مطابق آپ کی عمر مبارک دو سال ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم ان ہی کے نام پر ہے۔

حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا صاحبزادیوں میں سب سے بڑی ہیں اور اعلانِ نبوت سے دس سال پہلے جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک تیس برس تھی پیدا ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی شادی آپ کے خالہ زاد بھائی حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے اعلانِ نبوت سے پہلے ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کے شوہر پہلے تو مسلمان نہ ہوئے لیکن سات ہجری میں مسلمان ہو گئے۔

www.HaqWaliSarkar.com

آپ رضی اللہ عنہا نے سن آٹھ ہجری میں وصال فرمایا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ رضی اللہ عنہا کے شوہر نے آپ رضی اللہ عنہا کو قبر میں اتارا۔ آپ رضی اللہ عنہا کے ایک صاحبزادے حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور ایک صاحبزادی حضرت امامہ رضی اللہ عنہا تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے تو آپ رضی اللہ عنہا کی حیات میں پردہ فرما گئے اور آپ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی حضرت امامہ رضی اللہ عنہا سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت زیادہ پیار تھا۔

حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح اعلانِ نبوت سے پہلے ابولہب کے بیٹے سے ہوا تھا لیکن اعلانِ نبوت کے بعد اس نے آپ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔ طلاق کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا اور دونوں نے حبشہ کی جانب ہجرت فرمائی۔ وہاں پر ان کے ہاں ایک صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حبشہ سے مکہ آئے اور مکہ سے دونوں نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔ غزوہ بدر کے دوران آپ رضی اللہ عنہا کی طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے اور جس روز حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فتح کی بشارت لے کر مدینہ منورہ آئے اسی روز حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا نے بیس سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ غزوہ بدر کی وجہ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شریک نہ ہو سکے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی ماں کے بعد چار ہجری میں چھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی اعلانِ نبوت سے پہلے ابولہب کے بیٹے سے ہوا لیکن اعلانِ نبوت کے بعد اس نے آپ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد ربیع الاول تین ہجری میں آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا اور شعبان نو ہجری میں آپ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

www.HaqWaliSarkar.com

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا سے ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب چلا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح بحکم خداوندی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوا اور آپ رضی اللہ عنہا کے تین صاحبزادے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا امام محسن رضی اللہ عنہ ہیں اور تین صاحبزادیاں حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا، حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کو کبھی بھی مسکراتے ہوئے نہ دیکھا گیا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال شریف کے چھ ماہ بعد آپ رضی اللہ عنہا نے گیارہ ہجری میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں رات کے وقت دفن ہوئیں۔

حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ

حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں یہ سب سے چھوٹے ہیں اور اعلانِ نبوت کے بعد پیدا ہوئے اور بچپن میں ہی انتقال فرما گئے۔ طیب و طاہر ان ہی کے لقب ہیں۔

حضرت سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے آخری اولاد ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا اسم گرامی ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا ہے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لونڈی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ آٹھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو دودھ پلانے کے لیے ام سیف کے حوالے کیا گیا اور ان کے ہاں ہی آپ رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ہوا اور وصال مبارک کے وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر سترہ یا اٹھارہ ماہ تھی اور آپ رضی اللہ عنہ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

www.HaqWaliSarkar.com

خلفاءِ راشدین کے متعلق

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری وصال مبارک کے بعد حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ مقرر ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ تمام صحابہ سے افضل اور اعلیٰ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا فرمائی اور آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی حیاتِ مبارکہ میں ہی لوگوں کی امامت کا حکم ارشاد فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ دو سال تین ماہ دس دن مسند خلافت پر جلوہ افروز رہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے دوران منکرین زکوٰۃ اور مرتدین جو کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری وصال کے بعد منکر ہو گئے تھے کے خلاف جہاد کا اعلان فرمایا اور ان کی سرکوبی کے لیے لشکر روانہ فرمائے اور آپ رضی اللہ عنہ نے نبوت کے جھوٹے دعویدار مسیلمہ کذاب کے خلاف بھی جہاد کا اعلان کیا اور اس کی سرکوبی کے لیے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں لشکر روانہ کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے ہی قرآنِ پاک کو سب سے پہلے اکٹھا کیا اور اس کو ایک مصحف کی شکل دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تریسٹھ سال کی عمر مبارک میں بائیس جمادی الثانی تیرہ ہجری کو بروز پیر مغرب اور عشاء کے درمیان اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی قبر شریف حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کے پہلو میں ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پردہ فرمانے کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو دس سال پانچ ماہ چار دن مسند خلافت پر جلوہ افروز رہے اور آپ رضی اللہ عنہ کو سب سے پہلے امیر المومنین کا لقب دیا گیا اور آپ کے دورِ خلافت میں سلطنت اسلامیہ کا کل رقبہ بائیس لاکھ اکاون ہزار تیس مربع میل تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو یکم محرم الحرام چوبیس ہجری بروز ہفتہ تریسٹھ سال کی عمر مبارک میں شہید کر دیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی قبر شریف حضرت

www.HaqWaliSarkar.com

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قبر شریف کے پہلو میں ہے۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پردہ فرمانے کے بعد حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو بارہ سال گیارہ دن مسند خلافت پر جلوہ افروز رہنے کے بعد بیاسی سال کی عمر مبارک میں اٹھارہ ذوالحجہ پینتیس ہجری جمعہ کے روز عصر کے وقت شہید کر دیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی قبر شریف جنت البقیع میں ہے۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے پردہ فرمانے کے بعد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو چار سال نو ماہ مسند خلافت پر جلوہ افروز رہنے کے بعد اکیس رمضان المبارک چالیس ہجری کو تریسٹھ برس کی عمر مبارک میں شہید کر دیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی قبر انور نجف میں ہے۔

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پردہ فرمانے کے بعد حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ چھ ماہ مسند خلافت پر جلوہ افروز رہے اور پھر حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر کے خلافت چھوڑ دی اور آپ رضی اللہ عنہ سینتالیس برس کی عمر مبارک میں شہید ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی قبر انور مدینہ منورہ میں جنت البقیع میں ہے۔

www.HaqWaliSarkar.com

تذکرہ غوثِ زماں

اور اپنے آپ کو روکے رہو ان لوگوں کے ساتھ جو صبح و شام اپنے رب کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں اور اپنی آنکھوں کو ان سے مت پھیریئے۔

(سورۃ الکھف۔ آیت 28)

www.HaqWaliSarkar.com

شجرہ عالیہ

1. محبوب رب العالمین، رحمت اللعالمین، خاتم الانبیاء، قاسم فیض و رحمت
سیّدِ کونین، امامُ الانبیاء حضرت سیّدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

2. ## شہنشاہِ صداقت یارِ غار حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3. حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
4. حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
5. حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
6. حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ
7. حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ
8. حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی طوسی رحمۃ اللہ علیہ
9. حضرت خواجہ یوسف بن ایوب ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
10. حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ
11. حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ
12. حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ
13. حضرت خواجہ عزیزاں علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ
14. حضرت خواجہ محمد باباسماسی رحمۃ اللہ علیہ
15. حضرت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ
16. حضرت خواجہ سیّد بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ
17. حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

www.HaqWaliSarkar.com

18 حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

19 حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

20 حضرت خواجہ مولانا زاہد محمد وخشی رحمۃ اللہ علیہ

21 حضرت خواجہ مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

22 حضرت خواجہ محمد خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

23 حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

24 حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

25 حضرت خواجہ محمد معصوم فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

26 حضرت خواجہ حجت اللہ عارف رحمۃ اللہ علیہ

27 حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ

28 حضرت خواجہ قطب الدین حیدر رحمۃ اللہ علیہ

29 حضرت خواجہ شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ

30 حضرت خواجہ عیسیٰ محب گنڈاپوری رحمۃ اللہ علیہ

31 حضرت خواجہ فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ

32 حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

33 حضرت خواجہ بابا فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

34 امیر ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

35 غوث الاغیاث حضرت سیّد ولی محمد شاہ المعروف چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

36 غوثِ زماں، خواجۂ خواجگان، پیرِ جن و بشر، محبوبِ مصطفےٰ
حضرت غوث خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

www.HaqWaliSarkar.com

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ فیض

بعض لوگ علم نہ ہونے کی وجہ سے یہ خیال کرتے ہیں کہ تمام سلاسلِ فیوض صرف اور صرف حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے ہی شروع ہوتے ہیں اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کوئی سلسلہء فیض اور سلسلہء ولایت شروع نہیں ہوا۔

روحانی فیض کا سلسلہ زیادہ تر دو حضرات صحابہ کرام حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے شروع ہوا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے جو سلسلہء فیض شروع ہوا، ابتداء میں اس کا نام کچھ اور تھا مگر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت کی وجہ سے اس سلسلہ کا نام سلسلہ قادریہ مشہور ہوا اور اب تک یہی نام مشہور ہے۔ اسی طرح حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جو سلسلہء فیض شروع ہوا، ابتداء میں اس کا نام کچھ اور تھا لیکن خواجہء خواجگان حضرت سیّد بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے اس سلسلہ کا نام سلسلہ نقشبندیہ مشہور ہوا اور اب تک یہی نام مشہور ہے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل کے متعلق ہر شخص یہ تو لازمی جانتا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات انبیاء کرام کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کی ذاتِ اقدس بالاتفاق تمام مسلمانوں اور تمام حضرات صحابہ کرام سے افضل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب، یارِ غار اور یارِ مزار ہیں اور دنیا میں بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے زیادہ قریب تھے، قبر شریف میں بھی سب سے زیادہ قریب ہیں اور روزِ حشر اور جنت میں بھی سب سے زیادہ قریب آپ رضی اللہ عنہ ہی ہوں گے اسی لیے آپ رضی اللہ عنہ کو ''رفیقِ نبی'' کہا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسلام قبول فرمایا اور سب سے پہلے خفیہ اور اعلانیہ تبلیغ بھی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمائی لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ پہلے خطیبِ اسلام ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال اور گھر بار حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نثار کر دیا اور فرمایا کہ میرے لیے اللہ سبحانہ تقدس اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کافی ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے مال نے

www.HaqWaliSarkar.com

دیا۔آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ہر ایک کے احسانات کا بدلہ چکا دیا مگر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے احسانوں کا بدلہ روزِ حشر اللہ سبحانہ تقدس ہی دے گا اور ارشاد فرمایا کہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہیں اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا اور آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق ہی ارشاد فرمایا کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی تمام نیکیاں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی ایک نیکی کے برابر ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کے مقام وعظمت کے متعلق واضح ارشاد فرمایا کہ تمام انبیاء ومرسلین کے بعد پوری کائنات میں اول سے آخر تک سب سے افضل اور اعلیٰ اور کامل ترین شخصیت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کو ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام حضرات صحابہ کرام کی امامت کا حکم فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین اور پہلے خلیفہ ہیں۔پس جس طرح آپ رضی اللہ عنہ کی افضلیت میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے اسی طرح اس بات میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سلسلہ عالیہ بھی سب سے افضل اور اعلیٰ ہے اور اس سلسلہ عالیہ میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے باطنی فیض کے ساتھ ساتھ حضرات صحابہ کرام، اصحابِ صفہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا باطنی فیض بھی مکمل طور پر موجود ہے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فیض حاصل فرمایا۔حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بہت مشہور صحابیِ رسول ہیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے بہت زیادہ محبت فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ ظاہراً اہلِ بیت میں نہ ہونے کے باوجود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سلمان (رضی اللہ عنہ) اہلِ بیت میں سے ہیں یعنی ان کو اہلِ بیت میں سے ارشاد فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ اصحابِ صفہ میں سے ہیں۔

حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے فیض حاصل فرمایا اور پھر ان سے حضرت سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت سیّدنا امام محمد جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فیض حاصل فرمایا یعنی حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سلسلۂ فیض میں بیعت تھے اور اس سلسلہ عالیہ سے فیض حاصل فرمایا۔حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے صرف روحانی نسبت ہی نہ تھی بلکہ ان سے نسبی نسبت بھی تھی کہ حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی والدہ اور حضرت سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت اُمِ فروہ رضی اللہ عنہا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت سیّدنا قاسم رضی اللہ عنہ کی

www.HaqWaliSarkar.com

صاحبزادی تھیں یعنی حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے نانا حضرت سیّدنا قاسم رضی اللہ عنہ سے فیض حاصل کیا جو کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ اسی لیے حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دو مرتبہ پیدا ہوا ہوں۔

پھر اس کے بعد یہ سلسلۂ فیض حضرات خواجگانِ صدیقیہ، نقشبندیہ سے سینہ بہ سینہ ہوتا ہوا خواجۂ خواجگان حضرت سیّد بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا۔ ان سے یہ سلسلۂ فیض بہت زیادہ پھیلا جس کی وجہ سے اس سلسلہ کا نام سلسلہ نقشبندیہ مشہور ہو گیا۔

اس کے علاوہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ ہزار سالہ مجدد ہیں، انہوں نے بھی اسی سلسلہ عالیہ کی نسبت حاصل کی اور حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ صدیقیہ، نقشبندیہ کی بہت زیادہ تعریف وتوصیف اور تبلیغ فرمائی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں ایک شخص پیدا ہوگا جس کو ''صلہ'' (دو چیزوں کو ملانے والا) کہا جائے گا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں لوگ دو گروہوں میں تقسیم تھے، ایک گروہ وہ تھا جو اس خیال پر قائم تھا کہ شریعت کی پابندی کافی ہے اور تزکیہ نفس اور طریقت کی راہ پر چلنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور دوسرا گروہ وہ تھا جو اس خیال پر قائم تھا کہ طریقت پر چلنا ہی کافی ہے شریعت کی پابندی کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے حالانکہ شریعت اور طریقت دونوں ہی دینِ اسلام کا حصہ ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات واضح فرمائی کہ جو شریعت پر عمل کرتے ہیں اور طریقت کے خلاف ہیں وہ بھی راہِ ہدایت پر نہیں ہیں اور جو طریقت پر چلتے ہیں اور شریعت پر عمل نہیں کرتے وہ بھی راہِ ہدایت پر نہیں ہیں بلکہ شریعت اور طریقت دونوں پر چلنے والا راہِ ہدایت پر ہے اور یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں گروہوں کی غلط فہمی کو دور کیا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی دینِ حق کے لیے بے انتہا کوششیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وجود کی برکتیں کچھ اس طرح رنگ لائیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پردہ فرمانے کے بعد جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ جو کہ معرفت کی بے انتہا بلندیوں پر فائز تھے جس روز مسندِ ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے تو پہلے دن ہی پچاس ہزار لوگ آپ

www.HaqWaliSarkar.com

رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور پھر ہر روز بے شمار لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہِ ارادت میں داخل ہوتے تھے اور یہ سلسلہ پردہ فرمانے تک جاری رہا۔ حتیٰ کہ اس زمانے کے تمام سلاسل کے پیر صاحبان بھی اپنے سلاسل چھوڑ کر اپنے مریدین کے ہمراہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ میں بیعت ہو گئے۔ اس وقت کی تمام بڑی بڑی سلطنتوں کے بادشاہ اور وزراء آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کی سعادت سے سرفراز ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں گفتگو کی بھی ہمت نہ رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین کی تعداد لاکھوں میں تھی اور صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کی تعداد تقریباً سات ہزار کے قریب تھی۔ آج تک پوری تاریخ میں کسی بھی ولیِ کامل کا سلسلہ اس قدر زیادہ وسیع نہیں ہوا اور شان وشوکت سے نہیں پھیلا مگر بے حد تعجب ہے کہ اس کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت عوام الناس میں نہیں ہے۔

پھر یہ سلسلہ فیض سینہ بہ سینہ چلتا ہوا ایک اور تاریخ ساز شخصیت امیر ملت، ابوالعرب، قبلہ عالم حافظ پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ علی پور سیّداں تک پہنچا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ حافظِ قرآن اور محدث بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہزاروں ہندوؤں اور سکھوں کو مسلمان کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین کی تعداد لاکھوں تک پہنچی۔ اس کے علاوہ دو اہم تاریخ ساز واقعات بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہیں، پہلا واقعہ فتنۂ قادیانیت کے متعلق ہے اور دوسرا واقعہ قیام پاکستان سے متعلق ہے اور دونوں کا ذکر پیچھے کتاب میں گزر چکا ہے۔

حضرت قبلہ عالم، امیر ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے غوث الاغیاث حضرت سیّد ولی محمد شاہ المعروف چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ (ملتان شریف) نے فیض حاصل فرمایا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے میرے مُرشدِ اکمل، پیرِ جن و بشر، غوثِ زماں حضرت غوث خواجہ محمد اقبال المعروف غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فیض حاصل فرمایا۔

اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ حضرت سیّدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ پاک سے ہوں گے اور امامِ کامل ہوں گے اور قربِ قیامت میں تشریف لائیں گے ان کے متعلق حضرات خواجگان صدیقیہ، نقشبندیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ بھی اسی سلسلہ عالیہ یعنی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سلسلہ عالیہ میں نسبت و بیعت اختیار فرمائیں گے اور اس سلسلہ عالیہ سے فیض حاصل فرمائیں گے چنانچہ یہ شرف بھی سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ کو حاصل ہے کہ حضرت سیّدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ بھی اسی سلسلہ عالیہ میں بیعت و نسبت فرمائیں گے۔

www.HaqWaliSarkar.com

مختصر تعارف

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار

مرشدِ اکمل، پیرِ جن و بشر، غوثِ زماں، خواجہ ءِ خواجگان حضرت غوث خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ محمدیہ، صدیقیہ، نقشبندیہ کے بہت ہی عظیم المرتبت درویشِ کامل ہیں۔ آپ نے اس مادی دور میں لاہور میں رہ کر تھوڑے سے عرصے میں ہی سلسلہ عالیہ کے فیض کو لوگوں میں پھیلایا اور اپنے فیض و کرامات، اخلاقِ حسنہ اور تبلیغ کے ذریعے لوگوں کے دلوں سے دنیا کی محبت کو نکال کر اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی طرف راغب کیا اور ہزاروں لوگوں نے آپ کے دستِ اقدس پر اپنی گناہوں کی زندگی سے توبہ کر کے اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں۔

ولادتِ باسعادت

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی ولادتِ باسعادت بھارت کے ضلع گورداسپور کے گاؤں دوسین شریف میں ہوئی۔ آپ سرکار کے والدین محترم اور دادا محترم بھی ولی اللہ تھے اور غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ بھی پیدائشی ولی اللہ تھے۔ ولایت کے آثار آپ کی طبیعت میں عیاں تھے کہ آپ بچپن میں نہ کبھی بچوں سے لڑتے اور نہ کبھی کسی کھیل کود میں مشغول ہوتے بلکہ بچپن ہی سے صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دین کی طرف گہرا رجحان رکھتے تھے اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ قیامِ پاکستان کے وقت آپ کا خاندان ہجرت فرما کر خانیوال شہر میں آباد ہو گیا۔ آپ نے میٹرک

www.HaqWaliSarkar.com

تک خانیوال سے اور پھر گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔اے معاشیات اور اس کے بعد کراچی سے قانون کی ڈگری حاصل کی اور پھر ساری زندگی وکالت کا پیشہ فرمایا اور آپ سپریم کورٹ کے سینئر وکیل تھے۔

بیعت وسلسلہ عالیہ

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ، چادریہ میں منبعِ ولایت، محبوبِ مصطفیٰ، غوث الاغیاث حضرت غوث سیّد ولی محمد شاہ المعروف چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ (ملتان شریف) کے دستِ اقدس پر بیعت تھے اور آپ نہ صرف ان کے مرید تھے بلکہ ان کی مراد بھی تھے۔ حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی آپ پر بے پناہ عنایات تھیں اور وہ آپ سے بے حد محبت فرماتے تھے۔ مجھے (مصنف) خواب میں ایک مرتبہ حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ''خواجہ صاحب ہمارے محبوب ہیں اور ہم نے اپنا سارا فیض خواجہ صاحب کو عطا فرمادیا ہے''۔

آپ کی رہائش (آستانہ عالیہ) 89۔ بلال پارک شام نگر چوبرجی لاہور میں کرایہ پر تھی اور یہیں پر آپ نے سلسلہ عالیہ کا آغاز فرمایا اور یہیں پر آپ نے اس دنیا فانی سے پردہ فرمایا۔ ظاہری طور پر سلسلہ عالیہ کا آغاز یعنی لوگوں کا آپ کے آستانہ عالیہ پر فیض حاصل کرنے کے لئے آنے کا آغاز تقریباً 1990ء میں شروع ہوا۔ مجھے (مصنف) ابھی تک وہ دن یاد ہے کہ جب پہلا خاندان گلشن راوی لاہور سے آپ سرکار کی بارگاہ میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ وہ لوگ آپ کے متعلق جانتے تک نہ تھے اور پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ ''رات کو ہماری والدہ کو خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت پاک کا شرف حاصل ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ آپ خواجہ صاحب کے پاس جائیں اور ان کے بیعت ہوجائیں، روحانی فیض کے علاوہ آپ کے گھر کے سارے دنیاوی مسائل اور پریشانیاں بھی ٹھیک ہوجائیں گی۔ والدہ نے عرض کیا کہ ہم تو نہیں جانتے کہ خواجہ صاحب کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ 89۔ بلال پارک شام نگر چوبرجی لاہور میں رہتے ہیں اور وہ ہمارے محبوب اور عاشق ہیں۔''

www.HaqWaliSarkar.com

اس کے بعد چند ہی دنوں میں کئی لوگ آپ سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ان سب نے بھی اسی قسم کی باتیں بتائیں کہ خواب میں کسی کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے، کسی کو حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی جانب سے اور کسی کو دیگر حضرات اولیاء کرام کی جانب سے غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہونے کا حکم فرمایا گیا۔ لہٰذا آپ سرکار کی دعاؤں اور توجہ مبارک سے ان لوگوں کو جو بے پناہ روحانی فیض اور دنیاوی فوائد حاصل ہوئے ان کو دیکھ کر لوگوں کی ایک بڑی تعداد کا رُخ آپ کے آستانہ عالیہ کی جانب ہونے لگا۔ چند ماہ میں ہی یہ حال ہوا کہ ہر روز سینکڑوں لوگ آپ کے آستانہ عالیہ پر روحانی فیوض و برکات اور دنیاوی فیض کے لئے آنے لگے اور یہ سلسلہ آپ کے پردہ فرمانے تک جاری رہا۔

کئی لوگوں کو خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات اولیاء کرام کی جانب سے غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ میں بیعت ہونے کا حکم بھی ہوا اور کئی لوگوں کو سلسلہ عالیہ میں بیعت ہونے کے بعد ان حضرات کی جانب سے مبارکباد عطا ہوئی۔ مجھے (مصنف) جب مُرشدِ اکمل، غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے کی عظیم ترین سعادت نصیب ہوئی تو اسی رات خواب میں حضرات اولیاء کرام کی کثیر تعداد کی زیارتِ پاک ہوئی اور سب نے مجھے غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے کی مبارکباد عطا فرمائی۔

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روز اپنے خاص مریدین کے حلقے میں ارشاد فرمایا کہ مجھے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے اس چیز کا حکم ہوا ہے اور اجازت عطا فرمائی گئی ہے کہ آپ اپنے مریدین کے علاوہ ہر سلسلے کے بزرگوں (پیر صاحبان اور اولیاء کرام) کو فیض دے سکتے ہیں خواہ وہ کتنے ہی بلند مقام و مرتبے والے ہوں اور صاحبِ فیض ہوں۔ اس کے کچھ ہی عرصہ بعد عام لوگوں کے علاوہ پیر صاحبان اور صاحبِ ولایت بزرگ بھی آپ سے فیض حاصل کرنے کیلئے آپ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہونے لگے اور تقریباً تمام پیر صاحبان اور بزرگوں کا یہی بیان ہوتا تھا کہ ”ہمیں ہمارے سلسلہ عالیہ کے فلاں فلاں بزرگ کی جانب سے خواب یا مشاہدہ میں حکم ہوا ہے کہ اگر روحانی معاملات اور فیض میں ترقی چاہتے ہیں تو غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ 89۔ بلال پارک

www.HaqWaliSarkar.com

شام نگر چوبرجی، لاہور پر حاضری دیں اور ان سے روحانی فیض حاصل کریں''۔

انسانوں کے علاوہ جِنّات کی بہت کثیر تعداد بھی غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئی اور آپ سے فیض حاصل کیا۔

اخلاقِ حسنہ

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے، نہ صرف مریدین اور عقیدت مند بلکہ عام لوگ اور مخالفین بھی اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر اعلیٰ اخلاق کا مالک ہم نے آج تک کسی کو نہیں دیکھا۔ آپ فرماتے تھے کہ ''اگر کوئی آپ سے اچھا سلوک کرتا ہے اور آپ بھی اس سے اچھا سلوک کریں تو یہ حسنِ اخلاق نہیں بلکہ یہ تو بدلہ ہے اور حسنِ اخلاق تو یہ ہے کہ جو آپ کے ساتھ بُرا سلوک کرے اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور اس کے لیے ہدایت اور دین و دنیا کی بھلائی کی دعا کریں''۔

آپ نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ خود بھی سادہ رہتے اور لوگوں کو بھی سادہ رہنے کی تلقین فرماتے تھے۔ زندگی کے ہر کام میں سادگی اپنانے کا حکم فرماتے اور فرمایا کرتے تھے کہ ''جس کام میں جتنی زیادہ سادگی ہوتی ہے وہ اتنا ہی زیادہ اللہ سبحانہ تقدس کو پسند ہوتا ہے''۔

آپ لوگوں کو معاف کرنے والے اور درگزر کرنے والے تھے۔ لوگ اگر آپ کو بُرا بھلا بھی کہہ دیتے تو آپ ان کا بُرا نہ مناتے بلکہ ان کی ہدایت کے لیے دعا فرماتے اور فرماتے تھے کہ ''رات کو یہ معمول بنالو کہ اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کی خاطر سب کو معاف کر کے سویا کرو خواہ کسی نے آپکا دل دکھایا ہو یا حق دبایا ہو اور جو شخص ایسا عمل کرتا ہے ستّر ہزار فرشتے ساری رات اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں کہ یا الٰہی! اس نے تیری رضا کی خاطر سب کو معاف کر دیا لہٰذا تو بھی اسے معاف فرمادے''۔

آپ بہت ہی نرم طبیعت کے مالک تھے اور ہر ایک سے نہایت ہی خندہ پیشانی سے مسکرا کر ملتے، کوئی لاکھ آپ

www.HaqWaliSarkar.com

سرکار کے ساتھ سختی سے پیش آتا مگر آپ پھر بھی اس سے بے حد نرمی فرماتے اور ساری زندگی آپ نے اپنی ذات کے لیے غصہ نہ فرمایا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''اللہ سبحانہ تقدس کو نرمی بے حد پسند ہے اور جو لوگوں سے نرمی سے پیش آتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ مجھے اس بندے پر قیامت والے دن سختی کرتے شرم آئے گی'' اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''جتنی زیادہ طبیعت نرم ہوگی روحانی فیض اتنا ہی زیادہ اور جلدی حاصل ہوگا''۔

آپ انسانوں کے علاوہ ہر جاندار اور بے جان چیز کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کرنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''صرف انسان ہی نہیں بلکہ جانوروں اور ہر ذی روح کا حق ہے کہ اسے تکلیف نہ پہنچائی جائے اور نہ ہی انہیں تنگ کیا جائے۔ جن جانوروں کو مارنے کا حکم بھی ہے ان کو بھی کاٹ کر، جلا کر یا تکلیف دے کر نہیں مارنا چاہیے بلکہ ایک دم مار دینا چاہیے''۔

آپ ہر ایک کے ساتھ نہایت شفقت و محبت سے پیش آتے تھے حتیٰ کہ ہر شخص یہ گمان کرتا تھا کہ آپ سب سے زیادہ محبت مجھ سے ہی فرماتے ہیں۔ آپ ہر آنے والے کا خیال رکھتے اور کھانے کا خاص اہتمام فرماتے تھے کہ جو بھی آپ کے آستانہ عالیہ پر آتا آپ اس کو کبھی بھی کچھ کھائے پیئے بغیر نہ جانے دیتے۔ بچوں سے بے حد پیار فرماتے تھے اور لوگوں کو ان پر نرمی و شفقت کرنے کی اور اچھی تربیت کرنے کی بیحد تاکید فرماتے تھے۔

تقویٰ

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے اور ہر چیز اور معاملے میں نہایت ہی احتیاط فرمایا کرتے تھے۔ اگر کوئی آپ کی بارگاہ میں ہدیہ پیش کرتا اور آپ کو علم ہوتا کہ اس کی کمائی حرام کی ہے تو ہدیہ قبول نہ فرماتے اور ایسے شخص کے گھر جانے، اس کی سواری استعمال کرنے اور اس کے گھر کھانے پینے سے پرہیز فرماتے۔

آپ بے نمازی شخص کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا تناول نہ فرماتے۔ پانچ وقت کا پکا نمازی باوضو ہو کر اور ذکر کرتا ہوا کھانا پکاتا تو پھر آپ کھانا تناول فرماتے اور اس بات کا حکم آپ کو خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے ہوا تھا۔

www.HaqWaliSarkar.com

آپ اگر کسی کے گھر تشریف لے جاتے اور اگر علم ہوتا کہ گھر کا کچھ حصّہ ذاتی ملکیت سے بڑھا کر سڑک کی جگہ پر تعمیر کیا گیا ہے (جیسا کہ آج کل بعض لوگ کر لیتے ہیں) تو گھر کے اس حصہ میں تشریف نہ رکھتے بلکہ ایسی مساجد میں بھی جانے سے پرہیز فرماتے تھے اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے ایسی مساجد میں جانا ہوتا تو مسجد کے اس حصہ میں نماز ادا نہ فرماتے جو کہ سڑک کی جگہ پر ہوتی۔

آپ ایسی اشیاء استعمال نہ فرماتے جو کہ ذاتی ملکیت نہ ہو، مثلاً اگر کوئی مرید سرکاری آفیسر ہوتا اور آپ کو کہیں لے جانے کیلئے سرکاری گاڑی لاتا تو آپ اس میں نہ بیٹھتے اور فرماتے کہ یہ گاڑی حکومت کی ہے اور صرف حکومتی کاموں کے لیے ہے لہٰذا اس کو ذاتی استعمال میں لانا جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی مرید سرکاری ملازم اپنے دفتر سے فون کرتا تو آپ اس کو منع فرماتے کہ سرکاری فون ذاتی کام کے لیے استعمال نہ کیا کریں۔

آپ جب کسی جگہ محفلِ ذکر پر تشریف لے جاتے تو پہلے اچھی طرح تصدیق فرماتے کہ کہیں بجلی براہِ راست میٹر سے یا بجلی کی تاروں سے ناجائز طریقے سے تو نہیں لی گئی، اگر ایسا ہوتا تو پہلے آپ تاریں اتر واتے، پھر محفلِ ذکر کرواتے اور ان سے وعدہ لیتے کہ جو بجلی وہ استعمال کر چکے ہیں اس کا بل واپڈا میں جمع کروائیں گے۔ پس آپ چھوٹی سے چھوٹی اور معمولی سی معمولی بات کا دھیان رکھتے اور اس میں بہت سختی کے ساتھ احتیاط فرمایا کرتے تھے۔

توکل

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے توکل کا یہ عالم تھا کہ آپ نے کبھی مال اکٹھا نہ کیا بلکہ جو بھی رقم آتی اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں خرچ کر دیتے۔ آپ کی حیاتِ مبارکہ کا ابتداء سے یہی معمول مبارک تھا کہ جتنی رقم بھی جس روز آتی چاہے وہ ہزاروں میں ہوتی رات سونے سے پہلے اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں خرچ کر دیتے اور رات کو خالی جیب کر کے سوتے یعنی ایک رات بھی ایسی نہ گزاری کہ آپ کے پاس کچھ روپے بھی ہوں۔

جب سلسلہ عالیہ کا آغاز ہوا تو تب آپ کو خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے اجازت عطا ہوئی کہ دینی

www.HaqWaliSarkar.com

کاموں کے لیے اور لنگر شریف کیلئے رقم اکٹھی کر کے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں کیونکہ وہ ذاتی استعمال کے لیے نہیں ہوتی تھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''میرے رب نے ساری زندگی ہر موقع پر آخری وقت میں رقم کا انتظام فرما کر ماقبل دنیاوی دولت سنبھالنے کی کوفت سے بچائے رکھا'' اور فرمایا کرتے تھے کہ ''جو شخص مال گن گن کر جمع کر کے رکھتا ہے اللہ سبحانہ تقدس کی محبت اس کے دل سے کم ہو جاتی ہے''۔

عشق و ادب

طریقت اصل میں عشق و ادب ہی ہے کہ جس قدر زیادہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مرشدِ پاک سے محبت و ادب ہوگا اتنا ہی زیادہ بندہ اللہ سبحانہ تقدس کی نظر میں محبوب ہوگا۔ غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ عشق و ادب کا ایک بہترین نمونہ تھے کہ آپ کا ظاہر و باطن اللہ سبحانہ تقدس، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مرشدِ پاک کے عشق و ادب میں ڈوبا ہوا تھا۔ آپ سرکار نے اپنی تعلیمات اور کردار کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں اللہ سبحانہ تقدس، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات اولیاء کرام کی محبت پیدا فرمائی۔

آپ نے ساری زندگی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک نہ کبھی بغیر وضو فرمایا، نہ کبھی سُنا (کہ آپ سرکار اس وجہ سے بھی ہر وقت باوضو رہا کرتے تھے) اور آپ نے کبھی لیٹ کر یا بیٹھے ہوئے یا ٹیک لگا کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک نہ کبھی سُنا اور نہ ہی لیا۔ آپ کبھی قبلہ شریف یا مدینہ شریف کی طرف پشت فرما کر نہ بیٹھتے اور نہ کھڑے ہوتے اور جب کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے یہ پوچھتے کہ قبلہ کس جانب ہے تاکہ بے دھیانی میں بھی قبلہ شریف یا مدینہ شریف کی جانب پشت نہ ہو جائے۔ جب بھی آپ کے سامنے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک ہوتا تو آپ فوراً باادب طریقے سے بیٹھ جاتے اور آپ کی کیفیت تبدیل ہو جاتی یعنی وجدانی ہو جاتی اور کیف و سرور کا عالم چھا جاتا۔

آپ نماز کے لیے سادہ جائے نماز کو پسند فرماتے اور ایسی جائے نماز استعمال کرنے سے سختی سے منع فرماتے جس پر بیت اللہ شریف یا مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر بنی ہوتی کہ ایسی جائے نماز کے استعمال کو بے ادبی ارشاد فرماتے تھے۔

www.HaqWaliSarkar.com

آپ ایسے شخص کی طرف بھی کبھی پشت نہ فرماتے جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک لے رہا ہو اور اسی طرح اذان اور اقامت کہنے والے کی طرف بھی پشت نہ فرماتے۔ ایک مرتبہ آپ ایک مسجد میں تشریف لے گئے مگر جب اقامت کہی جا رہی تھی تو یک دم آپ سرکار صف میں سے نکل کر مسجد سے باہر تشریف لے آئے۔ مریدین نے عرض کی کہ حضور کیا معاملہ ہے؟ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب اقامت کہی جا رہی تھی اور اقامت میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک آیا تو امام صاحب نے اقامت کہنے والے کی طرف پشت کی ہوئی تھی جو کہ بے ادبی ہے اور ایسے شخص کو امامت کروانے کا حق نہیں ہے جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک کا ادب نہیں کرتا۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''جو لوگ ظاہری طور پر بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مدینہ پاک کے زیادہ قریب رہتے ہیں ان کا بھی احترام وعزت کیا کریں''۔ اسی لیے آپ کراچی یا اس جانب سے آنے والے لوگوں کا خاص اکرام فرمایا کرتے تھے اور خصوصی مہمان نوازی کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ''ان کا شہر ہمارے شہر کی نسبت مدینہ پاک سے زیادہ قریب ہے''۔ آپ وہ روٹی جو پہلے پکی ہوتی زیادہ شوق سے تناول فرماتے مثلاً صبح کے وقت پچھلی شام کی روٹی یا شام کے وقت پچھلی صبح کی روٹی مل جاتی تو تازہ روٹی کی نسبت زیادہ شوق سے تناول فرماتے اور اس کی وجہ یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ''یہ روٹی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری زمانہ مبارک سے تازہ روٹی کی نسبت زیادہ قریب پکی ہے اس لیے اس کے کھانے میں اس نسبت کی وجہ سے زیادہ مزہ آتا ہے''۔

آپ 1993ء میں حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد واپس تشریف لائے تو آپ سرکار وہاں سے کچھ خریداری وغیرہ کر کے نہ لائے بلکہ آپ کے دستِ اقدس میں صرف ایک لفافہ تھا جس میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان شریف کی کنکریاں مبارک تھیں۔ ایک عاشقِ مصطفیٰ کے لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت والی چیزوں سے بڑھ کر اور کون سا تحفہ ہو سکتا تھا۔ پھر آپ سرکار نے وہ کنکریاں مبارک بطور تحفہ اپنے تمام مریدین میں تقسیم فرمائیں۔

آپ کتابیں رکھنے کی ترتیب کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ جہاں بہت سی کتابیں ہوں تو وہاں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ سب سے اوپر قرآنِ مجید رکھیں۔ اگر قرآن پاک کئی قسم کے ہوں تو سب سے اوپر پہلے بغیر ترجمہ والا قرآنِ پاک رکھیں، پھر ترجمہ والا، پھر حاشیہ والا اور اس کے بعد تفسیر والا قرآنِ پاک رکھیں۔ ان کے بعد احادیث کی کتابیں اور

www.HaqWaliSarkar.com

پھر فقہ کی اوران کے بعد حضرات اولیاء کرام کی سیرت وفرمودات والی کتابیں رکھیں۔غرض کہ آپ کی تعلیمات اور سیرت سراپا عشق وادب تھی۔

شریعت کی پابندی

آپ نے طریقت کا فیض اور معرفت کی بلندیاں حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ زندگی کا کوئی عمل بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعتِ مطہرہ سے ہٹ کر نہ کیا۔آپ کی زندگی کے تمام معاملات، اخلاقِ حسنہ اور ظاہر و باطن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے عین مطابق تھے۔زندگی کے جن امور کی طرف ایک عام انسان کا ذہن بھی نہیں جاتا آپ ان چھوٹی سے چھوٹی باتوں میں بھی شریعتِ مطہرہ اور سنتِ مبارکہ کا بے حد پابندی سے اہتمام فرمایا کرتے تھے اور کسی حال میں بھی شریعت کی خلاف ورزی گوارہ نہ فرماتے تھے۔آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''اللہ سبحانہ تقدس کے احکامات اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے مطابق اپنی زندگی گزارنا ہی سب سے بڑی کرامت ہے''۔

آپ نہ صرف خود بلکہ اپنے ہر ملنے جلنے والوں اور مریدین کو بھی شریعت کی پابندی کی نہایت خاص تلقین کرتے تھے اور اگر آپ کے سامنے کوئی عمل خلافِ شریعت ہوتا تو آپ کی طبیعت مبارکہ بیزار ہو جاتی۔آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''جو شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں رکھتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی کوشش نہیں کرتا وہ جاہل اور اندھا ہے'' اور فرمایا کرتے تھے کہ ''اگر کوئی شخص کرامات بھی دکھائے مگر اس کی زندگی کے اکثر معاملات خلافِ شریعت ہوں تو ایسے شخص کی صحبت سے بچنا چاہیے''۔

ایک مرتبہ مجھے (مصنف) خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ پاک نصیب ہوئی کہ غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضرِ خدمت ہوتے ہیں۔حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی محبت سے آپ کو فرماتے ہیں کہ ''ہمیں آپ سے بہت محبت ہے اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آپ ہماری سنت (مبارکہ) پر بہت زیادہ عمل کرنے والے ہیں''۔

www.HaqWaliSarkar.com

تبلیغِ دین

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کو تبلیغِ دین کی بے حد زیادہ تاکید و تلقین فرمایا کرتے تھے اور خود بھی پوری زندگی جہاں بھی موقع ملتا لوگوں کو دین کی تبلیغ فرماتے رہتے اور فرمایا کرتے کہ ''ہماری زندگی کا سب سے پہلا اور اول مقصد دین کی تبلیغ کرنا ہونا چاہیے اور سلسلہ عالیہ میں بھی اس مرید کو زیادہ فیض ملے گا جو دین کی تبلیغ زیادہ سے زیادہ کرے گا۔''

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''اپنے ایمان کی فکر کرنا بھی بہت اچھی بات ہے مگر لوگوں کے ایمان کی فکر کرنا اس سے بھی بہتر ہے اور جو لوگوں کے ایمان کی فکر کرتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس کے ایمان کو بلندی عطا فرماتا ہے''۔ آپ کی تعلیمات میں یہ چیز بھی شامل تھی کہ جس جگہ، جس محفل میں یا جس شخص کے پاس بھی جاؤ وہاں دین کی بات قولاً یا عملاً ضرور کرو کیونکہ اگر تم نیکی کی دعوت نہیں دو گے تو بدی تم پر غالب آجائے گی۔

خدمتِ خلق

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خاص وصف ''خدمتِ خلق'' بھی تھا۔ آپ نے ساری زندگی خلقِ الٰہی کی خدمت میں گزار دی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''کسی انسان کی دنیاوی تکلیف دور کرنے سے بھی اللہ سبحانہ تقدس بہت خوش ہوتا ہے''۔ آپ کے آستانہ عالیہ پر لوگ دن رات حاضرِ خدمت ہوتے رہتے تھے اور بعض اوقات تو یوں بھی ہوتا کہ کئی کئی دن آپ کو سہولت سے سونے کے لیے وقت بھی میسر نہ آتا مگر آپ پھر بھی نہایت خوش ہو کر لوگوں کی خدمت میں لگے رہتے۔ اکثر اوقات آپ کہیں جانے کے لئے گھر سے سواری کا کرایہ لے کر تشریف لے جاتے مگر گھر کے باہر کوئی ضرورت مند مل جاتا تو اس ضرورت مند کو وہ پیسے دے دیتے اور خود پیدل تشریف لے جاتے۔

www.HaqWaliSarkar.com

آپ کے نزدیک اپنی فکر چھوڑ کر لوگوں کی دنیاوی اور دینی فکر کرنا ہی اصل کمال تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''لوگوں کی فکر کرنا حضرات انبیاء کرام کا طریقہ ہے کہ وہ دنیا میں لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے ہیں اور یہی طریقہ حضرات اولیاء کرام کا ہے'' اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''عبادت سے جنت ملتی ہے اور خدمت سے اللہ سبحانہ تقدس کا قرب ملتا ہے''۔ آپ ہر وقت صرف اسی فکر میں رہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح تمام لوگ اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے پر آجائیں۔ آپ ہر وقت یہی فرماتے رہتے کہ زندگی کا وقت بہت ہی کم ہے اور دین کا کام بہت ہی زیادہ ہے۔ بعض اوقات آپ کے مریدین آپ کو کچھ دیر آرام فرمانے کے لیے عرض کرتے تو آپ فرماتے کہ ''فقیر کی آخری 'رَ' ریسٹ کی نہیں بلکہ ریاضت کی ہے اور ریاضت کا مطلب ہے کہ کام کام اور صرف کام اور آرام تو صرف قبر میں جا کر ہی ہوگا۔''

غوثِ زماں

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ صرف ولیِ کامل ہی نہیں ہیں بلکہ ایک ہی نظر میں کسی کو مقامِ ولایت عطا فرما سکتے ہیں۔ آپ حضرات اولیاء کرام کے امام، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب اور اپنے وقت کے غوث ہیں۔ غوث اس ولیِ کامل کو کہتے ہیں جو کہ اپنے وقت کا سب سے کامل ترین اور افضل و اعلیٰ ولی ہوتا ہے اور اپنے وقت کے اولیاء کا روحانی امام ہوتا ہے۔ بہت سے لوگوں کو خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اور مختلف حضرات اولیاء کرام کی جانب سے اس بات کی واضح بشارت ہو چکی ہے کہ غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ہیں اور وقت کے غوث ہیں۔

مجھ (مصنف) کو بھی خواب میں اس بات کی بشارت ہوئی۔ ایک بار حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی زیارتِ پاک ہوئی، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے تین بار ارشاد فرمایا کہ آپ کے مرشدِ پاک اپنے وقت کے غوث ہیں۔ ایک دفعہ تو یوں ہوا کہ بعض لوگوں نے آپ کے مقامِ غوثیت پر اعتراض کیا تو مجھے رات کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور غوثِ زماں خواجہ جی حق

www.HaqWaliSarkar.com

ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت پاک عطا ہوئی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے سر پر ایک بہت ہی نورانی تاج مبارک پہنایا اور اس تاج پر ''غوثِ زماں'' تحریر تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خواجہ صاحب کو غوث ہم نے بنایا ہے اور یہ ہمارے عاشق اور محبوب ہیں اور پھر ارشاد فرمایا کہ جو بھی خواجہ صاحب سے محبت رکھتا ہے ہماری اس پر خاص توجہ اور نظر رہتی ہے۔ سبحان اللہ!

وصال مبارک

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ ساری زندگی خلقِ الٰہی کی خدمت اور دین کی دعوت دیتے رہے اور پھر 26 شوال بمطابق 24 فروری 1998ء کو صبح صادق کے وقت نمازِ تہجد ادا فرمانے کے بعد ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ جب آپ کے جسم مبارک کو غسل دے کر زیارت کے لیے رکھا گیا تو آپ کی پیشانی مبارک پر نہایت واضح الفاظ میں پہلے اسم ''اللہ'' اور پھر اسم ''محمد'' لکھا دکھائی دیا۔ یہ ایمان افروز منظر بہت سے لوگوں نے دیکھا۔

مزارِ پاک

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک ''مزارِ پُرانوار خواجہ جی سرکار'' اور ''حق ولی دربار'' کے نام سے مشہور ہے جو کہ موہلنوال مین ملتان روڈ لاہور پر واقع ہے اور آپ کا سالانہ عرس مبارک ہر سال 25 اور 26 شوال کو آپ کے مزارِ پاک پر بڑی عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے جس میں چادر پوشی، نعت خوانی، منقبت شریف، ذکرِ الٰہی اور بیان مبارک ہوتا ہے۔

آج بھی لوگ آپ کے دربار شریف سے روحانی و دنیاوی فیوض و برکات حاصل کر رہے ہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میرے مرشدِ اکمل، غوث الاغیاث حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ''درویش پردہ

www.HaqWaliSarkar.com

فرمانے کے بعد لوگوں کو زیادہ فیض یاب کرتا ہے اور پردہ فرمانے کے بعد درویش کا فیض ستّر گنا بڑھ جاتا ہے۔''

بے شمار لوگوں کو اس بات کی بھی خواب میں بشارت فرمائی گئی اور دکھایا گیا کہ غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر ہر وقت ہی اللہ سبحانہ تقدس کے نور اور رحمت کی بارش ہوتی رہتی ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص الخاص توجہ پاک ہے۔ سبحان اللہ!

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے دربار عالیہ پر حاضری دینے والے کئی لوگ اب بھی یہ بات بیان کرتے ہیں کہ ہمیں فلاں فلاں بزرگ نے خواب میں بشارت فرمائی کہ روحانی فیوض و برکات یا دنیاوی امراض و مسائل کے لیے غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے دربار شریف پر محبت و عقیدت سے حاضریاں دیا کریں۔ الحمد للہ آج بھی کثیر تعداد میں لوگ آپ کے دربار شریف سے روحانی اور دنیاوی فیوض و برکات حاصل کر رہے ہیں اور ہماری دعا ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوں اور تا قیامت مستفیض ہوتے رہیں۔ آمین!

فرمودات عالیہ

1. ہر وقت اور ہر حال میں اور ہر طرح کے حالات میں اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا کرتے رہا کرو کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس شکر کرنے والے کو ہی زیادہ عطا فرماتا ہے اور مقامِ شکر مقامِ صبر سے بھی بہت بلند ہے۔
2. اللہ سبحانہ تقدس سے محبت رکھیں اور جس کے دل میں بھی اللہ سبحانہ تقدس کی محبت ہے اس سے بھی اللہ سبحانہ تقدس کی نسبت سے محبت رکھیں۔
3. سب سے بڑا وظیفہ اور چلہ اللہ سبحانہ تقدس سے، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اپنے مرشد اور سلسلہ عالیہ سے عملی طور پر محبت اور ادب قائم رکھنا ہے۔
4. جب کسی شخص کے دل میں اللہ سبحانہ تقدس کی محبت بڑھتی ہے تو دنیا کی محبت کم ہو جاتی ہے اور پھر گناہ بھی کم سرزد ہوتے ہیں۔
5. مشکل اوقات اور تکلیف دہ اور پریشان کن حالات میں ہی اس بات کا علم ہوتا ہے کہ کس شخص میں کتنا اخلاص ہے۔
6. اپنے عمل کے اندر اخلاص پیدا کرو کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس صرف اسی عمل

www.HaqWaliSarkar.com

کو پسند فرماتے ہیں جس میں اخلاص ہوتا ہے۔ (7) اپنی زندگی کو اپنے نفس کی مرضی کے مطابق نہیں بلکہ اللہ سبحانہ تقدس کے احکامات اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے مطابق چلانا چاہیے کیونکہ جو شخص اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارے گا تو وہ ہمیشہ پچھتائے گا اور جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کے احکامات اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے مطابق زندگی گزارے گا تو وہ ہمیشہ کامیاب رہے گا۔ (8) اصل اور حقیقی کامیابی یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور قربت حاصل ہو جائے اور کسی کو یہ حاصل نہ ہو اور دنیا بھر کی دولت اور علوم بھی حاصل ہو جائیں تو وہ ناکام انسان ہے۔ (9) اللہ سبحانہ تقدس کے نافرمانوں سے دور رہو کہ ان کی صحبت تم پر آہستہ آہستہ اثر ڈال سکتی ہے حتیٰ کہ ان کے اُٹھنے بیٹھنے کی جگہ پر اُٹھنا بیٹھنا بھی دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے نقصان دہ ہے جس کا مشاہدہ کئی بار ہو چکا ہے لیکن ان کی اصلاح یعنی تبلیغ کی نیت سے ان کے پاس جا سکتے ہو یا ان سے مل سکتے ہو۔ (10) اگر اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستہ پر چل کر تکلیف پہنچے تو کچھ غم نہیں اور اگر نافرمانی پر چل کر راحت آئے تو خطرناک ہے۔ (11) امام الانبیاء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہونا بہت ہی اونچا مقام ہے اور جس شخص نے یہی بات سمجھ لی تو وہ بہت خوش قسمت ہے اور جس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کی قدر نہ کی تو وہ شخص بدقسمت ہے۔ (12) امام الانبیاء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، عظمت اور احترام کے لیے دلیل مانگنا یا اعتراضاً مسئلہ پوچھنا غلط ہے اور اس سے انسان کا ایمان ماند پڑ جاتا ہے۔ (13) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی نہ اللہ سبحانہ تقدس کو پسند ہے اور نہ مسلمانوں کو۔ اسی لیے درود شریف بھی باوضو ہو کر اور دوزانو ہو کر قبلہ یا مدینہ رخ ہو کر محبت کے ساتھ پڑھا جائے وگرنہ لیٹ کر پڑھنے سے کمر درد ہو گی اور چلتے پھرتے پڑھنے سے ٹانگوں میں درد شروع ہو گی جس کا علاج بغیر توبہ ممکن نہ ہو گا۔ (14) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ ہی کشتی نوح علیہ السلام ہے لہٰذا اس میں جلد سوار ہو جاؤ اور اپنے متعلقین کو بھی سوار کر لو۔ (15) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب امتیوں پر واجب ہے کہ وہ پوری دنیا کے انسانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ عالی سے روشناس کرائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس سے آگاہ کریں۔ بلاشبہ تمام انسانوں میں افضل اور اکمل ترین شخصیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کا مطالعہ نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی کوشش نہیں کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور تعلق نہیں رکھا وہ محروم رہا خواہ اس نے باقی سب علوم پر عبور حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہو۔ (16) ایک بہت آسان پرکھ

www.HaqWaliSarkar.com

ہمارے آخرت کے انجام کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دستیاب ہوئی ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ آخرت میں آدمی اسی قوم سے اٹھایا جائے گا جس سے وہ مشابہت اور محبت رکھے گا لہٰذا ابھی دیکھ لو کہ تمہیں کس سے محبت ہے اور تم نے کس کی مشابہت اختیار کی ہوئی ہے اور کس قوم کو پسند کرتے ہو۔ اگر زندگی میں اپنے وقت کے حضرات اولیاء کرام سے محبت اور تعلق ہے تو آخرت میں انہی کے ساتھ ہو گے اور اگر فاسق و فاجر گروہوں سے تعلق و محبت قائم ہے کہ ان کی باتیں گھنٹوں سن کر بھی جی نہیں بھرتا، ان کی تصاویر اپنے گھروں میں لگا رکھی ہیں، ان کا چہرہ دیکھ کر خوش ہوتے ہو اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں چند منٹ سن کر طبیعت پر بوجھ شروع ہو جاتا ہے تو انجام انہی فاسق و فاجر لوگوں کے ساتھ جہنم میں ہونے کا قوی امکان ہے۔ باقی اللہ سبحانہ تقدس مالک و مختار ہے کہ وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے۔ (17) فرقہ پرستی سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت دکھ ہوتا ہے کہ جس طرح والدین کے بچے آپس میں لڑیں تو والدین کو دکھ ہوتا ہے اسی طرح جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت آپس میں لڑتی ہے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھ ہوتا ہے۔ (18) اے نام نہاد علماء! تم فرقہ پرستی کی دلیل کہاں سے لاتے ہو حالانکہ قرآن و حدیث سے سمجھ نہیں آتی تو سابقہ چند سو سال کے حضرات اولیاء کرام کا طرزِ عمل تمہارے سامنے ہے کہ کس طرح محبت اور رواداری سے انہوں نے دینِ اسلام پھیلایا اور آج تم نے مسلمان حکومت کے تحت مسلمانی اکثریت کے ملک میں خود مسلمانوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے اور مسلمانوں کی رسوائی کا باعث بن کر دین کی راہ میں رکاوٹ بن گئے ہو، تو کیا تم اللہ سبحانہ تقدس کے حضور پیشی سے نہیں ڈرتے؟ اور جو مسلمانوں میں فرقہ پرستی کرتا ہے وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دل آزاری کرتا ہے البتہ نیک نیتی پر مبنی اختلاف جائز ہے۔ (19) ہر مسلمان سے اس نسبت سے محبت رکھیں کہ بطور امتی اس کا تعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے کہ اس سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور توجہ مبارک حاصل ہو گی۔ (20) یہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور عظمت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر امتی ولایت کا فیض حاصل کر سکتا ہے اور اس کے لیے اسے حضرات اولیاء کرام کے طریقہ پر عملاً چلنے کی ضرورت ہے۔ (21) دین کا ظاہری علم یعنی شریعت کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان کے لیے بہت ضروری ہے اور روحانی، باطنی فیض حاصل کرنا ہر مسلمان کی روحانی اور ایمان کی ترقی اور مضبوطی کے لیے بہت ضروری ہے۔ (22) جب کسی مسلمان میں ایمان پیدا ہوتا ہے تو دین پر عمل کرنے کا دھیان اور تڑپ پیدا ہوتی ہے اور پھر جس قدر ایمان میں

www.HaqWaliSarkar.com

اضافہ ہوتا جاتا ہے تو اس کے لیے دین پر عمل کرنا بھی اسی قدر آسان سے آسان تر ہوتا جاتا ہے۔ (23) اپنے مسلمان ہونے کا کچھ تشخص تو قائم رکھو کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو تشخص کی خاطر نیکی کے کام میں بھی دوسروں سے الگ راستہ اختیار فرمایا۔ یومِ عاشورہ کا ایک روزہ اسلام سے قبل جاری تھا لیکن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشابہت سے بچنے کے لیے دو یا تین روزوں کا حکم فرمایا۔ بالوں میں کنگھی پیچھے کی طرف فرماتے تھے لیکن جب دیکھا کہ یہود و نصاریٰ بھی اس طرح کرتے ہیں تو درمیان میں مانگ نکالنا شروع فرما دی لیکن تم ہو کہ ان کی ہر غلط بات کی بھی پیروی کرتے ہو۔ تمہارے اسی طرزِ عمل پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھ بھرے الفاظ میں پہلے ہی فرما دیا کہ ''تم ضرور یہود و نصاریٰ کی پیروی کرو گے اور اگر وہ اپنی ماں سے زنا کریں گے تو تم بھی ان کی پیروی میں ایسا کرو گے۔'' آج ہمارا میڈیا مسلمانوں کی اور غیر مسلموں کی گھٹیا عورتوں اور مردوں کا ذکر محبت کے ساتھ تفصیل سے کرتا ہے اور اپنے صالح اور متقین افراد کا ذکر نہیں کرتا اور اگر کرتا ہے تو بے ادبی اور حقارت سے کرتا ہے اور ہمارے باشعور لوگ ان غیر مسلموں کی زبان، لباس، لہجہ اور ہر بات کی نقل میں اپنی عزت سمجھتے ہیں۔ (24) وقت ایک نعمت ہے اور اپنے وقت کو ضائع کرنا کفرانِ نعمت ہے۔ (25) فرائض کی ادائیگی کے بعد اپنے ہر لمحے کو اللہ سبحانہ تقدس کی یاد میں گزاریں اور اللہ سبحانہ تقدس کی یاد کے لیے بہترین طریقہ ذکر و مراقبہ اور غور و فکر ہے۔ (26) نماز بوجھ نہیں ہے بلکہ اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے ہمارے لیے ایک بہت ہی بڑا انعام و اکرام ہے۔ (27) نماز حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اللہ سبحانہ تقدس سے قربت اور معراج کے لمحوں کی نشانی ہے اور مومن جتنی بلندی نماز کے ذریعے سے حاصل کرتا ہے اتنی بلندی کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتا۔ (28) فضول بحث نہ کیا کریں کیونکہ ایسا کرنے سے دل اندھا ہو جاتا ہے اور دل کی روشنی ختم ہو جاتی ہے۔ (29) دین کی تبلیغ حکمت کے ساتھ کرنی چاہیے اور اس کے لیے ہر شخص اور ماحول کو بھی سمجھنا چاہیے۔ (30) دین کا علم ضرور حاصل کریں اور اسے آگے لوگوں میں بھی ضرور پھیلائیں اور دین کی تبلیغ میں کچھ نہ کچھ اپنا حصہ ضرور ڈالیں کیونکہ تبلیغِ دین بہت ضروری ہے کہ اگر نہیں کریں گے تو اپنے اعمال کے ضائع ہونے کا بھی خطرہ ہے لہٰذا دین کی تبلیغ کو اپنی زندگی کے سب کاموں سے افضل و اعلیٰ کام سمجھنا چاہیے۔ (31) اپنی زندگی کا مختصر وقت دنیاوی جھگڑوں میں ضائع مت کرو کیونکہ ایک لمحہ بھی جو اللہ سبحانہ تقدس کی یاد کے بغیر گزر گیا وہ آخرت میں یاد آ کر حسرت کا سبب ہوگا۔ (32) نظروں کی حفاظت نہ کرنے سے دل کا نور اور عبادت و ذکر کی یکسوئی اور حلاوت ختم ہو جاتی

www.HaqWaliSarkar.com

ہے اور دنیا کو وقعت دینے سے دل مردہ اور ایمان کمزور ہوتا رہتا ہے اور فاسق و فاجر شخص کی تعریف کرنے سے الحمدللہ کی نفی ہو جاتی ہے۔ (33) اپنی نمود و نمائش کے لیے کوشاں نہ رہو اور نہ دولت اکٹھی کرتے پھرو کیونکہ اس طرح مختلف نوعیت کے چور، ڈاکو تمہارے پیچھے لگ جائیں گے اور دنیا اور آخرت کا خطرہ بڑھتا جائے گا۔ جس رب نے آج دیا ہے وہ کل بھی دے سکتا ہے البتہ نیکی کے بڑے کاموں کے لیے دولت کو اکٹھا کرنا اور روکنا نقصان دہ نہیں ہے۔ (34) کسی بھی حالات میں گھبراہٹ اور بددلی کا مظاہرہ نہ کرو کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس نے انسان کی روزی مقرر کر دی ہے اور اُسے مقرر کردہ روزی مل کر رہنی ہے لیکن اب یہ انسان کے اختیار میں ہے کہ اس رزق کو حرام طریقے سے حاصل کرے یا حلال طریقے سے حاصل کرے۔ (35) مسلمانوں کی اکثریت ہمیشہ دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں زیادہ باحیا ہوگی اور یہی ایمان کی بہتری کی علامت ہے اور غربت کے باوجود اللہ سبحانہ تقدس کا زیادہ شکر کرنے والی ہوگی۔ (36) کسی شخص کو شرمندگی سے بچانا کسی کو کھانا کھلانے سے بھی افضل ہے۔ (37) مومن تو ہر روز بلکہ ہر وقت اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں اپنے گناہوں سے معافی مانگتا رہتا ہے۔ (38) اپنی طبیعت کو نرم رکھیں اور دوسروں کے عذر کو قبول کریں اور خود بھی دوسرے لوگوں کی غلطیوں کے لیے عذر تلاش کریں اور اگر عذر نہ ملے تو اس میں اپنی غلطی سمجھیں کہ میں اس کے لیے عذر تلاش نہ کر سکا۔ (39) اللہ سبحانہ تقدس سے محبت کرنے سے ہی انسان کے اعمال کی قدر بڑھتی ہے اور اعمال میں چمک اور خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اور محبت کے بغیر عمل کچھ بھی نہیں ہوتا لہٰذا عمل کے ساتھ ساتھ محبت اور کیفیات کی طرف بھی خاص دھیان رکھنا چاہیے۔ (40) دنیا میں اگر انسان اپنے جرم کا اقرار کر لے تو اسے سزا ملے گی لیکن اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں اپنے جرم کا اقرار کر کے معافی مانگ لے تو اللہ سبحانہ تقدس غفور و رحیم ہے لہٰذا وہ اپنے بندہ کے گناہ معاف فرما دے گا۔ (41) جہاں اندھیرا ہوتا ہے وہیں پر روشنی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اسی لیے جہاں لوگ گناہوں میں زیادہ مبتلا ہوں وہاں نیکی پھیلانے کی اور دین کی تبلیغ کرنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے تاکہ گناہوں کا اندھیرا ختم ہو کر نیکی کی روشنی پھیلے۔ (42) اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں کسی کے وسیلہ سے دعا مانگنا غلط نہیں ہے بلکہ پسندیدہ اور محبوب عمل ہے اور دعا میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وسیلہ سب سے اچھا اور بہترین ہے اور اس کے علاوہ حضرات اولیاء کرام کا وسیلہ بھی بہتر ہے جو بالآخر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہی وسیلہ ہے۔ (43) کسی بھی نیک کام کے انتظار میں رہنا بھی فائدہ مند ہے کہ اس میں بھی اس شخص

www.HaqWaliSarkar.com

کو فیوض و برکات اور ثواب ملتا رہتا ہے لہٰذا اسی طرح ایک نماز ادا کر کے دوسری نماز کے انتظار میں رہنے سے بھی بہت سے فیوض و برکات اور ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (44) نیک ماحول میں نیک کام کرنے کی نسبت بُرے اور دنیاوی ماحول میں نیک کام کرنے کی زیادہ مقبولیت اور فضیلت ہوتی ہے۔ (45) دنیا کو چھوڑ کر الگ رہنے سے افضل یہ ہے کہ دنیا میں بھی رہے مگر دنیا اور دنیاوی چیزوں سے محبت نہ کرے۔ (46) تکلیفیں، پریشانیاں، بیماریاں ہر شخص کو آتی ہیں مگر جو شخص ان میں رہ کر صبر کرتا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا کرتا ہے وہ شخص آخرت میں کامیاب ہوگا۔ (47) ہدایت دینا اللہ سبحانہ تقدس کا کام ہے اور ہمارا کام صرف لوگوں کو حکمت اور محبت کے ساتھ دین کی دعوت دینا ہے کیونکہ حکمت اور محبت ہر چیز اور ہر بات میں بہت ضروری ہے لہٰذا جہاں دین میں تبلیغ کا حکم ہوا ہے وہاں یہ بھی حکم ہوا ہے کہ حکمت اور محبت کے ساتھ تبلیغ کیا کرو۔ (48) جو شخص دین کے علم اور روحانی فیض کو صرف اپنے تک محدود رکھتا ہے وہ بخیل ہے اس لیے جو علم اور فیض حاصل کریں اس کو لوگوں میں عام کریں اس سے اللہ سبحانہ تقدس کی محبت اور قربت حاصل ہوگی اور چاہے کوئی حاصل کرے یا نہ کرے لیکن آپ کا فرض ہے کہ ہر ایک کو پیغام پہنچا دیں۔ (49) انسان بہت ہی ناشکرا ہے کہ جو نعمتیں اس کے پاس ہوتی ہیں ان کا کبھی بھی شکر ادا نہیں کرتا یا بہت کم اور کبھی کبھی شکر ادا کرتا ہے اور جو نعمت نہ ملی ہو تو ساری زندگی اس نعمت کی ناشکری میں گزار دے گا۔ (50) مخلوق کی خدمت کرنے والے ہی آگے نکل جاتے ہیں لہٰذا عمل کرنے سے جنت ملتی ہے اور خدمت سے اللہ سبحانہ تقدس کی ذات عالی کی قربت ملتی ہے اور جس قدر بلند پایہ نیک، متقی یا کسی مقرب بندے کی خدمت کرو گے اتنی ہی زیادہ اللہ سبحانہ تقدس کی قربت و محبت حاصل ہوگی۔ (51) اگر نیک اور صالح بندوں کا ذِکر مبارک کریں گے تو طبیعت پر اچھے اثرات مرتب ہوں گے اور اگر بُرے لوگوں کا ذکر کریں گے تو طبیعت میں عجیب بُرے اثرات پیدا ہوں گے۔ (52) دولت اور دنیاوی آرام و آسائش اللہ سبحانہ تقدس کی خوشنودی کی علامت نہیں ہے کیونکہ اگر خوشنودی کا معیار دولت یا دنیاوی آرام و آسائش وغیرہ ہوتا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس اور حضرات انبیاء کرام اور حضرات صحابہ کرام کے پاس سب سے زیادہ دولت اور دنیاوی عیش و آرام موجود ہوتے لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے۔ (53) اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے کسی تکلیف و پریشانی کا آنا اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت کی دلیل ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کی قربت کی نشانی ہے لہٰذا اسے اللہ سبحانہ تقدس کے عذاب اور ناراضگی کی علامت نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ تکلیفوں اور پریشانیوں

www.HaqWaliSarkar.com

کا آنا بھی سنتِ مبارکہ ہے۔ (54) غرور وتکبر کو اپنے دل میں ایک ذرہ برابر بھی ہرگز جگہ نہ دیں ورنہ تمام نیک اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ (55) جب دین کی تبلیغ کریں گے تو رکاوٹ اور مخالفت لازمی ہوگی کیونکہ یہ بھی سنتِ مطہرہ ہے اور اس میں آپ کا فائدہ بھی ہے کہ اس پر صبر کرنے سے آپ کے درجات بلند ہوں گے اس لیے رکاوٹ اور مخالفت کو خوش دلی سے قبول کریں اور سب سے زیادہ رکاوٹ اور مخالفت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوئی اور اس کے بعد حضرات انبیاء کرام کی اور پھر حضرات اولیاء کرام کی ہوئی لہٰذا اگر دین کی تبلیغ اور خدمت میں ہماری مخالفت نہیں ہوگی تو ایک سنتِ مبارکہ رہ جائے گی بلکہ لوگوں کی ملامت اور مخالفت پر شکر ادا کریں کہ لوگوں نے آپ کی تعریف نہیں کی کہ اگر لوگ آپ کی تعریف اور عزت کرتے تو زیادہ امکان اور اندیشہ اس بات کا ہوتا کہ آپ اپنے نفس کے شر اور غرور اور تکبر میں مبتلا ہو جاتے۔ (56) دنیا کو مقصد نہ سمجھیں بلکہ صرف ایک ضرورت سمجھیں۔ (57) لوگوں کو سختی کی بجائے نرمی سے جیتنے کی کوشش کرو۔ (58) اپنا محاسبہ ہر روز کرتے رہو تا کہ ہر روز پچھلے روز سے بہتر ہو۔ (59) اللہ سبحانہ تقدس تمہاری شہ رگ سے بھی نزدیک ہے اور شیطان تمہاری رگوں میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے لہٰذا دونوں بہت قریب ہیں اور ہدایت یا گمراہی کے فیصلے کیلئے تمہیں دور جانے کی ضرورت نہیں بلکہ یہی تمہارا امتحان ہے کہ تم کسے قریب کرتے ہو اور کسے دور کرتے ہو۔ (60) دنیا کے جھگڑوں سے بچو اور ان کو مختصر کرو اور دنیا کو اپنے دشمنوں کے حوالے کر دو اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور رضا خود حاصل کر لو۔ (61) جمہوریت اور آزادیِ فکر کے دعوؤں کے باوجود تنگ نظری حد سے بڑھ چکی ہے۔ ایک ہی مذہب بلکہ ایک ہی فرقہ یا گروہ کے افراد ہی ایک دوسرے کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ صرف دنیاوی تعلیم کی کثرت کی وجہ سے اخلاقی جہالت بڑھ رہی ہے اور جرائم میں بھی اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ تعلیم میں ہنر، معلومات اور زبان کی آگاہی ہے لیکن اخلاق وانسانیت کی طرف توجہ نہیں ہے یعنی چور اور ڈاکو کو اسلحہ دے رہے ہیں۔ (62) سالک کو اپنی فکر چھوڑ کر ہمیشہ دوسروں کی دینی اصلاح کی فکر میں لگے رہنا چاہیے کہ یہی طریقہ حضرات اولیاء کرام اور حضرات انبیاء کرام کا ہے کہ انہوں نے اپنی بجائے مخلوق کی دینی اصلاح کی فکر کی ہے۔ (63) مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لیے شیطان کا سب سے بڑا حربہ علماء دین کو مغالطہ میں ڈالنا ہے لہٰذا شیطان کے حربوں سے بچنے کے لیے حضرات علماء کرام کو باطنی فیض سے مسلح ہونا چاہیے کیونکہ باطنی فیض سے محروم علماء دین سے شیطان ایسے کھیلتا ہے جیسے بچے گیند سے کھیلتے ہیں۔ (64) ایمان میں ترقی

www.HaqWaliSarkar.com

اور کاملیت حاصل کرنے کے لیے روحانی فیض بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح شریعت کا فیض اور علم ضروری ہے اور اگر دونوں میں سے ایک بھی نہ ہو تو ناکامی ہوگی۔ (65) شریعت اور طریقت کا علم حاصل کرنے والا اور ان دونوں پر چلنے والا ہی حقیقی عالمِ دین ہوتا ہے۔ (66) بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تصوف میں یا طریقت میں شریعت اور دین کے علم کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یاد رکھیں کہ اس راہ میں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے اور شریعت و دین کے علم کے بغیر فقیری، تصوف اور طریقت کی ذرا بھی اہمیت نہیں ہے البتہ تعلق اور محبت والوں کو اللہ سبحانہ تقدس کئی باتوں کا علم خود عطا فرما دیتے ہیں۔ (67) بیعت تو تمام حضرات اولیاء کرام کی بھی سنت ہے اور بیعت میں توبہ اور ایمان کی تجدید ہے جو مومن کو ہر وقت کرتے رہنا چاہیے لیکن کسی مردِ حق مرشدِ کامل کے روبرو انتہائی معتبر اور مفید ہے اور اس سے خوف زدہ ہونا اور گریز کرنا کم علمی ہے کہ اسی طریقہ سے فاسق و فاجر لوگ اللہ سبحانہ تقدس کے مقرب اور ولی بن گئے۔ (68) کسی مرشدِ کامل کے ساتھ تعلق ہو جانا دنیا کا سب سے بڑا عہدہ ہے اور اگر اس کے مقابلے میں کسی کو پوری دنیا کا بادشاہ بھی بنا دیا جائے تو وہ عہدہ بھی اس کے سامنے ہیچ (کم حیثیت) ہے لہٰذا جس شخص کو کسی مرشدِ کامل سے بیعت ہونے کی سعادت نصیب ہو جائے تو یہ اللہ سبحانہ تقدس کی بہت بڑی نعمت اور بہت خاص انعام و اکرام ہے۔ (69) جس طرح مرد حضرات کو کسی مرشدِ کامل سے بیعت ہونے کی نہایت ضرورت ہے اسی طرح عورتوں، بچیوں اور بچوں کو بھی بے حد ضرورت ہے بلکہ مرد حضرات کی نسبت عورتوں کو بیعت اور روحانی فیض کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور نوجوان لڑکیوں کو بھی کیونکہ شادی سے قبل اگر روحانی فیض اور اللہ سبحانہ تقدس کی قربت میں سے اس کو حصہ مل گیا تو اس کی برکت سے اس کی اولاد میں بھی اس فیض کے اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ (70) کسی ولیِ کامل سے محبت رکھنے والا قیامت کے روز اللہ سبحانہ تقدس کے فضل و کرم سے شافع محشر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے مبارک کے سائے کے نیچے ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے فیض سے مستفیض ہوگا۔ (71) اللہ سبحانہ تقدس اکثر لوگوں کے اہل اللہ سے رویہ کو دیکھ کر رحمت اور عذاب کا فیصلہ فرماتے ہیں اور مشکل گھڑی میں نافرمان قوموں کی دنیاوی تدبیروں کو غلط فرما دیتا ہے۔ (72) کسی ولیِ کامل کا لوگوں میں موجود ہونا ان پر اللہ سبحانہ تقدس کا بہت بڑا انعام و اکرام ہوتا ہے لہٰذا لوگوں کو ان کی قدر کرنی چاہیے۔ (73) اگر حضرات اولیاء کرام، مقربین، محبوبین سے محبت ہوگی اور ان سے نسبت و تعلق ہوگا تو آخرت میں بھی انہی کے ساتھ ہوں

www.HaqWaliSarkar.com

گے اور پھر کامیابی لازم ہوگی کیونکہ حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ جو شخص جس سے محبت رکھتا ہے وہ آخرت میں اسی کے ساتھ ہوگا۔ (74) وہ انسان بہت خوش قسمت ہے جس نے چھوٹی عمر ہی سے اپنے آپ کو سنبھال لیا اور گناہوں کے راستے سے توبہ کر کے اللہ سبحانہ تقدس کے راستے پر چل پڑا۔ (75) خوشبو کا استعمال اور جسمانی صفائی سنتِ مطہرہ اور فرشتوں کا اعزاز ہے اور روحانی خوشی اور ترقی کا ذریعہ بھی ہے۔ (76) عام لوگوں کے سامنے خواب سنانا بہت نقصان دہ ہوتا ہے کیونکہ اکثر وہ اس کی غلط یا مزاحیہ تعبیر نکالیں گے جس سے خواب کے برے نتائج یا اثرات زندگی پر مرتب ہو سکتے ہیں لہٰذا اپنے خواب اور مشاہدات صرف اور صرف اپنے مرشد کو یا کسی بزرگ کو سنانے چاہییں۔

کرامات

کسی درویشِ کامل کی اصل کرامات تو یہ ہوتی ہیں کہ اس کو اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے مُرشدِ اکمل کا کس قدر زیادہ قرب و معرفت اور کامل فنا حاصل ہے اور اس کی زندگی شریعت و طریقت، عشق و ادب، اخلاقِ حسنہ اور اعلیٰ کردار کا کس قدر کامل اور پر استقامت نمونہ ہے اور اس کی دعاؤں اور توجہ و فیض سے لوگوں کو اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرب و محبت اور ولایت کا فیض کس قدر زیادہ حاصل ہوتا ہے۔

الحمد للہ میرے مُرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کے دامنِ فیض سے ہزاروں لوگوں نے اس روحانی اور حقیقی دولت کو حاصل کیا اور آپ سرکار کی توجہ و فیض کا یہ عالم تھا کہ ذکر کے طالبوں کا پہلی ہی توجہ میں سلطان الاذکار جاری فرما دیتے تھے۔ آپ سرکار سے محبت رکھنے والوں کو بزرگانِ دین اور امامُ الانبیاء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ پاک کی عظیم دولت بھی کثرت سے نصیب ہوتی ہے۔ یوں آپ کے فیض اور تبلیغ سے ہزاروں لوگ گناہوں کی زندگی سے تائب ہو کر نیکی کی راہ پر چلنے کی کوشش میں زندگی گزار رہے ہیں اور آپ کی توجہ اور دعاؤں سے ولایت کا فیض بھی حاصل کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ اللہ سبحانہ تقدس کے فضل و کرم سے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتوں اور مرشدِ کامل غوث الاغیاث

www.HaqWaliSarkar.com

حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے فیض ونسبت اور دعاؤں وتوجہ کے صدقے مرشدِ اکمل غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کے کرامات وکشف کے واقعات بھی بغیر کسی مبالغہ کے ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور سینکڑوں کرامات بغیر کسی مبالغہ کے مجھ گناہ گار کو اپنی زندگی میں دیکھنے کی سعادت حاصل ہے۔ ہر روز سینکڑوں لوگ آپ سرکار کے آستانہ عالیہ پر حاضرِ خدمت ہوا کرتے تھے اور آپ کا طریقہ علاج ہی ایک مستقل کرامت تھی اور اس کے علاوہ بلا مبالغہ ہر روز کئی لوگوں سے مختلف قسم کی کرامات کا ظہور ہوتا تھا۔

عوام میں اکثر لوگوں کی یہ بھی عادت ہوتی ہے کہ بزرگوں اور خاص طور پر اپنے مرشد کی باتوں اور کرامات کو مبالغہ کے ساتھ بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں جو کہ نہایت ہی غیر مناسب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ قرآن و حدیث اور دین سے دور ہوتے ہیں کیونکہ اگر وہ لوگ قرآن وحدیث سے محبت اور یقین رکھیں تو یہ بات بخوبی جان لیں کہ کسی بھی ولیِ کامل کی باتوں اور کرامات سے ہزاروں لاکھوں گنا بڑھ کر سب سے بڑی کرامت اور شان تو وہ ہے جو اللہ سبحانہ تقدس نے قرآنِ مجید میں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیثِ مبارکہ میں ارشاد فرمائی ہے لہٰذا کسی ولیِ کامل کی باتوں اور کرامات کو بڑھا چڑھا کر مبالغہ کے ساتھ بیان کرنے کی بجائے ان کی سب سے اعلیٰ کرامات کو بیان کرنا چاہیے یعنی ان کی وہ شان وکرامات جو قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ میں بیان فرمائی گئی ہیں تاکہ لوگ صراطِ مستقیم اور راہِ ہدایت جان کر اس سے مستفیض ہو سکیں۔

قصہ مختصر میرے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کے وجود مبارک سے اللہ سبحانہ تقدس نے ہزاروں کرامات کا ظہور بھی فرمایا اور فرما رہا ہے اور آپ سرکار کے دامنِ فیض سے ہزاروں لوگوں کو روحانی اور جسمانی فیوض وبرکات سے مستفیض بھی فرمایا اور الحمد للہ آج بھی لوگوں کی ایک کثیر تعداد آپ سرکار کے پردہ فرمانے کے بعد بھی آپ سرکار کے دربار عالیہ اور آپ سرکار کے سلسلہ عالیہ سے مستفیض ہو رہی ہے۔

اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہِ اقدس میں دعا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں اور رحمتوں کے صدقے تا قیامت آپ سرکار کا یہ سلسلہ عالیہ جاری رہے اور آپ سرکار کا دربارِ عالیہ شاد وآباد رہے اور مخلوق آپ سرکار کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہوتی رہے۔ آمین! ثم آمین!

www.HaqWaliSarkar.com

المدد جل جلالہ
یا حق اللہ

اے میرے اللہ

المدد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یارسول اللہ

ہر ایک مسلمان کو اپنے دل سے اپنے مسلمان ہونے کی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کی قدر و قیمت کا احساس عطا فرما اور حضرات اولیاء کرام کی عقیدت و نسبت عطا فرما اور ہر حال میں اور ہر دم صبر و شکر کرنے کی اور اپنی نظر اور شرم گاہ اور اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرما اور تمام مسلمانوں کو اور ملکِ پاکستان کو غیر مسلموں، قادیانیوں اور بے حیائی و فحاشی کے فتنوں سے محفوظ فرما اور ہر قسم کے فرقہ وارانہ اور تعصّبانہ لڑائی جھگڑوں کو دور فرما کر تمام مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر متحد فرما اور تمام کائنات کو اور تمام انسانوں اور جِنّات کو دینِ حق اور ہدایت کے نور سے منور فرما۔ **آمین ثم آمین!**

حق اللہ

المدد یا حق اللہ ھو

اَللہ اَللہ اَللہ

وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

المدد یا حق اللہ ھو

اَللہ اَللہ اَللہ

سچ اللہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۧ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۝ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۝ تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ۝ فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ ۝

حق اَلْجَبَّارُ حق

سچ اَلْجَبَّارُ سچ

اَللہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِکِ النَّاسِ ۙ اِلٰہِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۧ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝

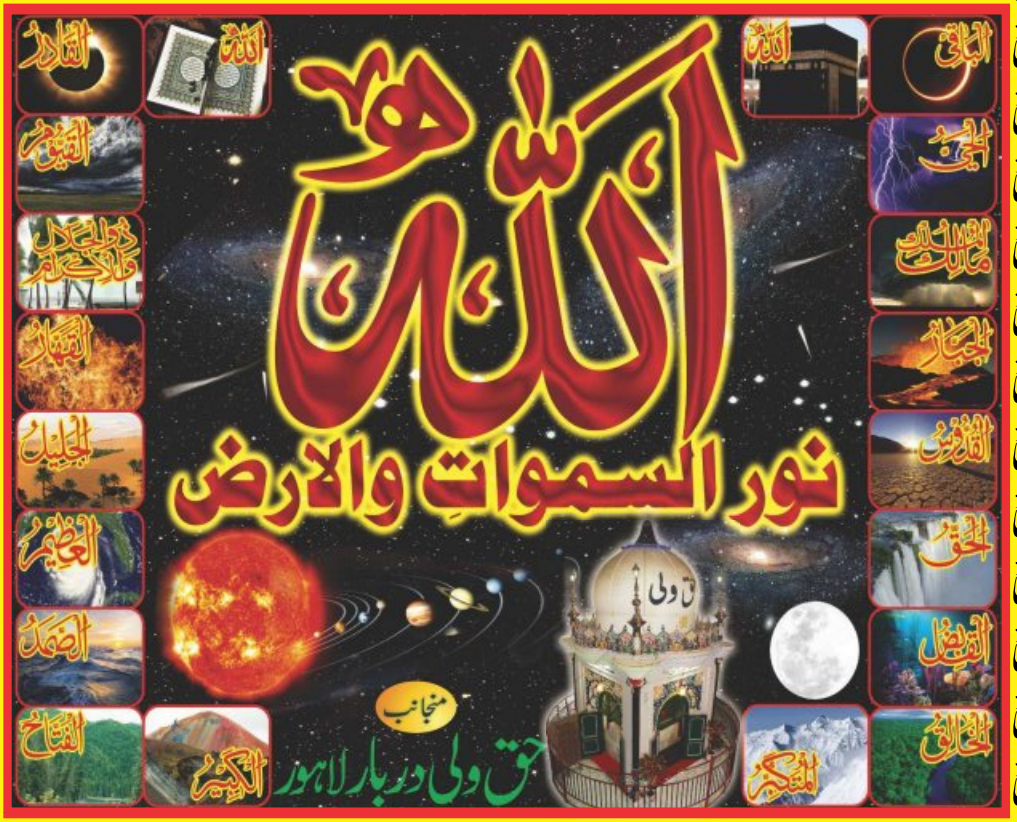
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ۙ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۧ

حق اَلْقَھَّارُ حق

سچ اَلْقَھَّارُ سچ

اَللہ



حق خواجہ سچ خواجہ

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار

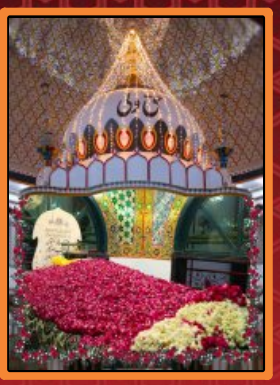
حق خواجہ سچ خواجہ



اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاَنْبِیَاءِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ
وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَالْاَوْلِیَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ

حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تنظیم حُرمتِ اولیاء



بانیِ تنظیم

نعرۂ خواجگیہ

غوثِ زماں، پیرِ جن و بشر، خواجۂ خواجگان، محبوبِ مصطفیٰ

خواجہ حق

حضرت غوث خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

میرے خواجہ کا در ہے شاہانہ
فیض پاتا ہے سارا زمانہ

تنظیم حرمتِ اولیاء کا پیغام
یاالٰہی دنیا میں ہوجائے اب عام

صدر
خادمِ دربارِ عالیہ و خادمِ یارانِ طریقت
صاحبزادہ رب نواز چادری خواجگی

جنرل سیکرٹری
خادمِ دربارِ عالیہ و خادمِ یارانِ طریقت
صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

تنظیم کے اغراض ومقاصد

1. تعلیمِ قرآن اور اتباعِ سُنت کی ترغیب دینا۔
2. اولیاء کرام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے باطنی فیض کے ذریعے تبلیغِ اسلام۔
3. اولیاء کرام کے خلاف بدنیتی سے پھیلائے ہوئے پراپیگنڈہ کا جواب۔
4. فرقہ پرستی، علاقائی، نسلی اور لسانی تعصبات کو ختم کرنا۔
5. دینی تنظیموں کی حوصلہ افزائی اور اتحاد بین المسلمین۔
6. اولیاء کرام کی تعلیمات کی اشاعت۔

مرکزی دفتر حق ولی دربار، موہلنوال مین ملتان روڈ (23 کلومیٹر) لاہور، پاکستان۔

Web Site www.HaqWaliSarkar.com Youtube Channel HaqWaliSarkarOfficial

www.HaqWaliSarkar.com